



دکتر زکیر حسین لائبریری

DR ZAKIR HUSAIN LIBRARY

AL-Farooq Islamic Centre  
New Delhi

NEW DELHI

For the purpose of the book being  
published, the author is responsible for  
the content of the book. The publisher  
is not responsible for the content of the  
book.

**DUE DATE**

Cl Ad.

Acc No.

Cost of Fine ordinary, black 25 Paise per day. Text Book  
One light book Re. 1 - per day

Re. 1 - 1st day. Over 100 took Re. 1 - 1st day

[illegible]



جلد نمبر ۳۵۲ (۱۸۶) یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعے کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
 ۲۔ مسلمانوں کی جھوٹا اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا  
 ۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
 قواعد و ضوابط  
 ۱۔ قیمت ہر محل چھپائی جاتی ہے۔  
 ۲۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھجانا چاہئے۔  
 ۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مذمت و راجح ہونگے۔  
 ۴۔ جس مراسلہ سے نوٹ یا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
 ۵۔ ہر ٹکٹ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۵۲

نمبر ۳



## شرح قیمت اخبار

وایمان ریاست سے سالانہ  
 رٹو سا و جائیداد ان سے  
 عام خسریداران سے  
 ہل برما سے سالانہ  
 مالک غیر سے سالانہ  
 قیمت فی پرچہ - - - -

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال ذرا بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ دمولوی فاضل مالک اخبار الحمدیث امرتسر ہونی چاہئے

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر الحمدیث امرتسر برک کٹرہ بھائی تیار خ اجرا ۲۲-۲۳ شہان ۱۳۲۱-۱۳ نومبر ۱۳۲۱ء

امرتسر

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۴۰ء مطابق ۹ جنوری ۱۹۲۲ء

یوم جمعہ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (دعوت عمل) - - - -  
 انتخاب الاخبار - - - -  
 خدا ایک نہیں ہے تین نہیں - - - -  
 ڈاکٹر ثبوت احمد لاہوری جواب دیں - - - -  
 ناظرین الحمدیث کو اتالیسواں سال مبارک ملا - - - -  
 حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم - - - -  
 حق پرستی جو اب شخصیت پرستی - - - -  
 درس حدیث - - - -  
 تعاقب برآمد - - - -  
 فضائل علم - - - -  
 کلی مطلع - - - -  
 شہزادہ - - - -

## دعوت عمل

123744  
20.3.95

(مترجمہ مولوی محمد داؤد صاحب راز از مقام شکرادہ)

باندھو گھر اور کفر و جہالت کو مٹا دو  
 سنت کی دھاک ہر طرف عالم میں بٹھا دو  
 بدعت کی دکانیں ہیں جہاں ان کو جلا دو  
 جو کفر کے اڈے ہیں ان میں آگ لگا دو  
 بھٹکے ہوؤں کو اب دیر مولیٰ پہ جھکا دو  
 ٹھوکر سے اس ملعون کے سر کو تم اڑا دو  
 اب نغمہ الفت کے نئے راگ سنا دو  
 تم قوم کے بیڑے کو جسد پار لگا دو

ملت کے نوجوانو! غفلت کو اٹھا دو  
 توحید کے نعروں سے پھر گرما دو دلوں کو  
 رک جائے جلد کفر و ضلالت کی ترقی  
 پیدا ہوئے اسلام کی قدم ت کے لئے تم  
 ہونے نہ پائے پھر یہ مزارات کی پوجا  
 یہ زہر ہے یہ زہر ہے نیشن کی پرستش  
 بھولے ہوئے ہیں آج ہم الفت کی داتاں  
 ساحل ہے دور رائے اور طوفاں ہے بلا کا

اجی نہیں ہیں راز یہ خاموشیاں تیری  
 آئے ہو اس جہاں میں کچھ کر کے دکھا دو

نمائندہ برک کٹرہ بھائی تیار خ اجرا ۲۲-۲۳ شہان ۱۳۲۱-۱۳ نومبر ۱۳۲۱ء

## انتخاب الاخبار

۲۷ جنوری ۱۹۴۷ء

سنگاپور کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی دستے ۳۰ جنوری کی درمیانی رات کو شمالی بورنیو میں اتر پڑے۔ رجویرہ بورنیو کا یہ حصہ برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔

رنگون سے ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ گذشتہ ایت وار کی رات کو چاند کی روشنی میں جاپانی ہیلیکاپٹروں نے رنگون پر بمباری کی۔ اس سے فوجی مرکزوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس کے علاوہ برما کے چار دوسرے شہروں پر بھی کچھ بمباری ہوئی۔ کسی شہر سے مال و جان کے نقصان کی اطلاع نہیں آئی۔

سٹرچر جلی اور صدر روزولٹ نے اعلان کیا ہے کہ بڑل دیول کو امریکی اور برطانوی فوجوں کا سپریم کمانڈر راعلیٰ فوجی افسر مقرر کیا گیا ہے۔ سنگاپور کا ایک اور اعلان منظر ہے

کہ برطانوی اور امریکی جہازوں نے ۳ جنوری کو برما کے ہوائی اڈوں سے پرواز کر کے سیام کے ہوائی طاس راہنگشاک پر بمباری کی اور جاپان کے چار ہوائی جہازوں کو اڈوں میں اور ایک کو ہوا میں تباہ کر دیا۔ ہمارے سب جہاز بحیرہ واپس آگئے۔

سویت روس کے فوجی جنٹوں سے اطلاع آئی ہے کہ عنقریب روسی فوجیں اینڈ گراڈ سے لے کر بحیرہ اسود تک وسیع پیمانہ پر جوابی حملہ کرنے والے ہیں۔

اطلاع آئی ہے کہ چین کے صوبہ ہونان کے پایہ تخت چنگشا کے دروازوں پر چنیوا، اور جاپانیوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ اور شہر میں جاپانیوں کے حملے ناگام بنا دیے گئے ہیں۔ واشنگٹن امریکہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ منیلا کے شمال مغرب میں ہول میگا ہٹری

امریکی اور فلپائن فوجوں کی ازمنہ نو تنظیم کی جارہی ہے اور وہ دشمن کی شدید مزاحمت کر رہی ہیں۔

سنگاپور سے ۳ جنوری کی اطلاع ہے کہ ایوہ کے جنوب کی طرف پڑی سڑک پر جاپانیوں سے اتحادی فوجوں کو پیچھے دھکیلنے کے لئے بے تحاشہ حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور ۳ گھنٹوں کے اندر توپ خانہ اور ہوائی جہازوں کی مدد سے تین زبردست حملے کئے۔ ہماری فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی رہیں۔ جاپانیوں کے چار پانچ سو کے قریب سپاہی مارے گئے۔

نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ڈیفنس انڈیا روز کے ماتحت کچھ سپیشل افسر مقرر کئے جائینگے جو قانون اور امن کی حفاظت کے لئے کسی مخصوص علاقہ میں جس شخص کی خدمات حاصل کرنا چاہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ یہ افسر ہوائی حملہ سے بچاؤ کے لئے یا زخمی اشخاص کو بیاہ دینے کے لئے جس عمارت پر چاہیں قبضہ کر سکیں گے۔ مالک مکان کو اس کا معاوضہ دیا جائیگا۔ خلاف ورزی کی صورت میں چھ ماہ قید اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

نئی دہلی سے ایک سرکاری اعلان ہوا ہے کہ ہانگ کانگ کے مصورین کے متعلق جن میں ہندوستانی فوج کی تعداد بھی کافی قتی ٹیکسٹ ٹیکسٹ خبریں حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے رشتے دار تسلی رکھیں۔ یہ عملہ حال ہی میں جاپانیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

گاندھی جی کانگریس کی رہنمائی سے سکدوٹ ہو گئے ہیں صرف مشورہ دیا کرینگے۔ اب کانگریس اگر چاہے ملک کی دفاعی کوششوں میں حصہ لے سکتی ہے۔ گاندھی جی بہر صورت تشدد کے خلاف ہیں۔ یہ ان کا اپنا مسلک ہے جس کو دھکم آہ کھلا اید یکسر آپ چھوڑ نہیں سکتے۔

قصبہ روپڑا محو ششہ سال میں مجھے روپڑ میں ایک شرعی مسئلہ کی شہادت کے لئے بلایا گیا تھا۔ جس کا سن اور سفر خرچ وغیرہ مجھے نہ ملے۔ پیادہ سفر ہضم کر کے میرے جلی دستخط کر لئے۔ اس کا ذکر المجدیٹ ۲۲۔ اگست ۱۹۴۷ء میں درج کیا گیا۔ آج ۲۷ جنوری کو) مقام دار پولیس افسر آگرمیرا بیان لے گئے۔ (جو لوگ اپنے پرائیویٹ کاموں میں دیر ہو جانے کی شکایت کیا کرتے ہیں وہ اس واقعہ کو بنظر عبرت دیکھیں)

جمعیتہ العلماء کی مجلس استقبالیہ کی مہربی کاٹھک جو اصحاب لے چکے ہیں آئندہ مارچ کے جلسہ میں ان کے لئے وہی ٹکٹ کافی ہوگا۔ نیز دفتر کا مکان دہلی دواخانہ جہانزی منزل میں منتقل ہو گیا ہے۔ (محمد داؤد غزنوی)

جیو پارمنڈل کے صدر رہبہاری لال چاندر نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم بکری ٹیکس کی وصولی کے متعلق حکومت کا حق تسلیم کرتے ہیں لیکن انصاف چاہتے ہیں مثلاً پانچزار سالانہ ذرخت کی شرط توڑ کر بیس ہزار کی رقم برائے تعین ٹیکس مقرر کی جائے نیز ٹیکس ایک ہی مال پر صرف ایک دفعہ وصول کیا جائے یعنی پہلے سود سے پر یا آخری سود سے پر۔

امرت مراد دوسرے شہروں وغیرہ میں عید اضیٰ ۲۹ دسمبر کو ہوئی۔

عیسائیوں کی طرف کو سلام اسلام اور مسیحیت کے خلاف تین کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ مولانا ابوالوفاء شاہد اللہ صاحب نے اسلام اور مسیحیت کے نام سے ان کا جواب شائع کیا ہے۔ جسے ملک کے مشہور اسلامی جرائد نے بہت پسند کیا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی تو منگو اگر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت چھ۔ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا چھ۔ منیر المجدیٹ امرت

الجمہوریت امر

منیر المجدیٹ امرت

مولوی محمد اللہ ثانی کے مقدم میں مستفیث کے بیان ۵ جنوری کو ہوئے۔ بضر شہادت ۱۳ ایپریل مقرر ہوئی۔ حافظ محمد دگر انوار کے مقدمہ کی کئی اطلاع

بسم الله الرحمن الرحيم

# اہل بیت

۲۱۔ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

## خدا ایک نور ہے تین نہیں

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

میسافی لوگ خدا کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ایک ہے اور تین بھی۔ اس کا ثبوت دیتے ہوئے مسیحیوں کو جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کو وہی محسوس کر سکتے ہیں۔ پادری فنڈر نے ان دفتوں کو محسوس کر کے ہدایہ کی اصطلاحات سے فائدہ حاصل کرنا چاہا۔ اپنی کے اجتماع میں رسالہ اخوت میں ایک نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا ہے جو مضمون کی محنت کا ثبوت دیتا ہے۔

قابل مضمون نگار نے قرآن شریف سے تثلیث کا ثبوت دینے کی سعی کی ہے جو قابل داد ہے۔ اس لئے ہم اسے اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :-

قرآن شریف کے مصنف نے جب کہا کہ خدا نور ہے اور اُس کی مثال قندیل کے ساتھ دی تو اب کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا :-

۱۔ چونکہ جنی کا نور تیل کا محتاج ہوتا ہے۔ اس واسطے خدا بھی اپنی پیدائش میں کسی دوسری چیز کا محتاج ہے۔

۲۔ چونکہ جنی کے نور کا آغاز و انجام ہوتا ہے اس لئے اللہ نور السموات والارض

کا بھی آغاز و انجام ہوتا ہے۔

۱۳۔ اہل اسلام انکار نہیں کر سکتے کہ جنی کے نور میں تین میں ایک اور ایک میں تین ہیں۔ ۱۴۔ وہ انکار نہیں کر سکتے کہ جنی والے باپ نور سے بنیر ہوئی جسے جنی کی موٹائی والا بنایا۔ نور پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ وہ انکار نہیں کر سکتے کہ جنی کے باہر والا نور جنی کے جوت والے باپ نور اور جنی کی موٹائی والے بیٹے نور سے صادر ہوتا ہے ۱۶۔ جنی کی موٹائی کے اندر واسے نور کو باہر والا نور نہیں کہہ سکتے اور نہ باہر والے نور کو جوت والا نور کہتے ہیں۔ شخص تینوں کا الگ الگ ہے مگر ذات تینوں کی ہمیشہ سے واحد نور ہے۔ جو کٹ کر جدا جدا حصوں میں تقسیم نہیں ہو سکتی۔

(اخوت لاہور بابت ستمبر ۱۹۷۶ء)

۱۔ الحمدیہ اقبال نامہ نگار نے جو کچھ لکھا ہے اسے بخیر دیکھیں گے یا ہمارا موضوع پڑھیں گے تو غلطی خود ہی جان جائیں گے۔ پس وہ نہیں نور خدا کو قندیل سے تشبیہ از قسم تشبیہ مفرد

برکب ہے۔ دوم قندیل کی روشنی کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ اسی غلطی بنا پر آپ نے ساری عبادت کو مبنی کیا۔ سنئے! قندیل میں تین نور نہیں ہیں بلکہ ایک ہی نور ہے جو شیشے کی شغافی کی وجہ سے اندر سے باہر پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کا ثبوت آج کل بجلی کی روشنی میں پورا ہوتا ہے۔ بجلی کا کرنٹ پادری ہوس سے تیز آئے تو اندر باہر روشنی تیز ہوتی ہے اگر کمزور ہو تو اندر باہر کمزور ہو جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ بلب کے اندر اور باہر کا نور دراصل ایک ہی ہے متعدد نہیں۔ اگر شیشہ کی بجائے پتھر ہو تو اس سے نور سے نور نہیں آ سکتا۔

تمثیل | میٹرک کے عربی کورس میں ایک حکایت لکھی ہے۔ جنگل کے جانوروں کو شیر ہر روز کھاتا تھا۔ جس سے ان کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ آخر انہوں نے مشورہ کیا تو لومبٹرنے کہا کہ میں تم کو اس بلا سے چھڑاؤں۔ شیر نے سب جانوروں کو بلایا تو لومبٹر دیر کر کے آیا۔ شیر نے وجہ تاخیر پوچھی۔ لومبٹرنے کہا حضور! کیا عرض کروں راستے میں ایک شیر رہتا ہے اس نے مجھے گھیر لیا۔ میں بمشکل حضور کے سلام کو پہنچا۔ شیر نے کہا چلو تو مجھے دکھاؤ ایسا کون ہے جو میری سلطنت میں میرے شکار کو تاتا ہے۔ لومبٹر شیر کو ایک کنوئیں کے کنارے پر لایا اور کہا حضور! ملاحظہ کریں وہ اندر ہے۔ شیر نے دیکھتے ہی دو مرتبہ شیر پر چڑھا اسی کا گھس تھا حملہ کرنے کے لئے کنوئیں میں چھلانگ مار دی۔ جس کی وجہ سے ڈوب کر مر گیا۔ کیوں مرا اس لئے کہ اس نے غلطی سے ایک شیر کو دوسرے سے پادری صاحب! جانوروں سے ایسی غلطی کا ہونا تعجب نہیں۔ انسان جیسے ذی شعور ہستی اس قسم کی غلطی انسانیت کی شان کے خلاف ہے سنئے! قرآن مجید خدا کی شان کے متعلق اس سے بھی بڑھ کر فرماتا ہے :-

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ

بجلی کی روشنی میں تین نور نہیں ہیں بلکہ ایک ہی نور ہے جو شیشے کی شغافی کی وجہ سے اندر سے باہر پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کا ثبوت آج کل بجلی کی روشنی میں پورا ہوتا ہے۔

دوبی اللہ آسمانوں میں ہے اور زمینوں میں،  
اسی مضمون کی مسیح نے تعلیم فرمائی ہے۔  
"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے خدا سے  
واحد برحق کو اور مسیح کو جسے تو نے  
بھیجا ہے جانیں۔" (انجیل یوحنا بابا ۱)  
حضرت مسیح علیہ السلام کی اس تعیم کا اصطلاحی عنوان  
یوں ہے۔

لا الہ الا اللہ علیسی رسول اللہ  
شاہ ظفر دہلوی مرحوم نے ندا کی شان میں کیا خوب  
کہ ہے۔

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت  
نہ عنایت تجھے درکار کسی کی نہ حمایت  
نہ شراکت ہے کسی سے نہ کسی سے قربت  
نہ نیازت نہ ملالت نہ بغیر زند تو حاجت  
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

قادیانی مشن

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری

جواب دیں

ڈاکٹر صاحب! مذہب کے ادیان کے  
فروعات میں اختلاف ہے مگر اصول دین  
اور اخلاق میں فرق نہیں۔ مثلاً اسگوئی،  
حق پسندی وغیرہ کی تعلیم ہر مذہب میں پائی

جاتی ہے۔ اسی طرح ناراستی اور کذب بیانی کو  
سب نے برا سمجھا ہے۔ مگر جس دیکھتا ہوں کہ  
آپ لوگ دنیاوی معاملات میں تو شانڈ ایسے  
نہ ہوں۔ البتہ اشاعت مذہب میں اس کی پابندی  
نہیں کرتے۔ میں نے آپ کا مضمون "پیغام صلح"  
تبلیغ نمبر میں دیکھا ہے۔ اس میں آپ نے ایک  
نقزہ ایسا لکھا ہے جس سے مجھے آپ کی اور آپ کی  
جماعت کی نسبت بہت کچھ بدگمانی ہو گئی ہے۔ آپ

مرزا صاحب قادیانی کی تعریف میں یہ لکھا ہے کہ  
"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے  
جب کتاب براہین احمدیہ لکھی اور اس  
میں قرآن کریم اور حضرت نبی کریم صلیم کی  
صدائت اور حقیقت پر دلائل و براہین  
تقریر فرمائے۔" (پیغام صلح لاہور  
۲۱ دسمبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۵)

میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن دلائل  
و براہین کا جو بقول مرزا صاحب تین سو ہیں

ناظرین کرام کو ابجدیث کا

انتالیسواں سال مبارک

انبار الہدیث بفضلہ تعالیٰ اپنی عمر کے اڑتیس سال پورے کر کے انتالیسواں  
سال میں داخل ہوا ہے۔ اس عرصہ میں اس کے معاصرین خصوصاً مذہبی حلقوں  
کئی ایک پیدا ہوئے اور قبل بلوغت ہی دنیا سے رخصت ہو گئے اور کئی ایک  
قریب الختم ہیں۔ ان سب کی جدائی کا صدمہ ہے۔ عمر کے لحاظ سے ابجدیث  
پنجاب کے انباروں میں اکبر ہے مگر اشاعت کے لحاظ سے اعتراف کرنا پڑتا  
ہے کہ بہتوں سے اصرار ہے۔ تاہم مقام شکر ہے کہ باوجود کی اشاعت  
زندہ ہے۔ نہ صرف زندہ بلکہ خاصہ تومند ہے۔ اس کی وجہ محض خدا کا فضل  
اور قدر دانوں کی محبت ہے۔ ورنہ ابجدیث "بزبان حال کہتا ہے  
'من آئم کہ من دائم'

اس کے بھی خواہوں سے امید ہے کہ اس کی اشاعت کرنا اپنا مذہبی اور  
اخلاقی فرض جان کر ثواب دارین حاصل کرینگے۔ (حصہ ۱)

آپ نے ذکر کیا ہے وہ کتاب مذکور کے کس حصہ  
میں کس صفحہ پر ہیں۔ بہرہائی کر کے ہر دلیل کی ابتدا  
اور انتہا صغہ وار بتائیے۔ ہم تو کتاب موصوف کو  
دیکھتے ہیں تو ساری کتاب کا مضمون ایک فقرے  
میں سمجھتے ہیں۔

"اسلام ایسا کاملی مذہب ہے جسکی پروی سے  
میرے جیسے کامل انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔"  
پس آپ تکلیف کر کے مرزا صاحب کی تین سو دلیل

میں سے ایک سو نہیں، پچاس نہیں، پچیس نہیں  
اور بھی کم کر کے ہیں ان کی ابتدا اور انتہا کا پتہ  
دیں۔ ورنہ ہمیں اجانت دیں کہ ہم مقصود سے  
سے تصوف کے ساتھ استاد غالب کا یہ بشر آپ کی  
تذکر کریں۔

زندگی اپنی جب اس شکل میں گزری غالب  
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ مسیح رکھتے تھے

سیرت المصطفیٰ

(۴۰)

از مولانا ابوالخیر محمد امجدی صاحب  
سیانکونی

دسمبر ۲۸ فروری سن ۱۹۳۱ء

وصل | مرزا ناظرین! آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبل از نبوت

زندگی کے جتنے جتنے حالات و واقعات

کا بیان انبار الہدیث جلد ۳۸ کے

نمبر ۲۲ میں شوقاً عکاس کا مضمون

سروریم میور انگریز کے اولام کے

جوابات تک پہنچا تھا کہ میرے

سابقہ مسودہ کے غم شدہ اوراق

جو حضور اکرم کے آباؤ اجداد اجماعاً

کے حالات کے متعلق تھے۔ خدا کی

محسن توفیق سے دستیاب ہو گئے

چنانچہ انبار نمبر ۲۲ میں خارج کر دیا

گیا تھا کہ جن مضامین کا سلسلہ

جاری ہے ان کو اسی مقام پر بند کر کے پہلے ان

مجموعہ اوراق کے سلسلہ مضامین کو شائع

کیا جاتا ہے۔ سو اب ہم خدا کے فضل و کرم سے

آنحضرت کے آباؤ اجداد کے حالات کے بیان

نراخت پاکر ترک کردہ سلسلہ کو جو پختہ ہو چکا

کے بعد کے واقعات سے شروع کرتے ہیں۔

جو پختہ ہونے کے بعد حلقہ الفضول کا بیان ملاحظہ

فرمائیں۔

اسلام اور مسیحیت - خیال یونانی تین بدیہ کی کتاب کا ممل جواب - قیمت پانچ روپے - بیچنا ابجدیث المرقوم

**حلف الفضول** | حرب فجار کے کئی سال تک مسلسل جاری رہنے سے ملک میں ایک ہوناک منظر پیدا ہو گیا تھا۔ قبیلوں کی صفائی ہو گئی، جوان مارے گئے، بوڑھوں کے سارے ٹوٹ گئے، عورتیں بوجھ ہو گئیں، یتیم بچے رہ گئے، راستوں میں امن نہ رہا۔ غرض ہر پہلو سے خرابی و بربادی نمودار ہو گئی۔ خدا کے علم میں قیام امن کا وقت آگیا تو اس نے ایک تقریب پیدا کر دی کہ حرب فجار کی آخری لڑائی جو با اختلاف مورخین (ماہ شعبان یا شوال میں) صلح سے ختم ہوئی۔ اس کے بعد ماؤ ذیقعد میں قبیلہ ذبیہ میں سے ایک یعنی شخص نے مکہ شریف میں عاصی بن دائل سہمی کے ہاتھ کچھ مال بچا۔ عاصی ہر چہ کہ امیر کبیر تھا لیکن رقم کے ادا کرنے میں چلتا تھا اور آج کل پرانا تھا دھیا کہ متکبر سرمایہ داروں کا دستور ہے) یعنی مسافر نے تنگ آکر احلاف کی طرف رجوع کیا کہ وہ اس کی فریاد سنی کریں۔ لیکن عاصی بن دائل کے اقتدار کے سامنے کسی نے اس سے چارے کی حالی نہ بھری بلکہ اسے جھڑکا اور گھڑکا۔ مسافر نے جن ابوبیس پر چڑھ کر ادبھی آواز سے دہائی مانی ہے

يَا اَآلَ فِهْرٍ تَمُظِّلُومَ بَطْنًا غَتَّةً  
بَبْطَلَنَ مَكَّةَ نَاثِي الدَّارِ وَالْمَغْنَمِ

یعنی اسے فہر بن مالک کی اولاد قریش! اپنے وطن اور اپنے آدمیوں سے ذور افتادہ کی فریاد کو پہنچو جس پر حرم مکہ کے اندر اس کے مال کے متعلق ظلم ہوا ہے۔

شرفائے قریش اس وقت خانہ کعبہ کے گرد بیٹھے تھے۔ مسافر کی دہائی بے اثر نہ گئی۔ بلکہ اس نے امن عامہ کی بنیاد قائم کر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بہت پہلے حلف الطہین کے مقابلہ میں جن قبیلوں نے باہمی تائید و تعاون پر تمسک کیا تھا ان کے خلاف کہتے تھے۔ چونکہ ان حلفوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات خاص سے تعلق نہیں۔ اس لئے ہم نے ان کی تفصیل و کوائف کا ذکر نہیں کیا۔ ۱۲

کے سب سے بڑے تئیا جی زبیر بن عبدالمطلب آئے اور کہنے لگے کہ یہ فریاد منافع نہیں جانی چاہئے اُسی وقت دار الندوہ (رقوی کمیٹی گھر) میں جو قوی مشوروں اور اقاروں کے لئے حرم کعبہ ہی میں آنحضرت کے جد اعلیٰ حضرت قُصی کا قائم کردہ ہوتا جمع ہوئے اور سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ حد حرم میں کسی پر ظلم نہ ہونے دینگے اور کوئی بھی ہو مظلوم کا حق ظالم سے لیکر دیں گے۔

یہاں سے چن کر عبد اللہ بن جذعان نے جو رؤسا قریش میں سے نامی آدمی تھا۔ شرفاء قریش کو اپنے گھر میں عیناف پر بلایا۔ اور وہاں سب نے اس اقرار پر حلفیں اٹھائیں۔

**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت** | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حلف میں شامل تھے۔ جیسا کہ ابھی انشاء اللہ ذکر کیا جائیگا کیونکہ اس میں عدل و انصاف کے قائم کرنے اور ظلم و بیدادی کے دور کرنے کا اقرار تھا۔ جو آپ کی بعثت کے اہم مقاصد میں سے ہے۔ چنانچہ کتاب یسعیاہ نبی کے باب ۴۷ کے شروع میں جو بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے اس میں آپ کا وصف عدل کو قائم رکھنا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

وہ عدالت کو جاری کر ائیگا کہ دائم ہے۔ (۳: ۴۷)

**وجہ تسمیہ** | سہیلی نے شرح سیرت ابن ہشام میں اس کی دو وجہیں لکھی ہیں۔ اول یہ کہ جن لوگوں نے پہلے پہل اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ ان کے ناموں میں مادہ نفیلت میں سے کوئی لفظ تھا۔ دیکھ یہ کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں عبد اللہ بن جذعان کے گھر میں حلف کے وقت حاضر تھا۔ اگر اس حلف کے متعلق مجھے کوئی آج عہد اسلام میں بھی بلائے تو میں اسے قبول کر دینگا لَعَلَّافُوا اَنْ تَرَدَّ اَلْفَضْلُ عَلٰی اَهْلِهٖا ۱۱ یعنی انہوں نے اس بات پر قریش اٹھائی تھیں کہ فاضل مال اس کے

اہل کو دلایا جائیگا۔ یعنی کوئی کسی سے کچھ بھی ظلم سے چھین نہ سکیگا۔ تو اس وجہ سے اس کا نام حلف الفضول ہو گیا۔

یہ سچیدان کہتا ہے کہ یہ عہد دو دفعہ ہوا۔ پہلا آنحضرت کی ولادت سے پہلے۔ جس میں جرہم اور قطورا کے قبیلے شامل تھے۔ دوم عبد اللہ بن جذعان کے گھر میں جس میں آنحضرت ۳۷ بھی شریک تھے۔ اور قریشیوں کے چند خاندان بھی شامل تھے چونکہ اس دوسری دفعہ کی حلف میں بھی وہی اقار

تھا جو پہلی میں تھا کہ مکہ میں امیر و غریب اور ذبردست و کمزور اور معیہ و مسافر ہر ایک کو میزان عدل و انصاف میں مساوی رکھا جائیگا اور سب کو ایک ہی بات سے تولا جائیگا۔ اس لئے اس حلف کا نام بھی پہلی حلف کے نام پر حلف الفضول ہی رکھا گیا۔ اگرچہ اس میں مادہ فضیلت کے نام والے اشخاص کے ہوا دوسرے صاحبان شرف و فضیلت تھے۔ (مستفاد از لسان العرب بزیادۃ) مولانا شبلی مرحوم نے اس موقع پر ایک قابل قدر نکتہ لکھا ہے۔

اگرچہ یہ پہلا معاہدہ بیکار گیا۔ اور کسی کو یاد بھی نہ رہا۔ چنانچہ قریش نے نئے سرے سے بنیاد ڈالی۔ تاہم بانی اول کو نیک نیتی کا یہ ثمرہ ملا کہ ان کے نام کی یادگار اب تک باقی ہے۔ (سیرۃ النبی ص ۱۳ ج ۱)

یہ عاجز اس پر مزید یہ کہتا ہے کہ پہلے باغیوں کی نیک سخی کی قبولیت کی یہ دلیل بھی ہے کہ دوسری دفعہ جب اسی داغ بن پر امن و امان اور عدل و انصاف قائم رکھنے کی حلف اٹھائی تو اس مجلس میں عادل اعظم سید العرب و البہم بھی شامل تھے۔

گدایاں و ازیں معنے خبر نیست  
کہ سلطان جہاں با ماست امروز

اور پھر یہ کہ آپ اپنے عہد نبوت میں بھی اس پر قائم ہیں۔ بلکہ اسے دینا جہاں میں اپنے اخلاق

جوانان نصاریٰ۔ عیسائیوں کے اعتراضات کا ذمہ لے کر لکھا گیا۔



فخر الله عبداً سمع  
مقالق فوعاها  
ثم اذا هالي من  
لدر سمعها دصاح  
نک اسے پہنچا دیا۔

یہی منی کا میدان ہے جہۃ النوار کے مشہور تاریخی  
خطبہ میں اعلان فرمایا جاتا ہے۔

ترکت فیکم شیشین  
لن تفضلوا بعدہما  
کتاب اللہ و سنتی  
ولن یتفقوا حتی  
یرد علی الخو من  
(صحا)

ہذا نہ ہونے جب تک کہ عرض لکھ کر پر پھر  
میرے سامنے آجائیں۔

جمع سے دریافت فرمانے کے بعد کہ کیا میں نے پہنچا دیا  
آسمان کی طرف انگلیاں اٹھا کر اللهم هل بلغت  
اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت کے ارشاد  
فرمانے کے بعد آخری رخصت کے اس خطبہ کو اس  
مشہور متواتر فقرہ پر ختم فرمایا جاتا ہے الانیلخ  
المشاہد الغائب چاہئے کہ جو حاضر ہے وہ  
غائب کو پہنچاتا جائے۔

جس دردناک اور اثر انگیز ماحول میں اس خاتمہ  
کا اعلان ہوا ہے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جن  
جدبات و بیجا ناط سے غائب جمع ہوا تھا  
اس پر کیا اثر ہوا ہوگا۔ اسی اثر کا آپ کو یقین  
تھا کہ صحابہ کی جماعت کو خطاب کر کے بطور پیشگوئی  
آپ فرماتے۔

تسمعون وسمع منکم  
ولسمع من الذین  
یسمعون منکم  
وابو داؤد۔ مستدرک

تم مجھ سے سن رہے ہو۔  
تم سے بھی سنا جائیگا اور  
جن لوگوں نے تم سے سنا  
ہے ان سے بھی لوگ سنیں گے۔

نہ صرف عام جماع میں یہ اعلان کیا جاتا تھا بلکہ  
ملک کے مختلف اطراف سے وقتاً فوقتاً وفد کے جو  
سلے و ہار نبوت میں حاضر ہوا کرتے تھے عموماً  
ان کو ایسی جگہ مقرر کیا جاتا تھا جہاں سے اس واقعہ  
کے مشاہدہ اور معاشرہ کا ان کو کافی موقع مل سکتا  
ہو جس کے وہ مکلف بنائے جاتے تھے پھر جو کچھ  
شنا اور دکھانا مقصود ہوتا وہ سنایا اور دکھایا جاتا  
تھا۔ آخری رخصت ہونے وقت حکم دیا جاتا تھا کہ  
رمیج (بخاری میں ہے)۔

ان باتوں کو یاد رکھو اور  
جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں  
انہیں ان سے مطلع کرتے رہنا۔

اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ اسلام کے دائرہ میں  
جو قبائل داخل ہوتے جاتے تھے دربار رسالت  
سے ان کی تعلیم و تلقین کے لئے ذمہ دار اصحاب کو  
بھیجا جاتا تھا۔ حکم دیا جاتا تھا کہ جو کچھ تم نے ہم  
سے سیکھا ہے وہ انہیں بھی جا کر سکھاؤ۔ صرف  
استنباطی احکام ہی نہیں بلکہ قرآن کی آیت

لَا تَلْزَمُوا  
يَكْتُمُونَ  
أَنْزَلْنَا  
الْبَيِّنَاتِ  
مِنْ بَيْنِ  
بَيْنِ  
أُولَئِكَ  
يَلْعَنُ اللَّهُ  
يَلْعَنُ اللَّهُ  
کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز  
کو جو ہم نے اتارا ہے اور جو  
لکھی گئی باتوں اور سوچوں  
پر ہدایت کی باتوں پر مشتمل  
ہے اور اس کے بعد چھپاتے  
ہیں جب انہوں نے کتب کتاب  
میں ہم نے اسے بیان کر دیا  
ہے یہی لوگ ہیں جن پر خدا  
بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت  
کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

کی بنیاد پر صحابہ کرام جس تاریخ کی نشر و اشاعت  
کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے تھے اس کا چھپانا گناہ  
خیال کرتے تھے۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ سبکرات میں  
بتلا ہیں لیکن بعض صحابہ سے یہ مروی ہے کہ اس  
وقت بھی محض اس خیال سے کہ علم کے چھپانے کا  
الزام ان پر نہ رہ جائے حدیث بیان کرتے جاتے

تھے۔ (بخاری و مسلم و صحاح)  
(۵) ان تمام امور کے ساتھ اس کو بھی پیش نظر  
رکھنا چاہئے کہ جس ذات گرامی کے ہر قول کو وہ خدا  
کی بات اور خدا کا حکم سمجھتے تھے اسی نے بار بار بکثرت  
ان کی فطرت میں مشہور حدیث "من کذب علیّ  
مُتَحَدِّدًا فَلْيَتَبَتَّوْا مَقْعَدُهَا مِنْ النَّارِ"  
کے تبدیدی خوف کو اس طرح راسخ کرنے کی کوشش  
کی تھی کہ جتنے صحابیوں سے یہ حدیث مروی ہے شکل  
ہی سے چند حدیثیں اس کی ہم پایہ ہو سکتی ہیں۔ اور  
نیز قرآن کی رو سے یہ اتنی بدیہی بات تھی کہ جس قسم  
کے ایمان و یقین کی دولت سے یہ لوگ سرفراز تھے  
اس فعل کی جرأت کس کو ہو سکتی تھی، جس اعلیٰ کردار  
کے وہ ایک تھے یوں بھی ان سے غلط بیانی کی  
توقع کون کر سکتا ہے ماسوا اس کے جب وہ جاتے  
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی امر کا  
انتساب دراصل اس چیز کو خدا کی طرف منسوب  
کرنا ہے۔ اور ایک جگہ نہیں بشارتوں میں قرآن  
نے مفری علی اللہ رخدا پر جھوٹ باندھنے والے کو  
سب سے بڑا الظالم قرار دیا ہے کیا قرآن پر تازہ ایمان  
رکھنے والوں کے لئے اس کے بعد اس کی کوئی گنجائش  
ہو سکتی تھی کہ وہ قعداً الیما ذبا للہ اپنے محبوب  
رسول پر جھوٹ باندھیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض  
صحابہ تو جس وقت حدیث بیان کرنے کے لئے بیٹھتے  
قبل کچھ کرنے کے من کذب علی متعمداً کو ضرور  
پڑھ لیتے تاکہ ان میں اپنی نازک تاریخی ذمہ داری  
کا احساس بیدار اور تازہ ہو جائے۔ امام احمد بن  
حنبل اپنی مسند میں راوی ہیں کہ خصوصیت کے  
ساتھ ذخیرہ حدیث کے سب سے بڑے راوی یعنی  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دوا می قاعدہ تھا  
کہ ۱۔ یَنْبَغِي حَذِيثُهُ بَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
الصَّادِقُ الْمَعْدُوقُ ابُو الْقَاسِمِ صَلَّيَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَتَّوْا  
جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھ لگا جائے کہ اپنا  
ٹھکانہ آگ میں تیار کر لے۔ ۲۔ مَوْت

جمع القرآن والحدیث - قرآن مجید اور حدیث شریف کے جمع اور تیسرے حفاظت کا ذکر۔



## در حدیث

(۲)

رازی زبدۃ العلماء مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل نظام آبادی

(گزشتہ سے چوستہ)

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت فرماتے ہیں:-

اَمْرٌ بِمَا تَأْمُرُ اللَّهُ لَكَ ثَمَنٌ غَلِيظٌ وَكُنْ  
وَرَمًا لِمَنْ عِبَدَ اللَّهَ وَ أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا  
تَحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَ آخِيسَ حَادِرًا  
مَنْ جَارَكَ لَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَ آيَاتِكَ وَ كَثْرَتِكَ  
اِيْقَاتِكَ فَإِنَّهُ يَمِيتُ الْقُلُوبَ وَ الْقَوَاهِ  
مِنَ الشَّيْطَانِ وَ الْجَبَسَةِ مِنَ اللَّهِ -

یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیری قیمت میں کیا ہے اس پر راضی رہ اس صورت میں تجھے غنائے قلب حاصل ہوگا اور تو حقیقتہً فنی ہوگا۔ پرہیزگاری اختیار کر کے خدا کا بندہ بن جا اور جو چیز تو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی وہ پسند کر یہ مؤمن کی خصلت ہے اور تو بھی اس صورت میں مؤمن ہوگا اور اگر تیرے ساتھ کوئی انسان گفتگو کرے تو تو اپنی حق کلامی اور شیریں زبانی سے اپنے مؤمن ہونے کا ثبوت دے۔ یعنی یہ کہ تیری کلام ہر ایک سے شریفانہ اور مہذبانہ ہو اور جو تیرے ساتھ گفتگو کرے وہ یوں سمجھے کہ تیرے مونہ سے

موتی جھڑ رہے ہیں۔ شستہ اور پُر تہذیب بات جیت کر نا مسلمان کا شیوہ ہے۔ زیادہ ہنسی دل کو مرود کر دیتی ہے اور تہقُّق بگاڑ کر اور کھل کھلا کر ہنسنا شیطانی حرکت ہے اور متم یعنی مکر اور ہٹ خدائی طرف سے ہے یعنی خدا کو پسند ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
مَا خَابَ مَنْ اسْتَخَارَ دِلَانِدَمَ مَسْنِ  
اِسْتِشَارَ دِلَا عَالٍ مَنِ اقْتَصَدَ (افسردن مالک)  
کہ جو شخص اہم امور میں استخارہ کر لیا کرے وہ نقصان میں نہیں رہتا۔ (مسنون استخارہ)

کرنے کے لئے معنی حقیقی کو چھپا دیا جائے۔ اصطلاح محدثین میں حدیث کے معنی اللہ اور رسول کی تعلیمی کلام ہے۔ اور حدیث قرآن مجید کو بھی کہا گیا ہے چنانچہ فرمایا:-

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا  
بِمَشَارِبِهَا مُتَمِّيًا (دیکھ۔ س۔ ز)

اللہ ہی نے اس بہترین حدیث (قرآن مجید) کو آنا ہے ایسی کتاب ہے جو باہم ملتی جلتی اور بار بار دہرائی گئی ہے۔

ایک دوسری جگہ فرمایا:-  
أَفِيْمَنَ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْبُورُونَ رَجُلًا  
يَكْتُمُ لَوْنٍ مِّنْ حَدِيثِ (قرآن) سے تعجب کرتے ہوئے

اسی طرح اور متعدد آیتوں میں قرآن مجید کو حدیث کہا گیا ہے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ پرہیز صاحب قرآن سے بھی چشم پوشی کر لیتے ہیں۔ اس سے آگے پرہیز صاحب لکھتے ہیں:-

۱۰۔ احادیث کا پہلا مجموعہ جو اس وقت دستیاب ہو سکتا ہے امام مالک المتوفی ۲۴۱ھ کی کتاب موطا ہے اس میں مختلف نسخوں میں تین سو سے پانسو تک احادیث ملتی ہیں۔ (انی قولہ) کتب احادیث کے اسی قسم کے مجموعے ہیں جنہیں دین کا جڑ قرار دیا جاتا ہے؛ (دحوالہ مذکور)

جواب | اس ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ احادیث نبویہ دوسری یا تیسری صدی ہجری میں مدون ہوئیں لہذا وہ دین نہیں ہو سکتیں۔ نہ بت حدیث اور تدوین حدیث کی مفصل بحث گزر چکی ہے۔ اس لئے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اس امر کا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ اور بقول دیگر مشہور میں پیدا ہوئے اور بڑے بڑے ائمہ دین تابعین سے علم دین تفسیر و حدیث حاصل کیا اور تحصیل علوم سے فارغ ہونے کے بعد مسند درس و افتاء پر جلوہ فرما ہوئے۔ (باقی باقی)

مقدّمہ من الناس -

اپنی حدیث جس وقت بیان شروع کرتے تو کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر تصدّیٰ نبوت باندھا چاہئے کہ اپنا ٹکنا آگ میں تیار کر لے۔

اس کے بعد جو کچھ بیان کرنا چاہتے تھے بیان فرماتے (معارف نمبر ۴۴ جلد ۴)

تاریخ حدیث کے ان امتیازات اور خصوصیات کو مختصر طور پر ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ قطعی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ پرہیز صاحب تاریخ حدیث سے بے پروا ہیں۔ علم حدیث کی ایسی کئی خصوصیات ہیں جن پر قلم نہیں چلا ہے اور جو بالکل اچھوتی ہیں۔ ان کے بیان کے لئے ایک وسیع دفتری حاجت ہے۔ یہ جو کچھ بیان ہوا یہ وہ اول کا نقشہ تھا۔ حدیث نبوی کی تحصیل و طلب اور اس کی تحقیق و تفحص اور تبلیغ و اشاعت کی یہی کیفیت و حالت اور یہی بندہ و وقوق یہی جوش اور تڑپ و درشانی یعنی عہد محدثین کرام میں بھی نمایاں طور پر جلوہ گر و کار فرما تھا۔ جیسا کہ مولانا عالی مرحوم نے لکھا ہے

سہ گروہ ایک جو یا تھا علم نبی کا  
لگایا پتہ جس نے ہر مغتری کا  
نہ چھوڑا کوئی رنہ کذب مخی کا  
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو  
اسی شوق میں طے کیا بحر و بحر کو  
سنا خازن علم دیں جس بشر کو  
لیا اس سے جا کہ خبر اور اثر کو  
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون  
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا انوس

پھر پرہیز صاحب نے غضب یہ کیا ہے کہ احادیث کے معنی باتیں لکھ دیں۔ حدیث کے معنی لغت میں متعدد ہیں ان میں سے ایک معنی یہ بھی ہے لیکن یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے کہ اپنے مطلب کے ثابت

تفصیل الامان۔ از مولانا شبیر دہلوی۔ جلد ۱۰۔ قسط ۱۔ فیروز آباد



اور اس کا صحیح طریقہ انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں لکھا جائیگا۔ اور دیگر مجرب استخاروں کا بھی ذکر ہوگا۔ انشاء اللہ) اور جو شخص کسی کام میں مشورہ کرے وہ اس میں نادم نہیں ہوتا۔ یعنی جو بات مشورہ سے طے ہو جائے اس میں پھٹنا نہیں پڑتا۔ اور جو شخص خروج میں کفایت بخاری اور میانہ روی سے کام لے لے گا وہ مفلس اور تنگ دست نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعتہ۔ المحبتین وقال لا تدخلوا ہمدیونکم۔ رسول اللہؐ نے ہمدیوں پر لعنت کی اور حکم دیا کہ یہ خبیث اور مضر لوگ ہیں ان کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیا کرو۔

واقعی فی زمانہ ہمدیہ اور خسرو جو تبلیغ حرکات کرتے اور جہاں جس طرح محسوم بچوں کا شکار کر کے ان کو در غلا کر دین و دنیا میں بٹھا کر دیتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ ان کے حالات کا تذکرہ انجارات میں نکل چکا ہے کہ یہ بہت خطرناک قوم ہے ان کو گھروں میں آنے کی اجازت دینے سے ہر لڑکے نتائج پیدا ہوتے اور ہورہے ہیں۔ آں حضورؐ نے پہلے ہی سے اس بدکردار قوم سے پرہیز کرنے اور بچنے کی تاکید فرمادی۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اذا قام احدکم فی الصلوۃ فلا یضم عینیہ۔ یعنی جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ آنکھیں بند نہ کرے۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ نمازیں آنکھیں بند کر لیتے اور اس طرح گویا خشوع و خضوع کا اظہار کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے نمازیں اس وقت سے منع فرمایا۔ یہ فعل دوسری قوموں کا ہے اس لئے آنحضورؐ نے منع فرمایا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ عیسائی اور یہودی عموماً دعا وغیرہ میں آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ایسا فعل نماز میں مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ نے امت کو فحاشی طبع کرتے ہوئے فرمایا انی اخاف علیکم ثلاثا رهن کائنات (۱) زلۃ عالم وجدال، منافق بالقرآن و دینا نفع علیکم۔ یعنی ان تین جوئے والی باتوں کا مجھے ڈر ہے جن میں ایمان کا خطرہ ہے اور جن کے نتائج ہولناک ہیں۔ پہلی بات عالم کی لغزش ہے اگر عالم الٹی راہ پڑ جائے تو یہ اس کے لئے اور عوام کے لئے بہت خطرناک چیز ہے ایک تو وہ خود اور ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈالتا ہے۔ (اعاذنا اللہ منہا) ایسے بے شمار واقعات ہیں جن سے چم چلتا ہے کہ پڑھے لکھے آدمی کی گراوٹ ڈرنے کی چیز ہے۔ لاہور میں ایک شخص عبداللہ نامی عکڑا لہتے رہنے والے عالم تھے لیکن جب عمرہ ہونے لگے تو ایسے گرسے کہ خدا کی پناہ حدیث کا انکار کر دیا اور بہت لوگوں کو عمرہ کر لیا و اللہ اللہ علی علیہ وختم علی سمعہ و قلبہ وجعل علی بصرہ غشاوا۔ (باقی)

## تعاقب بر مسئلہ ۱۳۱

انجام گوہر بار الہدیث مورخہ ۱۱۱۱ھ میں اس سوال کے جواب میں کہ کیا ذاتی کا اپنی مزیہ کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے؟ لکھا تھا۔

توبہ خالص کریں اور کم سے کم ایک ہینہ غلوہ رہیں پھر نکاح کر لیں تو جائز ہے۔ الثائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ توبہ خالص سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ اعلم!

دلفظ اخبار الہدیث ۱۱۱۱ھ (۱) حالانکہ قرآن مجید میں ہے:۔ (الذانی لایسکح الا نمانۃ او مشرکۃ والزامۃ لایسکحھا الا نمان او مشرک و حرم ذالک علی المؤمنین) ترجمہ۔ ذاتی مرد نہیں نکاح کرنا چاہتا مگر زانیہ عورت یا مشرک عورت سے اور زانیہ عورت نہیں

نکاح کرنا چاہتا اس سے مگر ذاتی مرد یا مشرک۔ اور یہ حرام ہے مومنوں پر۔ پس ذاتی چونکہ چاہتا ہے کہ اپنی ہی مزیہ کے ساتھ نکاح کرے لہذا جب توبہ کرے مومن ہو جائے تو وہ آپس میں نکاح نہیں کر سکتے۔ حرم ذالک علی المؤمنین۔ فافہم۔

مجاہد کرام اور تابعین عظام کے اقوال اس بارہ میں اگر ضرورت پڑی تو پھر بھی لکھے جاویں گے اب صرف ان متعدد حسد یثوں سے جو کہ اس مضمون کی صحت پر دال ہیں صرف ایک حدیث جو کہ اس مسئلہ پر مراحت سے روشنی ڈالتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس میں اسی مذکورہ بالا آیت کا شان نزول ہے۔ درج کرتا ہوں۔ تاکہ مومن کے لئے شک کی گنجائش نہ رہے۔ ابی مرثد غفوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رات اس غرض سے جایا کرتا تھا تاکہ بے بس سلمان قیدیوں کو کافروں کی قید سے رلا کر اگر مدینہ میں پہنچاؤں۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ میں اس غرض سے ایک دیوار کے سایہ میں کھڑا تھا۔ کیونکہ رات چاندنی تھی۔ اچانک مجھے مستاق عورت نے دیکھ لیا۔ جو ایک کجبری تھی اس کے ساتھ جاہلیت میں بیس عیش عشرت کیا کرتا تھا۔ وہ کہنے لگی ابی مرثد آؤ آج میرے گھر رہو عیش میں رات بسر کریں۔ میں نے کہا میں سلمان ہو گیا ہوں اور ہمارے دین میں یہ فعل حرام ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی صورت ہے جس سے ہم آپس میں مل سکیں۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں ایک صورت ہے اور وہ نکاح ہے۔ کہنے لگی میں نکاح پر راضی ہوں۔ میں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں نکاح نہیں کر سکتا۔ لہذا جب میں مدینہ آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا آپ خاموش رہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ حرم ذالک علی المؤمنین دفائی۔ (باقی)

مجاہد کرام اور تابعین عظام کے اقوال اس بارہ میں اگر ضرورت پڑی تو پھر بھی لکھے جاویں گے اب صرف ان متعدد حسد یثوں سے جو کہ اس مضمون کی صحت پر دال ہیں صرف ایک حدیث جو کہ اس مسئلہ پر مراحت سے روشنی ڈالتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس میں اسی مذکورہ بالا آیت کا شان نزول ہے۔ درج کرتا ہوں۔ تاکہ مومن کے لئے شک کی گنجائش نہ رہے۔ ابی مرثد غفوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رات اس غرض سے جایا کرتا تھا تاکہ بے بس سلمان قیدیوں کو کافروں کی قید سے رلا کر اگر مدینہ میں پہنچاؤں۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ میں اس غرض سے ایک دیوار کے سایہ میں کھڑا تھا۔ کیونکہ رات چاندنی تھی۔ اچانک مجھے مستاق عورت نے دیکھ لیا۔ جو ایک کجبری تھی اس کے ساتھ جاہلیت میں بیس عیش عشرت کیا کرتا تھا۔ وہ کہنے لگی ابی مرثد آؤ آج میرے گھر رہو عیش میں رات بسر کریں۔ میں نے کہا میں سلمان ہو گیا ہوں اور ہمارے دین میں یہ فعل حرام ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی صورت ہے جس سے ہم آپس میں مل سکیں۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں ایک صورت ہے اور وہ نکاح ہے۔ کہنے لگی میں نکاح پر راضی ہوں۔ میں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں نکاح نہیں کر سکتا۔ لہذا جب میں مدینہ آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا آپ خاموش رہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ حرم ذالک علی المؤمنین دفائی۔ (باقی)



## ملکی مطلع

جنگ ہندوستان کے سر پر آگئی  
خدا خیر کرے

ناظرین نے دیکھا ہوگا ریل گاڑی جب رات کو اسٹیشن کے قریب آتی ہے تو اسٹیشن کی روشنی زیادہ کی جاتی ہے اور طرزیں دوڑ دھوپ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ریل اسٹیشن کے قریب آگئی۔ آج کل گورنمنٹ نے چند احکام جاری کئے ہیں جن کے ذریعے سے وہ خرابیاں روکی جائیں گی دشمن کے حملہ کے وقت ملک میں جن کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ یعنی لوٹ مار، آتش زنی اور عورتوں کی عصمت دہی وغیرہ ایسے جرموں کی سزا گورنمنٹ کے جدید حکم کے مطابق موت مقرر کی گئی ہے۔ اور بعض جرائم کی سزا کوڑے مارنا تجویز ہوئی ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ جنگ ہندوستان کے سر پر آگئی ہے۔ ہم روکین سے سنتے آئے ہیں کہ ہندوستان پر حملہ جب بھی ہوگا تو مغربی سرحد سے ہوگا۔ کیونکہ اسی سرحد سے ہمیشہ حملہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن واقعہ کسی کے اختیار میں نہیں ہوتے۔ اب سننے میں آتا ہے کہ پہلا حملہ بنگال کے سمندری دروازہ کلکتہ سے ہوگا۔ کیونکہ جاپان کا رخ اسی طرف ہو رہا ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے انتظامات بھی کافی ہو رہے ہیں۔ باوجود اس کے خوف زدہ لوگ کلکتہ چھوڑ کر اپنے اپنے مقامات کی طرف جا رہے ہیں۔ کلکتہ جیسا آباد شہر جس کا ایک ایک مکان سرفلک اونچا نظر آتا ہے۔ جس میں بڑی بڑی شاندار عمارتیں ہیں۔ جب ان پر بمباری کا تصور ذہن میں آتا ہے دل کانپ جاتا ہے۔ بے اختیار موجد سے دعا نکلتی ہے کہ اپنی ہمارے خرب

ملک کو اس عذاب سے محفوظ رکھ۔

## رفقار جنگ

بحرالکابل میں امریکہ کے قریب چار سو جہاز ہیں۔ جن کے مجموعے کو جزائر فلپائن کہا جاتا ہے۔ منیلا ان کا دار الحکومت اور سب سے بڑی بندرگاہ ہے جس کی آبادی قریباً چھ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ یہ جزائر چونکہ امریکہ کے مغربی ساحل سے چار پانچ ہزار میل دور ہیں۔ اس لئے بقول امریکن مدبرین وہاں کافی ملک نہیں پہنچائی جاسکتی۔ اس کے برعکس جاپان کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ بوجہ قریب کے اپنے ہوائی جہاز اور سمندری جہاز باسانی بھیج سکتا ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ منیلا پر جاپانی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت قریباً ایک لاکھ ۳۸ ہزار امریکن فوج جاپانیوں کا جان توڑ مقابلہ کر رہی ہے۔ واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جس وقت جاپانی فوجیں منیلا میں داخل ہوئیں شہر کے تمام فوجی مراکز جل رہے تھے۔ سنگاپور ریڈیو کی اطلاع ہے کہ کوانٹن کے علاقہ میں دشمن نے کچھ پیش قدمی کی ہے اور وہ ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کی کوشش میں شہر کی ہستیوں میں داخل ہو گیا ہے۔ سیطوط سنگاپور ریڈیو کی دوسری اطلاع یہ ہے کہ جاپانیوں نے چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں برما کے جنوبی حصہ میں پیراڈی کے قریب داخل ہونے کی کوشش کی لیکن ہماری فوجوں نے انہیں بھگا دیا۔ رنگون پر دشمن کی بمباری کا خطرہ بہت زیادہ ہے۔ بلکہ چند مرتبہ بمباری جو بھی ہوئی ہے جس سے کچھ جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ ان خطرات کے پیش نظر وہاں کے بہت سے ہندوستانی باشندے جہازوں میں سوار ہو کر کلکتہ اور مدراس پہنچ گئے ہیں۔ یہ دونوں مقامات بھی اگرچہ دشمن کے سمندری اہل ہوائی جہازوں کی زد میں ہیں مگر سردست رنگون کی نسبت محفوظ ہیں۔

## مجاو لیپیا

اشالی افریقہ میں دو صوبے

ساؤتھ افریقا اور طرابلس الغرب کسی زمانہ میں ترکوں کے زیر حکومت تھے۔ اطالیہ کے ساتھ جنگ کے زمانہ میں ان پر اطالیہ کا قبضہ ہو گیا۔ آج کل ان کو لیپیا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ علاقہ بحیرہ روم کے جنوب مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ مصر کے مغرب میں کئی ہزار میل تک پھیلا ہوا ہے اس کے جنوب میں ریگستان ہے۔ اس کے شمال میں سمندر کے ساحل پر طبرق، بن غازی اور بارڈیا وغیرہ مشہور بندرگاہیں واقع ہیں۔ ان بندرگاہوں پر جس ملک کا قبضہ ہوگا بحیرہ روم پر اسی کا اقتدار سمجھا جائیگا۔ آج سے چند ماہ پہلے ایران بندرگاہوں پر جرمنی اور آٹلی وغیرہ کا قبضہ ہو گیا تھا۔ مگر جنگ لیپیا کے نئے دور میں طبرق، بن غازی اور بارڈیا پر دوبارہ برطانوی فوج قابض ہو گئی ہے اور تازہ اطلاعات کے مطابق بارڈیا میں سا ہزار جرمن اور اطالوی قیدی کئے گئے ہیں اور اتحادی فوج کے کچھ افراد ہلاک اور تین سو کے قریب زخمی ہوئے ہیں مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ لندن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ مشرق بعید رجحانی محاذ میں اتحادیوں کی پہاڑی کا سبب لیپیا میں ان کی کامیابی ہے یعنی جنگ جاپان سے پہلے بہت سی فوج مع ساز و سامان مشرق وسطہ عراق شام اور مصر وغیرہ میں جمع کر دی گئی۔ تاکہ جرمنی روسی محاذ سے ہٹا کر ہنر سوزیا جبرالٹر پر حملہ نہ کر دے۔

لندن کا ایک اخبار مشرق بعید کے جنگی حالات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ملایا میں جاپانی فوج برطانوی فوج سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ اور جاپان کا فوری مقصد سنگاپور پر قبضہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر ہند کا قول ہے کہ اگر سنگاپور برطانیہ کے ہاتھ سے نکل گیا تو ہندوستان کا خدا حافظ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس جزیرہ کی حفاظت میں۔ طانیہ اپنی پوری طاقت صرف کر دے گا۔

اسی بات۔ مولانا محمد امجد علی دہلوی رحمہ اللہ کے سہ ماہی کے اخبارات میں

## المحتكر ملعون

حکومت ہند نے اس حدیث پر عمل کیا ہے۔ اسلام کی جامعیت کا یہی ثبوت کافی ہے کہ اس کی تعلیم میں ہر موقع کے لئے احکام میں جاتے ہیں۔ ہم اس میں ہر ضرورت کے لئے تعلیم پاتے ہیں۔ آج کل ملک میں غلے کی گرانی کے متعلق جو شکا پیدا ہو رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ یہ گرانی کی پیداوار کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ غلے کے یوپیاریوں کی طمع نفسانی کی وجہ سے ہے جو غلے کے گودام بھر کر گران قیمت پر بیچنا چاہتے ہیں۔ اس فعل کا نام دہی میں اتکار ہے اور فاعل کا نام عتکر ہے۔ حدیثوں میں عتکر کی سزا لعنت آئی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے والا عتکر، مخلوق کا بدخوا ہے۔ حکومت نے غلے کی گرانی پر توجہ فرمائی۔ اور غنم اور اس کے آٹے کا نرخ مقرر کرنا جو نرخ مقرر کرنے میں غام غریب رعایا کی حالت کا پورا اندازہ نہیں کیا گیا۔ تاہم حکومت شکر یہ کی مستحق ہے۔ ورنہ خدا جانے عتکرین غلے کا نرخ کہاں تک لے جاتے۔ مزید شکر یہ ہے کہ غلے کا سٹہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس حکم کی عمل کہاں تک ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے سامنے وہ مثالیں موجود ہیں مرمع ہوا حکومت نے سٹہ نقدی کو تھار کے حکم میں۔ کہہ کر موجب فراہم دیا تھا۔ مگر خفیہ طریق سے یہ براہ جاری رہا اسی طرح غلے کا نرخ مقرر کر دیا گیا۔ تاہم غلہ فروش اس حکم پر عمل نہیں کرتے۔ مقررہ نرخ پر ناکھ غلہ اور نہ مانتے ہیں جس سے رعایا کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

مزید یہ کہ مزد شکر یہ یہ ہے کہ بعض اضلاع میں بکرم مرکزی حکومت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے شہروں سے باہر غلہ بچانے کی ممانعت کر دی ہے بلکہ اب تو یہ خبر بھی آگئی ہے کہ صوبہ پنجاب کا غلہ باہر نہیں جاسکتا۔ یہ سب کچھ ہے مگر بدینیت

لوگوں کو جب تک کافی سزا نہ ملے گی باز نہیں آئیں گے تاہم شکر ہے کہ گورنمنٹ اپنے فرض سے غافل نہیں ہے۔

## گرانی اشیاء خصوصاً گرانی کاغذ

آج کل گرانی اشیاء کی شکایت عموماً سنی جاتی ہے مگر کاغذ کی گرانی حد سے گزر گئی ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم میں یہ حالت پیدا نہیں ہوئی تھی جو اس جنگ میں ہوئی ہے۔ ملک کے اخبارات برابر دوا کر رہے ہیں۔ اخبار الفضل سے ایک نوٹ بغرض تائید درج ذیل ہے۔

اخباری کاغذ کا مسئلہ کاغذ کا مسئلہ اب بہت زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ جوہ بین الاقوامی حالات میں بیرون ہند سے کاغذ کا آنا بالکل غیر یقینی ہے۔ اسی بنا پر آل انڈیا یونز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹیڈنگ کمیٹی نے جس کا اجلاس حال میں کلکتہ میں سینٹین کے دفتر میں منعقد ہوا۔ ایک رپورٹ لیوشن کے ذریعہ حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ حکومت کاغذ کے ان تمام تاجروں کے ذخائر پر قبضہ کرے جو اخباری کاغذ فروخت کرتے ہیں اور خود اخبارات کو اس کوٹہ کے مطابق جو اخبارات کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ موزوں نرخوں پر کاغذ جمیا کرے۔ کمیٹی نے حکومت سے اس امر کی بھی درخواست کی ہے کہ اس امر کے پیش نظر کہ دوکاندار ہندوستانی کاغذ کے متعلق بھی بہت زیادہ نفع اندوزی کر رہے ہیں۔ کاغذ کے تمام کاغذ خانوں کو حکم دے کہ کاغذ کی ایک معقول مقدار خالص اخبارات کے استعمال کے لئے۔ یزور رکھیں اور سرکاری طور پر مقرر کردہ نرخوں پر براہ راست اخبارات کو فروخت کریں۔ کمیٹی کے یہ دونوں مطالبات موجودہ حالات میں نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ اگر وہ اخبارات کی زندگی کو ختم دیکھنا

نہیں چاہتی۔ تو فوراً ضروری کارروائی کرے۔ (الفضل قادیان ۲۵ دسمبر ۱۳۳۹ھ ص ۱) مقام شکر ہے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ گورنمنٹ کاغذ کا نرخ مقرر کرنے والی ہے تاکہ کاغذ فروش ناچار نرخ نفع اندوزی سے باز آجائیں۔ خدا انجام بخیر کرے۔

(بقیہ متفرقات) یاد رفتگان استری عبدالرحمن صاحب کلاس حرکت بد ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انشاء اللہ! (۲) محمد یوسف کلاس عرف ہیر و ڈیر ۶ ماہ کی حالت کے بعد عالم شباب میں فوت ہو گیا۔ انشاء اللہ! (۳) عبدالعزیز اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی حافظ محمد صاحب گوند لالوٹوی کے متعلق آج ۵ جنوری تک کوئی اطلاع دفتر میں نہیں آئی۔ فتویٰ فنڈ پلیر جمپوائی فتاویٰ ہے۔ بندہ فتویٰ فنڈ مضامین آمدہ ملک امام خان صاحب ۲ عدد مولوی دوست محمد صاحب۔ استری عبدالعزیز صاحب ناگی۔ مولوی محمد عظیم اللہ صاحب۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارس۔ مولوی عبداللہ صاحب لاہور مولوی محمد ابوالقاسم صاحب قدسی۔ غریب فنڈ بقایا ۲۴ دسمبر ۱۳۳۹ھ قبل ۱۳۳۹ھ از مولوی غلام محمد صاحب اڈوٹھ حاجی نظام الدین بی۔ از سائل علی غلام محمد فدیہ سے شمع مزاج اللہ دلم دیدار سنگھ سے عزمین العابدین چلیلیہ عزمین اشاعت السنہ نظام سے میزان اللہ جلد سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار المحدث جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۱۳۳۹ھ المحدث ۲ جنوری ۱۳۳۹ھ (۱) وجہ حلیل سالانہ شائع نہیں ہوا۔ خریدار اصحاب مطلع رہیں۔ فہرست اخبار المحدث جلد ۳۸ بھی اس دفعہ تک شائع نہیں ہوئی۔ جب شائع ہوگی رعایت کر دی جائے گی۔ تب ہی یہ اسے جلد اطلاع بھیجیں تاکہ نئی طبع

لاہور میں مولوی محمد ابوالقاسم صاحب لاہور مولوی محمد ابوالقاسم صاحب قدسی۔ غریب فنڈ بقایا ۲۴ دسمبر ۱۳۳۹ھ قبل ۱۳۳۹ھ از مولوی غلام محمد صاحب اڈوٹھ حاجی نظام الدین بی۔ از سائل علی غلام محمد فدیہ سے شمع مزاج اللہ دلم دیدار سنگھ سے عزمین العابدین چلیلیہ عزمین اشاعت السنہ نظام سے میزان اللہ جلد سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار المحدث جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۱۳۳۹ھ المحدث ۲ جنوری ۱۳۳۹ھ (۱) وجہ حلیل سالانہ شائع نہیں ہوا۔ خریدار اصحاب مطلع رہیں۔ فہرست اخبار المحدث جلد ۳۸ بھی اس دفعہ تک شائع نہیں ہوئی۔ جب شائع ہوگی رعایت کر دی جائے گی۔ تب ہی یہ اسے جلد اطلاع بھیجیں تاکہ نئی طبع

الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کے ہند کے حالات مبارک۔ قیمت ۱۳۳۹ھ۔ بیچا المحدث

## فتاویٰ

س ع ۱ میرے ساتھ چند آدمی ہر روز تہجد کی نماز پڑھتے ہیں۔ لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ آپ جواب اخبار میں دیں کہ نماز تہجد جماعت کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟  
[محمد علی موٹر ڈرائیور از جالندھر]

ج ع ۱ تہجد کی نماز پڑھنا جماعت جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز رمضان کی راتوں میں ادا کی تھی اور اس میں اصحاب بھی شریک ہو گئے تھے وہ نماز تہجد کے وقت کی تھی لہذا اسے جواز میں کچھ شبہ نہیں۔

س ع ۲ تین و تر پڑھنے کے واسطے دو رکعت میں بیٹھ کر اُتیات پڑھنا چاہئے یا نہ؟  
[سائل مذکور]

ج ع ۱ وتروں میں دو رکعت پڑھ کر پہلا قعدہ نہیں کرنا چاہئے۔ آخری قعدہ کافی ہے۔ اس کی پوری تحقیق نیل الاطوار میں ملتی ہے۔  
[اللہ اعلم] [دار غریب نڈھ و مولیٰ]  
مسئلہ ۱۔ جواب سائل خریدار نمبر ۱۲۸۵ پو سٹ صبا علی ضلع دینا چورنگال۔

گھر سے ایک قربانی کافی ہے چاہے گھر کے مال کتنے ہی کیوں انشاء اللہ اجر میں سب شریک ہونگے جیسے گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ چاہے مختلف گھرانوں کے کئی ایک ہوں۔ ان سب کی طرف سے کافی ہوتی ہے۔ اوٹ میں دس شریک ہو سکتے ہیں۔ ان سب کو برابر ثواب ملے گا۔  
نوٹ ۱۔ عبدالمجید صاحب راجا ہی والے کو بھی یہی جواب ہے۔

س ع ۲ میرے مصلح میں ایک مولوی صاحب پڑھاتے ہیں جو گھر سے خوشحال ہیں۔ اور جو لڑکے پڑھتے ہیں وہ بھی خوشحال ہیں اور لڑکوں کے والدین اپنی مذکورہ کے مال سے مولوی صاحب کی تنخواہ ادا کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے

کہ ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ [دحافظ محمد اسلام الدین خریدار اہلحدیث از برہم استھان]  
ج ع ۱ خوشحال مدرس کو زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لینا چاہئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔  
انما الصدقات للفقراء والمساکین  
خوشحال لوگوں کو بھی چاہئے کہ مدرس کی تنخواہ دوسرے مال سے ادا کریں۔ اللہ اعلم

س ع ۲ عید کی نماز کے قبل ایک گھنٹہ ایک شخص کی قربانی کا جوان مریض بوا مرنے لگا تھا مالک نے فوج کر دیا۔ کیا قربانی ہوگئی یا دوبارہ کرے؟ [دعوت النبی فیض پوری]

ج ع ۱ قربانی ادا نہیں ہوئی۔ ایسے ذبیحہ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ کھانے کا گوشت ہے قربانی نہیں۔

س ع ۲ چند ایام قبل از عید قربانی اگر مریض ہو جاوے فوج کی جاوے مالک کھاوے یا کون کیا حکم ہے؟ [سائل مذکور]

ج ع ۱ قربانی نہیں ہے یہ تو کھانے کا گوشت ہے۔ جو چاہے کھائے اور جبکہ چاہے کھائے  
س ع ۲ حضرت ابراہیمؑ کے ذبیحہ کا لحم کس نے کھایا تھا؟ [سائل مذکور]

ج ع ۱ جنہوں نے قربانی کی انہوں نے خود کھایا اور جو قرب و جوار میں مسکین وغیرہ تھے ان کو کھلایا۔ بحکم فکھو۔ منھا و اخلیہ۔  
[الباسن الفقیہ]

س ع ۲ عیدین میں زائد تکبیرات اگر آٹھ تکبیریں کہیں۔ عمدہ ہو ہے یا نہ؟ [سائل مذکور]  
ج ع ۱ بحکم مکی صحیح سجدۃ عمدہ ہو کرنا چاہئے حرام امام کے بھولنے سے عمدہ آیتھا مقتدیوں کے بھولنے سے عمدہ نہیں آیتھا۔ اللہ اعلم

ضروری نوٹ ۱۔ استغنا پوچھنے والے اصحاب ہر سوال کے لئے کم از کم ایک آدھ کاغذ عربیہ نڈھ کے لئے بھیجا کریں۔ ضروری تاکید ہے۔ [دعوت]

## متفرقات

نامہ نگاروں کو اطلاع [نامہ نگار اصحاب جو معنون لکھا کریں ہر بانی کر کے وہ سفید کاغذ پر لکھا کریں۔ زیادہ ہر ایک قلم اور پھینکی روشنائی سے نہ لکھا کریں۔ جلی قلم اور اچھی روشنائی سے لکھا کریں۔ تاکہ اڈیٹر کو اصلاح کرنے میں اور کتاب کو لکھنے میں تکلیف نہ ہو۔ اور وقت بھی زیادہ فخر نہ ہو۔  
۵۰ واں نمبر ختم ہے [اخبار اہلحدیث جلد ۳۸ کا ۵۰ واں نمبر بالکل ختم ہو گیا ہے۔ کوئی صاحب طلب فرمانے کی تکلیف نہ کریں۔]

جمیعتہ العلماء ہند کا جلسہ لاہور میں [۲۴ دسمبر کو مجلس استقبالیہ کمیٹی کی مجلس ہوئی جہیں بیرونجات کے ممبر بھی شریک ہوئے۔ سب نے ہالاتفاق طے کیا کہ باہ مارچ لاہور میں جلسہ ضرور منعقد ہو۔  
د مختصران مراسلہ مولوی عبدالمجید پریگندہ سکرری مجلس استقبالیہ لاہور]

تلاش ملازمت [کسی جامع مسجد اہل حدیث میں امام خطیب یا درس تدیس کی ضرورت ہو تو تہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ ۱۔ ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسٹر معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب بڈاگورایہ مولوی حبیب اللہ سیالکوٹی کو لے۔

درسہ ضعیاء العلوم [مترائے کے صدر مدرس مولانا محمد شفیع صاحب انصاری کو یہاں بضرورت و غنا دیند لایا گیا۔ تین یوم مسلسل رات کو اپنے موعظہ سے سامعین کو متغیہ فرمایا۔ جماعت اہل حدیث شکر گزار ہے کہ ایسے خوش بیان و قابل عالم کا انتخاب حاجی عبد الرؤف صاحب نے اپنے مدرسہ کے لئے کیا۔ جن سے وقتاً فوقتاً اطراف و جوانب کے لوگوں کو بھی استفادہ و نصیحت پذیری کا موقع حاصل ہو جاتا ہے۔ فلاح اللہ!

محمد شفیع و عبد الرحمن خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۴۴ از خان جہان پور۔ ضلع پرتاپ گڑھ۔  
د باقی متفرقات صفحہ ۱۰ پر دیکھیں

نامہ نگاروں کو اطلاع [نامہ نگار اصحاب جو معنون لکھا کریں ہر بانی کر کے وہ سفید کاغذ پر لکھا کریں۔ زیادہ ہر ایک قلم اور پھینکی روشنائی سے نہ لکھا کریں۔ جلی قلم اور اچھی روشنائی سے لکھا کریں۔ تاکہ اڈیٹر کو اصلاح کرنے میں اور کتاب کو لکھنے میں تکلیف نہ ہو۔ اور وقت بھی زیادہ فخر نہ ہو۔  
۵۰ واں نمبر ختم ہے [اخبار اہلحدیث جلد ۳۸ کا ۵۰ واں نمبر بالکل ختم ہو گیا ہے۔ کوئی صاحب طلب فرمانے کی تکلیف نہ کریں۔]

## مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہنر اس خریداران المجد  
علاوہ انیس ہزار تازہ ہزارہ شہادت آتی رہتی ہیں  
خون صالح پیدا کرتی اور فوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی  
سال ووق۔ وہ۔ کھانسی، ریش، کمزوری سید کو دفع  
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طوت دیتی ہے جزیں یا  
کسی اور دہ سے جنگی کریں اور دہرمان کیلئے اکیر ہے۔  
دو چار دن یا درود و وقوت ہر جاتا ہے۔۔۔۔۔ کے بعد  
استعمال کرنے سے طقات بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طات  
بخشنا اس کا دانی کر مٹہ ہے۔ پڑ لگ جائے تو تھوڑی  
سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔  
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ خفیف النہ  
کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال  
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم۔ انہیں نہیں کھاتی  
قوت فی چھٹانک دو ایک ٹائیکل کافی ہے یا۔ آدھ پاؤ  
للیج۔ پاؤ ہر سیم مع مصلوہ اک۔ مالک غیر سے  
مصلوہ اک علیحدہ ہوگا۔ انہی رہا سے ایک پاؤ کی قوت  
مع مصلوہ اک۔ خیر پیشگی بندہ یہ مٹی آرڈر نہ ہی ایک  
پاؤ سے کم دوا نہ کی جائیگی اور نہ ہی بازیدہ دی لی۔

## ماہ دسمبر ۱۴۲۸ھ کی شہادتوں میں سے کچھ

جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ  
فی الحال ہوم میائی۔ کرائی۔ دون مریضہ کو، شہال کراکر  
بھر کو آؤنیر گئی۔ کھانسی تو بہت زیادہ تھی اس میں  
اب تخفیف ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ تین پاؤ اور  
ارسال فرمائیں۔ ۲۰ دسمبر ۱۴۲۸ھ

جناب شیخ ثناءور حسین صاحب رسولی۔  
میں نے مومیائی مذکور کھانسی میں استعمال کی تھی جس  
سے فائدہ ہوا تھا۔ اب بہت بلدین چھٹانک ارسال  
فرمائیں۔ ۲۰ دسمبر ۱۴۲۸ھ

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان  
پرہیز امیر دی میڈیٹن ایجنسی امرت سر

## خاص اطلاع

ہندوستانی میرے کے سرے کا لاخانہ اسی ڈاکٹر  
سہلی برادر س اور دھ فارمیسی ہر دوتی۔ ہر دوتی  
سے منتقل کر کے شہر مراد آباد میں لایا گیا ہے۔ یہ سرے  
۳۵ سال سے آپ شگوائے اور استعمال فرما رہے  
ہیں۔ بکثرت حضرات نے تفریقی سندیں روانہ فرمائیں۔  
سرے ہذا کا نمونہ مفت آزمائش کو روانہ کیا جاتا تھا  
جس صاحب نے ایک مرتبہ نمونہ استعمال فرما کر دیکھا  
مہینہ پا کر ضرور ہی قیت طلب فرمایا۔ اور دیگر حضرات  
کو اس کا خریدار بنایا۔ ہندوستانی میرے کے سرے  
اس طرح کے تیار ہونے ہیں۔ اول قسم اعلیٰ سفید  
بچے موتیوں اور میرے کارکب دس روپیہ قولہ۔ دوم  
قسم اوسط بھورا۔ میرے و دیگر بیش قیت ادویات  
کارکب پانچ روپیہ قولہ۔ سوم قسم خاص سیاہ۔ ہندوستانی  
میرے کا سرہ ایک روپیہ قولہ۔ تمام امراض چشم کے لئے  
اکیر و لاثانی دوا ہے۔ صرفہ ڈاک ہذا مغریداران ہوگا۔  
پتہ۔ ۱۔ ابونعیم ڈاکٹر نبی محمد خان۔ نیا شفا خانہ  
جامع مسجد روڈ۔ شہر مراد آباد۔ یو پی

## خطبات احمد علی

یہ کتاب مولانا احمد علی  
صاحب لاہوری کے  
جد کے تیرہ خطبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف  
مذہبی مباحث کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔ غلط  
اور تبلیغ کے لئے یہ خطبات بہت مفید ہیں۔ لکھائی  
چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیت ۸۰ غلاوہ مصلوہ اک  
سولہ مشہور و معروف علماء

## اسلامی سوانح عمریاں فضلاء اہل باطن حضرت

کی سوانح عمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کر کے ایک  
سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا  
ہے۔ قیت ایک روپیہ ربع

## تایخ المشاہیر

دنیلکے چاس مشہور دنیا مردوں  
بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات

از قاضی محمد سلیمان صاحب پشپالی ہرجوم۔ قیت ۸۰  
اسلام سے پیشہ اور بعد کی چند نامور  
مخدرات اور قاضی و خواتین کے مفصل حالات  
قابل دید ہے۔ قیت ۸۰

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح  
الغزالی حیات۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیت ۸۰  
حیات حافظ۔ خواجہ حافظ شیرازی رحمہ کے  
حالات زندگی۔ قیت چھ آنے ۱۰۰

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی  
حیات سعدی کے حالات زندگی۔ قیت ۸۰  
حیات خسرو۔ حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی  
کے حالات زندگی۔ قیت چھ آنے ۱۰۰

(جدید ادب) مولانا اسماعیل شہید  
حیات طیبہ دہلوی کی مفصل سوانح عمری۔ ۸۰

مختصر سوانح امیر المومنین سید احمد رائے بریلوی۔ مولانا  
شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے  
نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد  
اور لڑائیوں کا حال۔ قیت ۸۰

سیرت سید احمد شہید خاندان کے ایک فرد  
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے طویل مطالعہ

اور جستجو کے بعد یہ کتاب تالیف فرمائی ہے۔ جو اس  
موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب  
ہے۔ جس کی تالیف میں نانہانی کاغذات، سرکاری  
رپورٹوں، اردو، فارسی، انگریزی، قلمی و مطبوعہ  
کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی  
غلامت ۴۴۴ صفحات۔ جلد سنہری۔ ابتدا میں  
سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت  
افروز مقدمہ ہے۔ قیت مجلد دو روپیہ۔

حیات صلاح الدین سلطان مصلح الدین  
ابوبی فاتح بیت المقدس

کی سوانح عمری قابل دید ہے۔ قیت ۸۰

نوٹ ۱۔ مصلوہ ڈاک جلد تہ کا علیحدہ ہوگا۔

لئے کا پتہ۔ مینیجر الحدیث امرت سر

سوانح بخاری۔ ۱۰۰ دسمبر ۱۴۲۸ھ کی شہادتوں میں سے کچھ



## بقیہ متفرقات از صفحہ ۱۳

**اصلاح غلطی** | الہدیۃ ۲۴ دسمبر کے صفحوں پر جو غریب رہائی لکھی ہے۔ اس کے تیسرے مصرع میں لفظ اما لاجتہ لکھا گیا ہے۔ ناظرین اما اور لا کے درمیان الف لکھ کر یوں پڑھیں۔  
اما الاجتہ

**اطلاع از اڈیٹر صاحب محمدی دہلی** | میں ایک ہفتہ کے واسطے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۱ء سے اپنے وطن جا رہا ہوں۔ جن اجاب کے اڈیٹر پیسٹیں تھے وہ محفوظ رہیں گے۔ انشاء اللہ واپس آکر صبح کی تعمیل کر دی جائے گی۔ دتتر نیپا احمد اڈیٹر اخبار عمری جماعت المسلمین بمبئی کے ناظم جناب عبدالصمد صاحب کی زیر صدارت تادیخ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بعد از نماز عشاء مسلمانان قصبہ مردول کا ایک عام جلسہ مقامی مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی مقبول احمد صاحب بامقام بی۔ اے نے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی ضرورت اور فرقہ بندی کی ذمہ داری سے بلند ہو کر کتاب و سنت کی اشاعت پر زور دیا۔ تقریر کے بعد جماعت المسلمین قصبہ مردول کی باقاعدہ تنظیم جناب عبدالصمد صاحب نے کی اور تمام مقامی مسلمانوں نے بالاتفاق جناب سلیم عبدالرحمن صاحب کو جماعت کا صدر اور جناب حسن خان صاحب کو سیکرٹری انتخاب کیا۔

دیکر ٹری جمعیۃ حسن خاں مولوی ضلع تھانہ جی بھیریت ختم ہو گیا | مولوی عبدالرحمن صاحب مظہر رئیس المعلمین منی (دکن) سے اطلاع دیتے ہیں کہ جی کے اعمال ہفتہ کے روز بھیریت ختم ہو گئے۔ اور حاجیوں کی صحت بعد اللہ اچھی رہی تبلیغی جٹری | مولانا سیانگوٹی کا اشتہار جس تبلیغی جٹری کے لئے اخبار میں درج ہوا تھا وہ ابھی تیار نہیں ہوئی۔ ناظرین شوق کے ساتھ اس کا انتظار کریں۔

۵۵ واں نمبر ختم ہو گیا ہے | اخبار الہدیۃ کی

جلد ۲۸ کا ۵۰ واں نمبر ختم ہو گیا ہے۔ کوئی صاحب طلب فرمانے کی تکلیف نہ کریں۔

**انتقال پر ملال** | ڈپٹی منشی شیخ محمد شریف صاحب متولی مسجد غزنویہ امرت سرکی بیوی صاحبہ طویل علالت کے بعد پانچ خور و سال بچے چھوڑ کر انتقال کر گئے۔ غفر اللہ لہا۔ خدام رحمہ کو جو ار رحمت میں جگہ دے اور شیخ صاحب موصوف اور ان کے بچوں کو صبر جمیل بخشے۔

(ایضاً) مولوی محمد صاحب دہکادی کا داماد جوانی کی عمر میں فوت ہو گیا۔ انشاء! مرحوم ایک بچہ اور ایک بیوہ چھوڑ گئے۔ خدا ان کا متولی ہو۔ ناظرین دعا کریں اور جنازہ غائب پڑھیں۔  
**عید آنہ فنڈ** | اہل حدیث کا نفرنس کے لئے عید کے موقع پر اجاب کو توبہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر سے اہل حدیث کا نفرنس کے لئے آنہ فنڈ کے نام سے چندہ جمع کر کے بھیجا کریں۔ تعجب ہے کہ اس ضروری کام پر بہت کم توجہ ہوتی ہے۔ تاحال جن مقامات سے چندہ آیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:-

از پشاور سٹر از امرتسر از لالہ موسیٰ غازی  
آئندہ جو آئینہ گاہ درج کیا جائیگا۔

**تاویان اور لاہور میں جلسے** | حسب معمول دونوں جلسوں میں اس دفعہ بھی تبلیغی اشتہارات ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اشتہاروں کا مضمرن الہدیۃ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۱ء اور ۱۹ دسمبر ۱۹۳۱ء پر درج ہے۔ تاحال جواب کسی کا نہیں آیا۔ کیوں؟ بے غموی بے سبب نہیں غالب! کچھ توبہ جس کی پردہ داری ہے

پادری برکت اللہ کی تین اسلام اور مسیحیت کتب کا جواب۔ جو انہوں نے اسلام کے خلاف لکھی ہیں۔ تمام مشہور اسلامی جرائد نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ مصنف مولانا ابو الفاضل انشاء اللہ۔ قیمت ۱۰ روپے۔ غیر الہدیۃ خیر

مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید **تقویۃ الایمان** دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مع تذکر

الاخوان و رسالہ حادق الاشرار و رسالہ راہ سفت و خط مولانا شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد گلوپڑی مطبوعہ کان پور۔ قیمت ۱۰ روپے  
**صراط مستقیم** یہ کتاب مولانا شہید نے علم فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں ہو گیا ہے۔

کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ عمر حضرت میاں صاحب مولانا شہید **فتاویٰ نذیریہ** یہ نذیر تین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ وہ فقہیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں **سجدہ تعظیم** سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۲ روپے

مصنف مولانا **الار و شاد الی اسبیل الرشاد** ابو یحییٰ صاحب

شاہجہانپوری رجوم جزیرہ سے نایاب ہو چکی تھی۔ طبع ثانی میں باب بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور متقدمین میں فیصلہ کن ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہائے حدیث نبوی میں بلند پایہ نہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی روش پائی جاتی ہے۔ مقلدین کے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعہ کیا گیا ہے۔ تقلید شخصی کا اس طریق سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے۔ ۲۰۰ روپے کے ۲۵۰ صفحہ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۰ روپے  
نوٹ:- معمول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منہج و فرائض الہدیۃ امرت سر

یہ کتاب مولانا شہید نے اپنی زندگی میں لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں ہو گیا ہے۔

## شہنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لڈھے کی  
چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما۔ رنگ دار۔ سادہ۔  
ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر  
آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔  
رجسٹر۔ دعویٰ خطوط۔ لیٹر فام۔ ایمر لیل وغیرہ  
میں قریباً ۱۵۰۰ سے زائد مختلف کتابیں اور کتابت  
کے بعد آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ بانیل کے  
پتہ۔ منیجر شہنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

## ظفر الہین فی رد مقالہ المقلدین

کتاب ہذا میں مولانا محمد ابراہیم صاحب یاکوٹ  
فرقہ تاجیہ نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ تمام  
اسلامی فرقوں سے صرف جماعت اہل حدیث ہی  
فرقہ تاجیہ ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب  
ہی دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے دو روپے  
الامار المتبوعہ لرد اعلام المرقوفہ میں  
بدلائل ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس  
میں بیک وقت تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک  
ہی ہوتی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا مفصل  
اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۸ روپے  
معینہ مولانا سید نذیر حسین صاحب  
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں مسئلہ  
تعلیق کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے  
تعلیق کی تردید میں لا جواب کتاب ہے۔ لکھائی  
چھپائی۔ کاغذ۔ عمدہ۔ قیمت ۱۰ روپے

## منیجر دفتر حدیث امرتسر

# پبلک اعتماد نے ہی اورنٹیل

گوہندوستان کی سب سے بڑی پبلشرس بنا دیا ہے  
جس کی پالیسیاں ۳۱ ۱/۲ کو دائرہ ۵۳ کروڑ  
جس کے فنڈ ۳۱ ۱/۲ تک دائرہ ۲۵ کروڑ  
مسالہ آمدنی ۳۱ ۱/۲ تک دائرہ ۲۵ کروڑ  
اس کے متعلق مزید حالات دریاغٹ کرنے کے لئے ہمارا پاسکس میں  
مکمل وضاحت کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ  
نیشنل بینک بلڈنگ۔ ہال بازار امرتسر

ہدایت المحدثی کے بیچے فاقہ پڑنے کا  
ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے دو روپے  
مولانا محمد ابراہیم صاحب یاکوٹ  
فرقہ تاجیہ نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ تمام  
اسلامی فرقوں سے صرف جماعت اہل حدیث ہی  
فرقہ تاجیہ ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب  
ہی دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے دو روپے

الامار المتبوعہ لرد اعلام المرقوفہ میں  
بدلائل ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس  
میں بیک وقت تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک  
ہی ہوتی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا مفصل  
اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۸ روپے  
معینہ مولانا سید نذیر حسین صاحب  
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں مسئلہ  
تعلیق کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے  
تعلیق کی تردید میں لا جواب کتاب ہے۔ لکھائی  
چھپائی۔ کاغذ۔ عمدہ۔ قیمت ۱۰ روپے

اس کتاب میں پہلے حدیث صحیح  
شمع محمدی ترجمہ ہے۔ پھر اس کے خلاف  
فقہ کی عبارت ہے۔ حوالہ ہاتھ ہے۔ ان دونوں  
کے دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث  
کے حلال کو فقہ نے حرام کہا۔ حدیث کی حرام کو وہ  
چیز کو فقہ نے حلال کر دیا۔ اسی قسم کی ایک سو چھپن  
حدیثیں اور فقہ کی عبارتیں ہیں۔ اس کتاب کے  
دیکھنے کے بعد کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ فقہ قرآن  
حدیث کا منکر اور مخالف ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

المرقات فی احکام الصلوٰۃ ارکان نماز  
نوافل اور نماز کے متعلق عام مسائل اور حج کے  
کئے ہیں۔ معینہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسر  
مروج۔ قیمت چار آنے دو روپے  
جس میں مذہب اہل حدیث  
تعلیق مولانا گلان کے تمام فقہی مسائل کا مفصل  
بیان ہے۔ جو ہر اہل حدیث گھر میں ہونی چاہئے۔  
اس کی سات جلدیں ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ  
عمدہ۔ قیمت چار روپے دو روپے (دہری کتاب کی)

منیجر دفتر حدیث امرتسر۔ منیجر ملک انصاف۔ منیجر ملک انصاف۔ منیجر ملک انصاف۔



مجلد ۱۵ نمبر ۱۵۵  
نمبر ۱۵۵ نمبر ۱۵۵  
نمبر ۱۵۵ نمبر ۱۵۵

## اخبار قیمتی

۱۱۔ قیمت ہر حال پیکی آئی جائے۔  
۱۲۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔  
۱۳۔ مضامین ہر مسئلہ بشرط پسند مفت۔  
۱۴۔ ہدیہ ہونگے۔  
۱۵۔ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
۱۶۔ ہرگز ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## جلد ۱۵

## نمبر ۱۵



میرستول  
ابوالفدا  
قضاء اللہ

دفتر المحدث  
امرت  
حک کرہ جانی

شعبان ۱۳۲۱ھ  
نمبر ۱۵

## شرح قیمت اخبار

۱۔ ایمان ریاست سے سالانہ عت  
۲۔ رٹو ساو جاگیر داران سے  
۳۔ عام خسر یہ داران سے  
۴۔ ششماہی  
۵۔ اہل برما سے سالانہ  
۶۔ مالک غیر سے سالانہ  
۷۔ قیمت فی پرچہ  
۸۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
۹۔ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔  
۱۰۔ جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام  
مولانا ابوالفدا ثناء اللہ دہلوی قائل  
مالک اخبار المحدث امرتسر ہونی چاہئے

۲۸۔ ڈی الحجہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۲۲ء  
یوم جمعہ المبارک

## عرض حال

۱۔ مولوی محمد داؤد صاحب رازدار العلوم حیدر آباد

یہ سوز ہے جس سے مرا سینہ گہاب ہے  
ہاٹل ہے عروں گناہ کا میاب ہے  
از شرق تا غرب زمیں غرق آب ہے  
امرا ہیں جنکا شغل بس چنگ و تباب ہے  
داعظا کو خود نہ خوف خدا و عذاب ہے  
ہر فرد قوم آج تباہ و خراب ہے  
باز اگر مہر طرف ہے ظلم و جور کا  
سیلاب وہ اٹھا ہے اب الحاد و کفر کا  
علمائے دین کو مائے کچھ احساس ہی نہیں  
واعظا کے وعظ و پند میں کچھ بھی اثر نہیں

اپنے کرم سے اسے خدا بیڑے کو پار کر  
درگاہ ہے تری کہ جو حسن المآب ہے

## فہرست مضامین

- نظم (عرض حال)
- انتخاب الاخبار
- شعبہ اور خلافت علی
- اہل حدیث کل حدیثوں کو مانتے ہیں
- قادیانی جلد سالانہ پر تبصرہ
- سیرت المصطفیٰ علیہ السلام
- مضمون سیرت کے بعض حصوں پر ایک نظر
- تصویر کا دود مراد
- درس حدیث
- ملکی مطبع
- قیمت
- اشہارات

امرتسر ہونی چاہئے

باقی سہ ماہی مختلف حالات میں لکھ کر دی گئی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# افلاک

۲۸ - ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ

## شیعہ اور خلافت علی

امت مسلمہ میں مسئلہ خلافت کے متعلق جب سے اختلاف پیدا ہوا ہے شیعہ کی بجائے بڑھتا ہی گیا۔ بڑا دوں کتابیں تصنیف ہوئیں، جنگیں ہوئیں، نتائج نکلیے۔ مگر نہ ماننے والوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا۔ بلکہ نزاع کو مزید طول دیتے گئے۔ لطف یہ ہے کہ شیعہ جو اسے یہ بھی نہیں سمجھتے کہ فریق خلافت جاری بات جانچنے کا حق رکھتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ جو بات پیش کریں جی تو لی پیش کریں ایسا نہ کریں کہ اپنے عقیدہ میں ہی اس کو مانیں اور مخالفین اس کا مضحکہ اڑائیں۔ آج ہم ایک مضمون اخبار شیعہ لاہور سے نقل کر کے جواب دیتے ہیں۔ جو اسی قسم کا ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون کے خیال میں اس کے مضمون کو پڑھنے والے سب مومن بھائی شیعہ ہیں۔ حالانکہ اہل علم کے نزدیک نچتہ بات وہی ہوتی ہے جو بظن دلیل رکھتی ہو۔ ورنہ ایسے کلام کا نام حکماء کے نزدیک کلام شری ہے۔ بہر حال ناظرین کی ترویج طبع کے لئے شیعہ کا مضمون اسی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں جس کا شمار صحیح ہے۔

یوں تو رسول خدا حضرت علی کی خلافت کے متعلق مختلف اوقات میں مختلف پیرایہ میں مخلوق کی

آکھا کر چکے تھے لیکن نافرمانوں سے اتنا جت کی غرض سے قدرت اس کا عام اعلان کرنے کا حکم دیتی ہے۔ چنانچہ دو مرتبہ حکم خدا ہوا کہ اے رسول موافق انبیاء ماسلف تم بھی اپنی جانشینی کے لئے علی کو ہمارے حکم سے جانشین مقرر کرو۔ لیکن رسول خدا بوجہ چند اس کی تعمیل کے لئے وقت خاص کے منتظر تھے چنانچہ وہ وقت بھی آیا۔ یعنی جب داماد رج قریب پہنچا۔ حکم خدا ہوا کہ اے رسول تمام مالک و بلاد اسلام میں اپنے حج کی اطلاع گورو اور لوگوں کو اپنے ہمراہ لے جا کر ارکان حج بتاؤ۔ رسول خدا نے اس حکم کا اعلان فرمایا اور حج کے لئے تشریف لے گئے۔ اس بات کا علم ہونے سے مختلف مالک و بلاد سے جو حج جوق ہو کر مسلمان حج کرنے آئے۔ اور رسول خدا کے ساتھ فریضہ حج ادا کیا۔ اور بعد ازاں حج فریضہ حج رسول خدا سے کچھ لوگ خیم غدیر سے رجعت ہوئے۔ چونکہ وہیں سے مختلف مقامات کو راستے جاتے تھے۔ رسول خدا کو بایں الفاظ حکم خدا تاکید ملی نازل ہوا۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

من ربک وان تفعل فمابلغت رسالۃ واللہ یعصمک من الناس۔ یعنی اے رسول جو حکم خدا کی طرف سے تمہارے پاس نازل ہوا ہے اس کو لوگوں سے بیان کرو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو تم نے اس کی رسالت ہی ادا نہیں کی۔ اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

اس قدر تاکید حکم کے نازل ہونے پر رسول کیا عمل کرتے ہیں؟ مقتدا و سلمان اور ابوذر سے فرمایا کہ جو لوگ قافلہ سے آگے چلے گئے ہیں ان سب کو واپس لاؤ اور جو پیچھے آ رہے ہیں انہیں روک لو۔ چنانچہ تینوں بزرگوں نے تعمیل حکم کی۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے دھجی تعداد دو لاکھ تک بٹائی جاتی ہے) اس وقت رسول خدا نے پالان شتر کا منبر بنانے کا حکم دیا۔ دو پہر کا وقت اور شدید گرمی تھی۔ بادند کے جھونکے چل رہے تھے۔ سب لوگ گرمی سے پریشان تھے اور ہر ایک کی چشم تلب منتظر تھی اور گوش دل مشتاق تھے کہ دیکھئے حضرت کیا فرماتے ہیں؟ پس آنحضرت بالائے منبر تشریف لے گئے اور ایک خطبہ نہایت فصیح و بلیغ فرمایا جس میں آپ نے بعد بسم اللہ خدا کی حمد کی اور فرمایا کہ میں بغیر حکم خدا ایک حرف بھی نہیں کہتا اس کے بعد خامان خدا کی خصوصیات بیان فرما کر آپ نے اہل بیت کی مثال بایں الفاظ فرمائی۔ مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من ركب نجی من تخلف غرق وهو، وغیرہ اس کے بعد آپ نے فرمایا یا ایہا الناس میرے پاس خداوند عالم کا ایک تاکید ملی حکم نازل ہوا ہے۔ جس کو بلا سناے چارہ نہیں اس کے بعد یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ الخ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ جو چیز خدا کی طرف سے میرے پاس آئی اس کو میں نے تم تک پہنچانے میں کوتاہی نہیں کی۔ اور اب میں اس

یہاں تک کہ جو لوگ نہایت جرات مند ہیں ان کے لئے جو حکم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کو ماننا چاہئے۔

اس کا سبب نزول تم لوگوں سے بیان کرتا  
جبرائیل مجھ خدا میرے پاس کئی مرتبہ  
آئے اور حکم دیا کہ میں لوگوں کے سامنے بیان  
کردوں جو حکم خدا آیا ہے علی بن ابی طالب  
میرے ہمائی میرے پیارے میرے خلیفہ ہیں۔ لیکن  
بوجہ خساد میں نے اس حکم کے سامنے میں انحراف  
کیا اب جبکہ تاکید ہی حکم نازل ہوا ہے آگاہ  
ہو جاؤ کہ حق تعالیٰ نے علی کو تمہارا ولی اور  
خلیفہ و امام مقرر کیا ہے، ان کی اطاعت کرو  
چونکہ ان کی اطاعت تمام مخلوقات پر واجب  
ہے اور ان کا مخالف ملعون ہے اے املا اس کے  
بعد حضرت علی کا بازو و تمام کر اور اٹھایا اور  
اپنے سے ایک دم ہر پائش اپنے داہنی جانب  
بٹھایا اور فرمایا ایسا انسان کون تمہاری  
جانوں سے اولیٰ ہے؟ صحابہ نے کہا خدا اور  
اس کا رسول۔ پس آنحضرت نے حضرت علی  
کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بلند کیا کہ سعید بن  
ذریفہں نمایاں ہو گئی اور فرمایا من کنت مولیٰ  
فہذا علی مولیٰ (جس کا میں مولا ہوں  
اُس کے یہ علی مولا ہیں) خدا اس سے دوستی  
کر جو علی سے دوستی کرے اور اس سے دشمنی  
کر جو علی سے دشمنی کرے۔ علی کو دشمن نہیں رکھنا  
مگر دشمنی و بدخبت۔ الخ۔ اس کے بعد آنحضرت  
نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ  
علی کی بیعت اور اس کی امامت کے اقرار  
پر مجھ سے مصافحہ کرو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں خدا  
کے لئے بیعت لیتا ہوں اور علی میرے لئے اور  
میں اس کے لئے بیعت لیتا ہوں۔

(شیخ لاہور یکم جزری ص ۱۹ صفحہ ۵)

الہامی پیش - یہ سارا مضمون صحت و خطا سے  
مرکب ہے۔ اسی لئے راقم مضمون کو یہ حوصلہ نہیں  
ہوا کہ کسی مستند کتاب کا حوالہ پیش کرے۔ بالا جمال  
اس کا جواب یہی ہے کہ یہ ایک گہانی ہے جو یادوں  
کی بنائی ہوئی ہے جو تو ہمیں رسالت سے لبریز ہے

شلا یہ فقرہ کہ  
جبرائیل میرے پاس کئی مرتبہ آئے  
ایسا ہمیں رسالت ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔  
مرزا صاحب قادیانی اس فقرے کی نظیر اگر  
کہیں ملتی ہے تو ہندی قادیان کے کلام میں ملتی  
ہے۔ جو کہتے تھے خدا نے مجھے بار بار نبی کہا لیکن میں نے  
انکار نہیں کیا۔ کیا خوب! نبی ہوں تو ایسے ہوں  
ہندی ہوں تو ایسے ہوں۔

تفصیل سے سنئے! مسنون مذکور میں بلیغ ما  
انزل سے مراد خلافت علی بتائی ہے۔ حالانکہ یہ لفظ  
لما انزل قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے۔ سورہ  
بقرہ کے شروع میں ہے یومنون بما انزل  
ایک وما انزل من قبلک۔ کیا وہاں بھی  
خلافت علی مراد ہے؟ (حاشا) بلکہ سارا قرآن  
اور سارے احکام مراد ہیں۔

نمبر ۲ | اگر ما انزل سے مراد خلافت علی ہوتی  
تو انتخاب خلافت کے وقت جناب علی مرتضیٰ اس  
آیت کو مرد و پیش کرتے۔ اور صحابہ بھی اس سے  
انکار کی جرأت نہ کرتے تھے۔

نمبر ۳ | آیت کے ساتھ کلام نبوی من کنت  
مولاہ جو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے دوسرے  
پر غور نہیں کیا جاتا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ  
جس کا ترجمہ راقم مضمون نے یوں نقل کیا ہے۔  
اے خدا اس سے دوستی کر جو علی سے دوستی  
کرے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے  
دشمنی کرے۔

یہ فقرہ مولیٰ کے معنی بتا رہا ہے کہ مراد اس سے  
دوست اور محبوب ہے۔ جس کی شہادت قرآن مجید

میں ملتی ہے۔ ارشاد ہے۔  
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الْمُؤْمِنُ اَنْ يَكُنْ مِنْ شَيْئًا  
شَيْعٍ وَدُوسْتُو | کبھی اس آیت پر غور کیا کہ  
مولیٰ سے کیا مراد ہے۔ کیا امیر المؤمنین یا قاضی  
المسکین مراد ہے۔ کیا اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ

کوئی خلیفہ کسی خلیفہ کے کام نہیں آئیگا۔ کیا اچھے  
معنی ہیں۔ تفسیر بالرائے کا خونہ دیکھنے والا اس کو  
کافی سمجھ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ مؤمنین  
قرآن مجید کو اقوال الرجال کے ماتحت مانتے ہیں  
خود قرآن کو حکم و عدل نہیں مانتے۔

مختصر یہ ہے کہ خلافت کا مسئلہ قدرت نے  
بصورت واقعہ جس کا فیصلہ کیا ہے وہی فیصلہ دیکھ کر  
اب تو اس پر بحث کرنا فراع کو بڑھانا اور پانی  
بلونے کے برابر ہے۔ فدائی فیصلے پر کسی کا زور  
نہیں ہو سکتا۔ بحث کو طول دینا اور بات سے مقصد  
کا اظہار کرنا اور بات ہے۔ مقصد صرف آنا ہے کہ  
وعدہ خداوندی تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد خلافت حق قائم ہوگی جو ہوئی۔ وہ خلافت  
آخر حق نہیں تھی تو وعدہ غلط (معاذ اللہ) بلکہ  
وہ حق ہے تو بحث و نزاع فضول ہے زمین کے  
نوسے نامے کو اتنا طول غالب غم نہ کرے  
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم مانے بدلتی

## اہل بیت کی حدیثوں کو مانتے ہیں

(الحدیث ۵ دسمبر کے بعد)

۵ دسمبر کے الہامی میں یہ سلسلہ شروع ہوا تھا  
جس میں ائمہ فقہ کا دعویٰ کہ اہل حدیث حدیث کو نہیں  
مانتے۔ اس کی پیش کردہ دو حدیثوں کا جواب دیا  
گیا تھا۔ آج تیسری حدیث کا ذکر کرتے ہیں جسکی  
بابت الفقہ نے لکھا ہے کہ الہامی اس حدیث  
کے ہی کے ساتھ ہے اس کا ترجمہ نقل ہے۔ الفقہ  
لکھتا ہے

ترجمہ | آنحضرت نے عہدہ پر نماز پڑھ کر  
فرمایا کہ میں تمہارے لئے میرے منزل ہوں۔ اور  
تمہارے پر گواہ ہوں۔ خدا کی قسم اس وقت  
میں حوض کو دکھتا ہوں۔ اور مجھے تمام زمین  
کے خزانوں کی کنیاں دی گئیں۔ اور خدا کی قسم





کہ طاعون زدہ مریض سے دُور رہیں۔ چنانچہ طاعون کی شدت کی حالت میں جب ان کا مریض محمد افضل قادریان میں مریض طاعون میں مبتلا ہوا تو مردہ صاف لے کر دیا کہ اس کے گھر میں آنے سے پرہیز کیا جائے۔ ہر قسم کا میل جول ان سے بند کر دیا جائے ان ہیں اس سے انکار نہیں کہ آپ نے ایک ضروری کام کے لئے خدا کے سامنے گواہ کر دیا کی حق جو قبول بھی ہوئی۔ جس کے الفاظ تھے: اہلی! مولوی شہداء اللہ نے جو کلمہ بتلایا ہے۔ میں تیری جناب میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے اس کو پسے کی زندگی میں ہلاک کر۔ (اشتبہ ۱۵۰-۱۵۱ پر مشتمل) بے شک ہم مانتے ہیں کہ یہ دعا قبول ہوئی مگر قادیانی اس دعا کی قبولیت سے منکر ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یہی ایک دعا مرزا صاحب کی قبول ہوئی باقی تو اس مصرع کے مصداق ہیں۔ عا ما موا عید ہا الا الابطالین (۱۶) ایک اور صاحب نے بیان کیا کہ: حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بشت کے قبل مسلمان چاہا دیکھ کر مطلب سمجھتے تھے کہ غیر مسلموں کو لوٹنا مارنا ان کے جوہی بچوں کو چھین لینا جہاد ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے بڑے دور کے ساتھ اسے دیکھا اور اسے اسلام کی تعلیم کے خلاف ثابت کیا۔ (حوالہ ایضاً)

**المحدث** | کتاب بڑا جھوٹ اور مسلمانوں پر افوا ہے۔ ہم اس قول کے قائل سے جو جمعہ کا حق رکھتے ہیں کہ وہ کسی مستند عالم یا کسی معتبر شخص کے کلام سے اس کا ثبوت دے۔ ورنہ ہمارا یہ دعویٰ ثابت ہوگا کہ قادیان نے زور میں پائی ہے۔ (۱۷) یہی نافع مقرر کرتے ہیں۔

ہندو مسلمان کے درمیان جو ایک بہت بڑا کائنات تھا اسے دور کر کے دونوں کو ایک

دوسرے کے قریب کر دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا دونوں قوموں پر بہت بڑا احسان ہے مگر انہوں نے ابھی تک اس کی قدر نہیں کی تھی۔ (ایضاً ص ۱۸)

**المحدث** | ہم اپنے لفظوں میں نہیں کہتے مرزا صاحب کے الفاظ پیش کرتے ہیں جو ہندو مسلم میں سخت نفرت پھیلانے کو کافی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں: ہندوؤں کا دھرم جو تعلیم دیتا ہے وہ نہایت عمدی اور قابل شرم ہے یعنی یہ کہ پریشانات سے دس انگلی نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں (پیشہ معرفت حصہ اول ص ۱۸)۔

(۱۹) یہی قابل لیکچر دیتے ہیں۔

دوسرا احسان آپ (مرزا صاحب) کا یہ ہے کہ آپ نے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنے کی تعلیم دی۔ (حوالہ ایضاً)

**المحدث** | اس کے متعلق یہی ہم اپنا کوئی لفظ نہیں کہتے۔ مرزا صاحب ہی کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں جو ایک ایسے بزرگ کے حق میں ہیں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کا مشترک پیشوا ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام۔ اسی بزرگ کی بابت مرزا صاحب کی حل انسانی یہ ہے۔

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاڑ پوشرافی نہ زاید نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔ منکبر خود ہیں، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ ص ۲۳۳-۲۳۴)

سچ قادیانی کردہ کی بابت ہم نے جو مثال دی ہے کہ قادیان نے زور میں پائی۔ اس کا تادہ ثبوت یہ ہے

**المحدث** | مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۳۸ء میں ہم نے عیسائیوں کے جواب میں لکھا تھا کہ انجیل سے مسیح کے دو گناہ ثابت ہوتے ہیں۔ اخبار الفضل نے بقول اذگہتی کہ تخلیق کا جہان۔ یہ کہنے کا موقع نکالا کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جو علم کلام (دشنام دہی اور بدگوئی) ایجا کیا تھا مولوی شہداء بھی باوجود مخالفت ہونے کے اسی کے پابند ہو گئے۔

(۵) ایک صاحب نے عقیدہ حیات مسیح نامہ کی کئی ایک نقصانات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اول یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی صفات حسنہ کے منافی ہے اس طرح کہ جب یہ تعلیم کیا جائے کہ انسان زندہ آسمان پر خدا کے پاس بیٹھا ہے اور نہ وہ کھانا پے نہ پیتا ہے تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا خود با اللہ عدد ہے x x x یہ عقیدہ رکھنے والے خدا کو قادر نہیں سمجھتے۔ (حوالہ ایضاً)

**المحدث** | اس اقتباس میں یہ فقرہ کہ وہ (مسیح) نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ یہ کس مسلمان کا ہے کسی معتبر کتاب سے اس کا حوالہ دیں۔ ورنہ اس کا زور ہونا تسلیم کریں۔

ایسا ہی یہ مقولہ کہ یہ عقیدہ رکھنے والے خدا کو قادر نہیں سمجھتے۔ بھی غلط ہے۔ وہ تو ایسا قادر سمجھتے ہیں کہ وہ چاہے تو انسان کو بے کھائے پیئے بھی زندہ رکھ سکتا ہے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے۔ دجال کے

یعنی مسیح کو گنہگار کہتے ہیں۔ (الفضل، جلد ۱ ص ۲۲)

شاباش ہے اس غلط گوئی پر۔ (الفضل ایضاً ص ۲۲)

تو ہمارا دعویٰ کہ قادیان نے زور میں پائی، غیثاً رہتا۔ ناظرین دونوں عبارتوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ تو حقیقت عریاں پائیں گے۔ ہم نے صاف لفظوں میں انجیل کا حوالہ دیا ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اس فقرے میں انجیل کا حوالہ نہیں کیا کوئی مرید مرزا خصوصاً اذیر الفضل ہم کو انجیل کا وہ مقام دکھا سکتا ہے جس سے مسیح کے حق میں یہ انقباضیہ ثابت ہوں جو مرزا صاحب نے ان کے حق میں کہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کا یہی ایک حوالہ مسیح کی توہین میں اتنا وسیع المعنی ہے کہ اس کے مقابلہ میں کسی شاعر کا اپنے معشوق کے حق میں پھر بھی سچ ہے۔

جفا جو سنگدل بے رحم ظالم! لقب جن کے ہیں اتنے وہ نہیں جو



میں۔ ان کی قوم کے سب بڑے آدمیوں نے ان سے نکاح کرنے کی خواہش کی تھی۔ لیکن کوئی بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ جب حضرت خدیجہ نے آنحضرتؐ سے نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپؐ نے اس کا تذکرہ اپنے چاؤں سے کیا۔

**آنحضرتؐ کا کفیل کون ہوا؟** اسیرت ابن ہشام میں محمد بن اسحاق کی روایت مذکورہ بالا تو یہ مذکور ہے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ گئے۔ لیکن علقمہ ابو القاسم عبدالرحمن حبشہ نے اس کی شرح ابروض الافاق میں کہا کہ نہیں آپؐ کے چچا ابو طالب گئے۔ اور انہوں نے ہی خطبہ نکاح پڑھا اور وہی دین ہر کے کفیل ہوئے جیسا کہ انشاء اللہ بھی آئیں گے۔ (جلد اول صفحہ ۱۳۱)

**حضرت خدیجہ کا دلی نکاح کون تھا؟** اسیرت ابن ہشام میں امام ابن شہاب زہری سے نقل کیا کہ نکاح کا دلی حضرت خدیجہ کا باپ خویلد تھا۔ یہ تقدیر منقطع ہے۔ امام زہریؒ معصومانہ ابنین سے اس آنحضرتؐ کے اس نکاح کا واقعہ سوائے کسی روایت کے نہیں جان سکتے۔ اور وہ مذکور نہیں ہیں۔ اس لئے یہ روایت قابل احتجاج نہیں ہے۔

دیگر یہ کہ یہ روایت تاریخی طور پر بھی واقعہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت خدیجہ کے والد خویلد اس سے قبل حرب بن امیہ سے ہی پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ جیسا کہ امام طبریؒ نے اور سیوطی نے ذکر کیا۔

اسلئے یہ عاجز کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ دونوں گئے ہوں اور ابو طالب نے خطبہ پڑھا ہو اور کفیل بھی آپؐ ہوئے ہوں۔ کیونکہ ابو طالب بڑے بڑے تھے اور پردہ نش بھی انہوں ہی نے کی تھی۔ یہ حاشیہ لکھنے کے بعد میں نے مولانا شبلی رحوم کی سیرت النبیؐ کا مطالعہ کیا تو اس میں بھی دیکھا کہ مولانا رحوم نے ہر دو روایات کو اسی طرح جمع کر کے لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

۱۳ تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۹ اور ابروض الافاق طبری جلد اول صفحہ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳ اس کی تفصیل معترقب آئے گی۔ انشاء اللہ۔ ۱۴ منہ

تاریخ طبری میں ابن شہاب زہریؒ کی مذکورہ بالا روایت کے ذکر کے بعد امام ابو جعفر طبریؒ لکھتے ہیں۔ قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَكَشَّافُ هَذَا غَلَطَ۔ یعنی یہ سب قصہ غلط ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں۔

امام واقدیؒ کہتے ہیں کہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہ نے آنحضرتؐ کو بلوایا کہ اپنے آپ کو آپ کی ندویت میں دے۔ اور وہ شرف و بزرگی والی خاتون تھیں اور قریشی ان کے نکاح کے خواہش مند تھے۔ پس میں نے اپنے باپ کو بلایا اور اُسے شراب پلا دی، مگر وہ بالکل ہیوش ہو گیا اور ایک گائے ذبح کی اور اپنے باپ کو خوشبو لگائی اور اُسے ایک مینی نقوشی چادر بھی پہنائی پھر آنحضرتؐ کو مع آپ کے چاؤں کے بلایا پس وہ گئے اور خویلد نے آنحضرتؐ سے رحمت خدیجہ کا نکاح کر دیا۔ جب نذر اتر گیا۔ اور وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا۔ یہ قریشی کیسی؟ اور یہ خوشبو کیسی؟ اور نقوشی چادر کیسی؟ بیٹی نے باپ سے کہا کہ آپ نے محمد بن عبد اللہ سے میرا نکاح جو کر دیا ہے (یہ اُسی کی تقریب ہے) باپ نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا۔ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں۔ حالانکہ اکابر قریش نے تیرا رشتہ مانگا تو میں نے منع کیا تھا۔

اس کے بعد امام واقدیؒ کا یہ قول مذکور ہے۔ یہ شراب پلانے والی روایت بالکل غلط ہے اور ہمارے نزدیک جو ثابت و محفوظ ہے وہ محمد بن عبد اللہ بن مسلم کی روایت سے ہے وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن جبرین مطعم سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابو الزناد کی روایت سے بھی ہے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نیز ابن ابی

نکاح آئیہ۔ اسلامی نکاح اور یہ دہرم کے نکاح کا موازنہ کیا جائے۔ قرین۔ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

جبرینؒ کی روایت سے ہے وہ داؤد بن حصین سے اور عکرمہ سے اور وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کی اس تزویج کو حضرت خدیجہؓ کے چچا عمرو بن اسدؓ نے انجام دیا تھا۔ اور حضرت خدیجہؓ کا باپ خویلد تو حرب بن عبد شمس سے پیشتر فوت ہو چکا تھا۔

اسی طرح امام سیوطیؒ سیرت ابن ہشام کی شرح میں فرماتے ہیں۔

”واہن ہشام نے رسول اللہؐ کے پاس اپنے چچا حمزہؓ کے ساتھ جانا ذکر کیا ہے۔ اور ابن اسحاقؒ کے بیان میں ہے کہ خویلد تو اس وقت فوت ہو چکا تھا اور جس نے حضرت خدیجہؓ کا نکاح کر دیا وہ ان کا چچا عمرو بن اسدؓ تھا۔ امام بیہقیؒ نے اس کے ساتھ ایک جماعت علماء نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہؐ کے ساتھ جو گئے تھے وہ ابو طالب تھے اور انہی نے نکاح کا خطبہ پڑھا تھا۔“

پھر خطبہ کے بعض الفاظ جن میں

”ہے۔ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔“

عمو بن اسدؓ (حضرت خدیجہؓ کے چچا) نے اس کے جواب میں فرمایا تھا

”هَؤُلَاءِ الْفَخْلُ الْفَزِي لَا يُقْدَرُ عَلَى أَنْفَعٍ“

یعنی یہ ایسا تر ہے جس کی تاک موڑی نہیں جاتی۔ پس اس نے آپؐ سے حضرت خدیجہؓ کا نکاح کر دیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ مثل و درقین فوئل نے بھی تھی۔ لیکن جو کہ برآوردنے کہا ہے وہی صحیح ہے۔ یعنی یہ کہ مثل عمرو بن اسدؓ نے بھی تھی۔ کیونکہ امام طبریؒ نے جبرینؒ مطعم سے اور ابن عباسؓ سے اور حضرت عائشہؓ سے باسناد روایت کیا

۱۴ تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۱۹۔ ۲۰ یہ مثل کسی کی شرافت نبی بیان کرنے کے لئے بولی جاتی ہے جس کی تشریح کا یہ موقع نہیں ہے۔ ۱۳ منہ



مکتب نے یہ کہا کہ حضرت خدیجہ کا نکاح آنحضرتؐ سے عمرو بن اسد نے کر لیا تھا۔ اور بلکہ شک طویلہ حضرت خدیجہ کا باپ حرب بن اوس سے پیشرفت ہو چکا تھا۔ (الروض الاول طبعی جلد اول)

امام طبری کی یہ روایات ایسے شخصوں سے مروی ہیں جو حضرت خدیجہؓ سے قریبی رشتہ دار ہیں۔

حضرت جبر بن مطعم نے ایک معزز قریشی ہیں۔ جن کا سلسلہ نسب آنحضرتؐ سے تو عبد مناف پر اور حضرت خدیجہؓ سے تعلق پر عبد مناف کا باپ تھا جانتا ہے۔

اور عیسیٰ بن جاسمؓ تو آنحضرتؐ کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔

اور حضرت عائشہؓ آنحضرتؐ کی دوسری بیوی تھیں۔ ان کے علاوہ سلسلہ نسب میں بھی ساتویں پشت پر اور حضرت خدیجہؓ سے چھٹی پشت پر جاملتی ہیں۔ کیونکہ وہ تعلق بن کلاب کے بھائی تیم کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ سب کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

کلاب	تیم
عبد مناف	عبد المزی
ہاشم	اسد
عبد المطلب	خزیمہ
عبد اللہ بن جاسم	حضرت خدیجہ
محمد	عبد اللہ
عبد اللہ	عائشہ

اس تفصیل سے ہماری غرض یہ ہے کہ حضرات جبرہؓ اور عبد اللہؓ اور عائشہؓ آنحضرتؐ اور حضرت خدیجہؓ ہر دو کے جدی رشتہ دار ہیں۔ ان سب کی روایات میں یہ مذکور ہے کہ اس نکاح کا متولی

حضرت خدیجہ کا حقیقی چچا عمرو بن اسد تھا۔ اور حضرت خدیجہ کا باپ خویلہ وقت نکاح سے بہت پیشرفت ہو چکا تھا۔ چونکہ یہ شبہاتیں ایسے اشخاص کی ہیں جو طوفان کے جدی رشتہ دار ہیں۔ اس لئے وہ اپنے خاندانی واقعات کو دوسروں کی نسبت زیادہ وثوق سے جان سکتے ہیں۔ اور نگہروں میں باہم تذکرے ہوتے رہنے سے دوسروں کی نسبت زیادہ بخیر طور پر محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے ان کی شہادت معتبر ہے۔ اور جو روایت ان کے برخلاف ہو وہ سراسر غیر معتبر ہے۔ چہ جائیکہ اسکی سند بھی کوئی نہ ہو۔ وهذا التعلیق من فضل ربی واللہ الحمد! (باقی باقی)

## مضمون سیرۃ کے بعض حصوں پر

### ایک نظر

## تصویر کا دوسرا رخ

نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں۔ اذیل

(از مولوی محمد ابوالقاسم خاں سیدی بنارس) سیرۃ المصطفیٰ کے سلسلہ میں جو مولانا سید کوٹلی نے آباء کرام نبی علیہ السلام کے اسلام اور نجات پر فصل بحث کی ہے۔ اس کے متعلق میں موقع بہ موقع حواشی کے نوٹوں میں اپنا خیال ظاہر کرتا رہا۔ میں نے سمجھا تھا کہ وہی نوٹ کافی ہوں گے۔ مگر آج یہ بتوا کہ بہت سے اہل علم نے اس پر ناراضگی کے خط لکھے۔ یہاں تک کہ مجھ پر بھی آواز آئی کہ جس کوئی غلط فہمی شکاوت پر عمل کرتا ہوں۔ جن اصحاب نے جواب لکھنے کے لئے اجازت چاہی میں نے ان کو تاکید لکھ دی کہ وہ ان طریقہ نہ ہو محض نفس منہ پر بحث ہو۔ ان اجاب میں اول درجہ پر مولوی ابوالقاسم صاحب بنارس ہیں۔ جن کا مضمون سلسلہ دار

ناظرین ملاحظہ کر چکے۔ (خاکسار مدیر)

الحمد للہ والصلوٰۃ علی اہلہا۔ اما بعد موقر جریدہ فریدہ المحدث میں مولانا سید کوٹلی کا مضمون سیرۃ المصطفیٰ جب سے شائع ہوا ہے اسی وقت سے میں نے بھی مضمون مذکور پر ایک مبسوط ریویو شیعۃ الوفا کے عنوان سے قلم بند کرنا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ ناظرین کے سامنے تصویر کا دوسرا رخ بھی بے نقاب ہو جائے۔ فی الحال پیغمبر اسلام علیہ السلام کے آباء کرام کی نجات سے متعلق جو مضمون کئی پرچوں مسلسل نکل رہا ہے۔ چونکہ یہ مضمون عوام اہل حدیث کے لئے باعث زلت اور ہتھکین کے لئے سبب تعزیت ثابت ہو رہا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ جواب کا یہ حصہ اخبار المحدث میں جلد تر شائع کر دیا جائے۔ اس لئے مضمون ہذا بغرض اشاعت مرسل ہے۔

ابن عربی [سب سے پہلا شخص جس نے ان لوگوں کو جن کے تباری برہنہ کی نص صریح موجود تھیں۔ ناجی ہونے کا دعویٰ کیا وہ ابن عربی و جدی اندکی تھا۔ اسی نے وحدۃ الوجود کے غلط عقیدہ کو خوب رواج دیا۔ فرعون کو بھتی کہا۔ آباء انبیاء کرام کو ناجی قرار دیا۔ وغیرہ ذلک۔ مفصل التواہم الحمد للہ الشوکانی والفضل النبی للسخاوی میں ملاحظہ ہو۔ پھر شیعوں نے اس امر کو خوب اچھالا اور انہوں نے آباء و اعمام پیغمبر علیہ السلام کے ناجی ہونے میں متعدد کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں میں سے بعض حافظ عسقلانی کی نظر سے بھی گزر چکی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتاب اصحاب جلد چہارم میں ان کے دلائل نقل کر کے ثانی جوابات بھی دیے ہیں۔ دیکھو ترجمہ ابوطالب۔ یہاں تک کہ حافظ ابن حجر کے شاگرد حافظ سخاوی کے شاگرد رشید حافظ سیوطی کا دور دورہ ہوا۔

سیوطی انہوں نے شاگردی کا کافی یوں ادا کیا کہ سب سے پہلے اپنے استاد کے مقابلہ کے لئے

ابن عربی نے ان لوگوں کو جن کے تباری برہنہ کی نص صریح موجود تھیں۔ ناجی ہونے کا دعویٰ کیا وہ ابن عربی و جدی اندکی تھا۔ اسی نے وحدۃ الوجود کے غلط عقیدہ کو خوب رواج دیا۔ فرعون کو بھتی کہا۔ آباء انبیاء کرام کو ناجی قرار دیا۔ وغیرہ ذلک۔ مفصل التواہم الحمد للہ الشوکانی والفضل النبی للسخاوی میں ملاحظہ ہو۔ پھر شیعوں نے اس امر کو خوب اچھالا اور انہوں نے آباء و اعمام پیغمبر علیہ السلام کے ناجی ہونے میں متعدد کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں میں سے بعض حافظ عسقلانی کی نظر سے بھی گزر چکی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتاب اصحاب جلد چہارم میں ان کے دلائل نقل کر کے ثانی جوابات بھی دیے ہیں۔ دیکھو ترجمہ ابوطالب۔ یہاں تک کہ حافظ ابن حجر کے شاگرد حافظ سخاوی کے شاگرد رشید حافظ سیوطی کا دور دورہ ہوا۔

## درس حدیث

(۳)

(از زبدۃ الحکماء مولوی عبدالرحمن صاحب قلی نظام آبادی)  
(گزشتہ سے پیوستہ)

دوسری بات جس سے رسول اللہ نے فخر و غلاظت اور خطہ محوس کیا وہ جدال منافق بالغہ اکی ہے یعنی منافقین قوم کی قرآن میں رخنہ اندازیاں اور عجز سے پیدا کرنے والی باتیں نکالنا۔ جن سے عوام الناس کے دل شکوک و شبہات بھر جائیں اور وہ قرآن سے متنفر ہوں۔

ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتاب منیر۔ وہم یجادلون فی اللہ وهو شدید المحال

قرآن سے جدال کا مطلب یہ کہ وہ لوگ منافق قرآن کی آواز پر اپنی درائے آواز بلند کر کے قرآن کے حقیقی مطالب و معانی کو بدلا کر غلط فہم کر کے اپنی ہواست و کم مانگی کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل عوام دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ نہ کہیں لکھے نہ پڑھے نہ علوم عربیہ اور نہ قواعد سے واقف لیکن بیچے جاتے ہیں تفسیریں لکھنے۔ اور آنحضرت کے اس ارشاد کا مورد بنتے ہیں

من فسر القرآن براہیم فلیتنبوا متعذرا فی النار حدیث ضلوا واضلوا کے عین مصداق جوتے ہیں یہی ایک ایسی ناجائز جرات ہے جسکو جلال القرآن سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور جس پر آنحضرت نے خطہ

موس فرمایا۔ تیسری بات دنیاوی فتوحات ہیں۔ یعنی دنیاوی زندگی میں بدرجہ کمال انہماک و مصروفیت اور عاقبت سے غفلت۔ جب دنیا کا مال و متاع اور اسباب عیش و آرام زیادہ ہوگا تو لوگ عاقبت سے غافل ہو کر آخرت و عاقبت کو فراموش کر کے دنیا ہی دنیا میں محو ہوجائیں گے اور خدا اور اس کے رسول کے احکام کو نظر انداز کر کے دنیاوی مصروفیات میں مستغرق ہونگے۔ یہ ہوگا وقت خطرناک اور امت مرحومہ کے لئے باعث زوال۔ یعلمون ظاہر امن الحیوة الدنیا وھم عن الآخرة ھم غافلون۔ غرضیکہ اس غفلت و نادانی اور بے حد دنیاوی مصروفیات و انہماک اور عاقبت فراموشی پر رسول اللہ نے انہماک افسوس فرمایا کہ میں ایسے وقت سے ڈرتا ہوں کہ میری امت برباد ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العالمین میں ایسے خطرناک اور نازک وقت میں صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ہمیں

کر دیں۔ چونکہ انہوں نے اساتذہ فن کے سامنے زانوئے تلمذتہ نہیں کیا اسی لئے ان سے بکثرت تحریف و اغلاط واقع ہوئیں۔ جس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ متنفذین کی مراد سمجھ نہ سکے۔ اور انہوں نے ایسی باتوں پر اعتماد کیا جو معتقدین کے نزدیک ناپسندیدہ تھیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ مسئلہ مامحن فیہا ہی ہے۔

عون المجرور و شرح سنن ابی داؤد و جلد رابع میں الشیخ جلال الدین السیوطی قد حائف الحفاظ و الاحصاء المحققین و اثبت لھما الایمان۔ النجاة فہدف الرسائل العدیة فی ذلک والی السیوطی متساھل جبدا لا خبرہ بکلامہ۔ (ص ۳۴۲)

یعنی شیخ سیوطی نے تمام حفاظ حدیث اور علماء محققین کا خلاف کر کے آباء پیغمبر علیہ السلام کی بجا و ایمان ثابت کیا ہے اور اس باب پر متعدد رسائل لکھ مارے ہیں۔ وہ بہت ہی متساہل ہیں ان کی بات دریں باب غیر معتبر ہے۔ اور جلد ثالث میں ہے۔

واما القول بالنجاة کہ اھو مذھب السیوطی فکلام ضعیف خلاف لجمہور العلماء المحققین الامن سدا من المتساھلین ولا عبرة بکلامہ۔ (عون المجرور ص ۳۴۲)

یعنی سیوطی کا مذہب کمزور اور جمہور علماء محققین کے مخالف اور غیر معتبر ہے۔ (باقی باقی)

خم ٹھونک کر میدان میں اتر آئے اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا۔

قل للسخاوی ان تصرفك مشكلة  
لم یکن من الامواج منتصبہ  
(مقام سند یہ مسئلہ)

کہتے ہیں کہ میرا علم بحر مواج کی طارج ہے اپنی مشکل مجھ سے حل کرو۔ اور حافظ سخاوی کی ذرا غفلت میں ایک مدد کتاب الکادوی فی الدلیل السخاوی بھی لکھ ماری۔ کیا اچھا ہو کہ سیوطی کے دریاہی علم کی حقیقت خود ان کے استاذ کی زبانی میری کی جائے۔ حافظ سخاوی اپنی بے مثل کتاب الضوء الامع میں لکھتے ہیں۔

انہ لہ من الطلب فی کل فنون  
اختص بہ کتب المجدیدہ وغیرہا کثیرا  
من التذات المتمددة و فیر فیہا  
یسیرا و قدیم و آخر و ذاب الی نفسہ  
والی ان تال کل ذلک مع کثرة مسایق  
لہ من التعلیق و التوضیح و ما ینشاء  
عن عدم فہم المراد لکروا لہ یزاحم  
الفضل فی دروسہ و دروسہ و دروسہ  
فی شانیہ و تعریب ہر بل استنباطا  
من بلون الدفاتر و لکتاب را عمد  
مالا یرتفعہ من اللاتقان و سبب الخوض  
ینی سیوطی نے تمام فنون کے حصول کی کوشش نہیں کی۔ کتب فہم جات محمودہ وغیرہ کے متقدمین کی اکثر تصانیف رد و بدل کر کے اپنے نام سے شائع

۵۵۵ قرب صاحب مہو پال نے کتاب مکنار المیزدین امام شوکانی کا قول لکھا ہے کہ میں نے چالیس سال تک ابن عربی کی تکفیر کی اب رجوع کرتا ہوں۔ حضرت میان صاحب مرحوم دہلوی ابن عربی کو شیخ اکبر لکھا کرتے تھے۔ (معیار الحق ص ۱۸)

مولانا محمد امین دیوبندی مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ شیخ کی شخصیت بہت بڑی ہے۔  
(والحدیث)

الحکام اور مسکیت۔ عین یون کی کتب کا بڑا باب۔ انمولان شانیہ۔ تیسری جلد۔ بیچے جاتے ہیں

## عالمگیر جنگ کی رفتار

محاذ مشرق بعید | سنگاپور کی تازہ اطلاعات  
سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائیکہ مشرقی ساحل پر ان  
جاپانی فوجوں کو کمک پہنچنی شروع ہو گئی ہے جو اس  
ساحل پر اُتری تھیں۔ ان فوجوں نے مشہور بوٹائی  
اڈے کو انٹن پر قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی ہوائی  
جہاز ان کشتیوں پر بمباری کر کے جو جاپانی فوجیں  
لاہی ہیں کمک کو روکنے کی پوری کوشش کر رہے  
ہیں۔ کوالمپور کے شمال میں برطانوی مورچوں پر  
جاپانیوں کا حملہ پہلے کی طرح زور شور سے جاری

محاذ چین | کچھ عرصے میں جاپان کی جنگ پھر تیز ہو گئی ہے۔ چنانچہ چینی ہیڈ کوارٹر سے ۶ جنوری کو اعلان کیا گیا کہ کینٹن کے گرد و فواح میں گھمان کی جنگ جاری ہے۔ آج سے تین سال پہلے جاپانیوں نے اس شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ چینی جہاز زبردست جوابی حملہ کر رہے ہیں اور چینی فوج کینٹن کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے۔ کینٹن چین کے صوبہ کونین کی مشہور بندرگاہ ہے جو ہر ملازی بندرگاہ، ٹانگ کانگ (مقبوضہ جاپان) کے قریب چین کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ غیر مقبوضہ چین کے موجودہ پایہ تخت چنگ کی ایک دوسری اطلاع منظر ہے کہ صوبہ ہونان کے دار الحکومت چانگش کے شمال میں چینی فوج کے نرنہ سے بھاگنے کی کوشش میں تین ہزار جاپانی

جہاں کیا چاہتا ہے؟ اس عنوان کے تحت

معاصر پر تاپ لاہور نے ایک سلسلہ مضمون شروع کر رکھا ہے۔ جس کی تازہ قسط کا ضروری اقتباس ناظرین کی وہ اقصیت کے لئے درج ذیل ہے۔

۱۰ امریکہ کو بھی نہ صرف چین بلکہ ہندو چینی، ملایا، ڈچ، الیٹ انڈیز اور سیام سے ویسی ہی بھتی ہے جیسی کہ برطانیہ کو۔ یعنی تجارتی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ برطانیہ نے اپنی تجارت کی حفاظت کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ اور سنگاپور جیسا زبردست ہوائی اور بحری اڈہ بنا رکھا ہے۔ امریکہ نے نہیں لیکن اس نے چین میں صنعتی کارخانے، سکول، مشن اور ہسپتال قائم کر کے کمروں والے لنگر گھر کھاتے۔ جاپان نے برطانیہ کی پروا کی نہ امریکہ کو خاطر میں لایا۔ شاید ہی انہوں نے جنگ کے بغیر اتنا نقصان اٹھایا ہو۔ یا اس قدر ذلت برداشت کی ہو۔ جتنی کہ جاپان کے ہاتھوں۔ جاپان کے گلوں نے سب سے پہلی شنگھائی کی جس عمارت کو اپنا نشانہ بنایا وہ امریکن یونیورسٹی تھی۔ اس نے امریکہ کے تمام صنعتی کارخانے، سکول اور ہسپتال خاک میں ملا دیئے۔ امریکہ کالاکھوں من مال جاپانی بندھنوں کی وجہ سے ناکارہ ہو گیا۔ سینکڑوں امریکن مقیم چین گھروں سے نکال باہر کئے گئے اور ملازمتوں سے ہٹا دیئے گئے۔ اور بیسیوں ان میں سے مر گئے۔ امریکہ کے حقوق جو اس معاہدہ کی رو سے حاصل تھے۔ معافی کے ساتھ یا بغیر معافی پاؤں تلے پھل دیئے گئے۔ ۱۹۱۵ء میں امریکہ میں فو طاقتوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں جاپان بھی شامل ہوا۔ جاپان کی مانگوں یا خاص دلچسپی مان لی گئی۔ لیکن چین کی آزادی برقرار رکھنے کا بھی عہد کیا گیا۔ ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی ہوا۔ کہ جاپان کی بحری طاقت برطانیہ کی بحری طاقت کے مقابلہ میں بچ ہوگی۔ اس وقت تو جاپان نے مان لیا۔ لیکن موقع ملتے ہی اس کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ سب سے پہلے اس نے ٹیگ آف مینشن سے قطع تعلق کیا۔ اس کے بعد اس نے معاہدہ

بہارِ شہباز - حکیم اجماع خان مرحوم کے والد مصباح کی تصنیف کا اردو ترجمہ - قیمت ۷۵ روپے - منیر احمد پبلشرز



## فتاویٰ

مس ع ۱: ایک شخص کی کسی سبب سے دو ماہ کی نمازیں رہ گئی ہیں۔ وہ سب نمازیں قضا کرے؟ اگر قضا کرے تو کس طہارے؟ اگر کفارہ دینا آتا ہو تو دے سکتا ہے۔ جواب تحریر فرمائیں۔  
 (ابوالخیر متعلم عفی عنہ)

ج ع ۲: نمازوں پر کفارہ دینے کا حکم میرے ناقص علم میں نہیں ہے۔ قضا کا ثبوت جنگ خندق میں ملتا ہے۔ قضا کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ فوت شدہ نماز کے فرض پڑھ لیا کرے جب تک شمار پورا ہو جائے۔ اللہ اعلم! (دار غریب فنہ) مس ع ۳: جس زمین کی مالگداری ادا کی جائے اس زمین کی پیداوار مثلاً دان کا عشرہ ادا کیا جائے یا نہیں۔ جواب تحریر فرمائیں۔ (ذخیرہ نمبر ۱۲۵۹) ج ع ۴: صورت مرقومہ میں مالگداری حکومت کافروں کی طرف سے مقرر ہے اور وہ اس کو اپنے مصرف میں خرچ کرتی ہے۔ عشر زمین کی زکوٰۃ ہے اس کا مصرف علیحدہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین اللہ اس لئے مالگداری سے عشر معاف نہیں ہوگا۔ البتہ مالک اراضی کی مؤنت کی وجہ سے نصف عشر ہو جائیگا بالکل منفی نہیں ہوگا۔ اللہ اعلم!

مس ع ۵: زید نے چار زوجہ چھوڑ کر انتقال کیا بعد انتقال زید کے چاروں نے اور خاوند کر لئے۔ زید مذکورہ کے ہمراہ جیسی محبت تھی ویسی ہی چاروں کی محبت نکاح ثانی کے بعد اپنے خاوند سے ہو گئی جبکہ محبت برابر ہو تو قیامت میں کون کس کو ملے گی۔ زید کہیگا مجھ کو ملنی چاہئے اور نکاح ثانی جس کے ساتھ کیا ہے وہ کہیگا مجھ کو ملے۔ لہذا کیا حکم ہے (ذخیرہ نمبر ۱۱۶۹)

ج ع ۶: ایک وراثت میں ہے احسنہم اخلا خاوندوں میں سے جس کا برتاؤ عورت کے ساتھ خوش خلقی سے ہوگا وہ عورت اس کو ملیگی اگر برتاؤ

سب کا برابر ہے تو قیاس یہ ہے کہ بچے کو ملے گی کیونکہ موت کی وجہ سے میت کا نکاح ختم ہو گیا۔ لہذا دوسرے کے مقابلے میں اس کا حق نہیں رہا۔ مس ع ۷: بیل بکری ہمیں ہمیں جو زراعت دوسرے کا کھاتا ہے یا نقصان کرتا ہے۔ تو اس میں بیل بکری کے مالک کو قیامت میں مواخذہ ہو گا یا نہیں۔ حالانکہ بیل بکری بالکل وحشی ذات ہے ان کبھی دیدہ دانستہ نقصان ہو جاتا ہے تو اس کے لئے توبہ استغفار کافی ہے یا کچھ کفارہ ہے۔

ج ع ۸: بیل بکری والا اگر دانستہ چھوڑتا ہے تاکہ دوسروں کے کھیت میں جا کر چرسے تو ذمہ دار ہے۔ اگر اس کی نیت یہ نہیں تو وہ ذمہ دار نہیں۔ دوسری صورت میں استغفار کافی ہے۔ پہلی میں نہیں

مس ع ۹: زید نے اپنی دختر کا بکر کے ساتھ صغیر سی میں نکاح کر دیا۔ زید مذکور کی دختر بالغ ہوئی اور اس نے اپنے شوہر کو ناپسند کیا۔ اور بغیر طلاق وعدت کے دوسرے شخص کے ساتھ اپنی مرضی سے نکاح کر لیا۔ آیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج ع ۱۰: جس لڑکی کا والد نابالغی میں نکاح کر دے۔ بلوغت کے بعد اسے فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ حدیث میں آیا ہے البکر لتأمر فی نفسها ابو داؤد کی روایت میں ہے یتأذنها ابوها۔

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ استبدان لڑکی کا حق ہے جس کی نابالغی میں وہ عمل نہیں۔ یہی حق اس کو بعد بلوغت دیا ہے ۱۹۹۹ میں لاہور کی چیکنگ میں میاں شاہ دین چیف جج نے ایک فیصلہ کیا تھا وہ بھی فسخ نکاح کی تائید کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

مس ع ۱۱: ہمارے اطراف میں سنتال پہاڑیہ بعض مسلمان وحشی ایسے بھی ہیں کہ ان لوگوں کو آج تک توبہ و رسالت کی کچھ حالت معلوم نہیں ہے۔ کیا ان لوگوں کو موت کے بعد قیامت میں مواخذہ ہو گا یا نہیں۔ اگر مواخذہ نہیں تو اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ ومن یدع مع اللہ الہذا آخر لا برہان لہ عند ربہ فانہا حسابہم عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون۔

## متفرقات

درخواست مفلس: اگر کوئی صاحب میرے نام پر اخبار الحمدیث جاری کر دے۔ جہاں میں رہتا ہوں وہاں چند اشخاص اہل حدیث ہیں۔ وہ بھی مولوی عبدالمجید مرحوم مبلغ کا نفرض اہل حدیث دہلی کی کوشش سے ہوئے تھے۔ مولانا موصوف اخبار الحمدیث ہر مہینہ اس جگہ روانہ کرتے تھے جو ان کے نام آتا تھا۔ مولانا موصوف کو تقریباً دس سال رحلت کئے ہوئے ہیں۔ پھر یہاں کوئی مبلغ نظر نہیں آیا۔ آنکھیں ترس رہی ہیں۔ (العارض ملا عبد الوہد مولوی شاکر محمد بمقام یار و تھانہ باطل ضلع ڈیرہ غازی خان) مرزا ایت سے توبہ: خاکسار کو چند مرزائوں نے اپنے بھندے میں پھنسا کر خلیفہ قادیان کی بیعت کرادی ہے۔ اب مجھے ملانوں کی صحبت سے معلوم ہوا کہ یہ فرقہ بالکل جھوٹا ہے۔ لہذا میں خلیفہ قادیان کو بذریعہ اخبار الحمدیث مطلع کرتا ہوں کہ میرا نام اپنے دفتر بیعت سے خارج کر دیں۔

العبد محمد صادق ولد احمد دین موضح بیرسیا ڈاک خانہ راہوں۔ ضلع جالندھر۔

انتقال: یہ خبر بے مدرجہ و ملال سے سنی گئی کہ

الہیہ محترمہ عجب العلماء جناب۔ سید حسین صاحب پروردگار شریعت و احرام مارک بیڑی فیکٹری موڑ تارا تارخ ۲۳ دسمبر انتقال فرمائیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اس صدمہ جانکاہ میں عجب العلماء کے ساتھ شریک غم ہیں۔ مرحوم موصوفہ تبع سنت تھیں۔ اللہ مغفرت فرمائے۔ ناظرین بالخصوص علماء اہل حدیث وائمہ ماجد سے گزارش ہے کہ جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ (رعایت اللہ الاثری متعلم مذکورہ علماء مکلف)

مقدمہ حافظ محمد صاحب آف گوندلال کے متعلق جنوری کو اطلاع آئی ہے کہ مقدمہ سشن سپور ہو گیا۔

آئندہ تاریخ ۲۳۔۲۴ جنوری مقرر ہوئی۔ انجام خبر کر مولوی عبد اللہ ثانی کا مقدمہ شہادت استغاثہ

سورج ع ۱۲: اگر بالکل بے سمجھ ہیں تو غالباً معاف کئے جائیں گے۔ کیونکہ وہ یعقلوں میں داخل نہیں ہیں۔

## مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزار ماخریداران الہدیۃ

علامہ انیس بدوانہ تازہ بتازہ شہادت آتی رہتی ہیں

خون صاف پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی

سلسلہ ووق - دمر - کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ کو رفع

کرتی ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - جریان با

کسی اور وجہ سے جگہ جگہ میں درد ہونے کے لئے اکیر ہے

دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - ..... کے بعد

استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو

طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ اثر ہے - چوٹ لگ جائے تو

تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد -

عادت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے -

ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم

میں استعمال ہو سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم اسال

نہیں کی جاتی - قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی

ہے) - آدھ پاؤ لیتے - پاؤ بھر بیٹھے مع معمول ڈاک

مالک غیر سے معمول ڈاک علیحدہ ہوگا - مالی برہا سے

ایک پاؤ کی قیمت مع معمول ڈاک لٹریچر بڈریو میں

نہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ دہلی

ماہ دسمبر ۱۳۶۸ء کی شہادتوں میں کچھ

بناب ابوالحسن صاحب ٹانڈوی - مومیائی ایک

عجیب الاثر بیش بہا نعمت ہے - اس قدر مفید اور

کم قیمت دوا میرے نزدیک دوسری نہیں - میری بار

کی آزمودہ ہے - اب ایک چھٹانک حاجی رحمت اللہ

صاحب کے نام ارسال فرمائیں - ۱۰ دسمبر ۱۳۶۸ء

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ - اکثر و

مومیائی منگو کر فروغ کر چکا ہوں - جو بفعلاً کار آمد

ثابت ہوئی ایک چھٹانک اور بھیجیں - ۱۰ دسمبر

(دہلی) مومیائی منگو انے کا پتہ

حکیم محمد سردار خان

پر و پرائیڈ دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## خاص اطلاع

ہندوستانی میرے کے سرے کا کارخانہ اسی ڈاکٹر

سلیکٹ ہمارے اودھ فارسی ہروٹی - ہروٹی

سے تعلق کر کے شہر آباد میں لایا گیا ہے - یہ میرے

۳۵ سال سے آپ استعمال فرما رہے ہیں - بکثرت حضرات

نے تجربی سندیں روانہ فرمائیں - جس مواد کے ایک تجربہ

نمونہ استعمال فرما کر دیکھا مفید پاکر ضروری قیضا طلب

فرمایا اور دیگر حضرات کو اس کا خریدار بنایا - ہندوستانی

میرے کے سرے اس طرح کے تیار ہوتے ہیں -

اول قسم اعلیٰ سفید ہے مومیائی اور میرے کا مرکب دوسرے

تولہ - دوم قسم اوسط بھورا - میرے دو دیگر بیش قیمت

ادویات کا مرکب پانچویں تولہ - سوم قسم خاص سیلہ -

ہندوستانی میرے کا سترہ ایک روپیہ تولہ - تمام امراض

کیلئے اکیر دلاتی دوا ہے - مرند ڈاک بذمہ خریداران ہوگا

پتہ - ابونعیم ڈاکٹر بنی محمد خان - نیا شفا خانہ

جامع مسجد روڈ - شہر مراد آباد - یوپی

مجلد - مصنف حکیم سید محمود صاحب

دیہاتی حکیم گیلانی - جس میں آسان سیاسی

تولے اور چند پیسوں سے تیار ہونے والے نسخے

ہر مرض کے لئے لکھے گئے ہیں - جس سے غریب لوگ

یا غام دیہات کے رہنے والے ہی فوائد حاصل

کر سکتے ہیں جو امیر لوگ سینکڑوں روپے خرچ

کر کے حاصل کرتے ہیں - قیمت ۱۳

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

## کلیات احسانی

علم طب پڑھنے والوں کیلئے بہترین ابتدائی کتاب

کلیات احسانی طب یونانی کی مشہور و معروف

کتاب موجز القانون عربی مصنفہ علامہ علاؤ الدین

صاحب قرشی کا با محاورہ باتصویر ترجمہ اور شرح ہے

اس میں طب قدیم یونانی کے اصول و قواعد اور طبی

وقار و رہ کے حالات آئندہ اس قدر سلامت اور

عمدی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ ایک مبتدی

تمام مسائل کو بغیر استاد کے بخوبی سمجھ سکتا ہے - نیز

حسب موقعہ دل، دماغ، جگر، معدہ، پتہ، تلی، پٹے،

شرائین اور دہ وتر پھیپھڑے اور خیمتین وغیرہ

کی تصاویر کا اضافہ کیا گیا ہے - یہ کتاب اس قدر

مقبول ہوئی ہے کہ چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت

ہوئی شروع ہو گئی ہے - طالبان طب کی بصیرت

کیلئے زبده الکماء حکیم ابوالحسن محمد احسان الحق خان

صاحب امرتسر نے کتاب کے ساتھ ساتھ نفیسی

واقسرائی کے ضروری مباحث کا اقتباس بھی

سوال و جواب کی صورت میں درج کر دیا ہے -

کاغذ، لکھائی، چھپائی نہایت عمدہ ہے - ان تمام

اوصاف کے باوجود قیمت غیر مجملہ کی ہے اور مجملہ

تمام کمپڑا ڈائی داری کے علاوہ معمول ڈاک -

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس

جلد اول - اس

جلد دوم - اس



## تفسیر اربعہ شانیہ

مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفاء شاہ صاحب

**تفسیر القرآن بکلام الرحمن** یہ تفسیر عربی زبان عربی ہے۔ تفسیر کو جن اہل علم حضرات نے دیکھا ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن بنفس بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استناد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ رنگ بہت عمدہ۔ جلد ۱۸ پیچ ۲۲ صفحات ۲۰۰۰ قیمت تین روپے

**تفسیر ثنائی اردو** یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص غرض یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ، جلد ثانی سورہ آل عمران، جلد ثالث سورہ انعام۔ اعراف، جلد رابع راز سورہ انفال تا سورہ نمل، جلد خامس راز بنی اسرائیل تا سورہ فرقان، جلد ششم راز شورا تا سورہ یسین، جلد ہفتم راز سورہ صافات تا سورہ انعام، جلد ہشتم راز سورہ قمر تا والاس لکھاؤ چھپائی کاغذ عمدہ ہے۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ غیر۔ پوری تفسیر

**تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان**

صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر ہے۔ جو عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی

درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ کاغذ کتابت، لطافت عمدہ، قیمت ۱۰ روپے

**تفسیر بالرائے** حصہ اول اس تفسیر کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر بیان للناس، اترسری، بیان الفرقان، لاہوری، تجنیذہ العرفان، قادیانی، قرآن، مترجم مولوی عبد اللہ بک لوی۔ قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیشی اور قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم غلطی کی اصلاح کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ حصہ اول میں دو سورتیں سورہ فاتحہ و بقرہ، درج ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے

نوٹ: یہ تفسیر ہند کے باقی حصے جلد شائع ہونے لگے مگر بوجہ گرانی کاغذ کے پڑے ہیں۔

## تصانیف دیگر مصنفین

جس میں حضرت مولانا شاہ اسماعیل عجائز، شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے سوانح حیات از پیدائش تا وفات، آپ کی دینی و ملی خدمات، مجاہدہ اقدامات، جنگی کارنامے، تحریک احیاء توحید و سنت کا تذکرہ ہے۔ ساتھ ہی آپ کا منظر پیام بھی درج ہے۔ قیمت دو آنے (۲)

حضرت مولانا نواب عبدالحی

ترجمان و مابہ خان صاحب مرحوم، معروف کتاب جو عرصہ سے ناپید تھی مگر نئی ہے۔ جس میں مذہب اہل حدیث بیان کر کے عوام کے شبہات کا مد

ہے۔ خصوصاً محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق جن قدر غلط فہمیاں و بیانات مخالفین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے (۴)

**جمع القرآن والاحادیث** یہ کتاب مولانا سیف بنارسی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کی جامعیت، کتابت اور دیگر محارف و نکات بیان کر کے ساتھ ہی حدیث شریف کی جمع و تدوین، کتابت وغیرہ کا ثبوت زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا ہے۔ منکرین حدیث شریف پر کتابت حدیث کا سب سے بڑا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کا قلع قمع کر دیا گیا، لکھاؤ چھپائی کاغذ عمدہ، قیمت چھ آنے

**ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات**

آل انڈیا مسلم ایجوکیشن کانفرنس کی پچاس سالہ جوبلی علیگندھ میں منائی گئی تھی۔ جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے ملک امام خان ڈیپٹی کو بھیجا، آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ لکھنے حضرات تابعین سے اہل تشدد کا دور و ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کی ابتداء کا حال حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے۔ اور ترویج کا حضرت سید اسماعیل شہید دہلوی سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن و ادب اور نام مصنفہ کا نقشہ

یہ کتاب مولانا سیف بنارسی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کی جامعیت، کتابت اور دیگر محارف و نکات بیان کر کے ساتھ ہی حدیث شریف کی جمع و تدوین، کتابت وغیرہ کا ثبوت زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا ہے۔ منکرین حدیث شریف پر کتابت حدیث کا سب سے بڑا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کا قلع قمع کر دیا گیا، لکھاؤ چھپائی کاغذ عمدہ، قیمت چھ آنے

**تراجم علمائے حدیث** - امام غفران  
اس کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے لیکر  
آج کے علمائے حدیث تک کے احادیث و روایات کی  
مواضع پر درجہ دوم اور موجودین کی بھی درجہ  
ہیں۔ تاریخ جیسے مضمون کو فاضل مولف نے اس  
خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھیں  
جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان روانی  
کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے  
میں کچھ غلطیوں میں گرنے دیجئے کہ اس اچھوتے  
اور سخت اوق مضمون پر قلم فرسائی کر کے جماعت پر  
احسان کیا ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ۶۰

**سبیل الرشاد** - مجلس شوریٰ کی ترتیب - ارکان  
کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے  
راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰  
**نصائر** - اس میں بنی اسرائیل کے اُن واقعات و  
حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان  
ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے قابلہ  
ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ قیمت ۶۰  
سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز  
**عبرت** اور عبرت انگیز تلخ کامریق ہے۔ پڑھئے  
اور نطق اضافیے۔ نکھائی، چھپائی اور کاغذ  
عمدہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (۱۰)

**چالیس حدیثیں** - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں  
کی گئی ہے۔ قیمت چار آنے (۴۰)  
رقصائیت قاضی سلیمان پشیانوی  
سفر نامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور  
ہر مقام کی صحیح تاریخ، خاک  
ج کا دلچسپ بیان، رقصائیت کے عقلی دلائل اور  
نقد حیات و معاش میں قیمتی  
الجمال و الکمال - سورہ یوسف کی عالمانہ و تحقیقات  
تفسیر کی ہے۔ جو دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۶۰  
استقامت - عیسائیت پر اسلام کی نفیست  
بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۶۰

## شہائی برقی پریس امرتسر

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورکھی، لہندے کی چھپائی نہایت عمدہ  
خوشنما رنگ دار سادہ - ارمان خود بخود حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر  
آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعویٰ خطوط  
لیٹر فارم اور ایس وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ  
خط و کتابت مزخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے  
بعد آپ خود بخود مستقل شاہک بن جائیں گے۔  
پتہ ۱ - میجر شہائی برقی پریس - مال بازار امرتسر

## شیعہ مذہب کی تردیدیں

تحفہ اشاعہ شری - بڑی نفیس کتاب ہے جو شاہ عبدالعزیز صاحب محدث  
دہلوی نے شیعہ مذہب کی تردید میں لکھی تھی۔ اس میں  
شیعہ مذہب کے بارہ فرقوں کی ایسی تردید کی گئی ہے کہ آج تک ان کی طرف  
سے اس کا جواب نہیں بن پڑا۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶۰  
تحفہ مجددیہ - جو آپ نے عقائد شیعہ کے رد میں لکھے ہیں۔ قابلہ دید ہے۔  
قیمت صرف آٹھ آنے (۸) - میجر امجدیٹ امرتسر

دکتب جامعہ ملیہ دہلی  
مصنفہ خواجہ عبداللہ صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ  
یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے اس میں  
بیان الوہیت مسیح - معجزات ابن مریم اور وفات  
و حکمائے بحث کی گئی ہے باخفا  
نکھائی

برہان - سورہ ندر کی عالمانہ و تحقیقات تفسیر  
امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل - قیمت ۶۰  
تذکرہ علمی - جواد سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے  
سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قابلہ  
ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ - قیمت ۶۰  
ہمارے رسول - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مختصر حالات زندگی - بچوں کے لئے مفید ہے ۵  
اے ار لہجہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خلیفوں کے حالات زندگی اور عہد حکومت  
واقعات و حقائق پر مبنی - قیمت ۶۰

معراج المؤمنین - اس میں امام کے صحیح نماز  
پڑھنے کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمد - ۵  
چہر نبوت - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانح عمری قیمت ۶۰  
غائت المرام - حضرت عیسیٰ کی حیات کا ثبوت - ۶  
تائید الاسلام - غائت المرام کا دوسرا حصہ ۶  
نوٹ - محصول ڈاک سب کتب کا بذریعہ ادھر ہوا  
لئے کا پتہ - میجر امجدیٹ امرتسر

اسلامی نوچند - معجزات عیسیٰ اور دیگر روئے معجزات کی تردید قرآن حدیث سے کی گئی ہے قیمت ۴۰ روپے

المجلد ۱۰



یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ پریس نمبر ۱۰۱۱

## اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی عوام اور جماعتوں میں وحدت کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی ہمہ داشت کرنا۔
- قواعد و ضوابط
- (۱) قیمت بہر حال ہنگی آتی چاہیے۔
- (۲) جواب کیلئے جوئی کارڈ یا لکٹ آنا چاہیے۔
- (۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند و نفرت درج ہونگے۔
- (۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر



میر رسول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

دفتر الجہد  
امرتسر  
جو کہ کٹرہ بھائی

تاریخ اجرا ۱۳۲۱ھ  
۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ملنے  
رؤسوا جاگیرداران سے  
عام خسرہ داران سے  
ششماہی  
اہل برما سے سالانہ  
مالک غیر سے سالانہ  
قیمت فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

یوم جمعہ المبارک

۱۲- محرم الحرام ۱۳۴۱ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۲۲ء

امرتسر

## فہرست مضامین

- نظم دشا عر کا پیام مسلم کے نام - ص ۱
- انتخاب الاخبار - ص ۲
- قیامت اسلامیہ اور فرقہ بھائیہ - ص ۳
- اہل حدیث سب حدیثوں کو مانتے ہیں - ص ۴
- موجودہ جنگ کے متعلق قادیانی ترنگ - ص ۵
- علمائے حدیث سے ایک علمی سوال - ص ۶
- حق پرستی بوجاب شخصیت پرستی - ص ۷
- سیرۃ المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر - ص ۸
- چتر وید انوکری - ص ۹
- ملکی مطلع - ص ۱۰
- فوائد - ص ۱۱
- متفرقات - ص ۱۲
- اشتہارات - ص ۱۳

## شاعر کا پیام مسلم کے نام

از مولوی محمد نجیب اللہ صاحب نشر گورکھ پوری

مقابل کفر کے ایک خدا کا نام تو ہو جا  
عورت و اقربا کا پاس کیسا دین کے حق میں  
اگر گہرائے دل تنہائی راتوں میں تو اٹھ کر  
ترقی کی تمنا ہے۔ اگر عزت کی خواہش ہے  
وصال شاہد معنی اگر منظور ہے تجھ کو  
زیرا، کینہ، حسد سب کچھ مٹا دے خاندان سے  
ترسے اسلاف جن جذلوں سے لڑتے تھے بربریا  
اگر حجت کی خواہش ہے اگر حجت کا طالب ہے  
رہ حق میں فدا تو صدق دل سے ہو جا  
نبی کا جو ترسے دشمن ہے اُس کا تو عد ہو جا  
جہیں بھروسے میں رکھ کر حق سے جو گنہ گوار ہو جا  
تو فوراً جمع اک مرکز پر مشل رنگ و بو ہو جا  
بھلا دے اپنی ہستی اور محبوب سب جو ہو جا  
ذرا سیرت کے ہر پہلو سے تو پھر خود ہو جا  
انہیں ہذبات کو دل میں لئے تو جنگجو ہو جا  
پھر او ڈوانی سبیلی کا علمبردار ہو جا

ملاں ہے اگر اسے نشر اس دنیا کے فانی میں  
تو بس ایسا ندیہ انتم الاعلون تو ہو جا

دفتر الجہد پریس ہال بلا دہلی پور میں یا ہنگام اور مضافات اسلام آباد پریس پبلشر چھپ کر دفتر الجہد پریس ہال بلا دہلی پور میں یا ہنگام اور مضافات اسلام آباد پریس پبلشر چھپ کر

۷۹۶ جنوری ۱۹۷۷ء

موجود ہے۔ روسیوں کا خیال ہے کہ آئندہ موسم بہار میں جرمنی روس پر دوبارہ حملہ کریگا۔

سنووری اطلاع | جن اصحاب کی قیمت اخراج ختم ہے

طلباء کو بخوبی درس دے سکتے ہوں۔ درخواستیں اس  
تیرہ پر آئی جاتیں :- مولوی عبدالحمید انصاری، مولوی

ماہنامہ دستگیر۔ غنیۃ الطالبین کا مرفع اور دو ترجمہ۔ قیمت ۶ پترہ ۱۔ منجر الحدیث امرت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افلاک

۱۷- محرم الحرام ۱۳۵۱ هـ

# قیامت اسلامیہ

194

فرقہ بہرہ سانیہ

مسئلہ قیامت اسلام میں لاریب متفقہ عقیدہ  
چلا آ رہا ہے۔ ناظرین آگاہ ہو گئے کہ فرقہ بہائیں  
و متبعین شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت و رسالت  
کہتے ہیں کہ قیامت سے شیخ بہاء اللہ کی بعثت مراد  
ہے۔ اس بحث پر اہل حدیث نے کسی ایک مقالے  
لکھے۔ جن کے جواہرات بھی فریق ثانی نے دیکھے۔ مگر  
یہ جواہرات اسی قسم کے تھے جیسا ابراہیم علیہ السلام  
کو ملا تھا۔ بالا جہاں واقعہ یہ ہے کہ

خدا کی بستی کے متعلق ایک منکر خدا بادشاہ کے ساتھ آپ کی گفتگو ہوئی۔ آپ نے خدا کی بستی پر یہ دیں پیش کی کہ وہ زندگی بخشتا اور مارتا ہے۔ منکر خدا نے کہا یہ کام تمہیں کرتا ہوں کہ لوگوں کو زندگی دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ شخص معاذ اللہ رنگ میں گفتگو کر رہا ہے۔ اس لئے بقاعدہ علم مناظرہ حضرت ممدوح نے اس کے جواب الجواب پر توجہ نہ فرمائی بلکہ ایک اور امر صریح دیں پیش کر دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا سورج کو مشرق سے چڑھاتا ہے۔ تو

اگر واقعی محبوب ہے تو اس کو مغرب سے چڑھتا ہے۔  
یہ آیت ہمیں علم مناظرہ کا سبق دیتی ہے کہ  
جہاں مخالف کو دیکھیں کہ وہ بے سمجھی یا غصہ سے  
ہماری پیش کردہ دیں میں الجھن ڈالتا ہے تو  
جواب الجواب پر توجہ نہ کریں۔ بلکہ دوسری دیں  
پیش کر دیں۔ جس میں اس کو کلام کی گنجائش نہ ہو۔  
اسی بنا پر ہم نے اس بحث کی سابقہ دلیلوں  
پر بحث کو چھوڑ کر (جن کے جواب الجواب بھی ہو چکے  
تھے) ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء کے ”الحدیث“ میں ایک  
اصح آیت پیش کر کے صاف لکھ دیا تھا کہ اصل بحث  
کی یہی ایک لائن ہے۔ اس آیت ”یا اے ان آیات“  
کے مطابق ہم قیامت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ فرقہ  
بہائیہ کے افراد بھی اگر عربیت کی روشنی میں قرآن مجید  
کی تفسیر کرنا صحیح اصول جانتے ہیں جیسا کہ وہ  
کہتے ہیں تو ان آیات کو شیخ نباء اللہ کی بعثت پر  
منطبق کر کے دکھائیں۔ ۱۷۔ اکتوبر کے ”الحدیث“  
میں ہم نے سورہ واقعہ کی ابتدائی آیات پیش  
کی تھیں۔ جو مکرر درج ذیل ہیں۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لَوْ تَقَعُهَا  
 كَادِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ ۝ إِذَا  
 مَرَجَتِ الْأَمْثَالُ مَرْجًا ۝ وَقَبِلْتَ الْجَبَالُ  
 مَرْجًا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًا ۝ وَكُنْتُمْ  
 أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ  
 مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمِ  
 مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمِ ۝ وَالسَّابِقُونَ  
 السَّابِقُونَ ۝ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي  
 حَشْتِ النَّعِيمِ ۝ ثَلَاثَةٌ مِنْ الْأَوَّلِينَ ۝ وَ  
 قَلِيلٌ مِنْ الْآخِرِينَ ۝ عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلَةٍ  
 مُتَجَكِّئِينَ ۝ عَلَيْهِمْ مَقْعَدُ الْغُلَافِ  
 عَلَيْهِمْ وُلاَدٌ ۝ أَنْ يُخْلَدُوا ۝ لَا يُؤَازِرُ  
 ذَا آثَارٍ ۝ وَكَانَ مِنْ مَعِينٍ ۝ لَا تَأْخُذُ  
 بَعْضُهُمْ أَمْرُ بَعْضٍ ۝ وَلَا يَتَزَوَّجُونَ ۝ وَ  
 قَالُوا بَيْنَمَا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَنَحْنُ ظَاهِرِينَ  
 بَيْنَمَا يَشْتَعُونَ ۝ وَهُمْ سَائِرِينَ ۝ كَأَمْثَلِ  
 اللَّوْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا  
 يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا أَصْوَابًا وَلَا  
 تَأْتِيهِمْ إِلَّا قِيَلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَأَصْحَابُ  
 الْيَمِينِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ  
 مَخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَانِعٍ ۝ وَظِلٍّ  
 مَمْدُودٍ ۝ وَأَمْثَلِ الْمَكْنُونِ ۝ لَا يَأْكُلُ فِيهِ  
 كَثِيرٌ ۝ لَا يَأْكُلُ مَقْطُوعٌ ۝ وَلَا مَمْنُوعٌ ۝  
 وَتُرِيشُ مَرْفُوعَةٍ ۝ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُمْ  
 نَشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ أَكْبَارًا ۝ عُرْبًا  
 أَثَرًا ۝ بَابًا ۝ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ ثَلَاثَةٌ مِنْ  
 الْأَوَّلِينَ ۝ وَثَلَاثَةٌ مِنْ الْآخِرِينَ ۝ وَ  
 أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝  
 فِي سَمُودٍ ۝ وَحِمْيَرٍ ۝ وَظِلٍّ ۝ يَخْمُومٍ ۝  
 لَا تَبَارِكُ وَلَا تَرْحَمُ ۝ (دکھ - سورہ واقعہ)  
 الحمدیث | جو ناظرین ان آیات کا ترجمہ نہیں پاتے  
 وہ ۱۰۰ اکوثر کا الحمدیث اپنے سامنے رکھ لیں۔  
 ان آیات کو پیش کر کے ہم نے حسب ذیل نتیجہ نکالا۔  
 اس سورہ مبارکہ کے پہلے حصے میں ننانے عالم

وَاللّٰهُ - ذَرَامُ بَنِي سَيْفٍ - رَامِدُ قَرْصِہ (دلی شہ) کی چٹان و غیر مہلک اللہ ہے۔ قیمت ۵ روپہ ۱۔ سحر المہدیٹ

کا ذکر ہے۔ اور دوسرے حصے میں انسانوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان کے نام بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی تجویز فرما دیئے ہیں یعنی السابقون - اصحاب المیمنہ اور اصحاب المیمنہ - پھر ان کے اصحاب و اگر ام کا ذکر فرمایا ہے کہ سابقون جو پیش کلاس میں ہیں ایسی ایسی نعمتوں میں ہونگے۔ دہم درجے پر اصحاب المیمنہ ہونگے۔ ان درجہ درجوں کے علاوہ تیسرا گروہ اصحاب الشمال کا ہے۔ جو ایسے ایسے عذابوں میں مبتلا ہونگے بغیر کسی چیز کے یہ حقیقت آیت کے بعض لغوی ترجمہ سے ثابت ہوتی ہے۔

والحدیث ۱۷ - اکتوبر ۱۳۳۵ھ

اس صاف اور صریح فرمان خداوندی کی جو قدر کی گئی ہے۔ مجھے اس سے بہت رنج ہوا۔ کیونکہ اس سے بتائیا گیا ہے کہ حق میں میرے نیک گمان کو بہت صدمہ پہنچا۔ اس سے پہلے میرا خیال تھا کہ یہ لوگ قرآن مجید کو دل سے کتاب اللہ مانتے ہیں اور کچھ بہاء اللہ کو ماننے میں غلط نہیں مبتلا ہیں۔ مگر جواب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ غلط نہیں میں نہیں بلکہ صمد میں مبتلا ہیں۔ (الی اللہ المشتکی) اب اگر سوال ہو کہ ہم ایسے لوگوں کو جواب کیوں دیتے ہیں اور دوسرے علماء کی طرح خاموش کیوں نہیں رہتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ موجودہ اور آئندہ نسلیں یہ نہ سمجھیں کہ اگر ایسے مضامین غلط ہوتے تو علماء ان کا جواب ضرور دیتے۔

دوسری وجہ یہ ہے جو بنی اسرائیل میں سے فرقہ ناصری نے پیش کی تھی۔ یعنی مَعْقِدٌ تَرَقَّی رَاقِی تَرَبَّکْتُ وَ لَعَنَهُمُ یتَّقُونَ ط

پہلے ہم ناظرین کے سامنے بتائیا گیا کہ جواب پیش کرتے ہیں۔ آپ نے جواب سے پہلے ایک سنبھہ فقرہ لکھ دیا ہے۔ جس کو دیکھ کر ہمارے مونہ سے بے ساختہ نکلا۔

اے وقت تو خوش باد کہ وقت مافوش کر دی

آپ ایک سرفی لکھتے ہیں۔  
"نعت عرب کے مطابق آیات کے معانی"  
اس کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

"اب ہم ان آیات کو دیکر جنہیں فاضل دیرالحدیث نے فنائے علم کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ نعت عرب کے مطابق ان کے معانی لکھتے ہیں۔ وہ آیات یہ ہیں۔

(۱) لَمَّا ذُفِرَ فِي الْقَوْرِ نَفْحَةٌ وَاحِدَةٌ

وَحُمِلَتْ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَذُكَّتَا

ذِكْرًا وَاحِدًا دَعَاةً (والحدیث ۲۰ جون ۱۳۳۵ھ)

(۲) إِذَا رَجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا وَبُتَّتِ

الْجِبَالُ بُشًا فَنُكَّاتٌ هَبَاءٌ مَنبُثًا

دَوَاقِعُ (والحدیث ۱۷ - اکتوبر ۱۳۳۵ھ)

(۳) وَیُسْلُوْنِکَ هُنَّ الْجِبَالُ فَتُحِلُّ

یَنْسِفُهَا رِیقٌ نَسْفًا فِیْ ذَکَاةٍ

مُفَصَّصًا لَا تَرَىٰ نِیْهَا عِوَجًا وَلَا اِمْتًا

رِیقٌ (۱۵۷ - والحدیث ۲۴ ستمبر ۱۳۳۵ھ)

(۴) اِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیدًا

جُرْزًا رِیقًا (۱۳۷ - والحدیث یکم نومبر ۱۳۳۵ھ)

اب ہم ان آیات مبارکہ کے معانی و مطالب

نعت عرب کے ماتحت لکھتے ہیں۔

(۱) جب ایک بار مہر چھونکا جائے گا

اور مٹی اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے۔ لائے

جائیں گے تو دُفون کوٹ کر یکساں ہوا

کر دیئے جائیں گے۔ نرم و خوش آئند

بنادیں جائیں گے اور ان پر آدمیوں

کی آبادی زیادہ ہو جائے گی۔

(۲) دوسرے پہلو سے یہ معنی ہونے۔

جب ماتحت لوگ اور سرداران قوم اپنی

اپنی جگہ سے اٹھائے جائیں گے۔ ان کی قوت

توڑ دی جائے گی۔ سلاطین اور علماء اپنی

جگہ سے گرا دیئے جائیں گے۔ احکام شریعت

سابقہ زائل ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہ قیامت

آج کل دنیا کی نظر کے سامنے ہیں بہار

دیکھتے دیکھتے کتے بادشاہ گر گئے۔

شریعت اسلام کے احکام زائل اور

ساقط العمل ہو گئے۔ روز بروز یہ واقعات

شدت حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

دوسرا برہنہ بابت دسمبر ۱۳۳۵ھ

الحدیث | خدا را انصاف کہے کہ ان دو ترجموں

میں سے کونسا ترجمہ نعت عرب کے مطابق ہے۔ پہلے

ترجمہ میں نعت عرب کا کسی قدر لحاظ رکھا گیا ہے

مگر اس میں بھی ایجاد بندہ کو دخل ہے۔ مگر دوسرا

ترجمہ تو مجاہد نہیں بلکہ بالکل من گھڑت ہے۔

کیونکہ ہمارا مراد لینے کے قواعد علم اصول میں مقرر ہیں

یہاں ان میں سے کوئی نہیں پایا جاتا۔ یعنی پہاڑوں

سے سلاطین، علماء اور احکام شریعت مراد لینا

کسی طرح نعت عرب کے موافق نہیں ہے۔

تمثیل | ہماری تحقیق یہ ہے جس پر ہم علی وجہ البصیرت

قائم ہیں کہ قادیانی تحریک بتائی تحریک کی فرع

ہے۔ ہم نے اپنا یہ دعویٰ ایک متعل رسالے

کی صورت میں ثابت کر دیا ہے۔ جس کا نام ہے

بہاء اللہ اور میرزا۔ یہاں بھی ایک مثال پیش

کرنے ناظرین کو توجہ دلائے ہیں۔

حدیث شریف میں مسیح موعود کے نزول کا مقام

دشمن صاف لفظوں میں آیا ہے مگر قادیانی تحریک

کے بانی کہتے ہیں کہ دشمن سے مراد قادیان ہے۔ کیا

ہم اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو سکتے ہیں یا اسکو

استاذ ذوق کے اس شعر کا مصداق سمجھنے میں

حق بجانب ہیں۔

وہ کہیں کون ہے چوں یہ ہمارے مفتون

تیں کہوں تیں تو کہیں تیں کی چہری گردون

حیرت ہے کہ اس قسم کے مدعیان علم کلام حضرات

اپنی خام دلیلوں پر اتنا یقین کیوں رکھتے ہیں کہ

فرق مخالفت بھی ان کو مان جائیگا۔

ناظرین کرام! بہائی رسالہ کے مدیر صاحب

دوسرے معنی کو مان بھی لیں تو بھی ان کا مدعا

۱۳ - محرم ۱۳۳۵ھ

قوالی - اردو ترجمہ - از نام ابن تیمیہ - قوالی اور رسالہ و غیرہ کے متعلق - بیت - ہر پتہ پر پتہ بخیر

مات نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہاء اللہ کی بعثت کے زمانہ میں نہ سلاطین گرسے کئے نہ علماء۔ بہاء اللہ کے ساتھ پہلا تعلق ایرانی بادشاہ کو تھا۔ جس نے ان کو جلاوطن کیا تھا وہ تو جمال رہا۔ آپ سو برس کے بعد آنے والے واقعات کو ان کی بعثت سے

طماناس مصرع کا معنی ہے

اس وقت پہ پہلی شب دیوگر کی سوچی بہادی پیش کردہ دوسری آیت کے معنی جو فرق ثانی نے کئے ہیں وہ بھی قابل شنید ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

(۱) جب زمین کو ہلا کر اکھڑا جائے گا۔ اسکے دروازے بنائے جائیں گے۔ اور پہاڑوں کو پھوڑ کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے اور باریک ذرے کر دیئے جائیں گے۔ کسی چیز میں تیز کر زمین سے ہوا کر دیئے جائیں گے۔ جیسے پہاڑ سے پھوٹے ہوئے پتھروں کو ڈامر یا سینڈ میں تیز کر مڑکوں اور تعمیرات میں لگا رہے ہیں۔ سینڈ خود پہاڑ کے پتھروں سے بنتی ہے۔ ان پہاڑوں کے ٹکڑے مال کی طرح مختلف شہروں میں بچے جائیں گے اور جگہ جگہ کر دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ آج کل بڑے زور سے یہ کام ہو رہا ہے ایسا کہ دنیا کی آنکھ نے آج تک اس شان سے یہ کام کبھی ہوتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔ (۲) دوسرے پہلو سے یہ معنی ہوتے ہیں کہ ماتحت اور پست لوگ عوام مضطرب ہونگے اور بڑے بڑے لوگ ہانکے جائیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ میں کتے بلوٹا ہانگ۔ دیئے گئے اور آئندہ بھی ہانکے جائیں گے۔ ابھی تو ابتدائے قیامت ہے۔ آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا؟

دہیا مبرد علی (۳)

اس جگہ بھی ان دو ترجموں میں سے پہلے ترجمہ کسی قدر عربیت کا لحاظ رکھا گیا ہے مگر دوسرا ترجمہ

ہوے کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ (الحمدیہ)

یہ آیت کا ترجمہ نہیں بلکہ ایجاد بندہ ہے۔ (الحمدیہ)

بالکل ایجاد بندہ ہے۔

تیسری آیت کے دونوں ترجمے بھی قابل شنید ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

(۱) ترجمہ سے پہاڑوں کی نسبت دریافت کرنے

ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ میرا رب پہاڑوں کو اکھڑ

دیگا۔ اور ان کی جگہ سے بنا دیگا۔ سوان اکھڑ

ہوئے اور اٹھائے ہوئے پہاڑوں کو ایسی ہرا

جگہ بنا دیگا۔ جس میں اونچ نیچ گڑھے اور بل

پڑے ہوئے دکھائی نہ دیں گے۔ چنانچہ موجودہ تون

و تعمیرات میں ان باتوں کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔

(۲) دوسرے پہلو سے یہ معنی ہوتے ہیں کہ یہ بڑے

بڑے لوگ جو دعوت حق کی راہ میں عامل ہیں

یہ کیسے ہٹیں گے۔ جواب میں فرمایا میرا رب

انہیں جوڑ سے اکھڑ دیگا اور زائل کر دے گا

پھر انہیں کو ہوا بنا دیگا۔ ان کے سب بے

نکال کر سیدھا کر دیگا۔ ان میں ٹیڑھے معاین

نہ رہے گا۔ وہ نہ ذلت سے کسی کے سامنے

سر جھکا دیں گے نہ بکسرے۔ سر اٹھائیں گے تمام اعمال

میں طریق متوی پر ہونگے۔ چنانچہ ان الفاظ

کے ساتھ آیت میں فرماتا ہے۔

یومئذ یتبعون التامی لا عوج لہ

اُس دن وہ راست کار داعی کی پیروی کریں گے

دہیا مبرد علی (۳)

الحمدیہ | یہاں بھی پہلے ترجمہ میں عربیت کا کچھ

لحاظ رکھا گیا ہے۔ جو دوسرے میں نہیں ہے۔

ناظرین گرام! ہم اس سارے قضیہ کی ایک

مثال پیش کر کے اہل انصاف سے داد حق چاہتے

ہیں۔ کوئی شخص کہتا ہے۔ رأیت اسنادا۔

ایک شخص اس کا ترجمہ کرتا ہے۔ میں نے ایک شہر دیکھا

جو بالکل نقلی ترجمہ ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں نے

ایک بہادر آدمی دیکھا۔ عربی بلکہ ہر ایک زبان کا

قاعدہ ہے۔ علامۃ المجاز استحالة الحقیقة

یعنی مجاز دہاں مراد ہو گا جہاں حقیقت محال ہوگی۔

اس قانون کے ماتحت اس مثال کا پہلا ترجمہ

ی صحیح ہو گا دوسرا نہیں۔ کیونکہ شیر درندہ جانور

کا دیکھنا محال نہیں ہے۔ اور مجاز کا قرینہ بھی نہیں

ہے۔ اس لئے بہادر آدمی مراد لینا صحیح نہ ہو گا۔

علوم عربیہ کی پابندی میں یہ بات بالکل نا

ہے کہ جہاں کسی لفظ کے حقیقی معنی اور مجازی

معنی میں مقابلہ ہو وہاں حقیقت مقدم ہوگی۔

پس بہائی مدیر کے دونوں ترجموں سے جو ترجمہ

حقیقی ہے وہی مراد خداوندی ہو گا۔ دگر بیچ۔

اور اسی کے مطابق ہمارا اعتقاد ہے۔

حکیم نور الدین صاحب | قادیانی خلیفہ اول

کے اسی اصول کے ماتحت نصوص البیہ میں بلا قرینہ

مجاز لینے والوں کو مخد اور گمراہ قرار دیا ہے۔

د مکتوب نوری ملحقہ بکتاب ازالہ اوہام موفہ مرزا صاحب

حیرت ہے کہ یہ لوگ علم کلام کے مدعی ہیں

اور میدان کلام میں شہسواروں کی طرح آتے

ہیں۔ لیکن اتنا بھی انصاف نہیں کرتے یا نہیں سمجھتے

کہ مخالف کا ترجمہ حقیقی ہے اور ہمارا ترجمہ مجازی

بلا قرینہ۔ پھر ہم اپنے مخالف کو کیونکر اپنا مجازی

ترجمہ منوا سکتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اسکی جانب ہے

بہائی اور قادیانی دوستو! سہ

بٹ چھوڑیے بس اب سہرا انصاف آئیے

انکار ہی رہیگا میری جاں کب تلک

(باقی باقی)

## اہل حدیث سب شیروں کو مانتے ہیں

(۳)

اخبار الفقیہ میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کا

عنوان ہے "وہابی اہل حدیث نہیں بلکہ مخالف حدیث"

ہیں! الحمدیہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء اور ۱۴ جنوری

۱۹۷۲ء میں دو نمبر مع جواب درج ہو چکے ہیں۔ آج

تیسرا نمبر ہے۔ جس کے متعلق الفقیہ کے الفاظ یہ ہیں

"حدیث چہارم

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ قتال

مخالف الامت - اختلاف سائل کے حق میں امام شیعہ کا بیان - اور ترجمہ - بیست و پنج - ترجمہ احمدیہ

بفتح ججایخ الکلمہ حضرت ابوبکر  
وہی تھا نا نا فتحنا فتحنا الفت فتحنا  
خواتین الامم من فوقہم فی یدہ  
درجہ اولیٰ مشن  
درجہ اولیٰ یعنی ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ  
نے فرمایا ہے کہ دیکھا میں جو امم الکلم اور  
حدود دیکھا میں ساتھ عرب کے اور میں سویا  
ہوا تھا۔ اور میرے ہاتھ میں تمام زمین کے  
خواتین کے کنہیاں دی گئیں۔

وہابی اس حدیث کو ہی نہیں مانتے۔ یہ حدیث  
بخاری مشن ۱۳۱ میں بھی ہے۔

والفقیہ امر سر، نومبر ۱۳۱۳ء

الجلد ۱۲ | ہم بفضلہ تعالیٰ مثل دیگر حدیثوں کے  
اس حدیث کو بھی مانتے ہیں مگر معترض کی پارٹی  
جو اس میں اپنے غلط خیالات داخل کرتی ہے  
انہیں نہیں مانتے۔ مثلاً یہ فقرہ کہ

میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خواتین کی  
کنہیاں دی گئی ہیں۔

اس کے متعلق دریافت طلب امر یہ ہے کہ  
اس مقولہ میں تمام کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اس کے  
بعد ہم پڑھتے ہیں۔ آپ نے اس حدیث کا جو مطلب  
سمجھا ہے۔ اس کے مطابق بتائیے کہ جو فتوحات  
خلافت راشدہ کے زمانے میں حاصل ہوئیں۔ کیا  
وہ مالک حیات محمدیہ میں لوٹے اسلام کے  
ماتحت تھے؟ انتقال پڑھال کے بعد متصل ہی  
سردیق اکبرؓ نے اسامہ بن زید کے ماتحت جو  
فوج بھیجی تھی وہ بھی مفتوحہ ملک کی طرف بھیجی تھی  
اور وہ فوج جس نے یہاں فتح کر کے اور سیلہ  
کذاب کو قتل کر کے اس کی قوم کو شکست دی تھی  
وہ ملک بھی مقبوضہ اسلام تھا۔ اس کے بعد  
خلافت اولیٰ نے دمشق تک جو ملک فتح کیا وہ بھی  
مقبوضہ محمدی تھا جس کو فتح کیا تھا۔ اس کے  
بعد غلیف ثانی کی افواج نے ایران اور مصر وغیرہ  
جو مالک فتح کئے وہ سب حقیقتہً مقبوضہ محمدی

تھے؟ کہتے ہوئے ذرا علم تاریخ پر نظر ڈال لیجئے  
یا تاریخ دانوں سے پوچھ لیجئے گا۔

الفقیہ پارٹی کے ممبرو! | احادیث کے معنی اور  
تشریح ایسی غلط کر کے منکرین حدیث کو کیوں قوت  
دیتے ہو دیکھئے! اگر آپ حدیث کے صحیح معنی نہیں  
جانتے تو دعا فرمائیے! | احادیث کا ذکر کرنے  
سے خاموش رہئے۔ اور اگر صحیح معنی جانتے ہیں  
تو سنئے! | اس حدیث کی تشریح دوسری حدیث  
کو قی ہے۔ جو صحیح مسلم میں ہے۔ چکے الفاظ یہ ہیں۔  
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم یقول لتفتحن عصابة من  
المسلمین کنزالکسری۔

در صحیح مسلم جلد دوم ص ۳۹۹  
یعنی مسلمانوں کا ایک گروہ کسری کے خواتین  
کو فتح کرے گا۔

اسی طرح اور حدیثوں میں ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت  
فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا میری امت کے لوگ  
جہاد کرنے جا رہے ہیں۔ خدا نے ان سب کو بخش  
دیا ہے۔ یہ واقعہ امیر معاویہ کے زمانے میں ہوا بخاری  
حقیقت یہ ہے کہ بعض آئندہ واقعات بطور  
کشف آنحضرتؐ کو دکھائے جاتے تھے۔ ان کا  
ظہور اس وقت نہیں ہوتا تھا بلکہ آئندہ کسی زمانے  
میں مقدر ہوتا تھا۔ جیسے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے  
کہ باجوج ماجوج نے سد سکندری میں سوراخ کر دیا  
ہے۔ اور ایک رات فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں صاحب  
دنیا میں بارش کے قطروں کی طرح اتر رہے ہیں وغیرہ  
وغیرہ۔ یہ سب کشفی حالات ہوتے تھے نہ حقیقی۔

پس جس طرح ہمارے پیش کردہ واقعات مثالی اور  
کشفی ہیں اسی طرح آپ کا پیش کردہ واقعہ بھی کشفی  
اور مثالی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اہل حدیث اس کو  
مانتے ہیں۔

معترض صاحب! | پس آپ کو مشورہ دیتا ہوں  
کہ اس قسم کے واقعات سمجھنے کے لئے بکتساب  
جو اللہ ابوانہ پڑھا کریں۔ اور ایسے اعتراضات

کرنے سے پہلے منکرین حدیث کا خیال بھی رکھا کریں  
وہ نہ دیکھیں نہ مانیں خبر سے نیست کر نیست  
(باقی باقی)

## قادیانی مشن موجودہ جنگ کا متعلق قادیانی ترنگ

مرزاؒ اخبارات اہل حدیث کا جواب دینے کی  
کوشش کرتے ہیں مگر اسی قدر جس سے اپنے طرفداروں  
قابولیں رہیں۔ جس نواخذہ میں پانی مرزا دیکھتے ہیں  
اسے چھوٹے بھی نہیں۔ ان کے مریدوں کو کیا  
ضرورت ہے کہ وہ اہل حدیث کا اصل پرچہ بھی دیکھ  
لیا کریں۔ دیکھو کہ مرزا صاحب کو مخاطب کر کے وہ  
بزدبان حال کہتے ہیں۔

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ سے دل مرا پھر جائے  
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جائے  
موجودہ جنگ کا ذکر مرزاؒ اخباروں میں بار بار  
آتا رہتا ہے۔ اس جنگ کو مرزا صاحب کی اس  
پیشگوئی سے مستنبط کیا جاتا ہے جو زلزلہ شدیدہ کے  
متعلق ہے اور بخوشی اظہار کیا جاتا ہے کہ یہ جنگ  
مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔ مگر جب  
اہل حدیث اس دعوے کی تردید میں مرزا صاحب کا  
اصل کلام پیش کرتا ہے کہ موجودہ زلزلہ غلیف  
رجس کے معنی مجھو خیال ہوں یا جنگ مرزا صاحب  
کی زندگی میں اور ان کے ملک میں آنا چاہئے تھا۔  
رضیہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۱

تو اس حوالے کو بشیر شیریں کی طرح پی جاتے  
ہیں نہ اپنے ناظرین تک اس حوالہ کو پہنچاتے ہیں  
اور شاس کا جواب دیتے ہیں۔ یہ وصف اُس عوز  
اور شریف قوم کا ہے جس کو مخاطب کر کے جناب  
باری نے فرمایا ہے۔

تجدید و نہاد و تخلصون کلمہ  
کلام الہی کا کچھ حصہ نکال کر کرتے جو اور بڑا حصہ چھپاتے ہیں

فوقی شریک ملکن۔ قادیانی کی تردید کی ہے۔ ازاد ابن تیمیہؒ رائد و ترمذی قسرت ۱۲۱۳



اسی طرح ابوطالب کو باپ کے لئے والدہ الاصلہ  
 کیا گیا تھا یا نہیں؟ اس کے بارے میں روایتیں  
 کے مطابق طبری نے نقل کی ہیں یہ ہیں۔  
 حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں روایتیں  
 میں ہوگا۔ ابراہیمؑ ان کو اپنی دینی نصیحت یاد  
 نہیں گئے وہ کہیں گے کہ آج جو کوئے مارا گیا۔  
 ابراہیمؑ کہیں گے بارگاہی کے وعدہ ہے کہ  
 جسے قیامت میں رسولؐ نہ کرے گا میرا باپ رحمت  
 سے دور کر دیا گیا ہے اس سے زیادہ اہمیری  
 میری کیا ہوگی؟ ابراہیمؑ نے کہا کہ میں نے کافروں پر  
 حرام کر دی ہے آخر وہ جنہوں نے والدیہ جائزے  
 قرآن پاک میں اگر ایک آیت سورہ انفار  
 والی (لا بیہ الاہم) ہوتی تو تاویل مذکور کی کچھ  
 گنجائش نکال آتی۔ متعدد مقالوں میں یہی لفظ اب  
 آیا ہے۔ کہیں یہی لفظ عام نہیں بولا گیا ہے۔  
 وما کان استغفار ابراہیم لابیہ (توبہ)  
 الا قول ابراہیم لابیہ (ممتز) اخذ قال لابیہ  
 یابت (مرید) قال لابیہ وتوصہ (انبیاء)  
 شعراء وصفات و زخرف) واغفر لابی اندکان  
 من الضالین (شعراء) ربنا اغفر لی ولوالدی  
 (ابراہیم)  
 یہاں ایک قرآن میں والدی مفرد بھی پڑھا گیا ہے  
 اور یہ قراءہ موافق ہے آیت واغفر لابی کے۔ دیکھئے  
 یہاں اب کی جگہ والد کا لفظ ہے جو چاہیے متسل  
 نہیں ہوتا جس طرح ابراہیمؑ نے آذر کو فرمایا تھا  
 یابت لہ تصد مالایصح الی (مریم) اسی طرح  
 ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو کہا  
 تھا۔ یابت افعل ما توہر (صفات) اور یوسفؑ  
 نے حضرت یعقوبؑ سے کہا تھا یابت انی سأت  
 دیوسف (اور بنات شعیب نے حضرت شعیبؑ کو کہا  
 تھا۔ یا لبت استأجر (قصص) ان سب مقامات  
 عہ بلا تفرق حقیقت (۹) (المحدث)

میں حقیقی بپ کے ہی ہیں۔ اسی طرح و ابونا  
 شیخ کبیر۔ بن ابی بن عبد اللہ (مصدق) ابوہما  
 و ابیہا کہت) ما کان ابونا (ابراہیم) (مریم)  
 ابوسوفہ صوف میں ابی۔ ابانا۔ ابوم۔ اباہ۔  
 ابیک۔ اباک۔ اباہم۔ ابیہم۔ ابیہ۔  
 لہ اباباد آیا ہے۔ کہیں بھی چاکے معنی نہیں ہیں  
 قیامت کے احوال میں فرمایا یوم یفر المرء من  
 اخیه وامہ وابیہ (عبس) دوسری جگہ اب کی  
 جگہ والد آیا ہے۔ ولا مولود ہو جاز عن والدہ  
 شیعہ (تہذیب) مختصراً کہ جب قرآن میں ہی اب  
 کی جگہ والد آیا ہے تو چاکے کے معنی کو مطلقاً  
 گنجائش نہیں رہی۔ اسی طرح حدیث میں ایک جگہ  
 ابی الاجد ہے تو دوسری روایت میں والدی  
 موجود ہے کما تہ۔ حضرت آدمؑ کو انت ابونا بھی  
 اسی لئے کہیں گے کہ سلسلہ والد کی وہ آخری کوئی  
 ہیں۔ لیکن چچا یا تایا تو کسی طرح بھی والد نہیں ہو سکتے  
 اذالہ مشیر اگر کوئی کہے کہ حدیث میں آیا ہے  
 العمد والد (جامع صغیر صفحہ ۲) الخالۃ والدۃ  
 رابضاً صفحہ ۲)۔ جلس القدر تاہی عمر بن کعب  
 قرنی کہتے ہیں الخال والد والعمد والدہ مالک  
 ملکہ) تو میں کہوں گا کہ اولاً ہر دو روایات مذکورہ  
 مرسل بھی ہیں اور ضعیف بھی جس کی تصریح خود سیوطی  
 نے جامع صغیر کے صفحات مذکورہ پر کر دی ہے  
 ثانیاً العمد والد کے معنی میں العمد کا والد  
 فی وجوب الاحترام (مرآۃ میر عریضی شرح  
 جامع صغیر صفحہ ۲) الخالۃ کا والد فی  
 استحقاق الخصانۃ (مرآۃ صفحہ ۲) چنانچہ  
 ترمذی وابن ماجہ میں صاف آیا ہے۔ الخالۃ  
 بمنزلۃ الام (جامع صغیر صفحہ ۲) یہی مطلب  
 قرنی کے قول کا ہے الخال کا والد والعمد کا والد  
 فی وجوب الاحترام۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ جی  
 ماموں، خالہ کی عزت باپ کی طرح کرنی چاہئے  
 نہ کہ جی، ماموں کو والد ہی کہا جاتا ہے۔ اور نہ خالہ کو  
 عم ش ابویوسف ابو خنیفر (۹) (المحدث)

والدہ کہا جاتا ہے۔ لفظ والد اور والدہ کا اس  
 سے آئی ہے۔ فاندفع ما اور د۔ وہ گیا لفظ  
 ابن کا تو واضح ہو کہ یہ لفظ اصطلاح عرب میں  
 ولد کے معنی کے علاوہ مرلوب اور خادم کے معنی  
 میں بھی بولا جاتا ہے۔ امام راقب مفردات میں  
 لکھتے ہیں۔ ذوال نکل ما یحصل من جہت  
 شی او من بیتہ او بتقدہ او کثر  
 غنی متبہ لہ او قیامہ بامرہ ہو ابنتہ۔  
 (ص) چونکہ عبد المطلب نے اپنے پوتے آنحضرت  
 ﷺ اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی تھی۔ اس لئے آپ  
 نے انہیں عبد المطلب فرمایا تھا۔ اس کے  
 بعد چونکہ ابوطالب نے آپ کی پرورش کی۔ اس لئے  
 انہوں نے ابی تفتلونہ ہذا کہا تھا۔ حسن  
 علیہ السلام نے یہ کہ تمام کمال آپ کی زیر تربیت  
 حاصل کیا تھا۔ اس لئے آپ نے ان کی شان میں  
 ان ابی ہذا سید فرمایا تھا۔ (بخاری)۔ انس  
 رضی اللہ عنہ دس سال تک آپ کی زیر تربیت و  
 خدمت رہے تھے۔ اس لئے ان کو بھی آپنے یا بنی  
 ذلک من سننی ارشاد فرمایا تھا۔ (ترمذی)  
 پس ابن کے معنی کی طرح والد کے معنی کو عام سمجھنا  
 صحیح نہیں ہے۔  
 اقوال مفسرین (۱۰) اخبار الہدیہ ۲۱ نومبر  
 میں حضرت ابن عباسؓ سے بسند ضعیف نقل کیا  
 گیا ہے کہ والد ابراہیمؑ آذر تھے (مساک صفحہ ۲)  
 لیکن اسی مساک صفحہ ۲ میں ابن عباسؓ سے بسند  
 صحیح جو منقول ہے اُسے مدعی کے خلاف سمجھ کر چھوڑ  
 دیا گیا اور وہ یہ ہے اخرج ابن ابی حاتم  
 بسند صحیح عن ابن عباسؓ قال ما زال ابراہیمؑ  
 یتغفر لابیہ حتی مات فلما تبین لہ انہ  
 عدو للہ فلم یتغفر لہ یعنی ابن عباسؓ نے  
 فرمایا کہ ابراہیمؑ اپنے باپ کے لئے استغفار کرتے  
 رہے یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پس جب ابراہیمؑ واضح  
 ہو گیا کہ ان کا باپ خدا کا دشمن ہو کر مرا ہے تو وہ  
 معہ مجازاً لا بحقیقۃ (۱۱) (المحدث)

الوجہ المبرر - نزہۃ زینہ (دست) کے مطابق بیان ان تمام ابن عباسؓ سے - اور وہ صحیح ہے۔

منفرت نہیں کی۔ اس اثر صیح کے آگے اثر ضعیف مذکور ہو رہا ہے۔  
نوٹ اور واضح رہے کہ حضرت علیؓ کے اثر میں استغفار ابراہیم لاجویہ وارد ہوا ہے۔ دمنہ الی وادو طیاسی مذکور معلوم ہوا کہ ابراہیم نے ماں باپ دونوں کے لئے استغفار کیا تھا نہ چچا اور چچی کے لئے۔

(۲) مجاہد سے سیوطی نے نقل کیا ہے کہ آذر ابراہیم کا باپ نہیں تھا دمالک ملت۔ ہمدیش حوالہ مذکورہ) لیکن سیوطی نے یہ نقل نہیں کیا کہ پیر آذر کون تھا؟ سنئے! مجاہد کا پورا مقولہ یہ ہے: **انہ لم یکن بابیہ انہا ہوصتمہ** (تفسیر ابن جریر ملت ۱۴ ج ۷) یعنی آذریت کا نام تھا۔ کیا ابن عباس سے تین دفعہ قرآن پڑھنے والے کی یہ بات ماننے کے قابل ہے؟ سنئے! مجاہد اخذ عن اهل الکتاب ہیں تہذیب التہذیب میں ہے: **کانوا یرون انہ یسال اهل الکتاب** (جلد دوم) لہذا ان کی تفسیر غیر معتبر ہے۔ اور ان کی ایسی تفسیر سے ابن عباس کے ضعیف اثر کے ضعف کا جبر کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

رہم ابن ہریرہ شاکر ہیں مجاہد کے اور مجاہد کا حال ابھی معلوم ہو چکا ہے تو ابن جریر کا حال تفسیر میں جو ہو گا وہ ظاہر ہے۔ اسی واسطے امام مالکؒ نے فرمایا ہے۔ کان ابن جریر صاحب ایل (تہذیب ملت ۶ ج ۱) ابن جریر (یعنی سیوطی کی طرح) صاحب لیل ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا استمتع ابن جریر بسمعیین امرأۃ رجولہ مذکورہ) (ہم) پیر شدی کا قول دمالک ملت سے اہل ہمدیش میں شاقوال مذکورہ بالا نقل کیا گیا ہے۔ لیکن ابن جریر نے اس کے خلاف سدی سے نقل کیا ہے کہ اسم ابیہ اذر (تفسیر طبری ملت ۱۴ ج ۷) کہ آذر ابراہیم کے باپ کا نام تھا۔ اب سدی کی ملت اندھیرے میں لکڑیاں جمع کرنے والے کو صاحب لیل کہتے ہیں لکڑیوں میں گیلی سوکھی کی تیز نہیں ہو سکتی۔ (المحدث

یہ بات مانی جائے یا نہ؟ اسی لئے تو امام شعبی سدی کی بات کہا کرتے تھے **قد اعلیٰ حطامن جہل** بالقدان (تہذیب جلد اول) یعنی بے شک سدی کو قرآن سے جاہل رہنے کا حقہ عظیم ملا ہے۔  
(۵) محمد بن کعب قرظی کے قول کا صحیح مطلب اوپر بیان ہو چکا۔ **هذا والله الموفق**۔ (باقی)

## چتر وید انوکرمی

(مرتبہ جناب مقصود حسن صاحب خلیف چتر ویدی)  
(۲۶۶) دسمبر ۱۹۵۷ء کے بعد

(۶) منڈل ۱۰ سوکت ۳۰۔ سوم کی طیارہ کے لئے مقدس پانیوں کا لایا جانا۔  
(۷) منڈل ۱۰ سوکت ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰۔ سوم رس نکالنے کے سبب۔

(۱۰) سوم کے نشہ میں اندر دیوتا دیا آتما کی تقریر متفرق مضامین کی ساتویں قسم میں وہ نوگیت شامل ہیں جن کا تعلق شادی اور امور متعلقہ سے ہے سب ذیل میں۔

(۱) منڈل ۱۔ سوکت ۱۴۹۔ لوہا بدرا اور اس کے خاوند رشی اگتہ کی گفتگو دوران ریاضت میں ہم صحبت ہونے کی بابت۔  
(۲) منڈل ۷ سوکت ۵۵۔ دوسروں کو غنیمت لانے کا گیت۔

(۳) منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۔ یہی دیوی کا مکالمہ اپنے گئے بھائی یم دیوتا سے۔ یہی کی طرف سے عشق و محبت کا اظہار اور یم کا انکار۔

(۴) منڈل ۱۔ سوکت ۸۵۔ سورج کی بیٹی کی شادی اور شادی بیاہ کی رسومات کا مفصل ذکر۔  
(۵) منڈل ۱۰ سوکت ۹۵۔ پروردگار اور اربکی کی محبت کی داستان۔

(۶) منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۹۔ برہمن کی بیوی کو برہمن کو واپس کر دینے کی فضیلت۔

(۷) منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹۔ سوتوں

کی آپس میں لڑائی۔

(۸) منڈل ۱۰ سوکت ۱۸۳۔ ایک مرد کا خطاب اپنی پانچ عورت کے۔

آٹھویں قسم مضامین متفرقہ کی حسب ذیل آٹھ گیتوں پر مشتمل ہے جن میں سوتے کی رسوم کا بیان ہے۔

(۹) منڈل ۱۰ سوکت ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴،



با حدیث اور تعلیم سنت کو قرآن کے بند کس رہے ہوں گے  
سے جو تصویر کا دو ہوا زنگ ہے۔ اس کے عدم ذکر  
کا سبب یہ ہے کہ یہ امر ان کے دفاع کے مترج  
ہو گیا۔ اور یہ ہے کہ جسے تصویر کے دو قلب  
سے متاثر نہ آجائیں۔ حدیث کا یہ واقع نہیں  
ہو سکتا۔ اور نہ حدیث کی حقیقت اس کی ہے  
ہماری تفسیر۔ ان سے صحیح حقیقت سامنے آ جاتی ہے  
پر وہ صاحب اور ان کے ہم مشر اس حقیقت سے  
ناراض ہیں۔ اس لئے لکھتے ہیں  
جس طرح قرآن کریم محفوظ رہا تھا اگر لوگ  
نہ آ کر م کی احادیث کے الفاظ کو یاد کر لیتے  
تو وہی الفاظ سینہ بسینہ منتقل ہوتے رہتے  
آنکھ وہ کتابی شکل میں لکھ لئے جاتے تو  
بھی کہا جاسکتا تھا کہ کتب احادیث کا جو  
ایک یقینی چیز ہے۔ لیکن یہ بات بھی نہیں  
ہوتی۔ (رحمہ اللہ مذکور مکتبہ)

**جواب** | پر دین صاحب کی اس تحریر سے ظاہر و  
ثابت ہوا کہ آپ اسلامی تاریخ اور احادیث کی  
حقیقت اور ان کی نگہداشت و حفظ کی کیفیت سے  
بالکل بیخبر ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ  
احادیث نبویہ عہد رسالت میں ہر زبان یاد کی جاتی  
تھیں۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی  
ہے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ (صحابہ کرام)  
حدیثیں یاد کرتے تھے۔ اور حدیث رسول اللہ ہر زبان  
یاد کی جاتی تھی را بن ماجہ وغیرہ اور صحابہ رضی اللہ  
عنہم بارگاہ نبوی میں صبح و شام حاضری دیا کرتے  
تھے اسی لئے کہ جو ارشاد و تعلیم نبوی ہو اس کو سیکھیں  
اور یاد کریں۔ یہ امر تاریخ سے بھی ثابت ہے۔  
پس پر دین صاحب کا یہ غلط لاطعی و بے خبری پر مبنی  
د باقی باقی)

جمع القرآن والحدیث۔ از مولانا ابوالقاسم بنار کا  
قرآن مجید اور حدیث نبوی کے جمع، ترتیب، حفاظت  
اور کتابت کا ذکر ہے۔ قیمت ۴ لکھائی۔ چھپائی  
کاغذ عمدہ۔ پتہ: منیجر الحدیث امرت سر

## سیرۃ المصطفیٰ علیہ السلام جن جنوں پر ایک نظر

(از مولانا ابوالقاسم صاحب سیدی بناری)  
(۳۴)  
گزشتہ دو جنوں سے قابل مضمون نگاشت  
حافظ سید علی کی تصنیفات کے متعلق علامہ  
مقدمین کے خیالات شائع کر رہے ہیں  
آج اس کا تہ اور سیرۃ المصطفیٰ کے

ماہہ النزاع جنوں کا جواب درج ہے۔ دہرہ  
مناظرین | سید علی کے بعد جو تاملین تصانیف سید علی  
کو کالونی من السلام سمجھنے والے علامہ مثل ابن عمر  
عیشی و اسماعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان و  
من حد اخذ و گھنڈ پیدا ہوئے سب نے ہی راگ  
الا بنا شروع کیا۔ کچھ تو ان کی خوش افتادی اور  
کچھ نہ بد وقتف کا جواب حق و باطل کی تیز میں حاش  
ہو گیا۔ ان مواد سے رد انفس اور بدعتین کی بن  
آئی اور ان کو جمع کیا ہوا سالہ (مواد) ایک جنگ  
مل گیا۔ و لیس ہذا بادل قام و سہ کسرت  
فی الاسلام۔

نواب صاحب اتحاد النبلاء میں لکھتے ہیں:۔  
"سرمایہ شور و غوغائے اہل بدعت و اہواء از فرقہ  
اہل سنت بلکہ از فرقہ شیعہ غالباً تالیفات ایٹاں  
(سید علی) است کہ از رطب و یابس و غث و سین  
بہ حصہ و افراد" (مکتبہ)  
یعنی شیعہ و اہل بدعت کے شور و غوغا کا  
سرمایہ سید علی کی ہی تالیفات ہیں جو رطب و یابس  
بھری پڑی ہیں۔

قال فی عون المعبود قد ملاً مؤلف  
تفسیر روح البیان تفسیرۃ بلفظہ الاحادیث  
الموضوعة المکذوبہ کما ہوداہ فی کل  
موضع من تفسیرہ بایرادہ للمرا یات  
المکذوبہ فصارت تفسیرہ مخزن الاحادیث

الموضوعة (۳۴ ج ۱)  
یعنی اسماعیل حقی نے اپنی تفسیر روح البیان  
ان جنوں رضی حدیثوں سے رجوع بیان و نجات د  
نے نقل کی ہیں) اپنی عادت کے مطابق ہر جگہ حدیث  
ہے۔ پس ان کی تفسیر کا و سبب موضوع کا خیر  
بن کے رہی ہے

اشکالات کے جوابات پر نظر  
بہلا اشکال حضرت ابراہیم | اس کا جواب یہ دیا  
کے باب سے منسلک آیا ہے کہ لفظ اب

سے مراد عم دھا ہے۔ (احادیث ۴۴ و ۴۵ نمبر لکھتے)  
یہ تو ظاہر اور مستم ہے کہ اب کے معنی چاہے مجازی  
ہیں یہ حقیقی (راجلہ) (نوم) (کالم) (۲) سید علی  
نے ہی سالک متاثر کیا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر  
ہے کہ معنی مجازی اسی وقت مراد لئے جاسکتے ہیں  
جب وہاں حقیقت تقدر ہو۔ مضمون سیرت میں یہ  
کہیں نہیں دیکھا گیا کہ یہاں پر تقدر حقیقت کیا  
ہے اور کیوں ہے؟ کیا اللہ اور اس کے رسول  
نے یہ کہیں بیان کر دیا ہے کہ آباء انبیاء پر درج  
حرام ہے؟ ہیں تو اس کے خلاف نص صریح ملتا  
ہے۔ صحیح بخاری شریف میں انہیں ابراہیم کے باب  
سے متعلق یہ نص صریح موجود ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ  
عنه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں  
یلتی ابراہیم اباءہ از یدوم القیمۃ و علی وجہ  
از قترۃ وغیرہ فیقول لہ ابراہیم المذاق  
لک لا تعصی فیقول ابواہ فالیوم لا اعصیک  
فیقول ابراہیم یا رب انک وعدتہنی ان لا  
تخنی یدوم یعثون فاتی خزی اخزی عن ابی  
الابعد فیقول اللہ انی حامت الجنة علی  
انکارین (الی) فیلتی فی النار و کتاب الانبیاء (۴۴)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان میں  
تین مرتبہ لفظ اب آیا ہے۔ کہیں تو آپ لفظ عم پر

سے اشکال اُٹھیں ذکر ہے۔ مومن خان کہتے ہیں  
غیری بابت جب کہی اشکال نو پیدا ہوا۔

## ملکی مطلع

## جمیۃ العلماء اور رسالہ ترجمان القرآن

رسالہ ترجمان القرآن کے مدیریت دہلاؤ اعلیٰ صاحب نودودی ایک خاص مقصد پر مسلمانوں کو توجہ دلا رہے ہیں۔ یہ مقصد ایسا ہے کہ کوئی کلمہ نہ مسلمان اس سے اختلاف نہیں کر سکتا۔ اس کے حصول کے ذرائع میں اختلاف کرے تو اور بات ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ انبیاء کرام کے طریق تبلیغ پر گہرے ہو جائے۔ اس تبلیغ سے اس کا مقصد یہ ہو کہ دنیا میں مذہبی سیاسی اور اخلاقی حکومت سب فدائی تعلیم کے مطابق ہو۔ یہ مقصد صحیح ہے۔ انبیاء کرام اور ان کے جانشین و خلفاء راشدین) اسی کام کو اپنا مقصد اصلی سمجھتے تھے آج کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو اس کو اصل مقصد نہ سمجھے۔ بعض مسلم جماعتوں کی روش کو مدبر صاحب ترجمان نے اس مقصد کے منافی قرار دیا ہے۔ جمیۃ العلماء کو بھی اشارہ انہی جماعتوں میں داخل کیا ہے اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

”آزادی ہند کو مقدم رکھنے والے پہلا گروہ زیادہ تر علماء اور مذہبی خیالات کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اسی وجہ سے ان کے انحراف پر مجھ کو سب سے زیادہ افسوس ہے۔ ان حضرات نے مذکورہ بالا مشکلات سے خوفزدہ ہو کر یہ خیال قائم کر لیا کہ موجودہ حالات میں اصل اسلامی نصب العین کی طرف براہ راست پیش قدمی نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے انہوں نے اپنی کوششوں کا مقصد یہ ٹھہرایا کہ ہندوستان انگریزی اقتدار سے آزاد ہو جائے۔ مقصد بدلی چلنے سے لاکھالہ راستہ بھی بدل گیا۔ اسلام کی راہ راست کے تین اجزاء جو ہیں

ابتداء میں بیان کئے ہیں۔ ان کا راستہ ہرگز میں اس سے مختلف ہے۔“  
”وہ مذہبی سیاسی کشمکش طعنہ سوم (میل) انگریزیت ہمارے خیال میں یہ اشارہ صحیح نہیں ہے۔ میں ابتدائی سے جمیۃ العلماء کا ممبر رہا ہوں بلکہ اگر کہا جائے کہ میں اس جماعت کا ادنیٰ محرک ہوں تو بے جا نہیں ہے۔ میں نے جمیۃ العلماء کی تحریک کو مدبر صاحب ترجمان کی تحریک کے بالکل موافق پایا ہے۔ نفی ہر پیر کو جانے دیجئے۔ اصل مقصد میں دونوں متفق ہیں۔ میں نہ بانی دعویٰ نہیں کرتا بلکہ واقعات پیش کرتا ہوں۔“

جمیۃ العلماء کے جلسہ دہلی میں رجن دنوں کا نگر کا اجلاس بھی ہوا تھا) میں نے سبب جیکٹ لکھی میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ آئندہ سورا ج کے زمانہ میں مسلمانوں کو اپنا علیحدہ نظام شرعی قائم کرنے کا اختیار ہونا چاہئے۔ دہلی میں بعض مبصرین کی مخالفت کی وجہ سے یہ ریزولوشن پاس نہ ہو سکی انہوں نے کہا کہ ہم اصل تجویز کے مخالف نہیں بلکہ ہمارا اختلاف اس بنا پر ہے کہ غیر مسلم اس تجویز سے بدگ جائیں گے۔ اس کے بعد جب لاہور میں مولانا ابوالکلام آزاد کے زیر صدارت جمیۃ العلماء کا اجلاس ہوا تو میں نے پھر یہ تجویز پیش کی جن اتفاق سے اس جلسہ میں مولانا سیالکوٹی بھی شریک تھے انہوں نے میری رپزورٹ تائید کی۔ اور مولانا آزاد کی صدارت نے اس میں مزید قوت پیدا کر دی۔ بہر حال یہ ریزولوشن کافی اکثریت کی تائید سے پاس ہو کر اخبار الجمیۃ وغیرہ میں شائع بھی ہو گیا تھا۔ اسی اثناء میں میں نے گاندھی جی کو خط لکھا کہ سورا ج کے زمانہ میں اگر مسلمان اپنا الگ نظام بنانا چاہیں اس پر آپ کو کچھ اعتراض تو نہیں ہوگا۔ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ میں کوئی اعتراض نہیں ہر ایک قوم اپنا جداگانہ نظام بنا سکے گی۔

اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ جمیۃ العلماء کو اس

مقصد کے خلاف سمجھنا میرے خیال میں انہوں کو بیگانہ سمجھنے کے مرادف ہے۔ میں مدبر صاحب ترجمان مطلع رہیں کہ کوئی کلمہ نہ مسلمان ان کے اس مقصد کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ عرب کا یہ شعر گویا اسی مقصد پر چپاں ہے۔  
کہ ایم اذا امدحہ امدحہ والوری می  
واذا ما لمتہ لمتہ وحدا

## جنگ کی رفتار

مشرق بعید کے عازد جنگ کی حالت ابھی تک ناقصی بخش ہے۔ جاپانی فوجیں چین کے علاوہ کچھ اٹھ کے مختلف مقامات پر حملے کر رہی ہیں۔ مثلاً جزائر فلپائن، جزائر شرق الہند، ملائیا، سنگاپور اور برما وغیرہ۔ ملائیا میں کافی رقبہ پر قابض ہو گئی ہیں ایسا ہی امریکین جزائر فلپائن کا بڑا حصہ ان کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اس کے علاوہ بحر الکاہل کے بعض اور جزایروں پر بھی ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اتحادی فوجیں سپانی کے وقت تین کے چٹوں کو تباہ کر آئی ہیں۔ اسی طرح برطانوی فوج نے ملائیا میں سپا ہوتے ہوئے ریز اور رانگ وغیرہ کے ذخائر کو برباد کر دیا۔ جنوبی برما میں بھی سیام کی فوج داخل ہو گئی ہے جس سے بنگال براہ راست خطرے کی زد میں آ گیا ہے۔ جاپان کے وزیر فوج نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اس وقت جاپان ان آڈوں پر حملے کر رہا ہے جہاں سے آسٹریلیا پر آسانی سے مبادی ہو سکتی ہے۔ جاپان کی ہوائی طاقت اس قدر زبردست ہے اگر کافی تعداد میں بمباروں مشینوں اور ہتھیاروں سے اس کا مقابلہ نہ کیا گیا تو وہ ہمارے شہروں اور صنعتی مرکزوں کو تباہ کر دیگا اس وقت آسٹریلیا کا مستقبل ملایا اور ہمارے جزائر شرق الہند سے وابستہ ہے۔ مشرق بعید کی تازہ صورت حالات کے متعلق ٹاپ لاہور کا

جمیۃ العلماء کے سیکرٹری جنرل مولانا ابوالکلام آزاد نے فرمایا ہے کہ



سندھ پر فوجی فوٹ ملاحظہ فرمائیں۔  
 دور پورپ (مشرق بعید) میں جاپان اس وقت  
 مندرجہ ذیل مقامات پر حملے کر رہا ہے۔  
 (۱) ملایا۔ یہاں اس کی فوجیں سنگاپور سے  
 ساؤتھ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ (۲) جنوبی برما۔ یہاں  
 سیامی اور جاپانی فوجیں چار مقامات سے جنوبی  
 برما میں داخل ہو چکی ہیں۔ وکٹوریہ پوائنٹ۔ ٹوانے  
 مایا واڈی۔ اور کالاریک۔ (۳) فلپائن۔ یہاں  
 نیوز میک آر۔ سر کی فوجیں ابھی تک متبادل کر رہی  
 ہیں۔ لیکن تقریباً تمام اہم فوجی مقامات پر جاپانیوں  
 کا قبضہ ہو چکا ہے۔ (۴) بورنیو اور ساراواک پر  
 قابض ہو کر ڈچ بورنیو کے خلاف جنگ کر رہی  
 ہیں۔ ڈچ بورنیو کے ایک بڑے بڑے منہاسا پر انہوں  
 نے قبضہ بھی کر لیا ہے۔ (۵) ڈچ ایسٹ انڈیز  
 کے باقی جزیرہ دوں سلسلے میں نیوگائٹا، جاوا اور  
 سماٹرا پر ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ (۶) نیوگائٹا  
 کے برطانوی حصے کے قریب نیو برٹین میں ایک شہر  
 رابول میں ابھی جاپانی پہنچ چکے ہیں۔ اور (۷)  
 نیوگائٹا کے شمال میں بھارنگ کے نام سے جویرڈ  
 کا جو مجموعہ ہے۔ اس کے آس پاس جاپان کے  
 لیبارہ بردار سمندری جہاز گشت نگار رہے ہیں۔  
 ان تمام حملوں کو ایک ہی بار دیکھتے تو آپ  
 کے سامنے وہ مقصد عیاں ہو جائیگا جسے ایک جاپانی  
 اپنی کمانڈ پر چلے کر رہا ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ  
 سنگاپور پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے اپنے ٹیڑھے  
 پس لے لیتا اور مشرق یا مغرب سے امداد ملنے والے  
 تمام راستوں کو بند کر دینا۔ جنوبی برما میں آگے بڑھ کر  
 وہ شمالی برما کے لئے خزانہ بن سکتا ہے۔ نیوگائٹا  
 پر قابض ہو کر وہ آسٹریلیا پر حملہ کر سکتا ہے۔  
 اور بورنیو کے علاوہ ڈچ ایسٹ انڈیز کے جزائر  
 سلسلے میں اور جاوا پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ  
 سب کچھ جنگ کے دوسرے مرحلہ میں ہوگا۔ پہلے  
 مرحلہ میں اس کا مقصد صرف سنگاپور کو گھیرنا،  
 اور گھیر کر قبضہ میں لینا ہوگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ

سنگاپور کی لڑائی بہت لمبی ہوگی۔ اور اگر لڑائی  
 کے اس عرصہ میں برطانیہ اور امریکہ سنگاپور کے  
 اندر کافی ہوائی اور بحری مدد بھیجنے میں کامیاب  
 ہو گئے تو اس کے لئے نہ صرف سنگاپور پر قبضہ کرنا  
 ناممکن ہو جائیگا بلکہ ملایا، جنوبی برما، بورنیو، فلپائن  
 اور شاہ سیام میں اپنے پاؤں جمائے رکھنا بھی۔  
 اس لئے جہاں ایک طرف اس کی فوجیں ملایا کے  
 مغرب میں سنگاپور کی طرف بڑھ رہی ہیں، اور جنوبی  
 برما پر حملے کر رہی ہیں۔ وہاں دوسری طرف وہ فلپائن  
 کے جنوب میں بورنیو، سلسلے میں، ڈچ نیوگائٹا، اور  
 برطانوی نیوگائٹا میں بھی اترنے کا جتن کر رہی  
 ہیں۔ اگر جاپانیوں کی یہ چال کامیاب ہو جائے  
 تو وہ سنگاپور کو جہوری دنیا سے کاٹ دیں گے۔  
 سیام اور ملایا میں سے وہ خود سنگاپور کے خلاف  
 بڑی بڑی حملہ آور فوجیں بھیجیں گے لیکن سنگاپور  
 کے محافظوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیجئے  
 کہ وہ باہر سے مدد منگوا سکیں۔  
 یہ ہے جاپان کی چال۔ جہوری فوجیں اس  
 کیا جواب دیتی۔ یہ ابھی تہ نہیں لگا۔ لیکن جو لوگ  
 جنرل دیول کے طریق جنگ کو جانتے ہیں وہ وہوشا  
 کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس چال کا جواب دیا جائے  
 جنرل دیول کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن اپنے پورے  
 زور سے آگے بڑھ رہا ہو تو وہ سوائے مزدوری  
 مقامات کے اور کسی جگہ بھی اسے روکنے کی کوشش  
 نہیں کرتے۔ اس وقت کا انتظار کرتے ہیں جبکہ ان  
 کی اپنی تیاریاں مکمل ہو جائیں۔ اور تب اپنی پوری  
 طاقت سے دشمن پر حملہ کر کے وہ اسے مجبور کرتے  
 ہیں کہ وہ ان کی مرضی کے مطابق جنگ کرے۔ افریقہ  
 میں انہوں نے یہی طریقہ اختیار کیا اور برطانوی سوڈانی  
 لینڈ پر اٹلی کا قبضہ ہو گیا وہ خاموش بیٹھے رہے،  
 سوڈان میں اطالوی فوجیں گھس آئیں وہ دیکھتے  
 رہے، مصر میں اطالوی داخل ہو گئے وہ چپ بیٹھے  
 رہے۔ اور جب وقت آیا تو انہوں نے سائے افریقہ  
 میں اطالوی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے

کہ مشرق میں بھی وہ یہی طریقہ اختیار کریں گے۔  
 دہلاپ لاہور ۲۵ جنوری ۱۳۳۵ھ  
**سرکاری اطلاع**  
 رفتار جنگ پر ہفتہ وار تبصرہ  
 (۱۵ جنوری سے ۲۱ جنوری تک)  
 تذکرہ جنگ کے سلسلے میں اس ہفتہ کے واقعات  
 میں بھی سب سے پہلے روس کا ذکر ضروری ہے جبکہ  
 پیشقدمی جرمنوں کی شدید مزاحمت کے باوجود سار  
 محاذ پر بحیرہ امیض سے نیکر بحیرہ اسود تک جاری ہے  
 ۱۲ جنوری کو خبر آئی کہ روسی فوجوں نے ماسکو کے  
 علاقے میں مشہور اور فوجی اعتبار سے نہایت اہم  
 شہر موچانک پر نہ صرف قبضہ کر لیا ہے بلکہ جرمن  
 فوجیں یہاں سے پٹ کر سرٹ ویا زنا کی طرف  
 بھاگ رہی ہیں۔ تاکہ روسی فوجوں کے نرغے میں  
 آکر تباہ نہ ہو جائیں۔ موچانک پر گزشتہ ہفتہ سے  
 بڑی سخت لڑائی ہو رہی تھی۔ جرمنوں نے قریب ایک  
 لاکھ فوج یہاں جمع کر رکھی تھی۔ کیونکہ ہٹلر کے  
 ہیڈ کوارٹر سولنگ کے بچاؤ کا یہ پہلا جرمن مورچہ  
 تھا۔ جرمنوں نے ہڑتوت متبادل کیا۔ شہر کے علی کو چھ  
 میں لڑائیاں ہوئیں۔ مگر آخر جرمنوں کو شہر چھوڑ کر  
 ہٹلر پڑا۔ جرمنوں کے نقصان جہاں اور اتلاف  
 سامان کا ابھی تک کوئی اندازہ نہیں ہو سکا۔ مگر یہاں  
 کیا جاتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں جرمن مارے  
 گئے اور بے شمار سامان جنگ تباہ ہوا۔ یا ان کے ہاتھ  
 سے نکل گیا۔ اس علاقے میں جنگ کی آخری خبر یہ  
 تھی کہ موچانک کے بعد روسیوں نے ایک اور شہر  
 پر بھی قبضہ کر لیا۔ جو ویازنا اور اس کے درمیان  
 واقع ہے۔ اور روسی فوجیں اب شمالی جنوب اور  
 مغرب کی طرف سے سولنگ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔  
 شمالی محاذ پر لینن گراڈ کے علاقے میں ٹکون پر  
 روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور اب تازہ اطلاع  
 کے مطابق نوآگراڈ کو انہوں نے محصور کر لیا ہے  
 نوآگراڈ جرمنوں کے ہاتھوں سے نکل جانے کا مطلب

فیم سورہ اخلاص۔ اداہ پستی اور شلیٹ پستی کی بنیاد لکیر گئی ہے۔ نیت پرا۔ نیوگائٹا

دہلاپ لاہور ۲۵ جنوری ۱۳۳۵ھ



## فتاویٰ

مس ۲۱: ایک شخص اپنی عورت سے سخت ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے۔ دوسرا اس کو منع کرتا ہے اور کہتا ہے طلاق دیدہ و مارے کیوں جو۔ اس شخص نے لڑائی جھگڑے کے بعد طلاق دیدی۔ اس طرح کہ فلاں کی لڑکی کو تین طلاق۔ گواہ بھی موجود ہیں اور وہ خود بھی اقرار کرتا ہے۔ کیا طلاق واقعی ہوگئی؟ (فرد محمد محمد رمضان حافظ والا)

ج ۲۱: جو شخص اپنی منگولہ کو بعد طلاق مجلس واحد میں ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں دیدے محمد بن محمد اللہ کے نزدیک ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ جس کے بعد رجوع جائز ہے۔ اگر خلو نہ جاتے تو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ بقول تعالیٰ الطلاق مرتان والمرتان فی اللغة لیس یاتی مرۃ بعد مرۃ لقولہ تعالیٰ سندنہم مرتین۔ طلاق دو دفعہ ہے یعنی پہلے ایک دفعہ پھر دوسری دفعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہ حکم اسی طرح مروج تھا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کان الطلاق علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلم و ابی بکر رضی اللہ عنہ و سنتین من خلافتہ عمر رضی اللہ عنہ طلاق الثلاث و احداقہ (مسلّم) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مجلس واحد میں تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی تھی۔ پس صورت مرقومہ میں عدت کے اندر رجوع کافی ہے۔ عدت گذر جائے تو زوجین کی رضامندی سے جدید نکاح ہو سکتا ہے۔

التعصیل فی المطلقات۔ اللہ اعلم!

مس ۲۲: ایک جگہ پہلے سے عید گاہ بنی ہوئی ہے۔ کیا اسی جگہ نئی مسجد تعمیر کرنا جائز ہے یا نہیں دین الدین احمد ازہری نے فرمایا:

ج ۲۲: جائز ہے۔ منع کی کوئی وجہ نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ جعلت فی الارض مسجداً

## متفرقات

کاغذ کی گرائی کی شکایت تو بجائے خود تھی۔ اب تو یہ شکایت ترقی پر ہے کہ کاغذ ملتا ہی نہیں۔ سرکار کی طرف سے جو سرٹیفکیٹ اخباروں کو ملتا ہے۔ اس میں وزن اور میعاد لکھی ہوتی ہے۔ کاغذی لوگ اتنا بھی نہیں دیتے۔ اخبار رفیق مدراس ان لفظوں میں شاکر ہے کہ:-

کاغذ کی گرائی اخباروں کا کس قدر گلا گھونٹی ہے کہنے کی ضرورت نہیں۔ آج سب زیادہ مہنگی چیز ہندوستان میں کاغذ ہی ہے۔ چودہ پندرہ آنے کا ریم نو دس روپیہ میں بھولتا شکل ہو گیا۔ رفیق بابت جنوری ۱۳۸۸

اہلحدیث! یہ مشکلات سب کے لئے ہیں۔ اس لئے ہم نے اصل مالکان اخبار دناہرین (اہلحدیث) سے دریافت کیا تھا کہ اہلحدیث کی ضمانت میں اور کمی کر دی جائے یا کچھ اور تجویز ہے۔ ۵

چیت یا ران طرقت بعد از اس تدبیر

مس ۲۳: مرغامی کے تاج اور دیگر تمام حلال چوپایوں کی آنتیں کھانی جائز ہیں یا اس بار میں شرعی حکم کیا ہے؟ (پرائیویٹ سیکرٹری۔ مانگر دل)

ج ۲۳: قرآن مجید کی آیت قل لا اجد فی ما آؤذی رائی تحتہ ما علی طاعہ یطعمہ

والا ان ینکون میتة اذ ذما مسفقو حاً اذ کحتہ یخیز یز فاندہ یخیز اذ یشتہ اہل یغیر اللہ یہ (دپ۔ ع) کے ماتحت اشیاء مذکورہ میرے ناقص علم میں حلال ہیں۔

آیت موصوفہ کے علاوہ کوئی نص محرم بھی نہیں ملی۔ اور حدیث بخاری میں ہے ذرونی ما ترککم اس ارشاد نبوی کا مضمون یہ ہے کہ بغیر حکم شریعت کسی چیز کو حرام مت سمجھو۔ اللہ اعلم!

## حساب و دستاں

اندراج ذیل فرمادو کی قیمت اخبار دیبند ہفت ماہ فروری ۱۳۸۸ میں ختم ہو جائے گی۔ ان کی طرف سے ۲۴ فروری تک قیمت اخبار ذیل دیبند ہفت ماہ فروری ۱۳۸۸ کی اطلاع وصول نہ ہوئی تو ۲۴ فروری کا پرچہ دی پی بھیجا جائیگا۔ دی پی کو واپس کر دینے والے حضرات خاص طور پر نوٹ فرمائیں کہ ان کی معمولی سی غفلت سے دفتر کو خواہ مخواہ ہرجا نقصان ہوتا ہے۔ جو آج کل کساد بازاری و گرائی کے زمانے میں بہت ناگوار ہوتا ہے

۱۳۸۸-۱۳۸۷-۱۳۸۶-۱۳۸۵-۱۳۸۴-۱۳۸۳-۱۳۸۲-۱۳۸۱-۱۳۸۰-۱۳۷۹-۱۳۷۸-۱۳۷۷-۱۳۷۶-۱۳۷۵-۱۳۷۴-۱۳۷۳-۱۳۷۲-۱۳۷۱-۱۳۷۰-۱۳۶۹-۱۳۶۸-۱۳۶۷-۱۳۶۶-۱۳۶۵-۱۳۶۴-۱۳۶۳-۱۳۶۲-۱۳۶۱-۱۳۶۰-۱۳۵۹-۱۳۵۸-۱۳۵۷-۱۳۵۶-۱۳۵۵-۱۳۵۴-۱۳۵۳-۱۳۵۲-۱۳۵۱-۱۳۵۰-۱۳۴۹-۱۳۴۸-۱۳۴۷-۱۳۴۶-۱۳۴۵-۱۳۴۴-۱۳۴۳-۱۳۴۲-۱۳۴۱-۱۳۴۰-۱۳۳۹-۱۳۳۸-۱۳۳۷-۱۳۳۶-۱۳۳۵-۱۳۳۴-۱۳۳۳-۱۳۳۲-۱۳۳۱-۱۳۳۰-۱۳۲۹-۱۳۲۸-۱۳۲۷-۱۳۲۶-۱۳۲۵-۱۳۲۴-۱۳۲۳-۱۳۲۲-۱۳۲۱-۱۳۲۰-۱۳۱۹-۱۳۱۸-۱۳۱۷-۱۳۱۶-۱۳۱۵-۱۳۱۴-۱۳۱۳-۱۳۱۲-۱۳۱۱-۱۳۱۰-۱۳۰۹-۱۳۰۸-۱۳۰۷-۱۳۰۶-۱۳۰۵-۱۳۰۴-۱۳۰۳-۱۳۰۲-۱۳۰۱-۱۳۰۰-۱۲۹۹-۱۲۹۸-۱۲۹۷-۱۲۹۶-۱۲۹۵-۱۲۹۴-۱۲۹۳-۱۲۹۲-۱۲۹۱-۱۲۹۰-۱۲۸۹-۱۲۸۸-۱۲۸۷-۱۲۸۶-۱۲۸۵-۱۲۸۴-۱۲۸۳-۱۲۸۲-۱۲۸۱-۱۲۸۰-۱۲۷۹-۱۲۷۸-۱۲۷۷-۱۲۷۶-۱۲۷۵-۱۲۷۴-۱۲۷۳-۱۲۷۲-۱۲۷۱-۱۲۷۰-۱۲۶۹-۱۲۶۸-۱۲۶۷-۱۲۶۶-۱۲۶۵-۱۲۶۴-۱۲۶۳-۱۲۶۲-۱۲۶۱-۱۲۶۰-۱۲۵۹-۱۲۵۸-۱۲۵۷-۱۲۵۶-۱۲۵۵-۱۲۵۴-۱۲۵۳-۱۲۵۲-۱۲۵۱-۱۲۵۰-۱۲۴۹-۱۲۴۸-۱۲۴۷-۱۲۴۶-۱۲۴۵-۱۲۴۴-۱۲۴۳-۱۲۴۲-۱۲۴۱-۱۲۴۰-۱۲۳۹-۱۲۳۸-۱۲۳۷-۱۲۳۶-۱۲۳۵-۱۲۳۴-۱۲۳۳-۱۲۳۲-۱۲۳۱-۱۲۳۰-۱۲۲۹-۱۲۲۸-۱۲۲۷-۱۲۲۶-۱۲۲۵-۱۲۲۴-۱۲۲۳-۱۲۲۲-۱۲۲۱-۱۲۲۰-۱۲۱۹-۱۲۱۸-۱۲۱۷-۱۲۱۶-۱۲۱۵-۱۲۱۴-۱۲۱۳-۱۲۱۲-۱۲۱۱-۱۲۱۰-۱۲۰۹-۱۲۰۸-۱۲۰۷-۱۲۰۶-۱۲۰۵-۱۲۰۴-۱۲۰۳-۱۲۰۲-۱۲۰۱-۱۲۰۰-۱۱۹۹-۱۱۹۸-۱۱۹۷-۱۱۹۶-۱۱۹۵-۱۱۹۴-۱۱۹۳-۱۱۹۲-۱۱۹۱-۱۱۹۰-۱۱۸۹-۱۱۸۸-۱۱۸۷-۱۱۸۶-۱۱۸۵-۱۱۸۴-۱۱۸۳-۱۱۸۲-۱۱۸۱-۱۱۸۰-۱۱۷۹-۱۱۷۸-۱۱۷۷-۱۱۷۶-۱۱۷۵-۱۱۷۴-۱۱۷۳-۱۱۷۲-۱۱۷۱-۱۱۷۰-۱۱۶۹-۱۱۶۸-۱۱۶۷-۱۱۶۶-۱۱۶۵-۱۱۶۴-۱۱۶۳-۱۱۶۲-۱۱۶۱-۱۱۶۰-۱۱۵۹-۱۱۵۸-۱۱۵۷-۱۱۵۶-۱۱۵۵-۱۱۵۴-۱۱۵۳-۱۱۵۲-۱۱۵۱-۱۱۵۰-۱۱۴۹-۱۱۴۸-۱۱۴۷-۱۱۴۶-۱۱۴۵-۱۱۴۴-۱۱۴۳-۱۱۴۲-۱۱۴۱-۱۱۴۰-۱۱۳۹-۱۱۳۸-۱۱۳۷-۱۱۳۶-۱۱۳۵-۱۱۳۴-۱۱۳۳-۱۱۳۲-۱۱۳۱-۱۱۳۰-۱۱۲۹-۱۱۲۸-۱۱۲۷-۱۱۲۶-۱۱۲۵-۱۱۲۴-۱۱۲۳-۱۱۲۲-۱۱۲۱-۱۱۲۰-۱۱۱۹-۱۱۱۸-۱۱۱۷-۱۱۱۶-۱۱۱۵-۱۱۱۴-۱۱۱۳-۱۱۱۲-۱۱۱۱-۱۱۱۰-۱۱۰۹-۱۱۰۸-۱۱۰۷-۱۱۰۶-۱۱۰۵-۱۱۰۴-۱۱۰۳-۱۱۰۲-۱۱۰۱-۱۱۰۰-۱۰۹۹-۱۰۹۸-۱۰۹۷-۱۰۹۶-۱۰۹۵-۱۰۹۴-۱۰۹۳-۱۰۹۲-۱۰۹۱-۱۰۹۰-۱۰۸۹-۱۰۸۸-۱۰۸۷-۱۰۸۶-۱۰۸۵-۱۰۸۴-۱۰۸۳-۱۰۸۲-۱۰۸۱-۱۰۸۰-۱۰۷۹-۱۰۷۸-۱۰۷۷-۱۰۷۶-۱۰۷۵-۱۰۷۴-۱۰۷۳-۱۰۷۲-۱۰۷۱-۱۰۷۰-۱۰۶۹-۱۰۶۸-۱۰۶۷-۱۰۶۶-۱۰۶۵-۱۰۶۴-۱۰۶۳-۱۰۶۲-۱۰۶۱-۱۰۶۰-۱۰۵۹-۱۰۵۸-۱۰۵۷-۱۰۵۶-۱۰۵۵-۱۰۵۴-۱۰۵۳-۱۰۵۲-۱۰۵۱-۱۰۵۰-۱۰۴۹-۱۰۴۸-۱۰۴۷-۱۰۴۶-۱۰۴۵-۱۰۴۴-۱۰۴۳-۱۰۴۲-۱۰۴۱-۱۰۴۰-۱۰۳۹-۱۰۳۸-۱۰۳۷-۱۰۳۶-۱۰۳۵-۱۰۳۴-۱۰۳۳-۱۰۳۲-۱۰۳۱-۱۰۳۰-۱۰۲۹-۱۰۲۸-۱۰۲۷-۱۰۲۶-۱۰۲۵-۱۰۲۴-۱۰۲۳-۱۰۲۲-۱۰۲۱-۱۰۲۰-۱۰۱۹-۱۰۱۸-۱۰۱۷-۱۰۱۶-۱۰۱۵-۱۰۱۴-۱۰۱۳-۱۰۱۲-۱۰۱۱-۱۰۱۰-۱۰۰۹-۱۰۰۸-۱۰۰۷-۱۰۰۶-۱۰۰۵-۱۰۰۴-۱۰۰۳-۱۰۰۲-۱۰۰۱-۱۰۰۰-۹۹۹-۹۹۸-۹۹۷-۹۹۶-۹۹۵-۹۹۴-۹۹۳-۹۹۲-۹۹۱-۹۹۰-۹۸۹-۹۸۸-۹۸۷-۹۸۶-۹۸۵-۹۸۴-۹۸۳-۹۸۲-۹۸۱-۹۸۰-۹۷۹-۹۷۸-۹۷۷-۹۷۶-۹۷۵-۹۷۴-۹۷۳-۹۷۲-۹۷۱-۹۷۰-۹۶۹-۹۶۸-۹۶۷-۹۶۶-۹۶۵-۹۶۴-۹۶۳-۹۶۲-۹۶۱-۹۶۰-۹۵۹-۹۵۸-۹۵۷-۹۵۶-۹۵۵-۹۵۴-۹۵۳-۹۵۲-۹۵۱-۹۵۰-۹۴۹-۹۴۸-۹۴۷-۹۴۶-۹۴۵-۹۴۴-۹۴۳-۹۴۲-۹۴۱-۹۴۰-۹۳۹-۹۳۸-۹۳۷-۹۳۶-۹۳۵-۹۳۴-۹۳۳-۹۳۲-۹۳۱-۹۳۰-۹۲۹-۹۲۸-۹۲۷-۹۲۶-۹۲۵-۹۲۴-۹۲۳-۹۲۲-۹۲۱-۹۲۰-۹۱۹-۹۱۸-۹۱۷-۹۱۶-۹۱۵-۹۱۴-۹۱۳-۹۱۲-۹۱۱-۹۱۰-۹۰۹-۹۰۸-۹۰۷-۹۰۶-۹۰۵-۹۰۴-۹۰۳-۹۰۲-۹۰۱-۹۰۰-۸۹۹-۸۹۸-۸۹۷-۸۹۶-۸۹۵-۸۹۴-۸۹۳-۸۹۲-۸۹۱-۸۹۰-۸۸۹-۸۸۸-۸۸۷-۸۸۶-۸۸۵-۸۸۴-۸۸۳-۸۸۲-۸۸۱-۸۸۰-۸۷۹-۸۷۸-۸۷۷-۸۷۶-۸۷۵-۸۷۴-۸۷۳-۸۷۲-۸۷۱-۸۷۰-۸۶۹-۸۶۸-۸۶۷-۸۶۶-۸۶۵-۸۶۴-۸۶۳-۸۶۲-۸۶۱-۸۶۰-۸۵۹-۸۵۸-۸۵۷-۸۵۶-۸۵۵-۸۵۴-۸۵۳-۸۵۲-۸۵۱-۸۵۰-۸۴۹-۸۴۸-۸۴۷-۸۴۶-۸۴۵-۸۴۴-۸۴۳-۸۴۲-۸۴۱-۸۴۰-۸۳۹-۸۳۸-۸۳۷-۸۳۶-۸۳۵-۸۳۴-۸۳۳-۸۳۲-۸۳۱-۸۳۰-۸۲۹-۸۲۸-۸۲۷-۸۲۶-۸۲۵-۸۲۴-۸۲۳-۸۲۲-۸۲۱-۸۲۰-۸۱۹-۸۱۸-۸۱۷-۸۱۶-۸۱۵-۸۱۴-۸۱۳-۸۱۲-۸۱۱-۸۱۰-۸۰۹-۸۰۸-۸۰۷-۸۰۶-۸۰۵-۸۰۴-۸۰۳-۸۰۲-۸۰۱-۸۰۰-۷۹۹-۷۹۸-۷۹۷-۷۹۶-۷۹۵-۷۹۴-۷۹۳-۷۹۲-۷۹۱-۷۹۰-۷۸۹-۷۸۸-۷۸۷-۷۸۶-۷۸۵-۷۸۴-۷۸۳-۷۸۲-۷۸۱-۷۸۰-۷۷۹-۷۷۸-۷۷۷-۷۷۶-۷۷۵-۷۷۴-۷۷۳-۷۷۲-۷۷۱-۷۷۰-۷۶۹-۷۶۸-۷۶۷-۷۶۶-۷۶۵-۷۶۴-۷۶۳-۷۶۲-۷۶۱-۷۶۰-۷۵۹-۷۵۸-۷۵۷-۷۵۶-۷۵۵-۷۵۴-۷۵۳-۷۵۲-۷۵۱-۷۵۰-۷۴۹-۷۴۸-۷۴۷-۷۴۶-۷۴۵-۷۴۴-۷۴۳-۷۴۲-۷۴۱-۷۴۰-۷۳۹-۷۳۸-۷۳۷-۷۳۶-۷۳۵-۷۳۴-۷۳۳-۷۳۲-۷۳۱-۷۳۰-۷۲۹-۷۲۸-۷۲۷-۷۲۶-۷۲۵-۷۲۴-۷۲۳-۷۲۲-۷۲۱-۷۲۰-۷۱۹-۷۱۸-۷۱۷-۷۱۶-۷۱۵-۷۱۴-۷۱۳-۷۱۲-۷۱۱-۷۱۰-۷۰۹-۷۰۸-۷۰۷-۷۰۶-۷۰۵-۷۰۴-۷۰۳-۷۰۲-۷۰۱-۷۰۰-۶۹۹-۶۹۸-۶۹۷-۶۹۶-۶۹۵-۶۹۴-۶۹۳-۶۹۲-۶۹۱-۶۹۰-۶۸۹-۶۸۸-۶۸۷-۶۸۶-۶۸۵-۶۸۴-۶۸۳-۶۸۲-۶۸۱-۶۸۰-۶۷۹-۶۷۸-۶۷۷-۶۷۶-۶۷۵-۶۷۴-۶۷۳-۶۷۲-۶۷۱-۶۷۰-۶۶۹-۶۶۸-۶۶۷-۶۶۶-۶۶۵-۶۶۴-۶۶۳-۶۶۲-۶۶۱-۶۶۰-۶۵۹-۶۵۸-۶۵۷-۶۵۶-۶۵۵-۶۵۴-۶۵۳-۶۵۲-۶۵۱-۶۵۰-۶۴۹-۶۴۸-۶۴۷-۶۴۶-۶۴۵-۶۴۴-۶۴۳-۶۴۲-۶۴۱-۶۴۰-۶۳۹-۶۳۸-۶۳۷-۶۳۶-۶۳۵-۶۳۴-۶۳۳-۶۳۲-۶۳۱-۶۳۰-۶۲۹-۶۲۸-۶۲۷-۶۲۶-۶۲۵-۶۲۴-۶۲۳-۶۲۲-۶۲۱-۶۲۰-۶۱۹-۶۱۸-۶۱۷-۶۱۶-۶۱۵-۶۱۴-۶۱۳-۶۱۲-۶۱۱-۶۱۰-۶۰۹-۶۰۸-۶۰۷-۶۰۶-۶۰۵-۶۰۴-۶۰۳-۶۰۲-۶۰۱-۶۰۰-۵۹۹-۵۹۸-۵۹۷-۵۹۶-۵۹۵-۵۹۴-۵۹۳-۵۹۲-۵۹۱-۵۹۰-۵۸۹-۵۸۸-۵۸۷-۵۸۶-۵۸۵-۵۸۴-۵۸۳-۵۸۲-۵۸۱-۵۸۰-۵۷۹-۵۷۸-۵۷۷-۵۷۶-۵۷۵-۵۷۴-۵۷۳-۵۷۲-۵۷۱-۵۷۰-۵۶۹-۵۶۸-۵۶۷-۵۶۶-۵۶۵-۵۶۴-۵۶۳-۵۶۲-۵۶۱-۵۶۰-۵۵۹-۵۵۸-۵۵۷-۵۵۶-۵۵۵-۵۵۴-۵۵۳-۵۵۲-۵۵۱-۵۵۰-۵۴۹-۵۴۸-۵۴۷-۵۴۶-۵۴۵-۵۴۴-۵۴۳-۵۴۲-۵۴۱-۵۴۰-۵۳۹-۵۳۸-۵۳۷-۵۳۶-۵۳۵-۵۳۴-۵۳۳-۵۳۲-۵۳۱-۵۳۰-۵۲۹-۵۲۸-۵۲۷-۵۲۶-۵۲۵-۵۲۴-۵۲۳-۵۲۲-۵۲۱-۵۲۰-۵۱۹-۵۱۸-۵۱۷-۵۱۶-۵۱۵-۵۱۴-۵۱۳-۵۱۲-۵۱۱-۵۱۰-۵۰۹-۵۰۸-۵۰۷-۵۰۶-۵۰۵-۵۰۴-۵۰۳-۵۰۲-۵۰۱-۵۰۰-۴۹۹-۴۹۸-۴۹۷-۴۹۶-۴۹۵-۴۹۴-۴۹۳-۴۹۲-۴۹۱-۴۹۰-۴۸۹-۴۸۸-۴۸۷-۴۸۶-۴۸۵-۴۸۴-۴۸۳-۴۸۲-۴۸۱-۴۸۰-۴۷۹-۴۷۸-۴۷۷-۴۷۶-۴۷۵-۴۷۴-۴۷۳-۴۷۲-۴۷۱-۴۷۰-۴۶۹-۴۶۸-۴۶۷-۴۶۶-۴۶۵-۴۶۴-۴۶۳-۴۶۲-۴۶۱-۴۶۰-۴۵۹-۴۵۸-۴۵۷-۴۵۶-۴۵۵-۴۵۴-۴۵۳-۴۵۲-۴۵۱-۴۵۰-۴۴۹-۴۴۸-۴۴۷-۴۴۶-۴۴۵-۴۴۴-۴۴۳-۴۴۲-۴۴۱-۴۴۰-۴۳۹-۴۳۸-۴۳۷-۴۳۶-۴۳۵-۴۳۴-۴۳۳-۴۳۲-۴۳۱-۴۳۰-۴۲۹-۴۲۸-۴۲۷-۴۲۶-۴۲۵-۴۲۴-۴۲۳-۴۲۲-۴۲۱-۴۲۰-۴۱۹-۴۱۸-۴۱۷-۴۱۶-۴۱۵-۴۱۴-۴۱۳-۴۱۲-۴۱۱-۴۱۰-۴۰۹-۴۰۸-۴۰۷-۴۰۶-۴۰۵-۴۰۴-۴۰۳-۴۰۲-۴۰۱-۴۰۰-۳۹۹-۳۹۸-۳۹۷-۳۹۶-۳۹۵-۳۹۴-۳۹۳-۳۹۲-۳۹۱-۳۹۰-۳۸۹-۳۸۸-۳۸۷-۳۸۶-۳۸۵-۳۸۴-۳۸۳-۳۸۲-۳۸۱-۳۸۰-۳۷۹-۳۷۸-۳۷۷-۳۷۶-۳۷۵-۳۷۴-۳۷۳-۳۷۲-۳۷۱-۳۷۰-۳۶۹-۳۶۸-۳۶۷-۳۶۶-۳۶۵-۳۶۴-۳۶۳-۳۶۲-۳۶۱-۳۶۰-۳۵۹-۳۵۸-۳۵۷-۳۵۶-۳۵۵-۳۵۴-۳۵۳-۳۵۲-۳۵۱-۳۵۰-۳۴۹-۳۴۸-۳۴۷-۳۴۶-۳۴۵-۳۴۴-۳۴۳-۳۴۲-۳۴۱-۳۴۰-۳۳۹-۳۳۸-۳۳۷-۳۳۶-۳۳۵-۳۳۴-۳۳۳-۳۳۲-۳۳۱-۳۳۰-۳۲۹-۳۲۸-۳۲۷-۳۲۶-۳۲۵-۳۲۴-۳۲۳-۳۲۲-۳۲۱-۳۲۰-۳۱۹-۳۱۸-۳۱۷-۳۱۶-۳۱۵-۳۱۴-۳۱۳-۳۱۲-۳۱۱-۳۱۰-۳۰۹-۳۰۸-۳۰۷-۳۰۶-۳۰۵-۳۰۴-۳۰۳-۳۰۲-۳۰۱-۳۰۰-۲۹۹-۲۹۸-۲۹۷-۲۹۶-۲۹۵-۲۹۴-۲۹۳-۲۹۲-۲۹۱-۲۹۰-۲۸۹-۲۸۸-۲۸۷-۲۸۶-۲۸۵-۲۸۴-۲۸۳-۲۸۲-۲۸۱-۲۸۰-۲۷۹-۲۷۸-۲۷۷-۲۷۶-۲۷۵-۲۷۴-۲۷۳-۲۷۲-۲۷۱-۲۷۰-۲۶۹-۲۶۸-۲۶۷-۲۶۶-۲۶۵-۲۶۴-۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰-۲۵۹-۲۵۸-۲۵۷-۲۵۶-۲۵۵-۲۵۴-۲۵۳-۲۵۲-۲۵۱-۲۵۰-۲۴۹-۲۴۸-۲۴۷-۲۴۶-۲۴۵-۲۴۴-۲۴۳-۲۴۲-۲۴۱-۲۴۰-۲۳۹-۲۳۸-۲۳۷-۲۳۶-۲۳۵-۲۳۴-۲۳۳-۲۳۲-۲۳۱-۲۳۰-۲۲۹-۲۲۸-۲۲۷-۲۲۶-۲۲۵-۲۲۴-۲۲۳-۲۲۲-۲۲۱-۲۲۰-۲۱۹-۲۱۸-۲۱۷-۲۱۶-۲۱۵-۲۱۴-۲۱۳-۲۱۲-۲۱۱-۲۱۰-۲۰۹-۲۰۸-۲۰۷-۲۰۶-۲۰۵-۲۰۴-۲۰۳-۲۰۲-۲۰۱-۲۰۰-۱۹۹-۱۹۸-۱۹۷-۱۹۶-۱۹۵-۱۹۴-۱۹۳-۱۹۲-۱۹۱-۱۹۰-۱۸۹-۱۸۸-۱۸۷-۱۸۶-۱۸۵-۱۸۴-۱۸۳-۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷-۱۷۶-۱۷۵-۱۷۴-۱۷۳-۱۷۲-۱۷۱-۱۷۰-۱۶۹-۱۶۸-۱۶۷-۱۶۶-۱۶۵-۱۶۴-۱۶۳-۱۶۲-۱۶۱-۱۶۰-۱۵۹-۱۵۸-۱۵۷-۱۵۶-۱۵۵-۱۵۴-۱۵۳-۱۵۲-۱۵۱-۱۵۰-۱۴۹-۱۴۸-۱۴۷-۱۴۶-۱۴۵-۱۴۴-۱۴۳-۱۴۲-۱۴۱-۱۴۰-۱۳۹-۱۳۸-۱۳۷-۱۳۶-۱۳۵-۱۳۴-۱۳۳-۱۳۲-۱۳۱-۱۳۰-۱۲۹-۱۲۸-۱۲۷-۱۲۶-۱۲۵-۱۲۴-۱۲۳-۱۲۲-۱۲۱-۱۲۰-۱۱۹-۱۱۸-۱۱۷-۱۱۶-۱۱۵-۱۱۴-۱۱۳-۱۱۲-۱۱۱-۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۷-۱۰۶-۱۰۵-۱۰۴-۱۰۳-۱۰۲-۱۰۱-۱۰۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱-۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-
--

# طلاؤں کا مسئلہ بھی حل کر دیا

سب شکایات ایک ہی لیپ دور کرے  
اور پھر بھی وہی آپ کے پاس آئندہ ضرورت کے واسطے موجود رہے

امت دھار کے موجب جناب کوئی دوز و نید بھوش ہندت ٹھاکر دت ٹھاکر دت ٹھاکر دت

## کو کا پلاسٹر

کے نام سے ایک لیپ تیار کیا ہے۔ جو کہ ایک بار منگوا لینے سے مدتوں کام دیتا ہے۔ اس سے چھالا۔  
پھنسی کوئی نہیں ہوتی۔ پسینے کے ذریعہ تمام گندی رطوبات نکل جاتی ہیں۔ رگ و پٹھے کی کمزوری  
دور ہوتی ہے۔ سستی۔ ڈھیلپن۔ کمزوری۔ کوتاہی۔ لاغری۔ نامردی سب کو فائدہ ہوتا ہے  
جو لوگ تھوڑی کمزوری محسوس کرتے ہیں وہ جب ضرورت ہو ایک گھنٹہ اس پلاسٹر کو  
لگا کر کامیابی و خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ

بار بار استعمال ہو سکتا ہے جب تک چاہیں استعمال کر کے رکھ چھوڑیں اور پھر جب جب  
ضرورت سمجھیں استعمال کر لیں۔

کہئے! کیسی چیز آپ کو بنا دی!

قیمت فی شیشی چار روپے

خط و کتابت و مار کا پتہ :- امت دھار انعام لاہور

الہ شتھ۔ مینجر امت دھار اوشدالیہ امر دھار ایشون امت دھار روڈ امت دھار ڈاکخانہ لاہور

## دیدار الہی

یہ ایک تازہ اور نئی تصنیف ہے جو آپ نے شاید نہ پڑھی ہوگی۔ اس کتاب میں حدیث اعتصام علماء علیہ  
جس میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق تعالیٰ کا دیدار فیض آثار پانے کی کیفیت بیان  
کی گئی ہے۔ اصل حدیث شریف کی تشریح حافظ الحدیث امام ابن رجب حنبلی نے عربی میں کی ہوئی ہے  
جس کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ لکھائی، چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت جلد ۳۔ بے جلد ۹۔ محصول ڈاک  
علیحدہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ :- مینجر دفتر اخبار الہدیت امت دھار

## مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارا فریدان الہدیت

علاوہ انیس روزانہ تازہ شمارہ شہادت آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی

سل دوق۔ دمہ کھانسی۔ ریش۔ کمزوری سینہ کو رفع

کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جویان یا

کسی اور دھڑ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے

دو چاندن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد

استعمال کرنے سے طاقت کمال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت

بخشنا اس کا ادنیٰ کسر نہیں ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی

سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔

بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر

کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال

ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی

قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۴۔

آدھ پاؤ بلیٹ۔ پاؤ بلیٹ مع محصول ڈاک۔ مالک

سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اپنی برہائے ایک پاؤ کی

قیمت مع محصول ڈاک تقریباً پچاس روپے آدھ۔

نہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اندھنی بذریعہ دلی

ماہ و سیرت کی شہادتوں میں سے کچھ

جناب مولوی امیر علی صاحب شہینیاں۔ فی اللہ

جو مومیائی منگوائی دعدن مرصعہ کو استعمال کر کر مجھ کو

آج خبر دی گئی کہ کھانسی جو بہت زیادہ تھی اس میں

اب تخفیف ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ تین پاؤ کو

ارسال فرمائیں ۲۰ ۲۰ ۲۰

جناب شیخ ملا حسین صاحب رسولی۔ میں نے مومیائی

منگوا کر کھانسی میں استعمال کی تھی۔ جس سے فائدہ ہوا

تھا۔ اب بہت جلد تین چھٹانک ارسال فرمائیں۔

۲۰ ۲۰ ۲۰

بہار چشما۔ حکیم اعلیٰ خان۔ ہری کے والد کی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ ف۔ ر۔ کے لئے۔ قیمت شش روپے



(بقیہ مضمون (۱۵ صفحہ ۱۷)

یہ ہوگا کہ ماسکو کی طرح یمن گروہ بھی جرمنوں کے جوانی  
حملوں کے خطرے سے نہ صرف محفوظ ہو جائیگا۔ بلکہ  
اس علاقے میں ساری جرمن فوج گھر جائے گی۔ جو  
یمن گروہ کو فوج کرنے کے لئے پانچویں قبل برسی تھی  
جنوب میں جرمنوں کی حالت کا اندازہ صرف  
اس حقیقت سے ہی کیا جاسکتا ہے کہ مشرقی یوکرین  
میں بحیرہ اسود کے ساحل کے ساتھ ساتھ تفقاز کی  
طرف بڑھنے والی جرمن فوجوں کا کمانڈر فیلڈ مارشل  
کلائیٹ راستوف سے اور بعد میں کریمیا میں شکستوں  
کی وجہ سے اپنے عہدے سے موقوف کر دیا گیا۔ شمال  
مشرقی یوکرین میں خارکات کے علاقے میں جرمن  
فوجوں کا کمانڈر فیلڈ مارشل راشناؤ بھی واپس  
رومن بلایا گیا۔ وہ راستے میں ہی مر گیا۔ اور جرمنوں  
نے اعلان کیا کہ اس کی موت دودھ پڑنے کی وجہ سے  
ہوئی ہے۔ چند روز قبل خبر آئی تھی کہ خارکات کے  
جنوب میں جرمن فوجیں شکست کھا کر واپس ہٹ  
آئی ہیں۔ روسی فوجیں خارکات سے صرف بارہ میل  
دور رہ گئی ہیں۔ اور راشناؤ نے خارکات بھی  
خالی کر دینے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ خارکات  
پر جنوب کے علاوہ شمال میں اوریل کی جانب سے  
بھی روسی فوجیں اس طرف بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔  
کریمیا کے متعلق جرمنوں نے ایک گپ بانی کہ انہوں  
نے بندرگاہ فیدوسیہ روسیوں سے دوبارہ چھین  
لی ہے۔ یہ اعلان ۱۸ جنوری کو کیا گیا۔ مگر ۱۹ جنوری  
کو دوسرے ہی دن خود اعتراف کر لیا کہ فیدوسیہ  
پر جرمن ہوائی جہاز اور فوجیں حملے کر رہی ہیں۔  
اس کے برعکس غیر جانبدار نامہ نگاروں نے ماسکو  
کے ان اعلانات کی تصدیق کی۔ جن میں کہا گیا تھا  
کہ کریمیا کی بندرگاہ سیواسپول کا جرمنوں نے  
محاصرہ ترک کر دیا ہے۔ اور وہ اس کو کوشش میں ہیں  
کہ قبل اس کے کہ وہ کریمیا میں گھر کر تباہ ہو جائیں  
اس جزییرہ خاسے واپس نکل بھاگنے میں ہیں۔  
لیبیا جرمنوں کی فوجی طاقت میں یہ انقلاب صرف

روس میں ہی نہیں آیا۔ شمالی افریقہ میں بھی ان کی یہی  
حالت ہوتی رہی ہے۔ جہاں لیبیا میں محوریوں کی  
آخری محصور چوکی حلقایہ پر بھی ۱۸ جنوری کو برطانوی  
فوج کے جنوبی افریقہ کے دستوں نے قبضہ کر لیا۔  
اور مصر کی سرحد سے لیکر لیبیا کی مغربی سرحد تک  
کوئی محوری فوج باقی نہیں رہی۔ سارا لیبیا محوریوں  
سے پاک کر دیا گیا۔ حلقایہ میں محوری فوج نے  
غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ جس کا مطلب  
یہ ہے کہ ان کے پاس جس قدر سامان جنگ تھا  
وہ صحیح وسلامت انہیں برطانوی فوج کے حوالے  
کرنا پڑا۔ یہاں ۵ ہزار ۵ سو محوری فوج گرفتار  
کی گئی۔ جن میں سے قریباً ۲ ہزار جرمن تھے۔ دو  
اطالوی جرنیل اس فوج کے کمانڈر تھے۔ اور ان  
کے ساتھ ایک اعلیٰ جرمن افسر میر باش بھی تھا۔  
مشرقی بعد [مشرقی بعد میں چین کے سوا اور کسی  
محاذ پر حالت ابھی تک تسلی بخش نہیں۔ چین میں  
مارشل چیانگ کا ٹی شیک کی فوجوں نے جاپانیوں  
چیانگ شا کا سارا علاقہ خالی کر لیا ہے۔ اس  
علاقے میں ایک آخری لڑائی میں ۳ ہزار جاپانیوں  
کے گھاٹ آتا سے گئے۔ اور اب چینیوں نے جاپانیوں  
کے خلاف شمال میں اور مشرق میں جارحانہ اقدامات  
شروع کر دیئے ہیں۔ مگر بحر الکاہل کے جزائر اور  
ملائی میں حالات تشویشناک ہے۔ جہاں جاپانی سنگاپور  
کو محصور کرنے کے لئے اور دگر کے جزائر پر فوجیں  
اتارنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور ملائی میں  
اس حد تک پیش قدمی کر گئے ہیں کہ سنگاپور خشکی  
کی راہ سے ۷۵ میل دور رہ گیا ہے۔ ملائی کے  
علاوہ جاپانی برما کے جنوبی صوبے ماسرم میں بھی  
داخل ہو گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے ایک ہوائی  
اڈے ٹواٹے پر قبضہ کر لیا ہے۔ فلپائن بونیر  
اور سراوک میں امریکن فلپائن اور ڈوچ فوجیں  
سنگاپور کی حفاظت کیلئے ہی جاپانی فوجوں کا مقابلہ کر رہی  
ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق ملائی میں برطانوی  
فوجوں کی امداد کیلئے مزید ہوائی جہاز بھیج گئے ہیں۔

## اتر سرس جمعیت علماء کا قیام

جمعیت علماء پنجاب کے سلسلہ میں اتر سرس میں بھی  
جمعیت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے صدر مولانا  
ثناء اللہ صاحب، نائبین صدر مولانا عبد البکر  
صاحب، مولوی عبد اللہ صاحب بھوجپوری، ناظم  
مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی مقرر ہوئے ہیں۔  
جمعیت علماء پنجاب کی ضلعواری کانفرنس کے  
سلسلہ میں اتر سرس میں ۱۳ فروری کو پہلی کانفرنس منعقد  
ہوئی۔ جس میں مولانا احمد سعید دہلوی۔ مولانا  
حفظ الرحمن صاحب۔ مولانا داؤد غزنوی۔ مولوی  
محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ مولوی عبد الغفار صاحب۔  
مولوی اسماعیل و مولوی عبد الواحد صاحبان آن  
حضور انوالہ، مولوی محمد شریف صاحب ہوشیار پوری  
مولوی خلیل الرحمن اور مولوی عبد الزبیر لاہوری  
شرکت فرمائیں گے۔ شائقین اس کانفرنس میں  
شریک ہو کر داخل حسنت ہوں۔

اس کے بعد علی ہذا القیاس ہر ضلع میں ایک  
ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔

المعلمین: مولوی عبد الحمید خادم پرمیگنہ  
سیکرٹری دفتر مجلس استقبالیہ اجلاس علماء  
جمعیت العلماء ہند۔ لاہور

کتاب شہادت مصنفہ کے چار مقدمے و  
مرزا حیرت دہلوی مرحوم کتاب شہادت جلد اول

راقم کے پاس ہے۔ اس سے آگے مزید مجلدات  
کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کے پاس ہوں یا جائے  
فروخت کا علم ہو تو بذریعہ اخبار مطلع فرمائیں۔  
ملک امام خاں صاحب و ملک بدانت اللہ صاحب  
خصوصاً توجہ فرمائیں۔ (دیکھئے ناظرین الہدیہ)  
مضامین آئندہ مولوی نذیر الہی صاحب گرجا کی مولوی

محمد ابو الخیر صاحب۔ عبد العزیز صاحب۔ مولوی عبد الحنان  
۲ عدد۔ مولوی محمد شریف صاحب۔ ابو الخیر صاحب۔

غیر مقبول آہ مجلس تحفظ ناموس اسلام۔ رواداد  
مجلس۔ معاندین شہید جواب دیں۔

ویدار لکھنؤ کا۔ از پشت آئینہ انبیا تا بیت کیا ہے۔ قیمت ۱۰ روپے الہدیہ

## شیعہ مذہب کی تردید میں

یہ بڑی قیمتی کتاب ہے۔ جو شاہ تحفہ اثنا عشری عبدالمعز صاحب محدث دہلوی نے شیعہ مذہب کی تردید میں لکھی تھی۔ اس میں شیعہ مذہب کے بارہ فرقوں کی ایسی تردید کی گئی ہے کہ ان تک ان کی طرف سے اس کا جواب نہیں بن پڑا قابل مطالعہ ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت تین روپے چار آنے (بچے)

تحفہ مجددیہ مجدد الف ثانی کے ان مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ جو آپ نے عنایتاً شیعہ کے رد میں لکھے ہیں۔ یہ ایک قیمتی کتاب ہے۔ باوجود ضمیمہ کے قیمت بہت کم ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸۔ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ خلافت محمدیہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت ائمہ ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مؤمن اور متبعی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ و نفاق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۔ ۲۔ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ خلافت اہلسالک اس رسالہ میں خلافت اصحاب کو نہایت دلچسپ اور چمکدار بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مذہب کو بھی انکار کی گئی نہیں رہتی۔ قیمت صرف دو آنے (۲)

## حسین از دینار

امام حسینؑ اور یزیدؑ کے معاملے کو امام ابن قتیبہؒ نے نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ جسے پڑھ کر ناظرین اصل حالات سے واقف ہونگے۔ اردو ترجمہ ہے۔ جدید ادب ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵ روٹ ۱۔ محصول ڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہ اصل قیمتیں درج ہیں۔

## مختصر دفتر الہدیث امرتسر

رجسٹر ڈائل نمبر ۳۵۲

## حدیث کی پہلی کتاب

اس میں رسول اکرمؐ اٹھائیس احادیث مبارکہ جو مختلف احکامات کے متعلق ہیں۔ درج ہیں۔ جن کا ہر مسلمان مرد، عورت بچے، بوڑھے کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہر حدیث شریف کے بعد اس کی تشریح و تفصیل کر کے اس میں نئی شان پیدا کر دی ہے۔ خوشخط آسان باغراب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳۔ ۴۔ سیرت نبویؐ کی مختصر مگر جامع کتاب ہے۔ اس میں تمام حالات اس طرز پر لکھے گئے ہیں کہ جن سے تمام حضرات سبق حاصل کر سکتے ہیں قیمت صرف ۱۲

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لہندے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار۔ سلاخہ انداز و زخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، ایفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعویٰ خط لیس فارم۔ ریشہ اور لیس وغیرہ بھیجوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط کتابت نرخ وغیرہ لے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد خود بخود دنگا بک بن جائیں گے۔ پتہ ۱۔ نیچر ثنائی برقی پریس۔ مال بازار امرتسر

## انتخاب صحیحین

یعنی حدیث شریف کی دو تہند انتخاب صحیحین کتب بخاری و مسلم شریف کا خلاصہ۔ جس میں ہر مسئلہ پر دو دو چار چار احادیث درج ہیں۔ اصل کتاب عربی میں تھی یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ ہر مسلمان کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۱۔ اسلام میں کیسے کیسے دولت مند دولتمند صحابہ صحابہ کرام ہوئے ہیں جنہوں نے دین خلیفہ کی تبلیغ کے لئے اپنی دولت راہ خدا میں قربان کر دی۔ دولت کمانے کے صحیح طریقے اور اوائے قرص کی سنون دعائیں درج ہیں۔

## کیوں نہ یقین کیجئے

جبکہ عین یقین ہو

وہ اس طرح کہ ہر ایک ضرورت مند صاحب طبی پر بلا قیمت و صرفہ ڈاک و غیرہ لئے بغیر پڑھے آنا میں ۱۵ دن لگانے کو ہندوستانی میرے کا سرمہ برائے آنکھوں نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ جس کے استعمال سے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر قرآن منگواتے ہیں۔ کیسی اچھی سند اور کیا ہی خوب ثبوت ہے۔ دوبارہ قدر و انداز سے التماس ہے کہ ۵۰ سال کے تجربے ثبات ہوا کہ اس سرمہ میں کچھ اجنبی کی مقدار بڑھا دی جائے تو مفید سے مفید تر ہو جائیگا۔ لہذا ان اجزاء کی مقدار بڑھائی گئی اور دو سال سے دیکھا جا رہا ہے کہ واقعی اب نہایت ہی مفید ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ خواہ نمونہ ہی طلب فرما کر آزمائش فرمائیے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ آنکھوں کے ان امراض میں ایک مرتبہ ضرور آزمائش کر کے دیکھئے نہ نہایت ہی ثبات ہوگا لہذا کہ سے پانی چھو رہنا۔ روہے جو کچھ کوئی کے دانے۔ گرنولس ہمالا۔ برگوشت۔ ناخونہ۔ پانی۔ روہی۔ خواہش چتر پرائی سرخی۔ ضعف بصارت۔ نیز غافلہ چشم ہے۔ آنکھوں کے ہر مرض کا صحیح اندازہ کر کے اس سرمہ کو استعمال کیا جائے۔ چند دن میں آپ کو بخوبی فائدہ معلوم ہوگا۔ قیمت قیم اعلیٰ سفید سے موتوں اور میرے کا مرکب دس روپے تولہ۔ قسم اوسط بھورا میرے و دیگر بیش قیمت لادویات کا مرکب پانچ روپے تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کا سرمہ ایک روپہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اسیرو لاشانی دھوا پتہ ۱۔ ڈاکٹر ابو نعیم محمد نجف صاحب شاخ خانہ جامع مسجد لاہور۔ پتہ ۱۔ پتہ ۱۔ پتہ ۱۔ پتہ ۱۔

السلامی لٹریچر۔ دعائے عمر و دیگر ضروری عام دعائیں۔ قیمت ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔



## انتخاب الاخبار

۲۰ فروری ۱۳۳۹ھ

آج ہر فردی ملک پنجاب کے بیوپاریوں کی ہڑتال جاری ہے۔ اب تو انہوں نے سٹیگرہ بھی شروع کر دیا ہے۔ بعض مقامات پر سٹیگرہ بھی ہو رہا ہے۔

افریقہ میں جرمن جنرل ڈومیل کو کھدہ پہنچ گئی ہے۔ جس سے وہ لیبیا میں بن غازی پر ہیر قابض ہو گیا ہے۔

آئر لینڈ کے صدر مسٹر ڈی ویرانے شمالی آئر لینڈ میں امریکن فوج کی آمد پر انتخاب کیا ہے۔ انگلستان کی پارلیمنٹ میں چرچل ڈارٹ پر اعتماد کی تحریک ایک کے مقابلہ میں ۴۴ آؤ کی تائید سے پاس ہو گئی۔

حکومت افغانستان نے سر اقبال مرحوم کے مزار کے لئے نہایت قیمتی پتھروں کا ایک آئینہ بھیجے جو پچیس ہندو قوں میں بند ہو کر آیا ہے اس کا وزن ڈیڑھ سو من ہے۔

(انسوس) خلافت شریعت کام ہے) دار فہد و بشرین ریوس نے کولمبیا کی سپلائی میں کمی اور جنگی ضروریات کے پیش نظر میں لائن اور برائی لائن پر چلنے والی چند گاڑیوں کو یکم ذی قعدہ سے بند کر دیا ہے۔ آئندہ مزید کمی کا امکان ہے۔

برطانوی فوجوں نے ملایا کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور سنگاپور میں جمع ہو گئی ہیں۔

سنگاپور کی اطلاع ہے کہ وہاں کے گورنر ایل سنگاپور کو ریڈیو پر پیغام دیا ہے کہ گزشتہ چند روز میں ہمیں بھاری ملک پہنچ گئی ہے۔

لندن میں ایک روسی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں ہر جگہ کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ بہت سا علاقہ واپس لینے کے علاوہ کئی ہزار جرمنوں کو بوت کے کھاٹ اتار چکی ہیں۔

منچون کی اطلاع ہے کہ شہر مولین خالی

کرتے وقت دشمن کی طرف سے سخت مزاحمت کی گئی مگر اس سے ہمارے تھیلے میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑی۔

جنگ کنگ دھدر مقام غیر مقبوضہ چین کی اطلاع ہے کہ پانچ دن کی جنگ کے بعد جاپانی شکست کھا کر شہر کینٹن کی طرف بھاگ گئے۔

بحرالکابل کے جزیروں پر جاپانی طیارے حملے کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض جزائر پر انکا قبضہ بھی ہو گیا ہے۔

میلون نے اپنے برسر اقتدار آنے کی ۹ ویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں شرفاء کی شکست کا اعادہ نہیں ہو سکتا۔

## دعا، قوت پر موصو

کسی مصیبت خاصہ کے جنگ کے زمانے میں محدثین اور حنفیہ بھی اجازت دیتے ہیں کہ پانچوں نمازوں میں بعد رکوع امام دعاء کرے اور مقتدی آمین کہتے جائیں۔

اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْنَنَا وَ اَيُّمْنَا وَ اَمْنًا  
رَوْعَاتِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَقْلُبْنَا بِغَضَبِكَ  
وَلَا تُهْلِكْنَا بِغَضَبِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَسْلُطْ  
عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا تَرْتَبْنَا تَقْبَلُ مِنَّا  
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ط

ملہ درختار۔

سنگاپور سے اعلان کیا گیا ہے کہ غالب جاپان سنگاپور کی سپلائی کے تمام راستے بند کرنے کی کوشش کرے گا۔ جس سے سخت تکلیف کا اندیشہ ہے۔

سنگاپور کی شہری آبادی کا اندازہ دس لاکھ تک ہے جو ملائیں، چینی، ہندوستانی اور یورپیوں پر مشتمل ہے۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار ہری جن میں لکھا ہے کہ امیروں کو چاہئے کہ اپنی ضروریات کے مطابق روپیہ اپنے پاس رکھے کہ باقی سوسائٹی کے حوالے کر دیں۔

نیجا کے دوکانداروں نے ہمدردی کے طور پر دہلی کے دوکانداروں نے بھی ایک دن ہڑتال کی۔

## بقیہ مقتضات

مولوی عبداللہ ثانی کا مقدمہ ۲۱ جنوری ۱۳۳۹ھ کو سٹیٹ پریس ختم ہوئی۔ گواہان استغاثہ پر جرح کے لئے ۲ فروری ۱۳۳۹ھ مقرر ہوئی۔ خدا انجم بخیر کرے۔ آمین!

یاد و رفتگان | میرے والد بزرگ شیخ شیر محمد صاحب سو برس سے زائد عمر پاکر طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انشاء اللہ شیخ فضل الدین سوداگر جفت اتر

ایضاً | مولوی فیض اللہ صاحب لمسانی انتقال کر گئے۔ انشاء اللہ انا اللہ را جوں۔ مرحوم بڑے مومن اور متقی شخص تھے۔ عبدالرشید صدیقی انصاف۔

فاطمینہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء شغرت کریں۔ اللہ تعالیٰ غفر لہم و ارحمہم

## بقیہ مضمون از ملکی مطلع

”روس و برطانیہ اور ایران کے درمیان جس معاہدے کے متعلق ایک مدت سے گفتگو جاری تھی اس پر ہجرات کے دن طہران میں دستخط ہو گئے اس کی دفعات کا خلاصہ یہ ہے۔“

(۱) روس و برطانیہ کی طرف سے ایران کے استقلال حدود و سلطانی اور سیاسی آزادی کا اعتراف۔

(۲) روس و برطانیہ اور ایران کے درمیان حلفیہ رشتوں کا ارتباط۔

(۳) روس و برطانیہ کی طرف سے ایران کے خلاف ہر جارحانہ اقدام کی ممانعت کا اقرار۔

(۴) ایران میں روس و برطانیہ کو بری، بحری اور ہوائی فوجیں رکھنے کا حق ہو گا۔ اور یہ فوجیں خاتمہ جنگ سے چھ ماہ بعد ہٹ لی جائیں گی۔

(۵) یہ معاہدہ فوجیں ہٹانے کی تاخیر مقرر ہونے تک ہر قرار سے ہے گا۔

(۶) ایران کی طرف سے اقرار کہ صرف اسی حکومت کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم رکھے جائیں گے جس کے ساتھ روس و برطانیہ کے سیاسی تعلقات ہونگے۔ (انقلاب لاہور ۳ فروری ۱۳۳۹ھ ص ۱)



بسم الله الرحمن الرحيم

# الہدیت

۱۹۔ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ

## خدا اور مسیح

جب سے قرآن مجید نے مسیح کی الوہیت کی تردید کر کے مسئلہ تثلیث کو توحید کی شکل میں دکھایا ہے عیسائیوں نے اس کی تشریح مختلف طریقوں سے کی ہے ہندوستان میں سب سے پہلے پادری فنڈر نے الوہیت مسیح کی تصحیح کرنے کی کوشش کی۔ اس مسئلہ کے آخری معجمین آج کل کے مسلم عیسائی مصنف ہیں جن میں پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے چوٹی کے اہل قلم شمار ہوتے ہیں۔ یہ صاحب وہی ہیں جن کی تین کتابوں کے جواب میں ہم نے کتاب اسلام اور مسیحیت شائع کی ہے۔ اپنی صاحب نے عیسائی رسالہ اخوت میں ایک مضمون شائع کر دیا ہے۔ جس کی مرخی ہے:-

”ہم یسوع مسیح کی پرستش کیوں کرتے ہیں۔“ یہ مضمون واقعی اس قابل ہے کہ اس کو خوب غور سے پڑھا جائے۔ مدیر صاحب رسالہ اخوت نے ہمیں خاص طور پر توجہ دلانے کو لکھا ہے کہ:- توقع ہے کہ مولانا شفاء اللہ صاحب اس مضمون کی مدد سے اس مسئلہ (الوہیت مسیح) کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اگر ایسے الہدیت میں بھی شائع کر دیں تو عین نوازش ہوگی۔ اس لئے ہم نے مدیر صاحب کی سفارش پر اس

مضمون کو غیر سے پڑھا تو طوالت اور تکرار کے لحاظ سے اس کو استاد غالب کے اس شعر کا مصداق پایا:-

لے تو عشر میں لے لوں زبان نامح کی عجیب چیز ہے یہ طویل مدعا کے لئے مضمون کی روح رواں صرف دو تین فقرے ہیں جن کے متعلق آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

”یہ بات سرے سے غلط ہے کہ مسیح کلیسا ایک انسان کو خدا بناتی ہے۔ اس کے برعکس اس کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا نے تجسم اختیار کیا اور انسان بنا۔ ان دونوں عقائد میں بعد المشرقین ہے۔“

یسوع مسیح کامل خدا اور کامل انسان ہے، نفس ناطقہ اور انسانی جسم سے موجود۔ وہ اگرچہ خدا اور انسان ہے تاہم وہ نہیں بلکہ ایک ہی مسیح ہے وہ ایک ہی ہے اس طور پر نہیں کہ الوہیت کو جہانیت سے بدل ڈالا بلکہ اس طور سے کہ انسانیت کو الوہیت میں لے لیا۔ یعنی الوہیت نے انسانیت کو پہن لیا۔

(اخوت لاہور بابت دسمبر ۱۹۳۱ء ص ۱۱)

الہدیت ہم پادری برکت اللہ صاحب کی اس صفات گوئی کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے آپ کے

اپنا عقیدہ صاف لفظوں میں بتا دیں لیکن ہمارے علم میں اس سے کچھ اضافہ نہیں ہوا۔ کیونکہ قرآن مجید نے ہم کو عیسائیوں کے عقیدہ متعلقہ مسیح کی دو صورتیں

دکھائی ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے:-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ دَبَّحَ

پادری صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ

اسی عقیدہ کے تامل ہیں۔ اسی بنا پر آپ اپنے کو

موجد کہتے ہیں۔ ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم آپ کو

دوسرا عقیدہ اختیار کرنے پر مجبور کریں۔ جس کا

ذکر قرآن مجید کے ان الفاظ مبارکہ میں آیا ہے:-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثٌ ثَلَاثَةٌ ۚ دَبَّحَ ۚ

ہاں جو عقیدہ آپ نے اختیار کیا ہے ہم اسی کی

بابت کچھ عرض کرتے ہیں۔ پادری سلطان محمد خان

صاحب نے آپ کے متعلق جو تعریفی فقرات لکھے

ہیں وہ یہ ہیں:-

”آپ بڑی شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ منطق،

تلفظ، لکھنے پر دھیرہ رکھتے ہیں۔ منطق میں آپ نے

ایک کتاب لکھی ہے وغیرہ وغیرہ۔

(اخوت بابت نومبر ۱۹۳۱ء ص ۱۱)

اس لئے ہم اکیلے پادری برکت اللہ صاحب سے

نہیں بلکہ ہر وہ پادری صاحبان سے منطقی طریق

پر خطاب کرتے ہیں۔

سوال الوہیت اور ذات مسیح کی باہمی نسبت

کیا ہے؟ یعنی دونوں میں تلازم کی نسبت ہے، یا

عرض منکس کی۔ یعنی بقول آپ کے جب الوہیت

نے انسانیت کو پہن لیا ہے ان دونوں میں کبھی

علیحدگی (انفکاک) بھی ہوا ہے یا نہیں؟ اگر کسی

وقت ہوا ہے تو اس وقت مسیح کی حقیقت کیا تھی

۱۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے وہ خدا کے

منکر ہیں۔ ۱۲۔

۲۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے وہ

خدا کے منکر ہیں۔ ۱۳۔

ملاحظہ فرمائیے۔ الوہیت مسیح اور جہانیت۔ الوہیت مسیح اور جہانیت۔ الوہیت مسیح اور جہانیت۔

یعنی وہ کامل خدا اور کامل انسان بھی تھا۔ اگر ان میں  
مکالمہ تھا اور یہ ہوتا بھی چاہئے کیونکہ بصورت  
انفکاک تفسیر مطالع عام صادق آیت کا اور حالت  
انفکاک میں مسیح کو جسد کرنا یا اس میں شان الوہیت  
ماننا جائز نہ ہوگا۔ اسی لئے عیسائی اصحاب غالباً  
انفکاک کے قائل نہیں ہونگے۔ پس عقیدہ تلازم  
کی صورت میں حسب روایت انجیل مسیح نے مصلوب  
پر جان دیتے ہوئے یہ کیوں کہا :-  
"اسے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"  
(انجیل متی باب ۲۷)

مسیح کے اس مقولہ سے عیان ثابت ہوتا ہے کہ  
الوہیت اور ذات مسیح یکاثر و یکم کی نسبت نہ تھی  
بلکہ ذات الوہیت معاذ اللہ اس شرک اعتقاد تھی  
سے سید بنی میں کوئی کب کسی کا ساتھ دیتا ہے  
کہ تاریکی میں سایہ بھی پیدا ہوتا ہے انسان سے  
قرآن مجید نے منطقی طریق پر اس عقیدہ کا ابطال  
ان الفاظ میں کیا ہے :-

قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا اِنْ  
اَرَادَ اَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ  
وَاُمَّةً مِّنْ بَنِي الْاِنْسَانِ جَمِيعًا ۚ رَّبُّكُمْ  
عَلِيمٌ ۚ

قرآن مجید کا یہ بیان ابطال لازم کے طریق پر  
یعنی ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔  
علم منطق کا اصول ہے۔ الشئی اذا ثبت ثبت  
بلوازمہ جب کوئی چیز ظہور پذیر ہو تو اپنے  
لوازم کے ساتھ ہوتی ہے (ذات الوہیت کے  
لئے غلبہ اور قہر لازم ہے۔ آیہ کریمہ وَهُوَ الْقَاهِرُ  
فَرُوقٌ بَيْنَهُمَا سے شان خداوندی عیاں ہے  
اسی لئے فرمایا کہ

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هٰٓؤُلَآئِ  
اَسْوَافَ الَّذِيْنَ هُمْ يَدْعُوْنَ ۚ سَوَآءٌ  
عِنْدَ رَبِّكَ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُتَكِبِّرُوْنَ  
الَّذِيْنَ هُمْ يَدْعُوْنَ ۚ

تو مغلوب و مقہور نہ ہوتا لیکن وہ دشمنوں سے مغلوب  
و مقہور ہوا۔ فقیر صاف ہے کہ وہ اللہ نہیں تھا۔  
یہ ہے قرآنی دلیل ابطال لازم بصورت قیاس استثنائی  
پادری صاحبان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ  
وہ اس قیاس استثنائی کے دونوں مقدموں یا  
کمی مقدمہ کو غلط کہتے ہیں تو جسد کر کے آگے نہیں  
مولانا حالی مرحوم نے خدا کی شان میں کیا ہی سچ  
کہا ہے :-

خود اور ادراک رنجور ہیں و ان  
مرد و ہر ادنیٰ سے مزدور ہیں و ان  
جہاندار مغلوب و مقہور ہیں و ان  
نبی اور نعلیق مجبور ہیں و ان

نہ پرستش ہے اجارہ و رہبان کی و ان  
نہ پروا ہے احرار و ابرار کی و ان  
القیس اور علی پوری مرید و اس بجاؤں کے  
عیسائیوں کے اس عقیدے اور تمہارے اس  
عقیدے میں کیا فرق ہے جس کا اظہار تم لوگ  
ان شرکوں میں کیا کرتے ہو :-

(۱) وہی جو متوسی عرش ہے خدا ہو کر  
اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر  
(الفقیر المرقوم)

(۲) پودہ انسان میں آکر خود دکھانا تھا جلال  
رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو  
دانوار الصوفیہ یا لکھنؤ بابت جنوری ۱۳۱۸  
شیعہ مومنون آپ بھی بتاؤ کہ آپ لوگوں کے  
عقیدے میں اور عیسائیوں کے عقیدے میں  
کیا فرق ہے جس کا اظہار آپ لوگ کیا کرتے  
ہیں۔

تسیم جنان و جہنم سے یعنی اجارہ شیطان  
علی کل شئی قدیر علی ہے  
اگر مسیحی عقیدہ اور تمہارے عقیدہ میں فرق نہیں  
تو کیا کہ ان پر تو کفر کا فتویٰ لگایا جائے اور آپ  
پر ایمان کا ؟  
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هٰٓؤُلَآئِ

آہ! مولانا حالی کو خدا بننے۔ کیا ہی سچ کہہ گئے ہیں  
سے کتاب اور سنت کا ہے نام باقی  
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

## قادیانی مشن

## مرزا صاحب نبی تھے نہ مجدد

لاہوری جماعت مژدائیہ کا اجاز پیغام صلح  
ایک مضمون کی سرخی یوں لکھتا ہے :-

"اس دور کے مجدد کو کیوں نہیں مانتے !

پیغام صلح ۱۴ جنوری ۱۳۳۸ء (مت)  
چونکہ وہ مرزا صاحب کے حق میں نبوت و رسالت  
کا عقیدہ نہیں رکھتا لیکن ان کو مجدد ماننا ہے  
اس لئے ہم سے سوال کرتا ہے کہ ہم مرزا صاحب  
کو مجدد کیوں نہیں مانتے ؟ آج کی صحبت میں ہم  
اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ اور پیغامی جماعت  
سے اس کی قبولیت کی امید رکھتے ہیں۔

مجدد کا وقت حدیث شریف میں آیا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی  
کے سر پر ایسا شخص یا ایسے اشخاص پیدا کرتا رہے گا  
جو دین اسلام کو رسوم قدیمہ سے پاک صاف کر کے  
پیش کرتے رہیں گے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے شخص کو مجدد کے  
لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔

مرزا صاحب کی تحریرات اور ان کی جماعت  
کی تصنیفات و اخبارات سے یہ امر بالوضاحت  
ثابت ہوتا ہے کہ صدی کے سر سے مراد ان صاحبوں  
کے نزدیک صدی کا شروع ہے۔ دیکھئے ان کے  
رسائل و ضرورت مجدد اور امت محمدیہ میں مجدد وغیرہ  
اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ  
مجددیت کس زمانہ میں شروع ہوا۔ اس سے پہلے  
اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ مرزا صاحب  
کے دعویٰ کتنے اور کیا کیا ہیں اور ان میں نسبت

مرزا صاحب کی حقارت و نفرت کے قائل و قائلین کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔

کیا ہے ۱۹ اسلامی اصطلاح میں آپ کے دعاوی تین ہیں۔ (۱) مجدد۔ (۲) مسیح موعود۔ (۳) رسول۔ رسول کا لفظ ان سب کو جامع اور اعلیٰ ہے۔ مجدد اس کے ماتحت ہونے کی وجہ سے کم درجہ ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے پہلے مجدد تو بہت ہوئے مگر رسول کا نام میرے سوا کسی کو نہیں ملا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۹۳)

مطلق اصطلاح میں یوں سمجھنا چاہئے کہ مجدد رسول سے عام ہے اور رسول خاص ہے۔ ان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ خاص کے مادے میں عام کا تحقق ہوتا ہے۔ جیسے انسانیت کے ساتھ حیوانیت کا تحقق بھی ہوتا ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب چودھویں صدی کے آغاز سے بہت عرصہ پہلے تیرھویں صدی کے اخیر میں مدنی رسالت ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے ایک اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں صاف لکھتے ہیں کہ

براہین احمدیہ میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ (ص ۱۳۱) یہی مضمون براہین احمدیہ کے ص ۴۹ پر ملتا ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ نہ نہ تصنیف براہین احمدیہ میں رسالت متعینہ مجددیت کے مدعی تھے چنانچہ اسی لئے آپ نے براہین احمدیہ کے اشتہار میں صاف لکھ لیا کہ

مصنف (براہین) کو اس بات کا بھی علم دیا گیا کہ وہ مجدد وقت ہے۔

پس ہمارا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ نبی و رسول تھے نہ مجدد تھے۔ کیونکہ آپ چودھویں صدی کے شروع میں مدعی مجددیت نہیں ہوئے بلکہ تیرھویں کے اخیر میں مدعی بنے یعنی قبل از وقت ہم لوگ چونکہ فرمان رسالت کے تابع ہیں۔ اس لئے اس کام کے لئے جو وقت حدیث میں آیا ہے

اس سے سرمواخراٹ نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخاطب بھی اس حدیث کو مانتے ہیں بلکہ اسی کی بنا پر وہ ہیں مرزا صاحب کی مجددیت کا قائل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم ان کو حدیث کے دائرے میں محصور کر کے پوچھیں۔

شروع صدی سے دس بیس سال پہلے دعویٰ کرنا والا اس حدیث کا مصداق ہو سکتا ہے۔ اگر کہیں کہ ہو سکتا ہے تو ہر بانی کر کے ہمارے استفتاء کا جواب دیں۔ جو یہ ہے۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علماء ائمہ اس شریعت میں کوئی شخص ذوال آفتاب سے پہلے نماز ظہر پڑھ لے تو اس کا فرض نماز ادا ہو جائیگا۔ حیوا تو دردا۔ احمدی دوستو! یہ ہے بحث کا مرکزی نقطہ۔ ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا بس اک نگاہ پہ پھیرا ہے فیصلہ دل کا (باقی حسب ضرورت)

## اہل حدیث سب قائل کو مانتے ہیں

(۴۲)

واقعہ ماضی مولانا محمد حسین صاحب بٹاوی مرحوم کی دختر کے نکاح کے موقع پر پنجاب کے مشاہیر علماء جمع ہوئے تھے۔ میں بھی طالب علمی حیثیت سے اپنے استاد و مکرم مولانا احمد شاہ صاحب مرحوم امرتسری کے ساتھ گیا تھا۔

حافظ محمد صاحب مرحوم مصنف تفسیر محمدی (ساکن لکھنؤ کے ضلع فیروز پور پنجاب) بھی شریک مجلس تھے۔ دفعہ کرتے ہوئے آپ نے گردن کا مسح نہ کیا۔ تو ایک صاحب نے کہا کہ خفی لوگ گردن کا مسح کرتے ہیں اور اس پر حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا حدیث تو ضعیف ہے مگر شکر ہے کہ خفی بھائی (دہریہ) حدیث کا نام تو لیتے ہیں۔ انبار الفقہ امرتسری نے جو سلسلہ اعتراف

جاری کر رکھا ہے کہ اہل حدیث جماعت قلیل نفل حدیث کو نہیں مانتی۔ حسب مقولہ حافظ صاحب مرحوم ہیں اس سے خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس سلسلہ سے خوشخو آتی ہے کہ ہمارے خفی بھائی حدیث کے بڑے قدر دان ہیں۔ گویا وہ یوسف کی محبت کے ادعا میں حضرت یعقوب کو بھی طعنہ دیتے ہیں کہ آپ کو یوسف سے محبت نہیں ہے۔ یا للعجب! الفقہ کے جوابات کے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ آج چوتھا نمبر درج ہے ناظرین اس سلسلہ کو غور سے پڑھیں۔ (دہریہ الفقہ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔)

حدیث ختم ابو ہریرہؓ سے بعد بیان کرنے حدیث کے بالفاظ مروی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاعلموا ان الارض لله ورسوله (بخاری باب اخراج یہود من جزیرۃ العرب) یعنی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ و باقی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ نبی کسی چیز کا مالک نہیں۔ حتیٰ کہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ حضور تو کہیں کہیں زمین گل کا مالک ہوں۔ یہ کہیں کسی چیز کے مالک نہیں۔ بتاؤ یہ لوگ اہل حدیث ہیں یا منکر حدیث؟

(الفقہ ۴ نومبر ۱۳۲۸ء ص ۱)

الحديث | یہ کیا عجیب اعتراض ہے جو درحقیقت اس مشرکانہ عقیدہ پر مبنی ہے جو ان لوگوں کا پسندیدہ ہے کہ خدا اور رسول میں فرق نہیں۔ اگر آپ قرآن مجید کو ایک دفعہ بھی پڑھ لیتے یا دوسرے دیوبندیوں دورہ حدیث ختم کرتے تو جان لیتے کہ حدیث کو سمجھنے کے لئے کیا قواعد ہیں۔

سنئے! قرآن مجید میں خدا کی ملکیت خاصہ کا ذکر بار بار آیا ہے۔ مثلاً ارشاد ہے: رَانَ الْأَرْضُ مِنْ بَدَلِهِ يُؤْتِرُ ثَمَرًا مِّنْ

سبیل ارشاد۔ مجلس شہرہ کی ترتیب۔ انتخاب دکان احمد محمد جمہوری اسلام کے شہر لکھنؤ۔ قیمت۔ دو روپے

يُنشَأُ مِنْ عِبَادَةٍ رُفٍّ - ع ۵  
 (۵) لَمْ يَأْتِ فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ  
 وَمَا يَنْفَعُهُمْ وَمَا نَفَعَتِ الْغُرَى رُفٍّ - ع ۱۲  
 کسی بلیغ و بی دان سے پرہیز کیے کہ ان آیات میں  
 مالکیت کا حصہ ہے یا نہیں؟ (ضرور ہے)  
 ان دو آیات کے ساتھ ایک تیسری آیت بھی ملا  
 لیجئے۔ جس میں مشرکانہ عقیدے کا۔ و عذاب لفظوں  
 میں ملتا ہے۔ ارشاد ہے:-  
 كَيْفَ تَكْفُرُ بِاللَّهِ الْمَلِكِ الْأَعَزِّ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الضُّلُّومُ  
 دے بنی! حکومت الہیہ میں تجھے کچھ اختیار نہیں  
 پس حدیث پیش کر دے کہ معنی ان آیات کی روشنی  
 میں یہ ہیں کہ زمین کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے  
 اور اس نے اپنی جہر بانی سے اپنے رسول کو زمین  
 پر حکومت کرنے کا تسلط بخشا ہے۔ اس کی مثال  
 وہ آیت ہے جو غنیمت کے متعلق ہے۔ جس کے الفاظ  
 یہ ہیں:-  
 وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ  
 لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ  
 وَالْيَتَامَىٰ وَالْأَسْفَلِ (پ ۱- ع ۱)

بتائے! جس کی مالکیت میں رسول اور مجاہدین  
 اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ وغیرہ سب خدا کے  
 ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ واللہ تم لوگ قرآن  
 و حدیث کو اگر ایسا ہی سمجھو تو تمہارے حق میں  
 یہ شر خوب صادق آئے گا۔  
 اس کس کہ نہ داند و بداند کہ بداند  
 درجہ مرکب ابدال ہر بسا نہ  
 الفقہ کے نامہ نگار و! ہم آپ کو مشورہ دیتے  
 ہیں کہ اہل حدیث پر اعتراض کرنے سے پہلے حدیث

زمین کا اصل مالک خدا ہے اپنے بندوں میں سے جسے  
 چاہتا ہے اسے چند روزہ حکومت دیدیتا ہے۔ ۱۰  
 آسمانوں میں زمین میں انکے درمیان اور زمین کے بچے  
 جو کچھ ہے سب کی ملکیت خدا سے مخصوص ہے۔ ۱۲  
 جو شخص نہیں جانتا اور سمجھتا ہے کہ وہ جانتا ہے  
 ایسا شخص ہمیشہ جہل مرکب میں مبتلا رہتا ہے۔

کا مطلب سمجھنے کی کوشش کیا کرو۔ اگر سمجھے بغیر عرض  
 کرو گے تو یہ مصرع صادق آئے گا۔ ع  
 میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

## حق پرستی بجا شخصیت پرستی

امام مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب مبارک پوری  
 مدرس مدرسہ عالیہ مؤلف اعظمہ گڑھ  
 مجریہ ۱۴ مئی (۱۳۸۶) سن ۱۳۸۶  
 ج ۱ ص ۱۰۱ ویز صاحب کہتے ہیں:-

۱۔ احادیث کی جس قدر کتابیں ہیں ان میں کوئی  
 حدیث ایسی نہیں ہے جس کے الفاظ رسول اللہ  
 کے الفاظ ہوں تمام احادیث روایت بالمعنی  
 ہیں الی آخرہ (حوالہ مذکور مختصراً)

میں کہتا ہوں یہ بھی علم حدیث سے آپ کی بے خبری  
 و لاعلمی کی قوی دلیل ہے۔ (اصل یہ ہے کہ آپ نے  
 اپنا وقت عزیز تو بی ۱ سے کی تعلیم حاصل کرنے میں  
 صرف کیا۔ غالباً فن حدیث تیلما حاصل نہیں کیا ہوگا  
 ورنہ ایسا نہ کہتے۔

آپ نے اس جگہ پر دو دعوے کئے ہیں۔ لیکن  
 دلیل ایک کی بھی نہیں بیان کی ہے۔ پہلا دعویٰ یہ ہے  
 کہ احادیث کی جلد کتب موجود ہیں کوئی حدیث  
 ایسی نہیں ہے جس کے الفاظ رسول اللہ کے الفاظ  
 ہوں؟ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے کس طرح  
 پہچانا کہ کتب حدیث میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے  
 دین کے ساتھ بیان کریں۔ یہ محض ظن و تخمین ہے  
 جو ہرگز قابل سماعت نہیں ہے۔ اس دعویٰ کا ابطال

خود احادیث و روایات صحیحہ کے مطالعہ سے ہو جاتا  
 ہے۔ اس کی تودید کے لئے کسی برہان کی ضرورت  
 نہیں ہے۔ دوسرا دعویٰ یہ کیا ہے کہ تمام احادیث  
 روایت بالمعنی ہیں؟ اس دعویٰ سے آپ کا دماغ  
 باطل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی آپ نے عدم تدبر کی  
 وجہ سے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ ہمیں بے حد خوشی ہو  
 اگر آپ اپنے اس دعوے پر قائم رہیں اور اسکو

ثابت بھی کریں لیکن میں اس کی توقع بالکل نہیں  
 ہے۔ بہر کیف اب سنئے کہ روایت بالمعنی کا معنی  
 کیا ہے اور اس کے ثبوت سے احادیث کی عبت  
 پر ذرا بھی اثر نہیں پڑتا۔

روایت بالمعنی کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں جو مضمون  
 بیان فرمایا ہو اسی مضمون کو صحابی یا تابعی بعض  
 الفاظ میں تھوڑا سا تغیر کر کے اس طرح پر ادا کرے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل معنی و مفہوم  
 پورا پورا ادا ہو۔ اس میں کسی قسم کی کمی و بیشی اور  
 تغیر و تبدل نہ واقع ہو۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ خَيْرٌ مِنْكُمْ  
 عَمَلُكُمْ اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ رَحْمَةٌ؟ اس حدیث کو اگر کوئی نقلاً  
 بالمعنی بیان کرے اور بعض الفاظ کو بدل دے  
 مثلاً خیرم علیکم کے بدلے نہا کہم کے سلیط  
 اور بھی کسی لفظ کو اس کے ہم معنی سے بدل دے مگر  
 اصل مفہوم حدیث پورا پورا باقی رہے مفہوم حدیث  
 میں کوئی تغیر و تبدل پیدا نہ ہو ایسی روایت جائز و  
 درست ہے۔ اس میں کوئی قباح و ذراری نہیں ہے  
 اور کتب حدیث و اصول میں روایت بالمعنی کو جہاں  
 کہیں جائز و صحیح کہا گیا ہے اس سے اسی قسم کی روایت  
 مراد ہے۔ اور پر ویز صاحب جو روایت بالمعنی ثابت  
 کرنا چاہتے ہیں وہ علماء اصول اور محدثین کے نزدیک  
 روایت بالمعنی نہیں ہے بلکہ اس کو تحریف و تصنیف  
 کہتے ہیں۔ محدثین اس کو حرام و ناجائز قرار دیتے  
 ہیں۔ اور اس قسم کی روایت بالمعنی کا وجود کتب حدیث  
 میں کہیں نہیں ہے۔ اس سے محدثین اور ان کی کتابیں  
 بالکل منزہ ہیں۔ جو شخص اس کو روایت بالمعنی  
 کہے یا سمجھے وہ علماء محدثین کی اصطلاح اور معانی  
 بالمعنی کے مفہوم و معنی سے بالکل ناواقف اور بے خبر  
 ہے۔ حقیقت میں یہ تو کھلی تحریف ہے۔ یہ یاد رکھنا  
 چاہئے کہ صحابہ و تابعین اسی طرح جملہ محدثین

بھی اس طرح کے زوائد احادیث کو ذکر و قرآن مجید میں بیان کیے ہیں۔ قیامت میں پتہ ہوگا۔ غیر الجملہ

## سیرۃ المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر

(از مولانا محمد ابوالقاسم صاحب سعیدی بنارس)

— مجریہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء (۴۴) سن رواں —

سیرۃ المصطفیٰ کے مضمون میں ایک روایت

مفروض بواب نقل کی گئی تھی جس کا مضمون

تھا کہ آنحضرت کے باپ اور دادا و بھائی

نے فقہ مصنف سیرۃ کو اس کا جواب دیا

تھا کہ یہ روایت صحیح نہیں بنارس میں

صاحب اس کا جواب الجواب دیتے ہیں۔ دیکھو

دوسرا عید المطلب سے متعلق مضمون سیرت

میں اسے جو قصا اشکار قرار دیا گیا ہے اور الحمد

۵ دسمبر میں محمد احمد ایضاً ۱۹۹۹ء (۲۳ ج ۲) و ابو

دھیری ص ۱۳۲ ج ۲) و بیہقی و مستخرج و مشہور

کی حدیث قال لغاطمة ما رايت الجنة حتى يرا

جنتاً بيلك کے راوی ربیعہ کو ضعیف ثابت کیا گیا

ہے۔ حالانکہ نہ تو امام ابو داؤد نے اس حدیث

کے کسی راوی پر کوئی کلام کیا ہے نہ امام بیہقی نے۔

امام ابو داؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہیں وہ

صحیح ہوتی ہے۔ یا حسن ال السیوطی فی التدریب

و ابو داؤد زوال ان ما سکت عنه فهو صالح

والصالح یثقل بالصحيح والحسن مشہور اس لئے

امام خطابی نے معالم السنن شرح سنن ابی داؤد میں

روایت مذکورہ پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ نزد سیوطی

نے بھی کوئی جرح نہیں کی ہے۔ دیکھو مالک ص ۳۳

و الدرر المنیہ ص ۱۹۹ و نشر العین ص ۱۹۹ و ابن

ص ۱۹۹۔ امام بیہقی نے ہی کوئی کلام اس پر نہیں کیا

ہے۔ حالانکہ اس کے بعد دہلی روایت (تحریر

خضر والی) کو ضعیف کہا ہے۔ نہ الجوزہ النقی میں

روایت مذکورہ پر کوئی جرح کی گئی ہے۔ حاکم نے

بھی روایت مذکورہ مستدرک میں نقل کی ہے اور

صحیح علی شریط الشیخین کہا ہے (ملک ۱۳ ج ۱)

امام فن رجال امام ذہبی صاحب میزان نے بھی

رضی اللہ عنہم و عن الفاظ نبوی کی نہایت شدت و تاکید

کے ساتھ پابندی کرتے تھے اور حتی الامکان انہی

الفاظ کو ضبط و محفوظ رکھتے تھے جو کہ زبان وحی

ترجمان سے سماعت کرتے تھے ایسا شاذ و نادر ہی

موقع ہوا ہے کہ کسی زبان نبوی کو صحابی نے اپنے

الفاظ میں ادا فرمایا ہے۔ پس یہ دعویٰ بے دلیل و

بے سند ہے۔

اس مختصر تشریح و توضیح کے بعد روایت باقی

کے لائق عمل و قابل قبول ہونے میں کسی صاحب

بصیرت و اہل تحقیق کو تامل و تردد نہ ہوگا۔ اس کے

آگے پر ویز صاحب نے جو لکھا ہے کہ نہ

ایک صحابی نے رسول اللہ سے کچھ سنا

اس نے کچھ سمجھا اپنے الفاظ میں کسی

دوسرے سے بیان کیا الخ

یہ بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ اور صحابہ رسول اللہ

کو غیر معجز اور (عواذ اللہ) بے سمجھ جانتا ہے۔ غور

کیجئے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب

ہی فرمان نبوی اور شریعت و دین کو نہ سمجھیں۔ یا

اس کے پہنچانے میں مدد و بدل کرنے لگیں تو دنیا

میں آپ کے فرمان اور شریعت کا سمجھنے والا کون

ہوگا۔ صحیح تو یہ ہے کہ صحابہ کو بے سمجھ کہنا اپنی بے

پرفہر تصدیق ثابت کرنا ہے۔ پھر اگر ایک دو صحابی

کی روایت ہو تو اس میں اس قسم کا احتمال پیدا

ہو سکتا ہے۔ مگر یہاں تو یہ کیفیت ہے کہ ایک ایک

حدیث و روایت کے لئے علیہ طرق و اسانید

میں اور ایک ایک مضمون کی حدیث دس دس

میں میں صحابہ سے مروی ہے اور بعض حدیث تو

سو سے بھی زائد صحابی سے مروی ہے جو قریب تو اتنے

و شہرت کے پہنچی ہوئی ہے۔ جیسا کہ کتب حدیث

و رجال کے مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہے

پس ایسی صورت میں وہم و خطا اور ہود و نیان کا

ہرگز دخل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی روایت میں کوئی

کمی و زیادتی یا کوئی آمیزش ہو سکتی ہے۔

(باقی باقی)

تخصیص المستدرک میں اس پر کوئی جرح نہیں کی ہے

بلکہ میزان میں امام دارقطنی جیسے ناقد سے ربیعہ کا

صلح الحدیث ہونا اور امام شافعی سے لیس بہ باس

نقل کیا ہے ان لوگوں کی تبدیل کی موجودگی میں

ازدی وغیرہ کی جرح مدفوع اور لایعنیٰ ہوا ہے۔

یہاں تک گفتگو من حیث السند تھی۔ اب من حیث معنی

لاحظ ہو۔

حدیث مذکورہ کا مطلب یہ کہا گیا ہے کہ

عبد المطلب کے جنتی ہونے کی یہ حدیث دلیل

ہے ۱۔ الحمد ۵ دسمبر ص ۱۹۹

مگر یہ درست ہے تو امام ابو داؤد کو بجائے الفاظ

نبوی نقل کرنے کے فذکر تشدیداً فی ذلک

کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ جسے سیوطی نے امام ابو

داؤد کا کمال ادب قرار دیا ہے ۱۔ الدرر المنیہ ص ۱۹۹

یہ تو بڑی بشارت تھی جس کا کتمان کر کے امام ابو داؤد

نے اپنے سر بار گزارا تھا یا۔ علاوہ انہیں الحمد ۲۴

۲۴۔ اکتوبر میں لکھا گیا ہے کہ

امام سیوطی کہتے ہیں کہ عبد المطلب کے متعلق

ہم کو کوئی روایت ادھر یا ادھر کی دستیاب

نہیں ہوئی ۲۔ رسالہ کالم ۲

سوال یہ ہے کہ بتلیم مطلب مذکور سیوطی نے

ایسا کیوں کہا؟ اسی روایت سے ان کا جنتی ہونا

کیوں نہ سمجھ دیا؟ حالانکہ یہ بولنے سے یہ روایت اپنے

مقدور رسائل میں نقل کی ہے۔ اصل یہ ہے کہ حدیث

مذکورہ عبد المطلب کے جنتی ہونے کی دلیل نہیں ہے

بلکہ اس کے برعکس ہے۔ ان کے اوائل عمر میں

بت پرستی یورغ الارباب کی اس عبادت سے ہی

واضح ہے جو الحمد ۵ پر مذکور ہے۔ منہ کی گئی ہے

و رفض فی آخر عمرہ عبادۃ الاصنام۔

اس پر یہ جرح کی گئی ہے کہ آخری عمر میں چھوڑنا

تب درست ہو جب پہلی عمر میں ثابت ہو ۱۔ الحمد ۵

۲۴۔ اکتوبر میں لکھا ہوں کہ دستور عرب کے

مطابق وہ ساری عمر ہی کرتے رہے۔ حافظ ابن کثیر

اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ وقد کانوا یعبدون

جنت - سورہ یوسف کی تفسیر ان خرافات و عبادت کے ساتھ

الوثن حتی ما قوا ارمک ۲۸ ج ۲) یعنی تادم برگ  
یہ لوگ عبادت اوثان کرتے رہے۔

امام بیہقی کہتے ہیں۔ ان اللہ جد دھا بعد  
درود سہا للہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ بعثہ  
و کتاب الاسماء مستحی یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ  
کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا تھا اللہ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اس کی توجہ یہ کہ  
صحیح بخاری کی حدیث ۱۲۰۱ میں ہے۔ عبد  
المطلب اس امر پر نصرتا طبع ہے کہ  
عبد المطلب کا خاتمہ نہ ہو گا۔

نور سیوطی کو اقرار کرنا پڑا کہ ظہر ہمد  
الحدیث ۱۲۰۱ یعنی ابو عبد المطلب، اہل بیت، علی  
الشرک دماک ۳۰۰۔ السبل الجلید ۱۵ اور  
لکھا کہ ولا شکر الا اللہ عزوجل و عبد المطلب  
بمخص حصہ غسیل جذا۔ لان جہادہ بن الحارث  
وہم الذی فیہ تبع ابو جہل ابی اطلال  
من الایمان باستدلال ملکہ عبد المطلب  
مصادم قوی۔ وان اخذت تاویلہ لہ  
یہ جد تاویل قریب والساریل البعید باب  
اہل الاموال (دماک ص ۳۰۰) یعنی ظاہر حدیث  
بخاری سے ثابت ہے کہ عبد المطلب غزل پر رہ گئے  
اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خصوصیت سے  
عبد المطلب کی نجات کو ترجیح دینی بہت مشکل ہے  
اس لئے کہ صحیح بخاری کی وہ حدیث جس میں ابو جہل  
کا ابو طالب کو یہ کہہ کر ایمان سے روکنا مذکور ہے  
کہ کیا تم عبد المطلب کے طریقہ کو چھوڑ دو گے ؟  
قوی مصادم ہے۔ اور اس کی کوئی تاویل قریب ہی  
نہیں بنتی۔ اور دور کی تاویل سے اہل اصول انکار  
کرتے ہیں۔ لیکن صاحب مضمون سیرۃ نے ایک  
تاویل کر ہی دی کہ عبد المطلب کے زمانہ میں دعوت  
رسالت نہ تھی اس لئے توحید کا بھلا اقرار کافی تھا  
لیکن ابو طالب کے لئے نہیں رہتا آیا ابو طالب  
کلمہ کہہ دیتے تو نجات ہو جاتی یا پھر مومنین  
اور آریوں کے بارے میں مشکل پیش آئے گی۔

۱۹۔ حدیث ۱۹ دمبر ص ۱۲۸  
چونکہ ابو طالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا وعدہ خصوصی تھا احاج لک بھا عند اللہ  
بخاری ۱) اس لئے ان کی نجات صرف کلمہ ہی پر  
دینے پر یقینی تھی۔ بخلاف دیگر مومنین زمان  
دیکھ اور آریہ کے فلاقیاس مع النص۔  
ملاوہ انیس اس امر کا بھی احتمال ہے کہ ابو طالب  
مقرسات ہوں لیکن توحید کے منکر رہے ہوں۔  
اسی لئے ان کو صرف کلمہ لا الہ الا اللہ ہی کہنے کو  
فرمایا گیا۔ فتح الباری میں ہے۔

و یحتمل ان یکون ابو طالب کلن یحقق  
انہ رسول اللہ و لکن لا یقر بتوحید اللہ و  
لہذا قال فی الابیات الذویۃ  
و دعوتی و علمت انک ناصح  
و لعل صدقت و کنت قبل امینا  
و انتصر علی امرہ لہ بقول لا الہ الا اللہ  
دماک ۱۵) یعنی حتمال ہے کہ ابو طالب کو ایک  
رسول اللہ ہونا متحقق ہو چکا ہو لیکن اللہ کی وحدانیت  
کا اقرار نہ کرتے ہوں۔ اسی لئے انہوں نے اپنے  
شعار ذبیہ میں کہا تھا کہ اسے پیسے تم نے مجھ کو  
دعوت دی اور میں جانتا ہوں کہ تم سچے ہو۔ اور پہلے  
سے امین بھی ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان سے صرف لا الہ الا اللہ ہی کہنے کو فرمایا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص مقرسات ہو  
اور منکر توحید وہ بھی ناری ہے۔ ہونی فضیلت  
من النار (بخاری)  
عجیب طرہ و تماشا ایک طرف تو عبد المطلب کی  
اتنی نکریم کی گئی ہے کہ آسمان کے قلابے ملا دیے  
گئے ہیں (الحدیث ۸۔ اگست ۲۴۔ اکتوبر) دوسری  
طرف ان کی یہ توہین کہ اصحاب فیل کے خوف سے  
مع دوسرے ساتھیوں کے پہاڑ کے غاروں میں  
جا کر چھپ گئے تھے۔ (الحدیث ۱۵۔ اگست)۔  
ایک طرف عربوں کی شجاعت کا یہ مظاہرہ کیا گیا کہ  
وہ بنت نصر جیسے طاہر بادشاہ کی فوجوں سے

ہٹ کر گئے تھے انجام خواہ کچھ ہی ہوا۔ (الحدیث ۲۰۔ ج ۲)  
دوسری طرف وہ ایسے ڈر لوگ بن گئے کہ حبش کے  
عیسائیوں سے جو غنائہ خدا کو ڈھانے کے لئے آئے  
ہوئے ہیں خوف کے مارے پہاڑوں کے غاروں  
کی پناہ لی۔ کجاں شورہ شورہ کیا اس نے بھی؟  
اگر اتنی عبد المطلب رو پوش ہو گئے تھے تو  
غزوہ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
غزایوں فرمانا انا ابن عبد المطلب (الحدیث  
۴۴) انوہر بحوالہ بخاری) کیا سننے لکھتا ہے؟ ملاک  
آپ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میرے  
جد میدان جنگ میں دشمنوں کے مقابلہ سے نہیں  
بھاگے تھے میں بھی دشمنوں کے مقابلہ سے نہیں بھاگ  
سکتا۔ پس ضرور ہے کہ عبد المطلب نے اصحاب فیل  
سے مقابلہ کیا تھا اور جنگ کی تھی۔ اسی طرح دوسرے  
عربوں نے بھی۔ چنانچہ ہم کو عرب کی تاریخ میں  
دار عرب کی تاریخ ان کے دوادین سے بڑھ کر  
کوئی نہیں ہیں) یہ بات صاف نظر آ رہی ہے۔  
ذو الرثمہ (خیلان بن عقبہ جو اولاد مضر میں  
ہے) بانگ و ہل کہہ رہا ہے

و ابرہۃ اصطادات صد و رما جانا  
جہاد او عثنون العجا جہ اکدر  
تنحی لہ عمرہ و فثلک ضلوعہ  
بنا فذۃ نجلاء و الخیل تصبر  
یعنی ابرہہ کو ہمارے نیزوں کی نوکوں نے  
کھتم کھلا شکار کیا اور اسی جنگ ہوئی کہ گرد  
بخار بہت گرا جھانگا، ہمارے ایک شخص عمرو نامی  
نے ابرہہ کو تاک کر ایسا چوڑا نیزہ مارا کہ اس کی  
پسلیاں توڑ ڈالیں اور گھوڑے دیدان جنگ میں  
میں) تھے ہوئے تھے دبا تھیوں سے نہ بھر سکے نہ  
بھاگے۔ ہاں قبائل عرب میں سے صرف قبیلہ ثقیف  
کے لوگ شریک جنگ نہ تھے بلکہ بھاگ گئے تھے  
تو عرب نے ان کی بھجی تھی۔ چنانچہ ضرار بن خطاب  
فری کہتا ہے  
وفت ثقیف الی لا تھا بہنقلب الخائب الخ

ہماری سوز و گداز کی بنا پر یہ حقیقت انقباض ہو گئی ہے۔  
نور سیوطی کی روایت پر جو حدیث مذکور ہے۔



یعنی قبیلہ نقیض خائب و خامرہ اس پر ہر گز پلے معزلات کی طرف بھاگ گئے تھے۔ اسی قبیلہ کا سردار ابو غلال نقیض جو ابراہیم کے لشکر کا رہنما تھا عرب اس کی قبر پر ہمیشہ پتھر مارتے رہے۔ اگر دیگر قبائل نے بھی اسی طرح راہ فرار اختیار کی ہوتی تو صرف قبیلہ نقیض کی ہجو نہ کی جاتی اور صرف اس کے سردار پر ہی لعنت نہ بھیجی جاتی۔ بلکہ شعراء عرب اپنی زبان کی شان سے ہر بھاگنے والے کی ہجو کر کے مجروح اور بدنام کر دیتے۔ (باقی باقی)

## مبغض رسول کون ہیں؟ (قول فیصل)

إِنَّ هَذَا إِلَّا نِكَاحٌ فَاتْرَاكَ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلُمًا وَشُرُورًا

اس نے یہ جھوٹ بنالیا ہے جس کی اعانت اوروں نے بھی کی ہے۔ پس یہ سب کے حسب ظلم و جھوٹ پرتل گئے ہیں۔

(واقف ملک ابوبکر امام خان صاحب سوہدوی) شیعی علم کلام کو عصمت امیر المؤمنین (فرضی) باب میں دلیل نقل سے کیا غرض! شیعہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحاح ستہ اہل تشنہ فضائل ائمہ کے باب میں طلباتی قلعہ ہے۔ مگر شیعی اصول اربعہ یعنی کافی و استبصار و تہذیب و من لایضرہ الفقیہ سے ہم اگر فضائل اصحاب ثلاثہ (ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم) دکھانا چاہیں۔ تو یہ بھی مشکل کہ فرماتے ہیں۔ ہمارے جامع اصول اربعہ بھی غلبہ عام سے شیعہ کے۔ اہل تشنہ محدثین سے پڑھا انہی کی تلقینات پر کار بند رہے۔ اس لئے اصول اربعہ میں فضائل ثلاثہ مل جاتے ہیں۔

اچھا صاحب! یہ بیخבלانہ تو اٹھام سے بڑا ہے۔ اس میں ان ثلاثہ کا ذکر خیر ملاحظہ

فرمایا ہے گا۔ تب ہی راہ پر نہیں آئے۔ بلکہ اصول اربعہ و بیخבלانہ دارکان شیعہ میں سے نفی عصمت تک ہوتی ہے۔ مگر وہ تسلیم کیوں کریں۔ واقعہ صغین و جنگ علی و معاویہ رضی اللہ عنہما سب سے بڑی دلیل نفی عصمت علی پر ہے۔ جیسا کہ خوارش نے اعتراضات و جوابات علی سے کہا کہ اگر آپ معصوم تھے تو یہ تسلیم حکیم کیا بوالعجبی ہے؟ اب اگر کہیں آپ کو امیر تسلیم کریں۔ تو آپ امیر نہیں۔ دوسرے مامور! اسے عیب عصمت ہے!

یہی میں کہتا ہوں۔ اتباع معصومین جواب میں! رباعصمت علی کا ثبوت کلام پاک سے۔ تو وہ بھی (بقولہم) یاروں کی دستبرد سے نہیں بچا۔ اب عقلی ثبوت پر مدار عصمت ہے۔ تو اس کا تار پور خوارش سے ہفتین میں بکھیر دیا۔ جیسا کہ گذر چکا ہے کہ معصوم بھی تحکیم گوارا کر سکتا ہے۔ لا والله! مگر منیر بشیہ ترکش میں چند تیر تکفیر و تفسیق ثلاثہ کے مجھے ہوئے چھپے رہتے ہیں۔ جن سے بیک وقت دو شکار کئے جاتے ہیں۔

(۱) تفسیق ثلاثہ و اہبات الائمہ (۲) عصمت علی۔

بلکہ یہ کہ صرف تفسیق ثلاثہ و تکفیر اہبات میں سے عصمت علی ثابت کرنی جاتی ہے۔ مشہد واقعہ قرطاس ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری خلافت میں دو اہل تشنہ کا غلط طلب فرمایا۔ کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا۔ دگر وہ نفس رسول تم نے بھی تعمیل ارشاد نبوت نہ کی! اس معاملہ میں قرطاس کی تعمیل میں شورسا ہونے لگا کہ نفس رسول اس قدر بری ہو کر رہی جسے فرو نہ کر سکے! اس موقع پر خلیفہ ثانی نے کہا۔

ان المرجل یلہج فی حقہم وہ (آپ کا آخری وقت ہے سنو اور سمجھو) مگر جب علی تک ہی کو سننے اور سمجھنے کی توفیق نہ ہوئی کہ نفس رسول دوسری نبی و خلیفہ رسالت و امامت آپ بنے بیٹھے تھے تو دوسروں سے کیا توقع! آپ

حضرت رسول نے فرمایا تو موعنی! اچھا تو جاؤ اب اس واقعہ کو عصمت نبی کی دلیل بنالیا گیا۔ کیونکہ عمر نے جو بیخبر کہ! لہذا علی معصوم ثابت ہوئے۔ یہ غور نہیں فرمایا حالانکہ نفس رسول اور دوسری نبی ہو کر تعمیل رسالت نہ کی۔ مگر اس پر بھی مبداء مہبتائے عصمت۔

کتب اصول اربعہ میں یہ ایسا ہے کہ جب لوگ چلے گئے تو عباس و عباس بن عباس و عباسی ابن ابی طالب ہر سب جناب رسول کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم قرطاس پیش کریں اگر آپ ہماری خلافت کا وثیقہ رٹم فرمانا چاہتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا۔ نہیں تو بلکہ یہ لوگ نہیں کمزور کہہ دیں گے۔ اس پر انہیں رسول کے پاس سے اٹھنا پڑا!

فرمائیے! تو موعنی! کے مصداق خلیفہ ثانی میں یا دوسری نبی؟ حضرت عمر نے تو لوگوں کو تلمیذین کی کہہ سنو۔ مگر علی خاموش رہے۔ مبغض رسول تو علی ابن ابی طالب ہوتے۔

معاملاً مذکور میں بنیہ رسول کو خلیفہ اول کے پاس مطالبہ ارشاد کے لئے بھیجا گیا۔ خلیفہ نے فرمایا ابیاء کا تو کہ قوم کا ترکہ ہے۔ اور حدیث پڑھ دی۔ جس کو سن کر سیدہ نے خاموشی اختیار کر لی مگر اس پر وہ خلیفہ اول سے ناراض ہو گئیں! تو اب شیعہ استدلال سنئے کہ

”رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے ظالم کو ناراض کیا۔ اس نے مجھے ناراض کیا۔ لہذا خلیفہ اول بھی مبغض رسول ہوئے“

مگر میں ظالم ہیں کہ ابوبکر، خاموش ہو کر گھر لوٹیں تو عصمت مآب نے فرمایا کہ

”خود تو جنین کی طرح رحم مادر میں پڑے ہو اور مجھ عورت ذات کو بھیجتے ہو“ (احسان طبری کتاب شیعہ)

اسلئے خفا ہونے کا ذکر ہم راوی ہے حقیقت نہیں ہے (ابن ہشام)

یہاں ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ جو اس کتاب میں نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اس کی وضاحت کی جائے۔

فرمائیے کہ سیدہ کے مقابلہ میں خلیفہ اول نے تو  
حدیث رسول پڑھی۔ مگر ان کے اس خشم و غضب  
پر عصمت پناہ نے کیا جواب دیا؟ پس مبغض سیدہ  
خلیفہ اول ہیں یا علی ابن ابی طالب؟  
اسی مرتبہ دلائل عصمت علی اور مبغض رسالت  
کے لئے دلائل جمل پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ امیر المؤمنین  
مستصوم تھے۔ اس لئے ان کا محارب کافر و مبغض  
رسول ہے۔ اور یہ جرم حرم رسول جناب عائشہ  
سے بڑا کہ مائت تاب سے جنگ کا ارتکاب کیا  
اس جنگ کا نام جمل ہے۔

محمد علی کی عصمت ۱۳ سال سے شرمندہ ثبوت  
سے کہ بھانستہ اہل تشن اس میں خاموش۔  
اصول اور بد شیعہ اس میں چپ۔ کتاب اللہ اس  
میں صامت۔ خود عصمت پناہ علی النص اس پر  
زہر بہ لب۔ مگر ان کا کادب کافر اور مبغض رسول  
خبر دیا جا رہا ہے۔ مکلفان ازیں کلام پاک میں  
انسانا دینی کے نقصان ملاحظہ ہوں۔

یا ایہ الذین لا یؤمن کا حد من النساء  
رسول کی جبرہ تم عالم غویوں کی سی نہیں ہو۔  
ان کی نصیحت قبول نہ دیکھئے۔

یہ یہ اللہ کے پیغمبر کا حد من النساء  
اہل البیت کے پیغمبر کا حد من النساء

خداوند عالم یہاں بتا رہا ہے کہ اہل بیت نبی  
تم سے رحمت دور کر کے نہیں پاک بنادے۔

ان اہل بیت نبی میں سے ایک عائشہ بنت ابوبکر

ذرا باہالی۔ امی ہیں جن کے ساتھ علی ابن ابی طالب

بہت کر تے ہیں۔ اور وہ بھی کس معاملہ میں۔ وہ عثمان

ذہ النورین میں کون عثمان۔ بن کے مشابہ قتل پر

حضرت الرسول نے تہدید بیعت فرمائی۔ اور آخر میں

اس عثمان کی طرف سے اپنا دست مبارک اپنے

دو سرے بابرکت ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔

کذا ید عثمان

(یہ عثمان کا ہاتھ ہے)

اس بے گناہ عثمان کا خون ناحق بقاء نے مدنیہ اگر

میں کیا۔ ان کی لاش ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی۔ لاش  
پر یہ محاسبہ قائم ہوا کہ کوئی اٹھائے نہ دفن کرے۔  
اسی عثمان کی لاش پر خلافت مابعد علی ابن ابی  
طالب کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ بیعت عامہ ہوئی۔  
واہ رے تحویف! جس نے تامل کیا حضرت بعدہ  
ابن سبا علیہ السلام طرفہ اربع عصمت پناہ تھے تلوار  
دکھائی اور بیعت کرائی۔ اس وقت یہ حرم نبی کریم  
یعنی عائشہ بیت اللہ کے عمر یا حج کے لئے حاضر  
تھیں۔ تہل عثمان کا خونچکاں واقعہ سنا۔ دم بخود  
ہو کر رہ گئیں۔ اسے! جب اتحاد خلافت ہو گیا  
تو پھر قاتلین عثمان کو مواخذہ سے بری رکھنا کیا  
یعنی ہے۔ علی ابن ابی طالب کون ہوتے ہیں کہ  
قاتلین عثمان کو نہ تو سزا دیں نہ مسلمانوں کے  
حوالے کریں۔

یہی حج اس پر حرم نبی نے علی سے مقابلہ کیا۔ او  
آپ نے ان کی مدحت میں آیت مبارکہ یرید اللہ  
ایذہب عنکم الرجس اہل البیت پڑھ لی۔  
عصمت قریم نبی کی ثابت ہونا تھی مگر میں اس مسئلہ  
میں علی کے متعلق قریب میں آنا دیا گیا۔

ہمارے پریم ہی کو غافل یا کافر سمجھا تھا۔ مگر یہاں  
یہ دھوکا شروں ہوا کہ ہمیں عارب علی کا فر یا غافل  
ہے۔ حرم سے۔ امانی کا۔ تہ فزوں ز قرا۔ دیا گیا

سے جنوں کا نام نہ دے رکھنا خرد کا خون

جو چاہے آپ کا خون کرشمہ ساز کرے

انصاف یہ ہے کہ جن کی نسبت رجس کا نام آپ

عصمت تجویز فرمایا ہے۔ پر قرآن بالنص ناطق

ہے بھندہ از۔ اور یہاں ہب عنکم الرجس

اہل البیت کے پیغمبر کا حد من النساء

یا جن کا ذکر باتبارہ النص ہی کلام پاک میں نہیں

لے لفظ خالی سبباً مصطلحات دین میں سے ایک

متروک و مخروص لفظ ہے جس کی ابتدا جنگ قبل سے ہوئی

گویا دم عثمان کا مطالبہ خطا ہے۔ پھر تو خلافت عثمان

بھی خطا ہے۔ اور آپ اسے خلافت راشدہ کا جزو اعظم

بھی قرار دیتے ہیں۔ منہ۔

وہ مصداق طہارت میں ہے۔  
اک دل پہ چوٹ ایک جگر پر ٹکائیے  
حصہ لگائیے تو برابر ٹکائیے  
اود آئمہ اہل بیت کے متعلق کلام کی اس کی پر اس  
سال سے قرآن کو ناقص بنایا جاتا ہے۔ یا یہ کہ  
کتاب اللہ کو مسخ قرار دیا جاتا ہے۔ اطلوٹ  
سے۔ یا یہ کہ تاویل ریک کی جاتی ہے احادیث و  
اقوال نبی کی دوبارہ عصمت اذدوان نبی میں۔ اور  
اس آخری مرحلہ میں سنی بھی شیعیت کے رنگ سے  
ملوث ہیں کہ کم تر حضرات نے آیت تطہیر کو اپنے  
اصلی محل پر رکھنے کی سعی کی۔ اگر کسی نے یہ جرات  
کی بھی تو اسے منفرد کہا گیا۔ جیسا کہ ابن حزم رحمہ اللہ  
کا معاملہ ہے۔ جو عصمت میں تو نہیں مگر فضیلت  
کے باب میں اذدوان نبی کی اولویت کے مقرر ہیں  
لفظ عصمت تو یہ پیداوار اس وقت کی ہے  
جب مذہب شیعہ کی بنیاد کے لئے کسی انوکھے  
اصول کی ضرورت درپیش ہوئی۔

مبغض رسول کے باب میں قول فیصل ہے۔

ہے کہ علی ابن ابی طالب نے جب ابوبکر کی لوہی سے

عقد کا ارادہ فرمایا۔ رسول خدا کو اطلاع ہوئی۔

اعلان وعظ فرمایا۔ لوگ جمع ہوئے۔ ارشاد گرامی ہوا کہ

علی ابن ابی طالب ابوبکر کی دختر سے عقد کرنا

چاہتے ہیں تو کہیں مگر بنت محمد اور دختر ابوبکر

ایک دوسری کی سوت بن کر نہیں رہ سکتیں

علی اس سے عقد کر لے مگر فاطمہ کو طلاق دیکر۔

کیونکہ فاطمہ میرے گشت کا ٹکڑا ہے جس نے

فاطمہ کو غضب ناک کیا۔ اس نے مجھے غضب ناک

کیا۔ جس نے مجھے غضب ناک کیا۔ اس نے

خداوند عالم کو غضب ناک کیا۔

یہ ہے ذکر غضبناکی سیدہ۔ اس کا مورد ملاحظہ

ہو۔ مصداق پر غور فرمایا جائے۔ موجودہ اطلاق

سائے رکھے اور انصاف کیجئے گا کہ مبغض رسول

دوسرے لوگ ہیں یا کون؟

دبانی دیکھو صفحہ ۱۳ کالم اول پر

حضرت عائشہؓ کی بیعت کا واقعہ

## ملکی مطلع

## جنگ کی رفتار

اس ہفتے کا بڑا مشہور واقعہ وزیراعظم برطانیہ کی پارلیمنٹ میں طویل تقریر ہے جو اخبارات میں آچکی ہے۔ آپ کی تقریروں کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ دشمن کی طاقت کو کم ظاہر کر کے آئندہ خطرات سے چشم پوشی نہیں کرتے بلکہ ہلکے و کاست صحیح حالات، قوم و ملک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ شروع تقریر میں آپ نے کہا کہ مشرق بعید وغیرہ سے بڑی خبریں سن کر بعض اخبارات حکومت پر شکستہ چینی کر رہے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ وزارت پر اعتماد کا اظہار کیا جائے۔ اس مطلب کے لئے آپ نے تین دن تک دارالعلوم میں آزادانہ بحث کی اجازت دی۔ بحث کے اخیر میں ایک کی مخالفت کے مقابلہ میں بھاری کثرت آراء کی تائید سے اعتماد کا دوٹو پاس ہو گیا۔ بحث اس بات پر ہوتی رہی کہ جب مشرق بعید میں امن و سکون تھا تو حکومت روس، یوگوسلاویہ، لبنان میں فوجیں اور سامان جنگ بھیجنے میں حق بجانب تھی یا نہیں؟ اکثر حاضرین نے یہی رائے ظاہر کی کہ واقعی حق بجانب تھی۔ جیسا کہ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اگر ان ملکوں میں فوج اور سامان جنگ نہ بھیجا جاتا تو محوری فوجیں لیبیا، شمالی افریقہ، میں پیش قدمی کر کے مصر اور نہروں پر قابض ہو جاتیں۔ ۱۰ دسمبر و سنی کا ذکر میں فوج آگے بڑھ کر نہ صرف تھقازہ میں تیل کے چٹوں پر قابض ہو جاتی بلکہ مزید پیش قدمی کرتی ہوئی ایران، عراق اور شام وغیرہ میں بھی پہنچ جاتی۔ جس کے نتیجہ میں نہروں و مصر کے علاوہ ہندوستان بھی خطرہ کی دھم میں آجاتا۔ یہ بات کسی طرح قرین قیاس نہ تھی کہ پیش آمدہ نازک موقع کو نظر انداز کر کے

ایک امکانی خطرہ کے سدباب کے لئے دور دراز علاقہ میں ہر قسم کے سامان جنگ سے مسلح فوج بھیج دی جاتی۔

وزیراعظم نے دوران تقریر میں کہا کہ سر دست کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ جمہور (دلیا) اور سنگاپور کی جنگ کا انجام کیا ہوگا۔ لیکن گذشتہ کئی ہفتوں سے ہم وہاں فوج اور سامان جنگ پہنچاتے رہے ہیں۔ برطانیہ کے دو مشہور بحری جہازوں، رینس آف ویلین اور دی پلس کی غرقابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حفاظت کے لئے کوئی طیارہ بردار جہاز موجود نہ تھا۔ شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوج اڈا ہوا بانڈوں کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ قدم امریکن لینڈروں اور عوام کی خواہش کے مطابق اٹھایا گیا ہے۔ اس سے آئرلینڈ کے شمالی اور جنوبی دونوں حصے دشمن کی دستبرد سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ اس سے مسٹر ڈی ولیر کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بحر الکاہل کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم یورپ کی جنگ میں مصروف نہ ہوتے تو جاپان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے خود ہندوچینی پر حملہ کر دیتے۔

نائب وزیراعظم نے پارلیمنٹ میں نکتہ جنیون کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ انگلستان سے مشرق بعید کا فاصلہ بہت زیادہ ہے اور ہمارے پاس جہازوں کی تعداد محدود ہے۔ اس کے باوجود وہاں کمک بھیجی گئی ہے جس کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیں ہر روزی خطرے کے بعد دوسرے فوری خطرے کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہے۔ مشورہ دینا آسان ہے لیکن حالات کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں کہ تباہ نازک حالات پیدا ہونے کے باوجود ہم تباہ نہیں ہوئے۔ جب جنگ شروع ہوئی ہمیں یہ توقع نہیں تھی کہ مجراو تیانوس کے علاقہ میں بحیرہ روم کی بھی حفاظت کرنی پڑے گی۔ گذشتہ جنگ عظیم کی طرح ہمیں فرانسیسی اور اطالوی بیڑ کی امداد بھی حاصل نہیں ہے۔

محاذا ملایا کی جنگ جاری ہے۔ اس کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ اتحادی فوج ملایا سے باقاعدہ پسپا ہو کر سنگاپور میں آگئی ہے۔ دراصل اب اس جزیرہ کی جنگ شروع ہوئی ہے۔ ۱۰ دسمبر مولین (برما) میں بھی اتحادی فوجیں دریائے سالوین کی طرف پسپا ہو گئی ہیں۔ اور اپنا سامان اور خوراک وہاں سے اٹھا لاتی ہیں۔ مولین کا شہر رنگون سے ۱۰۰ میل دور ہے۔ مشرق بعید کی مزید صورت حالات معاشرہ پر تاپ کے الفاظ میں حسب ذیل ہے: "سنگاپور کو حقیقی خطرہ ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آئندے چل کر کیا ہوگا۔ لیکن بظاہر خطرہ کے باوجود سنگاپور کی مزاحمت کی طاقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ سنگاپور کو جو ہور دلیا سے ملانے والی ایک سڑک ہے جو لازمی طور پر تباہ کر دی جائے گی۔ اس کے بعد سنگاپور پر صرف بحری حملہ ہی ہو سکتا۔ اور بحری حملے کے مقابلہ کیلئے وہ تیار ہے۔ آج تک اس پر جو کروڑوں پونڈ صرف ہوئے ہیں۔ وہ اسی دن کے لئے تو تھے۔ لیکن جاپانیوں کے دماغ میں ایک اور چال بھی نظر آتی ہے کہ اگر سنگاپور فتح نہ ہو تو اسے محصور کر کے ناکارہ بنا دیا جائے۔ یہ خطرہ ہے جو سنگاپور پر حملہ سے کہیں زیادہ ہے۔ شاید اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے جاپانیوں نے ساٹرا، جادا اڈ، نورینو وغیرہ پر بیک وقت حملے شروع کر دیے ہیں۔ اگر یہ علاقے جاپانیوں کے قبضہ میں چلے جائیں تو واقعی سنگاپور کے محصور ہونے کا خطرہ ہے۔ مگر اتحادی ہائی کمانڈ بھی غافل نہیں بیٹھا۔ چپ چاپ امریکن اور برطانوی کمک ان علاقوں میں پہنچ رہی ہے۔ امریکن بحری کمک کا ثبوت توجاپانی خاندلہ پر اس حملہ سے مل گیا۔ جس میں ۱۰۰ کے قریب جہازوں میں سے ۴۰ جاپانی جہاز غرق کر دیے گئے۔ یہ کوئی معمولی فتح نہیں۔ خاندلہ اس حالت میں جبکہ جاپانی یہ ڈھول پیٹ رہے ہیں کہ بحر الکاہل میں وہ مکمل طور پر برسرِ اقتدار ہیں۔ کچھلے مین ہفتوں سے

اس سلسلہ میں امریکن اور برطانوی فوجیں بھیج رہی ہیں۔ امریکن بحری کمک کا ثبوت توجاپانی خاندلہ پر اس حملہ سے مل گیا۔ جس میں ۱۰۰ کے قریب جہازوں میں سے ۴۰ جاپانی جہاز غرق کر دیے گئے۔ یہ کوئی معمولی فتح نہیں۔ خاندلہ اس حالت میں جبکہ جاپانی یہ ڈھول پیٹ رہے ہیں کہ بحر الکاہل میں وہ مکمل طور پر برسرِ اقتدار ہیں۔ کچھلے مین ہفتوں سے

جاپانی فلیٹن میں جزل میکار ہتھیار کے مورچوں سے ہلکے رہے ہیں۔ لیکن جزل موصوف راستہ دیکھنا نظر نہیں آتا۔ امریکن محافظین کیلئے حالات سازگار نہیں۔ لیکن یہ تو صاف ہے کہ تخفیف شدہ فوج کی حالت میں اگر اس قدر زبردست مزاحمت کی جاسکتی ہے۔ تو مزید کچھ بھیج جائے تو جاپانیوں کو کس قدر پریشانی ہو سکتی ہے۔

برما میں بھی حالات دیگر جوں جوں ہیں۔ جاپانی اس وقت مولین کے مشرق میں پہنچ چکے ہیں۔ ان کی مسلمات کے پیش نظر شہر خالی کرنا جاری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنگ شہر کے عین نزدیک ہے۔ اگر مولین پر قبضہ ہو گیا تو رنگون پر جاپان کی چڑھائی کا خطرہ ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ مولین رنگون سے ۶۰ میل کے قریب ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دونوں شہروں کو طائفے کے لئے ریلوے لائن اور جرنی سڑک بھی موجود ہے برطانوی فوجیں جاپانیوں کی مزاحمت کر رہی ہیں لیکن حملہ آوروں کی تعداد محافظین سے کہیں زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

روس میں جرمینوں کی پہچانی جاری ہے پہلی مرتبہ ہٹلر نے تسلیم کیا ہے کہ روس آگے بڑھ رہے ہیں۔ گو صاف الفاظ میں نہیں یہ درست ہے کہ جوف پر دہی ہے۔ لیکن کیا یہ سردی صرف جرنی توپوں اور ٹینکوں کے لئے ہی ہے؟ ہٹلر نے کہا ہے کہ موسم بہار تک انتظار کرو۔ وہ بھی دو نہیں آئندہ جینے پتہ چل جائیگا کہ جرنی کس طاقت سے روس پر تازہ حملہ کر سکتے ہیں۔

لیبیا میں ایک مرتبہ پھر سے برطانوی فوجوں کو جرنیوں کے مقابلہ سے پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ بن غازی پر محدود قبضہ سے ایک اہم بندرگاہ برطانیہ کے ماتھے سے نکل گئی ہے۔ اس بات بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بحیرہ روم میں برطانوی اقتدار کے باوجود جرنیوں کو زبردست تک پہنچ گئی ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ تازہ فوج ٹریچولی (طرابلس) کے راستہ

پہنچی ہے یا افریقہ میں فرانسیسی بندرگاہوں کے راستے چند دن جوئے۔ اطلاع آئی تھی کہ امیر البحر ڈارلان نے افریقہ کی فرانسیسی بندرگاہیں جرمینوں کے حوالے کر دی ہیں۔ اس وقت اس خبر کی تصدیق نہ ہو سکی تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ درست تھی۔

## فوجی کلروں کی بھرتی کی شرائط

فکر اطلاعات پنجاب نے ان فوجی کلروں کی بھرتی کے متعلق کچھ قواعد وضوابط شائع کئے ہیں جو ٹریننگ سکول رانی کسیت (المیرہ) میں ٹریننگ حاصل کرنے اور بعد ازاں متعلقہ فارمیشن میڈیکوٹ میں کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔

- (۱) امیدواروں نے انٹرنس یا اس کے مساوی درجے کا کوئی امتحان پاس کیا ہو۔
- (۲) انتخاب کے وقت ان کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ اسکول میں داخل ہونے سے پہلے ان کو صرف زمانہ جنگ کے لئے بھرتی کیا جانا (۳) زمانہ ٹریننگ میں ان کی خواہ ساتھ رہے مابور ہوگی۔ رہائش گاہ مفت ملے گی۔
- (۴) خوراک تین قسم کی ہوگی۔
- (۵) مسلم خوراک۔ ملازوں اور عیسائیوں کے واسطے (۶) ہندو نباتاتی خوراک۔ سہری خور ہندوؤں کیلئے (۷) ہندو غیر نباتاتی خوراک۔ غیر سہری خور ہندوؤں کے لئے + (یعنی ہر ایک فرقہ کو اسکی پسندیدہ خوراک ہیا کی جائے گی)
- صحیح انداز سے کے مطابق قریباً دس روپے ماہوار فی کس خوراک کا خرچ ہوگا۔ اس کے علاوہ طلباء کو مندرجہ ذیل رقوم ماہوار ادا کرنی ہوگی :-
- دھوبی کی اجرت ایک روپیہ ماہوار۔
- کسیوں کے لئے آٹھ آنے ماہوار۔
- بادلوں کے نقصان کا معاوضہ ایک آنہ ماہوار۔
- (۵) تفریح کے لئے اسکول کے اندر اور باہر

تمام کیلوں کا انتظام ہوگا۔ ایک دارالمطالعہ بھی ہے جس میں ایک ریڈیو سیٹ بھی رکھا ہوا ہے۔ (۶) ہاضما بطین ماہ کا کورس ہے نصف مدت (دو ہفتہ ماہ) کے بعد ضمنی امتحان لیا جاتا ہے۔ اس میں جو طالب علم ناکام رہتا ہے وہ اخراج کا مستوجب قرار پاتا ہے۔ آخری امتحان سہ ماہی گزرنے پر لیا جاتا ہے۔ اور کامیاب طلباء کو فوراً متعلقہ فارمیشن میڈیکوٹ میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

(۷) جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ موسم سرما میں گرم کپڑوں کے علاوہ ایک بسترہ بھی ہمراہ لائیں۔ (۸) طلباء کو حسب ذیل مقدار میں سفری الاؤنس دیا جائے گا۔

جائے رہائش یا فارمیشن میڈیکوٹ سے اسکول میں داخل ہونے تک انٹر کلاس کرایہ کا پلہ (دو ہفتہ) اور کورس کے خاتمہ پر اسکول سے متعلقہ فارمیشن تک انٹر کلاس کرایہ کا پلہ (دو ہفتہ) اثنائے تعلیم میں اگر طالب علم کسی وجہ سے خارج کیا جائے تو اسکول سے جائے رہائش تک انٹر کلاس کرایہ کا پلہ (دو ہفتہ) (۹) ہندوستانی فوجی کلروں کو جہاں جانے کا حکم ملے بحری یا بری راستے سے جانا ہوگا۔ لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ ان کو زمانہ جنگ یا امن میں سسٹیاں بھیجنے کے لئے بھرتی کیا گیا ہے۔ ایسی ذمہ داری پیش آمدہ ضرورت پر موقوف ہے۔

نوٹ:- جو طالب علم اسکول کا تعلیمی نصاب سیکھنے کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں وہ اتنی تعلیم اور فہم رکھتے ہیں کہ بھرتی کے فارم میں مرقوم شرائط کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا بعد ازاں کسی طالب علم کا یہ عذر مسموع نہ ہوگا کہ اس نے ان شرائط کو اچھی طرح نہیں سمجھا جن کے ماتحت وہ بھرتی کیا گیا تھا اور جن پر اس نے دستخط کئے تھے۔

تمام طلباء کو گورنمنٹ کے ساتھ کئے گئے اقروان پر دستخط کرنے ہونگے اور جو بھرتی کے فارم پر دستخط ہو جائیں گے ان کو کسی حالت میں اسکول سے

انفارمیشن  
عشرت سرسید دوم دفعہ  
نہ نہ کے بعد سارک کے حالات  
روزانہ کی خبریں

رہائے ہندوستان



یہ صفحہ  
سمبھال کر  
پاس رکھیں

# موسم سرما کے تحفے

## آپ کی ہر قسم کی طاقت بڑھانے کے لئے

یہ صفحہ  
سمبھال کر  
پاس رکھیں

**افرو** یہ دوائی مردوں کے واسطے جزلی ٹانگ ہے۔ دیرینہ کو پیدا کرتی دیکھا کرتی ہے۔ اور باہ کو بڑھاتی ہے۔ ہر مزاج کو موافق ہے۔ اس کو بڑھاتی ہے۔ قبض کشا بھی ہے۔ ہر امیر و غریب استعمال کرتا ہے۔

**کالاکم** اس دوائی سے دل و دماغ پر خاص اثر ہوتا ہے۔ اس واسطے زمین نامردی کو بھی دور کرتی ہے۔ دیرینہ کے کیا بتلا ہو۔ نیم سے صحت کرنے والی اشیاء۔ انیون چرس وغیرہ کھانے سے۔ دماغی کثرت کا۔ اس سے بڑی عادت سے خوف اور شرم جیسے۔ کسی بھی وجہ سے کوئی بھی مردی کمزوری یا دینج کی تباہی ہوئی ہو۔ دور کر کے فائدہ دیتی ہے۔ آج کل کے اشتہاروں کی طرح تفریق کی جاوے تب نفعوں کے صفحے بھرنے چاہئیں۔

۲۱ گولی پند۔ دیے۔  
قیمت ۱۶ گولی ارٹھائی روپیہ۔ ۸ گولی سوار روپیہ

**اکسیر** یہ بھی جزلی ٹانگ ہے۔ مقوی باہ زیادہ ہے۔ مریضان سستی کو اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ امراض بادی و بلغم۔ نزہ۔ زکام۔ سرور و غیرہ جن کو رہتی ہے ان کو بھی فائدہ کرتی ہے۔

**کرن جوانی** مقوی رطوبات پیدا کرنے والے تمام غدود کو طاقت دیکر آہستہ آہستہ تمام اعضا و ریشہ کی کمزوری کو دور کر کے اصل حالت پر لاتی دیکھا ہے۔ کو دور کر کے جوانی کی انگلیں پیدا کرتی ہے۔ جوانوں کو جو جوان بناتی ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ نزہ۔ زکام۔ گھٹیا۔ دماغی قبض و جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہے۔

۲۲ گولی سوار روپیہ۔ ۹ گولی تین روپے  
قیمت ۲ گولی ساٹھ تین روپیہ۔ ۹ گولی

**یوسمال** نہایت ہی طاقتور مقوی باہ لاپیت کے ساتھ کثرت جات سوزا۔ چاندی ہوئی یا قوت۔ مکرر صبح و شام اور غیر ملائم تیار کیا جاتی ہے۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت کا قلع قمع کر کے باہ کو خوب بڑھاتی ہے۔ کثرت بول۔ ذیابیطس۔ نزہ۔ زکام۔ ضعف۔ معدہ۔ گھٹیا گوشت۔ رعشہ۔ نقوہ وغیرہ تک کو دور کرتی ہے۔ رگ و پٹھے کو مضبوط کرتی ہے۔

**جیو خوش کن** قیمت ۳۳ گلیہ تین روپے۔ ۱۰۰ گلیہ آٹھ روپے  
مریضان سرعت کی بیماری دور ہونے تک وقتی ضرورت کی جاتی ہے۔ یہ اساک کی دوائی ہے۔ جس سے بعض کو تو تاثر شش کا اثر ہوتا ہے۔ ۵۔ ۱۰ گلیہ تو معمولی بات ہے۔ تیسرے پھر ایک گولی کھانی چاہئے۔ قیمت ۴۰ گولی دور روپے آٹھ آنے۔ ۸ گولی آٹھ آنے  
**دش خوش کن** یہ بھی اسی اوصاف کی ہے لیکن اس کا اثر کم گنا ہے۔ ساتھ ہی مقوی بھی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ارٹھائی روپیہ۔ ۸ گولی آٹھ آنے۔

**گھن بجا** دیرینہ کو صاف کرتی گاڑھا کرتی اور جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ سوزاک کی تری۔ پیپ و غیشہ کو دور کرتی ہے۔

قیمت ۲۲ گولی ۴ روپے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ

**کھیر باد** کوئی بھی ادھر کی دوائی کھاتے وقت اس کو ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے یا علیحدہ بھی اسکو ۲۰ سر دیوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں دیرینہ کو بڑھانے پیدا کرنے والی ادویہ کے ساتھ بہت سے مغزیات شامل کئے گئے ہیں۔ کھیر بنا کر کھایا جاتا ہے یا دودھ سے ویسے ہی کھا سکتے ہیں۔ اس سے دماغ تروتازہ و تیز ہوتا ہے۔ جسم بھی بڑھتا اور مضبوط و طاقتور ہوتا ہے اور جریان۔ سرعت۔ احتلام بھی دور ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ آٹھ آنے

## طلاؤں کا مسئلہ حل ہو گیا

امرت و حمار کے موجد کوئی دود و دیند بھوش نہت ٹھا کر دت شرما ویند نے ایک ایسا پیتا کر دیا ہے جن کو دتوں آپ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ ضرورت پر لنگیا اور پھر اتار کر شیشی میں رکھ لیا۔ اس کی تاثیر کم نہ ہوگی۔ جب تک پوری طاقت ہو جاوے روزانہ استعمال کریں اور پھر بھی یہ آپ کے پاس رہیگا۔ جب کبھی ضرورت ہو استعمال کریں۔ پھر ایک گھنٹہ باندھ لیں اور اپنے رگ و پٹھے کو چت و تیز کر لیں۔ اس کا نام کوکا پلاسٹر ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپے۔ اگر تین کی شکل کا طلا ہی پسند ہو تو طلا ۱۶ گلیہ انگلیوں جو بے نظیر ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپے۔ نصف دور روپے۔ نمونہ سوار روپیہ۔

بسی چوڑی دل خوش کن تیر نفوں کا خیال چھوڑ کر اصلیت پر غور کریں اور جو چیز ضرورت ہو منگو لیں یا اپنا حال لکھ کر بھیجیں اور بتلا دیں کہ کتنے دام کی دوائی آپ کے موافق بھیجی جاوے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا ۱۱ لاہور۔ المشاکر۔ منیجر امرت دھارا اوشدالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور۔



## فوجی کلرکوں کی بھرتی کی شرائط

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۱۲)

علحدہ ہونے کا حق نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ بھرتی فارم میں مندرجہ اقرار نامہ کو جو حکومت کے ساتھ کیا ہے پورا نہ کر دیں۔

(۱۰) اس اسکول کی تعلیم طالب علم کو نہ صرف

دفتری معاملات کے قابل بنادیتی ہے بلکہ آئندہ سول ملازمت میں بھی تجربہ کار بنادیتی ہے۔ نہ صرف

یہ کہ تعلیم مفت ہے بلکہ زمانہ تعلیم میں معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ایسے فوجی اسکول کے سوا اور کسی اسکول میں ٹوئنگ کے زمانہ میں طلباء کو معاوضہ نہیں ملتا

(۱۱) اسکول سے فارغ ہونے کے بعد طالب علم کو

کو لوئر ڈویژن اور اپر ڈویژن: دو گروہوں میں

تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کی خواہ حسب ذیل ہوتی ہے

لوئر ڈویژن مثلاً۔ روپے ماہوار۔ اپر ڈویژن

پہلا گریڈ مثلاً۔ ماہوار سے مالٹھ ماہوار تک

سالانہ ترقی مثلاً۔ دوسرا گریڈ مالٹھ سے

تیسرا ماہوار تک۔ سالانہ ترقی مثلاً

(۱۲) لوئر ڈویژن سے اپر ڈویژن تک ترقی

سینئر ہونے کے لحاظ سے ہوگی۔ جب کبھی کوئی

آسامی خالی ہوگی بشرطیکہ امیدوار قابل ہو۔ ایسی

ترقی حاصل کرنے کے شرائط معقول ہیں۔

(۱۳) مذکورہ بالا فوجی کلرکوں سے سندھ پارخدا

حاصل کرنے کی صورت میں ان کو حسب ذیل رعایتیں

دی جائیں گی۔

روا تنخواہ میں پچاس فیصدی اضافہ کیا جائیگا۔

رہا، لباس، خوراک اور جائے رہائش مفت دیا

کی جائے گی۔ جیسا کہ ہندوستانی دارنٹ افسروں کو

ہندوستانی فوجی کلرک فارمیشن ہیڈ کوارٹرز کے

ساتھ کام کرتے ہیں۔ جنگ کے گزشتہ دو سالوں

میں دشمن کی کاروائی سے ان کو کوئی حادثہ پیش

نہیں آیا۔

(۱۴) امید ہے کہ ایسے غارتھی کلرکوں کی ایک

معتد بہ تعداد کو جنگ کے بعد آئی۔ اے۔ سی۔ سی۔

کی مستقل خالی آسامیوں پر لگادیا جائے گا۔

مقامی حکومتوں نے پولیس وغیرہ حکموں میں

چھوٹی آسامیوں کی ایک تعداد ان اشخاص کے لئے

محفوظ رکھی ہے جن کی جنگی خدمات شاندار ہوگی۔

.....

بدعات مردہ کی وجہ سے اصل

اسلامی توحید (اسلامی توحید عام مسلمان

کہلانے والوں سے بالکل مفقود ہو چکی ہے۔ بلکہ

اس کے برعکس نذر نیاز فیض اللہ۔ قبول پرستی۔ سجدہ

تغلیبی، تیجہ۔ دسواں۔ چالیسواں۔ تزیہ پرستی

وغیرہ وغیرہ بے شمار رسوم جاری ہیں۔ جن سے

شرک و کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس کتاب

میں ان تمام رسوم کو خلاف اسلام ثابت کر کے

اصل توحید بدلائل واضح طور پر بیان کی گئی ہے

لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۴۰ روپے

یورپین تہذیب کے اثر

اسلامی صورت مسلمان اپنا تمدن بالکل

کھو بیٹھے ہیں۔ بلکہ شکل و صورت تک اسلامی

نہیں رہی۔ اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کہ اسلامی شکل و

صورت کیسی ہونی چاہئے۔ خصوصاً منہ و اعضاء

پر شرعی احکام درج کر کے دارحی مؤذونانے والوں

کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اسوہ حسنہ کے خلاف کرنا ملامت

کا صحیح عمل نہیں۔ قیمت صرف چار آنے (۴)

کشف الملہم مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ۔ جو

اردو خوان ناظرین کے لئے

معینہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴

قرآن مجید۔ احادیث نبویہ۔ اقوال

صحابہ، تابعین، محدثین۔ ائمہ فقہاء

اور صوفیاء سے اقوال اور رائے باجوں اور مزامیر

کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ اقوالی پسندوں کی تمام

دلیلوں کا رد ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲)

## شیعہ مذہب کی تردیدیں

یہ بڑی ضخیم کتاب ہے جو شاہ

تحفہ اشاعشری عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی

نے شیعہ مذہب کی تردید میں لکھی تھی۔ اس میں شیعہ

مذہب کے بارہ فرقوں کی ایسی تردید کی گئی ہے کہ

آج تک ان کی طرف سے اس کا جواب نہیں بن

پڑا۔ شیعیت کی تردید میں یہ کتاب بہت مشہور ہے

قابل مطالعہ ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ

ہے۔ قیمت تین روپے چار آنے۔ (۳)

حضرت شیخ احمد صاحب سرشہدی

تحفہ مجددیہ جہد و الف ثانی کے ان کمبوبات

کا اردو ترجمہ۔ جو آپ نے عقائد شیعہ کے رد میں

لکھے ہیں۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ صرف تبیخ

کی خاطر قیمت بہت کم ہے۔ یعنی آٹھ آنے (۸)

مصنف مولانا ابوالوفاء اللہ

خلافت محمدیہ صاحب۔ اس رسالہ میں مثلاً

خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے

ان کے ثمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال

کیا گیا ہے اور سلسلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی

گئی ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴

مصنف مولانا صاحب مذکور۔

خلافت رسالت اس رسالہ میں خلافت

اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور پدید انداز

میں ثابت کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار

کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۴

امام حسین اور یزید معاویہ کے معاملے کو امام

ابن تیمیہ نے نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا

ہے۔ جسے پڑھ کر ناظرین اس حالات کو واقف

ہونگے۔ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵

نوٹ :- جلد مندرجہ کتب کا حصول ڈاک

خریدار کے ذمہ ہے۔ یہ اصل قیمتیں درج ہیں۔

لئے کا پتہ :- منیجر دفتر الجمیٹ اتر

اسلام اور توحید و ازواج - اسلام میں ایک سے زائد زوجوں کا کفر کیا ہے؟ قیمت ۳۰ روپے



## مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہذا فریاد ان الحدیث  
علاوہ انہیں دوزخ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں  
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی  
سل و دق - دمہ - کھانسی - برزخ - کمزوری سینہ کو فروغ  
کرتی ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - جویاں  
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے کثیر  
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد  
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے - داغ و  
طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ اثر ہے - چوت لگ جائے تو  
عقویٰ ہی کیلئے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد  
عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے  
ضعیف العروق عصابی پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم  
استعمال ہوسکتی ہے - ایک چھانک سے کم ارسال نہیں  
کی جاتی - قیمت فی چھانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے)  
۱۰۰۰ روپے یا ۱۰۰ روپے یا ۱۰۰ روپے یا ۱۰۰ روپے  
غیر سے محصول اک ٹیکہ ہوگا - الیٰی یہاں سے ایک پاؤ  
کی قیمت من محصول اک ٹیکہ ہوگا - الیٰی یہاں سے ایک پاؤ  
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی - در نہ ہی بذریعہ دیوی

تازہ ترین شہادت ماہ جنوری  
جناب مقبول حسن صاحب بٹول بازار زینپال  
عرصہ دس بارہ سال کا ہوا ایک دوسرے مومیائی  
مٹکانی حق - مریطوں کو استعمال کرائی - مفید پائی - اب  
چند مریضوں کیلئے ایک پاؤ ارسال فرمائیں - ۱۲ جنوری  
جناب مولوی سید جمیل الرحمن صاحب جھوٹکا  
کئی بار اپنے دوستوں کے لئے مومیائی مٹکانی -  
بہت مفید ثابت ہوئی - دو ڈبہ اور مرحمت فرمائیں  
آئندہ آٹھ دس ڈبہ منگو اوٹنگا - ۱۴ جنوری  
دبائی آئندہ

مومیائی منگوانے کا پتہ - حکیم محمد سردار خان  
پر و پراثر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

## ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مصنفہ ملک امام خان صاحب نوشہروی - جماعت  
اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ  
تذکرہ ہے - حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورثہ  
ہند ثابت کیا ہے - پھر جماعت کا ابتدا کا حال شاہ  
ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا مولانا اسماعیل  
شہید سے - مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار  
سے زائد ہے اور فن دار اور نام مصنف کے ساتھ  
تقریباً ہزاروں کا نقشہ ہے - غرض اہل حدیث اصحاب  
کو یہ کتاب ضرور خریدنی چاہئے - قیمت پچیس

## شٹائی برقی پریس امرت

میں اردو - انگریزی - ہندی - گورکھی - لٹنہ کی  
چھپائی نہایت عمدہ - خوشنما - رنگدار - سلاوہ انداز  
نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ نے  
کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں - دعویٰ خط  
لیٹر فارم - رجسٹر اور لیس و غیرہ چھپوانے ہوں  
تو بذات خود شریف لائیں یا بذریعہ خط کتابت  
نرخ وغیرہ طے کریں - آپ ایک دفعہ تجربہ کریں گے  
اس کے بعد خود بخود گاہک بن جائیں گے -  
پتہ - ۱ - میجر شٹائی برقی پریس بالبا بازار امرت

ترجمہ علمائے حدیث ہند - از ملک امام خان  
صاحب نوشہروی - اس میں شاہ ولی اللہ صاحب  
دہلوی سے لیکر آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی اور  
یوپی کی سوانحیں درج ہیں اور موجودین کی بھی درج  
ہیں - انداز بیان اور انی لکام اور تسلسل مضامین  
نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے - اس اچھوتے مضمون  
پر علم فرسانی کر کے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا  
ہے اور اہم خدمت انجام دی ہے - لکھائی چھپائی  
اور کاغذ اعلیٰ ہے - قیمت پچیس

منگوانے کا پتہ - ۱ - میجر سردار خان

## کیوں نہ یقین کیجئے

جبکہ عین الیقین ہو

دہ اس طرح کہ ہر ایک ضرورت مند صاحب کی طلبی پر  
بلا قیوت و صرفہ ڈاک وغیرہ لئے بغیر برائے آزمائش  
۱۵ دن لگانے کو ہندوستانی میرے کا سرسہ  
برائے آزمائش نمونہ بھیجا جاتا ہے جن کے  
سے نامہ معلوم ہوتا ہے - پھر تین منگو اوٹنگا  
کیسی اچھی سند اور کیا ہی خوب ثبوت ہے - دو ہفتہ  
تدریس انوں سے التماس ہے کہ ۳۵ سال کے تجربے  
ثابت ہوا کہ اس سرسہ میں کچھ اجزا کی مقدار بڑھا  
دی جائے تو مفید سے مفید تر ہو جائیگا - لہذا ان  
اجزا کی مقدار بڑھائی گئی اور دو سال سے دیکھا  
ہوا ہے کہ واقعی اب نہایت ہی مفید ہو گیا ہے  
ایک مرتبہ خواہ نمونہ ہی طلب فرما کر آزمائش فرمائیے  
آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا - آنکھوں کے ان  
امراض میں ایک مرتبہ ضرور آزمائش کر کے دیکھئے  
نہایت مفید ثابت ہوگا - نزلہ سے پانی جاری رہنا  
رو ہے - پوٹوں کے دانے - گرائولس - جلالہ -  
بدگوشٹ - ناخونہ - پھلی - رتوندی - خارش چشم  
پرانی سرخی - ضعف بصارت - نیز حافظ چشم ہے  
آنکھوں کے ہر مرض کا صحیح اذکارہ کر کے اس سرسہ  
کو استعمال کیا جائے - چند دن میں آپ کو بخوبی  
نامہ معلوم ہوگا - قیمت قسم اعلیٰ سفید پے موتیوں  
اور میرے کارکب دس دو پیہ تولہ - قسم اوسط پھیرا  
میرے دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پاچھو پیہ تولہ  
قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کا سرسہ ایک سو پیہ  
تولہ - تمام امراض چشم کی اکیر و لاثانی دوا ہے -  
پتہ - ۱ - ڈاکٹر ابو نعیم بی محمد خان - نیا شفا خانہ  
جامع مسجد روڈ - شہر مراد آباد - ۱۲

نور محمد کی شہادتیں اور درد و غم کی اذکار و نذر کی کوئی طرف بٹانے کے اصول وغیرہ بہت قیمتی ہیں

انجمن اہل حدیث  
بیت اہل حدیث  
جامعہ مولانا باغیچہ

Dehli





مرحوم کا ذکر آگیا ہے۔ اس لئے میں ممدوح کی شخصیت کے متعلق چند فقرے عرض کر دوں تو بے جا نہ ہوگا۔ موصوف ہونے کے باوجود عالم تھے، ہونے کی تعلیم دیتے تھے۔ مگر حدیث کے ساتھ آپ کو خاص اہمیت تھی۔ میرا چشم دید واقعہ بلکہ روزانہ کے واقعات ہیں کہ آپ جس جگہ پر حدیث کی کتاب رکھ کر بڑھاتے تھے منطوق و فلسفہ کی کتابیں اُس پر نہیں رکھتے تھے بلکہ نیچے رکھتے تھے۔ یہ واقعہ میں اپنی ساری مدت تعلیم میں دیکھتا رہا۔ حتیٰ حدیث آپ کے حسن عقیدہ کا اظہار ان اشعار میں کون تو مجاہد ہے۔ آپ کو یا زبان حال سے فرماتے تھے

کیا تم سے کہوں حدیث کیا ہے  
در دانا درج مصطفیٰ ہے  
صوفی و عالم و حکیم دینی  
کرتے رہے اسی کی خوش چینی  
بابا کے ہاں سے کون لایا  
جس نے پایا یہیں سے پایا

آپ کی شخصیت کا ذکر خیر گورنمنٹ کی شائع کردہ رولٹ کمیٹی کی رپورٹ میں بھی ملتا ہے۔ میں یہ فقرہ بھی عرض کر دوں تو مجاہد ہے کہ ممدوح کو میرے ساتھ اپنی اولاد کی طرح محبت تھی۔ اسی لئے بڑے بڑے مباحثوں میں جہاں اکابر دیوبند یہ کا دخل ہوتا مباحثہ اس خاکسار کے سپرد کیا جاتا۔ جیسے مباحثہ تگینہ اور رام پور وغیرہ۔

ہاں میں اور بڑا ذکر آیا ہوں کہ جمعیت العلماء کا پہلا ریزولوشن مولانا موصوف کی رائی کے متعلق پاس کیا گیا۔ خدام نے تار بھیجے ہی پر کتابت نہیں کی بلکہ دعا کے ذریعہ بھی خدا سے استعانت کرتے رہے۔ گویا مرزا غالب کا یہ شعر در زبان تھا۔

میرے دل میں ہے غالب! شوق وصل و شکوہ جوں  
خدا وہ دن کرے جو اُس سے میں یہی کہوں وہ بھی  
بفضلہ تعالیٰ نتیجہ یہ ہوا کہ جمعیت العلماء کے جلسہ دہلی کے صدر آپ ہی منتخب ہوئے۔ گو

علالت کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ تاہم مجھ

صدر ہر جا کہ نشینند صدر است  
گویا آپ ہی صدارت فرما رہے تھے۔

اس کے بعد جمعیت العلماء بخوانے اُنبتھا  
اللہ نبیاً حَسَناً اِیسی بڑی کہ اس کا سایہ  
سارے ملک میں پھیل گیا۔ پشاور سے کلکتے تک  
اس کے جلسے ہوتے رہے۔ بڑے بڑے سیاسی  
امور میں اس نے رہنمائی کی۔ جمعیت کی کارگزاریوں  
میں سے ایک کارگزاری بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔  
دہلی کے جلسے میں میں نے تجویز پیش کی تھی کہ  
آئندہ معمول سوراج کے موقع پر مسلمانوں  
کو اختیار ہونا چاہئے کہ وہ اپنا نظام شرعی الگ  
قائم کر سکیں۔ یعنی موزونیات مذہبی اور قوی کے لئے  
مسلمانوں کی شرعی عدالتیں قائم کی جائیں۔ جو  
حسب قانون شریعت فیصلہ کیا کریں۔

اس ریزولوشن پر بحث ہوتی رہی مگر بعض ممبران  
کی مخالفت کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی۔ مخالف ممبر  
بھی نیک نیت تھے۔

اس کے بعد لاہور میں دیر صدارت مولانا  
ابوالکلام آزاد جمعیت کا جلسہ منعقد ہوا۔ میں نے  
یہ ریزولوشن پیش کیا۔ حسن اتفاق سے میرے  
ہم راہے ممبران مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی  
وغیرہ بھی اس اجلاس میں شریک تھے۔ ان کی  
تائید سے یہ ریزولوشن پاس ہو کر بدستخط صدر  
اجازت الجمعیت میں شائع ہو گیا۔

اس کے علاوہ وہ سیاسی فتویٰ بھی مشہور ہے۔  
جس پر جمعیت نے بڑی بڑی قربانیاں دیں۔ شہر  
امرتسر بھی قربانی دینے میں پیچھے نہیں رہا۔ خدا ان  
قربانیوں کو قبول کر کے ان میں برکت بخشے۔

جمعیت العلماء کا بڑا جلسہ آئندہ ماہ مارچ  
میں بمقام لاہور ہونے والا ہے۔ جس کی تمہید کے  
طور پر امرتسر میں جلسہ ہورہا ہے۔ اس کے صدر  
مولانا احمد سعید صاحب قرار پائے ہیں۔ میں

جلسہ استقبالیہ کی طرف سے ان کی خدمت میں  
عرض کرتا ہوں کہ موصوف کو کئی صدارت کو عزت  
بخشیں اور اپنے خطبہ صدارت سے حاضرین مجلس  
کو محفوظ فرمائیں۔

میرا چاہ ہے احباب و دو دل کہہ لے  
پھر التفات دل و دوستان ہے نہ رہے  
آخر میں میں مجلس استقبالیہ کی طرف سے حاضرین  
اور سامعین کے جلسہ میں شریک ہونے کا شکریہ  
ادا کرتا ہوں۔

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین  
ابوالوفی شہداء اللہ  
صدر مجلس استقبالیہ امرتسر

## ڈاکٹر اقبال اور ان کا مرزا

ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درج کے مفکر،  
بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ موصوف تھے۔ آپ  
پر پرستی اور قہر پرستی کے سخت مخالف تھے۔ مقام جوت  
ہے کہ انہی کی قبر کو روضہ بنانے کے لئے حکومت ہند  
نے اعلیٰ درج کے پتھروں کے پچھڑے مندوق بھیجے  
ہیں۔ خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہوگا غالباً لاہور کے  
مزارات میں ایک اچھے خاصے مزار کا اضافہ ہو جائیگا  
جب ہم اولیاء اللہ کے ملفوظات میں مزارات اولیاء  
قبوں کی ممانعت پڑتے اور انہی کی قبوں پر بڑے  
بڑے قبے دیکھتے تو حیران ہوتے تھے کہ الٹی یہ کیا ماجرا  
ہے کہ جو بزرگ ان قبوں کو ناپسند کرتے تھے انہی  
کی قبوں پر قبے بنے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم کے  
مزار کے متعلق یہ واقعہ سن کر ہلادی حیرت رنج ہوئی  
ہم سمجھ گئے کہ جس طرح یہ کام ڈاکٹر مرحوم کے خلاف  
ہوا ہے اسی طرح پہلے بزرگوں کے خلاف منشا  
ہوتا آیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف چونکہ شاعر تھے اس لئے  
ان کو عالم ادراج میں اگر اس واقعہ کی خبر ہوئی ہوگی تو  
مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر پڑھتے ہوئے

پس مردن ہی دیوانہ نہایت گلوں گلوں  
شرار سنگ نے کی گلاشتانی میری تربت پر

نعتی شریک شکر کن - دار و درویش و زانام این بزم - ایک قافلہ یہ رسالہ ہے - قلم ۵ - دیوبند (پشاور)



## قادیانی مشن

### حضرت عیسیٰ مسیح کی توہین

۱۔ اہل بیتؑ مورخہ ۳۴۔ جنوری ۱۹۴۲ء میں ہم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حضرت مسیحؑ کو کھاد پوٹھ کر اور شرابی وغیرہ لکھا ہے۔ قادیانی اخبار الفضل نے اپنی فضیلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب میں کہا تھا کہ مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ الزامی طور پر ہے جس طرح خود تم نے اہل بیتؑ مورخہ ۳۴ سہرہ ۱۹۴۲ء میں انجیل کی رو سے مسیحؑ کو گینگار ثابت کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ الزامی جواب تو اس کو کہتے ہیں جو مخالف کے حلیات کی بنا پر ہو۔ ہم نے تو اپنے دعوے کا ثبوت انجیل سے دیا ہے مگر مرزا صاحب کی سخت کلامی کا ثبوت انجیل میں کہاں ہے۔ اس کے جواب میں الفضل مورخہ ۳۴ جنوری ۱۹۴۲ء نے جتنی ٹوٹیاں کھائی ہیں وہ لوٹن کبوتر سے زیادہ دلفریب ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں پر بھروسے کی محبت نے پورا قبضہ کیا ہوا ہے۔ **دَاشِرَ بَوَا فِی قَلْبِهِمُ الْعِجَی** دو طرح سے جواب دیا ہے۔ ایک تو اس طرح کہ مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ الزامی طور پر ہے ورنہ آپ دل سے مسیحؑ کی عورت کرتے تھے۔ اسی لئے ہم نے کہا تھا کہ الزامی جواب حلیات خصم پر بنی ہوتا ہے۔ آپ مسلمہ خصم ایسا حوالہ دیکھا ہے جس میں مسیحؑ کے حق میں الفاظ مکرہ آئے ہوں۔ اس کا جواب الفضل نے بڑی چالاک سے دیا ہے جو قابلِ فادہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی پاری نے بڑی محنت کر کے ایک حوالہ نکالا ہے جو حقیقت میں ای کو مقرر ہے۔ حضرت مسیحؑ علیہ السلام یہودیوں کی بدگلامی کا ذکر ان لفظوں میں کرتے ہیں:-

ابن مریمؑ کھانا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھانا اور شرابی آدمی حصولِ لطفِ مالو

اور گینگاروں کا یار۔ (مسیحؑ ۱۹۱۱ء بحوالہ الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۲ء)

الفضل نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ یہ بات انجیل سے ثابت ہے اس لئے مرزا صاحب نے بھی ان کو ایسا ہی لکھا ہے مگر اس نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ کلام مسیحؑ کے دشمنوں (یہودیوں) کا ہے مسیحیوں کا مسلمہ نہیں ہے۔ اس لئے جو شخص مسیحؑ کے حق میں ایسا کہتا ہے وہ یہودیوں کا ہمنوا سمجھا جائیگا۔ **قادیانی نمبر ۱۰** جس طرح یہودیوں کو ان نمرہ الفاظ سے یاد کرتے تھے اسی طرح کفار کو ان نمرہ صلوٰۃ کو شاعر ساحر اور مجنون وغیرہ کہا کرتے تھے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ کیا کسی مخالف کا آنحضرتؐ کی شان میں ایسی گستاخی کرنا الزامی جواب ہو سکتا ہے؟

**تَمَایِلُہُمْ اِلَیَّ الْقَوْمِ لَا یُکَادُّونَ یَفْقَهُوْنَ حَیْثُ نِشَاد**

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو بتائیے کہ مرزا صاحب کے حق میں مخالفین نے جو جو الفاظ کہے ہیں کوئی شخص تم کو جواب دیتے ہوئے ان الفاظِ قبیحہ پر بنا کر تم کو الزامی جواب دے سکتا ہے۔ اگر نہیں اور برنگز نہیں تو اس اصول کو یاد رکھو۔

آنچہ بخود نہ پسندی بدگراں ہند

یہ عجیب بات ہے جو آپ بار بار کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیحؑ کی تعریف کی ہوئی ہے۔ واقعی ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کبھی کبھی مسیحؑ کی تعریف بھی کرنا کرتے تھے۔ یہی تو ہمیں غلط ہے کہ تعریف کرنے کے باوجود کبھی کبھی تو ہمیں بھی کرنا پڑتا ہے۔ مسیحؑ کی یہ توہین اسلام کی نہایت میں نہ ہوتی مگر کسی خاص غرض کے ماتحت ہوتی تھی۔ کوئی مرزا صاحب کا لڑکھن اس شکر کا مصداق تھا ہے

حلفِ غدت سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے

الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

## کیا تصانیف ثنائیہ مرزائیت کیلئے کھاد ہیں؟

سیری تصانیف متعلقہ قادیان کا ذکر اخبار الفضل میں اسی طرح آتا ہے جس طرح استاد داغ مرحوم نے لکھا ہے:-

داغ کے نام سے نفرت ہے وہ جل جاتے ہیں ذکر خوش بخت کا آنے کو تو اکثر آئے

الفضل مورخہ ۲۹ جنوری میں لکھا ہے کہ

ثنائی تصانیف متعلقہ قادیان بجائے مضر بنے کے ہیں مفید ہیں۔ کیونکہ قادیانی کبھی میں کھاد کا کام دیتی ہیں۔ ان تصانیف نے کسی احمدی کو راہِ راست سے نہیں بھٹکایا۔

**سُنئے جناب!** تصانیف ثنائیہ کا مصنف نہ الہام

کا مدعی ہے نہ مجددیت کا دعویٰ دار ہے نہ نبی ہے

نہ رسول بلکہ ایک معمولی صاحبِ قلم ہے۔ برغلاف

اس کے ہم آپ کے مجدد، نبی و رسول کی تصنیف

کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ کے نبی صاحب اپنی کتاب

براہین احمدیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ

اس کتاب سے ہمیشہ کے مجاہدات کا خاتمہ

فتحِ عظیم کے ساتھ ہو جائیگا۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۱)

قادیانی اور لاہوری مرزائی دوستو! ایسا

سے بچتاؤ۔ خدا سے ڈر کر اور مخلوق سے شرم کر کے

بتاؤ کہ آپ کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ سے

یہ نتیجہ پیدا ہوا یا مجاہداتِ دن بدن بڑھتے چلے

گئے۔ اور غیر مسلم جماعتوں میں سے جو دو گروہ دیکھائی

اور آریہ (مرزا صاحب کے خاص مخاطب تھے

ان پر بھی اس کتاب کا کوئی اثر ہوا؟ ہاں آتنا اثر

ضرور ہوا کہ دونوں گروہ ہزاروں کے شمار سے

لاکھوں کی تعداد تک پہنچ کر مرزا صاحب کے

غور اور تکبر کا جواب دیتے ہیں:-

جناب بکر کو دیکھو یہ کیسا سرِ شتاب ہے

تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

۱۔ یہاں پر مرزا صاحب کی تردید میں ایک بہت بڑی بات ہے۔

## رسالہ بطش قدیر پر

## معاصر تہران و بلی کا تبصرہ

”خلیفہ قادیانی نے تفسیر قرآن کی ایک جلد دار سورہ یونس تا سورہ کہف (شائع کی ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے ملک و مشرب باطل کے مطابق قرآن مجید میں جا بجا تحریف سے کام لیا ہے۔ مولانا شاء اللہ مدظلہ جو اس پیرائے سالی میں بھی رد قادیان کے معاملہ میں جوانوں کی سی ہمت رکھتے ہیں۔ اس فقہ رسالہ میں تغیر مودودہ کے دس مقامات پر دس قیاسات کئے ہیں۔ اور بدلائل قویہ قادیانی تفسیر کی رکاکت کو ظاہر کیا ہے۔ جن لوگوں کو بدقسمتی سے اس تغیر کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہو۔ انہیں بطش قدیر کا خیر مطالعہ کرنا چاہئے۔“ قیمت ۴

## تغایب بر مسئلہ تکبیرات عیدین

(از مولوی ابوالقاسم علی بن عبدالرحمن صاحب قدس) انبار الہدیٰ جلد ۳۸ صفحہ ۱۶۱ مورخہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ طاب ۳۔ اکتوبر ۱۳۷۵ھ میں آپ نے جواب سوال نمبر ۱۳ تحریر فرمایا ہے کہ صحیح روایات میں عیدین کی تکبیریں بارہ عدد ثابت ہیں۔ پہلی رکعت میں سات عدد۔ دوسری میں پانچ یہ تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہیں۔

آپ کا یہ فرمانا کہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں تکبیر اولیٰ یعنی تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہیں۔ اس بارہ میں کوئی ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے کہ چار تکبیر روایات صحیحہ میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ سات

طہ تصنیف کا شغل میرے حق میں مرزا غالب مرحوم کے اس شعر کا مصداق ہے کہ

عشرت محبت خوں ہی غنیمت سمجھو  
نہی غالب اگر عمر طبع نہ ہی (الہدیٰ)

تکبیروں کا ذکر ہو۔ اس لئے آپ کا یہ کہنا کہ تکبیر اولیٰ کے علاوہ سات تکبیریں ہیں۔ صحیح روایات کے بالکل خلاف ہے۔

ان دارقطنی میں ایک روایت بسند ضعیف موجود ہے۔ جس میں یہ لفظ ہے سوا تکبیرۃ الافتتاح۔ مگر یہی امام دارقطنی غلط ہیں اس روایت کو مضطرب الاسناد فرماتے ہیں۔ یعنی ایک توحیدیت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابن ہبید موجود ہیں۔ پھر ساتھ اس کے سند میں اضطراب بھی ہے۔ اور سننے خود متن میں بھی اضطراب ہے۔ کیونکہ یہی روایت ابوداؤد میں بایں لفظ مذکور ہے۔ سوا تکبیرۃ الہکوع۔ بلکہ خود حسب تصریح عون مبعود دارقطنی میں بھی یہ روایت دوسری جگہ اسی آخری لفظ کے ساتھ وارد ہے اب یہ روایت بالکل ہی ساقط الاحتجاج ہوگئی۔

ان غلطی کے علاوہ سوائے امام شافعی کے ائمہ متبوعین میں سے کوئی اس زیادت کا قائل نہیں تھا کہ ان کے استاد و شاگرد یعنی امام مالک اور امام احمد بن حنبل دونوں اس زیادت کے خلاف ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کے نزدیک تکبیر اولیٰ کے ساتھ کل سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہیں۔ اسی لئے امام ابن قیم رحمہ زاد المعاد جلد ۱ ص ۱۳۷ نماز نبوی کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کان یبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ فیصلی رکعتین یکبر فی الاولیٰ سبع تکبیرات متوالیۃ بتکبیرۃ الافتتاح۔ اس مسئلہ میں زمانہ حال کے اکثر علماء اہل حدیث سے تساہل دیکھنے میں آیا ہے۔

الہدیٰ میرا فتویٰ اور آج کل کے علماء اہل حدیث کا عمل مندرجہ ذیل حوالہ پر مبنی ہے۔ تیل الاوطار میں کئی ایک احادیث منقول ہیں۔ جن سے سات اور پانچ تکبیرات زائد ثابت ملتا ہے۔ دوا یا مذکورہ نقل کرنے کے بعد صاحب نیل دس اقوال لکھتے ہیں۔ ان میں سے پہلا قول یہ ہے کہ

احدھا انه یکبر فی الاولیٰ سبعاً قبل القراءۃ  
وفی الثانیۃ خمساً قبل القراءۃ قال العراقی  
وهو قول اکثر اهل العلم من الصحابة  
والتابعین والائمة قال وهو مروی عن  
عمر وعلی وابی ہریرۃ وابی سعید وجابر  
وابن عمر وابن عباس وابی ایوب وغیرہم  
ثابت وعائشۃ وهو قول الفقہاء السبعۃ  
من اهل المدینۃ وعمر بن عبدالعزیز  
والنہری ومکحول وبہ یقول مالک  
والاونزاعی والشافعی واحمد واسحق قال  
الشافعی والاونزاعی واسحق وابوطالب  
وابوالعباس ان السبعۃ فی الاولیٰ بعد تکبیرۃ  
الاحرام۔ ذیل الاوطار ص ۱۳۷ ج ۱ ص ۱۳۷  
یہ ہے اہل حدیث کے عمل کا ثبوت۔ لعل فیہ  
کفایۃ وکفایۃ قد دق۔

## سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابوبکر محمد ابراہیم صاحب میرسیالکوٹی)

مجموعہ ۲۸ فروغ (۲۵) ۱۳۷۵ھ

۲۳ جنوری سن رواں کے بعد ۳۰ جنوری

۶ فروری میں مضمون ہذا کی اشاعت نہیں

ہو سکی۔ کیونکہ مولانا محترم بوجہ چند مصروفیات

مضمون ارسال نہیں کر سکے تھے۔ تاہنہ قطع

وصول ہوتے ہی ہدیہ قارئین کرام ہے۔

تصحیح مسلسل نمبر ۱۱ الہدیٰ ۲۶ دسمبر ۹ جنوری

میں نمبر ۱۱ کا مسلسل نمبر غلط چھپ گیا ہے۔ دس

بروز نمبر ۱۱ د ۲۲ ہیں۔ اس سے آگے بھی ۱۴ و ۲۳

جنوری میں نمبر غلط ہی چھپے ہیں۔ باطنین تصحیح

کر لیں۔ (دنیہ)

قبولیت عامہ اہل حدیث نے آنحضرتؐ کو جلد

او صاف حیدر سے آراستہ اور تمام عادات

پسندیدہ سے پرآستہ اور ہر قسم کی چھوٹی بات

برائی سے خبردار رکھا تھا۔ کیونکہ آپؐ نبی

اسلام اور محبت۔ علی شیت کی بین جدید برائی کا جواب۔ تہذیب و تمدن۔

ہونے والے تھے۔ اور نبوت کے ساتھ طہارت نفس اور اخلاق فاضلہ اور خصال جسد کا جو نہایت ضروری ہے۔

۱۱) آپ کے جن معاملہ کا ذکر سابقاً آپ کے شریک ہمارے حضرت سائب بن یزیدؓ کی زبانی اور صدق مختارؓ و امامت اسی کا بیان حضرت خدیجہؓ کے ایجنٹ تمیز کی مفاقت کے سفر میں اہل عام فیاض و غریب نوازی و راستبازی آپ کی زوہر محترم حضرت محمد مجتہد کی شہادت سے ابھی مرقوم ہو چکے ہیں۔

۱۲) روم کے عیسائی بادشاہ ہرقل نے جب اوسنیان و غیرہ قہار مکہ سے آنحضرتؐ کی نسبت پوچھا **هَلْ كُنْتُمْ دَنِّسَہُمْ وَنَهَیْہُمْ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُولَ مَا قَالُوْا** یعنی کیا تم دعویٰ نبوت سے پیشتر آپ پر جھوٹ کی تہمت رکھتے تھے نہ تو اوسنیان نے ہر چند کہ وہ اُس وقت مشرف باسلام نہیں تھا سب کے سامنے نہایت صفائی سے کلمہ لا سے اس کی نفی کی۔

۱۳) اسی طرح جب آپ نے اپنی قوم کو کوہ صفا پر پیغام الہی سنانے کے لئے جمع کیا۔ تو ان سے سب سے پہلے یہی پوچھا **اَمْ كُنْتُمْ مَّقْصِدِیْ فِیْہِیْنَ اَكْرَمِیْنَ** تم کو کوئی ایسی (ایسی) خبر دوں تو کیا تم مجھے صادق جانو گے؟ تو اس کے جواب میں سب نے بالاتفاق کہا **نَعَمْ مَا جَئَہُمْ بِنَا عَلَیْكَ كُنْیَہَا** یعنی ہم نے آپ پر جھوٹ کا تجربہ بھی نہیں کیا یہ۔

۱۴) اسی طرح جب آپ عہدہ نبوت پر نماز پڑھنے اور اس کا ذکر حضرت ابو بکرؓ سے کیا۔ جو شروع سے آپ کے دوست و رفیق تھے۔ اور آپ کے اخلاق عادات اور صدق و دوزا کے محرم و آشنا تھے تو انہوں نے بلا تردد و تامل کہا **یَا بَیَّ اَنْتَ وَابْنُ اَبِی الْقَصْدِ اَلْیَقْدَقِ اَنْتَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنْ اَبْکَ سَیِّدِیْ اللّٰہ** یعنی آپ میرے مال باپ قرآن ہوں۔ آپ اہل صدق ہیں

۱۵) نور الدینؒ فی سیرۃ سید المرسلین۔ صفحہ ۱۱۳

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے اور یہی کہ آپ اللہ کے رسول برحق ہیں۔

غرض آپ اوصاف جیدہ میں مشہور و معروف اور عام فیاضی کے سبب محبوب کل تھے۔ حاجت مند اور غرباء اپنی حاجتوں کے لئے اور فریقین اپنے تنازعات کے فیصلوں کے لئے آپ کی طرف رجوع کرتے اور ہر کوئی آپ سے احسان و کرم اور عدل و انصاف کی امید رکھتا۔ قدرت نے خلقت کی زبان پر آپ کے لئے **الْاَھْیَیْنَ** کا معزز لقب جاری کر دیا۔ جو برہنہ کے لئے بجز لہ نبیادی و... کے ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی وحی کا امین ہونا ہے

**تعمیر کعبہ** | آپ آنحضرتؐ کی عمر ۳۵ سال کی ہوئی تو قحط کعبہ کی عمارت ایک طوفان کے سبب شدید ہو گئی۔ قریش نے اسے ایسے طریق پر از سر نو تعمیر کرنا چاہا کہ آئندہ طوفان اثر نہ کر سکے۔ کیونکہ کعبہ شریف نشیب جگہ میں تھا۔ اور گرد کی پہاڑیوں سے بارش کا پانی آکر ہمیشہ اسے نقصان پہنچاتا تھا ان دنوں میں اتفاق سے یونانیوں کا ایک جہاز ہندہ کے قریب بندر شیبہ پر ٹوٹ گیا۔ کشریف میں اس کی خبر پہنچی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کا چچا ابو امیہ بن نضیر قریش کی ایک جماعت کو ساتھ لیکر بندر گیا اور جہاز کی نگرہ دی وغیرہ خرید لیا جہاز میں ایک یونانی بارہوی شخص ہاقوم نام فرین عمارت و سنگ تراشی کا ماہر تھا۔ اسے بھی ساتھ لیتے آئے اور کعبہ کی تعمیر اس کے سپرد کر دی۔

قریشیوں کے مختلف خاندان تھے۔ سب کو چار گروہوں میں تقسیم کر کے کعبہ کی ایک ایک جانب ہر ایک گروہ پر (۱۰۰) یعنی گروہ کے حصے میں دی گئی۔ نہایت تاکید اور احتیاط سے نہایت پاک اور حلال کمائی کا پتہ نہ بن گیا۔ اور

۱۶) نور الدینؒ مطہر مصر ص ۲۱۳

۱۷) فتح الباری دہلوی ج ۱ ص ۹۵ نیز سرمدیہ کی لائف آف محمد جلد ۲ ص ۱۳۰

بڑے بڑے نامی سرداران قریش شوق سے مزدور کی طرح پتھر ڈھونڈنے لگے۔ حضرت عباس رض اور سردار کائناتؓ بھی اس کام میں شریک تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے مروی ہے کہ

• جب کعبہ تعمیر کیا جا رہا تھا تو آنحضرتؐ اور حضرت عباس رض (دونوں چچا بھتیجا) بھی پتھر ڈھونڈتے تھے۔ حضرت عباس رض نے آنحضرتؐ سے کہا اپنا تہم اپنے سر پر رکھ لو پتھروں کی رگڑ سے نچ رہو گے۔ (آنحضرتؐ نے چچا کے کہنے پر عمل کیا) پس آپ (غش کھا کر) زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف کھلی رہ گئیں۔ آپ کو افاقہ ٹوٹا تو اپنے رچا سے کہا **اِذَا رَیْتُ اِذَا رَیْتُ** میرا تہم میرا تہم! پس چچانے آپ کو تہم بندھوا دیا

**از اللہ شک** | باوجودیکہ یہ روایت صحیح بخاری کی ہے۔ جو التزام صحت میں مسلم کل ہے۔ اور مرسلیم میور تعمیر کعبہ کا بیان بالنعفیل بیان کر کے آنحضرتؐ کے تہم اتار کر سر پر نہنے اور غش کھا کر گر پڑنے کا واقعہ بھی بیان کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قدرت کی اس حفاظت و عنایت میں ایک خصوصیت پائی جاتی ہے۔ اس لئے مرسلیم سرور بایں ہر فضیلت اپنی عادت سے مجبور ہوئے۔ اس واقعہ کو مشکوک کرنا چاہتے ہیں کہ کاتب الواقعی و محدث ابن سعدؒ تو اس واقعہ کو تعمیر کعبہ کے وقت کا بتاتے ہیں۔ لیکن ابن ہشام اسے آپ کے بچپن کے زمانہ کا لکھتے ہیں۔ جبکہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ سرمدیہ میور اس کے بعد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ ایسی کہانیاں کس درجہ کی دلیل ہوتی ہیں۔

۱۸) صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل مکہ و بنیائہا نیز کتاب المناقب کے بعد باب بنیان الکعبۃ ص ۱۲

۱۹) لائف آف محمد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۴۔ فٹ نوٹ ۱۳

۱۰) صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳۰

جراتی ہے کہ سرورِ عالم میں ہر طفل و کمال اور  
وسعتِ مطالعہ صحیح بخاری اور اس کی شرح  
فتح الباری کے بیانات کو تو مشکوک کہانیاں سمجھتے  
ہیں۔ جن کے مصنفین ایک ایک جزدوی امر کو بھی  
صحتِ اسناد سے روایت کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح  
کے بچپن کے عجیب و غریب حالات کو مرقس و لوقا  
اور متی و یوحنا کے بیانات کی بنا پر صحیح مانتے ہیں  
جن میں سے پہلے دو بیانی مرقس و لوقا تو بخاری ہی  
نہیں۔ اور دوسرے دو بیانی متی اور یوحنا بخاری  
تو ہیں لیکن یہ امر ایسی نیکو مطلب اور مشکوک ہے  
کہ جو کتابیں ان کی طرف منسوب ہیں وہ خدا ان کی  
تصنیف میں یا کسی اور کی۔ بالقرض یہ مان بھی لیا  
جائے کہ خود ان کی تصنیف میں تو یہ معلوم نہیں کہ  
متی اور یوحنا اور ان کی طرح مرقس اور لوقا نے  
یہ معلومات کن ذرائع اور وسائل سے حاصل کئے  
کیونکہ ان کو حضرت مسیح کی ولادت اور بچپن کے  
کوائف بیز کسی ذریعے اور واسطے کے نہیں ہو سکتے  
تھے۔ اور وہ ہر چار مصنف کوئی ذریعہ اور واسطہ  
کسی ایک بھی جزدوی یا کالی امر کے متعلق بتاتے نہیں  
نہ ولادت کے متعلق۔ نہ بچپن کی بابت۔ اور مرقس و  
لوقا تو آپ کے تبلیغ رسالت کی نسبت بھی واسطہ  
کا نام نہیں بتاتے حالانکہ وہ بخاری نہیں ہیں۔  
بلکہ وہ ان کی بابت یہ بھی دعویٰ نہیں کرتے کہ  
ہمیں ان کا ذاتی طور پر علم ہے۔

ماں ولادت و بچپن کے حالات کے علم کے لئے  
اگر کوئی ذریعہ و واسطہ ہو سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف  
یہودی ہو سکتے ہیں۔ اور معلوم ہے کہ یہودی حضرت  
مسیح دعلی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت  
اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ کے  
متعلق کیا کیا بیوہ خیال رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے  
ہیں۔ جسے قرآن نے بھٹاتا عظیم کہہ کر رد کر دیا  
ہے۔ پس یہودی حضرت مسیح کے ایسے عجیب و غریب  
حالات بیان نہیں کر سکتے۔ پس ایسے بیانات کی  
تصدیق کرنا جن کا سر ہے نہ پیر۔ نہ راوی کا مسلم

نہ مروی عنہ کا پتہ۔ اور ایسی روایات سے انکار کرنا  
جن کا ایک ایک جملہ بلکہ ایک ایک لفظ بلکہ ایک  
ایک حرف ہی اورت کا فرق نکال کر اور ان اور  
تب میں تمیز کر کے بصورتِ اسناد ثابت ہے۔ اور  
مصنف سے لیکر راوی مروی عنہ تک ایک  
ایک فرد کی شخصیت و عظمت، دیانت و صداقت اور  
عدالت و امانت، معروف و مسلم ہے۔ نہایت تعجب خیز  
ہے۔ سچ ہے تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔  
اور نور بصیرت کو بجھا دیتا ہے۔ اسی معنی میں کہا  
گیا ہے

وَكَمْ مِنْ عَابِدٍ قَوْلًا مَّحِيحًا  
آفَقَهُ مِنَ الْفُهْمِ الشَّقِيمِ

یعنی بہت سے لوگ کسی صحیح اور درست بات میں عیب  
نکال کھڑا کرتے ہیں، حالانکہ وہ عیب نکالنے کی  
آفت اپنی کوتاہ فہمی یا سو بڑ فہمی سے ہوتی ہے۔  
سنئے جناب! یہ دو واقعات ہیں۔ اور دونوں  
جمع ہو سکتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا تضاد نہیں  
نہیں۔ ایک ہی امر، ایک ہی صورت میں، دو مختلف  
زمانوں میں (دو دفعہ) واقع ہو سکتا ہے۔ ایک  
آپ کی بچپن کی عمر کا ہے جب آپ بچوں کے ہمراہ کھیل  
رہے تھے۔ اور دوسرا جوانی کی عمر کا ہے۔ جب آپ  
پینتیس سال کے تھے۔ اور قوم کے دیگر اشخاص  
کے ساتھ مل کر تعمیر کعبہ میں مشغول تھے۔ بچپن کی  
عمر میں آپ معصوم تھے اور معصوم بچے کیلئے کے  
وقت عادیہ کپڑے اتار دیا کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ  
آپ خدا کے علم میں اس وقت بھی نبی تھے۔ اور  
نبی اپنی عمر کے ہر سچ (stage) میں معصوم  
ہوتا ہے۔ اس لئے قدرت نے فیسی طور پر آپ کی  
حفاظت کی اور سنگا نہ رہنے دیا۔ اور تعمیر کعبہ کے  
وقت آپ نے اپنے بزرگوار چچا کے کہنے پر ضرورۃً  
عمل کیا۔ جنہوں نے از روئے شفقت آپ سے کہا  
کہ اپنا تہمد سر پر رکھ لو تا کہ تہمدوں کی رگڑ سے  
بچے رہو۔ جبکہ صحیح بخاری کے صریح الفاظ  
ہیں۔ اَلَيْسَ مِنْ الْيَهُودِ اَوْ يَمْنِي بِمَا يَكُونُ

مجھے دیکھو! سر پر رکھنا! تہمد کی رگڑ سے؟  
پس اس وقت بھی قدرت نے آپ کی حفاظت کی،  
اور بے تہمد نہ رہنے دیا۔  
بتائیے! ان دونوں میں کوئی صورت تضاد و  
تناقض کی ہے۔

حافظ ابن جریر نے فتح الباری میں امام ہشام  
سے ان پر دو روایات کی جمع اس طرح نقل کی ہے  
مَرْثَا فِي الصَّبْرِ وَمَرْثَا فِي حَالِ  
اَلَا كَيْفَ هَالِكٌ۔ یعنی ایک دفعہ بچپن میں اور  
ایک دفعہ کہولت کی عمر میں۔ رہا باقی

## سیرت المصطفیٰ کے بعض حصوں ایک نظر

(از مولانا محمد ابو القاسم خان صاحب سعیدی بخاری)

— بحرہ ۱۴ جنوری (۵) — سند رواں —

قبل ازیں مولانا موصوف نے حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کے والد آزر و رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عبد المطلب کے  
ایمان پر تنقید کی ہے۔ آج جناب عبد اللہ  
والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا  
پر بحث درج ہے۔ (مدیر)

تیسرا جناب عبد اللہ سے متعلق پہلے میں وہ  
تمام حدیثیں جو اس باب میں مجھے ملی ہیں نقل کرونگا  
پھر اعتراضات واردہ کا جواب تحریر کرونگا۔  
بھون اللہ و توفیق۔

لا اسند امام احمد۔ عن عاصم بن لقیطان  
لقیطان خرج واذا نذکر الحدیث بطولہ و  
فیہ نقلت یا رسول اللہ هل لاحد من معنی  
من خیرتی جاہلیۃ تمہ قتال رجل من  
قریش واللہ ان اباک فی النار نعمت ان  
اقول و ابوک یا رسول اللہ ثم اذا الاخر  
اجمل نقلت یا رسول اللہ و اهلك کل

۱۔ فتح الباری و لدی جز ۱۵۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔

مکتبہ امیر علیہ السلام۔ آفقت من الفہم الشقیم۔ قوت نبی

واعتلى قبره الله - ما اتيت من قبر عاصي او  
قبر بشي من مشرك الا رمداً حمداً جلد  
وكتاب السنة لا حد مثلاً و زاد المعاد مطبع نظامي  
كان في مكة (ج ۱) یہ حدیث بہت طویل ہے میں  
نے متن کی تلخیص جس قدر کی ہے اس کا حاصل یہ ہے  
کہ سال و نود و رجب ۱۱۵۰ ہجری میں لقیط بن عامر  
مدینہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بنا  
اور بہت سے سوالات کے منجملہ ان کے ایک سوال  
ان کا یہ تھا کہ جو لوگ زمانہ جاہلیت میں مرچے ہیں  
ان کے لئے جہنم کی کوئی امید ہے؟ ایک قریشی  
مسلمان بول اٹھا کہ اسے لقیط تیرا باپ یقیناً دوزخی  
ہے تو میں نے چاہا کہ کہوں اور آپ کے باپ  
یا رسول اللہ؟ پھر میں نے ذرا سوچ کر کہا کہ  
آپ کے گھرانے والے اسے رسول خدا آپ نے  
قسم کھا کر فرمایا کہ وہ لوگ بھی دوزخی ہیں۔ پھر آپ  
نے فرمایا کہ اسے لقیط جب تم کسی مشرک (قریشی ہر  
یا عامری) کی قبر پر جاؤ تو میل پیغام پہنچا دینا کہ تو  
اپنے منہ اور شکم کے بل آتش دوزخ میں کھینچا جا  
آگام ابن قیم اس حدیث کو کبیر و جلیل و ذیشان  
کہتے ہیں اور لکھا ہے کہ خرج من مشکوة النبوة  
لميطعون احد فيه عندهم ولا في احد من ردا  
اللی لم یمنک احد ولم یتکلم فی اسنادہ  
بل رويہ علی سبیل القبول والتسلیم ولا ینکر  
هذا الحدیث الاجاهل او مخالف لکتاب  
والسنة زاد المعاد کا پوری مسئلہ و ص ۱۱۵  
یعنی یہ حدیث مشکوٰۃ نبوت سے نکلی ہے۔ ائمہ  
میں سے کسی نے بھی نہ تو اس کے متن پر کوئی طعن  
کیا ہے نہ اس کے راویوں پر۔ ابن منہ کہتے ہیں کہ  
اس حدیث کا نہ تو کسی نے انکار کیا ہے نہ اس کی  
سند میں کسی نے کوئی کلام کیا ہے بلکہ تمام ائمہ حدیث  
نے اس حدیث کو علی سبیل القبول والتسلیم نقل کیا  
ہے۔ اس حدیث کا انکار یا تو جاہل کریگا یا قرآن  
حدیث کا مخالف سبحان اللہ! اس حدیث نے  
عبد المطلب اہل ان کے بیٹے محمد اللہ اور آمنہ وغیر

سب کی بات فیصلہ کر دیا..... اس کو زیادہ  
کیا چاہئے؟ حافظ ابن قیم کہتے ہیں:-  
فيه دليل على ان من مات مشركاً فهو  
في النار وان مات قبل البعثة لان المشركين  
كانوا قد غيروا الحنفية دين ابراهيم و استبدلوا  
بها الشرك و ارتكبوہ و ليس بمعصية حجة من  
ہم (ص ۱۱۵) زاد المعاد یعنی اس حدیث  
میں دلیل ہے اس بات کی کہ جس کا خاتمہ حالت شرک  
میں ہوا ہے وہ جہنمی ہے اگرچہ وہ بعثت نبوی سے  
پہلے مر گیا ہو۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے حضرت  
ابراہیم کے دین حنیف کو شرک سے بدل ڈالا تھا  
اور اسی کے مرتکب ہوئے تھے۔ حالانکہ ان کے  
پاس خدا کی جانب سے اس کی کوئی دلیل موجود نہ تھی  
(ص ۱۱۵) صحیح مسلم شریف - عفان عن حماد عن  
ثابت عن انس ان رجلاً قال يا رسول الله  
ابن ابی قال فی النار قال فلما نفی المرء  
و دعا فقال ان ابی و ابائک فی النار (مسلم  
مع النووی مشکلا ج ۱)  
ترجمہ - حصین بن عبید نے پوچھا کہ لمے رسول  
میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں۔ جب وہ  
واپس ہوا تو آپ نے اسے بول کر فرمایا کہ میرا باپ  
اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔  
حافظ فواد نے اس پر باپ منع کیا ہے  
من مات علی الکفر فهو فی النار ولا تنالہ  
شفاعة ولا تنفعه قرابة المقربين۔  
شرح میں لکھا ہے۔ من مات فی الفترة علی  
ما كانت علیہ العرب من عبادة الاوثان  
فهو من اهل النار (الحی) ان هؤلاء کانت  
قد بلغت دعوة ابراهيم۔ (ص ۱۱۵) کوفہ  
یعنی جو شخص کفر پر مر گیا وہ دوزخی ہے نہ تو اسے  
شفاعت پہنچائی اور نہ اسے کسی مقرب ہی کی شہادت  
نفع پہنچائیگی۔ جو لوگ زمانہ فترت (قبل نبوت)  
میں مرتے اس حال میں کہ جس پر عرب و عجم  
اوثان سے تھے تو وہ دوزخی ہیں کیونکہ ان لوگوں کے

حضرت ابراہیم کی دعوت تو حنیف ہی ہوئی تھی۔  
حافظ ابن کثیر نے کہا ہے۔ ولہ یدعوا دین  
عیسیٰ (تاریخ ابن کثیر ص ۲۸ ج ۲) یعنی ان لوگوں  
نے دین عیسوی پر ہونے کا بھی دعویٰ نہیں کیا۔  
(ص ۱۱۵) سنن ابی داؤد۔ حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل  
ناحماد عن ثابت عن انس ان رجلاً قال  
یا رسول الله ابن ابی قال ابوک فی النار  
فلما نفی قال ان ابی و ابائک فی النار  
(ابو داؤد مع العون ص ۱۱۵ ج ۲) شرح میں ہے  
و هذا المرء هو حصین بن عبید والد  
عمران بن حصین۔ ترجمہ وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا  
(ص ۱۱۵) اسناد احمد۔ حدیثنا وکیع عن حماد عن  
ثابت عن انس قال قال رجل للنبی صلی اللہ  
علیہ وسلم ابن ابی قال فی النار قال فلما  
رأی ما فی وجهہ قال ان ابی و ابائک فی النار  
وطبع مصر ص ۱۱۵ ج ۲) اس کا بھی ترجمہ وہی ہے  
زیادہ صرف یہ ہے کہ حصین کے چہرہ پر غم کے  
آثار ظاہر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ  
کا مقام بھی بتا دیا۔  
(ص ۱۱۵) ایضاً سند مذکور۔ سند متن میں سند  
متن صحیح مسلم۔ (مسند احمد ص ۱۱۵ ج ۲) اب ان  
مختصر متون کا پورا قصہ تفصیل سے ملاحظہ ہو۔  
(ص ۱۱۵) ان قریشی اجامات اہل الحسین و کا  
تعظمہ فقالوا لہ کلمہ لثا هذا الرجل فانه  
یذکر الہمتنا ویستہم فجاؤا معہ حق و سلم  
قریباً من باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
و دخل الحسین فلما راہ النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم قال او سوا للشیخ و عمران و اصحاب  
متروا قرون فقال حصین ما هذا الذی  
یبلغنا عنک انک تفتن الہمتنا و تذکرہم  
و قد کان ابوک جفنة و خیرا فقال یا  
حصین ان ابی و ابائک فی النار۔ الحدیث  
د کتاب التوحید لابن خزیمہ طبع مصر ص ۱۱۵ و کتاب  
العلو للذہبی طبع مصر ص ۱۱۵ و اصحاب ابن حجر ترجمہ

ترجمہ: حضرت ابراہیم کی دعوت تو حنیف ہی ہوئی تھی۔ حافظ ابن کثیر نے کہا ہے۔ ولہ یدعوا دین عیسیٰ (تاریخ ابن کثیر ص ۲۸ ج ۲) یعنی ان لوگوں نے دین عیسوی پر ہونے کا بھی دعویٰ نہیں کیا۔ (ص ۱۱۵) سنن ابی داؤد۔ حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل ناحماد عن ثابت عن انس ان رجلاً قال یا رسول الله ابن ابی قال ابوک فی النار فلما نفی قال ان ابی و ابائک فی النار (ابو داؤد مع العون ص ۱۱۵ ج ۲) شرح میں ہے و هذا المرء هو حصین بن عبید والد عمران بن حصین۔ ترجمہ وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا (ص ۱۱۵) اسناد احمد۔ حدیثنا وکیع عن حماد عن ثابت عن انس قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی قال فی النار قال فلما رأی ما فی وجهہ قال ان ابی و ابائک فی النار (طبع مصر ص ۱۱۵ ج ۲) اس کا بھی ترجمہ وہی ہے زیادہ صرف یہ ہے کہ حصین کے چہرہ پر غم کے آثار ظاہر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ کا مقام بھی بتا دیا۔ (ص ۱۱۵) ایضاً سند مذکور۔ سند متن میں سند متن صحیح مسلم۔ (مسند احمد ص ۱۱۵ ج ۲) اب ان مختصر متون کا پورا قصہ تفصیل سے ملاحظہ ہو۔ (ص ۱۱۵) ان قریشی اجامات اہل الحسین و کا تعظمہ فقالوا لہ کلمہ لثا هذا الرجل فانه یذکر الہمتنا ویستہم فجاؤا معہ حق و سلم قریباً من باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و دخل الحسین فلما راہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال او سوا للشیخ و عمران و اصحاب متروا قرون فقال حصین ما هذا الذی یبلغنا عنک انک تفتن الہمتنا و تذکرہم و قد کان ابوک جفنة و خیرا فقال یا حصین ان ابی و ابائک فی النار۔ الحدیث د کتاب التوحید لابن خزیمہ طبع مصر ص ۱۱۵ و کتاب العلو للذہبی طبع مصر ص ۱۱۵ و اصحاب ابن حجر ترجمہ

حُضَيْن طبع معصوم ۳۳۶ (۱۵)

حضرت عمران صحابی کہتے ہیں کہ قریش مکہ میرے باپ حصین کے پاس آئے وہ لوگ ان کی عظمت کرتے تھے ان سے کہا کہ ذرا جا کر اس شخص پر نظر علیہ السلام اسے گفتگو کیجئے نیز کہ وہ ہمارے معبودوں کو برائی سے یاد کرتے اور نکالی دیتے ہیں۔ پس حصین کے ساتھ قریش آئے آنحضرت علیہ السلام کے دروازہ کے قریب سب بیٹھ گئے اور حصین اندر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین کو آتے ہوئے دیکھ کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ شیخ کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ و۔ عمران اور ان کے ساتھی بھی بکثرت آئے ہوئے تھے۔ حصین نے پیغمبر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے یہ کیسی خبریں آپ کی جانب سے پہنچ رہی ہیں کہ آپ ہمارے معبودوں کو نکالیاں دیتے اور برائی سے یاد کرتے ہیں حالانکہ تمہارا سے باپ سب کو لگیا کہ ہرگز گوشت اور روٹی کھ لایا کرتے تھے۔ تو آپ سنہ ارشاد فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ دونوں جہنم کی آگ میں ہیں۔ آخر حدیث تک (میں میں حصین کے مسلمان ہونے کا واقعہ مذکور ہے)۔ کو امام ذہبی نے کتاب العلو میں حدیث مذکورہ کے راوی ابن خالد کو ضعیف کہا ہے لیکن عیج مسلم دالہ راوی مستند احمدی روایا بالاین راوی مذکور نہیں ہے۔ میں نے بھی راوی ابن خزیمہ کو متابعت ذکر کیا ہے۔ عیج مسلم ذخیرہ کی روایتوں سے اس کے ضعف کا خبر ہو جاتا ہے لیکن غضب تو یہ ہے کہ سیوطی نے عیج مسلم کی روایت مذکورہ کے راوی ابن خالد کی بابت (بجہ کہ صحیح بخاری کے ہی راوی اور جلیل القدر تابعین ہیں) یہ لکھ دیا ہے کہ ابن عدی نے کمال میں ان کا ذکر ضعیف میں کیا ہے اور سیوطی نے حوالہ امام ذہبی کی میزان کا دیا ہے۔ (العتیق والمتر ۳۵۹ و ۳۶۰) حالانکہ امام ذہبی نے میزان میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ ابن عدی نے ثابت کو ضعیف میں ذکر کیا ہے بلکہ وہ تو لکھتے ہیں کہ ثابت سے ضعیف

راویوں نے بھی روایت کی ہے نہ کہ ثابت کو قلعین  
کہا ہے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں :-

ثابت بن اسلم البغدادی ثقہ بلامدافعہ  
کبیر القدریت کہ ابن عدی بذکرہ فی الکامل  
(الحی) وثابت ثابت کاسمہ ولولا ذکر  
ابن عدی لہ ما ذکرتمہ رمیزان مصری ص ۳۸  
یعنی ثابت بنانی ذی مرتبہ اور بالاتفاق ثقہ ہیں۔  
اسم بامشہی ہیں۔ خواہ محمد اہ ابن عدی نے کامل میں  
ان کا ذکر کیا اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ہم بھی ان کا ذکر  
نہ کرتے۔ تہذیب التہذیب جلد ثانی میں ہے  
ثابت عن انس صحیح من حدیث شعبۃ والحداد  
وسلیمان بن المغیرۃ (مک) یعنی سلیمان وشعبہ  
وحداد بن سلمہ وحداد بن لید کی روایتیں ثابت کے  
روایت انس صحیح ہوتی ہیں

واقعہ یہ ہے کہ حدیث ابن ابی و ابی بک فی النار صحیح مسلم و ابو داؤد و مسند احمد میں حماد بن ثابت عن انس کی سند سے ہی آئی ہے۔ یہی یقیناً وہ صحیح ہے۔ اُس پر کوئی غبار نہیں ہے۔ (باقی)

## حق پرستی بجااب شخصیت پرستی

قلم مولوی ابوالطیب محمد احمد صاحب مبارکپوری  
درس در رسد عالیہ متوفی صلیح اعظم گذشتہ

نمبر ۱۰۱ مئی (۲۸) سنہ ۱۳۷۱  
 و ہدی غلام احمد صاحب پرویز رقعہ از بی۔

”اربابِ بزمِ واعدیل نے یہ ضرور کیا کہ ایک  
سہ ہشت میں جس قدر راویوں کا سلسلہ آتا  
ہے ان کے متعلق بڑی کد کاوش سے تحقیق  
کی کہ وہ ثقہ تھے پرہیزگار تھے متقی تھے لیکن  
یہ بالکل بدیہیات سے ہے کہ ایک شخص کا  
متقی و پرہیزگار ہونا اس بات کیلئے ملزم  
نہیں کہ اس کی یادداشت بھی اچھی ہو اور اگر  
یادداشت بھی درست ہو تو یہ ضروری نہیں  
کہ اس میں خطائوں و معالیف کے سمجھنے کی استعداد

اور پھر انہیں اصل سپرٹ احمد مرقع وصل کی  
نقبتہاں جزئیات کو لحاظ رکھ کر آگے منتقل  
کرنے کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم پائی جائے۔  
(حوالہ مذکور صفحہ ۳۵)

**جواب** چونکہ آپ اس فن حدیث کے بائیں ناآشنا ہیں اس لئے الٹی باتیں کر رہے ہیں۔ محدثین کرام نے روایات کے جملہ حالات و اوصاف سے بحث کی ہے اور ان کے سیر و اخلاق کے ہر ہر گوشے پر نظر ڈالی حفظ و اتقان عدل و ضبط عداوت و وقاہت و غیر اوصاف کو نہایت وثوق و اطمینان کے ساتھ معلوم کرنے کے بعد ان سے روایتیں کیں اور انکو ناقابل

اعتماد و اعتبار قرار دیا۔ اور یہ امور کتب الرجال میں نہایت بسط و تفصیل سے مذکور ہیں۔ پس ایسی معلومات میں آپ کے مذکورہ بیان کی کوئی وقعت نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی یہ جرح ظنی و تخنی ہے۔ جس کا اہل علم کے نزدیک کچھ بھی وزن نہیں ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ چلے آپ کتب اسماء الرجال تاکہ اہل اطلاع کہیں ازاں جو کچھ عرض کرے اسکی طرف

نوجوہ کی جائے تھی۔ ہاں آپ کے نزدیک یہ تمام مادی  
ہیں جس کی خوشی تو صلیف قرآن کریم میں جا بجا  
وارد ہوئی ہے۔ پس اگر آپ کا ان بزرگوں کے  
حق میں ایسا ہی عقیدہ ہو تو یہ آپ ہی کو مبارک ہو  
ہم تو ایسے اعتقاد کو گناہ سمجھتے ہیں۔ صحابہ کرام کے  
ماظف اور حقائق و معارف کی فقہانیت اور ان کی

ہدایت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ علیٰ ہذا القیاس  
 المؤمنین کے متعلق بھی ان امور میں کوئی شبہ نہیں  
 کیونکہ قرآن مجید میں ان کی توثیق ہے۔ پس ان سے  
 علم و تربیت یافتہ اور فیوض علمی حاصل کردہ ائمہ  
 کھدثین میں بھی ان اوصاف کا بقدر معتد بہ بلکہ بدرجہ  
 مال پایا جانا ضروری ہے۔ لہذا ان بزرگوار کی شان  
 بلا تحقیق اور بغیر علمی بصیرت کے کسی قسم کی حسیہ  
 ستندہ معتبر نہیں ہو سکتی۔ کتب حدیث کی صحت و سدا  
 ی ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ یہ حدیثیں عبد اللہ

لا امت میں مسجد بن کر مودی لڑائی لڑا تیں پھر عجب سے محمدیوں نے کہا ہوں میں بھی مسیح ہیں اسوقت سے تمام امت میں مشرق و مغرب میں مقبول ہو گیا اور عطا ہونے لگا ہوا کہ یہاں سے جے شمار مسلمان سینہ بڑا کر آئے اور ان کا شاعت و تبلیغ امت میں مسلسل کرتے چلے آئے اور امت نے ان کے قبول و تسلیم میں کوئی تردد و تاخیر نہ کی۔ ظاہر ہے کہ امت کے اس مقبول ہونے کا بڑا حصہ یہاں سے

[illegible]



# ملکی مطلع

## جنگ کی رفتار

جاپان کے جنگ میں کودنے سے پہلے بعض سائنس دانوں کا خیال تھا کہ چونکہ لگاتار پچاس سال سے جنگ چین میں مصروف رہنے کے باعث جاپان کافی کمزور ہو چکا ہے اس لئے وہ اتحادی ممالک و برطانیہ اور امریکہ وغیرہ کو محض وہمکیاں دینے پر کفایت کرے گا۔ حالانکہ جنگ میں کودنے سے گریز کرے گا۔ اس طرح سائنس دان بھی مر جائیگا اور لاشیں بھی بچ جائیں گی۔ یعنی اتحادی ممالک جاپان کی دھمکیوں کو مرعوب ہو کر بھرا لگاؤں کے ملکوں میں اس کو اقتصادی اور تجارتی مراعات دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مگر واقعات نے اس قیاس کو غلط ثابت کر دیا۔ حقیقت یہ تھی کہ جرمنی اور اٹلی کی طرح جاپان بھی بہت عرصہ سے خفیہ طور پر جنگی تیاریوں میں لگا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ جنگ، گزشتہ جنگ عظیم (۱۸۷۰ء تا ۱۸۷۱ء) کا نتیجہ ہے۔ کسی حد تک یہ بات ٹھیک ہے۔ کیونکہ اس جنگ کے بعد جو صلح ہوئی تھی اس کی رو سے فاتح اقوام و برطانیہ اور فرانس وغیرہ نے مفتوح اقوام و جرمنی وغیرہ پر کچھ سخت پابندیاں لگادی تھیں۔ مثلاً بھاری مقدار میں تادان جنگ امداد اسلحہ سازی کی حد بندی وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فاتح اقوام تو اپنی فتوحات کے فائدے میں سرشار ہو کر جنگی تیاریوں سے غافل ہو گئے۔ اس کے مقابلہ میں مفتوح اقوام دن رات اسلحہ سازی کے پروگرام میں مشغول رہیں اور مناسب وقت آنے پر میدان جنگ میں کود پڑیں۔ جاپان اور اٹلی گزشتہ جنگ میں گو برطانیہ اور فرانس کے ساتھ مل کر جرمنی اور اس کے حلیفوں سے لڑے تھے مگر صلح ہو جانے کے بعد ان کو فتوحات سے بہت کم

حصہ ملا تھا۔ یہ کمی غالباً اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے جنگی مساعی میں بھی اپنے ذرائع و وسائل کم ہونے کے باعث زیادہ حصہ نہیں لیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ جاپان اور اٹلی بظاہر فاتح ہونے کے باوجود اپنے کو گویا مفتوح ہی جانتے تھے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جاپان اٹلی اور جرمنی مصنوعی ممالک ہیں۔ اپنی مصنوعات کو کھانے اور خام اجناس و زمینی پیداوار غلہ، لوہا اور پٹرول وغیرہ حاصل کرنے اور اپنی روز افزوں آبادی کو کھانے دینے کے لئے ان کو تجارتی منڈیوں اور نوآبادیات کی ضرورت ہے۔

پس کچھ انتقامی جذبات اور کچھ ضروریات پیش آمدہ کی وجہ سے یہ قومیں بہت عرصہ سے جنگی میاں یوں میں مصروف تھیں۔ ان کے مقابلہ میں برطانیہ، فرانس اور امریکہ وغیرہ نے اس عرصہ میں اپنی تمام تر توجہ تجارتی کاروبار میں لگائے رکھی۔ آخر جب یکم ستمبر ۱۹۱۴ء کو اس عالمگیر جنگ کا آغاز ہو گیا تو ان تجارت پیشہ حکومتوں کو بھی اسلحہ سازی پر توجہ کرنی پڑی۔ امریکہ کا ملک جو کچھ ابتداء جنگ میں شریک نہ تھا اور ویسے بھی جرمنی وغیرہ کے بمبار طیاروں کی زد سے محفوظ تھا۔

اس لئے جمہوریوں کے لئے سامان جنگ تیار کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا۔ گو آغاز جنگ میں علیحدگی پسندوں کی پالیسی کے پیش نظر امریکہ میں سامان جنگ تجارتی نقطہ نگاہ سے تیار ہوتا تھا۔ مگر جب حکومت نے محسوس کیا کہ آج کل ہوائی جہازوں کے لئے زیادہ فاصلہ روک نہیں ہو سکتا اور بظاہر غیر جانبداری بے معنی ہے۔ تو اس نے جمہوریوں کو ادھار اور پٹر پر سامان جنگ بھیانک کرنے کا قانون پاس کر دیا۔ شروع میں تو یہ قانون برطانیہ کے لئے تھا مگر آہستہ آہستہ اس کا دائرہ بہت وسیع ہوتا گیا۔ یعنی روس، چین اور ترکی وغیرہ کو بھی اسی طریق سے سامان جنگ

دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ اس جنگ میں اٹلی اس وقت شریک ہوا جب اس نے دیکھا کہ فرانس کی شکست قریب ہے اور اس کا اتحادی برطانیہ اکیللا رہ جانے کی وجہ سے بہت جلد ہتھیار ڈال دیگا۔ اس طرح اٹلی کو بہت تھوڑی عزت سے جرمن فتوحات سے نمایاں حصہ مل جائے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ زوال فرانس کے بعد برطانیہ جرمنی کے مقابلہ میں برابر دندناتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اٹلی کو شمالی افریقہ اور یونان میں شکست ہو گئی اور اپنے ملک میں بھی بغاوت کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ یہ سب اس لئے دیکھ کر جرمنی نے اپنی بہت سی مسلح فوج اٹلی میں بھیجی جس نے تمام ملک پر کنٹرول کر لیا اور بغاوت ہوتے ہوئے رہ گئی۔ آج اٹلی پر عملاً جرمنی کا قبضہ ہے اور وہ اس کے ذرائع و وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہا ہے۔

ادھر جاپان نے جب دیکھا کہ برطانیہ مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں سخت مشغول ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنی بہت سی فوج اور سامان جنگ سے اسی علاقہ میں کام لے رہا ہے اور امریکہ مشرق بعید کے جزائر سے بہت دور۔ اس لئے وہ بھی موقع غفلت جان کر میدان جنگ میں کود پڑا۔

اس وقت محاصرہ پر تاپ کے لفظوں میں مشرق بعید کی جنگ کی صورت حال حسب ذیل ہے۔ جاپان نے برطانیہ اور امریکہ پر پہلا حملہ دسمبر کو کیا۔ ان دو ممالک میں ملایا اور جنوبی بریٹانیا ہاتھ سے نکل چکے۔ سنگاپور و بحرہ میں ہے۔ اور جنگ رنگوں کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اب ہم یہ سمجھنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ جاپان کی یہ مدھنچی دجنگ سے غرض کیا ہے۔ اس کے تین بڑے مکش ہیں۔

۱۔ جاوا اور فلپائن۔ ۲۔ سنگاپور اور برما روڈ ملایا، شرق الہند اس وقت جاپان کی سرگرمیوں کا مرکز بن رہا ہے۔ یہ علاقہ جنگی ضروریات کے لحاظ سے بہت ذریعہ ہے۔ یہاں ربڑ، تیل اور چائے وغیرہ بکثرت ہوتی ہیں۔ جن کی جاپان کو

۱۔ جاپان نے فرانس پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۔ فرانس نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۔ جاپان نے امریکہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۔ امریکہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۔ جاپان نے برطانیہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۔ برطانیہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۔ جاپان نے روس پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۔ روس نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۔ جاپان نے چین پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۰۔ چین نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۱۔ جاپان نے ترکی پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۲۔ ترکی نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۳۔ جاپان نے ایران پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۴۔ ایران نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۵۔ جاپان نے افغانستان پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۶۔ افغانستان نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۷۔ جاپان نے ہندوستان پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۸۔ ہندوستان نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۹۔ جاپان نے آسٹریلیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۰۔ آسٹریلیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۱۔ جاپان نے نیوزی لینڈ پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۲۔ نیوزی لینڈ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۳۔ جاپان نے جنوبی افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۴۔ جنوبی افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۵۔ جاپان نے مغربی افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۶۔ مغربی افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۷۔ جاپان نے مشرق وسطیٰ پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۸۔ مشرق وسطیٰ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۲۹۔ جاپان نے وسطیٰ افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۰۔ وسطیٰ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۱۔ جاپان نے شمالی افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۲۔ شمالی افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۳۔ جاپان نے ایشیاء پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۴۔ ایشیاء نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۵۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۶۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۷۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۸۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۳۹۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۰۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۱۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۲۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۳۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۴۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۵۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۶۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۷۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۸۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۴۹۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۰۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۱۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۲۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۳۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۴۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۵۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۶۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۷۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۸۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۵۹۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۰۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۱۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۲۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۳۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۴۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۵۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۶۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۷۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۸۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۶۹۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۰۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۱۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۲۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۳۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۴۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۵۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۶۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۷۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۸۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۷۹۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۰۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۱۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۲۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۳۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۴۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۵۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۶۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۷۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۸۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۸۹۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۰۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۱۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۲۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۳۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۴۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۵۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۶۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۷۔ جاپان نے اسیا پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۸۔ اسیا نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔ ۹۹۔ جاپان نے افریقہ پر پہلا حملہ کیا۔ ۱۰۰۔ افریقہ نے جاپان پر پہلا حملہ کیا۔

خاص ضرورت ہے۔ اس لئے وہ پانچ اطراف سے چڑھائی کر رہا ہے۔ مشرقی کنارے پر وہ سنگاپور پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ تاکہ بحر الکاہل اور بحر ہند کے درمیان اتحادیوں پر مسل و سائن کا دروازہ قلعی بند ہو جائے۔ وہ مغربی بورنیو میں مراوک کی سرحد کے آس پاس حملے کر رہا ہے۔ ڈن بورنیو کی راجدھانی اس وقت اس کے قبضہ میں ہے۔ جس سے وہ سارا اور جاوا کے نزدیک ہو گیا ہے۔ اس نے آبنائے مکا سر اور بانک پان کے آس پاس ایک پیڑ زاہی ہے۔ جنوب میں وہ مناس سے کنٹون ہا کر جزائر ٹیمور اور آسٹریلیا پر حملہ کے قابل ہونا چاہتا ہے۔ پھر وہ نیوگنی پر چڑھائی کر کے اور انہوٹینا پر قابض ہو کر بیٹو یا کے نزدیک آ گیا ہے۔ وہ جزائر ٹیمور پر بھی بمباری کر رہا ہے۔ جو آسٹریلیا کو ڈن ایرٹ انڈیز سے ملاتا ہے۔ شنگ جاوا اس ساری ہم کار مرکز ہے۔ لیکن وہ ایک طرف سنگاپور اور دوسری طرف نیوگنی پر بھی چڑھائی کر رہا ہے تاکہ حسب ضرورت آسٹریلیا اور ہندوستان پر بھی حملہ کر سکے x سنگاپور کی جنگ شروع ہو گئی۔ جاوا کی شروع ہوا چاہتی ہے۔ اور مولین کے جاپان کے ہاتھ پڑنے سے براہِ وطن کی جنگ بھی شروع ہو گئی چائے۔ اگر کہیں رنگون بھی جاپان کے ہاتھ پڑ گیا تو براہِ وطن خطرہ میں پڑ جائے گی۔ یہ ایک سڑک ہے۔ جہاں سے چین کو مدد پہنچائی جاسکتی ہے۔ چین کی وکسٹر ضروری ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ پریڈنٹ ڈروولٹ نے امریکن کانگریس سے سفارش کی ہے کہ چین کو جنگی ضروریات کے لئے ۵۰ کروڑ ڈالر قرض دیئے جائیں اور برطانیہ اسے پانچ کروڑ پونڈ قرض دینا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ جتنا بھی سامان جنگ وہ دے سکتے ہیں دیں گے۔ چین کی تمام کارآمد بندرگاہیں اس وقت جاپان کے پاس ہیں۔ اور چین کو سامان جنگ پہنچایا جاسکتا ہے تو اسی ایک سڑک کے ذریعے

چنانچہ اس سڑک پر آج کل پانچ ہزار لاریاں دن رات کام کرتی ہوئی ۳۰ ہزار ٹن ماہوار سامان جنگ وہاں پہنچا رہی ہیں۔ یہ راستہ محفوظ ہے۔ جب تک کہ رنگون محفوظ ہے۔ لیکن اس راستہ کے محفوظ ہوتے ہوئے بھی ایک اور راستہ کی ضرورت ہے کیونکہ جتنا سامان جنگ چین کو پہنچانا ضروری ہے وہ سب کا سب ایک راستہ سے نہیں جاسکتا۔ اس لئے براہِ وطن کے علاوہ ایک اور سڑک چار کی چار ہی ہے۔ یہ سڑک چین کے عارضی پایتخت چنگنگ کے جنوب کی طرف تبت ہوتی ہوئی شمال مشرقی آسام میں ہندوستان کی ریل سے آملی چین کی اہمیت زیادہ تر اس لئے ہے کہ جاپان کی پیش قدمی کو روکا جاسکتا ہے۔ تو اس کی فتح کی مدد سے۔ ہندوستان بھی مدد دے سکتا ہے۔ لیکن وہ جو بھی مدد دے سکتا ہے سمندر کے ذریعہ۔ اس کے لئے نہ صرف بحری جہازوں کی ضرورت ہے بلکہ ان کی حفاظت کے لئے ہوائی جہازوں کی بھی۔ بخلاف اس کے چین بحری حملہ کر کے اسے نئے محاذ سے بٹٹے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اس کے پاس اس وقت ۱۰ سے ۱۲ لاکھ سپاہی ہیں۔ جو آزمودہ اور تجربہ کار ہیں۔ وہاں بھی پانچ میدانوں میں بنگ ہور ہی ہے کینٹن کے علاقہ میں صوبہ جونان کے پایہ تخت چنگنگ کے شمال میں ہیں کہ جاپان کو اس جنگ کی سب سے بڑی شکست ملی ہے۔ مانکو کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں یہ دو نو شہر دیائے جنگی کے کنارے واقع ہیں۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ جاپان سے چین لئے جائیں۔ اور شمال میں دریائے زرد کے کنارے جو مانگو کے ساتھ ساتھ۔ جہاں اس بات کا فیصلہ ہو رہا ہے کہ شمال سے تعلق رہیں یا نہیں۔ جاپانی کینٹن مانکو ریلوے پر قابض ہونا چاہتے تھے۔ ہو جاتے تو وہ کینٹن کی بندرگاہ کے ذریعہ ملایا کے محاذ پر اپنا سامان جنگ جلد پہنچا سکتے تھے مگر یہ مقصد پورا نہیں ہوا۔ مارشل چیانگ بھی کینٹن پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

مارشل اس میدان میں کچھ بڑھ بھی چکا ہے۔ وہ کینٹن پر قبضہ کر کے چائے۔ لیکن جب تک یہ غلطو ہے۔ جاپان اپنی فوج وہاں سے نہیں ہٹا سکتا۔ درتاپ لاہور ۹ فروری ۱۳۹۰ھ

## پنجاب میں طویل ہڑتال

بکری ٹیکس پر اظہارِ ناراضگی کے لئے سارے پنجاب میں ہڑتال ہو رہی ہے۔ ایک چھپنے سے زیادہ عرصہ گزرا ہے کہ شہروں اور قصبوں میں تھلا در آمد۔ برآمد سب بند ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ سارے پنجاب میں روزانہ ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم پنجاب نے بہت کچھ تخفیف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے مگر جو باری لوگ اتنی تخفیف پر راضی نہیں۔ ہم گورنمنٹ کی خدمت میں اپنے الفاظ میں مشورہ پیش نہیں کرتے بلکہ شیخ سعدی مرحوم کے الفاظ میں مشورہ عرض کر رہے ہیں۔ جو فرما گئے ہیں

رعیت جو بیخ ست و سلطان درخت  
درخت لئے پیر باشد از بیخ سخت

## کانڈ کی گرانی اور حکومت کی توجہ سیامی

کانڈ کی گرانی کا ذکر رسالہ طلوع اسلام دہلی کے الفاظ میں سننے کے قابل ہے۔ لکھتا ہے کہ

کانڈ کی گرانی اور کیانی بلکہ نایابی اب اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ جہاں پہنچ کر ہمیں ناچار ہو کرنا پڑا ہے۔ اب اخراجات کی گرانہادی رسالہ کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی ہے اور ہم حیران ہیں کہ کیا کیا جائے ؟

(طلوع اسلام دہلی بابت محرم الحرام ۱۳۹۰ھ)  
الہدیۃ | حکومت نے اخبارات کے ذریعے پر توجہ کر کے ہر قسم کے کانڈ کا نرخ مقرر فرمایا ہے مگر مشکل اتنے سے حل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کانڈ آج کل گویا ریاستوں کے خود مختار راجے فاب بنے ہوئے ہیں۔ جن کے لئے کوئی قانون نہیں۔

حضرت خاندین ولید بن سلاسل اسلام کی سوانح حیات۔ قابل دید ہے۔ بابت ہر چیز (پنجاب اخبار)

پنجاب اخبار



# موکم سرمایہ کے تحفے آپ کی ہر قسم کی طاقت بڑھانے کے نسخے

یہ صفحہ  
سبب حال کر  
پاس رکھیں

یہ صفحہ  
سبب حال کر  
پاس رکھیں

**افرو** یہ دوائی مردوں کے واسطے جزل ٹانگ ہے۔  
دیرینہ کو پیدا کرتی دگاڑھا کرتی ہے۔ اور باہ کو  
بڑھاتی ہے۔ ہر مزاج کو موافق ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے  
قبض کشا بھی ہے۔ ہر ایہ وغریب استعمال کرتا ہے۔  
قیمت ۱۰ گولی ۱۰ روپے

**کاماتم** امراض باہ میں بے نظیر چیز ہے۔ کیونکہ اس  
سے دل و دماغ پر خاص اثر ہوتا ہے۔ اس  
واسطے ذہنی نامردی کو بھی دور کرتی ہے۔  
دیرینہ کے کم یا پتلا ہونے سے سست کرنے والی اشیاء  
ایون چرس وغیرہ کھانے سے۔ دماغی کثرت کار سے  
بڑی عادت سے۔ خوف اور شرم جیسے۔ کسی بھی وجہ سے  
کوئی بھی مردی کمزوری یا دیرینہ کی خرابی ہوئی ہو اس کو  
دور کر کے فائدہ دیتی ہے۔ آج کل کے اشتہاروں کی طرح  
تقریب کی جاوے تب بعض کے منہ بھرے چاہئیں۔  
۲۱ گولی چھ روپے

قیمت ۱۰ گولی ۱۰ روپے - ۸ گولی سوار و پیہ

**اکسیر** یہ بھی جزل ٹانگ ہے۔ مقوی باہ  
زیادہ ہے۔ مریضیاں سستی کو اس کی  
استعمال کرنا چاہئے۔ امراض ہادی و لہیم۔ نزلہ زکام  
مردودہ وغیرہ جن کو رہتی ہے انکو بھی فائدہ کرتی ہے۔  
قیمت ۲۰ گولی چار روپے - ۱۰ گولی ایک روپے

**کرن جوانی** جسم کے لئے صحت بخش و مقوی  
تمام غدد کو طاقت دے کر آہستہ آہستہ تمام  
اعضاء و نہیہ کی کمزوری کو دور کر کے اصلی حالت پر  
لائی و بڑھاپے کو دور کر کے جوانی کی انگلیں پیدا  
کرتی ہے۔ جوانوں کو نوجوان بناتی ہے۔ کھانسی۔  
دم۔ نزلہ۔ زکام۔ گھٹیا۔ دائمی قبض و جسمانی  
کمزوری کو دور کرتی ہے۔  
۳۲ گولی سوار و پیہ ۹۰ گولی تین روپے

قیمت ۱۰ روپے خاص ۳۲ گولی ساڑھے تین  
روپے - ۹۰ گولی نو روپے

**نوشال** نہایت ہی طاقتور مقوی باہ ادویات کے  
ساتھ کثرت ہات سونا۔ چاندی ہوتی۔ یا تو  
مرد صوح نیز کستوری۔ عنبر و غیرہ ملا کر تیار کی جاتی ہے۔  
جریان۔ اختلام۔ سرعت کا قلع قمع کر کے باہ کو خوب بڑھاتی  
ہے۔ کثرت ہول۔ ذیابیطس نزلہ زکام۔ نقصان و گھٹیا  
گوت و غیرہ وغیرہ تک کو دور کرتی ہے۔ دگدگہ شے کو  
مضبوط کرتی ہے۔

قیمت ۳۰ گولی تین روپے - ۱۰۰ گولی آٹھ روپے

**خوش کن** رمضان شریف کی پیادہ دور  
ہونے تک وقتی ضرورت کے واسطے  
یہ امساک کی دوائی ہے۔ جس سے بعض کو تو تاثر شعی کا اثر ہوتا ہے  
۵-۱۰ گولی معمولی بات ہے۔ تیس سے پھر ایک گولی کھانی چاہئے  
قیمت ۱۰ گولی دور روپے آٹھ آنے - ۸ گولی آٹھ آنے۔

دست خوش کن ۱۰۔ یہ بھی اسی ادویہ کی ہے لیکن اس کا  
اثر کم گنا تک ہوتا ہے۔ ساتھ ہی مقوی بھی ہے۔

قیمت ۱۰ گولی آٹھ روپے - ۸ گولی آٹھ آنے

**کھیر پاوور** کوئی بھی ادویہ کی دوائی کھاتے وقت اس کو ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے یا علیحدہ بھی اس کو  
مردوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں دیرینہ کو بڑھانے پیدا کرنے والی ادویہ کے  
ساتھ بہت سے مہمویات شامل کئے گئے ہیں۔ کھیر بنا کر کھایا جاتا ہے یا دودھ سے  
دیرینہ ہی کھا سکتے ہیں۔ اس سے دماغ تو تازہ و تیز ہوتا ہے جسم بھی بڑھتا اور مضبوط طاقت ور ہوتا ہے۔ اور  
جریان۔ سرعت۔ اختلام بھی دور ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۰ تولہ ایک روپے آٹھ آنے

**گھن بجا** دیرینہ کو صاف کرتی۔ کھانسی کو  
جریان۔ اختلام۔ سرعت۔ وقت  
سوزاک کی گری۔ پیپ وغیرہ کو  
دور کرتی ہے۔

قیمت ۲۰ گولی ۲ روپے - ۱۰ گولی ایک روپے

**طلاؤں کا مسئلہ حل ہو گیا**

امرت دھار کے موجد کوئی دود و عید بھوشن نہایت ٹھا کر دست شرمادہ نے ایک ایسا پتیا کر دیا ہے جس کو مردوں آپ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ ضرورت پر لگا یا اور پھر  
تاکر شیشی میں رکھ لیا۔ اس کی تاثیر کم نہ ہوگی۔ جب تک پوری طاقت ہو جاوے روزانہ استعمال کریں اور پھر بھی یہ آپ کے پاس رہیگا۔ جب بھی ضرورت ہو استعمال کریں۔ پھر  
ایک گھنٹہ بائدھ لیں اور اپنے رگ دہمے کو چست و تیز کریں۔ اس کا نام کو کا پلا سٹر ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپے۔ اگر تین کی شکل کا طلاہ ہی پسند ہو تو  
طلاہ عکلا انگوائیں جو بے نظیر ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپے۔ نصف دور روپے۔ نمونہ سوار و پیہ۔

بسی چوڑی دل خوش کن تعریفوں کا خیال چھوڑ کر اصلیت پر غور کریں اور جو چیز ضرورت ہو منگو الیں یا اپنا حال لکھ کر بھیج دیں اور بتلا دیں کہ  
سکتے دام کی دوائی آپ کے موافق بھیجاوے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھار لاہور۔ الممشاکھ منیر امرت دھار اور شدالیہ امرت دھار بھون امر دھار و امرت دھار ڈاک خانہ لاہور

## کاغذ کی گرانی اور حکومت کی توجہ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

صرف ان کی زبان ہی قانون ہے۔ حکومت کا حکم حکومت کے کاغذات ہی میں بند ہے۔ اس لئے ۳۱ جنوری کو لاہور پریس برانچ میں امرتسر لاہور کے انجارات کے اڈیٹروں کو جنگی جرموں کے متعلق تھاپش کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اس مجلس میں بھی اڈیٹروں نے واویلا کیا کہ کاغذ فروش ہیں بہت تنگ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ لاکھوں ٹن کاغذ اس وقت لاہور میں موجود ہے۔ مگر جس دو کاغذ سے مانگو فی میں جواب دیتا ہے تاکہ نہ مانگے درملے سکے۔ حتیٰ کہ حکومت نے جو کوٹ سرٹیفکیٹ کا طریق جاری کیا ہے اسے بھی کاغذی لوگ ردی کاغذ سے زیادہ وقت نہیں دیتے۔ پس اس مشکل کا حل یہ ہے کہ جس طرح گندم کا کنٹرول کر کے اس کے ذخیروں کی پڑتال کرائی ہے۔ اسی طرح کاغذ کی قیمت پر کنٹرول کے علاوہ اس کو ضرورت مند صاحب کے لئے ہیا کرنے کا انتظام بھی کرے۔

گورنمنٹ کا کوئی افسر دریافت کریگا تو ہم اپنی مشکلات مفصل بتائیں گے۔

## بلوغ المرام

من ادلة الاحکام مترجم اردو۔  
بلوغ المرام با اعراب و معنی۔ مصنفہ ابن حجر عسقلانی۔ علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے حلقہ جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو انتخاب کر کے اس میں درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو ہمیں صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد پڑھا دیئے ہیں۔ قیمت ہر۔ قیمت مری پی۔

معلم خوشنویسی اگر آپ گھر بیٹھے خوشنویسی سیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب بڑا مشکوٰۃ فائدہ آٹھائیں۔ قیمت ۲۰ (دو آنے)

## البلاغ المبین

فی اتباع خاتمة النبیین  
یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے۔ اور بہت پرانی کتاب ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴۰

جس میں مذہب اہل حدیث کے فقہ محمدیہ کلال تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان ہے۔ سات جلدیں ہیں۔ قیمت چار روپے۔

ظہر المبین فی رد مخالفات المقلدین۔ کتاب ہذا میں ہمیں مخالفے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز فقہ حنفیہ کے مخالف حدیثی مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت دو روپے۔

## حسن البیان

بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم رحیم آبادی۔ سیرۃ النعمان میں مولانا شبلی مرحوم نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری و دیگر محدثین پر خوب رد و قدح کی ہے۔ اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔ مولانا نجم آبادی نے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے جو کہ مولانا شبلی نے تسلیم کر لیا تھا۔ قیمت ۴۰

## الآثار المتبوعہ لرحہ اعلام المرفوعہ

اس کتاب کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ غرض کے اعتراضات کا مفصل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قابلہ دید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸)۔

الحرقات فی احکام الصلوٰۃ نماز۔ نواقض اور نماز کے متعلق عام مسائل درج کئے گئے ہیں۔ مصنفہ مولوی محمد جمال امرتسری مرحوم۔ قیمت ۴۰

ہدایت المحدثی فی القراءۃ للمقتدی۔ سلام ہدایت المحدثی کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا جوہر مدلل قوی دیا گیا ہے۔ قیمت ۲۰

## کلیات احسانی

علم طب پڑھنے والوں کیلئے بہترین ابتدائی کتاب  
کلیات احسانی طب یونانی کی مشہور و معروف کتاب موجز القانون عربی مصنفہ علامہ علاؤ الدین قزحی کا بابا عادرہ با تصویر ترجمہ اور شرح ہے۔ اس میں طب قدیم یونانی کے اصول و قواعد اور نبض و قارورہ کے حالات اردو میں اس قدر سلاست اور عمدگی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ ایک ہندی تمام مسائل کو بغیر استاد کے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ نیز حسب موقعہ دل، دماغ، جگر، معدہ، پتہ تلی، پٹھے، شریانیں اور دہ وتر پیمپڑے اور خصیتیں وغیرہ کی تصاویر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی ہے کہ چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی شروع ہو گئی ہے۔ طالبان طب کی بصیرت کے لئے زبدۃ الکماء حکیم ابو الحسن محمد احسان الحق صاحب امرتسری نے کتاب کے ساتھ ساتھ نفیسی و اقسرائی کے ضروری مباحث کا اقتباس بھی سوال و جواب کی صورت میں درج کر دیا ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت غیر جلد کی ۴۰ اور جلد سہری تمام کپڑا ڈائی دار کی ۶۰ علاوہ حصول ڈاک

مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی فرقہ ناجیہ نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ تمام اسلامی فرقوں سے صرف جماعت اہل حدیث ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۴۰

مکمل نماز اہل حدیث مترجم۔ قیمت ۴۰

نماز مسنون مترجم۔ قیمت دو پیسے

اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی سجدہ تعظیم یہ روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر ارشاد کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۲۰

فتاویٰ مذہبیہ فقہ حنفیہ دہلوی کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ قیمت چار روپے و نصف

بجاء ہر منہ۔ مولانا شاہ اسماعیل سید دہلوی کی تمام عمر کے مختصر حالات۔ قیمت ۲۰

# مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزار ہا زیدان ان الہدیث  
علاوہ انہیں روزانہ تازہ ہزارہ شہادت آتی جہی میں  
خون صالح پیدا کرتی اور قوت یاد کو بڑھاتی جو ابتدائی  
سل و دق و مدد کھاتی۔ نیز شہادت کو بڑھاتی و سید کو بڑھاتی  
کرتی ہے۔ گردہ و ہزارہ کو بڑھاتی و قوت ہے۔ بڑھان با  
کسی اور وجہ سے بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ ان کیسے آگے رہے  
دور ہا دن میں دو دو موموں کو چھو جائے۔ کئے جو  
استعمال کرنا۔ شہادت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو قوت  
بخشا۔ اس کا ادنیٰ کرنا شہادت کو ہٹا دیتا ہے۔  
سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت  
لنگے۔ بوڑھے اور جوان لوگ سارا سارا ہند ہے۔ ضعیف امر  
کو عمدہ بنائے میری کامیابی ہے۔ ہر موسم میں استعمال  
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم اور۔ ال نہیں کھاتی  
قیمت فی چھٹانک دو ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔  
آدھ پاؤ لبر۔ پاؤ بھر شہادت کو بڑھاتا ہے۔ مالک غیر  
سے محصول ڈاک کیلئے ہر ماہ۔ ان کی بڑھانے ایک پاؤ کی  
قیمت مح محصول ڈاک کیلئے ہر ماہ۔ ان کی بڑھانے ایک پاؤ کی  
ایک پاؤ سے کم۔ دانہ کی بجائے اور نہ ہی بدیم و وی بی۔

## تازہ ترین شہادات ماہ جنوری

جناب فاضل محمد نور اللہ صاحب قنوج۔ ایک مرتبہ  
میری کمر میں درد تھا۔ آپ کے یہاں سے مومیائی منگوائی  
میں۔ خدا کے فضل سے درد کو جاتا رہا۔ اب میرے دو دو  
گھنٹوں میں درد ہے۔ جبکی وجہ سے چلنا دشوار ہوتا ہے  
عمر ساٹھ سال ہے۔ ایک مٹھانک بیچیں ۲۲ جنوری  
جناب مولانا صاحب صابہ سندھ پورہ  
عزیزی کی شہادت کو بڑھانے کے لیے مومیائی روٹ  
فرما دیں۔ شہادت بحال رہی۔  
اور بڑھانے کا پتہ۔  
نور علی صاحب امرتسر

# الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنف مولانا ابوبکر  
مرحوم۔ جو کہ عرصے سے نایاب ہو چکی تھی۔ طبع ثانی  
میں باب بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث  
اور مقلدین میں نیمصلہ کن ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا  
ہے کہ بڑے بڑے فقہا امت حدیث نبوی میں بند پایہ  
نہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین  
کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ مقلدین کے  
ابن حدیث یہ ہر قسم کے اعتراضات کا دفعہ کیا گیا  
ہے۔ تعلیقہ صبی کا اس طریق سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ  
آپ پڑھ کر۔ اے حدیث سرور ہونگے۔ قیمت غیر

## شہادت برقی پریس امرت

میں اردو۔ انگریزی ہندی۔ گورکھی۔ لٹے کی  
ہندی نہایت عمدہ۔ خوشنما رنگدار۔ سادہ ارزاں  
نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی  
کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعویٰ خط  
ایئر فارم۔ رجسٹر اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں  
تو ذات خود شریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت  
ترج وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر  
اس کے بعد خود بخود گاہک بن جائیں گے۔  
پتہ۔ نیچر شہادت برقی پریس ہال بازار امرتسر

## حضرت مولانا فاضل حدیث حسن

ترجمان و ماہیمہ خان صاحب مرحوم کی مشہور  
معروف کتاب جو عرصے سے ناپید تھی مگر طبع کرائی  
گئی ہے۔ جس میں مذہب اہل حدیث کو بالوضاحت  
بیان کر کے عوام کے شبہات کا مدلل جواب دیا گیا  
ہے۔ خصوصاً محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق  
جس قدر الزامات و بہتانات مخالفین کی طرف سے  
لگائے جاتے ہیں۔ ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے  
قیمت صرف چار آنے (۴)۔  
کتب خانہ کلاں پورہ۔ نیچر شہادت برقی پریس

# کیوں نہ یقین کیجئے

## جبکہ عین یقین ہو

وہ اس طرح کہ ہر ایک فرد منہ صاحب کی طبی پر  
بلا قیت و صرف ڈاک و دینوٹے بغیر برائے آزمائش  
۱۵ دن لگانے کو ہندوستانی میرے کا سر  
برائے آزمائش نمونہ بھجوا جاتا ہے۔ جس کے استعمال  
فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر قیٹا منگواتے ہیں۔ کہیں  
اچھی سند لے کر کیا ہی خوب ثبوت ہے۔ دیرینہ  
قدردانوں سے اتنا س ہے کہ ۳۵ سال کے تجربے  
ثابت ہوا کہ اس سرمہ میں کچھ اجزاء کی مقدار بڑھا دی  
جائے تو مفید سے مفید تر ہو جائیگا۔ لہذا ان اجزاء  
کی مقدار بڑھائی گئی اور دو سال سے دیکھا جا رہا  
ہے کہ واقعی اب نہایت ہی مفید ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ  
خواہ نمونہ ہی طلب فرما کر آزمائش فرمائیے آپ کو  
بجوبی معلوم ہو جائیگا۔ آنکھوں کے ان امراض میں  
ایک مرتبہ ضرور آزمائش کو کر کے دیکھئے نہایت مفید  
ثابت ہوگا۔ نزلہ سے پانی جاری رہنا۔ روپے۔  
پوٹوں کے دانے۔ گراؤ لسن۔ چالہ۔ بدگوشت۔  
ناٹو۔ پھل۔ روٹو۔ نیمارشی چشم۔ پانی سرخی  
ضعف بصارت۔ نیز عیاض چشم ہے۔ آنکھوں کے  
ہر مرض کا صحیح اندازہ کر کے اس سرمہ کو استعمال کیا  
جائے۔ چند دن میں آپ کو بجوبی فائدہ معلوم ہوگا۔  
قیمت قسم اعلیٰ سفید پچے موتیوں اور میرے کا مرکب  
دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بھورا میرے ۵ روپیہ  
بیش قیمت ادویات کا مرکب ہانچ روپیہ تولہ۔  
قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کا سرمہ ایک روپیہ  
تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکیرو لاثانی ہوا ہے۔  
پتہ۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیا شفا خانہ  
جامع مسجد روڈ۔ شہر مراد آباد۔ یو پی

الہدیث امرتسر  
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب رسالہ  
جامعہ قیوم بارہ۔ دہلی  
نیا شفا خانہ



سَلَامٌ عَلَى الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام  
مولانا ابوالوفاء شاعر اللہ (مولوی فاضل)  
مالک اخبار اہلحدیث، اترتسر  
ہونی چائے۔

۱۷۷ مسلمانوں کی غوغا اور جماعت اہل حدیث  
کی خصوصی دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

**موضوعات**

۱۱۔ قیمت ہر مال پیشگی آئی جاتی ہے۔  
۱۲۔ جواب کیلئے حوالہ کارڈ مائلٹ آنا جاتی ہے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت

(۴) جس مراسلے سے فوٹو لیا جائے گا

(۵)۔ میرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

سید مسئول  
ابوالوفا  
شماره الله

دفتر الحیث  
امرت سر  
کسر بجائی

بیانہ اجرا ۶۲- شہان ۱۳۶۱  
۱۳- نومبر ۱۹۴۰ء

اسم

۳ صفر المظفر ۱۳۶۱ هجری مطابق ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء

یوم جمعہ المبارک :-

کائند کی گرائی  
نایابی تک پہنچ گئی

باوجود سرکاری سرٹیفیکٹ حاصل کرنے کے کاغذ  
 میں ملتا۔ باوجود منہ مانگی قیمت لینے کے کاغذ فرو  
 شید سے منہ پات نہیں کرتے۔ جنگ کی مصیبت کے  
 علاوہ خاص پنجاب میں بڑی بلا پڑنا کی صورت  
 میں نڈل ہوئی ہے۔ قریباً ڈیڑھ ماہ سے تجارتی  
 روپے بار بند ہے۔ کوئی چیز بڑی سے بڑی قیمت  
 پر بھی نہیں ملتی۔ اس لئے عموماً آہل دیہات کی  
 حالت اچھ کم گودی مٹی ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ  
 راونہ تعالیٰ اس تکلیف کو بہت جلد دور کرے۔  
 راقی حج العشر الثمینی

## انتخاب الاخبار

۱۴ فروری ۱۹۴۲ء

پنجاب میں آج ۱۴ فروری تک جو بارشوں کی  
برساتاں ہمارے ہیں۔ سستی گرہ کی وجہ سے کئی ایک سرگرد  
اصحاب جیل میں ہیں۔ غریب کوئی بھرتہ ہو جانے کا  
امکان بھی ہے۔

خبر آئی ہے کہ سڈ گا پور کی برطانوی فوج نے  
ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور شرائط تصفیہ جو رہے۔  
فلکستہ کی اطلاع ہے کہ جلا وطنوں اور نظید  
پر سے پابندیاں ہٹانے اور شاہی قیدوں کی رہائی کا  
سوال بنگال گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

مارشل جاگم کاٹی شیک آج کل ہندوستان  
آئے ہوئے ہیں۔ آپ مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں

اطلاع آئی ہے کہ روسیوں نے لینن گراڈ میں  
جرمنوں کے مورچوں کو توڑ دیا ہے۔

— ماسکوکا اعلان منظر ہے کہ اس وقت یہی  
فوجیں، پولینڈ اور لیتھوانیا کی سرحدوں سے ۲۰ میل

کے فاصلے پر رہ گئی ہیں۔

پٹاویا رجاء ام کا اعلان منظر ہے کہ پٹاویا

نے ساڑا میں پیمائش کے پاس ہوائی جہازوں کے

اور یہ اپنی فوجیں آمانہ فی شروع کردی ہیں جن کا

عنایا کیا جا رہے اور تیل کے ذخیرے برباد کر دیے

مولانا ابوالکلام آزاد پنجاب کا دورہ کرتے

یہاں۔ آپسے قیام لاہور میں آپ بیوپاریوں اور عمو

کے دریاں ان جمود کی لورس کر رہے ہیں۔

مندیوستان کو واپس آ گئے ہیں۔

لڑائی کا انداز کی وجہ سے "الحمد میٹ" بیس صفحات کی بجائے بارہ صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔

مشرقیوں نے دنیا پر علم و فضل کے لئے مشرق و مغرب کی طرف  
اور آں انڈیا مسلم لیگ کی ارکان کے خلاف اس بنا پر  
کلکتہ یا میلوٹ میں مقدمہ دائر کیا ہے کہ مسلم لیگ کی  
رکنیت سے ان کے اخراج کا فیصلہ غلط ہے۔ اور  
اس سے ان کی پوزیشن کو سخت نقصان پہنچا ہے۔  
لاہور کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء نے  
ہڑتال کی اور جلسہ جلوس کے ذریعہ مظاہرہ کرنے  
ہوئے مطابریک کہ نظام تعلیم تبدیل کر دیا جائے  
تعلیم ملکی زبان میں دی جائے۔ فوجی تعلیم عام کی جائے  
اور بیک سٹرو موقوف کر دی جائے۔

حکومت ہند کا اعلان منظر ہے کہ برما اور  
ہندوستان کے درمیان جلد از جلد ایک مشترک  
تعمیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

امریکن ڈاکٹر ٹیور نے جو سات ماہ پہلے میں  
رہ کر واپس امریکہ گئے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے  
کہ اگر برما روڈ بند ہوگئی تو بھی چین بپاں کے ساتھ  
جنگ جاری رکھے گا۔

امریکن گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ ادھار ڈ  
پتہ کے قانون کے ماتحت ہندوستان میں موٹر گاڑی  
کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے۔

حکومت ہند کا اعلان منظر ہے کہ یہ نہ  
غلط ہے نہ شرق بعید میں ہندوستانی فوج دشمن  
کے ساتھ مل گئی ہے۔

مبولنگ اور کریمیا میں روسی فوجوں کی  
پیش قدمی جاری ہے۔

دہلی کے ایک سرکاری کیونٹ میں کہا گیا ہے  
کہ ملک معظم کی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ دیگر نوآبادیات  
کی طرح جنگ کا بینہ اور بحرانوں کی جنگی کونسل میں  
ہندوستان کو رکنیت دی جائے۔ (غالباً امریکہ  
وزیر اعظم پنجا ب کو کیا جائیگا)۔

محذرت | اجماع کی ایک کاپی ادم کر دینے کی وجہ  
سے بعض شہادت شائع نہیں ہو سکے آئندہ ہر جگہ  
انشاء اللہ علی بدلیا س نے مراسلات بھی شائع  
نہیں ہو سکے مضمون نگار حضرات مطلع رہیں۔ (دفعہ)

## مشرقات

باق مع التعمیر لیٹر

دعا | ناظرین کرام آج ملک پر غمنا اور مسلمانوں پر  
خصوصاً جو مصائب کے بادل گرج رہے ہیں بہت  
خونناک ہیں۔ اس موقع پر بالخصوص دزادی وہ دعا  
پڑھا کریں جو قرآن شریف میں سکھائی گئی ہے۔  
وَاللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ  
وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا  
دل میں پختہ یقین رکھیں کہ خدا اس تکلیف  
کے بعد آسانی پیدا کریگا۔

بزم توحید | کی تحریک عرصہ سے جاری ہے۔ غریبیت  
دنوں سے کوئی اطلاع نہیں۔ ناظرین اس تحریک کو  
تشدیدی نہ ہونے دیں بلکہ دن بدن ترقی دیں۔  
زندگی کا مقصد یہی ہے۔

یاد و رفتگان | مولوی عنایت اللہ شیک پوری دھیرا  
کا انتقال ہو گیا۔ انشاء وانا الیہ راجعون۔

(۲) میری بھانجی کا انتقال ہو گیا۔ انشاء! راقم  
شمس الضعی اڑو و مراؤں۔

(۳) ہماری جماعت اہل حدیث مونگ کا غلص جوہد  
میاں جبرالدین بھول مرزاہ کے محلہ سے جاں بحق ہو گیا  
انشاء! راقم سیف مونگوی

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا بمنفرت  
کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

ضرورت معلم | مدرسہ اسلامیہ اسماعیلیہ موضع  
نوندوال ریاست کپور تھلہ کے لئے ایک ایسے مدرسے  
کی ضرورت ہے جو طلبہ کو قرآن مجید مع ترجمہ و دیگر  
ابتدائی تعلیم فوشت و خواذ خوش اسلوبی سے دے  
سکے۔ فیصلہ خواہ بذریعہ ڈاک پتہ ذیل سے کریں۔

پتہ :- مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ و ناظم مدرسہ  
ذکور معرفت حثمت علی گوہر کاٹار مقام لوبیاں  
ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر۔

امریسر لاہور | دیگر مقامات پنجا ب میں مقامی  
علماء کی جیتیں قائم ہو گئی ہیں۔ وفد استقامت

پہنچے۔ عبدالجید خادم پریڈا لکڑا سکریٹری  
جمعیت العلماء پنجا ب۔ اچھرہ لاہور

ضرورت مدرس | خوش تقریر ہو اور قرآن و حدیث  
کا درس دے سکتا ہو۔ خواہ کا فیصلہ خط و کتابت  
کے ذریعہ کریں۔ پتہ :- بابو اللہ بخش ریڈا ٹرڈ موضع  
بارڈیوال اعواناں ڈاک خانہ بدوال ضلع روڈانہ۔

گلستان مضامین آمو | انٹرنس ادیب احمد علیا  
دیگرہ کے طلباء کو پرنورسٹی کے امتحانوں میں ایک  
سوال مضمون نویسی کے متعلق بھی دیا جاتا ہے۔ چکے  
نمبر کافی ہوتے ہیں مگر طلباء غولنا مضمون نویسی میں  
نہ ہونے کی وجہ سے ناکام رہتے ہیں۔

سائنس کتاب نے اس کتاب میں مختلف قسم کے  
اصلاحی، اخلاقی، علمی، ادبی اور تاریخی مضامین  
(جن کے متعلق غولنا سوال آتا ہے) جمع کر دیے ہیں۔  
اس لحاظ سے یہ کتاب مذکورہ بالا طلباء کے لئے  
خصوصاً اور عام شائقین آردو کیلئے غولنا بہت مفید  
ہے۔ لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی ہے۔ قیمت بلا جلد  
۱۲ ر مجلد عم۔ طے کا پتہ :- قریشی بک ہاؤس گوہر  
ورخواست دعا راقم عرصہ پانچ ماہ سے بیلا گیا

اور ضعف عرصہ اور انتزویوں کی خرابی میں مبتلا ہے۔  
جلد ناظرین اور خصوصاً علماء کرام بدگاہ ایڈی دعا  
صحت فرمادیں اور اطباء کرام کم خراج و مجرب نسخہ سے  
مطلع فرمادیں۔ ایم محمد خان گوندل چلیا نوال ضلع گجرات  
ضرورت چم | ناظرین سے التماس ہے کہ کتاب الہد  
مرتبہ مولانا یعقوب الحسن صاحب کے حدود دہلی طے ہوئے  
وقت سے کوئی صاحب مطلع فرمادیں۔ درمیان گوندل  
سیف مونگوی مدرس مدرسہ چلیا نوال ضلع گجرات  
ملک امام قاسم صاحب | اپنے موجودہ پتہ سے واپس آکر  
مطلع فرمادیں۔ دایم محمد خان گوندل مذکورہ

ان فتویٰ فہرست | سابقہ ہندو فہرست پر بقایا فتویٰ فہرست  
عربی فہرست | از فتویٰ فہرست پر سائنس عہدہ  
خونی چک سے جملہ لایہ۔ ہندو فہرست ۲۰

مضامین آمو | از مولوی عبدالعقید صاحب ندی  
مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب ۲۰۰۲ء مولوی

اطلاع | عربی کا لکھنے کی وجہ سے تفسیر ثنائی مکتوب کی رعایتی قیمت منہ کی بجائے  
تفسیر بیان الفرقان علی علم الیقین بجائے ۱۰ ار کے ۱۲ ار اور تفسیر بالرائے کی قیمت ۱۰ ار کی بجائے ۱۲ ار مقرر کی گئی ہے۔ اور دیگر تصانیف ثنائیہ کی قیمتیں میں کسی حد اضافہ کیا گیا ہے

جوابات نصیحتیں ۱۰ - تقابلی طالعہ - توحید شکیب ۳ - اسلام اور مسیحیت ۳ - پتہ: بیگم اجماع لاہور

محمد اعجاز صاحب لاہور - مولوی نورانی صاحب لاہور - مولوی نورانی صاحب لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

# احادیث

۳ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ

## حسینی معجزات

اس عنوان کے ماتحت اجازت شیعہ لاہور کے محرم نمبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں امام حسینؑ کے معجزات بکثرت لکھے ہیں۔ ہم بحیثیت مسلمان خاصکر مسلمان ہونے کے اپنے دل میں امام حسینؑ کی عزت اور توقیر رکھتے ہیں۔ مگر اس کا اثر یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہر ایک واقعہ کو ان کا معجزہ بنالیں۔ چاہے اسکو سن کر ہر غیر مسلم بلکہ ہر دانا آدمی نہیں پڑے۔ اور جاری عقل پر فتویٰ دے۔

پہلے ہم ایسے معجزات کی ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں پھر اصل مضمون پر آئیں گے۔  
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ سب مسلمانوں کے نزدیک اولیاء کبار میں شمار ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت محمدؐ کی بابت انکے زمانے میں ایک کشتی مع سواروں کے دریا میں ڈوب گئی تھی، انہوں نے بارہ سال کے بعد وہی کشتی مع زندہ سواروں کے دریا سے باہر نکال دی۔ یہ آپ کی کرامت یا معجزہ تھا۔ اس واقعہ سے ہمارا انداز اس لئے نہیں کہ اولیاء اللہ کی کرامتوں کے ہم قائل نہیں ہیں۔ بلکہ ہم ثبوت کی وجہ سے ہم اس سے منکر ہیں۔

ذرا اور اوپر چلئے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا

واقعہ داغلوگ بیان کیا کرتے ہیں کہ جابر صحابی کے دو بیٹے فوت ہو گئے تھے انکو آنحضرتؐ نے زندہ کر دیا۔ یہ حضور کا معجزہ تھا۔ ہم اس کو بھی بوجہ عدم ثبوت کے نہیں مانتے۔ مختصر یہ ہے کہ ہم بلکہ ہر ایک مومن اسی بات کو مان سکتا ہے جو نص قرآنی اور روایات صحیحہ سے ثابت ہو کہ محض متقدمین کے خیال کا عکس ہو۔  
تو دیباچی کرامات اس قسم کی کرامات تو ہمیں قرآنی بات سمجھ دیکھائی اور سنائی رہتی ہے جو سب کی سب اس شکر کی مصداق ہوتی ہیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجیب

گر بشاید گفت باران شد

اجازت شیعہ کے محرم نمبر میں جو حسینی معجزات دکھائے گئے ہیں وہ اسی قسم کے ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت روایت صحیحہ سے نہیں ملتا۔ بلکہ ان میں سے بعض واقعات تو ایسے بھی ہیں جو قرآن مجید کی نص صریح اور احادیث صحیحہ اور شہادات مرتبہ کے صریح خلاف ہیں۔ لیکن جن طبعی اور خوش عقیدگی سے ان کا نام معجزات رکھا گیا ہے۔

اسکی مثال | بھی ہم کو جماعت مرزا ائمہ میں ملتی ہے کہ ڈپٹی آتم (عیسائی مناظر) کے حق میں مرزا ائمہ

نے پندرہ ماہ کے اندر مرجانے کی پیشگوئی کی تھی۔ جس کی میعادہ ستمبر ۱۸۵۷ء کو ختم ہو گئی اور ڈپٹی آتم ۶ جولائی ۱۸۵۷ء کو مرزا یعنی مدت موعودہ پوری ہونے کے ایک سال دس ماہ بعد مرزا باوجود ایسے صحیح واقعہ کے جماعت مرزا ائمہ ڈپٹی آتم کی موت پیشگوئی کے مطابق بتاتی ہے۔ کیوں؟  
پیر من خض است واعتقاد من بس است  
اب ہم معجزات حسینیہ میں سے ایک معجزہ بطور نمونہ کے دکھاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ۔

یہ فرض تو ہمارا تھا کہ واقعہ کربلا کے تاجدار کو نہ بھولتے۔ قدرت نے اس حادثہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے شفق کی صورت میں وہ غیر فانی اثر چھوڑا جو شام ابد تک باقی رہے گا۔  
ابن سعد نے طبقات میں اقرار کیا ہے کہ شفق کی سرخی افق آسمان پر قبل شہادت نہ تھی ابن سیرین کو بھی اس تحقیق سے اتفاق ہے اور سبط ابن جوزی نے توجہ بیہ بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ جب ہمیں غصہ آتا ہے تو سرخی چہرہ پر آجاتی ہے غلا چہرہ سے منظرہ ہے اس لئے اس نے آسمان کے کناروں کو سرخ کر کے اس جرم عظیم پر اپنا غضب ظاہر کیا۔  
رحمہم اللہ

الحمد میث | ہیں افسوس ہے کہ بعض حسنی مسلمان بھی اس معجزہ نمائی کی غلبی میں غلطیاں پچاں ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے یہ بتادیا دیکھا کہ شفق یعنی وہ سرخی جو شام کے وقت مغرب کی جانب آسمان پر نمودار ہوتی ہے یہ تو امام حسینؑ کے واقعہ کربلا بلکہ پیدائش سے بھی پہلے سے چلی آتی ہے۔ چنانچہ بہت سی احادیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم شفق در سرخی غائب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھتے تھے، ممکن ہے کہ یہ حدیث شیعہ اصحاب کی نظر سے اوچل رہی ہو لیکن قرآن مجید تو ضرور پڑھتے ہونگے۔ پھر کیا یہ آیت

یہ فرض تو ہمارا تھا کہ واقعہ کربلا کے تاجدار کو نہ بھولتے۔ قدرت نے اس حادثہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے شفق کی صورت میں وہ غیر فانی اثر چھوڑا جو شام ابد تک باقی رہے گا۔

ان کی تعلیم میں نہیں آتی۔  
فَلَا أَتَيْتُمُ بِالْعِلْمِ وَالْإِيمَانِ وَمَا  
وَسَقَّ الْإِيمَانُ (ع-۱۹)  
بتائے: یہ تنقید و سرخی آسمان جس کا ذکر آیت  
موجود میں آیا ہے وہی ہے جو روزانہ ہمارے  
مشاہدہ میں آتی ہے یا کوئی اور ہا اگر تلاوت قرآن  
کے باوجود ان مجرہ پسندوں نے یہ آیت نہیں  
تکھی تو کیا بجائے کاسے  
مگر تو قرآن ہمیں غلط خوانی  
بجری روایت اسلامی

اسی لئے ہم نے انعامات کر یہ وہ صد سالہ  
س لہ یا دیگر تفسیری کتاب کی ترکیب شیعہ بن  
ہیں جو یہ ہے کہ ایک کتاب کی شکل میں تیار ہو  
چاہئے۔ جس میں سب سے زیادہ اہمیت دیکھیں جائیں  
ان ضمن میں یہ کتاب ان صاحب دہ جو کاکہ  
لاہور کے معزز تاجرانہ ہیں اناب انشائی صاحب  
قرباش صد مجلس سیزوہ صد سالہ یادگار تفسیری  
کا دالانہ ہمیں ملا جو درج ذیل ہے۔

”جناب مکرم و معظّم دین: مدالیکم  
سہم عسکیم و عینی من لدیکم۔ میں نے ایک  
مطبوعہ مریضہ مورخہ یکم جنوری ۱۳۹۵ھ میں  
خدمت عالی کیا تھا۔ اس کے جواب کا جنوز  
منتظر ہوں۔ میں یہی یادگار سے متعلق آتی  
صاحب رائے اور مفید مشورے سے مستفید  
ہونا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ میں دردت  
آپ لاہور میں تشریف لائیں گے براہ کرم  
مجھے ملاقات کا شرف عطا کر کے ممنون و مشکور  
ہونے کا موقع نہایت فرمائیں گے۔

حررہ انشائی قرباش  
صدر مجلس سیزوہ صد سالہ یادگار تفسیری۔ پنجاب  
”بجو اب استفسار سامی معروض ہے کہ امام  
حسین علیہ السلام کی بڑی مفید یادگار یہ ہے کہ

۱۰ محرم ۱۳۹۵ھ میں امام حسین علیہ السلام کو شہید  
ہونے پر سو سال ہو گئے ہیں۔ (الحديث)

مدوح اور ان کے خاندان کے واقعات پیدائش  
سے شہادت تک روایات حدیث و تاریخیہ کی  
روشنی میں مع اسباب کے لکھے جائیں۔ مگر لکھنے  
والوں کا بورڈ خوش عقیدہ اصحاب پر مشتمل نہ ہو  
بلکہ باکمال مؤرخوں کا بورڈ ہونا چاہئے۔ جس میں  
ایک مہجینی ہو ایک شیعہ۔ ایک یہودی اور ایک انگریز  
نیز ایک وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مہرخص تاریخی حیثیت  
سے اس واقعہ کی تحقیق کریں۔ بلکہ اگر ضرورت ہو  
تو مندرجہ ترکیب اختلافات ان اور ایران وغیرہ اسلامی  
عالم کے مؤرخوں کو بھی بلالیا جائے۔ بورڈ بڑا  
کے ان مہرہوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ ایک ایسی  
کتاب لکھیں جس کی قیاس کر لیں۔ و عالم الغیب اور  
کے حضور میں موبہ غور و تامل سے یہ غلط سلسلہ  
ہو سکتا ہے وہ سب سے زیادہ عاتق تفسیر ہے۔ والد  
مع الایمان: ابو الوفی ثناء اللہ امیر قسری

قادیانی مشن  
کتاب الخط  
خدمت  
مولوی محمد علی صاحب لاہوری  
مولوی صاحب: آپ کو یاد ہو گا کہ آپ عرصہ

میں محمود احمد صاحب علیہ قادیان کو اپنے امور  
تنازعہ کے تصفیہ کے لئے مباحثہ کی دعوت دیتے  
آئے ہیں۔ چنانچہ دسمبر گذشتہ میں ہی آپ نے  
سالانہ جلسہ کے موقع پر ان کو چیلنج دیا تھا کہ وہ  
آپ سے گفتگو کر لیں۔ آپ کی یہ تیاری دیکھ کر مجھے  
جرات ہوئی تو میں نے بذریعہ اشتہار آپ کو اطلاع  
دی کہ ۱۔ آپ لوگوں کی دونوں جماعتوں میں جس قدر  
اختلاف ہے اس سے زیادہ اختلاف ہمارا آپ کے  
ساتھ ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ

۱۰ یہ اشتہار اخبار الحديث مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۳۹۵  
میں درج ہو چکا ہے۔ (الحديث)

میرے ساتھ آخری فیصلہ پر گفتگو کر لیں۔  
یہ چیلنج ایسا معقول تھا کہ قادیانی اخبار الغفل  
میں ہی آپ کو اس پر متوجہ کیا گیا۔ مگر آپ نے یہی  
چپ سادھی کہ آج تک اس کے متعلق ایک حرف  
ہی نہیں بولے۔

مولوی صاحب! میں محمود کو آپ کا چیلنج دنیا  
ثابت کرتا ہے کہ آپ میں قوت مناظرہ بخوبی ہے  
پھر میرے سامنے خاموش رہنا کیا معنی رکھتا ہے  
کیا یہ غلط ہے کہ میرے ساتھ آپ کا اختلاف  
میں محمود احمد کے ساتھ اختلاف سے بہت زیادہ  
ہے۔ ان آپ کے ایک ماتحت بابو عمر الدین صاحب  
شملوی نے انہماک پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۰ جنوری  
میں میرا چیلنج منظر پر کیا ہے۔

میں ان کی ذاتی حیثیت سے ان کو مخاطب نہیں  
کرنا چاہتا۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک وہ جو یہ  
کہ وہ اس بارے میں پہلے سے شکست خوردہ  
ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

اپریل ۱۳۹۵ھ میں ہتمام لدھیانہ جو انعامی  
مباحثہ ہوا تھا۔ اس میں یہ صاحب بھی شریک تھے  
اور انعامی رقم مبلغ تیار میں سے پاس روپے ان کے  
بھی تھے۔ اس لحاظ سے وہ شکست خوردہ ہیں۔ سلسلہ  
میں ان کو ذاتی حیثیت سے مخاطب کرنا نہیں چاہتا۔

ان اگر آپ حسب فرمان خداوندی  
رَأٰنَ کَانَ الَّذِیْ عَلٰیہِ الْحَقُّ سَیْفِہَا اَوْ  
طَعْنُہَا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّعْمَلَ هُوَ  
فَیُحْمِلْ وَلَیْسَ بِالْعَدْلِ الْاٰلِہ  
ان کو اپنا نائب بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں۔ مگر  
پہلے یہ بتائیں کہ ان تین نقصوں میں آپ میں کونسا  
نقص ہے۔

بابو موصوف اسی مراسلہ میں لکھتے ہیں کہ  
حضرت امیر نے مجھے مباحثہ کرنے کی اجازت  
دی ہے۔

شاہد آپ یہ نہیں سمجھتے کہ اجازت اور چیز ہے اور  
نیابت اور چیز۔ تعجب ہے کہ آپ خود میرا مقولہ

حضرت محمد زید۔ حضرت محمد زید ثانی سرحدی کے ہونے کو ثابت کا ذکر و ترجمہ شیعہ کے مذہبی قیمت پر ہے۔ (الحديث)

لفظوں میں نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
مولوی ثناء اللہ کا بیان عموماً یہ ہوتا ہے کہ  
اپنے امیر کی قائم مقامی کا سرٹیفکیٹ  
لے کر آؤ (دحوالہ مذکور)

بے شک میں ایسا کہا کرتا ہوں شاید ان صاحب کو  
اجازت اور قائم مقامی میں فرق معلوم نہیں ہے۔  
اس لفظ میں ان کو یہ فرق بتائے دیتا ہوں۔  
بابو صاحب! آپ نے ایام طاعت میں بعض دفعہ  
اپنے افسروں سے یہ درخواست کی ہوگی کہ میرے عمر  
میں طاعت ہے اس لئے مجھے ایک دو دن کی رخصت  
کی اجازت دی جائے۔

اس کا جواب ملا ہوگا کہ اچھا اجازت ہے۔

اس کے بعد آپ نے جو اپنی اہلیہ کا علاج کرایا  
ہوگا وہ اپنے اس کی اجازت سے کرایا یا نیابت میں  
کرایا ہوگا؟ یقیناً پہلی صورت ہوگی۔

بھلا جو شخص ایسے آسان دو لفظوں میں فوق بھی  
نہ جانتا ہو وہ مرزا صاحب کے دقیق نکات کو  
کیا سمجھ سکتا؟ تاہم مجھے اس سے بحث نہیں ہے۔

تیس ہر طرح طیار ہوں | مولوی صاحب! آپ  
بابو عمر الدین صاحب کو اپنا نائب بنا کر احبار  
پنجاب صلح میں عثمان اعلان کر دیں | جیسے خلیفہ قادیا  
نے مولوی اللہ داتا کی نیابت کا اعلان کیا تھا |

کہ اس کا ساختہ پر داخہ مجھے منظور ہوگا۔ اور یہ  
اعلان بھی کر دیں کہ میں خود بھی مباشرت میں شریک ہوں  
اور حسب ضرورت اس کی مدد بھی کروں گا۔

اس اعلان کے شائع ہونے کے بعد جیسا کہ  
مجھے اختیار دیا گیا ہے مقام مباشرت کی تعین کروں گا۔  
میں ابھی سے آپ کو اور آپ کی جماعت کو اطلاع  
کے دیتا ہوں۔

نام میرا سن کے جنوں کو جانی آگئی  
بید جنوں دیکھ کہ انگڑائیاں لینے لگا

فاتح قادیان - لودھیانہ کے انعامی مباشری رٹولڈ  
مع فیصلہ مصفلان - قیمت ۶ روپے - منبر الہدیت اتر

## سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابوالقاسم محمد ابراہیم صاحب میر سین لکھنؤ)

مجموعہ ۲۸ فروری (۱۹۴۱ء) ۱۹۴۱ء

گزشتہ پرچہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
کی قبولیت عامہ کا بیان ہوا ہے۔ اسی میں ہم  
تعمیر کعبہ کا ذکر بھی آگیا ہے۔ آج اس کے آگے  
ملاحظہ فرمائیے۔

نوٹ ضروری - تعمیر کعبہ کے کام میں جو آپ نے

اپنا تہہ آنا کر کندھے پر رکھ لیا۔ تو اس سے یہ نہ سمجھ

لینا چاہیے کہ معاذ اللہ آپ ماورزادہ بہمن نہ ہو گئے تھے

یہ تو کوئی اونیستے ادنیٰ دہے کا شخص بھی بشرطیکہ

وہ مجنون نہ ہو۔ اپنی قوم کے باوقار بزرگوں اور

ہم عمروں کی کثیر جماعت کا کسی ایک شخص کے سامنے

بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ عفت و عیا کا زندہ محمد

اور مکارم اخلاق کی جیتی جاگتی تہ ویر جو اسی واقعہ

تعمیر کعبہ میں قوم کے رفیع تئادار کے لئے قدرت کے

تصریف غیبی سے حکم دینے والا ہے۔ اور تمام قوم

اُس کی غوثی میں ہند: الا صیئٹ ہذا: الا صیئٹ

کے نعرے لگانے والی ہے۔ اور وہ اس کے پانچ سال

بعد خدا کی طرف سے رسالت کا تاج پہن کر اسی

قوم کے سامنے آنے والا ہے۔ ایسی حرکت کرے۔

خدا کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بات یہ ہے کہ

عربوں کے گرجے گھنٹوں سے نیچے اور بے ہوش

ہیں۔ ۱۰۰ یورپیوں کی طرح نہ تو تپلون پہنتے تھے

اور نہ شارٹ شرٹ اور نہ بریک ۱۰۰ بریک ۱۰۰

چوٹی قمیص اور نہ پٹی کوٹ (Patty Coat)

چھوٹا کوٹ کہ تپلون اتار دینے پر شرمناک طور پر

ننگے ہو جاتیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے

کمرے کو ستر عورت کے لئے کافی جان کر شفقت آپ کو

تہہ کندھے پر ڈال لینے کا مشورہ دیا تاکہ آپ کا

نازک و بابرکت کندھا پتھروں کی گرگڑ سے محفوظ

رہے۔ لیکن قدرت نے اتنا بھی گوارا نہ کیا۔ لہذا آپ پر

محہ کشامہ کے کرتے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ راجہ دیش

ایسی حالت طمانی کر دی جس سے آپ ماز ارمائی  
ما زار فی پکار اٹھے۔ اللہ وصل علیہ وسلم

رجوع بمقصد۔ ان ضمنی تشریحات کے بعد ہم

اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جب کعبہ کی

دیوار میں چار پانچ فٹ کی بلندی تک پہنچ گئیں اور

چھراستود کے رکھنے کا موقع آیا تو سرداران قریش میں

اس بات پر ہنگامہ ہو پڑی کہ اس مبارک پتھر کو لگانے

کی سعادت کون حاصل کرے۔ اس کے لئے ہر پرک

شخص کا بی لپٹایا اور ہر فریق دوسرے کو جنگ میں

لے چھا اور دوسرا پتھر کعبہ کے شمال مشرقی کونے کی ترقیاتی

میں دروازہ کعبہ کے قریب باہر کی طرف لگا ہوا ہے۔

یہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے اور یہیں پر اگر تہ

کیا جاتا ہے۔ چونکہ کعبہ کے گرجھونٹے سے دائرہ کی صورت

میں گردش کرنی پڑتی ہے۔ اور اس طرح سات دفعہ گردش

کر کے ایک طواف شاکر کیا جاتا ہے اس لئے ضروری ہے

کہ کوئی خاص مقام ابتدا اور انتہا کے لئے مقرر کیا جائے

اور اس غرض کیلئے کون سے بڑے بڑے کوئی نقطہ قرار دیا

نہیں ہو سکتا۔ کعبہ کی یہ دیوار تیس ایک کونہیں جبراسر

اور دوسرے میں رکن یمانی کا پتھر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

کی بنیادوں پر ہے۔ اور چونکہ جبراسر کا کونہ دوازہ کعبہ

قریب ہے۔ اسلئے یہ کونہ دوسرے کی نسبت ابتدا و انتہا کا

نقطہ ہونے کیلئے زیادہ موزوں ہے۔ ان دونوں کا تعلق

دو چوٹیاں بنت ہے۔ باقی راجا جبراسر کی عظمت اور قیامت

کے دن اسکی گواہی کا سوال تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مادی اشیاء میں بھی ایک کو دوسری پر فضیلت

و خصوصیت بخشی ہے۔ جنت کی اشیاء کو دنیا کی اشیاء پر

فضیلت ہے۔ یہ پتھر حضرت آدم کے ساتھ آیا تھا۔ اور

جس طرح دیگر مواضع نیکی کے نیوالوں دعاؤں پڑھنے والوں اور

دینے والوں اور بدی کرنے والوں و شراب پینے والوں

برکاری کرنے والوں اور انسانوں کے اعضا و انکسار کا

اور چرے ان کے اعمال کی گواہی دینگے۔ اسی طرح

جبراسر بھی قیامت کے دن عاجوں کے لئے طواف کی

گواہی دینگا۔ اُس کی پرستش نہیں کی جاتی۔ (باقی اگلے پرچہ)

یہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے اور یہیں پر اگر تہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ کعبہ کے گرجھونٹے سے دائرہ کی صورت میں گردش کرنی پڑتی ہے۔ اور اس طرح سات دفعہ گردش کر کے ایک طواف شاکر کیا جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ کوئی خاص مقام ابتدا اور انتہا کے لئے مقرر کیا جائے اور اس غرض کیلئے کون سے بڑے بڑے کوئی نقطہ قرار دیا نہیں ہو سکتا۔ کعبہ کی یہ دیوار تیس ایک کونہیں جبراسر اور دوسرے میں رکن یمانی کا پتھر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر ہے۔ اور چونکہ جبراسر کا کونہ دوازہ کعبہ قریب ہے۔ اسلئے یہ کونہ دوسرے کی نسبت ابتدا و انتہا کا نقطہ ہونے کیلئے زیادہ موزوں ہے۔ ان دونوں کا تعلق دو چوٹیاں بنت ہے۔ باقی راجا جبراسر کی عظمت اور قیامت کے دن اسکی گواہی کا سوال تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مادی اشیاء میں بھی ایک کو دوسری پر فضیلت و خصوصیت بخشی ہے۔ جنت کی اشیاء کو دنیا کی اشیاء پر فضیلت ہے۔ یہ پتھر حضرت آدم کے ساتھ آیا تھا۔ اور جس طرح دیگر مواضع نیکی کے نیوالوں دعاؤں پڑھنے والوں اور دینے والوں اور بدی کرنے والوں و شراب پینے والوں برکاری کرنے والوں اور انسانوں کے اعضا و انکسار کا اور چرے ان کے اعمال کی گواہی دینگے۔ اسی طرح جبراسر بھی قیامت کے دن عاجوں کے لئے طواف کی گواہی دینگا۔ اُس کی پرستش نہیں کی جاتی۔ (باقی اگلے پرچہ)

سیرت ابن ہشام - رسول اکرم کی سب سے پہلی وادھو کی نیت -

طلب کرنے لگا۔ حتی کہ بنی عبدالدار نے خون سے بھرے ہوئے پیالے میں ہاتھ ڈبو کر مر جانے اور ڈھیر ہ جانے پر قسم کھالی۔

یہ قہقرا اور تکرار چار ہائے روز تک رہا۔ اور اس مدت تک تعمیر کعبہ کا کام نہ کارہا۔ آخر کار ابو امیہ بن ولید مخزومی نے جو اس وقت قریش میں عربی سب سے بزرگ تھا، کہا کہ صاحبو! چنگڑا تکرار نہ کرو اور آپس میں کسی کو خاک نہ مانو۔ سب نے خوشی منظور کر لیا۔ اور قرار پایا کہ جو شخص باپ بنی شعیبہ کی طرف سے سب سے پہلے داخل حرم ہو سب کی پڑوسی اسی کے مرتبہ

سردیم میور صاحب نے تینہ کی صورت واقعہ جس طرح پرکھی ہے۔ ہم اس کا نقل کر دینا مناسب جانتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

اس جو بڑے کو سب سے خوش منظور کیا اور اعظا کرنے لگے۔ حضرت محمد صاحب جو اس موقع پر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵  
اسی وہم کو دور کرنے کے لئے حضرت عمرؓ نے سب نین کے سامنے جو قتل مالک سے چھ کو آٹے ہوئے تھے کبہ دیا تھا کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع بخش سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اور حضرت عمرؓ نے جبراسود کو خطاب کر کے جو کہا تو بطریق نصحاء میں مروج ہے۔ حضرت نے چاہا کہ کہتے تھے تو پتی نہ تارک اللہ یعنی میرا بھی اور میرا بھی وہ نوں کا رب اللہ ہے۔ یہ طریق نہادہ موقع ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

بنی عبدالدار آنحضرتؐ کے ہم ہدی تھے۔ آنحضرتؐ کی جو حقیت کا دادا جدمناں اور عہد الہاء دونوں حقیقی بھائی تھے۔ ان کے والد حضرت تھقی نے وفات کے وقت ریاست کعبہ کے سب جہد سے اسی پتھر کو لے کر لے گئے تھے۔ ۱۲ منہ سردیم میور نے اس سوار سے پہنچ کیا کہ سب پہلے آنے والا جبراسود کو اس کے موقع پر لگائے۔ اور پھر ہی اہل دین ہشام سے پہنچ کیا کہ سب سے پہلے آنے والے کو حکم مانا جائے۔ جو فیصلہ وہ کرے اس پر عمل کیا جائے۔ ولادت آنحضرتؐ (۱۲ منہ) ہم نے اپنی عبارت میں ایسا محاورہ اختیار کیا ہے جیسے وہ نوں باتیں جمع ہوجاتی ہیں۔ اور عبارت مختصر رہتی ہے۔ ۱۲ منہ

اتفاق سے غیر حاضر تھے، اس دوران سے سب سے پہلے داخل ہونے والے دیکھے گئے وہ سب کہنے لگے وہ ایسا نڈار منصف لایا گیا آ رہے ہیں۔ ہم ان کے فیصلے پر سب کچھ چھوڑ کر راضی ہیں۔ حلیم اور ضابطہ محمد صاحب نے اس امر کو منظور کر لیا۔ اور اپنی معمولی دانائی سے فوراً ایسی تدبیر کی جو سب کے لئے مناسب ثابت ہوئی۔ اپنی اور پرکی چادر اتار کر زمین پر بکھائی۔ اور جبراسود کو اس پر رکھ کر لوگوں سے کہا۔ تمہارے چاروں گرد ہوں سے ایک ایک صاحب آگے بڑھیں اور اس چادر کا ایک ایک کونہ پکڑ کر اٹھائیں۔ چار سردار آگے بڑھے اور انہوں نے ایک ایک کونہ پکڑ کر بالاتفاق اس پتھر کو (چادر سمیت) اٹھایا۔ جب پتھر اپنے محل کی بلندی تک اٹھایا گیا تو محمدؐ نے پتھر کو اپنے دست خاص اٹھا کر اس کے موقع پر لگا دیا۔

اس پتھر جبراسود کے رکھنے اور غزوہ احزاب میں خندق کے کھودنے کی پیشگوئی آنحضرتؐ کی نسبت تمام وید میں بھی مذکور ہے۔ جسے ہم نے اپنی کتاب "بشارت عمیرہ" میں مفصل بیان کر دیا ہے۔ اور اب یہ کتاب بصورت اور بنام حضرت محمدؐ رشتی دفتر احمد امرتسر سے بقیہ ۱۳ منہ ملتی ہے۔ ۱۲ منہ

اس کے بعد سردیم میور نے اپنی طاوت سے جو پتھر جو کر ایک حبیب دم کو کیا ہے۔ جس سے ہم نے نہیں کر لیا ہے کہ صاحب موصوف کو آنحضرتؐ کی خلافت اور پیش قدمی کا یقین تھا۔ اور باوجود ایک لائق فاضل ہونے کے اپنی تصنیف میں تسلسل مضمون کے متعلق اسی منیہ کے اثر سے ہما ہو رہے جا اور مناسب و نامناسب بات میں امتیاز نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ عثمانؓ میں کسی اعلیٰ صاحب اختیار کا فقدان" میں لکھتے ہیں کہ چونکہ اس عہد میں جب

سردیم میور کی یہ تحریر ان کی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں سے ترجمہ کر کے نقل کی گئی ہے۔ یہ کتاب ۱۸۶۹ء میں لندن میں چار جلدوں میں چھپی تھی۔ اس کتاب کے علاوہ سردیم میور کی ایک اور کتاب بنام محمدؐ اینڈ اسلام بھی آنحضرتؐ کی سوانح عمری کے متعلق ہے۔ جو چھوٹی مٹی ایک جلد میں ہے۔ غالباً پہلی چار جلدوں کا خلاصہ ہے۔ آپ اس میں اس واقعہ جبراسود میں آپ کے حکم بننے اور اس پر قریشیوں کی خوشی کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے میں کہا "He is the faithful one" "As they Chided, we are Content" یعنی دیکھئے! وہ (حضرت) امین صاحب (آ رہے) ہیں۔ ہم سب راضی ہیں۔

غرض آپ کو آپ کی شان و امانت اور تقویٰ و دیانت کے سبب سب لوگ اَلْاُمَمِین پکارتے تھے۔ اور دل سے آپ کی عزت کرتے تھے۔

بعض ضروری رموز و اشارات اس موقع پر حرم کعبہ میں آپ کا سب سے پہلے تشریف لانا کوئی اتفاقی بات نہ تھی، بلکہ قدرت کا تصرف غیبی تھا۔ جو ہمیشات و قوی نبوت محمدیہ کا مقدمہ تھا۔ کیونکہ

چھو آپ نے جبراسود کے متعلق یہ فیصلہ کیا کوئی صاحب اقتدار آدمی نہیں رہا تھا۔ اور محمد صاحب کی اس فیصلہ سے جو قبولیت ہو گئی تو آپ کو یہ خیال گذر کہ اس خالی وقت میں قوم اور شہر کی ریاست و سرداری حاصل کروں تو آپ نے وہی نبوت کا دعویٰ کر کے اس خواہش کو دور کیا۔ سبحان اللہ! فہم سخن اصیب اعداء اسی کو کہتے ہیں۔ یہ اپنے اند کی کدورت کی تیغ ہے۔ جس نے صاحب موصوف کے دماغ کو پریشان کر دیا۔ اگر یہ بات حق و جب تبلیغ رسالت کے وقت قریشیوں نے جج ہو کر آپ سے کہا تھا کہ اگر اس وعظ اور دعوت سے آپ کی یہ فرض ہے کہ ہم آپ کو سردار بنالیں تو بیٹے ہم بنالیتے ہیں۔ لیکن آپ ہمارے بھول اور مذہب کی خدمت نہ کریں تو اپنے اس وقت ان کی درخواست کو کیوں منظور کیا اور کیوں کہہ دیا کہ تم میرے دائیں ہاتھ پر سوار



کیونکہ قوم کی قبل و قال اور جنگ و تکرار سے ان کی عقلی حالت ظاہر ہو رہی ہے۔ ابو داؤد اسود کو چادر پر رکھ کر سب کو اس کا رخسار میں شریک کر لینے سے سب کو خوش و خرم کر دینے میں یہ راز معترف تھا کہ یہ جنگجو اور فوریہ عرب آپ کے دست مبارک پر ایک تھوڑے قوم بن جائیں گے اور وہ سب مل کر قحید الہی کے قائم کرنے میں آپ کے معاون و مددگار ہوں گے۔ اور صرف آپ ہی کے دست خاص سے پتھر کو کوئے پر لگوانے کے معنی یہ تھے کہ قحید کی بنیاد رکھنے کے قابل صرف آپ ہی کا دست مبارک تھا۔ دیگر کوئی نہ تھا۔ اور اسی طرح کے کئی ایک رموز و اشارات ہیں جنہیں ہم بظہر اختصار لکھ نہیں سکتے۔ واللہ اعلم! (باقی)

## سیرت المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر

(از مولانا محمد باقر اسحاق صاحب سیدی بناری)

محرمہ ۱۴۲۲ھ (۱۹) سنہ ۱۴۲۲ھ

گزشتہ پرچہ سے جناب عبداللہ والد ماجد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان و نجات کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس کا نتیجہ درج ہے۔

اب میں مضمون سیرت کے اعتراضوں کا جواب قولہ و اقول سے تحریر کرتا ہوں۔ بعون اللہ و عونہ قولہ۔ صحیح مسلم میں یہ حدیث (ابن ابی و ہاک فی النار) حضرت انس سے بواسطہ حماد بن سلمہ عن ثابت ہے۔ لیکن امام ابو داؤد نے یہی حدیث حضرت انس سے بواسطہ معمر بن ثابت روایت کی ہے۔

والحدیث ۲۸ نمبر ۸

اقول ۱۔ امام ابو داؤد نے حدیث مذکور اسی سند اور اسی لفظ سے روایت کی ہے جو صحیح مسلم میں ہے۔ جسے میں پہلے نقل کر چکا ہوں۔ سنن ابی داؤد کے کسی نسخہ میں بھی معمر بن ثابت ثابت نہیں ہے جس کا متن ابن ابی و ہاک فی النار ہو۔

قولہ ۱۔ اور اس کے الفاظ میں اذاموت

بقبر کا فرغشہ بالنار (تا) آنحضرت م کے والد ماجد کا ذکر نہیں ہے۔

اقول ۱۔ ابو داؤد کا متن بھی یہی ہے جو صحیح مسلم کا ہے۔ قال ابن ابی و ہاک فی النار۔ اس میں آپ کے والد کا صاف ذکر موجود ہے۔ ملاحظہ ہو ابو داؤد مع عون العیود ص ۲۳ ج ۲ و ابو داؤد طبع مصر ص ۲ ج ۲ و ابو داؤد بر حاشیہ زر قانی شرح نو طاف ص ۲ ج ۲۔ مجھے سنن ابی داؤد میں حدیث بالفاظ اذاموت بقبر کا فرغشہ بالنار کہیں نہیں ملی۔ سید علی نے بھی یہاں یہ الفاظ بواسطہ معمر بن ثابت نقل کئے ہیں۔ کہیں بھی ابو داؤد کا نام نہیں آیا ہے (مسالک ص ۲۳ و التظیم والمنہ ص ۲۳ وغیرہ) اور نہ سید علی نے جامع صغیر میں ابو داؤد کا ذکر کیا ہے بلکہ ابن ماجہ اور طبرانی کا حوالہ دیا ہے (ص ۱۲۱ ج ۱) معلوم نہیں کہ امام ابو داؤد کس مقام پر حدیث مذکور لائے ہیں؟

قولہ ۲۔ حماد بن سلمہ راوی حدیث مسلم و ابن ابی داؤد کا حافظہ اخیر میں خراب ہو گیا تھا (تا) ان کو ٹھیک یاد نہ رہا۔

اقول ۱۔ امام بیہقی نے اس کا جواب یوں دیا ہے اما مسلمہ فاخرج من حدیثہ عن ثابت ما سمع منہ قبل تخریجہ (تہذیب جلد سوم) یعنی امام مسلم نے اپنی صحیح میں حماد کی ثابت سے وہ روایت نقل کی ہے جسے حماد کے شاگرد نے حماد کے حافظہ میں تخریج آنے سے قبل سنا تھا۔ حماد کے بارے میں حافظ ابن حجر نے ائمہ حدیث کے یہ فیصلے نقل کئے ہیں۔ قال ابن السیسی من تکلیم فی حماد بن سلمة فاقہموا فی الدین وقال ابن جبان لم یصحف من عدل عن الاحتجاج بہ وقال ایضا کان من العباد العجائب الذموا ولم یصحف من جانب حدیثہ وقال ابن حجر کان حماد یجد من الابدال وقال ابو الفضل استشهد بہ البخاری فی موافقہ لبین انہ ثقة ثم اجماع ائمہ اہل النقل علی ثقۃ

وامانۃ وقال احمد حماد بن سلمة ثبت فی ثابت من معمر وقال ابن معین من خالف حماد بن سلمة فی ثابت فالقول قول حماد انہی لم یصحف رتہذیب التہذیب جلد ثالث امام بخاری کے استاد ابن الدینی نے کہا ہے کہ جو شخص حماد پر جرح کرے اُس کو دین میں مہتمم جانو۔ اور ابن جبان نے کہا ہے کہ جو شخص حماد سے جرح نہ کرے اُس نے انصاف نہیں کیا۔ حماد اُن ابدال لوگوں سے ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ امام بخاری نے چند مقامات میں حماد سے استشاد کیا ہے تاکہ ان کی توثیق ظاہر کریں۔ حماد کی امانت داری اور ثقہ ہونے پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ بلحاظ معمر کے قیاس ثابت کے بارے میں اثبت (ثقتہ) ہے۔ ابن معین نے کہا کہ ثابت کے بارے میں جو شخص (مثلاً معمر وغیرہ) کے حماد کا خلاف کرے تو قول معتبر حماد کا ہو گا انتہی۔

قصہ حیات بالا کی موجودگی میں معمر بن ثابت دلی روایت مرجوحہ بلکہ متروک ہوئی اور نادھن ثابت دلی روایت رجوح صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔ راجع اور مقبول ہوگی۔ و ہر المطلوب۔

قولہ ۲۔ الفاظ مذکورہ (ابن ابی و ہاک) کی روایت میں کوئی دیگر راوی حماد کی متابعت نہیں کرتا

اقول ۱۔ حماد والے الفاظ ایک دوسرے صحابی حضرت حسین بن مہدی سے ہی مروی ہیں جیسا کہ اوپر میں نے جو انہ اصحابہ وغیرہ ذکر کر دیا ہے۔ نیچے کے راویوں میں صحیح مسلم میں عفان روایت کرتا ہے حماد سے تو مسند احمد میں وکیع راوی حماد سے روایت کر رہا ہے۔ سنن ابی داؤد میں امام ابو داؤد کے استاد نووی کہہ رہے ہیں حدیث حماد۔ اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حماد اثبت فی ثابت من معمر۔ یہ فیصلہ امام احمد صاحب مسند کا ہے۔

قولہ ۲۔ ابن ماجہ کے سب راوی ثقہ اور سند متصل ہے۔

اقول ۱۔ لیکن سید علی صاحب توجاع صغیر میں

قال ابن السیسی من تکلیم فی حماد بن سلمة فاقہموا فی الدین وقال ابن جبان لم یصحف من عدل عن الاحتجاج بہ وقال ایضا کان من العباد العجائب الذموا ولم یصحف من جانب حدیثہ وقال ابن حجر کان حماد یجد من الابدال وقال ابو الفضل استشهد بہ البخاری فی موافقہ لبین انہ ثقة ثم اجماع ائمہ اہل النقل علی ثقۃ

ابن ماجہ والی روایت حیثاً صریحاً بقبر کافر کو ضعیف لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۱۔

**قول ۱۰** ایک اور مفصل حدیث بحوالہ مستدرک حاکم ذکر کی ہے جو حضرت نعیم بن عامر نجاشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

**اقول ۱۱** لیکن اسی حدیث مذکورہ کے تحت میں امام ذہبی نے تلخیص مستدرک میں تصریح کر دی ہے کہ اس کا راوی یعقوب بن محمد بن علی

زہری ضعیف ہے (صفحہ ۱۰۱) اسی ضعیف راوی کے واسطے سے کتاب التوبہ ابن خزيمة وصحہ

میں بھی حدیث مذکورہ نقل ہے۔ پھر اس کی سند صحیح کیونکر ہو سکتی ہے وہاں ہذا لا تحکمہ بکا اس کے کہ یہ سراسر باطل ہے جاتے اور صحیح مسلم کی حدیث صحیح پر مقدم کی جاتی۔ آسان تو یہ امر تھا کہ کہہ دیا جاتا کہ حدیث مذکورہ میں وہابی سے مراد اقل جہلی ہے جو کہ سیر بنی نے مسابک

میں لکھا ہے کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ میرا بچا اور تمہارا بچا دونوں ہم میں تھے جس طرح آذر

کے بارے میں کہا گیا ہے تو یہ بحث طول نہ پکڑتی چونکہ کتاب آئمہ سے متعلق ہیں چنانچہ ان تمام حدیثوں کو نقل کر دینا بکراں باب میں وارد ہیں۔ پھر ائمہ اربعہ کا جواب رد لگا۔ انشاء اللہ۔

روا عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما طویل قال جاء ابننا ملکہ وھما من الانصار فقالا

یا رسول اللہ اننا من اللہ ان کذا کذا فاین انما قال اکب فی النار فقاما و

قد شق ذلک علیہما فدعاھما فرجعا فقال ان امی معکمما۔ الحدیث قال

الحاکم ہذا حدیث صحیح الاسناد مستدرک صفحہ ۳۳۲ و مستدرک صفحہ ۱۰۱

ابن مسعود سے روایت ہے کہ ملکہ کے دو بیٹے جو انصاری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ اے رسول خدا

ہماری ماں فلاں فلاں نیک کام کیا کرتی تھی۔ وہ

کہاں گئی؟ فرمایا دوزخ میں۔ یہ جواب سن کر وہ اُسے اُن پر یہ جواب شاق گورا تو آپ نے اُن

دونوں کو بلوایا وہ واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ میری ماں بھی تم دونوں کی ماں کے ساتھ ہی ہے۔

حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس پر سیوطی نے جرح کی ہے کہ اس کا راوی عثمان ضعیف ہے۔

## فتاویٰ

مس ۲۹۰: آئین بالجہر کیوں کہی۔ آہستہ کیوں کہی گئی۔ فرشتے کس طرح کہتے ہیں۔ دولاہجش میں حدیث

صح ۲۹۱: آئین سورہ فاتحہ کی دعا کی گئی ہے امام جبکہ چہرے پر رخصتا ہو مقتدی ہی چہرے کہے گا۔ اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو مقتدی بھی آہستہ کہے گا۔

فرشتے بھی آئین ہماری طرح کہتے ہیں حدیث میں اس کا طریق آیا ہے۔

مس ۲۹۲: آئین چہاٹی پر ہانسنے کی دلیل توی ہے یا ناف تلے؟ (وسائل مذکور)

صح ۲۹۳: نماز میں ہاتھ زیر ناف ہانسنے کی تہنیں امام احمد اور ابو داؤد بخانی کی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دونوں حضرات نے ان کو ضعیف بھی بتلایا ہے۔ اس بارے میں کوئی ایک حدیث مرفوعہ اور

صحیح ثابت نہیں۔ لیکن سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کو ابن خزيمة نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس کو صحیح بھی بتلایا ہے۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

نے تبصرہ بن بلب سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

صحیح بخاری میں بھی ایک ایسی حدیث آئی ہے۔ اللہ اعلم۔

مس ۲۹۴: حدیث میں آیا ہے لکل رجل منہم زوجتان یعنی ہر ایک مرد کو دو عورتوں سے دو

دو عورتیں ملیں گی۔ اور دوسری حدیث میں آیا ہے۔ اطاعت فی النار راایت اکثر اھلھا انفساء او

کما قال۔ یعنی دوزخ میں زیادہ عورتیں جو بھی نسبت

مردوں کے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ہوگا کہ جنت میں دو دو بھی ملیں اور دوزخ میں زیادہ بھی جائیں۔

(ابو زکریا علی بن محمد خطیب ازساہوکی طیار)

صح ۲۹۵: صحیح شمار تو خدا جانتا ہے لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ عورتیں نسبت مردوں سے زیادہ

ہیں۔ کیونکہ ایک مرد کو کئی عورتیں کر تلبے۔ عورت ایک وقت میں زیادہ مرد نہیں کرتی۔

مس ۲۹۶: ایک شخص نے اپنی لڑکی کی ہانگنی ایک لڑکے سے کی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد نکاح کا انتظام تھا

شخص مذکور بوقت نکاح تھوڑی دور بیٹھا رہا۔ اس کے بڑے لڑکے نے لوگوں کو اکٹھا کر کے اپنی بیٹیہ کا نکاح

کر دیا۔ نکاح کے بعد مسراں کے ماں لڑکی چندہ میں روز تک رہی پھر باپ جا کر لے آیا۔ اب وہ اپنے

آٹے میں تو ان سے رو پیہ مانگتا ہے وہ رو پیہ نہیں دیتے۔ اس شخص نے دوسری جگہ اور تلاش کر لی ہے

ان سے رو پیہ سو رو پیہ مقرر کیا کہ میں تمہارے ساتھ لڑکی کا نکاح کر دوں گا تو رو پیہ لے لوں گا جب لوگ کہتے

ہیں کہ یہ نکاح نہیں ہوگا کیونکہ پہلے ہو چکا ہے تو جواب دیتا ہے کہ لڑکے نے زبردستی کر دیا تھا میں تو بوقت

نکاح موجود نہ تھا۔ سوال یہ ہے کہ اس کا غدر صحیح ہے اور نکاح ثانی لڑکی کا دوسری جگہ کر سکتا ہے؟ (وسائل مذکور)

صح ۲۹۷: صورت مرقومہ اگر صحیح ہے تو نکاح منقطع ہو گیا اس لئے بشرط تعلق کے دوسری جگہ نکاح نہیں ہو سکتا

مس ۲۹۸: جو لوگ اپنی لڑکیوں کا رو پیہ بیکر نکاح کرتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں؟ وہ جائز کی دلیل پیش کرتے

ہیں کہ شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے شہرہ کر لی تھی کہ آٹھ یا دس سال میری نوکری کر دو پھر ایک لڑکی کا

نکاح کر دینا۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ اگر شعیب علیہ السلام پانچ رو پیہ یا جو ار پر بھی مرقومہ رکھتے تو کتنے رو پیہ دیتے

پڑتے۔ تو گویا اتنے لے ہی لئے۔ (وسائل مذکور)

صح ۲۹۹: جائز ہے یا نہیں اصطلاح میں ہر ہے۔

مس ۳۰۰: فرض غسل کے وقت اگر عورت کے سر کے بال سوکے رہ جائیں تو گناہ ہے یا نہیں؟ (وسائل مذکور)

صح ۳۰۱: حدیث کے مطابق اگر عورت نے تین چلو

بانی کے سر پہ ڈال لئے ہیں تو شریعی مسئلہ ہے یا نہیں اگر کہہ بال شکستہ جاہل شریعت نہ ہیں۔ اللہ اعلم۔ (وسائل مذکور)

بانی کے سر پہ ڈال لئے ہیں تو شریعی مسئلہ ہے یا نہیں اگر کہہ بال شکستہ جاہل شریعت نہ ہیں۔ اللہ اعلم۔ (وسائل مذکور)

# ملکی مطلع

## رقباہ جنگ

**ماہ بحر الکاہل** | آج ساری دنیا کی توجہ بحر الکاہل کے جزیرہ سنگاپور پر مرکب ہوئی ہے۔ یہ برطانوی جزیرہ قریباً سولہ میل چوڑا اور پچیس میل لمبا ہے۔ چند روز پہلے یہ جزیرہ فریڈیا ایک میل لمبی سڑک کے ذریعے جنوبی مالدیپ سے ملا ہوا تھا۔ برطانوی فوج نے مالدیپ سے اسپاہ ہوتے ہوئے اس پل کو اٹھایا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے اس سڑک کو دوبارہ تعمیر کر لیا ہے۔ سیاسی اور تجارتی اعتبار سے اس مقام کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ مشرقی ممالک میں برطانیہ کی تجارت اسی راستے سے ہوتی ہے۔ بہت بڑا بحری اڈہ ہے۔ اس کی فوجی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ جزیرہ نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ اگر سنگاپور ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو ہندوستان کا خدا حافظ۔ اسی طرح رنگون کی اہمیت بھی کافی ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ کلکتہ سے رنگون کا فاصلہ صرف سات سو سینتیس میل ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ برما روڈ جس کے ذریعہ چین کو امریکہ اور برطانیہ کی امداد مل رہی ہے۔ رنگون سے شروع ہوتی ہے اور انگریزی علاقے سے آگے چین کے ملک میں غالباً اس کے نئے پایہ تخت چنگنگ تک چلی گئی ہے۔ خدا خواستہ اگر رنگون جاپان کے ہاتھ لگ گیا تو چین کو امریکہ اور برطانوی امداد بند ہو جائے گی۔ اس وقت مشرقی ایشیاء کی جنگ کی صورت حال مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ جاپانی فوج امریکہ جزائر فلپائن کے کچھ حصے پر قابض ہو گئی ہے باقی حصے میں ان کی مزاحمت ہو رہی ہے اسی طرح فوج جزائر میں سے بعض جزیروں میں

جاپان کی جزائی فوج اتراتی ہے۔ غیر مقبوضہ علاقوں پر بمباری ہو رہی ہے۔ جاپان کا مالی اور جانی نقصان بھی بھاری مقدار میں ہو رہا ہے۔ مثلاً امریکہ کا دعویٰ ہے کہ بحر الکاہل میں جاپان کے ایک لاکھ ٹن کے وزنی جہاز غرق کئے گئے ہیں اور ساٹھ ہزار ٹن کے جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جاپانیوں کا اختلاف جان بھی کافی ہوا ہے۔ اس کے باوجود جاپانی فوج ایک طرف سیام کی سرحد سے لگے کر جنوبی برما تک پھیلنے کے بعد شمال کی طرف پیش قدمی کرتی ہوئی امریکہ سے آگے بڑھ گئی ہے جہاں سے رنگون کا فاصلہ قریباً ایک سو میل ہے۔ دوسری طرف برما سے لگے کر ہندوستان تک جو سڑک کے بعد جزیرہ سنگاپور میں داخل ہو چکی ہے۔ جہاں کی صورت حال غیر تسلی بخش بنائی جاتی ہے۔ ناظرین عدم اطمینان کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ سنگاپور کا بڑا بحری طاقتور ہے۔ اگرچہ کہ وہ پورے جزیرہ کے ساتھ ساتھ اس کی سمندر کی کمانڈر شت ہے۔ یہ جزیرہ تیار ہوا تھا۔ انگریزی فوج نے اسکو خود ہی تیار کر دیا تھا۔ تاہم دشمن اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سیکرٹری جنرل فوج کے ہاتھ فریڈیا اس کا شہر ہے۔ آج بھی یہ ہے۔ جس میں سے بہت سی عورتیں اور بچے نکال لئے گئے ہیں۔ یہ شہر بالکل خالی نہیں کیا جا سکا۔ ضروری کی چیزوں میں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندیائی شہر کے وسط میں پہنچ گئے ہیں۔ توپوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے بمباری ہو رہی ہے۔ برطانوی فوج جاپانیوں کو روکنے کی جان توڑ کوشش کر رہی ہے۔ جاپانی کامیابی ایک ذخیرہ برطانیہ کے قبضہ میں رہ گیا ہے۔ برطانیہ کا توپ خانہ بھی جاپانی توپ خانہ کو جواب دے رہا ہے اور اتحادیوں کی گولہ باری سے سنگاپور اور فلپائن کی ویرانی سڑک جس کو جاپانیوں نے دوبارہ قابل استعمال بنا لیا تھا۔ برباد ہو گئی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ چند روز میں اس جنگ کا نتیجہ نکل آئے گا۔

جاپان کی غلطیوں میں مطالعہ فرمائیے۔ اس حقیقت میں شبہ نہیں کہ سنگاپور کے لئے خطرات نظر بہ لحاظ بڑھ رہے ہیں۔ بحر الکاہل سے جزیرہ میں آنے کا یہ سبب بھی دروازہ خدا خواستہ دشمن کے قبضہ میں چلا گیا تو ہندوستان کی حفاظت کا معاملہ اور بھی تشویش ناک ہو جائیگا۔ جزیرہ جاپانی موجودہ جنگ کو محض ایک تماشہ ہو رہے ہیں جن کی خیال یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ لیا انہوں نے کبھی سوچا ہے کہ جاپانیوں کے ان اقدامات کا اثر ہندوستان کے لئے اور اقوام ایشیاء کے مستقبل کیلئے کتنا غم انگیز ہوگا۔ جنگ میں شامل ہوتے جاپان کا پہلا مقصد یہ تھا کہ بحر الکاہل کے مشرقی ممالک اور جزائر دور دور تک تمام اہم بحری مرکزوں پر قابض ہو جائے اور اتحادیوں کے لئے ان مرکزوں سے کام لینے کا کوئی موقع باقی نہ چھوڑے۔ چنانچہ اس نے اعلان جنگ سے بھی پیشتر امریکہ کے ان دور افتادہ جزیروں پر حملے کر دیے۔ جہاں سے جاپان کے خلاف براہ راست اقدامات ہوتے تھے۔ اس کی آمدنیوں بحر الکاہل کے مشرق اور شمال میں دور دورہ۔ امریکہ لگیں۔ تاکہ امریکہ کے لئے جو ابی اقدامات یہ سخت مشکلات پیدا ہو جائیں۔ پھر اس نے بدست ملایا۔ فلپائن۔ جزائر شرق الہند وغیرہ پر حملے کیے۔ اگرچہ اسے بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن یہ مان لینا چاہئے کہ گزشتہ دو ہفتوں میں اس نے کایا کیا رہا ہے۔ بلکہ اس کی کامیابیوں سے زیادہ نقصان ملایا کے ہیں۔ ماننے پر راجح تھا لیکن یہ اطمینان ضرور تھا کہ جب تک سنگاپور محفوظ ہے جاپان کی کوئی کامیابی زیادہ تشویش ناک نہیں ہو سکتی۔ اب سنگاپور کے متعلق جو خطرات نظر آ رہے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرقی جزائر کا یہ کہنا غلط نہ تھا کہ ہمیں ابھی مزید ضروری کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

جاپانیوں کا پہلا مقصد ایک حد تک پورا

ہو چکا ہے۔ یعنی جاپان کے آس پاس ہی نہیں بلکہ کافی دور تک اتحادیوں کے پاس کوئی ایسا مرکز باقی نہیں رہا جہاں ان کی بڑی قوت فراہم ہو سکے۔ اور جاپان پر یا اس کے وسائل رسد پر سخت ضرب لگائی جاسکے۔ اگر خدا نخواستہ سنگاپور بھی دفاعی مقابلہ جاری نہ کر سکے تو کیا یہ سوچنا ضروری نہیں ہے کہ اس کے بعد کیا کچھ پیش آسکتا ہے۔

جاپان اس کے بعد بحر الکاہل کی مقتدر ترین طاقت بن جائیگا۔ وہ آسٹریلیا پر حملہ کر سکیگا۔ برما پر حملہ کر کے ایک طرف برما کی سرحد کو بند کر سکیگا اس طرح چین کو امداد دینے کی کوئی اچھی صورت باقی نہ رہے گی۔ دوسری طرف وہ چین کو شدید تر اور تیز تر حملوں سے ہمال کر سکیگا۔ لیکن ان دونوں سے بڑھ کر خطر ناک صورت یہ ہوگی کہ اس کے جہاز بے تکلف بحر ہند میں داخل ہو جائیں گے۔ ہندوستان کے آس پاس کے جزیرے، نیز برما اور ہندوستان کا سارا مشرقی ساحل اس کے رحم پر ہوگا۔ جانتے ہو بحر ہند میں جاپانی جہازوں کے داخلے کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہ افریقہ کے ساحل تک ہر بحری راستہ محذوش ہو جائیگا۔ جاپان کی آبدوزیں اور جنگی جہاز بحیرہ عرب ہوتے ہوئے بحیرہ روم تک جاسکیں اور وہ جہازوں کے ساتھ براہ راست حلق پیدا کرنے کی ایک موثر کوشش کر سکیگا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ محوریوں کے لئے امریسوں سے کامیابی کا ایک موقع ہو سکتا ہے تو وہ ایسی ہی کسی تدبیر پر مبنی ہوگا کیا ہندوستانیوں نے کبھی سوچا ہے کہ ان اقدامات سے اقوام ایشیائی نہیں بلکہ اقوام عالم کی آزادی کے لئے کتنے ہولناک خطرات پیدا ہو جائیں گے اور ہندوستان کتنی مصیبتوں کا مرجع بن جائے گا؟

## سرکاری اطلاع

لیبیا کی جنگ میں حالات بدستور سابق ہیں ۳ فروری کو اتحادی فوجیں درنہ خالی کر کے غزالہ کی طرف

آگئی تھیں۔ جہاں وہ اب جزل روہیل کا راستہ دو کھڑی ہیں۔ جزل روہیل کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی پوزیشن مضبوط بنائے۔ جزل روہیل نے اب جو کامیابی حاصل کی ہے اس کی وجہ تازہ امکانات کے مطابق دشمن کی گورنمنٹ ہے جس نے جزل روہیل کو سامان جنگ اور سامان خود آگ بھنانے میں عہدہ یوں کی امداد کی۔ اٹلی یا سسلی سے براہ راست کمک بھیجنے کے امکانات بہت کم رہ گئے تھے۔ کیونکہ بحیرہ روم میں برطانوی جہازوں نے سخت نگرانی قائم کر رکھی تھی۔ راقوں کی تاریکی میں آگ کا جہاز پہنچ جانا غیر ممکن نہ تھا۔ لیکن اس طرح ضرورت کے مطابق کمک نہیں پہنچائی جاسکتی تھی۔ محوریوں کی اس شکل کو دشمن گورنمنٹ نے اتحادیوں سے غداری کہہ کر حل کیا۔ اور ضروری سامان و سامان ٹرینس کے راستے لیبیا پہنچایا گیا۔

برطانیہ اور امریکہ اب اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ دشمن کی اس غداری کے پیش نظر اس کے مطلق اتحادیوں کو کیا پالیسی اختیار کرنی چاہئے۔ روس اور سیوں کی شیعہ دی بدستور جاری ہے بزموں نے شدید مزاحمت اور بعض نکات پر جوابی حملے کرنے کی کوشش کی۔ مگر بزموں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ لیکن گمراہ اور ماسکو کے علاقوں سے روسی فوجیں ہٹ کر فوجوں کو بار بار کرنا ل رہی ہیں۔ یہ کریں کی حالت پہلے سے بھی زیادہ جو صلا افزا ہے۔ جہاں ایک اطلاع کے مطابق جرمن خارجہ کانسولر کریمشور کی جانب بھاگ رہے ہیں۔ اور مارشل ٹوشنکو کی فوجیں ان کا پیچھا کر رہی ہیں۔ کریمیا کی لڑائی میں ۴۰ ہزار جرمن اب تک مارے جا چکے ہیں۔ اور جو سامان جنگ ضائع ہوا۔ اس کا اندازہ شمار نہیں کیا جاسکا۔ صرف ایک ہفتے کی جوانی و جوانی میں جرمنوں کے ۱۹۹ جوانی جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ روسی گورنمنٹ نے اپنے ایک بیان میں جرمنوں کے بحری نقصانات کے اعداد بھی دیئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے ۸۱ جنگی جہاز۔ ۳۷۹

امدادی جہاز اور ۱۰۰ کے قریب فوجیں اور سامان لے جانے والے جہاز روسیوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکے ہیں۔ (لاہور لاہوری سٹیشن)

## جمعیت علماء ضلع امرت سرگ

## عظیم الشان کانفرنس

جمعیت علماء ضلع امرت سرگ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس زیر صدارت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی ۳ فروری کو جامع مسجد خیر الدین مرحوم میں منعقد ہوئی۔ اس میں مندوب ذیل رزولوشن پاس کئے گئے۔

(۱) پہلے رزولوشن میں جو دہریہ افسل حق تھا کی وفات پر حق و طلال کا اظہار اور مرحوم کے لئے دعا حضرت کرتے ہوئے پماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

(۲) جمعیت علماء ہند کے ساتھ دینی عقیدت کا اظہار کیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ ہندوستان میں صرف جمعیت علماء ہند ہی مسلمانان ہند کی دینی و سیاسی رہنمائی کتاب و سنت کی روشنی میں کر سکتی ہے اس لئے اسلامیان ہند کو جمعیت علماء ہند کے ساتھ وابستہ ہونا ضروری ہے۔

(۳) حکومت پنجاب کو توجہ دلائی گئی کہ وہ تمام نظر بدان پنچائے عوام اور مولانا حبیب الرحمن صاحب لہیا لوی کے متعلق خصوصاً اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے اور پنچاب کی سیاسی فضا کو خوشگوار بنانے کیلئے ازیں ضروری ہے کہ مولانا موصوف کو رہا کر دیا جائے۔

(۴) جنگ سے پیدا شدہ صورت حالات کے پیش نظر باشندگان ملک کے بچاؤ اور تحفظ کے لئے ضروری اقدام دیا گیا کہ خدمت خلق کے اصول پر ہر ممبر غرض کارکنوں کی خدمات حاصل کی جائیں اور باشندگان ملک کی حفاظت کے معاملہ میں تعاون و اشتراک کے حالات پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جمعیت علماء ہند کے صدر محترم کے تفصیلی سرکلر کی روشنی میں بہت جلد عمل کاروائی شروع ہونا ضروری ہے۔

(۵) پروفیسر سیکرٹری

فیضان القرآن بکلام الرحمن در بیان عربی از مولانا شاہ احمد صاحب قیامت العلوم پتہ: بزم اہل بیت

## پبلک اعتماد نے ہی

## اورٹیل

کوہندوستان کی سب سے بڑی بیمہ کمپنی بنا دیا ہے

جس کی پالیسیاں پچھلے ۳۱ سالوں کو زائد ۸۳ کروڑ روپیہ

جس کے فنڈ پچھلے سال تک زائد ۲۷ کروڑ روپیہ

سالانہ آمدنی پچھلے سال تک زائد ۳ کروڑ روپیہ

اس کے متعلق مزید حالات دریافت کرنے کے لئے ہمارا پراسپیکٹس جس میں انشورنس سکیم کی مکمل وضاحت کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

اورٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹید

نیشنل بینک بلڈنگ۔ پل بازار امرتسر

## قیمت فی چھٹانک (۲۰ فروری)

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارا خدیواران اہل حدیث  
علاوہ انہیں رخصت تازہ چھٹانک شہادت آتی رہتی ہیں۔  
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو برصاتی ہے۔  
ابتدائی سہل و سادہ۔ دھمکھانی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو  
سنبھالتی ہے۔ گردہ اور شائع کو طاقت دیتی ہے۔ جراثیم  
یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہواں کیلئے اکیسر  
ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد  
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دواغ کو  
طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جانے  
کو ٹھنڈی ہی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔  
مرد و عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے  
ضعیف العمر کو قصاصے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم  
میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال  
نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے  
کافی ہے) ۱۰ روپے۔ آدھ پاؤ لیٹر۔ پاؤ بھر شے مع حصول  
حماک غیر سے حصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۰ روپے پر  
سے ایک پاؤ کی قیمت مع حصول ڈاک لکھ بھجلی  
ہندوستان میں آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی  
جائے گی۔ اور نہ ہی ہندوستان میں۔

## تازہ ترین شہادۂ ماہ جنوری ۱۹۷۲ء

جناب مقبول حسن صاحب ٹول بازار دہلی  
عہدہ دس بارہ سال کا بڑا ایک دو مرتبہ مومیاں منگائی  
نئی۔ مرنویوں کو استعمال کرائی۔ مفید پائی۔ اب چھٹانک  
کیلئے ایک پاؤ ارسال فرمائی۔ ۲۰ جنوری ۱۹۷۲ء  
جناب اولوی سید جمیل الرحمن صاحب جموں کا۔  
کئی بار اپنے دوستوں کے لئے مومیاں منگائی۔ بہت مفید  
ثابت ہوئی۔ دو ڈبہ اور صحت فرمائی۔ آئندہ آٹھ  
دس ڈبہ منگوانگے۔ ۱۳ جنوری ۱۹۷۲ء  
مومیاں منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سرور خان  
پروردہ پراشوروی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## فتویٰ شرک شکن

شیخ الاسلام امام  
ابن تیمیہ کی تصنیف  
کا اردو ترجمہ ہے۔ جو قابل مطالعہ ہے۔ اس رسالہ  
میں کئی ایک محرکہ آثار مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند  
جمل عنوان حسب ذیل ہیں۔  
۱۔ قہر کے پاس دعا۔ ۲۔ روضہ اطہر کے آداب۔  
۳۔ توسل کا طریقہ۔ ۴۔ بت پرستی۔ ۵۔ شیخ  
عبد القادر جیلانیؒ کا روضہ۔ ۶۔ قبر کے واسطہ  
سے دعا۔ ۷۔ استجاب دعا کے اوقات و مقامات  
وغیرہ۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ روپے

## خلاف الامت

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ  
لے اختلافی مسائل کے  
متعلق یہ رسالہ لکھا ہے۔ جو تول فیصل کا حکم رکھتا  
ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کیا  
ہے کہ دیکھنے سے قلعہ رکھتا ہے۔ اردو ترجمہ قیمت ۶ روپے  
من ادلة الاحکام مترجم اردو  
بالعراق و دمشق۔ مصنفان جبر  
عقباتی ترجمہ السطوح قیمت ۶ روپے  
لکھنے کا پتہ۔ ۱۔ منیر دفتر الحمدیث امرتسر

## تقویۃ الایمان

اردو ترجمہ لاہور، مصنفہ شاہ اسماعیل شہید ۳۰۰ روپے کے  
۸ صفحات۔ دو قسم کے کاغذ پر لکھی گئی ہے قیمت قسم اول  
کاغذ سنجھا علی ۲۰ روپے۔ حصہ لکھنؤ کاغذ دوم کاغذ  
سربراہ پوری ۲۰ روپے۔ حصول اول قسم کے دس نسخہ مع حصول  
دوسرے رجسٹری کیلئے لیٹر یا قسم دوم کیلئے پتے آنے پر ایک  
ایک نسخہ مفت اور قسم اول کے ۲۵ نسخوں کیلئے مع حصول  
دیگرہ جیلہ یا قسم دوم کے لئے پتے آنے پر تین تین  
نسخے مفت دیئے جائینگے فی سیکڑہ قسم اول کے  
تین دم مشقہ اپنا پتہ کو پتہ پر صاف اردو لکھیں۔  
لکھنے کا پتہ۔ محمد زکریا مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ

## نقصہ محمدیہ کلاں

جس میں ذہب اہل حدیث  
کے تمام فقہی مسائل کا تفصیل  
بیان ہے۔ ہر اہل حدیث عمر میں یہ کتاب ہونی چاہئے  
سات جلدیں ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے  
قیمت چار روپے (لکھنؤ) حصول ڈاک علیحدہ  
لکھنے کا پتہ۔ ۱۔ منیر دفتر الحمدیث امرتسر

اسلام کی پہلی کتاب ریح فرجک افات و صفات  
باری تعالیٰ اور پیروں اور  
جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۲۰  
اسلام کی دوسری کتاب کے احکام کے متعلق ہے  
قابل دیکھ قیمت تین آنے (۳۰)  
اسلام کی تیسری کتاب ریح فرجک حج۔ زکوٰۃ  
نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق قیمت ۳۰  
اسلام کی چوتھی کتاب ریح فرجک عیدہ و عورت  
تہات و عورات۔ شہادت و قذف۔ تہہ و قصاص۔ زانی  
و زانیہ وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳۰

اسلام کی پانچویں کتاب۔ اس میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین و صحابہ کرام  
عہم کے خطوط اور ان کے کلمات سے جگہ جگہ  
امور و عہدہ درج ہیں۔ قیمت ۸۰  
اسلام کی چھٹی کتاب۔ قرآن شریف کی تفاسیر  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہم کے  
شب و روز کے وظائف اور اذکار و دعا ہیں۔ ۸۰  
اسلام کی ساتویں کتاب۔ اس کتاب میں مختلف  
اجتماع سنت۔ تعلیم دین۔ تعلیم۔ علماء کی بے ادبی  
کا بیان ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸۰)

اسلام کی آٹھویں کتاب۔ جہاد و طعام۔ لباس  
حسب معاشرت اور اطاعت والدین کا احسن پرچار  
میں ذکر ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸۰)  
اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت  
زہد و صمیمت اور موت کے ذکر اور دیدار الہی۔ دعا  
غلاب قبر۔ اللہ کے ڈر۔ توکل۔ معبر اور تقویٰ کا بیان  
ہے۔ قابل دیدہ ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸۰)  
اسلام کی دسویں کتاب۔ حضرت آدم سے  
نیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج کئے گئے ہیں  
خلافہ کے اور صحابہ و انبیاء و امام حسین و امام حسین  
وغیرہ کے حالات و عہدہ کے عہدہ کے عہدہ کے عہدہ  
ہیں۔ جو کہ قابل دیکھ ہیں۔ قیمت ۱۰  
اسلام کی گیارہویں کتاب۔ عیسا علیہ السلام

توحید۔ نبوت۔ نبوت و محدث عالم اور صفات و صفات  
انصوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ قیمت قیمت  
۲۰ و کتاب اس حدیث و نبوت انبیاء علیہم السلام  
اور کرامات اولیاء و رحمہ اللہ تعالیٰ و صفات ہیں۔ قیمت  
ایک روپیہ چار آنے (۴۰)  
اسلام کی بارہویں کتاب۔ احکام حدیث و  
تحریر اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے  
اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے  
استعمال کرنے میں۔ بدلہ۔ منیٰ۔ ذبیحہ و غیرہ احکام۔ چار  
کی پانچویں کا۔ استسما۔ دفعہ۔ جنی اور جانیہ و غیرہ  
اللہ استغفرہ کے احکام اعلیٰ پر پانچویں۔ قیمت ۳۰

شہنائی برقی پریس امرت  
پریس۔ لاہور۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لٹری کے پریس  
نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار۔ سادہ انسانوں کو  
پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب  
پلاٹ۔ اشتہار۔ رسید۔ یہ۔ دعویٰ خطوط و پیشرفت  
رجسٹر اور لیبل وغیرہ لکھوانے ہوں تو بذات خود  
تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ و قیمت طے  
کریں۔ آپ ایک خط لکھ کر کہیں پھر اس کے بعد  
خود بخود آگاہ ہوں جائیں گے۔  
پتہ۔ میجر گھنٹی پریس ڈال ہاتھار امرتسر

اسلام کی تیرہویں کتاب۔ کئی اللہ پرورد نصاریٰ  
کے عبادت خانوں میں نمائندہ ہونے کے طریق۔ مہر کے کتاب  
تہذیب کے احکام۔ معصوم کی مدد۔ قوت کا قوت و نظام  
بسم اللہ کے جہد و جفا کے مسائل۔ رفیعین فی الصلوٰۃ  
کے اختلافات کے ہتھیہ مسائل۔ قیمت ۱۰  
اسلام کی چودھویں کتاب۔ نماز اور زکوٰۃ کے  
مسائل۔ جہاد و احوال و اب۔ نیز دیگر تفرق مسائل  
درج کئے گئے ہیں۔ قابل دیدہ ہے۔ قیمت ۱۰  
فوت و معصوم ڈاک جہاز کا بندہ خریدہ ہوگا۔  
لکھنے کا پتہ۔ غیر دفتر اہل علم و اہل حق

## کیوں نہ یقین کیجئے

جسکے یقین الیقین ہو  
وہ اس طرح کہ ہر ایک ضرورت مند صاحب کی طبیعت پر  
بلا قیمت و عہدہ ڈاک و غیرہ لکھنے پر برائے آزمائش  
۱۵ دن لگانے کو ہندوستانی عہدہ کا سرور  
ہائے آزمائش نوہ ہوتا جاتا ہے جسکے استعمال سے  
فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر قیسا لگوانے میں۔ کسی  
یعنی سفارہ کیا یہ خوب ثبوت ہے۔ ورنہ یہ کہنا  
سے التماس ہے کہ ۳۵ سال کے تجربہ سے ثابت ہوا  
کہ اس سرور میں کہ اجزاء کی مقدار ہر حال کے  
کو مفید ہے مفید تر ہو جائے گا۔ لہذا ان اجزاء کی  
مقدار بڑھائی گئی اور دو سال سے دیکھا جا رہا  
ہے کہ واقع اب نہایت ہی مفید ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ  
خواہ نمونہ ہی طلب فرما کر آزمائش فرمائیے آپ کو  
بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ آنکھوں کے ان امراض میں  
ایک مرتبہ ضرور آزمائش کر کے دیکھئے نہایت مفید  
ثابت ہوگا۔ زلزلے پانی جاری رہنا۔ روپے۔  
پتوں کے دانے۔ گرافٹس۔ ہالا۔ بد گوشت۔  
ناظرہ۔ پھل۔ رتھ۔ قادش چم۔ پانی سرخی۔  
ضعف بصارت۔ نیز کافظ چشم سے۔ آنکھوں کے  
ہر مرض کا صحیح انازہ کہ اس سرور کو استعمال کیا  
جائے۔ چند دن میں آپ کو بخوبی فائدہ معلوم ہوگا۔  
قیمت تمام اعلیٰ سینکڑے موتیوں اور میرے کارکب  
دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بھو ما میرے و دیگر  
بیش قیمت ادویات کارکب پانچ روپیہ تولہ۔  
قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کا سرور ایک روپیہ  
تولہ۔ تمام امراض چشم کی کسیر و امان دوا ہے۔  
پتہ۔ ڈاکٹر اہلسیم نبی محمد خان۔ نیا شفا خانہ  
بھامہ مسجد روڈ۔ شہر مراد آباد۔ پوری۔

پتہ میجر گھنٹی پریس ڈال ہاتھار امرتسر

دہلی  
سیدہ بنتی



یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ دن امرتسرے شائع ہوتا ہے۔

### شرح قیمت اجراء

دلیان دیاست سے سالانہ  
ایڈس او جاگیر داران سے  
عام خسریداران سے  
اہل برائے سالانہ  
مالک غیر سے سالانہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت دار سال زبرد بنام  
مولانا ابوالخانیہ اشد دمولوی فاضل  
مالک اخبار الجہت امرتسر  
ہونی چاہئے۔

نمبر



دیر مسئول  
ابوالوفا  
شاء اللہ

دفعہ الجہت  
امرتسر  
جو کہ کتبہ بیکانی  
تایخ اجرا  
۲۲ شعبان ۱۳۲۱  
۱۳ نومبر ۱۹۰۲

### امرتسر

توت میں یہ عائیں بھی پڑھا کریں  
اللہم استر عورتنا ایتنا وامن  
ووقائتنا اللہم جعلن لنا  
من ثلوث کر لیا و اجعلن لنا  
من ثلوث کر لیا و اجعلن لنا

### یوم جمعہ المبارک

۱۰ صفر المظفر ۱۳۶۱ ۲۷ فروری ۱۹۴۲ء

### امرتسر

میں ان کا عہدہ سرشیف وڈ کرس کو دیا جائیگا اور  
آپ ہی ابوان عام کے لیڈر ہونگے۔  
داشنگش سے اطلاع آئی ہے کہ جدیہ نما  
باٹن میں جا پانی فوجیں امریکن فوجوں پر زبردست  
دباؤ ڈال رہی ہیں۔ جا پانی توپ خانہ زبردست  
گولہ باری کر رہا ہے۔  
چنگنگ (دھین) کا سرکاری اعلان منظر ہے  
کہ تیائی کی پہاڑیوں میں میں ہزار جا پانی فوج  
چینی فوجوں پر چھ طرف سے حملے کر رہی ہے۔  
لندن کی اطلاع ہے کہ روسی فوجیں کا  
کے قریب میں پیش قدمی کر رہی ہیں اور انہوں نے کئی  
ملاقاتوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔  
ماسکو ریڈیو کا اعلان ہے کہ خاکوف کے قریب  
میں روسی فوجیں جرمن فوجوں سے جنگ کر رہی ہیں۔

### انتخاب الانجار

پنجاب میں بیرونیوں کی ہڑتال آج (۲۳)  
قومی جنگ جاری ہے۔  
آمرتسر کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ  
ڈامون (آسٹریلین شہر) پر جا پانی حملہ سے ریڈیو سٹیشن  
بند ہو گیا۔ اس حملہ سے مکانات کو بھی بھاری نقصان  
پہنچا۔ اٹل فوج کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا۔  
دنگوں کی اطلاع منظر ہے کہ یہاں کی ہندو  
بند کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد دانوں میں سرنگیں بچھا  
دی گئی ہیں۔ اب چینی کو سامان جنگ ہندوستان سے  
برآمدات میں کمی کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔  
سبب نقصان کی اطلاع ہے کہ لاڈل پور روڈ کے قریب  
سپاہیوں کو خاص طور پر امریکن بمیں جا رہا ہے۔

### ناظرین کرام

توت میں یہ عائیں بھی پڑھا کریں  
اللہم استر عورتنا ایتنا وامن  
ووقائتنا اللہم جعلن لنا  
من ثلوث کر لیا و اجعلن لنا  
من ثلوث کر لیا و اجعلن لنا

امرتسر اخبار امرتسر میں شائع ہوتا ہے۔

پنجاب کی تاریخ

۱۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ کا مطالعہ

دہلی کی اطلاع ہے کہ کرم علی شاہ سے  
بیلوے کا کہ یہ بیلوادیہا جنگی لڑی ہوئے اور  
دہشت میں سر کرنے والے مسافروں کو پانی  
نی پیل نہ یاد دینا چاہئے۔

۲۔ لندن کی اطلاع ہے کہ ملایا کی جنگ میں  
فروری ۱۹۰۰ء میں ہنگ اور ۳۹۵۵ء میں

۱۱۵۰ اور ۱۱۵۰ء میں ۵۰ ہنگ ۱۵۰۰ اور ۳۸  
گم ہوا۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے لاہور میں کیم  
جہادی کیا گیا کہ جو دوکاندار گندم یا آٹے کا ساک

رکھتے ہیں وہ ایسے مشاک چھپا کر رکھیں اور نہ ہی  
فروخت کرنے سے انکار کریں۔ ورنہ گورنمنٹ ان کے

ملاکوں پر قبضہ کر کے چار روپے من کے حساب سے  
پینک کے پاس فروخت کر دیگی۔

۳۔ مشرق اور وسط دشاہ میں  
نیمائند اور ہواوی علاقوں میں سینکڑوں میل لمبی

ریلوے لائن کو قریب روڈ کی طرح جاری ہے  
نہیں اطلاع آئی ہے کہ ریلوں سے دس ہزار

ہندوستانی ہندوستان کو پیل روانہ ہوئے ہیں۔  
وہ چٹاگانگ کی طرف آ رہے ہیں۔

۴۔ برما روڈ بند ہونے کے خطرہ کو محسوس  
کے آسام اور چین کے درمیان ایک نئی شکر قیر

کی جارہی ہے۔ اس کام میں ایک لاکھ اشخاص مشغول ہیں  
نئی سوک برما روڈ کے شمال کی طرف چار سو میل کے فاصلے

پر واقع ہے۔

۵۔ لندن کی اطلاع ہے کہ جاپان کی ۸۰ ڈویژن  
فروری ۱۹۰۰ء میں ۱۵ ہزار میدان جنگ میں مصروف ہے

۲۲ ڈویژن مائچو کو میں ہیں جو روسیوں کی نقل و حرکت  
رہے ہیں ۲۴ ڈویژن چین میں ہیں اور ۲۲ ڈویژن

بحرالکابل کی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔

۶۔ مٹھیا میں آمد۔ مولوی ابوبکری صاحب، مولوی  
محمد عبداللہ صاحب، صاحب سارودی۔

مفتی محمد شفیع

۱۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

دہلی میں ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۲۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۳۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۴۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۵۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۶۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۷۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۸۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۹۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۰۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۱۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۲۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۳۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۴۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۵۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۶۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۷۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۸۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

۱۹۔ ۱۰۰۰ء میں مفتی محمد شفیع

پنجاب کی تاریخ

۱۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۲۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۳۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۴۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۵۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۶۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۷۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۸۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۹۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۰۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۱۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۲۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۳۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۴۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۵۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۶۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۷۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۸۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۱۹۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

۲۰۔ ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

پنجاب کی تاریخ - ۱۰۰۰ء میں پنجاب کی تاریخ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# احادیث

۱۰۔ اصغر المظفر رحمہ اللہ

## یوم الحشر

### بجواب بہانی رسالہ پیامبرؐ

ہم شیعہ ہیں جو یہ دنیاوی ختم نہیں ہو سکتا۔ جب تک  
ہم لا حول مانع نہ ہو یا کوئی بڑا حکم فیصلہ نہ کرے۔  
آج کل جو مصلحت ذاتی کدھٹ میں بیچ کر ختم ہو جاتے  
ہیں۔ اہم سے اہم کی اپیل پر یوں کنسل لندن میں  
کی جاتی ہے وہ بھی ختم نہیں کچھ جاتے۔ بلکہ بریڈی کنسل  
کے فیصلے کو بھی اپنے خلاف ہاکر تجروں کے غلط فہمی پر  
مبنی قرار دیا جاتا ہے۔ مذہبی حلقے میں دو گروہ ہمارے  
ساتھ لپٹے ہیں جو اس کلیہ کے بہت اچھے مصادیق ہیں  
نکلتے ہیں۔ سیک قادیانی گروہ دوم بن جاتی گروہ۔  
قادیانی گروہ کے ہمارے اختلاف کا فیصلہ آسمانی و  
نہیں دونوں طرح ہو چکا ہے۔ مگر انہوں نے نہ مانا  
پر نہ مانا۔ وہی طرح بہانی گروہ ہے۔ جن کے ساتھ  
قیامت کے تعلق گفتگو غرض سے ہمارے ہے۔ ہم نے  
اپنا عقیدہ قرآن مجید کی فرسک آیات سے ثابت کر دیا  
ہے۔ مگر وہ قادیانی کی طرح بے معنی جھگڑا ہی کئے جاتے  
ہیں۔ اب محمدؐ پر بہانی کا ایک علمی اصول پر اتفاق  
وفاق مذہبی اصول علمی مذاہب میں ہے۔  
مسئلہ اہل الذمہ سے مناسبت الحقیقۃ  
یوں ہے کہ اگر کسی نے یہاں سے مراد لینا چاہے تو یہ

معنی حال ہوں۔ جس کی مثال ہم نے الحمد للہ سورہ  
۳۰ جنہی سترہ روایں دی تھیں۔ جو یہ ہے۔  
ماہیت اسناداً (دین نے شیعہ دیکھا)  
اس مثال میں شیعہ کے معنی دہندہ جانور ہی کے رہ گئے  
نہادہ آدمی مراد لینا جائز نہیں ہو گا۔ کیونکہ شیعہ کا دیکھنا  
محال نہیں۔ ہاں اگر یوں کہا جائے۔  
ماہیت اسناداً یہی  
میں نے ایک شیر تیر چلاتے دیکھا  
تو بیشک بہادہ آدمی مراد ہو گا۔ کیونکہ شیر تیر نہیں چلایا  
کرتا۔ یہ اصل اور اس کی فرسک ہم الحمد للہ سورہ  
۳۰ جنہی سترہ رواں میں واضح کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے  
ہیں کہ قیامت کے متعلق ہمارا عقیدہ حقیقت لفظیہ پر  
مبنی ہے۔ اور فریق بہانہ کا خیال مجاز پر۔ یہ لوگ ہیں  
مثال میں باوجود عدم اسحاق حقیقت یعنی حقیقت حال  
نہ ہونے کی صورت میں بھی مجاز مراد دیتے ہیں جو کسی  
طرح جائز نہیں۔ آج ہم بہانہ کے رسالہ پیامبرؐ  
پر دوسری طرح نظر کرتے ہیں۔  
پیامبرؐ بابت فرسک سن رواں میں ایک عنوان  
یوں دیا ہے۔ یوم الحشر یوم القیامۃ۔ اس

عنوان کے تحت پہلے لفظ حشر کے معنی بتائے ہیں  
کہ جمع کرنے کے ہیں۔ اس کے بعد متعدد مواضع قرآن  
سے لفظ حشر یا اس کے مشتقات نقل کیے کہ ثابت کرنا  
چاہا ہے کہ قرآن مجید میں جو لفظ یوم الحشر آیا ہے اس  
سے مراد ہر نبی کی بعثت کا زمانہ ہے۔ اسی لئے  
شیخ بہاء اللہ ایمانی کی بعثت بھی یوم الحشر ہے۔ یہ  
غلام اس معنوں کا جو کئی صفحات پر پھیلا یا گیا ہے۔  
آج ہم ایک ادنیٰ شرعی اصول پیش کر کے بعثت  
کے لئے ایسے مسائل کا فیصلہ کرتے ہیں۔

جتنے احکام یا اجازت شرعیہ ہیں وہ دراصل لغت  
ہی پر مبنی ہیں مگر لغت کی خاص قسم یا صنف مراد ہوتی  
ہے جو صاحب شریعت خود بتا دیتا ہے۔ مثلاً صلوة،  
میام، زکوٰۃ، حج۔ جن کے معنی علی الترتیب یہ ہیں  
دعا، بندش، پاکیزگی، اعتقاد۔ مگر قرآن مجید نے چونکہ  
ان افعال کی تشریح خود کر دی ہے۔ اس لئے مطلق  
لفظی معنی مراد لینا صحیح نہیں ہو گا۔ مثلاً صلوة کی کیفیت  
خود بتا دی ہے کہ دعا مراد ہے جو بعض قیام رکوع  
سجود اور قعدہ ہو۔ اسی طرح صوم مطلق بندش نہیں  
بلکہ خاص کمانے پینے اور جراح سے بندش خاص وقت  
سے خاص وقت تک مراد ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ  
مراد کپڑے جم کی صفائی نہیں بلکہ مال کی صفائی جو  
خاص طریق سے ہو۔ اسی طرح حج سے دوکان یا  
بازار کا ارادہ مراد نہیں بلکہ بیت اللہ کا قصد مراد  
ہے۔ جتنے ارادات ہم نے بتائے ہیں یہ عموم کی صفائی  
صفت ہیں۔ ایسے خصوصیات غلطیہ کو مستورات شرعیہ  
کہتے ہیں۔

حشر کے معنی بے شک جمع کرنے کے ہیں۔ قیامت  
بھی یوم الحشر ہے۔ وہاں بھی خاص کیفیت سے لوگ  
جمع ہونگے۔ وہ کیفیت ایسی ہے جو دنیاوی حشر میں  
نہیں پائی جاتی۔ ذیل میں ہم دو مقام سے لفظ حشر  
نقل کرتے ہیں۔ جو ہم میں اور بہانہ میں فیصلہ کن ہے۔  
(انبرا) یَوْمَ يُنْفَخُ الرُّسُلُ وَمِنْ الرُّسُلِ يَنْفَخُ الْبُزُجُجُ  
یَوْمَ یَسْخَرُ الْمُتَّقِدِ قَدْ دَہَا۔ (حج)  
دُہِرَ، نَحْشَرُ، یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَعْلٰی قُلُوبِ نَحْشَرُ

حشرت بہانہ کہتا ہے۔ تاہم قرآن سے شائع کیا ہے۔ تاہم قرآن سے شائع کیا ہے۔ تاہم قرآن سے شائع کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 کَلَّا كَذَبَتْ اِلَٰهَاتُكَ اَنۡ تَاْتِيَكَ بِهَا  
 وَكَذَبَتْ اِلَٰهَاتُكَ اَنۡ تَاْتِيَكَ بِهَا  
 (میزا) میں جس وقت مود میں پہونکا ہوں گا  
 اس روزم مجھوں کو اکٹھا کرے گا۔ جن کی  
 آنکھیں نیلی ہوئی۔

(میزا) خدائی احکام سے روگردانی کرنے والے  
 کا حشر ہم اس حال میں کرے گا کہ وہ اندھا ہوگا  
 اور کہیگا اسے خدا تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں  
 اٹھایا حالانکہ میں تو سوا نکما تھا۔ جواب میں  
 ارشاد ہوگا ہمارے احکام تیرے پاس پہنچے  
 تھے تو ان کو قبول کیا۔ اسی طرح آج تو بھلا دیا  
 جاتے گا۔

یہ آیات بصراحت دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کا حشر  
 عام حشر کی ایک قسم ہوگا۔ جس میں یہ یقینیت ہوگی کہ  
 مجرم لوگ بعض نیلی آنکھوں والے اور بعض اندھے  
 اٹھائے جائیں گے اور وہ یہ باتیں کریں گے اور یہ جواب پانچ  
 ناظرین کرام اقدس کوئی بہائیوں سے پوچھ کر ہیں  
 بتائے کہ طبع بنیاد اللہ کی بشت کے زمانے میں جو  
 حشر تھا اس میں منکروں کی یہ حالت ہوئی تھی۔ کیا  
 سب سے پہلے ایرانی منکر اندھے یا نیلی آنکھ والے  
 بن گئے تھے۔ سب سے بڑے مجرم شاہ ایران تھے  
 جن کے حکم سے ہزار بہائی قتل کئے گئے۔ ان دنوں  
 میں سے کوئی حالت ان پر بھی وارد ہوئی تھی۔ جہرانی  
 کو کے زمانہ تاریخی حوالوں سے اس کا ثبوت دیجئے۔ وہ  
 ہم یہ کہنے پر مجبور ہونگے۔

گر عشت خیرے بہت بگڑے اور اعظا  
 ورنہ خاموش کہ اس شور و فغاں چیز نیست

پہاؤ اللہ اور میرزا شیخ بہاؤ اللہ ایرانی اللہ  
 مرزا اہم احمد قادیانی کی تعلیم اور ان کے دعاوی میں  
 مقابلہ کر کے بتایا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی خدا  
 شیخ بہاؤ اللہ قادیانی کے شاگرد تھے۔ قابلہ یہ ہے  
 حیت ۶۶۶ - غیر و خیر المہدیث امرت سر

ذکر - از مولا ابوالکلام آزاد - بنایت عہدہ احمد قادیانی مطالبہ رسالہ ہے - طلب - قیت - از دیگران

## قادیانی مشن اسلام اور مسیحیت قادیانی رسالہ زیویو کا زیویو

قادیان سے ہیں کسی غیر کی امید نہ کہیں ہوئی  
 اور نہ ہے۔ اس لئے بعد تجربہ ہم نے ان کو ہنس دیو  
 اپنی کتاب کا جھینا بند کر رکھا ہے۔ مگر اس دفعہ  
 ایڈیٹر صاحب زیویو آف زیویوز قادیان کے طلب  
 کرنے پر رسالہ اسلام اور مسیحیت بغرض زیویو بھیجا  
 گیا۔ آپ نے زیویو کیا۔ جس کا شکریہ۔ مگر رسالے پر  
 کافی تگہ چینی بھی کی جو عمل شکایت نہیں۔ اس شکایت  
 ہے تو یہ ہے کہ اس مخالفانہ نکتہ چینی کی بنا دراصل  
 یہ ہوئی ہے کہ رسالہ اسلام اور مسیحیت کے دیباچہ  
 میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ میرے  
 آنے کا بڑا مقصد مسیحیت کو ناکرنا ہے۔ حالانکہ  
 وہ فنا نہیں ہوئی۔

ایڈیٹر صاحب زیویو نے اپنے ذہن میں اس کو  
 وجہ حقیقی قرار دیکر نکتہ چینی کی ہے۔ چنانچہ آپ کہتے  
 ہیں کہ -

مولوی صاحب اپنی جہڑی کو پورا کر چکے ہیں لیکن  
 پھر بھی ان کو یہ نہیں سمجھتا چاہئے تھا کہ وہ  
 ایک عیسائی کی تحریروں کا جواب دے رہے  
 ہیں اور اس ضمن میں احمدیت پر حملہ بالکل  
 بے موقع اور بے محل ہے۔ (مک)

المہدیث ہم نے بار بار یہ دعویٰ کیا ہے کہ امت مرزا  
 تصانیف مرزا سے پوری واقف نہیں ہے۔ لہ بار بار  
 ہم نے ان کو متنبہ کیا ہے کہ آپ لوگ مرزا صاحب کی  
 تصانیف کے خلاف قلم چلاتے ہیں۔ بلکہ ہم نے ان کو  
 کئی دفعہ یہ مشورہ دیا ہے کہ مرزا صاحب کے حوالہ جات  
 معلوم نہ ہوں تو ہم سے پوچھ لیا کرو۔ کیوں؟  
 عشق کی راہ دشمن کوئی ہم سے پوچھے  
 قیس کیا چلتے غریب انکے زمانے والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 کا پہلا نام ہے۔

البرہان الاصلی علی خبیثۃ کتاب قادیانی  
 والنبی الامم

یہ نام کتاب کا موضوع بتا رہا ہے کہ کتاب معنی  
 قرآن مجید اور نبوت محمدی کے ثبوت میں کس مبنی ہے  
 بایں ہمہ اس میں مولوی بلال علی صاحب، مولوی  
 صاحب اور مولوی احمد شرف و جبرو علامہ صاحب  
 کا ذکر سنت قرآنی الفاظ میں کیا گیا ہے۔ دیکھو  
 ذرا مرزا صاحب کا آئیڈم سامنے رکھ کر دیکھئے۔  
 حضرت مرزا صاحب نے ایک کتاب المہدیث کا  
 اسلام لکھی۔ کتاب کا نام ہی اس کا مضبوط ظاہر  
 کرنے کو کافی ہے کہ اس میں حضرت اسلامی فضائل اور  
 کمالات کا ذکر ہوگا مگر اسی آئیڈم کمالات کے لئے  
 پر آپ یہ کمال دکھاتے ہیں۔

کل مسلم یقلبن الاکتیریۃ البعایا  
 یعنی سب مسلمان مجھ کو پھیرا جائے گا

مگر کچھوں نے زانیہ عورتوں کے بچے نہیں تھے  
 دوسرے لفظوں میں اس کے معنی ہیں کہ مرزا صاحب  
 کو نہ ماننے والے حرام مراد دے رہے ہیں۔  
 اللہ سے ایسے جن پہ یہ بے نیادیاں  
 بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

قصایف مرزا میں سے کوئی کتاب احشاکر  
 دیکھئے اس میں اصل مقصود بیت کم بلکہ اور خشوفا  
 بکثرت ہونگے۔ میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں اور  
 اس کو ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ

مرزا صاحب قلی نظر اسے شائد اور دعاوی کے  
 بحیثیت قلی نقیض ایک قابل مصنف ہی نہیں تھے  
 قادیانی ولا یوزی میرزا! اور مرزا صاحب  
 پر تو آپ لوگوں نے بہت سے ہلے شے کی ہیں۔ اس  
 خاص موضوع پر ہی طبع آزمائی کر لو کہ  
 مرزا صاحب ایک قابل مصنف بھی تھے یا نہیں  
 کہ شرف قدرت! ایڈیٹر صاحب زیویو ہم پر  
 اظہار نظر کیا ہے کہ ہم نے احمدیت پر کیا لکھا



تفسیر واضح البیان - از مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی  
 کہنے کو تو سودہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر تمام قرآن کی تعلیم کا  
 لب لباب ہے۔ جلد پہلے - غیر مجلد ہے۔ دوسرا مجلد -  
 طبع دار آف محمد علیہ دوم رکات سے مکمل ہے۔

نزدیک وہ اللہ اپنے بچے زید کے ساتھ اپنے  
 بچے سے اپنے گھر کو واپس آ رہی تھی کہ رستے میں  
 عراقیوں کی ایک جماعت نے زید کو کھڑا لیا اور غلام  
 کر کے لوٹ کر لایا۔ آخر کار وہ حضرت حکیم بن حرام  
 کے ہاتھ آئے۔ جنہوں نے اپنی بیوی بھی حضرت زید  
 کو بطور تحفہ دیدیا۔ اس وقت آنحضرتؐ کے حضرت  
 زیدؓ پر دشمن سے نکاح کرنے کا فتوہ ہی عرصہ گزرا تھا۔  
 حضرت زیدؓ نے فقہ کے بہت اور مکتب کے کالمے لے  
 لیے۔ آپؐ کی ناک چھوٹی اور چپٹی ہوئی تھی۔ لیکن  
 لعلہ دانت آج محمدؐ پر خطبہ - ۳۰ منہ

سیرت الحسنة  
 درویش محمد بن علی بن محمد بن علی  
 کریم طوسی (کام) ۱۲۴۲  
 درویش محمد بن علی بن محمد بن علی  
 کریم طوسی (کام) ۱۲۴۲

## سیرت المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر

ذکرہ محمد بن اسحاق بن عیسیٰ صاحب سیرت بنی ہاشم

ہر یہ اجوری (۲) سند رواں  
مؤثرہ جتنے جو تھے اشکال کے متعلق اسے  
کی روایت سے ترجمہ بھی گئی تھی۔ مضمون کا  
اتصال دیکھانے کے لئے آج اس روایت  
کا ترجمہ دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ عیسیٰ کے دو بیٹے جو  
انصاری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں آئے اور عرض کی کہ اسے رسول خدا جاری ہاں  
فلاں فلاں نیک کام کیا کرتی تھی۔ وہ کہاں گئی؟  
فرمایا دوزخ میں۔ یہ جواب سن کر وہ اٹھے اُن پر یہ  
جواب شانِ گورا تو آپ نے کُن دونوں کو بلوایا وہ  
واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ میری ماں بھی تم دونوں  
کی ماں کے ساتھ ہی ہے۔ حاکم نے کہا کہ حدیث  
میں ہے اس پر سیوطی نے جرح کی ہے کہ اس کا  
راوی عثمان ضعیف ہے۔ (مساک مشک)  
میں کہتا ہوں کہ درجہ ضعف اس کا شیع ہے۔  
ہا و جرح اس کے امام ابو داؤد و ترمذی و غیرہ نے اس کی  
روایت درج سنائی ہے کیونکہ ابن عدی نے کہا  
ہے یکتب حدیثہ مع ضعفہ (تہذیب ۲)۔  
یعنی اس کی حدیث باوجود ضعف لکھی جاسکتی ہے۔  
اس کے ضعف کا جبر اعلیٰ روایت سے ہو جاتا ہے۔  
وہی حد ۲۔

۲۱ عن ابی سارین العقیلی قال قلت یا  
رسول اللہ! ابن امی قال املک فی النار  
قال قلت فاین من مضی من اہلک قال  
اماتر منی ان تکون املک مع امی و منذ احد  
صلح ۲) ابو زین عقیلی سے جب کا نام لفظ طبر  
ہے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اسے اللہ کے رسول  
میری ماں کہاں ہے؟ فرمایا تیری ماں دوزخ میں ہے  
میں نے پوچھا اور آپ کی؟ فرمایا تم خوش ہو جاؤ

میری ماں بھی تھادی ماں کے ساتھ ہی ہے۔ اس  
حدیث کے سب راوی فقہ و محدث اسناد باطل  
مستند ہے۔ سیوطی کی نظر اعلیٰ کے مضمون میں یہ  
حدیث بلا جرح کے منقول ہے۔

۳) عن ابی ہریرۃ قال قال نر اس النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم قبیر امہ فیکل و ابکی من حولہ  
فقال استأذنت ربی فی ان استغفر لہا  
فلہ یؤکل فی داستأذنت فی ان اتر و سر  
قبرہا فان فی۔ دمج مسلم مشک ۵۱ و نسائی  
معمری مشک ۲۸ ج ۱ و ابن ماجہ معمری مشک ۱۵۶  
و سنن بیہقی مشک ۵۱ و مسند احمد مشک ۱۱۲ و  
مسندک حاکم مشک ۱۱۳ ج ۱

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی پس خود کو  
اور ان کو بھی بلوایا جو آپ کے ساتھ تھے۔ پھر فرمایا  
کہ میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کی مغفرت کی دعا  
کر کے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی  
اور ان کی قبر کی زیارت چاہی تو اجازت مل گئی۔  
چونکہ یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اس کے کسی راوی  
پر کوئی جرح نہیں ہو سکتی تھی اس لئے سیوطی نے  
مساک مشک میں اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔ ذہبی نے  
بھی میزان میں اسے صحیح مانا ہے و معمری مشک ۱۱۲  
لیکن مضمون سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱ کوئی میں اس صحیح  
حدیث کے راوی پر یہ بن کیسان پر جرح کر دیتی ہے  
کہ وہ غیر مستند علیہ فی ترجمہ بر غیر حافظ اور غالی تھا  
فقہ کی مخالفت کرتا تھا۔ (الحديث ۲۸ نوبر مش)  
یہ دوسرا موقع ہے کہ صحیح مسلم کو پایہ اعتبار سے ساقط  
کیا گیا ہے۔ اور جب خود اپنے ایسا کر رہے ہیں  
تو غیروں کی کیا شکایت؟ حالانکہ امام مسلم کا کسی  
راوی سے روایت لینا ہی اُس کے حافظ مستند علیہ  
لو جرح ہوئے کے لئے کافی ہے۔ چنانکہ حافظ نووی  
نے لکھا ہے یکنی فی صحیح الحدیث احتیاج مسلم  
بالہ فی صحیحہ و شرح مسلم مشک ۱۱۳ ج ۱ و علامہ ابن  
حدیث مذکور کثیر طرق سے مروی ہے اور ان میں زیادہ

یہ کہیں بھی نہیں ہے۔ چنانکہ اُن کے راویوں کی سیرت  
اب میں پر یہ بن کیسان کی بابت دیگر اثر حدیث کی  
راے چلی کرتا ہوں۔ میں پر امام مسلم نے اُن کی  
قال ابن معین و النسائی ثقة و قال ابو حاتم  
یکتب حدیثہ علیہ الصدوق صالح الحدیث  
قلت صحیح حدیثہ و قال الدارقطنی کوفی ثقیل  
و قال احمد بن حنبل ثقة (تہذیب ج ۲)  
ابن معین و امام نسائی علیہ ثاقبین نے یہ کہہ کر کہہ  
ہے۔ بر حاتم نے کہا کہ یہ یہ صلاح الحدیث صحیح ہے  
اس کی حدیث بھی جائے گی۔ ابن جریر نے بھی کہ  
اس کی حدیث سے جرح بھی ہو سکتی ہے۔ و قد  
بھی مشدونی اللہ نے یہ کہہ کر کہہ کہا ہے اور امام  
احمد ابن حنبل نے بھی۔ میں کہتا ہوں کہ امام نسائی  
و امام احمد نے یہ حدیث کی روایت مذکورہ اپنی اپنی تالیف  
میں نقل کی ہے۔ کہا بیستہ۔

اُن کے مضمون سیرت میں دوسری روایت کی بابت  
حسب ذیل جرح مرقوم ہے۔  
قولہ۔ اسی مضمون کی دوسری روایت حضرت  
برہہ صحابی کی ہے جو امام حاکم نے مستندک ۲۸  
ج ۱ میں ابو شعیبہ حوالی کے واسطے سے روایت کی ہے  
وہ ابو شعیبہ خطا اور وہم کرتا ہے۔ (لسان المیزان)  
اقول۔ حضرت برہہ صحابی کی روایت مذکورہ  
مسندک حاکم مشک ۱۱۳ ج ۱ و مشک ۵۱ میں بھی  
منقول ہے اور اس میں ابو شعیبہ راوی مذکور نہیں  
ہے۔ اسی طرح سنن بیہقی مشک ۱۱۲ میں برہہ کی یہی  
حدیث مذکور میں ابو شعیبہ نہیں ہے۔ اسی طرح مسند  
احمد جلد پنجم میں برہہ صحابی کی روایت مذکور میں  
آئی ہے۔ ملاحظہ ہو مشک ۳۵ و مشک ۳۵۵ اور کسی  
میں ابو شعیبہ نہیں آیا ہے بلکہ سب راوی ثقہ ہیں  
سند متصل ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور مستندک حاکم  
مشک ۱۱۳ ج ۲ میں تیسری سند سے حضرت ابی مسعود  
صحابی سے بھی مروی ہے۔ کہاں تک سب پر جرح  
کر کے اور کس طرح اسے سب کا انکار کر دیتے؟  
قولہ۔ کیا آپ اپنے خطا کر رہے ہیں اور اپنی

نکس کاویان۔ مرزا نظام محمد قادری کے گیب و غریب حالات و واقعات پر۔ تیسرے نمبر پر۔ ۱۔





مذکورہ آیت کی تفسیر میں صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

## پتھر وید انوکرنی

مذکورہ پتھر متعلق ہے صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ پتھر ہذا کی اول درجہ کی ہے۔  
 ۳۰ جلدی میں درج ہو چکی تیسری قسم  
 آج وہ ہے۔ مضمون کا صاحب تفسیر  
 کے مضامین کی فہم بیان کر رہے ہیں۔

### فصل ہفتم

رنگ وید کے مضامین گونا گوں قسم نہم و دہم  
 مضامین متفرقہ کی فہم میں ہیں کہ وہ بندہ  
 سمیت داخل ہیں جن کا تعلق وہاں یاد غامض سے ہے۔

(۱) منڈل ۱ - سوکت ۱۹۱ - دہکا اتار اور جہاڑ بیونک  
 (۲) منڈل ۲ - سوکت ۵۰ - زہر اور دوسرے مضمون متعلق  
 (۳) منڈل ۱۰ - سوکت ۵۵۵۴ - مردہ یا قریب المرگ  
 شخص کی روح کو واپس بلانا۔

(۴) منڈل ۱ - سوکت ۴۰۵۹ - راجہ سبندھوی  
 مذکورہ تندرستی کی بھالی۔

(۵) منڈل ۱۰ - سوکت ۹۴ - دواؤں کی جڑی بوٹیوں  
 کی تعریف۔

(۸) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۳۴ - بیمار کی تندرستی کو بحال کرنے  
 کے لئے۔

(۹) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۵۵ - برہمنی کو دودھ رکھنے کے  
 پسلیں ہیں۔

(۱۰) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۴۱ و ۱۳۳ - تپ دق کے متعلق۔

(۱۳) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۴۲ - استاطا حل کے متعلق۔

(۱۳) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۴۴ - برہمنے خواہاں کھنے کے بارہ  
 (۱۴) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۴۵ - دشمنوں کے وفیہ کے لئے  
 (۱۵) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۸۴ - وضع محل کی آسانی کے  
 دسویں قسم مضامین متفرقہ کی ان گیارہ گیتوں  
 پر مشتمل ہے۔ جس میں مکالمات پائے جاسکتے ہیں

(۱) منڈل ۱ - سوکت ۱۴۵ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۲) منڈل ۱ - سوکت ۱۴۱ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۳) منڈل ۳ - سوکت ۳۳ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۴) منڈل ۴ - سوکت ۴۲ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۵) منڈل ۱ - سوکت ۲۸ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۶) منڈل ۱ - سوکت ۵۱ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۷) منڈل ۱۰ - سوکت ۵۳ و ۵۲ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۸) منڈل ۲ - سوکت ۸۹ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۹) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۰۸ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۰) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۱) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۲) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۳) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۴) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۵) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۶) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱) منڈل ۱ - سوکت ۱۴۵ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۲) منڈل ۱ - سوکت ۱۴۱ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۳) منڈل ۳ - سوکت ۳۳ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۴) منڈل ۴ - سوکت ۴۲ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۵) منڈل ۱ - سوکت ۲۸ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۶) منڈل ۱ - سوکت ۵۱ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۷) منڈل ۱۰ - سوکت ۵۳ و ۵۲ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۸) منڈل ۲ - سوکت ۸۹ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۹) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۰۸ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۰) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۱) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۲) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۳) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۴) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۵) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۶) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

(۱۷) منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۴ - (۱) صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے ہے جو کہ اپنے لئے نیکو کار ہو۔

## ملکی مطلع

## جنگ کی رفتار

**سنگاپور کا سقوط** اس پہلے کا ہایت اہم اور بڑا واقعہ بحر الکاہل میں جزیرہ سنگاپور کا سقوط ہے جہاں قریباً پچاس سالہ برادر سپاہ نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ جن میں تیس ہزار جند و صفائی سپاہیں کی تعداد بتائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری فوجوں کے پاس پانی اور خوراک کے ذخیرے قریب ختم تھے اور تیل بھی نا کافی مقدار میں رہ گیا تھا۔ امریکہ اور برطانیہ کے اخبارات نے لکھا ہے کہ اس جزیرہ کی حراکتی سے جنگ کی عمر ایک سال زیادہ ہو گئی ہے۔ سڑ چر چل و ذرا عظم برطانیہ نے کہا ہے کہ اس کے نتائج ہایت اہم اور دور رس ہونگے۔ ایسا کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ ماہرین سیاسیات کے نزدیک سنگاپور ہندوستان کا مشرقی دروازہ کہلاتا ہے اور ہر سو پر مغربی دروازہ اب ظاہر ہے کہ سنگاپور برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے ہندوستان کا مشرقی حصہ کلکتہ سے لیکر ماس کاماری تک براہ راست جنگ کے دائرے میں آ گیا ہے۔

سنگاپور کی تعمیر کے بعد جاپانیوں نے ایک طرف ہمایں پیش قدمی کی رفتار تیز کر دی ہے۔ چنانچہ میانے چین کے قریب سخت جنگ ہو رہی ہے۔ ۱۰ بجے علاوہ مانڈلے وغیرہ پر ہوائی حملوں سے کچھ جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ اس حملہ سے جاپان کا فوری مقصد بہادر کو بند کرنا معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ چین کو اتحادیوں کی امداد نہ پہنچ سکے۔ گوئیو بہانے اعلان کیا ہے کہ رنگون اور برمودا کی مخالفت کے سلسلہ میں ہمدی ہمدی چھدی جا رہی ہے۔ لیکن یہ کہ رنگون و برمودا طبعی یا انسانی بن جائے۔ یعنی محصور رہے گا۔

حالت میں بھی دشمن کے مقابلہ میں ڈٹا ہے تاہم کئی ملک پہنچ سکے۔

دوسری طرف جاپان نے بحر الکاہل کے جزائر ہاوا، ساٹوا، ہالی اور تیمور وغیرہ میں ہوائی اور بحری اقدامات شروع کر رکھے ہیں۔ بلکہ آسٹریلیا کے مشہور صنعتی اور تجارتی شہر ڈارون پر سخت بمباری ہو چکی ہے اور جزیرہ ساٹوا میں تین کے مرکز ہلہنگ پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ولندیزی حکومت نے اس شہر کے تیل کے کنوؤں کو خود ہی آگ لگا دی۔ جن سے قریباً ایک سو چالیس کدڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اور آگ لگنے سے جو بدبوشی ہوئی وہ ایک سو میل سے نظر آتی تھی۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ جزیرہ ہاوا پر چاروں طرف سے حملہ شروع ہو گیا ہے۔ رنگون کی بندرگاہ برطانیہ نے خود ہی بند کر دی ہے۔ اور اس کے آس پاس کے سمندر میں مرنے والے جہاز ہیں۔ تاکہ دشمن بحری راستہ سے فوج نہ اتار سکے۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے کونسل آف سٹیٹ دہلی میں تشریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جاپانی فوجیں مستقبل قریب میں ہندوستان کے مشرقی ساحل پر اتر پڑیں۔ آج کل جاپان کا جنگی بڑے بحر منہ میں مصروف کار ہے یعنی جاپان کی آبدوزیں اور جنگی جہاز بحر منہ میں گشت کر رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ درست ہے کہ ہیں بھاری نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اور صورت حالات ناڈک ہے۔ بلکہ اس جنگ میں ہمیں اس سے بھی زیادہ ناڈک حالات سے گزرنا پڑیگا۔ ہمیں اطمینان قلب سے ان تمام خطرات کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ مجھے سنگاپور کے بہادر سپاہیوں اور ان کے قیمتی اسلحہ کے نقصان سے بہت رنج ہوا ہے۔ لیکن یہ نقصان بہت جلد پورا ہونا چاہئے۔ اسلحہ ساز فیکٹریاں اور ورکشاپیں پہلے سے زیادہ بہت اور کوشش سے کام کریں تاکہ ہماری فوج زیادہ قریب ہو جائے۔

جنگ کے باقی حالات مندرجہ ذیل سرکاری اطلاع

میں ملاحظہ فرمائیں۔

## سرکاری اطلاع

## زخار جنگ پر ہفتہ وار تبصرہ

(۱۶ فروری سے ۱۸ فروری تک)

۱۵ فروری کو سنگاپور میں مزاحمت ختم ہو گئی۔ اور جاپانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اتحادی فوجوں نے اپنے اعلان کردہ عزم کے مطابق آخری دم تک مقابلہ کیا۔ ۹ فروری سے ۱۵ فروری تک پورے ایک ہفتہ تھا اور وسائل حفظ و دفاع کی قلت کے باوجود انسانی قوت بہت اور ہمدرداشت کے انہوں نے حیرت انگیز قربانی پیش کئے۔ ان کی اس بہادری اور جانبازی پر خوشی کا شاق دشمن بھی عیش عیش کر اٹھا۔ تو کیوریڈیو نے ان بہادروں اور جانبازوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی فوج زبردست مقابلہ کر رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کٹ کٹ کر مرجانے اور اس طرح سلطنت برطانیہ کی قدیم شاندار روایات کو زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

۱۱ فروری کو جب سنگاپور کا بحری اڈہ برطانوی فوج نے اپنے ہاتھوں تباہ کر دیا تھا۔ اسی وقت معلوم ہو گیا تھا کہ یہ غیر مساوی جنگ زیادہ دیر تک جاری نہیں رہ سکتی۔ اس دوران میں جاپانی ہوائی جہازوں نے ہموں کے علاوہ اشتہارات بھی گرائے۔ جن میں برطانوی فوج سے کہا گیا تھا کہ وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دے اور مزاحمت ترک کر دے۔ مگر ان دعوؤں کا جواب جوابی حملوں سے دیا گیا۔ برطانوی فوج جانتی تھی کہ مقابلہ بے سوا ہے۔ مگر انہوں نے وشی اور تھائی لینڈ کے کمبٹوں کی طرح ہتھیار ڈالنے اور اطاعت قبول کر کے دولت رسوائی کی زندگی پر بہادروں کی طرح آخری دم تک لڑنے کو ترجیح دی۔

۱۶ فروری کو سقوط سنگاپور کے متعلق برطانیہ کے وزیر اعظم مٹونشن چرچل نے سلطنت کے نام ایک تقریر براڈ کاسٹ کی۔ جس میں انہوں نے

جنگ کی رفتار

ممان اور کھٹکھٹوں میں اس واقعہ کو بھاری اور  
دور رس فوجی شکست سے تعبیر کیا۔ انہوں نے اس  
نقصان کو کم ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مگر انہوں  
نے اس پریشان کن اور مصیبت خیز واقعہ کو چونکے  
کے پاس انگیزہ دہکے مقابلے میں رکھا۔ جب فرانس  
نے تعمیر ڈال دیئے تھے۔ اور برطانیہ ہوا میں سندر  
میں اور نکل پر ایڈل جرمی اور آبی کے مقابلے پر  
سینہ پر کھڑا تھا۔ امریکہ الگ بیٹھا تھا۔ اس کی  
بہمدی محض فضا نے اور غیر جانبداری تک محدود  
تھی۔ روس کو جرمی کے غاصبانہ اقدامات کا حامی  
اور حصہ دار سمجھا جاتا تھا۔ اور جرمن اسے اس  
دنگ میں دنیا کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ محوریوں  
کی بری، بحری اور فضائی نوجی قوتیں ہر لحاظ سے  
غالب اور بے پناہ نظر آتی تھیں۔

بہت استقلال اور عزم صہم کی بدولت  
میں حالت قدرے بہتر ہو گئی۔ اور مسٹر چرچل نے  
اس وقت کہا تھا۔ دیکھئے ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے  
ہیں۔ مگر اس کے بعد کے واقعات پر جب اگست  
۱۹۴۰ میں انہوں نے بحر اوقیانوس میں مسٹر روزویلٹ  
سے ملاقات کی۔ تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے  
اپنی براڈ کاسٹ تقریر میں کہا اس وقت اگرچہ روس  
ہمارا اتحادی بن چکا تھا مگر وہی فوجوں کو شکستوں پر  
شکستیں ہو رہی تھیں۔ یوکرین پر قابض ہونے کے  
بعد جرمن نقصان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ لیٹن گراڈ  
اور ماسکو خطرے میں تھا۔ امریکہ ابھی تک غیر جانبدار  
تھا۔ اور آج یہ حالت ہے کہ امریکہ ہمارے ساتھ ہے  
جمہوریت کے مشرک دشمنوں کے خلاف میدان جنگ  
میں ہمارے دوش۔ دوش گھڑا ہے۔ روس اب جرمن  
فوجوں کو شکستوں پر شکستیں دے رہا ہے۔ اس وقت  
اگرچہ جاپان جرمنی کے ساتھ مل گیا ہے مگر یہ دونوں  
جانتے ہیں کہ ان کے خاتمے کا وقت قریب ہے۔ اگرچہ  
مشرق ہمد میں جاپانیوں نے کامیابیاں حاصل  
کی ہیں مگر ان کامیابیوں کے باوجود برلین اور ٹوکیو  
میں جنگ کے انجام کے متعلق تشویش اور اضطراب

پھیلا ہوا ہے۔ مسئلہ میں برطانیہ دیکھ رہی ہے  
جہلت حاصل کرنے کی غرض سے بڑا تھا۔ آج  
اتحادی کامیابی اور فتح حاصل کرنے کے وقت کیلئے  
رہ رہے ہیں۔

مسٹر چرچل کی اس تقریر پر گزشتہ دو سال کے  
واقعات جنگ کی رفتار کے پیش نظر سنگاپور کے  
سقوط کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ محوریوں پر آخری  
کامیابی تاخیر میں پر گئی ہے۔ ملایا اور سنگاپور کی  
جنگ ۲۰ مئی ۱۹۴۲ء جاری رہی۔ ان ۲۰ مہینوں میں جاپانیوں  
کا پروگرام اسی طرح تہہ وبالا ہو گیا ہے جس طرح  
یوگوسلاویہ۔ یونان اور گریٹ کی لڑائیوں میں نازیوں  
کا پروگرام درہم برہم ہو گیا تھا۔ ان تینوں لڑائیوں  
میں اٹلاف جان و سامان بے شک ہوا تھا۔ مگر  
اتحادیوں کو جہلت مل گئی تھی۔ اور انہوں نے مصر  
شام عراق اور فلسطین کو بچا لیا تھا۔ اس طرح  
ملایا کی جنگ کے ۲۰ مہینوں میں اتحادی فوجوں نے  
جو نقصان اٹلاف و جان اٹھایا ہے وہ درحقیقت  
اس وقت کی قیمت ہے جو اتحادیوں کو اپنی مزید تیار  
کے لئے مل گیا ہے۔ بلاشبہ یہ نقصان بہت زیادہ ہے  
مگر جو وقت مل گیا ہے وہ انجام کار یقیناً بیش قیمت  
ثابت ہوگا۔

طبی سوال کا جواب اسی پرچہ "الہدیت" میں ایک طبی  
سوال تھا۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ میرے بچے  
کے کانوں میں بھی عرصہ سے شکایت تھی۔ جبکہ علاج میں  
کئی سو روپے صرف کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا آفرش  
*Charitable Dispensary*  
*Mihijam. (E. I. R)*

چیری ٹین ڈسپنسری یہی جام ای۔ آئی۔ آر کو کیفیت  
کمی تھی تو وہاں سے بچہ کی دوا آئی جو بوجہ مفید ہوئی۔  
لہذا میرا مشورہ ہے کہ وہیں سے دوا ملگائی جاوے  
انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔ دہجد الودھ کلکتہ خرٹ  
چھو۔ ضلع بالا سور۔

محمد آفندہ مسٹر جامعہ اہل حدیث برشاہد برشاہد

## حساب و حساب

دیعا و جہلت ختم ہو جانے کی وجہ سے ملک و مملکت  
برہانی چاہئے و در ۲۰ مارچ کو ہی یہی چاہئے  
جہلت یا انگلیں کو مزید جہلت نہیں دی جائے گی۔ اگر  
ان کی قیمت وصول نہ ہوئی تو اجارہ بند کر دیا جائے گا  
علیٰ ذالقیاس غریب خدشہ ہے جن کے نام اجارہ جاری  
ہے وہ بھی بعد میعاد بند کر دیا جائیگا۔ آئندہ کے لئے  
نیاداخلہ ارسال کریں اور نمبر آنے پر پھر اجارہ جاری

- ۲۸۵ - ۵۵۹ - ۲۲۴۱ - ۲۴۹۹
- ۲۳۵۱ - ۲۴۰۰ - ۵۴۴۴ - ۵۴۸۱
- ۴۴۲۰ - ۴۴۶۲ - ۵۳۲۳ - ۵۳۲۹
- ۸۳۵۲ - ۹۲۲۹ - ۹۸۳۰ - ۹۸۵۴
- ۹۸۹۳ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۸۹
- ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۶۴ - ۱۱۰۱۴ - ۱۱۰۳۸
- ۱۱۱۳۷ - ۱۱۱۹۴ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۳۵۱
- ۱۱۳۶۲ - ۱۱۳۶۵ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۵۸۸
- ۱۱۶۳۵ - ۱۱۸۲۹ - ۱۱۸۶۳ - ۱۲۰۱۹
- ۱۲۰۱۹ - ۱۲۱۱۲ - ۱۲۱۲۲ - ۱۲۱۹۴
- ۱۲۱۶۰ - ۱۲۲۹۶ - ۱۲۳۲۲ - ۱۲۴۰۸
- ۱۲۵۱۴ - ۱۲۵۹۰ - ۱۲۶۱۲ - ۱۲۶۶۰
- ۱۲۶۶۲ - ۱۲۶۶۰ - ۱۲۶۴۵ - ۱۲۶۶۱
- ۱۲۶۶۲ - ۱۲۶۶۴ - ۱۲۶۶۸ - ۱۲۶۶۹
- ۱۲۶۶۰ - ۱۲۸۴۳ - ۱۲۸۰۴ - ۱۲۸۰۸
- ۱۲۸۰۸ - ۱۲۸۰۹ - ۱۲۸۱۰ - ۱۲۸۸۶
- ۱۲۸۹۵ - ۱۲۹۱۱ - ۱۲۹۴۰ - ۱۲۹۴۰
- ۱۲۹۴۰ - ۱۲۹۴۵ - ۱۲۹۴۹ - ۱۲۹۴۹

## جہلت

- ۸۶۴۶ - ۸۶۴۶ - ۱۰۱۲۸ - ۱۱۸۸۹
- ۱۲۴۶۹ - ۱۲۴۶۱ - ۱۲۵۲۳ - ۱۲۴۶۹
- ۱۲۴۶۹ - ۱۲۴۹۲ - ۱۲۴۹۱ - ۱۲۸۲۳
- غریب فندہ ۱۰۳۱۳ - ۱۱۰۹۴ - ۱۲۵۲۹
- ۱۲۴۵۹

درسمہ دارالحدیث دہلی منورہ  
مناجیہ طائرہ طائرہ طائرہ طائرہ

نورانیہ - اندو زبانی - آفندہ طائرہ طائرہ طائرہ طائرہ

مسلمانوں کا دود چھینا اور جندوستان کا مستقبل - مضمون نام سے ظاہر ہے۔ بیت عمر دیوبند، المحدثہ،



## سلسلہ اشعار و بیانی

رحمۃ اللہ علیہ

**مقالات شبلی** اس میں مولانا کے دینی اور تاریخی مضامین درج ہیں۔ جو اب تک شائع نہیں ہوئے تھے۔ قیمت ۱۰

**رسائل شبلی** اس میں بھی مولانا کے علمی اور تاریخی مضامین نہایت تحقیق اور تلاش کے بعد جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰

**اورنگ زیب عالمگیر پر نظر** ممدین بادشاہ کے حالات پر سے تعصب کے پردے ہٹائے گئے ہیں۔ جو نیا نسل نے ڈال رکھے تھے۔ قیمت ۶

**حیات حافظ** حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات سعدی** اس رسالہ میں شیخ سعدی کے حیات، شخصیت، طالب علمی، سیر و سیاحت دربار کے تعلقات، اخلاق و عادات، تصانیف اور شاعری وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۶

**حیات خسرو** مولانا شبلی نے نہایت دلچسپی سے اس نام بند کئے ہیں۔ قیمت ۶

**الغزالی** امام غزالی کی مفصل سوانح عمری۔ پہلے حصہ میں آپ کی ولادت، تحصیل علوم، درباری توہنات اور سفوفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید درج ہے۔ قیمت ۱۰

**سیرۃ النعمان** امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ کی سوانح عمری امام ابوحنیفہ رحمہ کا نام و نسب ولادت و سن رشد تعلیم و تربیت وغیرہ کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں اصول اور مسائل سے جو علم کلام اور فہم حدیث سے متعلق ہیں۔ تفصیل بحث ہے۔ قیمت ۱۰

## سلسلہ اشعار و بیانی

رحمۃ اللہ علیہ

انسان کا جو آپ دنیا کی سب سے بڑی بات ہے۔ اس کی طرف سے مولانا مرحوم آپ کی سب سے بڑی بات ہے۔ اس کی طرف سے مولانا مرحوم آپ کی سب سے بڑی بات ہے۔ اس کی طرف سے مولانا مرحوم آپ کی سب سے بڑی بات ہے۔

**الغزالی** امام غزالی کی مفصل سوانح عمری۔ پہلے حصہ میں آپ کی ولادت، تحصیل علوم، درباری توہنات اور سفوفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید درج ہے۔ قیمت ۱۰

**سوانح مولانا** مولانا کے حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات حافظ** حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات سعدی** اس رسالہ میں شیخ سعدی کے حیات، شخصیت، طالب علمی، سیر و سیاحت دربار کے تعلقات، اخلاق و عادات، تصانیف اور شاعری وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۶

**حیات خسرو** مولانا شبلی نے نہایت دلچسپی سے اس نام بند کئے ہیں۔ قیمت ۶

**الغزالی** امام غزالی کی مفصل سوانح عمری۔ پہلے حصہ میں آپ کی ولادت، تحصیل علوم، درباری توہنات اور سفوفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید درج ہے۔ قیمت ۱۰

**سیرۃ النعمان** امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ کی سوانح عمری امام ابوحنیفہ رحمہ کا نام و نسب ولادت و سن رشد تعلیم و تربیت وغیرہ کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں اصول اور مسائل سے جو علم کلام اور فہم حدیث سے متعلق ہیں۔ تفصیل بحث ہے۔ قیمت ۱۰

**سوانح مولانا** مولانا کے حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات حافظ** حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات سعدی** اس رسالہ میں شیخ سعدی کے حیات، شخصیت، طالب علمی، سیر و سیاحت دربار کے تعلقات، اخلاق و عادات، تصانیف اور شاعری وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۶

## سلسلہ اشعار و بیانی

رحمۃ اللہ علیہ

انسان کا جو آپ دنیا کی سب سے بڑی بات ہے۔ اس کی طرف سے مولانا مرحوم آپ کی سب سے بڑی بات ہے۔ اس کی طرف سے مولانا مرحوم آپ کی سب سے بڑی بات ہے۔ اس کی طرف سے مولانا مرحوم آپ کی سب سے بڑی بات ہے۔

**الغزالی** امام غزالی کی مفصل سوانح عمری۔ پہلے حصہ میں آپ کی ولادت، تحصیل علوم، درباری توہنات اور سفوفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید درج ہے۔ قیمت ۱۰

**سوانح مولانا** مولانا کے حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات حافظ** حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات سعدی** اس رسالہ میں شیخ سعدی کے حیات، شخصیت، طالب علمی، سیر و سیاحت دربار کے تعلقات، اخلاق و عادات، تصانیف اور شاعری وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۶

**حیات خسرو** مولانا شبلی نے نہایت دلچسپی سے اس نام بند کئے ہیں۔ قیمت ۶

**الغزالی** امام غزالی کی مفصل سوانح عمری۔ پہلے حصہ میں آپ کی ولادت، تحصیل علوم، درباری توہنات اور سفوفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید درج ہے۔ قیمت ۱۰

**سیرۃ النعمان** امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ کی سوانح عمری امام ابوحنیفہ رحمہ کا نام و نسب ولادت و سن رشد تعلیم و تربیت وغیرہ کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں اصول اور مسائل سے جو علم کلام اور فہم حدیث سے متعلق ہیں۔ تفصیل بحث ہے۔ قیمت ۱۰

**سوانح مولانا** مولانا کے حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات حافظ** حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**حیات سعدی** اس رسالہ میں شیخ سعدی کے حیات، شخصیت، طالب علمی، سیر و سیاحت دربار کے تعلقات، اخلاق و عادات، تصانیف اور شاعری وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۶



### اغراض و مقصد

۱۔ میں معصوم اور نہشت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
 ۲۔ مسلمانوں کی ہونا اور جماعت اہل حق کی خصوصیات پر وہ نبی و فدائت کرنا۔  
 ۳۔ گمراہوں اور منافقوں کے باہمی تعلق کی شکایت کرنا۔  
 ۴۔ خواہد و مضوابط و تقویٰ پر حال پیش آتی چاہئے۔  
 ۵۔ جو آپ کیلئے جو ان کی گمراہی آنا چاہئے  
 ۶۔ مضامین و رسم بشرط پسند وقت و دن ہوں گے۔  
 ۷۔ جن مزار سے فوٹا لیا جائیگا۔ وہ ہرگز وہاں نہ ہوگا۔  
 ۸۔ ہر گز وہاں نہ ہوگا۔  
 ۹۔ ہر گز وہاں نہ ہوگا۔

### جلد ۳۹

### نمبر



۱۔ دلیان پر کتب خانہ  
 ۲۔ رؤسا و جائیداد اور ان کے  
 ۳۔ عام خبرداران  
 ۴۔ اہل ہوا سے سالانہ  
 ۵۔ مالک خبر سے سالانہ  
 ۶۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
 ۷۔ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔  
 ۸۔ جلد خط و کتابت و ارسال و زبانی مولانا  
 ۹۔ ابو الوفا ثناء اللہ احمد مولوی فاضل  
 ۱۰۔ مالک انجیل ہفتہ وار  
 ۱۱۔ جونی چاہئے۔

### امرت

۱۰ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۴۲ء

### یوم جمعہ المبارک

### فہرست مضامین

- ۱۔ نظم و فہرست - - - - -
- ۲۔ انتخاب الاخبار - - - - -
- ۳۔ عقائد النساء اور شیعہ - - - - -
- ۴۔ علمی سے اہل کے جوابات - - - - -
- ۵۔ کیا موجودہ جنگ یا جرح کے درمیان ہے - - - - -
- ۶۔ چہرہ پر انوکھائی - - - - -
- ۷۔ حق پرستی جو اب گمراہیت پرستی - - - - -
- ۸۔ فتاویٰ - - - - -
- ۹۔ علمی مطلق - - - - -
- ۱۰۔ اشتہارات - - - - -

### نغمہ سنت

امیر مولوی محمد وادو صاحب راز فکر اور شائع گورنمنٹ

سنت کی ماہ میں چکر ہمیں سیدھے جنت جاتے ہیں  
 سنت کی قدر کیا جانیں جو بدعت کو دل پہلاتے ہیں  
 ایمان کو خالی ہیں وہ دل اس کام کو جو گمراہتے ہیں  
 اسلام کی عورت ہے اسیں ہم راز کی بات چلتے ہیں  
 کامل ہیں وہ انسان کہ جو اس سانچے میں ڈھلتے ہیں  
 جو باندہ آئیں بدعت سے وہ بے غیرت ہوتے ہیں  
 اسرار ہیں جتنے سنت کے اس پر دیکھیں چپ جاتے ہیں  
 کنا ہے کام بہت کچھ پر غفلت میں سوئے جاتے ہیں  
 ہم عالمگیر حکومت کی اسلام میں قوت پاتے ہیں

سنت سے الفت ہے جو کو سنت کے نفع گاتے ہیں  
 جو سنت پر عامل ہیں وہ داریں میں عزت پاتے ہیں  
 سنت کی اشاعت کرتے ہیں اسلام کو الفت ہے جنگو  
 سب ایک بنو اور نیک بنو اسلام کا ہے پیغام بھی  
 صورت و سیرت اپنی تم سنت کے سانچے میں ڈھالو  
 سنت سے پیدا ہوتا ہے اک نور و ماغول میں یارو  
 تعلیم کا پردہ چاک کرو اسلام کی جو گر لاج نہیں  
 انوس مسلمانوں نے بھی اسلام سے الفت چھوڑی ہے  
 یہ دنیا والوں سے کہندو اسلام امن کا فاضل ہے

اسے راز تم اپنا کام کرو اسلام کا اونچا نام کرو  
 شل مشہور ہے دنیا میں جو کرتے ہیں سو پاتے ہیں

اسلام اور مسیحیت - مولانا ابوالوفا کی نئی تصنیف  
 قیمت - - - - -

پیش رو ہفتہ وار انجیل ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن امیر سے منظر ہوتا ہے

اس عائد نے ہرمال دہستیا کر دی۔ اس لیے جو پاپا یوں نے اس فیصلے کو ہرمال جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کہ وہ چاہتا ہے کہ جب تک بری ٹیکس روغ نہ ہو ہم ہرمال جاری رکھیں گے۔ سابق وزیر اعظم فرانس پر غفلت کی وجہ سے مار جانے کے الزام میں مقدمہ دار کیا گیا ہے۔ بیرونی ارجادار سے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوج، جاوا میں آکر پڑی ہے۔ واشنگٹن امریکہ کہنے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ جاوا اسکے پہلے سمندر میں دشمن کے تین بوزین تباہ کن جہاز کا مارہ بنا دیئے گئے ہیں۔ لندن کا ایک اعلان مورخہ یکم مارچ منظر پر زشتہ چوبیس گھنٹوں میں جاوا اسکے سمندروں ۱۵ جاپانی باربردار جہاز فروغ کئے گئے اور انکو نقصان پہنچایا گیا۔ واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ ایوان نمائندگان بجلی اختیارات کے مسودہ قانون کو پاس کر دیا کی روسے گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ ملک کے سلسلہ میں جائیدادیں بھی ضبط کر سکتی ہے۔ روس کا دعویٰ ہے کہ روسی گوریلوں نے گذشتہ ۱۰۴۸ جرمن سپاہی اور ۱۲۷۹۱ افسر ہلاک کیے۔ اس کے علاوہ بہت سا فوجی سامان اور فوجی دست کے مقامات کو برباد کیا۔ رنجون سے ہندوستانی پناہ گزین واپس آرہے کیونکہ داں جوانی حملوں کا ذریعہ رہا ہے۔ ان جاپانی فوجوں کو جو دریائے سینانگ کے چوں پر ہیں ملک پہنچ گئی ہے اور وہ دریا کو پار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس دریا کے دوسری طرف اتحادیوں کا ہے حکومت بہار نے مکانات کے مالکوں کے نام نوٹس دیے ہیں کہ وہ مکانات کے کرائے نہ بڑھاوے۔

دہاتی خبریں صفحہ ۱۶ کے کالم ۳ پر

# مشغولات

گرانی کاغذ | جدید تعلیم نامیابی کی ہے۔ بڑی گوشت  
اور مزید خرچ سے چند ماہ کاغذ بنایا ہوئے ہیں۔ اس  
آئندہ پرچہ ۱۰۰ صفحات کا نکلیگا۔ انشاء اللہ !  
ناظرین اپنا فرض ادا کرنا مت فراموش کرو کہ خریدار بنائیں  
تو گرانی کی تسر تکل شستی ہے۔  
بزم توحید | پر اجاب کرام نے جیسی چاہئے تو فرمیں  
مکتبہ کے اساتذہ کہ یہاں قروں پر غرض یا میلے  
ہوتے ہیں دفتر میں سے اشتہار مفت ملگا کر تقسیم کر کے  
اجر پائیں۔ اس غاموشی میں منہ بوجہ ذیل مدہم سی  
آواز باقیمنت ہے۔  
گوشوارہ ممبران بزم توحید مونگ ضلع مہرات رجمان  
آدمی بابت ماہ دسمبر ۱۹۸۷ء خرچ  
سابقہ بقایا بدست خود ۱۰۰  
آدمی ماہ حال ۳۰  
بقایا از حکیم محمد عبدالحییم ۵۰  
میزان کل ۱۵۰  
بقایا بدست خود ۱۰۰ - ۵۰ = ۵۰  
نوٹ : ہماری بزم کے زندہ دل ممبر میاں جہر الدین  
صاحب بعارضہ منویا رحلت فرما گئے اب ہم دس ممبر  
رہ گئے ہیں۔  
گوشوارہ ممبران بزم توحید مونگ جزیری  
آدمی خرچ  
سابقہ بقایا بدست خود ۱۰۰  
آدمی ماہ حال ۱۰  
بقایا بدست خود ۱۰۰ - ۱۰ = ۹۰  
میزان کل ۱۰۰  
بقایا بدست خود ۹۰  
میزان گونڈل ناظم بزم توحید مونگ ضلع مہرات  
خدا کا شکر ہے | پنجاب پر ہڑتال کی جو مصیبت  
قریباً ۱۰ روز تک مسلط رہی آخر ۲۰ فروری کو ختم ہو گیا  
یہو پارسی لوگ حکومت سے بعض مطالبات منوانے  
میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ !  
تولد فرزند | خدا کے مجھے لڑکا بخشا ہے۔ کوئی صاحب

ماہنامی نامہ کے اطلاع دینے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔  
 صاحبزادہ صاحب نے یہ جواب دیا کہ جو کچھ شریفانہ طریقوں سے ہو سکتا ہے  
 وہ کرنا چاہتا ہوں۔ (ماری کوٹ مالدہ)  
 دراصل داخل اشاعت شدہ  
 مولانا حافظ محمد صاحب آئندہ لاؤڈ پبلشرنگ کمپنی کے  
 کے مدیر خون کی پیش کش میں ۱۰-۱۱-۱۲ء  
 کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔  
 مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری کے مقدمہ ادا لیت  
 عربی کی آئندہ پیش ۱۳ مارچ کو حیدر آباد ہے۔ صرف  
 ایک گواہ استغاثہ پر مقدمہ جرح باقی ہے۔ اس کے  
 بعد شہادت معافی کی باری ہوگی۔  
 نوٹ مقدمہ بنایاں ڈیٹر الفقیہہ ایک ملزم کی  
 درخواست پر جمعیت العلماء امرتسر نے مصالحت کرنے  
 کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی ہے۔ خدا کرے کمیٹی  
 مذکورہ اس نیک کام میں کامیاب ہو۔  
 تکمیل پتہ انجمن امدادیہ ۱۴ فروری میں امداد مسجد کے  
 ضمنی عنوان سے جو نوٹ شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق  
 بعض اجانب نے اطلاع دی ہے کہ اس میں ڈاکخانہ مرقوم  
 نہیں اسلئے امداد نہیں بھیجا جاسکتی۔ ان کو واقع ہو کہ  
 اسکو رد تحصیل ہی ہے اور ٹوٹ خانہ بھی۔ پورا پتہ یوں  
 لکھیں انشاء اللہ امداد پہنچ جائیگی۔ (دیگر)  
 مولوی بشیر صاحب ابن مولوی عبدالصمد صاحب  
 مرحوم امام مسجد بلخار تحصیل وڈاک خانہ اسکرو  
 ثبت خورد۔ سرنگرن شیر۔  
 مفت رسائل  
 ایام النحر ایام قربانی پر بحث ہے کہ قیر حبیب زاد علی  
 ہم جاڑ ہے یا آخری ذوالحجہ تک۔  
 صلوة الرسول نماز منون کے مسائل کا بیان۔  
 پیام الرسول امنون روزوں کے مسائل کا  
 بیان۔ محمولہ ڈاک الگ الگ و پائی۔ تیوں کا حصول  
 لر۔ طے کا پتہ۔ دفتر اخبار الحمدیث امرتسر۔  
 (۱۳) مولوی سلطان محمد صاحب سکریٹری مدرسہ  
 محمدیہ کالاب ثابت خان علی گڑھ۔  
 رہائی مستقرات منط کامل ۲ پر دیکھیں

بسم الله الرحمن الرحيم

# احکام

۱۰۱۔ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ

## متعة النساء اور شیعہ

(الواعظہ دہرہ کالم مٹ)

پھر کمال جنات اور دیری سے اہل سنت کی کئی ایک تفاسیر کا حوالہ اس دعوے کے ثبوت میں دیا ہے کہ الیٰ اجلیٰ مسمیٰ کا لفظ قرآن مجید میں داخل ہے۔ پیش کردہ تفاسیر میں امام مازنی کی تفسیر کبیر کا نام بھی لیا ہے۔ حالانکہ امام مازنی نے اس آیت کی تفسیر میں وہی روش اختیار کی ہے جو عام طور پر سنی محققین کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ امام موصوف نے استیعاب سے مراد اپنی منکوہ عورت سے فائدہ اٹھانا بتایا ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰۔ یہاں تک کہ اسی بحث کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے انتقال کے وقت جو از متعہ کے قول سے رجوع کر لیا تھا۔

حضرات شیعہ حضرت ابن عباس کی یہ روایت آپ لوگ ہمیشہ اس دعوے کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں کہ الیٰ اجلیٰ مسمیٰ قرآن کا لفظ ہے۔ ہم نے بار بار پوچھا ہے کہ اگر یہ لفظ قرآن میں ہے تو آپ لوگ اپنے مطبوعہ مصاحف میں اسے

الحدیث مورخہ ۱۰۱ تبصرہ لکھتے ہیں شیعہ اخبار الواعظہ لکھنؤ کے جواب میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ متعہ قرآن مجید سے ثابت نہیں ہے۔ صرف اقوال الرجال کے سہارے شیعہ مصنفین قرآن مجید سے جو از متعہ کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ وہ نہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جو جملہ متعہ پر نص قطعی کا حکم رکھتی ہو۔ بہت تلاش و جستجو کے بعد جو آیت پیش کی جاتی ہے اور جس پر ہم "الحدیث" ۱۰۱ تبصرہ میں بحث کر چکے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً (پہ - ۱۰)

اس آیت کی صحیح تفسیر "الحدیث" ۱۰۱ تبصرہ میں ایک درمیری آیت کی شہادت سے جاتی گئی تھی کہ اس سے مراد وہ منکوہہ سے فائدہ اٹھانا ہے۔ متعہ اصطلاحی مراد نہیں۔ اس کا جواب اخبار الواعظہ لکھنؤ نے دیا ہے۔ جس میں بہت سی تعلیقات کے بعد اتنا تسلیم کیا ہے کہ

جس سے ہاں کی ایسی روایات معتبر نہیں۔

کیوں درج نہیں کرتے۔ ہمارے پاس مطابقیہ میں مطبوعہ کئی ایک قرآن موجود ہیں۔ کسی میں یہ لفظ نہیں ملتا۔ اور ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ آئندہ بھی یہ لفظ درج نہیں ہو سکیگا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید سے متعہ النساء کا ثبوت دینا جوئے شیر لانے سے کم مشکل نہیں۔ اسکی مثال قرآن مجید سے غلط استنباط کرنے والے کئی لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ قادیانی گروہ تو قرآن مجید پر (مناقضہ مخالفانہ) رکھتا ہے گویا نصف قرآن مرزا صاحب ہی کے حق میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ

بِالْأَخْزَاكِ هَتَدُ يَوْ قَتْلُكَ سَے مراد مرزا صاحب کی دی ہے۔ یتلوہ شاہد سے مراد مرزا صاحب کی شہادت ہے۔ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ آخِصِد کے مصداق بھی مرزا صاحب ہی ہیں۔

ادھر بہائی لوگ بھی یہ کہتے تھے جاتے ہیں کہ قیامت سے مراد شیخ بنیاد اللہ ہے اور لقاء مرتبہ سے مراد شیخ بنیاد اللہ کی ملاقات ہے۔ وغیرہ لاکھ من الافلو طات۔

ایسے لوگ یاد رکھیں کہ مصداق مصدوق کی یہ حدیث بالکل صادق ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا جو مبطلین و ضالین کی تحریفات کا اثر شائبہ اس لئے ہم با واذ بلکہ ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ

سنبھل کے رکھو قدم دشت غار میں بھنوں کہ اس نواح میں سودا برکت پا بھی ہے

الحدیث ۱۰۱ تبصرہ میں ہم نے ایک روایت حرم متعہ کے متعلق نقل کی تھی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ

خبر کے دن متعہ حرام ہو چکا ہے۔ یہ روایت شیعہ کی معتبر کتاب تہذیب الاحکام میں موجود ہے جو شیعہ کی صحاح اربعہ میں شمار ہوتی ہے اسی طرح سنیوں کی صحاح ستہ و ترمذی میں بھی ملتی

محقق آیتا وحشی - از شاہ میرزا محمد زکریا - شیعہ کے رو میں ہے۔ بیت ہے۔ خبر الحدیث



قہر خلیفہ و اسکا ہی کلام ہے۔ خطی کتب کے انحصار میں خطی ڈال و ریغراگر یہ کلام ترمذی بقول قادری جو قہر کلام ہے۔ البتہ یہ ایک حدیث کا مفہون مراد ہے یہ حدیث جامع الصغیر سیوطی میں طبرانی و ابن عدی کا وارد ہے۔

سیوطی نے اعلانیٰ متن میں اس حدیث کو بیان کیا ہے کئی طریق سے ترکیب میں بھی ملاحیت کا نام نہیں بخیر اس قسم کی حدیث اکثر اپنے فکروں میں بیان کیا کرتے ہیں۔ اللہ اعلم وانا الراعی رحمۃ ربہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الجلیل السامودی کان اللہ فیہ الشرف مولانا ولی محمد صاحب از فیض پور ضلع لاہور پنجاب لکھتے ہیں۔

۱۰ الحدیث مودعہ ۱۲ محرم میں ایک حدیث کے متعلق استفسار نظر سے گذرا۔ باوجود تلاش کے ترمذی میں تو نہیں ملا۔ مگر سالہ بدیۃ النور فیما تعلق بالاطفا و الشہور کے مشا پر بحوالہ نہا یہ حاشیہ ہا یہ۔ اس طرح مرقوم ہے۔ اللحیۃ عندنا طولھا بقدر القبضۃ و ما وراء ذلک حبیب قطعہ بکنارہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یاخذ من اللحیۃ طولھا و عرضھا اودہ ابو حنیفہ فی جامعہ و قال من سعادۃ المجلد خفۃ لحیۃ و کان عبد اللہ ابن عمر یقصر من لحیۃ و یقطع ما وراء القبضۃ و ذکر فی الآثار من عبد اللہ ابن عمر قال و بہ اخذ ابو حنیفہ و ابو یوسف و محمد کذا ذکر ابو الیسر فی جامعہ الصغیر۔

الرازم ابو عبد اللہ الفنی ولی محمد فیض پوری ضلع لاہور قیچہ ساری تحقیق کا ہے کہ روایت ترمذی لیکن مرقاۃ فی عبارت میں قال کا فاعل امام ترمذی نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایک اور سوال یہ ہے کہ اہل عراق بن تحقیق رہے کہ ختمہ لہجہ سے مراد کیلئے۔ ترجمہ سے سوال نہیں کیونکہ ترجمہ اس کلام ہی ہے کہ لہجہ کا ہونا آدمی کی سادگی کی دلیل ہے۔ مگر ہنگاموں سے کیا مطلب

ہے۔ ایک ہنگام قدرتی ہے یعنی کم روئیدگی۔ دوسرا مصنوعی ہے جو تحقیق سے ہوتا ہے۔ ان دونوں نفقوں میں سے کوئی خط مراد ہے۔ بیٹو انوجروا۔

## قادیانی مشن کیا موجودہ جنگ یا جوح بابین ہے؟

عرب کے کسی شاعر کا ایک شعر ملتے میں ملتا ہے جس کا ایک مصرع یہ ہے  
مایت المہنا یا خط عشواء مرہ تصب  
یہ شاعری کو شیر صافنے والی بہت اونٹنی کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جو کہیں ادھر جاتی ہے کبھی مصر میرے خلیل میں یہ لقب (عشواء) قادیانیوں پر خوب صادق آتا ہے۔ بالفاظ دیگر قادیانی جماعت بھی ناقہ عشواء سے کم نہیں ہے۔ آج ہم اس دعوے کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۲۰ فروری میں موجودہ جنگ کی نسبت تین دعوے کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) یہ لڑائی یا جوح یا جوح کے بابین ہے۔  
(۲) اس لڑائی کا ذکر قرآن، حدیث اور صحیف انبیاء میں ملتا ہے۔

(۳) یہ جنگ دو ملکوں یا قوموں کی نہیں بلکہ دو اصول کی جنگ ہے۔ ایک فرقہ ایک اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے لڑ رہا ہے۔ دوسرا فرقہ دوسرے اصول کے لئے۔ ایک فرقہ جوہریت کو اس کے تمام پیروں میں قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے تو دوسرا فرقہ یہ چاہتا ہے کہ اعلیٰ قابلیت کو راہ نمائی کی باگ ڈور دیکر دنیا میں غلبہ حاصل کیا جائے۔

ابحدیث [دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب ہے کہ ایک فرقہ جوہریت کی ترقی چاہتا ہے۔ دوسرا فرقہ شاپ (امریک) کا مطلب ہے۔

ترج کی محبت میں ہم ان تینوں دعاوی پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ مگر تفصیل بحث سے پہلے یا جوح یا جوح کے متعلق مرزا صاحب کی تشریح پیش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب حرامۃ البشریٰ میں یا جوح یا جوح کے متعلق لکھا ہے۔

”یقولون ان المسیح لا یجاء بہد بل یدعوا علیہم فیمردون کلہم بد عائبہ بد و یتولد فی رقابہم و هذا ایضا حق لیس عندنا الا التسلیم و لکن اخطئوا فیما قالوا ان یا جوح و ما جوح یموتون فی زمین عیسیٰ کلہم فان یا جوح و ما جوح ہم النصاری من التروس و الاقوام البرطانیۃ و قد اخبرنا تعالیٰ عن وجود النصاری و الیہود الی یوم القیامۃ۔ (دمشق)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ یا جوح و ما جوح کی مصداق روس اور برطانیہ کی تو ہیں جس جوہر نصاریٰ کی پابند ہیں۔ ان کے حق میں مسیح موجود ہو گا کہ یگانہ تو ان میں سے بہت سے گردن پر چڑھا نکلنے کی وجہ سے مر جائیگے مگر سارے نہیں مر جائیں گے۔ یہ عبارت الفضل کے پہلے دعوے کی تردید کرتی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے یا جوح و ما جوح کا مصداق روس اور برطانیہ کو قرار دیا ہے حالانکہ وہ آپس میں نہیں لڑتے بلکہ دونوں مل کر برصغیر پر سر پکار رہے ہیں۔

اس کے علاوہ الفضل نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اس لڑائی کا ذکر قرآن حدیث اور صحیف انبیاء میں ملتا ہے۔

حالانکہ کسی حدیث میں یا جوح یا جوح کا آپس میں لڑنا ذکر نہیں ہے۔ حدیث کی کتاب ترمذی میں اس کے متعلق اتنا ذکر ملتا ہے۔

فیہرب عیسیٰ بن مرید الی اللہ و امیہ فیہرب اللہ علیہم اللعنف فی رقابہم فیصجون فرسی موتی کسوت نفس و احبہم یعنی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب یا جوح یا جوح

یہ عبارت فضیل کی تردید میں ہے بلکہ اس کی تائید کرتی ہے۔

جسے حق میں بددعا کر کے تو ان کی گردن میں ایک قسم کی پھنسی نکل آئے گی جس سے وہ ایک جان کی طرح دیکھیں، سب مر جائیں گے۔

۵ حدیث اخبار الفضل کی تردید کے علاوہ مرزا صاحب کی بھی کافی تردید کرتے ہیں جو منقولہ عبارت میں حضرت عیسیٰ کی دعاء سے کل یا جوح یا جوح کی دعوت سے انکار کرتے ہیں۔

ان اگر مرزا صاحب کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ یا جوح یا جوح سے مراد دوس اور برطانیہ ہیں اور یہ دعویٰ

بھی صحیح ہے کہ میں مسیح سرخود ہوں تو اس کا یہ نتیجہ بھی صحیح ہوگا کہ خود مرزا صاحب اور ان کے اصحاب نے کبھی خلوت میں بالخاصہ وزارت دوس اور برطانیہ

جسے حق میں بددعا کی ہوگی جس کا اثر یہ ہوا کہ ان دونوں قوموں کو جنگ کی صورت میں سزا بھگتنی پڑی۔ مگر ہم یہ بات یاد نہیں کر سکتے کہ مرزا صاحب نے ایسی بددعا کی ہوگی کیونکہ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں حکومت برطانیہ کے لئے تعزیر حفاظت

ہوں۔ (دراغی حصہ دوم)

اس کے علاوہ مرزا صاحب کا بیٹا خلیفہ قادری اپنی جماعت کو بار بار تاکید کرتا ہے کہ جنگ میں برطانیہ کی فتح کے لئے روزے رکھ کر دعائیں کوڑ

کیا یہ دوڑنگی اس شرعی مصداق تو نہیں ہے؟ ظاہر میں وہ خواہیں مگر دل میں پیاس ہے وہ کوٹنے میں کہتے ہیں حیران بران ہو

اسی طرح الفضل کا تیسرا دعویٰ بھی غلط ہے کہ یہ جنگ دراصل اصولی اختلاف کی وجہ سے ہے۔

کون نہیں جانتا کہ برطانیہ اور دوس کے مابین شدید اصولی اختلاف ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ دونوں قومیں جنگ میں باہم متحد ہیں۔

الفضل کا یہ دعویٰ بھی بالکل غلط ہے کہ اس جنگ کے متعلق مرزا صاحب نے پہلے سے

جہن خیر دار کیا ہوا ہے۔

اس کا جواب ہم کئی دفعہ دے چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے مسمومہ لہر یا جنگ کی نسبت یہ بھی کہا تھا کہ

یہ کتاب میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں آئیگا۔ دہلیمر براہی حصہ پنجم مشافہ

۵ خداپ مرزا صاحب کی زندگی میں نہ آتا تھا نہ آیا۔ اس لئے ان کا یہ دعویٰ بھی بی بنیاد ہے۔ داخل ہے جن کی بابت کہا گیا ہے ۵ ماموا عیدہا الا الابطال

## چترید انوکرنی

(مرقومہ نہایت مفصلہ جن صاحب چتریدی) (گلدشتہ سے پیوستہ)

فصل نہم۔ رنگ بد کے مضامین گونا گوں رنگ بد کے مضامین متفرقہ کی گیارہ صوفیوں اور

آخری قسم ان ۲۸ گیتوں پر مشتمل ہے جن کا ذکر اوپر ذکر کی ہوئی دس قسموں میں اب تک نہیں کیا گیا۔ انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) منڈل ۱۔ سوکت ۲۲۔ اشوب۔ سویتا۔ اتنی وغیرہ دیتاؤں نیز دیتاؤں کی بیسیوں کی تعریف۔

(۲) منڈل ۱۔ سوکت ۱۔ تریا رشی کی تکلیف جو ایک کنوئیں میں جمبوس تھا۔

(۳) منڈل ۱۔ سوکت ۱۸۔ فدا کی تعریف۔

(۴) منڈل ۲۔ سوکت ۳۲۔ زمین۔ آسمان۔ اند۔ کو۔ راکا۔ ستی۔ ولی۔ گنگو۔ سرسوتی۔ اندمانی (زوجہ اند)

اور ودونانی (زوجہ ودون) وغیرہ دبی دیتاؤں کی تعریف۔

(۵) منڈل ۳۔ سوکت ۸۔ پوپائینی قرانی کے کہیوں کی تعریف۔ جن سے قرانی کے ہاتھ کے چائے ہیں

(۶) منڈل ۴۔ سوکت ۵۸۔ تلمی کی تعریف۔

(۷) منڈل ۴۔ سوکت ۱۵۔ اتنی کی تعریف۔ شاہزادہ سوک ابن سہد پوری درازی عمر کے لئے دعاء۔

(۸) منڈل ۵۔ سوکت ۴۰۔ اند کی تعریف۔ سورجیو نامی دسور دشیطان کا سورج کو گرہن میں ڈالنا اور اتنی رشی کے قدیم سے رہا ہونا۔

(۹) منڈل ۵۔ سوکت ۶۱۔ مردوں کی تعریف۔ رشی

عندہ شش یا سب سے زیادہ تر قرائی قرین و چتر۔

(۱۰) منڈل ۵۔ سوکت ۳۵۔ انجی کی تعریف۔ چتر میں خیر و بد ہیں۔ آخری تین فقروں میں یہ بھی ذکر کیا گیا

(۱۱) منڈل ۵۔ سوکت ۳۳۔ رشی بھٹو کی تعریف۔

خانان کے متعلق۔

(۱۲) منڈل ۵۔ سوکت ۵۴۔ دستوش تی دیوتا کے تعریف۔ دستوش تی کے سنے میں گھڑکا رنگ۔

(۱۳) منڈل ۵۔ سوکت ۱۰۴۔ رشی بھٹو کی تعریف۔ اور یا تو دعاؤں (جادو گروں) پر لغت اور ہتکار۔

یہ اس وقت لاگت ہے جبکہ ایک دوسرے مشورہ رشی و شومرا نے رشی بھٹو کو جادو کر کہا۔

(۱۴) منڈل ۸۔ سوکت ۴۔ اندر اور پش و دیتاؤں کی تعریف۔ راجہ کرنگ کی خیرات۔

(۱۵) منڈل ۸۔ سوکت ۱۹۔ پہلے ۳۳ فقراتی کے تعریف میں۔ پھر ۲ فقراتیوں کی تعریف میں۔ آخری ۲ فقرات جہنم و دیو کی شکایت کے بیان میں۔

(۱۶) منڈل ۸۔ سوکت ۴۶۔ اند اور وادیوتاؤں کی تعریف۔ راجہ برہمہ شروہ کی سخاوت۔

(۱۷) منڈل ۹۔ سوکت ۶۴۔ سوم۔ پش۔ اتنی۔ سویتا وغیرہ دیتاؤں کی تعریف۔ سام وید کے پانچ والے کی تعریف۔

(۱۸) منڈل ۱۰۔ سوکت ۶۲۔ انگر سوں کی تعریف۔ راجہ سندی کی سخاوت۔

(۱۹) منڈل ۱۰۔ سوکت ۹۶۔ لفظ ہری کی شاعرانہ بندش۔ ہری سے مراد اند ویتا کے گھوڑوں سے ہے

(۲۰) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۳۔ دین دیوتا کی تعریف۔ جس سے سورج یا چاند یا کوئی اور دوسری چیز مراد ہے

(۲۱) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۳۵۔ رشی امبر کی تعریف۔ دت گویائی کی تعریف۔ اپنی زبان کی۔

(۲۲) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۴۔ رات کی تعریف میں۔

(۲۳) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۳۶۔ کیشین یعنی خدا زلف والے کی تعریف جس سے مراد کوئی جڑی ہے یا شاید سورج۔

(۲۴) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۴۶۔ آرنی یعنی جھلکی دینی کی تعریف میں۔

فصل اول۔ تاریخ نگار کی عبارت سے اندازہ ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر توجہ الغیب۔ قیامت صبر و یقین اور ہمت



۱۴۵۰ قمری ۱۰ محرم الحرام ۱۲۶۰ شمسی

10

وہ جس مسئلہ پر سوکت ہوا۔ اور اپنی مائی کے بیان میں  
تفصیل پنجم سے اس مقام تک رنگ وید کے اوپر  
نوا گیتوں کی تفصیل لکھی گئی ہے جس میں متفرق اور گونا  
گو مضامین آئے ہیں۔ دوسری تیسری اور چوتھی فصلوں  
میں ۱۰۸۸ گیتوں کا ذکر ہے جن میں مختلف ویدوں  
کی تعریف لکھی ہے۔ اس طرح ہندوؤں کے پہلے اور  
سب سے بڑے وید کے کل ۱۰۸۸ گیتوں کے مضامین  
کا بیان ختم ہوا۔ (باقی)

حق پرکاش - اس کتاب میں اُن ایک سو اٹھ سوالات کا معقول اور علما و جواب دہ ہے جو سوائے دیکھنے والے اپنی مشہور کتاب "ستیا تہ پرکاش" کے باب ۱۱ میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا دواہر جواب بھی حق پرکاش ہے جو کئی بار طبع ہوا ہے۔ اذوللہ الباقی

علامہ اللہ صاحب (مرسری) قیمت ۷۰ روپے

۱۱ بابی کتاب - دہ قابلیہ تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالکلام آزاد اللہ صاحب و مسطوراً تمام صاحب کے باہر ہوا جس میں فرہنگین نے قرآن مجید اور روایت کو اہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی صفحات ۱۹۲ صفحات ہے۔ نکسائی چھاپائی، کاغذ عمدہ، قیمت ایک روپیہ۔ (۷۰ روپے)

۱۲ بابی - فیجروفر اہلحدیث امت سر

## حق پرستی بجااب شخصیت پرستی

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً يضيء القلب ويهدي السبل  
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

مجموعہ اشعار (۲۹) سنگھ دوان

(۱) انفرادی کے بعد

وہی صاحب نے اپنی تحریر میں اپنی اہمیت کے  
نسبت کا ثبوت دیا ہے۔ گھنٹے میں  
تین سو چوبیس سو بیس سو کا ہوا ہے تو اس کے

چند یہ الفاظ بھی دہرا کر جاتے ہیں کہ اؤ کمپانی  
کمال رسول اللہ (ص) میں  
نے فرمایا جو یہ چیز جسکی دفعہ میں بلکہ  
خود صاف کہابی یہی انداز تقارانی، یہ چوبیس  
شاہد ہیں کہ آج حدیث کو دین ماننے والوں کو  
بھی یقین نہیں جو تا کہ رسول اللہ نے یہی فرمایا  
تقارانی کہ اور ۲۰ درجہ مذکور ص ۳۶

جواب ۛ جہالت کی خدا کی قسم لا جواب کی حقیقت میں یہاں پر پہلے یہ صاحب کو نیاں ہو گیا ہے کہونکہ موصوف نے پہلے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ تم لوگ رسول اللہ سے کوئی حدیث بیان نہ کرو۔ نیز حضرت عمر فاروقؓ کی شاعت سے سختی سے روکتے تھے۔ (روایع موطا ص ۱۱۱) پھر صحابہ کرام کا روایت حدیث کی بابت یہ اسلوب و اخاد کس طرح معلوم ہوا جبکہ وہ بقول پر دین صاحب حدیث کی روایت ہی نہیں کرتے تھے۔ چودھری

ہے؟ یقیناً آپ کو شاید دوست تجزیہ ہو جائیگا کہ جو آپ نے لکھا ہے اپنی لاعلمی و عدم واقفیت کی بنا پر ہے اور بس۔

پروہ صاحب! آپ کی اس جھوٹے پن کی تحریر ہے  
معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے آج تک نہ تو درس حدیث  
کا مشاہدہ کیا ہے اور نہ فن حدیث کی کوئی کتاب پڑھی  
ہے۔ پس جکی علمیت اور معلومات کا یہ حال ہو وہ اگر  
علم حدیث کے متعلق یہ لکھے تو کوئی جانتے تعجب نہیں  
خدا کا انکار بھی اسی لاعلمی کا ثمر و نتیجہ ہے۔  
اجاہدوا للہ من و لک۔

علاوہ بریں بالکل عیاں ہے کہ علماء حدیث  
احادیث نبویہ کو یقینی و قطعی مانتے ہیں اس کی بابت  
خود علماء حدیث کے اقوال فیصلہ کن ہیں۔ پس ان کے  
پنے اقوال کے خلاف آپ کی یہ توجیہ نہ کی کہ بالکل غلط  
اور مغلط اور توجیہ القول بالایرضی بہ القائل کے  
شائبہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ بعض احادیث کے آفریں یہ الفاظ  
 پہ بھی جانے سے تمام حدیثوں کا ترک کر دینا لازم  
 نہیں آتا۔ کہ لا یضیی علی العاقل اللہ لیب۔  
 صحابہ پر یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ بعض صحابہ  
 مثلاً عبداللہ بن مسعود اور انس بن مالک وغیرہ بعض  
 مواقع پر یا اکثر کمال احتیاط و اتقا و خشیت الہی و  
 قوی کی بنا پر حدیث بیان کرتے تو یہ مذکورہ الفاظ  
 ہدیہ کرتے تھے یہ کہنا اس باعث سے نہ تھا کہ  
 ان کو اس بیان کردہ حدیث کے حدیث رسول اللہ  
 ہونے میں شک ہوتا تھا۔ بلکہ محض قوی و احتیاط  
 کا باعث تھا۔ صحابہ کی شان اس سے بالا قرار  
 رسول اللہ ہے کہ وہ کسی غیر یقینی شے کو رسول اللہ  
 کے الشعلیہ وسلم کی طرف منسوب کریں۔ اس سے  
 ناپاٹ ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث کو دینے  
 کے وقت ہر بار جو اس قدر خوف و احتیاط کے حدیثیں  
 بیان فرماتے؟ یہی وجہ ہے کہ بعض بعض صحابہ  
 بعض حدیثیں اپنے مرض الموت میں بیان کیں۔  
 اس خوف سے کہ کہیں اسی طرح حدیث کو اپنے ساتھ

۲۔ بزرگوں کو اپنی توفیق کے ذمہ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیجئے۔ اور کتمانِ علم کی سزا میں گرفتار ہونگے۔ رضی اللہ عنہم ورضو اعنہ۔ (باقی)

[illegible]

## فتاویٰ

مس ۳۹۰ { میرا ایک عزیز قادیانی ہے۔ اس سے بات چیت ہوئی۔ آخر ایک شرط لگا دی کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہوا ہے کہ قرآن شریف اور کتب ساجدہ انجیل توہمات میں صریح لکھا ہوا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں آئے گا۔

..... جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہوا ہے۔ اگر پورا ہو گیا ہے تو میں نہائی ہو جاؤں گا۔ اور اگر نہیں پورا ہوا تو آپ سلطان ہو جائیں۔ کیا ایسی شرط لگانی جائز ہے یا نہیں؟ رھو بیچارہ جس نے ڈار۔ لاہور چھاؤنی

ج ۳۹۱ { ایسے خطے ہوتے جن میں اپنے حق میں کفر یا فسق و فحشاء لازم آتا ہو تو جب شرط طہیہ ہو حدیثوں میں منسوخ آیا ہے۔ اللہ اعلم

مس ۳۹۲ { زید مجاہد کے عمر میں بغیر اجازت گھس کر بکری عورت سے بولا جو کہ بہت بھوک لگی ہے تمہارے اندر جو چیز ہے مجھ کو دے دو میں کھاؤں گا۔ اس بات کو عورت سن کر بولی۔ میرے مکان سے اندر بغیر اجازت کے آکر ایسے الفاظ بولتا ہے فوراً چلا جاوے کہ وہ کوہ و دو کوہ کر دئی۔ تب زید چپ ہو کر باہر کو چلا آیا اس کے بعد عورت کا مرد و ب مکان کو آیا تب عورت تمام احوال بولی۔ بھر تمام احوال سن کر بقی کے تمام لوگوں سے بیان کیا۔ ان کے بعد بقی کے تمام لوگوں نے زید کو بلا کر سڑت سست کہا۔ زید قرآن شریف ہاتھ میں لیکر بولا۔ عورت کی بات جھوٹ ہے۔ تب عورت بھی قرآن شریف اپنے ہاتھ میں لیکر بولی زید جھوٹ بولتا ہے۔ اگر بقی کے لوگ کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ زید قرآن حدیث کا جاننے والا ہے اور کئی جگہ پر جا کر وعظ کرتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص امامت کر سکتا ہے یا نہیں دفتی محمد بشیر الدین خان فریدار اہل حدیث

ج ۳۹۳ { بدکاری اور زنا کاری کا ثبوت نہیں؟ کلام ذمہ دہنی ہے۔ اس لئے معزول کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جو ان میں سے جھوٹا ہے وہ گنہگار ہے۔

مس ۳۹۴ { اراضی مرہومہ کا نفع مرتبین کو اٹھانا جائز ہے یا نہیں جو معادلہ سرکاری بھی دیتا ہو۔

ج ۳۹۵ { بعض علماء کے نزدیک جائز ہے لحدیث الطہارۃ پر کتب بنیافتہ۔

مس ۳۹۶ { زید سرکاری ملازم ہے سرکاری قانون کے مطابق زید سے سرکار نے مبلغ ایک سو روپے لیکر اسکو ڈاک خانہ میں رکھا ہے۔ ہر سال ایک سو روپے کا سود لیتا ہے۔ زید لیکر اپنے خرچ میں لاتا ہے۔ آیا یہ سود حرام ہے یا نہیں؟ (رسائل مذکورہ)

ج ۳۹۷ { بعض علماء کے نزدیک جائز ہے مفتی مدرسہ دیوبند اور مفتی قبیۃ العلماء بھی اس کے قائل ہیں۔ اللہ اعلم! (۲۲ فریب فقہ و اصول)

مس ۳۹۸ { قربانی بھینس فرما دہ جائز ہے یا ناجائز؟ (شیخ امام الدین محمد صادق فریدار اہل حدیث)

ج ۳۹۹ { قربانی بوز اور مادہ دونوں کی جائز ہے۔ بھینس پر بھی تغلیباً بکر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ کذا فی فتاویٰ زیدیہ جلد دوم ص ۳۵۰

مس ۴۰۰ { مردار کا چرہ اٹیکنا نہیں اور فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (فریدار اہل حدیث)

ج ۴۰۱ { مردار کے چرے کی خرید و فروخت و بافت و رنگنے سے پہلے جائز ہے۔ بعض سلف سے ایسا ہی منقول ہے۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانا میرا ناقص علم میں جائز نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

مس ۴۰۲ { رئیس الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا سایہ تقایا نہیں؟ (ایم محمد خان گوڈل)

ج ۴۰۳ { میرے علم میں سایہ نہ ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔ کسی اور اہل شخص سے پوچھ لیجئے۔

مس ۴۰۴ { کیا ماہ محرم الحرام میں نکاح شادی کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (رسائل مذکورہ)

ج ۴۰۵ { نکاح شادی وغیرہ ہر چھینے میں جائز ہے۔ جو مولوی صاحب اس کے خلاف دلیل پیش کرتے ہیں ان سے دریافت کر کے ہیں اطلالہ دیں۔ اللہ اعلم! جواب دیدیا جائے گا۔

## ایک علمی سوال کا جواب

میرزا مولانا محمد رفیع صاحب دہلوی لکھتے ہیں:- یہ روایت مرقاة میں موجود ہے مگر جلد مذکورہ میں مرقاة میں نہیں ہے۔ صاحب مشکوٰۃ کی طرف تو غلط فہمی کی نسبت نہیں کی جاسکتی۔ بل اس جگہ کے متعلق تو جویم ہو سکتی ہے کہ اس کو مرقاة میں امام ابوحنیفہ ترمذی کا قول مذکور ہے۔ بلکہ مرقات میں جو حدیث اس سے قبل بعینہ روایت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندکان یاخذ من الخبثۃ من طولھا و عرضھا بحوالہ ترمذی نقل ہے اسی مروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قتال من سعادت المرحل خففت لیستہ کا عطف کیا جائے۔ اس حدیث میں قال کا فاعل ضمیر ہوگی جو راجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی۔ گویا بلا علی قادی اسکو حدیث سمجھ کر حدیث ساقی پر عطف کر کے اپنے مدعی پر دلیل قائم کر رہے ہیں۔ ۱۰۔

توجہ سے جو اشکال وارد ہو رہا ہے دفع ہو جائیگا چنانچہ علامہ عطیہ بغدادی اور محدث ابن عربی نے اپنی تصانیف میں اسکو حدیث ہی سمجھ کر نقل کیا ہے نہ قول امام ترمذی۔ علامہ قاضی محمد بن علی شوکانی اپنی قابل قدر کتاب الفوائد المجموعۃ عن بیان احادیث الموضع میں اسکو اس طرح نقل کرتے ہیں۔

حدیث من سعادت المرحل خففت لیستہ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس مرفوعاً و رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ مرفوعاً و زاد ان اس العقی القبیب الی الناس و فی اسناد الاول المصنف بن سوید و هو مجہول و مسکین بن ابی سعید و هو یروی الموصوفات و یوسف بن الخرق و ہو کذاب و فی اسناد الثانی حسین بن المبارک قال ابن عدی یحدث ہا سائید و متون مشکوٰۃ الفوائد المجموعۃ ص ۳۳ مطبوعہ لاہور۔

قول مذکور بصورت حدیث مرفوع کے ہے اسی علامہ شوکانی نے اس کو موطوعات میں شمار کیا ہے و محمد رفیع صاحب دہلوی در مصنفات میں لکھا رجوع الی عطیہ چنانک جمل خان دہلی

یہ ایک علمی سوال کا جواب ہے۔ صاحب مشکوٰۃ کی طرف تو غلط فہمی کی نسبت نہیں کی جاسکتی۔ بل اس جگہ کے متعلق تو جویم ہو سکتی ہے کہ اس کو مرقاة میں امام ابوحنیفہ ترمذی کا قول مذکور ہے۔ بلکہ مرقات میں جو حدیث اس سے قبل بعینہ روایت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندکان یاخذ من الخبثۃ من طولھا و عرضھا بحوالہ ترمذی نقل ہے اسی مروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قتال من سعادت المرحل خففت لیستہ کا عطف کیا جائے۔ اس حدیث میں قال کا فاعل ضمیر ہوگی جو راجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی۔ گویا بلا علی قادی اسکو حدیث سمجھ کر حدیث ساقی پر عطف کر کے اپنے مدعی پر دلیل قائم کر رہے ہیں۔ ۱۰۔

ملک مطمح

## جنگ کی رفتار

جنگ کے لڑنے میں قہر آتی کلاہ بارڈک جاتا آ  
 (۱) حکومت کے جنگی اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ جنگ  
 پھیل کر لڑنے کے لئے دغا پار مختلف قسم کے ٹیکس عائد  
 کئے جاتے ہیں۔ پٹا فہرست ذی اسلی دہلی کے اجلاس  
 میں وزیر مالیات نے گورنمنٹ کا سالانہ بجٹ پیش  
 کر کے کہا کہ اس کی رو سے آئندہ ملی سال میں ۱۱۴  
 کروڑ روپے آمدنی کا تخمینہ کیا گیا ہے اور اخراجات  
 کا اضافہ ۷۷ کروڑ روپے سے کچھ زیادہ ہے۔  
 یعنی ۸۴ کروڑ روپے سے کچھ زیادہ خسارہ ہے  
 اس کو پورا کرنے کے لئے حکومت ہند نے پٹرول کے  
 محصول میں تین آنے فی گیلن کا اضافہ کر دیا ہے یہی  
 محصول بارہ آنے کی بجائے پندرہ آنے فی گیلن ہو گا  
 خانے کی قیمت چھ پیسے کر دی گئی ہے پوسٹ کارڈ  
 کی قیمت تین پیسے بحال ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے  
 حاصل میں بھی جس فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے  
 حتیٰ کہ انکم ٹیکس کی شرح بھی بڑھا دی گئی ہے۔ اب  
 انکم ٹیکس ایک ہزار اور دو ہزار روپیہ کے درمیان  
 آمدنی پر بھی لگایا جائیگا۔ ان زائد ٹیکسوں سے  
 بارہ کروڑ روپے سالانہ آمد ہوگی۔ اس طرح  
 خسارہ کی رقم منتالیں کروڑ سے گھٹ کر مندرجہ  
 کروڑ رہ جائے گی۔ جس کے لئے حکومت قرض اخلاقی  
 اس سلسلہ میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ حکومت  
 ۱۹۳۷ء میں ملکی دفاع کے لئے ایک ادب ۳۳  
 کروڑ روپیہ خزانہ ہند سے خرچ کرے گی۔ اس کے  
 علاوہ حکومت برطانیہ سے بھی چار ادب روپے  
 قریب رقم وصول کی جائیگی۔  
 یہ تو بڑا جنگ کے تباہ کن اخراجات کا ذکر۔ اب  
 خود جنگ کی صورت حالات ملاحظہ کیے۔

لندن کے فوجی حلقوں کا کہنا ہے کہ مشرق بعید کے عازر پر ہمارے عسکر مقام رنگون کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دشمن شہر کے قریب آ گیا ہے۔ برما کے گورنر نے شہر کو نوٹوں کے حوالے کر دیا ہے۔ ادھر ڈچ جنرل جہاد کے قریب سمندریں زبردستی بحری جنگ ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے جزائر پر بھی ہوائی اور بحری حملے ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شمالی برما پر بڑا حملہ کرنے کیلئے جاپان نے ستر ہزار نوچ تیار کی ہوئی ہے جو ہر طرح کے سامان جنگ سے ملے ہوئے ہیں۔

جس کی موجودہ اور آئینہ صورت حالات کے متعلق معاصر پرتاپ لاہور کا تبصرہ حسب ذیل ہے۔

”لیبیا میں میدان کارزار سرد ہے۔ کچھ دنوں سے کوئی خبر نہیں آئی۔ جوں رو میں نے بارجد کامیابی کے پیچھے ہٹنا منا سب سمجھا۔ اس میں کوئی مصلحت ہوگی۔ روس کامیاب گرم ہے۔ لگاتار روسی فتوحات کی خبریں

کی یہ کوشش ہے کہ جانشین کے وقت ہونے سے پہلے پہلے جتنا بھی علاقہ واپس لے سکتے ہیں لے لیں اور کہ جرمنی کو ایسی ماریں کہ وہ پھر حملہ کے قابل نہ رہے۔ اس سلسلہ میں خارجہ کوئی ایک اہم مقام سمجھا جاتا ہے۔ روسی دن بدن اس کے نزدیک پہنچ رہے ہیں۔ اور آج وہ اس سے صرف ۵۰ میل دور ہیں۔ انکا اس شہر پر قبضہ ہو گیا تو لینن گراڈ پر جرمنی کا دباؤ کم ہو جائیگا۔ اور جرمنوں کو بطور خود کئی مقامات سے پیچھے ہٹنا پڑیگا۔

مشرق بید کی جنگ اس وقت تک اتحادیوں کے خلاف جارہی ہے۔ جزیرہ بالی پر جاپان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور جاوا سمیت خطرہ میں بتایا جاتا ہے۔ پرمانی بھی جاپان کی پیش قدمی جارہی ہے۔ دریائے سینانگ رنگون کا آخری زبردست مورچہ سمجھا جاتا ہے۔ برطانوی فوجیں وہاں سے بھی کچھ ہٹ چکی ہیں۔ اس لئے رنگون خطرہ میں سمجھا جاتا ہے۔ برطانوی فوجیں رنگون کو بچا سکیں گی۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ لیکن آثار اچھے نہیں۔ اس لئے اب یہ سوال زیر بحث آ رہا ہے کہ رنگون کے بعد جاپان ہندوستان کا رخ کرے گا یا آسٹریلیا کا؟ یہ حدیثی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ پہلے آسٹریلیا کا رخ کرے۔ اس لئے کہ جب تک آسٹریلیا اسکے ہاتھ نہ آئے وہ اپنے کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ پھر جاوا کو چھوڑ کر آسٹریلیا ہی ایک ایسا اڈہ ہے۔ جہاں سے اتحادی جاپان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ہیز پرنٹ سونو ویلٹ نے اپنی تقریر میں کوئی چیز چھپا نہیں رکھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نلیا شن کی مدد کے لئے ہوائی جہاز کیوں نہیں بھیجتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بھیجے جائیں تو وہ اتریں کہاں؟ بحری جہازوں کے لئے اڈے چاہئیں اور ہوائی جہازوں کے لئے بھی۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان نے پہلے ہی حملہ میں زیادہ سے زیادہ ہوائی اور بحری اڈوں پر قبضہ کیا انہیں تباہ کرنے کی کوشش کی۔ وہ اڈے اس وقت اس کے ہاتھ میں ہیں۔ پچھلے دنوں جاپان نے اپنی فوجیں نیوگنی میں اتاریں۔ اس پر

ذکر مری۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی تصنیف ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۷ روپے ۱۔ فیروز المجلد

قبضہ کرنے کو نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ امریکہ سے جو جہاز آسٹریلیا جاتے تھے وہ وہاں سے تیل لیتے تھے آسٹریلیا جاپان کے قبضہ میں نہ ہو تو وہ کبھی کسی قبضہ میں اس پر قبضہ کیے حملہ کر سکتے ہیں۔ وہ اس کے لئے لگ جاسکے تو اس کے لئے ہندوستان اور لنگا کا راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ ہندوستان کا رخ نہ کریں۔ ہندو قبضہ کے خیال سے بھی ہو سکتا ہے اور محض نقصان پہنچانے کے لئے بھی۔ چالیس کروڑ آبادی کے ملک پر قبضہ کے لئے تو بہت سی فوج اور سامان جنگ درکار ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کے پاس اتنا کچھ ہے یا نہیں۔ لیکن ہندوستان کو نقصان پہنچانے اور اس کے باشندوں کو ہراساں کرنے کیلئے تو اس کے پاس بہت کچھ ہے۔ رنگون پر اس کا قبضہ ہو جائے تو جہاں ایک طرف وہ چین پر براہ راست روڈ بند کر سکتے ہیں وہاں وہ چٹاگانگ سے لیکر ٹراونکوٹر تک ہمارے بمباری اور سمندر سے گولہ باری کر سکتا ہے۔ برطانیہ کے ایک دوسرے دارالفر کے خیال میں تو وہ کسی کی جگہ منوٹری منوٹری فوج بھی اتار سکتا ہے۔ ہندوستان کا مشرقی ساحل ۲ ہزار میل لمبا ہے۔ اس کی حفاظت آسان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بنگال اور مداس کی حکومتوں نے دفاعی پیشبندیاں شروع کر دی ہیں لیکن یہ پیشبندیاں تو بھی کام آسکتی ہیں۔ جب ہندوستان کے پاس ہوائی جہاز گراؤ توپیں اور دشمن کے ہوائی جہازوں سے لڑنے کے لئے ہوائی جہاز کافی ہوں۔ تو کیا ہندوستان پر حملہ ہوگا؟ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ قیاس یہ ہے کہ ہوگا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمارے ڈسے جو سامان جنگ چین جاپان گراؤ تھا۔ وہ رنگون کے جاپان کے ہاتھ پڑ جانے سے بند ہو جائیگا۔ اب اس کے لئے آسام سے ایک نئی سڑک بنائی جا رہی ہے۔ جاپان جانتا ہے کہ وہ چینی پر قبضہ کر سکتا ہے تو اسی صورت میں کہ اسے سامان جنگ ملنا بند ہو جائے۔ اور اسے سامان جنگ پہنچ رہا ہے۔ تو صرف ہندوستان کے راستے۔ ہندوستان پر

وہ قبضہ نہ کرنا چاہیے۔ تو یہی چین کی مزاحمت کو بھارت بنانے کے لئے آسام پر حملہ کرنا پڑیگا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان کی طرف سے بھی جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر چکی ہے۔ وہ جنگ میں شامل ہے۔ اور برطانیہ کے دوش بدوش لڑ رہا ہے۔ درحقیقت مشرقی ایشیا کی جنگ میں وہ برطانیہ کا سب سے بڑا فوجی مرکز بن رہا ہے۔ اس لئے جاپان کی مصلحت سے ہندوستان پر حملہ نہ کرے۔ لیکن وہ ہندوستان کے ساتھ ایک چیز جانتا رہا ملک کا سا سلوک کرنے کا پابند نہیں۔ جرمنی کی بھی یہی خواہش ہوئی کہ ہندوستان پر حملہ ہو۔ کیونکہ اس سے برطانیہ کی پریڈا ٹیوں میں اضافہ ہوگا۔ اس لئے اب ہندوستان کو جاپان کے حملہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہندوستانی تو کچھ زیادہ کر نہیں کر سکتے۔ گورنمنٹ کر سکتی ہے اور جو کچھ اس کے بس میں ہے کر ہی رہی ہے۔ خدا کرے ہمارا ملک جنگ کی بلا سے محفوظ رہے (پر تاپ لاہور کیم مارچ ۱۹۴۱ء)

**یا ورننگٹاں** میرے والدین کو گوارہ مہینہ ۲۸ کو بقضائے اہلی برمن ٹونہ اس دنیا سے فانی سے چلے گئے۔  
 انا اللہ! محمد عبدالحی حال رخصتی  
 (۱۲) میرے والد قبلہ حاجی کریم بخش مدت سے بیمار تھے ۲۰ کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا اللہ! مرحوم پانچ سو و تھے اور نہایت مودعاۃ زندگی بسر کرتے تھے۔  
 دہلوی محمد عروا عطا جالندھری  
 (۱۳) میرے ہم وطن منشی احمد اللہ خان صاحب بنارس دہرادن سبھی اچھے مولانا ابوالقاسم صاحب بنارس کی بڑی صاحبزادی کا عالم جوانی میں برصغیر نوید انتقال ہو گیا۔ انا اللہ! (قمر بنارسی)  
 (۱۴) جناب شیخ محمد عمر صاحب ٹیپس و سابق انگریز میجر بنارس کا پیرائہ سالی میں انتقال ہو گیا۔ انا اللہ! مرحوم چارے مخلصین میں سے تھے۔ والد ماجد حضرت مولانا محمد سعید صاحب مرحوم و مدفون محدث بنارس جس وقت

**دقیقہ شہادت**  
 اپنی اچانک شہادت کا قاضی باغی کی جہانگیری طبعی خروج ہو چکا ہے۔ خدو شہدے کہ آپ اس فریب جہان کی برطانیہ امداد فائز اور مسجد کے لئے جو کچھ مناسب ہو رقم بھیج کر ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ محض برونی اچانک ہاتھ پر مسجد کی تعمیر موقوف ہے۔ دوسرا میں ٹیلر سکڑی تعمیر مسجد اہل حدیث ملکہ قاضی پانہ شہر مظفر۔ یوپی، ۸۰ داخل اشاعت ختم  
**غریب فندہ** میں از فوفی فندہ علیہ۔ سابقہ قباہ اور از سائل عہدہ رجم شل حسن خان ۴۔ عہدہ حسبی عہدہ الشکور سے۔ عہدہ اسماعیل از زانی پور عہدہ شیخ عہدہ اللہ دہر سے۔ جلد بھیجے۔ سائل عہدہ آٹھ ماہ عہدہ ایک سال عہدہ چار ماہ۔ عہدہ ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ ہند فندہ ۱۰۰ (فوت) حافظ عبد اللہ ابو عبد اللہ فانی کا داخلہ غیر حضرات کو چاہئے کہ غریب فندہ کی امداد کرتے رہا کریں۔ یہ ایک مفید سلسلہ ہے۔ اس کی آمد سے نادار اور غرباء کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ مدرسہ مکہ مکرمہ کے لئے از محمد احمد صاحب از چارہ ضلع اعظم گڑھ عشر  
**مدرسہ دینیہ کیلئے** از موصوف عنبر۔  
 ۴ بنارس تشریف لائے تھے اور بنارس میں قیام فرمایا تجویز فرمایا تھا قصب سے پہلے مرحوم کے والد ماجد مرحوم کے یہاں قیام فرما کر مذہب اہل حدیث کی اشاعت بنارس میں شروع فرمائی تھی۔ (قمر بنارسی)  
 (۵) میرے والد مولوی محمد عمر صاحب کا آٹھ سوال کچھ اس دنیا سے فانی سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم کے اہل بیت نے اہل حدیث کے پرانے خریدار تھے۔ محمد احمد از چارہ ضلع اعظم گڑھ  
 (۶) ۲۸ کو والد ماجد حاجی محمد عبد اللہ صاحب انتقال فرما گئے۔ انا اللہ! آپ کی عمر ۱۰۰ برس کی تھی۔ دعاوی امام الدین۔ حاجی حلم الدین۔ حاجی خورشید بخش سلطان شہر (۷) جماعت اہل حدیث مایگاؤں کے صدر جناب سید سرور صاحب کی جوی انتقال کر گئی۔ انا اللہ!

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

الغرضی۔ نام قمر بنارسی کی سوانح عمری۔ قابل دید اور قابل مطالعہ ہے۔ قلم عبد پر۔ غیر لکھنؤ

موسیقی

تازه ترین شهادات ماه جنوری ۱۳۳۷

(رومان ملوانے کا ہے)  
 حکیم محمد سرور ارخان  
 ہمدان شری میٹھ سین ایجنسی امرتسر

دوست و پیار میں کبیرا کی دوکان

\_\_\_\_\_

چھ گئی

\_\_\_\_\_

چھ گئی

\_\_\_\_\_

منہجہ ذیل کتب ناظرین الحمد للہ کی خاطر رعایتی قیمت پر دی جا رہی ہیں بجز  
اس میں صرف چند عدد باقی ہیں۔ اسلئے شائقین جلد منگوائیں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر پھر

\_\_\_\_\_

افطارِ راق - از مولا جلی ثانی مرحوم - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سواٹھویں - قیمت پندرہ روپے :- مکتبہ المدینہ



# تفسیر جلال القرآن مکمل

از نواب محمد یحییٰ حسن خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ  
قرآن مجید کی تفسیر بالکل کیا ہے۔ ہمارے تفسیر  
میں اس کے چند مکمل نسخے موجود ہیں۔ خواہشمند حضرات  
قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ملے کر کے منگائیں  
جن محصولات کو اس کے الگ الگ حصوں کی ضرورت  
ہو یا فروخت کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر دریا جائے کہ  
محمد العزیز تاجر کتب  
مسجد اہل حدیث کو حرم اوقافہ دیخاں

## تایخ اہل الحدیث عربی

مولانا مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی صاحب مدنیہ  
رسالہ بذراعی زبان میں ہے۔ جس میں تاریخ  
اہل حدیث بیان کرتے ہوئے فاضل و مفید  
بعض معرکہ الآراء مسائل کو ثابت کرتے ہوئے  
ناجید کا مصداق طائفہ اہل حدیث کی بے شکور اثر  
ارجمہ۔ ہم اہل حدیث ہی کے لئے۔ لکھائی چھاپا  
اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۱۰ روپے  
تایخ تبلیغ اسلام اس رسالہ میں آفاقی اسلام  
کے واقعات متعلقہ تبلیغ و اشاعت اہل جاویدان کاغذ  
کا ذکر ہے۔ قیمت ۵ روپے۔ معمولی کتب و جہڑی بزم خیر  
مترجم۔ کتاب کی اصل عربی عبارات  
تخلیۃ الطالبعین ہا اعراب ہے جس کے ساتھ ساتھ  
جس السطور میں سلیس لغت و میں عربی عبارت کا ترجمہ کیا  
گیا ہے۔ حاشی پر فروع الغیب کا ترجمہ مرقوم ہے۔ اخیر  
میں فہرست مضامین میں ہے۔ جلد میں ۶۰۰ صفحات  
کے لئے پر صاحب کا اصل کلام پیش کر دینا کافی ہے  
لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ ڈھنگی۔ ضخامت و  
تخلیق ۲۰۰۰ کے ایک ہزار صفحات۔ جلد  
منگوائیں۔ قیمت ۵ روپے۔ معمولی اک سچے

رجسٹرڈ ایل ممبر ۳۵۲

## فتویٰ اشرف مسکن

امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے عربی رسائل کا  
اندر ترجمہ۔ اس میں نئی ایک  
معرکہ الآراء مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند جلدی عنوان  
حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ راجعہ کے پاس دعا۔ ۲۔  
دفعہ اہل کے آداب۔ ۳۔ توسل کا طریقہ (۴)۔ بت چنی  
(۵)۔ شیخ عبد الغفار جیلانی کا دفعہ۔ ۶۔ قبر کے خاکے  
سے دعا۔ ۷۔ استجاب دعا کے اوقات و مقامات  
وغیرہ۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۰ روپے  
امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اختلافی مسائل کے  
خلاف الامت متعلق یہ رسالہ لکھا ہے جو قول  
نصیل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر شدہ اس خوبی سے بیان کیا ہے

## عثمانی برقی پریس امرت

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لہندے کی چھپائی  
نہایت عمدہ۔ رنگ دار۔ سادہ آدھان۔ جوں پر  
حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کتب  
پبلش۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خط۔ پرنٹ فارم  
رجسٹر اڈریس وغیرہ چھپوانے ہوں تو ہم  
تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت توجہ دینا  
کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد  
خود کا کتب بن جائیں گے۔  
چہ۔ نیچر عثمانی برقی پریس ہال بازار امرت

## خطبات احمد علی

یہ کتاب مولانا احمد علی صاحب  
خطبات احمد علی لاہوری کے جمع کئے تیرہ خطبات  
کا مجموعہ ہے جو آپ نے ختمتہ مذہبی مباحث کے متعلق  
مستطوف فرمائے ہیں۔ دھندل اندیشی کے لئے خطبات  
بہت مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵ روپے  
جس میں مذہب اہل حدیث  
فقہ محمدیہ کلال کے تمام فقہی مسائل کا مفصل  
بیان ہے۔ سات جلدیں ہیں۔ قیمت چار روپے۔  
پتہ۔ نیچر دفتر احمدیہ امرت  
ملنے کا۔

## نیچر دفتر احمدیہ امرت

## ماسکولہ اسلام

کے شامل اند جنوب میں جس میں محمد بن گورنر دیا ہے  
لینے گراؤ کے علاوہ جس میں فوجی مسجد ہو گئی ہے۔  
دہلی کی اطلاع ہے کہ مسکولہ سے آئے ہوئے  
ہندوستانیوں میں سے اکثر کا بیان ہے کہ دشمن کے  
مقبولہ علاقوں میں جو چند وستانی رہ گئے ہیں وہ  
عام طور پر اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔

## اندن کی اطلاع

اندن کی اطلاع ہے کہ بمطابق کے ایئر فورس  
نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس واقعہ ہمارے دور  
جواز مختلف مندوں میں پڑھ لکھ لہروں پر سفر کر رہے ہیں  
مگر ہر داز اندن کا اعلان منظر ہے کہ فوجی

## پراشوت فوج

پراشوت فوج نے کا بیاب حملہ کیا اور اپنا کام  
کر کے واپس آگئی۔

## دہلی کا ایک سرکاری اعلان

دہلی کا ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ  
تینوں تاروں چھڑی شہر مخطوط ہے۔ منی آمد و غیرو  
کی ترسیل کا بعضی طور پر بھی کمی ہے البتہ ہوائی ٹاک  
کے ذریعہ بھی سفر کیا جاسکتا ہے۔  
بوسے کہا ہے۔ جن سے کہ جرمنی ایمان کے راستے  
ہندوستان پہنچنے کی کوشش کرے۔

## مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے

قادیان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس ناؤں وقت  
میں ہندوستانیوں کے لئے اور کوئی پروگرام نہیں  
سوائے اسکے کہ وہ ایک دوسرے کی مخالفت کیلئے  
اپنے آپ کو تیار کریں۔

## ۱۹ فروری کی صبح کو الہ آباد سے ۵۰ میل

بھارت میں گاڑی کی مال گاڑی سے ٹکرا ہو گئی۔  
اس حادثے میں ۱۴ آدمی ہلاک اور ۷ زخمی ہوئے۔  
کونسل آف سٹ

## پاس ہو گیا کہ اگلو کو

ہندوستانی متروک کیا جا

۱۹ فروری کی صبح کو الہ آباد سے ۵۰ میل  
بھارت میں گاڑی کی مال گاڑی سے ٹکرا ہو گئی۔  
اس حادثے میں ۱۴ آدمی ہلاک اور ۷ زخمی ہوئے۔  
کونسل آف سٹ



یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۹ نمبر ۱۱

## شرح قیمت اخبار

دلیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے  
روم و جاکیر داران سے ۱۰ روپے  
عام خسرہ داران سے ۱۰ روپے  
ششماہی ۵ روپے  
اہل ہما سے سالانہ ۱۰ روپے  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ روپے

اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال نامہ لکھنا  
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)  
مالک اخبار اہلیہ امرتسر  
ہونی چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳۹ نمبر ۱۱

امریکا

تاج الدین احمد صاحب

پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلمہ

دفعہ الجلیہ

امرتسر

چوک کڑہ بھائی

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱  
۱۳ - نومبر ۱۹۰۳

مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

## اخراج و مقاصد

۱۔ حق اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
۲۔ مسلمانوں کی عقائد اور جماعت اہل حدیث کی خصوصیات و مذہبی خدمات کرنا۔  
۳۔ غیر مسلموں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
۴۔ قواعد و ضوابط  
۵۔ قیمت ہر ماہ پینگی آفی چاہئے۔  
۶۔ چھاپ کیلئے جو اپنی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے  
۷۔ مضامین و رسائل بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔  
۸۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
۹۔ ہر رنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۲۴ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء

## خطاب بہ مسلم

(از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکر اور ضلع گولڑا گانہ)

کھول آنکھیں قوم ہے تیری ذہن و خوار دیکھ  
بستر راحت پہ سونا اب مناسب ہے نہیں  
تیرے مستقبل پہ چھائی ہیں عجب بادیسیاں  
آج ہے تیرے جن پرورش باد خزاں  
ہو رہی ہیں کوششیں تیرے مٹانے کے لئے  
جس جگہ کل کو خنجر تیری عظمت کی صدا  
تیرے گلشن کو ضرورت ہے کہ تو بیدار ہو  
عشق سنت ایمان کے قوم تھائی سدا کبھی  
بستر غفلت اٹھا کر رکھ دے اب اسے مراخرو  
کھول آنکھیں انقلاب دہر کے آثار دیکھ

کس قدر بگڑا ہوا ہے ماشے حال زار دیکھ  
کوہ میدان عمل میں وقت کی رفتار دیکھ  
دیکھ کڑوری تو اپنی قوت اغیار دیکھ  
جھڑپ کے پس کستور گلشن کے برگ و بار دیکھ  
چشم باطل کے لئے تو ہے مثال خسار دیکھ  
آج وہ اجڑے ہوئے اپنے در و دیوار دیکھ  
سوکھ کر مرجھانے جائے یہ تیرا گلزار دیکھ  
ہست گننا ہو گیا ہے اب تو اعیانہ دیکھ

## فہرست مضامین

نظم و خطاب بہ مسلم - - - - - ۱  
آفتاب الاخبار - - - - - ۲  
کیا مولانا اسماعیل عظیمی مقلد تھے؟ - - - ۳  
کیا عیسائی اور آریہ مرزائیوں سے بھائے ہیں ملک  
قادیان سے عیسائیوں کی تائید - - - - ۴  
مسائے خیری - - - - - ۵  
فتنہ انکار حدیث - - - - - ۶  
طلبائے مدارس عربیہ اور قرآن مجید - - - ۷  
جزوہ انوکھ منی - - - - - ۸  
ابو فاضل بریلوی - - - - - ۹  
شاعرے - - - - - ۱۰  
کلی مطلع - - - - - ۱۱  
اشعارات - - - - - ۱۲

# انتخاب الاجناس

۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء

مرکزی اسمبلی میں مرکزی ممبرانے اعلان کیا کہ جو لوگ ملک میں اعلیٰ اور پائیدار علاقوں میں رہ گئے ہیں انکے گھر والوں کو مدد دینے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔ بعض علاقوں میں اشیاء خرد ونی تقسیم کرنے کا سوال بھی حکومت کے زیر غور ہے اور ان مطلب کے لئے ایک کمیٹی بنائی جا رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ جو آثار فروخت کیا جائیگا۔ اس میں چالیس فیصدی جو اور ساٹھ فیصدی گندم ہوگی۔ ۱۰ س فا فرنٹ ۵ روپے فی من ہوگا۔

نواب مرشاہ نواز آف مدوٹ ممبر پنجاب اسمبلی اور ممبر پنجاب صوبائی مسلم لیگ حرکت قدب بند ہونے سے لاہور میں فوت ہو گئے۔ انشاء اللہ

کاغذ کی گرائی اور کپالی کی وجہ سے پنجاب ٹیکسٹ بائیکمیٹی نے کتب خردشوں کو اجازت دی ہے کہ وہ نصاب کی کتابوں کی قیمتوں میں دس فیصدی اور لائبریری کتب میں ۱۲ فیصدی اضافہ کر سکتے ہیں اور آئندہ ان کتابوں کو تیس کی بجائے ۲۴ پونڈ وزن کا کاغذ لگا سکتے ہیں۔

نیویارک (امریکہ) کی ایک اطلاع ہے کہ بحرالفاظ کی جنگ میں جاپان کے ۱۰۹ جنگی اور تجارتی جہاز مارچ تک فرق کئے گئے ہیں۔ اور ۸۶ کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔

امریکہ اور جاپان کے وندیزی ہٹ کو اڈر ہڈ ونگ کے درمیان تار کا سلسلہ کٹ چکا ہے۔

رنگون کی اطلاع ہے کہ جاپانیوں نے برا کے شہر پایاگی پر قبضہ کر لیا ہے۔

آج ۹ مارچ تک جاپانی فوج رنگون تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

جاوا میں جاپانیوں کی ایک لاکھ سے کہیں زیادہ فوجیں جمع ہیں۔

نیویارک کی اطلاع ہے کہ امریکا نامہ راپس شمالی اور جنوبی امریکہ کے قریبی سمندروں میں دھن کی آمدوزیادہ مرکز کم کار ہیں۔ اور کچھ عرصہ کیلئے جہازوں کی آمدورفت بند کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی کی مرکزی اطلاع ہے کہ ہندوستان برما جو اتر مشرق الہند۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ساتھ جوائنٹ ڈاک کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔

## خریداران برما وزنگون

کے نام اخبار المجلد ۱۲۔ بھول رو ایک جاتا تھا اگر المجلد ۱۲ فروسی سمندریہ ذیل خریداروں کی فہرست واپس آگیا ہے اس لئے یہ حضرات جس جگہ قیام فرما ہوں اپنے تہہ سرائی میں دیں تاکہ انکو اخبار بھیجا جائے۔ دیگر ناظرین میں سے کوئی صاحب ان کے موجودہ پتہ سے واقف ہوں تو وہ بھی اطلاع دیں۔ سرورست نا اطلاع ان کے پتے محفوظ رکھے جائیں گے۔

(۱) ۱۹۴۳ء مائی اسماعیل صاحب ۵۰ رنگون انیس روڈ سے منگ۔ رنگون۔

(۲) ۱۹۴۱ء ایم محمد ابراہیم احمد منیر امار ڈویور چٹ ۵۰۔ ۲۵ سٹریٹ رنگون۔

(۳) ۱۹۴۳ء محمد بن ولی جونا گڑھی مفت آدم بی حاجی اولڈ اینڈ کو ۹۹۸۹۸۹۸۹۸۹ سٹریٹ رنگون۔

(۴) ۱۹۴۳ء ایم ایم مرغوب احمد ۳۰۰ نقل ٹریٹ رنگون (۵) ۱۹۴۳ء ایم ایم سارچیف بیلر بیاگو۔ برما۔

(۶) ۱۹۴۳ء ایم محمد اسماعیل کاشانی ملٹری پولیس مار ۱۲۸۹۹۹۹۹۹۹ مولوی دوست محمد خان پیش امام جامع مسجد منجنان۔ برما۔

روسی فوج نے مولنڈک و بازادو کے ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس جگہ جرمنوں نے نہایت مضبوط قلعہ بندیاں قائم کر رکھی تھیں۔

انڈونیشیائی کی اطلاع ہے کہ جرمنی میں موسم بارش کے جارحانہ اقدام کے متعلق جو مشورے ہو رہے ہیں اس سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ جرمنی مدد کی تلاش میں ہے۔

۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء

۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء

## سوا دو سال میں جاپانیوں کے

لندن ۱۰ مارچ۔ وزارت بحریہ کے ایک اعلان مطابق سوا لاکھ نو دھن کے اتحادی جہازوں کے ستمبر ۱۹۴۵ء سے لیکر ستمبر ۱۹۴۶ء تک دشمن کے جہازوں کی ذبحی اقدامات کی وجہ سے نقصان اس کے مقابلے میں اسی مدت میں دشمن کے ۴۰ لاکھ نو دھن کے تجارتی جہاز غرق کئے گئے۔ اعلان میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ اتحادیوں کے

بحری نفع خان میں برطانیہ اس کے طرفدار مالک اور غیر جانبدار مالک سب کے جہاز شامل ہیں۔ اس کے برعکس دشمن کے جو جہاز غرق کئے گئے۔ ان میں سرف ان کے اپنے جہاز شامل ہیں۔ اس سلسلے میں یہ امر بھی ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے۔ کہ اتحادیوں کے جہاز جنگ کے دوران میں ساتوں سمندروں میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ مگر دشمنوں کے جہاز

بندرگاہوں میں بحری اڈوں میں بند پڑتے ہیں۔ اور اپنے ساملوں کی بندرگاہوں کے درمیان نقل و حرکت کرتے رہتے ہیں۔ ایسا بہت کم اتفاق ہوا ہے کہ دشمن کے جہازوں نے دور دورہ علاقوں کے غیر جانبدار مالک کے لئے سفر کیا ہو۔

سلسلہ کی آخری ششماہی میں اتحادیوں کے نقصانات کی مابور اوسط اس اعلان میں لاکھ ۸۰ ہزار دھن بیان کی گئی ہے۔

حقیقۃ الفقہ { مولانا مولانا محمد سعید

جے پوری۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔

کافہ عمدہ ہے۔ قیمت پیر ڈیڑھ روپے

کتاب التوحید مترجم۔ مولانا شیخ الاسلام

عبد الوہاب صاحب مرحوم محمدی۔ اعلیٰ

با اعراب آدو ترجمہ بالقرآن

جے قیمت پیر دو سو

۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء

سیرت ابن عباس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سوانح عمری۔ قیمت فی جلد ۱۰ روپے۔ غیر اعلیٰ شائع

بسم الله الرحمن الرحيم

# اہل بیت

۲۴۔ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ

## کیا مولانا اسماعیل شہید مقلد تھے؟

قدرت کا قانون ہے کہ جس چیز سے انسان محبت رکھتا ہے اس کو ہر طرف وہی نظر آتی ہے۔ ایک عربی شاعر اس کا نقشہ یوں دکھاتا ہے۔

امریدا لانی ذکرها ذکا لندا  
تمثل لی لیسلی بکل سبیل  
یعنی میں لیلی کا ذکر بھولنا چاہتا ہوں لیکن وہ ہر راہ میں میرے سامنے آجاتی ہے۔

یہی معنی میں اس مصرعہ کے ظہور  
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے  
ادباً بقلید ہر مقلد نظر اٹھاتے ہیں اسی قانون قدرت کے ماتحت اُن کو تقلید ہی تقلید نظر آتی ہے۔ سب سے پہلے ان کی نظر امام احمد رشتی پر پڑتی ہے ان کو بھی یہ لوگ امام شافعی پر مقلد بنا دیتے ہیں حالانکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں امام شافعی کا بعض مسائل میں رد بھی کیا ہے اور امام موصوف کا نام بھی سادے لفظوں میں (قال ابن ادریس) لکھا ہے۔ باوجود اس کے ان کو امام شافعی کا مقلد کہا جاتا ہے یا للجب

گذشتہ ایام میں حضرت شاہ ولی اللہ درس مرہ کا ذکر غیر رسالہ الفرقان بریلی میں درج ہوا تھا۔ اس میں بھی اسی قانون قدرت کا جلوئی نظر آتا تھا۔

مفسرین نگاروں نے عموماً شاہ صاحب ممدوح کو حنفی مقلد بتایا تھا۔ جس کے متعلق انہی دنوں اہل بیت میں مفصل بحث ہوئی تھی۔ جو ملکی فضلاء عبادت ہونے پر رسالے کی شکل میں بھی شائع ہو گئی۔ انشا اللہ! آج اسی کا ترجمہ ہمارے سامنے ہے۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ رسالہ المنقذ دیوبند میں ایک فتویٰ شائع ہوا ہے جو سچ سوال درج ذیل ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا اسماعیل مقلد تھے یا غیر مقلد؟ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حنفی مقلد تھے۔ سوال و جواب کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو غیر مقلدین یہ کہتے ہیں کہ وہ غیر مقلد تھے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ حقیقت میں وہ غیر مقلد تھے یا حنفی تھے۔ جیسا کہ بعض علمائے دیوبند کہتے ہیں۔ اگر حنفی المذہب تھے تو اس کے ثبوت میں اُن کی کوئی تصنیف اُردو یا بدرجہ مجبوری فارسی کی ہو جس سے ثابت ہو کہ حنفی المذہب تھے۔ آپ پیش کر سکتے ہیں۔ اگر وہ خدا خواستہ غیر مقلد ہیں تو اُن کی تصانیف کو دیکھنا کیسا ہے۔ اور علمائے دیوبند انکی بہت حمایت کرتے ہیں۔ اگر وہ غیر مقلد ہیں تو ان کی

حمایت کرنے سے کیا فائدہ۔ مجھ کو ایک شخص نے تقویۃ الایمان کا حوالہ دکھایا جس میں ایک فصل ہے بیان در رد تقلید۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض دیگر تصانیف مولانا مرحوم موجود ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ دعویٰ ان کا صحیح ہے یا غلط۔ اور اُن کی تصنیف علاوہ تقویۃ الایمان کے اور ضراط مستقیم اور منصب امامت کے دوسری بھی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے۔ منصب امامت اور "ضراط مستقیم" کے مسائل سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ حنفی المذہب ہونا۔ جہاں بانی کر کے ان چار باتوں کا جواب دیا جاوے۔ کیونکہ ان کے متعلق متضاد علامات مشہور ہو رہے ہیں۔

**الجواب** حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید حنفی المذہب عالم ربانی اور بزرگ تھے اور دیوبند میں بہت زیادہ ساعی تھے۔ ہر دینی کام میں جہاں ذرا بھی خلل دیکھتے تھے اُس کا رد فرماتے تھے۔ مسئلہ تقلید میں بھی ہندوستان میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے جیسا کہ غیر مقلدین نے تقلید میں تفریط کی اور تقلید کو شرک۔ مقلدین کو شرک قرار دیا۔ اثر سلف پر تھیں و تشیع کو شیوہ بنایا۔ اسی طرح بعض مقلدین نے تقلید میں فلو اور افراط سے کام لیا کہ اگر مجتہدین کو چھوڑ کر ہر پروتھ کی تقلید شروع کر دی خواہ اس کا فعل قول شریعت کے دائرہ میں ہو یا نہ ہو۔

تقویۃ الایمان میں چونکہ تمام رسوم بدعیمہ رد نہ کیا گیا ہے۔ اس لئے اس غلو اور افراط فی التقلید کو ہی منع فرمایا گیا ہے۔ اسی کے متعلق یہ فصل لکھی گئی ہے۔ جیسا کہ خود تقویۃ الایمان کی عبارت مندرجہ ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔

سو سننا چاہئے کہ اکثر لوگ مولویوں اور درویشوں کے کلام اور کام کو سن کر منہ پرکھتے ہیں رالی قولہ ان مولویوں اور درویشوں کے

تقویۃ الایمان - ستر سالہ علامت انتشار و تہذیب القرآن و رسالہ راہ سنت و خیر شیعہ و تقویۃ الایمان - بیت علیہ السلام

قول و فعل کے خلاف کوئی اہل بیت احمدیہ نہ ہو  
تو اس کا انکار اور اس کے مطلب میں ہرگز  
کرنے کو موجود ہو جائیں ۱۰

اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت شبیب  
مطلقاً تقلید کو منع نہیں فرماتے بلکہ صرف اس  
قلو اور افراط کو رد کرتے ہیں کہ اگر دین مجتہدین  
سے گدگد کرکس و نامکس کا تشدد اختیار کر لی جائے  
یا یہ اسی فصل میں اگر مجتہدین کی تقلید کی  
خود ہدایت فرمائی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:  
تو ایسی بات پر تینی جس میں کوئی نص صریح قرآن  
حدیث و اجماع میں موجود نہ ہو۔ مجتہدوں کے  
قبول صحیح کے موافق میں کرے پر وہ مجتہد بھی  
ایسا ہو جس کا اجتہاد امت کے اکثر عالم  
مسلمانوں نے قبول کیا جو جیسے امام اعظم کو  
امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد الخ  
نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۱

در سالہ المفق و یوبند بابت ماہ ذی قعدہ ذی الحجہ  
۱۳۷۴ھ صفر ۲۴-۲۸

الحديث الثالث | مولانا شبیب کا جو فتویٰ "المفق" نے نقل  
کیا ہے بعد میں بھی حکم معیار الحق میں ملتا ہے۔ اگر تیار  
تعلیل یہی ہے تو اس پر دونوں صاحبوں کا اتفاق  
ہے۔ ہمارا بھی اسی پر صاف ہے۔ مگر اس کی تفصیل  
جو مولانا شبیب کی اسی کتاب "تقویۃ الایمان" میں  
ملتی ہے قابل لحاظ ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-  
سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے  
کلام کو اصل رکھیں اور اسی کی سند پکڑ لیں  
اللہ اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیکھے اور جو قصہ  
بزرگوں کا یا کلام مولویوں کا اس کے موافق  
ہو اس کو قبول کیجئے اور جو موافق نہ ہو اس کی  
سند نہ پکڑ لیں۔ (ص ۳۱)

یہ ہے مولانا کا مسلک کہ آپ قرآن و حدیث کو اصل  
اور سند قرار دیتے ہیں اور بالذات انہی پر  
نظر ڈالنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی  
ارباب تقلید کا ملک بھی ملاحظہ کیجئے۔ جو یہ ہے

اما المقلد فمستند بقول مجتہد  
و مسلم الغیوت ایضاً توفیح

یعنی مقلد کی سند اپنے امام کا قول ہے۔  
حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو دونوں فریق مانتے  
ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ جو فریق حسب ہدایت مولانا شبیب  
پہلی نظر قرآن و حدیث پر ڈالے وہ غیر مقلد بالذات ہیں  
جو کہ اور جو فریق پہلی نظر امام کے قول پر ڈالے اور  
بحسن ظن اسی کو واجب العمل سمجھ کر گو مزید اطمینان  
کے لئے قرآن و حدیث کو بھی دیکھے وہ سب تصریح  
علماء اصول مقلد ہے۔ یہی مسلک علماء دیوبند  
(دومنیت علیہم السلام) کا ہے۔ اس وقت ہم اس مسلک  
کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے صرف یہ دکھانا  
چاہتے ہیں کہ مولانا شبیب کا یہ مسلک نہ تھا بلکہ وہی  
مقاہرہ مودع نے خود بتایا ہے۔

مولانا کے مسلک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب  
تنویر الیقین سے ہوتی ہے جو مسئلہ رفع یدین کے  
اثبات میں ہے۔ جس کا خلاصہ ان دو نقلوں میں ہے  
جو مولانا نے اپنے دیباچہ میں لکھے ہیں:-

یثاب فاعلم ولا یلام تارکہ  
یعنی عند الرکوع رفیع یدین کرنا ثواب کا کام ہے۔  
ناظرین کرام! کیا فرق یدین کے متعلق علماء  
حنفیہ کا یہی مذہب ہے؟ اگر یہی ہے تو نعم الوفاق  
و جند الافواج۔ مختصر یہ ہے کہ مولانا اسماعیل  
شبیب کا مسلک وہی تھا جو ان کے دادا مرحوم  
شاہ ولی اللہ صاحب قدس دست و سرار ہم کا تھا کہ اولاً  
و بالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔ گویا ان کا  
یہ قول تھا:-

اسے داغ مقلد میں اسی طرز کے ہم بھی  
ہر شر میں ہو بلبل شیراز کا انداز پیدا  
اجماع حدیث

تقویۃ الایمان - تذکرہ الاخوان و رسالہ حارثی  
الاشراہ و رسالہ راہ منت و خط مولانا شبیب و فتویٰ  
مولانا رشید احمد گنگوہی :- قابل مطالعہ ہے قیمت  
پہلے ملے کا پتہ :- منیر و فترا لحدیث امرت سر

قادیانی مشن

کیا عیسائی اور آریہ مرزائیوں  
بھاگتے ہیں؟

شاید ایسا ہو

شاعر لوگ اپنے شاعرانہ خیال میں کہا کرتے ہیں کہ  
آج میں وہ ہوں کہ رسم کو بھی گڑا لوں  
پہاڑ ہووے تو اک آن میں ہلا ڈا لوں  
قادیانیوں کی بھی یہی کیفیت ہے۔ ہم نے الحمد للہ  
۱۳۔ فروری ۱۳۷۴ء میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب متونی  
نے جو دعویٰ کیا تھا کہ ہم احمدیہ کی تعصیف کے  
بعد مذہبی مجاہدات ختم ہو جائیں گے یہ کیا ایسا ہو گیا؟  
یعنی ہر قسم کے مذہبی جھگڑے ختم ہو گئے۔ انکے جواب  
میں قادیانی اخبار الفضل اپنے شاعرانہ خیال میں  
لکھتا ہے:-

"گزشتہ پرچہ میں مختصر بتایا جا چکا ہے کہ حضرت  
مسح موعود (مرزا صاحب) نے اپنی تعصیف  
براہین احمدیہ کے متعلق جو یہ فرمایا تھا کہ اس  
کتاب سے ہمیشہ کے لئے مجاہدات کا خاتمہ فرج عظیم  
کے ساتھ ہو جائیگا۔ یہ پورا ہو چکا ہے۔ کیونکہ  
عیسائیوں اور آریہوں نے احمدی مبلغین کے  
ساتھ شانہ سے اور مجاہدے کرنے بند کر دیے  
ہیں۔ اور اس بارے میں اعلان بھی کر چکے ہیں  
یہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے پہلے فرج  
دلائل اور حقائق کا ہی نتیجہ ہے۔ دہندہ پہلے تو  
آریہ اور عیسائی مسلمانوں کو مجاہدات کے لئے  
جلیج پر جلیج دیا کرتے تھے۔ اور مسلمان ان کے  
آگے بھاگتے پھرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ذریعہ  
یہ اسلام کے غلبہ اور فتح عظیم کا کوئی معمولی ثبوت  
نہیں۔ لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب  
اسے کچھ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔

الحديث الثالث - از مولانا شبیب - تصوف کے بارے میں ہے - قیمت - منیر و فترا لحدیث

جس کو اسے کچھ وقت حاصل نہیں۔ بلکہ اس نے  
کما حدیث کے متعلق ان کی آنکھوں پر پانی پڑا  
پڑا ہوا ہے کہ وہ صبح سے دو صبح حقائق اور خود  
تسلیم کر دے اصول ہی انہیں نظر نہیں آتے۔  
(الفضل قادیان ۱۵ اپریل ۱۹۴۲ء ص ۱۷۱)

**الفضل** ان کے جس مضمون نگار نے ہمارے  
جواب میں یہ نوٹ لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی  
نوجوان تکلم ہیں۔ جو ابھی اس میدان میں آئے ہیں  
اس لئے وہ ہمارے سوال کو سمجھنے بغیر جلدی میں جواب  
دینے بیٹھے گئے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ براہین امدیہ  
جو ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳۵۹ھ میں طبع ہوئی تھی  
اس کی طباعت کے بعد آریوں اور عیسائیوں سے  
جتنے مباحثات ہوئے کیا ان کا کوئی شمار ہے؟ ہرگز  
نہیں۔ یہاں تک کہ سرفہ میں بمقام امیر خود مرزا  
صاحب کا مباحثہ عیسائیوں کے ساتھ چند روز  
تک ہوتا رہا۔ جس کا ذکر قادیانی امت بڑے فز سے  
کیا کرتی ہے۔ اس مباحثے کے آخری دن خود مرزا صاحب  
نے اعتراض کیا کہ ایسے مباحثے تو اور لوگ بھی  
کرتے ہیں۔

اسی طرح آریوں کے سالانہ جلسوں میں مباحثے  
ہوتے رہے ہیں۔ اور مرزائی اور غیر مرزائی سب سلمان  
ان میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ  
جلسوں میں ہر سال بڑا ازدحام مباحثہ ہوتا تھا۔  
جس میں ہم بھی برابر حصہ لیا کرتے تھے۔ دیوریا ضلع  
نورنگہ پور اور نگینہ ضلع بجنور (دیوبند) کے مباحثات  
بہت مشہور ہیں جو آریہ سماج اور مسلمانوں کے مابین  
علیٰ الترتیب سب سے پہلے میں ایک ایک جہت تک ہوتے  
رہے۔ جن کی ... دو ہزار میں مطبوعہ کتب میں  
شائع شدہ ملتی ہیں۔ دیوبند میں بھی مسلمانوں اور  
آریوں کے مابین مباحثے ہوتے رہے۔ جن میں  
آریوں کی طرف سے سوامی بدھ شاندھ اور مسلمانوں  
کی طرف سے فقیر احمد دوسرے علماء بھی پیش ہوتے  
رہے۔ خاص مباحثوں کے مباحثے بھی عیسائیوں  
سے ہوتے رہے۔ جن میں عیسائیوں کی طرف سے

حافظ احمد مسیح اور مرزا یحییٰ کی طرف سے بابو غلام الدین  
شکری اور شیخ عبدالحق وغیرہ پیش ہوتے تھے۔  
اسی طرح مختلف مقامات اور مختلف اوقات میں  
مباحثات ہوتے رہے ہیں۔ چند روز ہوئے کہ موضع  
دیور وال ضلع امرتسر میں عیسائیوں اور مرزائیوں میں  
مباحثہ ہوا۔ اس سے چند روز قبل موضع پھیر وچی  
(قریب قادیان) میں عیسائیوں اور مرزائیوں میں مباحثہ  
ہوا۔ اسی زمانہ کے قریب کا واقعہ ہے کہ پلادی عبدالحق  
عیسائی مناظر بنوڑ ضلع قادیان میں پہنچا۔ مگر مرزائیوں  
نے کسی مصلحت سے اس سے مباحثہ نہیں کیا۔  
مختصر یہ ہے کہ واقعات صحیح بتا رہے ہیں کہ آریہ  
اور عیسائی مباحثان مرزائیوں سے مغلوب یا مغلوب  
ہو کر خاموش نہیں ہوتے۔ ہاں اس میں شک نہیں  
کہ ملکی نقصان جو کمہر لگتی ہے۔ ہر جماعت پر کچھ تو  
سیاسیات کا غلبہ ہو گیا ہے اور کچھ جنگی واقعات  
کا اثر غالب ہے۔ اس لئے مذہبی مباحثات کا وہ  
زور شور نہیں رہا جو آج سے دس بیس سال پہلے تھا  
اگر براہین امدیہ اور دیگر تصانیف مرزائیت کا اثر ہوتا  
تو مباحثات مذکورہ اور غیر مذکورہ وقوع پذیر نہ ہوتے  
ہاں ہم کو اس بات کے اظہار میں بھی معذور  
سمجھنا چاہئے کہ عیسائی مناظر واقعی مرزائیوں سے  
مباحثہ کرنے میں دلی نفرت محسوس کرتے ہیں کیونکہ  
اس کے متعلق ہمارا جواب قابل غور ہے۔ ذرا تو بڑے  
سنئے! — مٹی سرفہ میں مرزا صاحب نے  
ڈپٹی آفیم عیسائی مناظر کے سامنے کہا تھا کہ آپ  
پندرہ بیسینے کے اندر میں تو میں جھوٹا شیروں کا  
میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھے پھانسی پر لٹکا دیا  
جائے۔ (جنگ قدس ص ۱۵۸) مگر واقعہ یہ ہوا کہ  
ڈپٹی آفیم اس میعاد کے اندر نہیں مرا۔ یہ میعاد  
۵ ستمبر ۱۹۳۱ء کو ختم ہو گئی۔ چٹی ستمبر کو عیسائیوں  
نے آفیم کو گاڑی میں سوار کر کے شہر امرتسر میں  
اس کا جلوس نکالا۔ جس میں وہ یہ اشعار پڑھتے تھے  
ایسی مرزا کی گت بنائیں گے  
سارے اہام بھول جائیں گے

خاتمہ ہو دیگا نبوت کا  
پھر فرشتے بھی نہ آئیں گے  
اس کے ساتھ ہی یہ آواز بھی آتی تھی سے  
غضب ہے مجھ پر شکر! چٹی ستمبر کی  
نہ دیکھی تو نے نکل کر چٹی ستمبر کی  
اسی قسم کی بہت سی نظمیں ان دنوں شائع ہوئیں جن کو  
ہم نے رسالہ اہامات مرزا میں جمع کیا ہوا ہے۔  
ناظرین ملاحظہ کر سکتے ہیں۔  
چونکہ اس پیشگوئی سے مرزا صاحب کے ذاتی  
دعویٰ کی تردید ہوتی ہے اس لئے گمان غالب ہے  
کہ عیسائیوں نے خفیہ طور پر اپنے مناظرین کو بتایا  
ہوگا کہ یہ لوگ وہی ہیں جن کا حسب تعلیم انجیل مسیح  
سے پہلے آنا ضروری ہے۔ اس لئے ان کو خطاب نہ  
کر دے۔ پس اسی کا اثر ہے کہ مسیحی مناظر عام طور پر  
قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ کرنے پر توجہ نہیں کرتے  
ہم توجہ کا اصل سبب یہ نہیں کہ وہ ان کے دلائل  
قاہرہ سے ڈرتے ہیں بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ  
وہ اپنے کو فاجعہ جماعت مرزائیت سمجھ کر اس کو نظر انداز  
کئے ہوئے ہیں۔ برعکس اس کے جماعت مرزائیت  
اس کو اپنی فتح سمجھتی ہے۔ اگر یہ فتح حقیقی ہوتی تو  
ہم بھی اس فتح پر ایک شہر ان کی نذر کرتے۔  
ناوک نے تیرے عید نہ چھوڑا زمانے میں  
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

## قادیانی عیسائیوں کی تائید

دینے میں ایک شریف قوم بتی جنہوں نے  
اسلام کے مقابلے میں اہل مکہ سے اتحاد پیدا کر کے  
مشرکوں کے حق میں یہ کہنا شروع کر دیا تھا  
ہولاء اھدی من الذین آمنوا سبیلاً  
یہ مشرک مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یاب ہیں۔  
یہی کیفیت قادیانی جماعت کی ہے۔ عیسائیوں سے  
مباحثہ ہوا جس کا ذکر اجماعیہ مورخہ ۴۴ نمبر ۱  
مطبع میں ہو چکا ہے۔ مسئلہ الوہیت مسیح تھا۔

اسلام اور مسیحیت - عیسائیوں کی تین جدید کتب کا مدعی جواب از مولانا ابوبکر عثمانی - قیامت پور رنجیٹ پور

مگر چونکہ اس نواح کے مسلمانوں نے مرزائی مناظروں کو پیش کرنا پسند نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے وہاں پہنچ کر اطلاع ہوئی۔ پس پھر کیا تھا! افضل نے سارا دھاپے بھائی عیسائیوں کی فتح پر نزع کر دیا۔ خوب کھٹاکہ وہاں مولوی شہداء اللہ کو بات کرنی نہ آئی، مہیسی پوری غالب رہے۔

عیسائیوں! نادانان سے تو ہمیں ہی امید تھی، کیونکہ ان کو صدمہ تھا۔ لیکن آپ نے ہی اگر قادیانی شہادت کو اپنی فتح پر پیش کیا تو باد رکھو جو لوگ وہاں رہتے وہ یہ کہیں گئے جیکے دزد باشندہ دگر پردہ دار

## صدائے خیری

(از مولوی محمد عبدالغفار صاحب نیری دہلی)  
یہ خادم عرصہ درازی دشت نوردی کے بعد پھر ایک بار علماء و اکابران اہل حدیث کی خدمت میں بذیل عرض کرنے کی جہات کرتا ہے۔  
اس عرصہ درازی کی مادیہ پیمانی کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمانوں کے بے شمار موجودہ فرقوں میں سے اہل حدیث کی اصلاح زیادہ آسان ہے کیونکہ ان کا قول اور دعویٰ ہے کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ پر جاں مسلم داشتن  
لہذا ان کی اصلاح کے لئے ان کو اہل حدیث ہونے کے زبانی دعوے سے نکال کر عامل بالاحادیث بنانا ہے اور پس۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ بن بزرگوں نے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تاسیس و تشکیل کی تھی ان کا یہی مقصد وہی ہے تھا کہ اس طرح عامل بالاحادیث بنایا جائے۔ مگر اب تو کانفرنس صرف ایک سالانہ جلسہ کا نام ہے۔

مسلمانوں کی اصلاح کی طرف سے علماء و اکابر نے حضرت الانفس المشرعہ کا کیا علاج۔ راہِ ہدیش سے جنگ کی حالت میں اس کا بھی امکان بعید ہے۔ راہِ ہدیش

کچھ ایسے مایوس ہو گئے ہیں کہ قریب قریب جملہ دینی تحریکات بند ہو گئیں اور ہمارے دہرہ و دہنا نظام کو پس پشت ڈال کر سیاست مافزہ میں پیش پیش نظر آئے گئے۔ مجدد المطلب نے عین کے بادشاہ ابراہیم کے سامنے کہا تھا کہ اونٹ میرے ہیں میں ان کو مانگنے آیا ہوں۔ خانہ کعبہ جس کا گھر ہے وہ جانے۔ مگر جانے اور تو جانے۔ یہی خیال آج کل کے سیاسی علماء اور رہنماؤں کا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ روٹی ہماری ہے ہمیں روٹی سے غرض ہے۔ دین اللہ کا ہے وہ جانے۔ دین جانے اور کفار جانیں۔

طبیب کی ضرورت بیماری میں ہوتی ہے اور رہنما کی ضرورت گمراہی میں۔ کیسا عجیب خیال ہے کہ کہا جائے۔ طبیب کی ضرورت تندرستی میں ہے اور رہنما کی ضرورت راستہ جاننے والے کو۔ سنا ہوں کہ مسلمانوں کی حالت ناقابل اصلاح ہے۔ مگر دل انکو باور کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔ آدمیوں جیسا بھولہ ذی روح شاید ہی کوئی اور ہو۔ اپنے ہاتھ سے پتھر کے بت بنائیں اور پھر ان کی پوجا کریں۔ اپنے جیسے انسانوں کو پیر بنا کر اللہ اور رسول کے وجہ کی اطاعت کریں۔ اسی چودھویں صدی میں نبی اور رسول ماننے میں بھی دریغ نہ کریں۔ اس کو زیادہ بھولا پن اور کیا ہوگا۔

حضرت میاں صاحب شمس العلماء سید نذیر حسین صاحب نے ہندوستان میں عملاً اور قولاً احادیث پر عمل کی تبلیغ و اشاعت کر کے ایک جماعت پیدا کی اور آپ کے شاگردان رشید نے اس جماعت کو ترقی اور قوت دی۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ یہ بزرگ کام کرنے کے طریقوں سے واقف تھے۔

(۲) حق کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو مامور سمجھتے اور اس کام میں کوہ و لاہم اور تکالیف و مصائب کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔

(۳) وہ ماحول کو تبدیل کرنے کی تدابیر جانتے اور

اور انکو عملی جامہ پہنا سکتے اور پہناتے تھے۔ (۴) اور ان کو کسی کی مخالفت کا خیال ملنے تبلیغ و اشاعت حق نہ ہوتا تھا۔

یہ وجوہات تھے جن کی وجہ سے ان کی کوششیں بارہا ہوتی تھیں۔ ان کو اپنے نفس سے زیادہ مسلمانوں کی اصلاح اور تبلیغ و اطاعت احکام اللہ و رسول کا خیال تھا۔ مگر آج خوف تصادم قدم اٹھانے نہیں دیتا۔ لہذا اہل حدیث کا گردہ کیا تعداد اور کیا عمل بر لحاظ سے دو بہ تنزل ہے۔ جذبہ یورپ کے ماحول بدلا اور اس کو روکا نہ گیا یا نہ جاسکا۔ اور ماحول ہی پر ہر کام کا دوا دوا ہوتا ہے۔

اب اہل حدیثوں کی حالت یہ ہے کہ داڑھیاں منڈاتا مباح ہے، گانا بجانا سننا، سنیما تھیٹر، قوالی جائز ہے، نماز سے بعد روز افروں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بڑا نہیں۔ جماعت کا کوئی نظام نہیں ہر شخص آزاد ہے۔ اور جہاں کوئی نام نہاد نظام ہے وہاں یا تو ان امور کی طرف توجہ نہیں یا کام کرنا نہیں آتا۔ ماحول پیدا کرنا نہیں آتا۔ میر میں مگر امیروں کے فرائض سے واقف نہیں۔ جماعت بنانی مگر جماعت کے کاموں سے واقف نہیں۔ یا عملی جامہ پہنا نہیں۔ انسان کی دوزندگیاں ہیں۔ پہلی دنیا کی زندگی ہے اور دوسری آخرت کی۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ اللہ نے جہاں جنت کی خوشخبری دی ہے وہاں

"انتم الاعلون" یزقہ من حیث لا یحسب حیوۃ طیبہ اور لا کلوا من فوقہ و من تحتہ اور جملہ کی بھی بشارت دی۔ اور اسلامی نظام میں یہ دونوں موجود ہیں۔ اگر یہ آپ کے نزدیک بھی صحیح ہے تو پھر اپنے نظام کو ان پر ڈھالنے یا اپنا نظام بنانے جو دونوں امور کی تکمیل پر حاوی ہو۔ جماعت بندی کا اصل مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے قرب ہو، اخلاق و معاملات کی اصلاح ہو۔ معاش کے ذرائع میں وسعت ہو۔ صحیح تعلیم کا انتظام ہو۔ قابل پذیرائی ہے وہ جماعت اور نظام جماعت جس میں ان امور پر کما حقہ لحاظ ہو اور عمل کی توجہ رکھا جائے

نقد محمد علی گلاں - ذریعہ ان حدیث کے حق سائل کا افضل بیان ہے۔ بات جلدیں ہیں۔ قیوت خطہ خیریت - پیرا ۱۰



اگر اہل ایمان اہل حدیث کا لائسنس حسب ذیل شعبہ تمام کر کے بدعت کی ان کو عملی وسعت دے تو دوسرے جماعت کی اصلاح ہونے لگے دوسرے کانفرنس کا وقت تمام ہو کر بڑھنے لگے۔

۱۱) شعبہ دینیات - جماعت کی عقائد، عبادات اور اعمال حسنہ کی اصلاح کا ذمہ دار۔ اس کا قلعی عمل سے ہو۔

۱۲) شعبہ تعلیم - قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ علوم حاضرہ کی تعلیم - صنعت و حرفت۔

۱۳) علم قرآن و احادیث کی تعلیم - عمل کے ساتھ ساتھ -

۱۴) حیاتی کی تربیت اور تعلیم کا معقول انتظام۔

۱۵) زنانہ و مردانہ دو شعبے (۱۶) شعبہ تبلیغ و اشاعت - غیر اہل حدیثوں اور غیر مسلمانوں میں قرآن و احادیث کی تبلیغ و اشاعت بذریعہ تقریر - تبادلہ خیالات اور تحریر۔

۱۷) شعبہ وسائل معاش - تجارت - ذرا - ملازمت - ٹیکسیداری وغیرہ کا انتظام بذریعہ تاجران وغیرہ جماعت - حکومت - میونسپلٹی وغیرہ - غرامہ کی جائز امداد۔

۱۸) شعبہ خارجہ - جماعت کی سیاست حاضرہ میں شرکت کی جد بندی اور رہنمائی۔

۱۹) شعبہ مال - آمدنی جماعت کا انتظام - ہر شعبہ کے خرچ سالانہ کی منظوری شعلی اپیل۔

اس میں شک نہیں کہ ہر ایک شعبہ نوراً کام شروع نہیں کر سکتا۔ تاہم علمائے اہل حدیث پر جلد کام شروع ہو سکتا ہے۔ شعبہ مال موجود ہے شعبہ تعلیم میں علم پر افزائی صورت میں عمل ہوتا ہے۔ ان میں سے جو مدارس جماعتی صورت پسند کریں ان کو لیا جاسکتا ہے اور ان میں عمل کرایا جاسکتا ہے۔

جب اہل حدیثوں کو دونوں قسم کے منافع ہونگے تو خود بخود ان کی توجہ کانفرنس کی طرف ہوگی اور مالی مشکلات قطعی رفع ہو جائیں گی۔

کسی جانب سے کچھ اظہار کرامات تو ہو کام کرنے سے ہوا کرتے ہیں۔ تہذیب و پاس کر کے

شائع کر دینے سے نہیں ہوتے۔ ہر قوم اپنی تھا اور ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ مجھ کو ایک ذمہ دہلی کی آریہ سماج نے تقریر کے لئے مدعو کیا۔ موضوع تھا

”عناہ کیا ہے اور کس طرح پھیلاؤ میں گیا اور مجھ کو سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ ان کا ادب علمی تھا۔ غالباً ایک ہزار مرد اور خود توں کا مجمع تھا مگر سب

خاموش اور ہر تن گوش - ہمارے یہاں نہ کمی یہ سکوت ہوتا ہے نہ یہ شوق پایا جاتا ہے اور خدا قسم کے موضوع ہی انتخاب کئے جاتے ہیں۔ غرض یہ

کہ غیر اقوام میں ان کے رہناؤں نے ایک بیداری پیدا کر دی ہے اور ان کو جانی صحت و طاقت اور روحانی تندرستی اور توت کے حاصل کرنے کا شوق معلوم

ہوتا ہے۔ اہل حدیثوں نے خطیبہ جمعہ پر معاملہ ختم کر دیا ہے اور وہ بھی خطبہ نہیں ہوتا بلکہ درشت یا وعظ ہوتا ہے۔ رخطبہ - درس اور وعظ تینوں میں بڑا فرق ہے

کیا علماء و اکابر ان اہل حدیث اموذیل کو عمل کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کرنے کے لئے اور کسی نتیجہ پر پہنچ کر عملی جامہ پہنانے کے لئے جمع ہوئے کی ضرورت اور اہمیت پر غور فرمائیں گے۔

(۱) اہل حدیثوں کی موجودہ بے عملی اور اقتصادی بد حالی کے اسباب کیا ہیں؟

(۲) ایسے اسباب کے ازالہ کی تدابیر قابل عمل کون کونسی ہو سکتی ہیں؟

(۳) ان تدابیر کو عملی جامہ کس طرح پہنایا جاسکتا ہے ان اموذ پر غور و تامل اسلامی روشنی کے تحت میں ہو نہ کہ یورپین روشنی میں۔ ان کے صحیح حل پر اہل حدیث کی اصلاح - فلاح - بہبود - ترقی اور استحکام جماعت مبنی ہے۔

لکھ مالکنا تسمعوا لہ و انفذوا لعلکم ترحمون کا حکم موجود ہے۔ کچھ ہے

خریت کے جو ہم نے بیان توڑے وہ لے جا کے سب اہل منزل نے جوڑے

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اس کا مدت سے اسے دور نفاں میٹ رہا ہے

(الحمد للہ)

دنیا میں وہی زندہ رہنے کا حق رکھتے ہیں جو حقیقت خود زندہ رہنا چاہیں۔ عوام انسان متواتر اور پُر زندگی

تبلیغ کے محتاج ہوتے ہیں جو ہر ممکن طریق سے کیا سب سے پہلے تبدیلی رہناؤں میں ہونی چاہئے۔ اگر

رہنا اپنے کاروبار میں اتنے مشغول ہیں کہ سلام کی تبلیغ و اشاعت اور خدمت الناس کے لئے نہ

ان کو فرصت ہے اور نہ ہی وقت ملتا ہے۔

نقد بصوحتی یا قی اللہ ہا مر ۲

سے دیریں جس کا ظہور کچھ کچھ ہونے لگا ہے۔

فلا تھکوا کالذین نسوا اللہ فانسہم

کی صداقت کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھ لو کہ ہم بھول گئے کہ ہماری فلاح و بہبود اور سلامتی کس میں ہے

اور زہد و جاہت اور شہرت طلبی میں ایسے شہک ہوئے کہ دنیا ہم پر تنگ ہونے لگی۔ حصول معاش کے ذرائع محدود اور محدود ہونے لگے۔ دلوں سے

عزت اور وقار جاتا رہا۔ لیکن یہ

اب تک اسی روش پر ہے اکبرست و بجزیر

کہ جسے کوئی عزیز من! فضل بہار ہو چکی

## فتنہ انکار حدیث ایک قریب انگلستان

از مولوی عبدالقیوم صاحب ندوی جمعیت تبلیغ الاسلام  
کراچی شہر

یہ فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں۔ ہر زمانہ میں اس علم سے ناواقف و نادان گروہ پیدا ہوتا رہا ہے۔ جن نے

اپنی ناواقفیت و نادانی کی وجہ سے چند رجحان مصطخر کے پیش نظر اس علم شریف کا سرے سے انکار کرنا

رہا۔ اس زمانہ میں بھی چند لوگوں کا ایک گروہ موجود ہے۔ حافظ اسلم جرجاوری کا جہاد ایک عرصہ

سے اس مقدس علم کے خلاف جاری ہے۔ اب کئی صاحب حمد صری غلام احمد پر دیر بھی کچھ عرصہ سے

نمودار ہوئے ہیں۔ جو اس موضوع پر اپنے

یہ فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں۔ ہر زمانہ میں اس علم سے ناواقف و نادان گروہ پیدا ہوتا رہا ہے۔ جن نے اپنی ناواقفیت و نادانی کی وجہ سے چند رجحان مصطخر کے پیش نظر اس علم شریف کا سرے سے انکار کرنا رہا۔ اس زمانہ میں بھی چند لوگوں کا ایک گروہ موجود ہے۔ حافظ اسلم جرجاوری کا جہاد ایک عرصہ سے اس مقدس علم کے خلاف جاری ہے۔ اب کئی صاحب حمد صری غلام احمد پر دیر بھی کچھ عرصہ سے نمودار ہوئے ہیں۔ جو اس موضوع پر اپنے

خیالات کے موتی" صفحہ قرطاس پر بکھیرنا شروع کئے ہیں۔ طلوع اسلام دہلی ان حضرات کا آدرش ہے جس نے اس علم کو مٹانے بلکہ اس کے ساتھ علم و فضل و علم و غیرہ کو بھی نیست و نابود کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ آج مسلمانوں کی سلطنت نہیں اور نہ اسلامی نظام ہے اس لئے ہر ایک شخص آزاد ہے وہ جو چاہے اور جس طرح چاہے اسلام مسلمانوں اور ان کے مقدس علوم و فنون کو مٹائے۔ یہ افسوس ہے کہ اسلام کو جس قدر راہوں سے نقصان پہنچا اس کا عرش برباد ہو رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر کوئی نگہ نگار کے چراغ سے اس جگہ ہم کو ان سب حقارت کے جواب دینا نہیں۔ حافظ اسلام صاحب نے مئی سنہ ۱۳۱۰ء کے رسالہ طلوع اسلام میں ۳۵ صفحات کا ایک مضمون علم حدیث کے عنوان سے شہرہ قلم کیا ہے۔ جس میں حدیث کو کم وقعت بلکہ گمراہ کن فتنہ آدرش ثابت کرنے کا پورا زور صرف کر دیا ہے اور دلائل کھینچ کر انداز دے دیتے ہیں کہ جاہل اور نادان آدمی دینی گمراہ ہو جاتا ہے۔ ہم کو اس کے پورے مضمون کے جواب کی بھی ضرورت نہیں۔ ہم صرف اس کے ایک حکمران سے بحث کریں گے۔ اسی سے ناظرین اندازہ کر لیں گے کہ پورا مضمون کس طرز اور کس قماش کا ہو گا جس کے جواب کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔

حافظ صاحب اپنے دلائل اور زور بیان صرف فرما کر آخریں بڑے زور شور سے علم حدیث کے خلاف نص قرآنی پیش فرماتے ہیں اور یہ آیت نقل کرتے ہیں و من الناس من یشتري لہوا الحدیث یضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یخندھا ہمن واد اولئک لہم عذاب مہین بئس اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

لوگوں میں سے وہ نہیں جو حدیث کے مثفلہ کو اختیار کرتے ہیں تاکہ خدا کے راستے سے گمراہ کریں بلا علم کے اور اس کو مخری بنائیں وہ لوگ وہ نہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

اس کے بعد آپ نے لفظ حدیث کو تکرر کے ساتھ بیان کیا ہے کہ میں کہ معلوم ہوا حدیث باعث فضائل و کمالات ہے۔ حدیث علم نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس آیت کے یہ بعض علماء نے فرمائے ہیں اور اسی پر جمہور علماء ملت کا اتفاق ہے۔

"بعض آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بننا ہے جو غافل کر نیوالی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سچے ہو جائے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑا دے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ (پہلے) دیکھو ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب۔

یہ صفحہ قرین قیاس اور مطابق عقل بھی ہیں۔ اور مقدمین اور شارحین صحیحوں نے یہی صفحہ کئے ہیں۔ فتح الباری شرح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نصیر بن عمار تھا جو عراق کی طرف تجارت کرتا کبھی گمانے والی لونڈیاں خرید لانا اور کبھی رستم و اسفندیار کے قصے کی کتابیں لے آتا۔ اور مکہ والوں کو ان کے ذریعے قرآن حکیم کی ساعت سے باز رکھتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی رنج الباری ابواب التفسیر

اسی طرح علامہ ابن کثیر نے بھی فرمایا کہ یہ آیت اس شخص کے سبب نازل ہوئی جو عجیب عجیب قصوں اور کہانیوں سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا اور قرآن حکیم سننے نہ جانے دیتا۔ دیکھو ابن کثیر جلد ۴ - مطبوعہ المنار مصر ۱۳۲۷ھ

حافظ صاحب نے لفظ حدیث کو پا کر گویا بڑے مطلب کی بات کہہ دی اور عوام پر خوب سکھ جایا حالانکہ حدیث کے معنی صرف گفتگو کے آئے ہیں۔ جس پر صراح - تاج العروس - السجد، امثال العرب وغیرہ مشہور اور معتبر کتب شاہد عدل ہیں۔ لیکن اگر حافظ صاحب کے قول کے بموجب حدیث سے مراد علم حدیث ہی ہے تو بے اختیار مومن کو مر جاد جو انک اللہ کچھ کو دل چاہتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے مطلب کی ایک آیت قرآن حکیم کی نکال لی تو کم از کم ۲۴ آیات جیات ہم کو ہمارے دعوے اور

ثبوت اور اپنے فضائل بتا فرمادیں۔ کیونکہ قرآن حکیم میں کم از کم ۲۵ مقامات پر لفظ حدیث آیا ہے۔

سورہ نساء رکوع ۴ آیت ۲۳ میں ہے۔

لَا یُکَادُّونَ یَعْقُوبُونَ حَدِیثًا وہ حدیث سمجھتا ہے نہیں سورہ قلم ۱۱ میں ہے۔

أَفَمَدَّ الْحَدِیثَ أَنْتُمْ مَدَّ هُنُوقَ کیا تم اس حدیث میں سستی کرنے والے ہو۔

سورہ اعراف ۱۸۸ میں ہے۔

فَبِأَيِّ حَدِیثٍ بَعْدَ ذَٰلِکَ یُؤْمِنُونَ پس کس حدیث پر اس کے بعد ایمان لائیں گے۔

یہ آیت رسالت ﷺ اور جاہلہ میں بھی موجود ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

حافظ صاحب کے طویل و عریض مضمون کے صرف ایک مختصر سے گوشے کو پیش کیا گیا ہے۔ اسی پر آپ دوسرے حصوں کو بھی قیاس کر لیجئے گا۔

قیاس کن زنگھتان من بہرہ مرا

## طلباء مدارس عربیہ تلاو قرآن مجید

کچھ عرصہ ہوا اخبار الحدیث میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بنگالی مولویوں کو اس بات پر متوجہ کیا گیا تھا کہ ان کا قرآن شریف پڑھنا صرف قرآن کے لحاظ سے بالکل غلط ہوا کرتا ہے۔ اس مضمون میں جو کچھ لکھا گیا بالکل صحیح اور درست ہے۔

قرآن شریف کے غلط پڑھنے میں نہ صرف بنگالی مولوی مبتلا ہیں بلکہ ہر جگہ ہی حال ہو رہا ہے۔ زمانہ طلبہ میں قرآن مجید کی طرف توجہ قطعاً نہیں کی جاتی۔ اسکا افسوسناک نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو خروج ٹیک ادا ہوتا ہے اور نہ پوری طرح تلفظ کی ادائیگی ہوتی ہے۔ فراغت تعلیم کے بعد جب میدان میں آتا ہے تو ہر جگہ قرآن شریف سے کام لینا پڑتا ہے۔ اب تو یہ حال ہو رہا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم سے جماعت اہل حدیث بے پردا ہوتی جا رہی ہے۔ بہت کم ایسے اہل حدیث ملتے ہیں جہاں پر باقاعدہ

اس چوکا انتظام جو ان لوگوں کا فرقان مجید کی طرح ہو سکتا ہے جو سرکاری مدارس میں بطور نصاب تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ کیا جانیں کہ غار و غیرہ کیا بنا ہوتی ہے ان کو تو صرف تبرک کے لئے اُن سیدھا پڑھا دیا جاتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ طلباء عربیہ زمانہ طالب علمی میں اس زیر دست خامی کو دور کر کے علمی اور تبلیغی میدان میں آویں وہ ان کو بڑی ذلتوں اور سوائیوں کا سامنا کرنا ہوگا۔

میرے اس لکھنے کا مقصود یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہر شخص قاری بن جائے بلکہ صرف مطلب اتنا ہے کہ فرقان شریف کو صحیح کر کے پڑھنا چاہئے۔ تاکہ جاہل اور دنیا سازوں کا آماجگاہ ملامت نہ بننا پڑے۔ و ما علینا الا البلاغ۔

حرر شاہد پرتاب گڈھی بدھو رحمانہ بنارس

## چتر وید انوکرمی

درتومہ پڑھتے مقصود حسن صاحب چتر ویدی ۱  
گذشتہ سے چوتھ

رگ وید کے مختصر تراجم کا ذکر ہم اپنے پچھلے مضمون میں کر چکے ہیں۔ یہاں بعض ہندی اور انگریزی تراجم کا پھر مختصر ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کی یادداشت تازہ ہو جائے۔ اور جو دیگر تراجم اس درمیان میں جاری نظر سے گزر رہے ہیں ان سے بھی واقفیت ہو جائے۔

(۱) سب سے عمدہ ترجمہ رگ وید کا دلن صاحب کا ہے جو چھ جلدوں میں تمام ہوا ہے۔ اب یہ ترجمہ نہیں چھپتا۔ لیکن بڑی لاٹریوں میں اکثر مل سکتا ہے۔ (۲) گرتھ صاحب کا مکمل انگریزی ترجمہ دو جلدوں میں چودہ روپیہ میں آئی۔ بے لائرس کمپنی بنارس سے لی سکتا ہے۔

(۳) پنڈت جے دیو جی کا مکمل ہندی ترجمہ سات جلدوں میں جس کو آریہ ماہیہ منڈل نے حال میں اجیر سے شائع کیا۔ قیمت فی جلد لکھنؤ۔ مطابق ہے۔ یہ ترجمہ

آریہ خیال کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس لئے مستند نہیں ہے۔ لیکن ناواقفوں میں یہ بہت مشہور ہو گیا ہے۔ (۴) سوامی دیانند کا غیر مکمل ترجمہ نو جلدوں میں ویدک فیترا لہ اجیر سے شائع ہوا ہے۔ سوامی جی نے سات منڈلوں کا ترجمہ کیا تھا۔ ان کے بعد انھوں نے اور نویں منڈل کا ترجمہ پنڈت آریہ منی لاہوری نے کیا جو بنارس سے شائع ہوا ہے۔

(۵) انگریزی ترجمہ باونستہ ناتھ دت کا کیا ہوا ساتویں یا آٹھویں منڈل تک عرصہ ہوا کلکتہ سے شائع ہوا تھا اور اب نہیں ملتا۔

(۶) ہندی ترجمہ مکمل مترجمہ پنڈت رام گووند تریدی و پنڈت گوری ناتھ جھا۔ یہ ترجمہ چھ جلدوں میں حال میں شائع ہوا ہے۔ اور بہ قیمت عمر فی جلد ویدک ہستک مالاکرشن گروہ سلطان گنج ضلع بھاگلپور سے شائع ہے۔ یہ ترجمہ چونکہ سائینس آچاریہ کی تفسیر کے مطابق ہے اس لئے مستند ہے۔

(۷) یہی ترجمہ آج کل انڈین پریس الہ آباد میں چھپ رہا ہے۔ اور غالباً اس سال کے آخر تک شائع ہو جائیگا۔ چونکہ بلا تین ہے اس لئے قیمت ۸ روپیہ جلد ہوگی یعنی مکمل رگ وید کا ترجمہ صرف تین روپیہ میں ملے گا۔ نقطہ تمام۔ شہرہست مضافہ رگ وید۔

## خداوند قادر کے دعاوی

اور

### فاضل بریلوی

درا قاضی محمد اکبر صاحب ماہر ریاست بٹول ناظرین المجلد شریف فاضل بریلوی مدعی جہد و ماتہ حاضرہ احمد رضا خان صاحب کے اسم گرامی و شخصیت سے بخوبی آشنا ہونگے۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان مجدد صاحب کے کارنامے نمایاں قیام تشریح نہیں۔ جہاں تک مجددین کے لفظ کا تعلق ہے۔ اس کا انکی نسبت

صحیح تسلیم کرنا درست نہیں۔ بلحاظ عقائد و دیگر تبلیغ کے کارنامے نمایاں سے مجددین برعکس مجددین ثابت ہوئے ہیں۔

موجودہ وقت میں لاہور پنجاب کے وسط میں فاضل بریلوی کے خلیفہ وقت حضرت ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم انجمن حرف الافان ہند کی ذات گرامی بجائے فاضل بریلوی کے سرگرم کار ہے اکثر کتب بریلویہ کے تراجم ابوالبرکات صاحب کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ میں نے بھی اکثر کامطالعہ کیا ہے نہایت محفوظ اور محفوظ ہوا ہوں یہ مضمون اسی خط کا نتیجہ ہے جو کہ ناظرین کے زیر اثر ہے۔

فاضل بریلوی اپنی گراں قدر تصنیف انشاء مصطفیٰ میں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں حقیقی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ قادر مطلق کے ساتھ غیب دان جلاتے ہیں۔ وہاں ان کے علاوہ حضرات اولیاء کرام کو بھی اسی حیثیت و مرتبہ سے غیب دان قرار دیتے ہیں۔ اور اسی رسالہ کے صمیمیہ انوار الانوار میں خوب جی بھر کر قادر مطلق کے وصف و اعتبارات قدرت جمیع اولیاء کرام کے حوالے کر دیئے گئے ہیں کہ تمام حوائج ضروریہ و تکالیف و مصائب انسانی کا واحد حل و گدگاہ اولیائے کرام کی استعانت سے بتلایا گیا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ سے خلوق کو منفرد کر کے غیر اللہ کی طرف راغب و متوجہ کیا گیا ہے۔

الیاز اللہ! شان رب العزت جبار و قہار کو کم کرنے اور قادر مطلق کی قدرت کو بے کار کرنے کے لئے جو جو چیلے ان کتابوں میں گھس رہے تھے ہیں ان سے صاف اور صریح طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت فاضل بریلوی دین الخطرت کیلئے مجدد تھے یا محمد۔ جہاں ان دعاوی مذکورہ بالا کے اثبات و تائید کے لئے علمائے ربانی کے اقوال اور تخریفات کر کے بے محل و بے ربط پیش کئے گئے ہیں۔ وہاں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا اسم گرامی بھی بطور حوالہ و سند پیش کیا گیا ہے۔ کیا ہم جناب سید

انوار انجیل ترجمہ و تفسیر احمد رضا خان صاحب مکتبہ بریلوی مدعی جہد و ماتہ

یہاں لکات صاحب لاہوری تعلیم فاضل بریلوی کی خدمت میں حضرت عظیم موصوف کی کتاب بلوغ البین کو پیش کر کے یہ امید کر سکتے ہیں کہ اس کتاب کے مضامین کی روشنی میں اپنے عقائد کا توازن کر کے اسلامی سبک پر احسان فرمائیں گے

فاضل بریلوی نے علم غیب واستعدانت لیس اللہ کی نسبت جو دعاوی کثرت سے پیش کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی جملہ تکالیف وواجب ضروری رزق، بیماری، سختی، آفات، مصائب وغیرہ جمیع اقسام کے لئے انبیاء وادبیاء کی طرف رجوع و فریاد و قدر کرنی چاہئے۔ اور بڑی شد و مد سے اثبات دیا گیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے دعوے اور ادب بھی مقبول کئے ہیں جو کہ ذکر اللہ کے مقایسہ میں کہہ جاسکتے ہیں ایسے دعاوی کی موجودگی میں قرآن کریم اور حدیث نبوی اور خود ہستی خداوند قادر کے تسلیم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کس کام کی دانی جاسکتی ہیں۔ اور ان کا وجود و عدم وجود برابر نہیں تو پھر کیا ہے۔ اور پھر ایسے دعاوی کو تسلیم کرنے والوں اور شریکین جماعت کفار میں کیا فرق اور کیسے کیا جاسکتا ہے اور پھر اسلام و کفر میں تفاوت کیا ہوگی۔ تو یہ دست سنت کی ماہیت صرف اغفل بڑی یا حقیقی۔

## ورس حیش

ماکان حدیثاً یفتتری و لکن تصدیق الذی بین یدیدہ  
از مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل نظام آباد

ایک حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے حبیب اللہ و اے حبیب الاممال احب الی اللہ فقال احب الناس الی اللہ انقصہم للناس و احب الاممال الی اللہ س و ثلہ جملہ مع مسلحہ او تکشف

عنه کہ یتہ او تقضی عنه دینا او قتل و عنه منیہ جو غنا و لدن امشی مع ارخی فی حیا حاجۃ احب الی من ان اعطک فی ہذا المسجد شجرۃ فی مسجد المدینۃ۔

کونسا شخص اللہ کے ان زیادہ محبوب ہے اور کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ آنحضرت نے جواب میں فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ کا محبوب وہ انسان ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا رہے۔ یعنی اس کے ہاتھوں سے عوام الناس کو ہر قسم کا فائدہ پہنچتا رہے۔ اور زیادہ اچھا عمل مومن و مسلم کیلئے یہ ہے کہ اس کے ذریعہ کسی مومن و مسلم بھائی کو برکت و راحت پہنچے یا وہ کسی بھائی کی تکلیف کو دور کرے یا (حق الوسخ) وہ کسی غریب بھائی کا (اللہ کے دینے ہوئے مال سے) قرض آوارہ سے یا کسی بھوکے کو کھانا کھلا کر اس کی بھوک دور کرے۔ اب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اپنا اعتقاد تو ہے کہ کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اسکی ضرورت پورا کرنے کے لئے اس کے ہمراہ جانا جس مہینہ میں ایک ماہ کے اعتقاد سے بہتر خیال کرتا ہوں۔

آگے حضور نے فرمایا۔  
من کف غضبہ ستر اللہ عوسر تہ  
جو شخص اپنے غصہ کو روکے گا اور حلم و بردباری سے کام لے گا۔ حالانکہ اگر وہ غصہ کرے تو اس کو زیب دیتا ہو لیکن وہ محض شد غصہ کو پی جاتا ہے اور اپنے بھائی کو معافی دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کو اس کا دل امید سے بھر دے گا۔

ملا اللہ قلعه رجاء یوم القیمہ۔  
و من مشی مع اخیه فی حاجۃ حتی یشبعوا  
لہ ثبت اللہ قدمہ یوم تنزل الاقوام۔  
اور جو شخص اپنے کسی گرتے ہوئے بھائی کو کوشش کر کے سنبھالے اور اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرے قیامت کے دن اللہ ہر عالمین اسکو ثابت قدم رکھیں گے جس دن اکثر قدم دھمکا جائیں گے۔

کسی زمانہ میں یہ اشارہ اودھ محمدی (فرمانی) میں بدرجہ اتم مکتی۔ لیکن دیکھتا ہوں کہ اس کی جگہ تبدیل ہو کر خود غرضی لے رہی ہے۔ الا ماشاء اللہ! ایک اور حدیث میں جو حضرت ابن مسعود سے مروی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ

لا یحل لمؤمن ان یمجر اخاہ  
فوق ثلاث

یعنی یہ کہ مسلمان اگر کسی دوسرے بھائی سے کسی معاملہ میں ناراض ہو جائے تو یہ ناراضگی تین دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ تین دن سے زیادہ رنجیدگی کا رکھنا حرام ہے۔ جو مسلمان کے لئے شایاں نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اشتد غضبی علی من ظلم من لا یجد ناصراً غیری۔

میرا غضب اور غصہ بہت سخت ہوتا ہے اس شخص پر جو ایک بے کس، بے یار و مددگار انسان پر ظلم کرے ہے جو سوائے خدا کے اور کوئی مددگار نہیں رکھتا۔ یعنی دنیا میں ایک غریب و کس مہر میں ایسا شخص جس کا کوئی بھائی یا برادری کا نہ ہو اور دنیاوی باند مددگار اس کے ساتھ نہ ہوں اس کو ستانا اور پریشان کرنا خدا کے غصہ کو سخت بھڑکانا ہے۔

لذا عاذنا اللہ منہا) مافرو بے کس سے حق سلوک خدا کی رضامندی کا باعث ہے۔

ایک اور حدیث ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

لو یقول احدکم اذا غضب اھو باللہ  
من الشیطان الرجیم ذھب عنه غضبہ۔  
غصہ کے وقت اگر کوئی شخص اھو باللہ کہے لے تو اس کا غصہ فرو ہو جاتا ہے۔

ما تہ شائیم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ مع اردو ترجمہ درج کی ہیں۔ ضرور منکوائیں۔ قیمت ۵ روپے۔ غیر احمدیٹ امرتسر

جیات مسنونہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی بسر کرنے کے طریقے۔ فی ثمرہ جو سیکھو وہ غلہ دینا اور بچاؤ

## فتاویٰ

س ع ۳۴) یہ کہتا ہے کہ موجودہ جنگ جنگ نہیں عذاب الہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ہاتھوں پر باد کرتا ہے اور اثبات دعویٰ میں دھواں اٹھاتا ہے فوقی عبادہ الایہ پیش کرتا ہے۔ عرو کہتا ہے نہیں یہ جنگ جنگ ہی ہے عذاب الہی نہیں۔

اگر دیکھتی رہے تو واقعی یہاں سے جہاں بھاری کاغذ ہو نہیں جانا چاہئے دہریہ ہمیشہ اگر عرو اپنے قول میں حق بجانب ہے تو وقت یہ پیش ہے کہ اگر دوسری جگہ جائیں تو بھوکوں میں۔ سوزش حکم کے باعث رزق کے خیال سے یہاں شیعہ نامزدی ہے۔ اب اگر خدا نخواستہ جنگ کی پیٹ میں حلوں میں شکار ہو جائیں تو موت میں نقص لازم آئے گا یا نہیں؟ (محمد علیی کا گناہ)

س ع ۳۵) یہ جنگ جنس عذاب ہے۔ ایسے جنگی عذاب سے بچنے کے لئے کسی محفوظ جگہ مثلاً پہاڑ یا کھجور میں چلے جانا منع نہیں ہے۔ اس کو طاعون پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ قحط بھی ایک قسم کا عذاب ہے۔ لیکن قحط زدہ علاقہ چھوڑ کر ارضانی کی جگہ چلے جانا منوع نہیں۔ جنگ کی پیٹ میں موت واقع ہونے سے کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ انما الاعمال بالنیات۔ اللہ اعلم!

س ع ۳۶) جناب رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ السلام ہر ایک حیثیت سے تمام مخلوقات سے افضل اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔ پس آپ کا ذکر مبارک بھی اعلیٰ اور افضل لفظ سے ہونا چاہئے۔ جب کہ نبی علیہ السلام سے لیکر ائمہ دین تک علیہ السلام کے الفاظ سے کرتے رہے ہیں۔ اور آج حضور کے لفظ سے یاد کئے جاتے ہیں۔ لفظ حضور کے خطاب سے بنایت ادنیٰ ادنیٰ لوگوں کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ تو پھر اس میں نبی علیہ السلام کی خصوصیت کیا رہی۔ پھر فرمایا ہے کہ نبی علیہ السلام

تبار سے واسطے اعلیٰ نمونہ ہیں۔ تو سب سے اعلیٰ کے طریقہ کو چھوڑ کر مان کے نیچے درجہ کی پیروی کیوں کی جاتی ہے۔ پھر اخبار الہدیہ میں مضمونوں کی نسبت سرخی ہوتی ہے۔ مقبول نام مقبول۔ اس میں بھی مجھ کو بہت شک ہے کہ کسی کی بات کو قبول کرنا ناقبول کرنا یہ خداوند کریم کے اعتقاد ہے۔ یہ آپ کے یا کسی نبی ولی فرشتے کے اختیار نہیں۔ بجز رب جن جلا شانہ وجل جلالہ۔ وہ خواہ کسی ادنیٰ کو قبول کرے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ لہذا جواب ارشاد فرمادیں۔ دعبد الرحمن ازینگو!

س ع ۳۷) زمانہ صحابہ میں آپ کے لئے نہ حضرت کا لفظ بولا جاتا تھا نہ حضور کا بلکہ صرف رسول اللہ کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ یہ دونوں لفظ جمیوں کی اصطلاح ہیں جو بنی بنی تعظیم استعمال ہوتے ہیں گو عام انسانوں کے حق میں بھی بولے جاتے ہیں۔ لیکن جب ان کے ساتھ علیہ السلام وغیرہ الفاظ مل جاتے ہیں تو آنحضرت کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ لہذا ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مقبول غیر مقبول ایک انسانی اصطلاح ہے غیر مقبول سے مراد وہ معنائیں ہوتے ہیں جو کسی

درجہ سے قابل اشاعت نہ ہوں۔ جیسے درزی کسی شخص کو کہتا ہے کہ اس کو پیدائش تو اس کو بھی غیر مقبول کہہ سکتے ہیں۔ خدا کے نزدیک مقبول غیر مقبول نہ ہی اعمال ہوتے ہیں۔ جن کی جو اسرا قرآن شریف میں جنت و دوزخ مذکور ہے۔

س ع ۳۸) زید اپنے والد کا ایک بی لڑکا ہے والد دوسری ہے۔ زید جس قدر سوہاگتا ہے وہ بے جا صرف میں خرچ کر ڈالتی ہے۔ اس وجہ سے زندگی مغسلی میں گزرتی ہے۔ والد کی مشکوہ سے تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ والدہ اپنی حیب ہمیشہ پور گھنے کی ٹکڑیوں میں رہا کرتی ہے۔ اس حالت میں والد سے الگ ہو جانا کیسا ہے؟ کیا قیامت میں گرفت ہوگی؟ (عبد الحفیظ از کلکتہ)

س ع ۳۹) زید باپ کی خدمت میں تدر

کر سکتا ہے کہ اس کی طاقت سے باہر ہو اس پر واجب نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ عَهْدًا اَلَا مَا اَنَا هَادٍ بِاَخِ سَوِیْلٍ اِنْ سِیْلٌ اِنْ اَمْرًا مَوَافَقًا نہ ہو سکے تو ملک ہو جائے مگر حسب مقدور باپ کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ اعلم (۲) داخل غریب فند)

س ع ۴۰) حساب و کتاب مردوں کا روزمرہ ہوتا ہے یا کہ حشر کے دن ہوگا؟ اگر حشر کے روز ہوگا تو حضور علیہ السلام جب معراج کو تشریف لے گئے اور دوزخی و جنتی دیکھے تو وہ کون لوگ تھے۔ آپ نے دوزخی اور جنتی دیکھے تھے۔ حدیث میں ہے کہ نہیں۔ اگر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ روزمرہ حساب و کتاب ہوتا ہے۔ اور روزمرہ حساب و کتاب کا ہونا کوئی آیت اور حدیث میں ہے۔ اگر کسی آیت یا حدیث سے روزانہ حساب و کتاب کا ہونا صحیح ہے تو حشر کے روز مردے اپنی اپنی قبر سے نکلیں گے تو ان کی قبر خالی رہے گی۔ دوزخ اور جنت سے اگر اپنی قبر سے پھر اٹھیں گے۔ اور اگر دوزخ و جنت سے اگر اپنی اپنی قبر سے اٹھیں گے تو یہ کوئی حدیث میں ہے؟ (ایک خریدار خریدار)

س ع ۴۱) قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مرتے ہی حساب کتاب شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک شہید کو جنت ملنے کا ذکر اور فرعون کو آگ کے عذاب کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے۔

قیل ادخل الجنة قال یا لیست تو می یعلمون بما غفر لک۔ بی وجعلنی من المکرمین (دہلیہ) (۲) النار یحرقون عیدوا عدوا و عشیاء (دہلیہ)

یہ عذاب ثواب ایک خاص قسم کا ہے جو موعودہ جنت دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے ہوگا۔ اس سے نکل جانا کسی آیت حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

س ع ۴۲) اگر کسی شخص کو روزانہ حساب و کتاب کا ہونا صحیح ہے تو حشر کے روز مردے اپنی اپنی قبر سے نکلیں گے تو ان کی قبر خالی رہے گی۔ دوزخ اور جنت سے اگر اپنی قبر سے پھر اٹھیں گے۔ اور اگر دوزخ و جنت سے اگر اپنی اپنی قبر سے اٹھیں گے تو یہ کوئی حدیث میں ہے؟ (ایک خریدار خریدار)

## متفرقات

**گرائی کا فتنہ** کی وجہ سے اجماعیہ کی فحاشی ۱۲ صفحت پر آگئی تھی۔ اب پھر ۱۴ صفحات کٹ گئے ہیں۔ بڑی تلاش کے بعد سے جو کئی قیمت پر چند رقم ملے ہیں۔ **ناظرین** اس قسط سال کے ذمہ میں اخبار اسی صورت میں زندہ رہ سکتا ہے کہ یہی خزانہ اخبار اپنے دائرہ اجاب میں اس کی خریداری کا حلقہ وسیع کریں **بزم توحید بمبئی** اپنے محرم کے موقع پر رسوم تہنیت محرم کی تردید کا اشتہار دیا۔ جس کی آخری چند سطریں قابل ملاحظہ ہیں۔

”قابل توجہ ممبران بزم توحید“  
موجودین بزم توحید کو اس بات کا تہیہ کر لینا چاہیے کہ آج جس طرح لوگوں نے غلامیوں کو عام روایا دیا ہے اسی قدر اس کی تردید بھی عام کریں۔ لیکن ہے آہستہ آہستہ لوگ سمجھنے لگیں اور ممبران بزم توحید کو چاہئے کہ اس نیک کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر حدیث کے مصداق ثواب حاصل کریں۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایسے نازک دور میں میری سنت کو زندہ کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ خدا کے فضل و کرم سے اور آپ اصحاب کی دعا اور کوشش سے ماہ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ سے یہ تبلیغی سلسلہ اجرا ہوا تھا اور آج سلسلہ سے دوسرا سال عروج ہوا ہے۔  
چہ بہ بزم توحید۔ مورلینڈ روڈ۔ آغا خان بلڈنگ بمبئی نمبر ۱۱۔

**لائل پور پنجاب** میں جامع مسجد اہل حدیث کی بڑی فرزند ہے۔ حکیم نور الدین صاحب ایک ممتاز شخصیت کے بزرگ مسجد کے لئے کوشاں ہیں۔ اجماعیہ کے حلقہ اجاب کرام سے امید ہے کہ حق المقدور اس ایک کام میں اعانت فرمائیں گے۔ چہ ارسال احوال حکیم نور الدین صاحب لائل پور پنجاب کافی ہے۔  
شالی پنچ کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع امر و نہی

۲۰-۲۱-۲۲ تاریخ شمس کو مجلس مرکزیہ حیدرآباد بمبئی کی شاندار تبلیغی کانفرنس مقام جامع مسجد بمبئی منعقد ہوئی۔ جس میں پنجاب کے نامور علمائے کرام صوفیائے عظام تشریف لائے۔ حاضرین کو عقائد حق پر تحقیق کریں گے۔ اس کانفرنس کو اپنی خصوصیات کی بنا پر شمالی پنجاب کے مسلمانوں کا عظیم الشان نمائندہ اجتماع کہا جاسکتا ہے۔ باہر سے تشریف لانے والے حضرات کے قیام طعام کا بلا معاوضہ انتظام ہوگا۔ علاوہ ازیں فوج مہدی کے ارکان کا بھی اجتماع ہوگا۔ رانا ظفر علیہ استقبالیہ **الجمعیہ** جلسہ عجیبہ العلم لاہور سے تصادم تو نہ ہوگا جو انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

**یاد رنگاں** حاجی عبداللہ صاحب سوداگر محرم شتان نمبر ۱۹ سال فوت ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون **عبدالکریم سوداگر** محرم

**مولوی احمد صاحب جواب دیں** میں نے آپ کے مضمون آنحضورؐ کی عملی زندگی اور توحید باری پر اجمالی نظر کو قسط وار کئی مہینوں تک رسالہ ”حدیث“ میں دیکھا جو بہت پسند آیا۔ اب عرض ہے کہ دونوں معانی کے ساتھ ساتھ کسی تیسرے مضمون کے مسودے مع اضافہ اور تفصیل کے میرے پاس بھیج دیں۔ میں اس کو کتابی صورت میں شائع کروانا چاہتا ہوں۔  
فحاشی ۲۰ صفر تک ہو۔ اور اپنے ممکن ہو آگاہ کریں پتہ۔ عبدالغفور بمقام جنگ دیو ڈاک خانہ پتہ بمبئی فیکٹری (پلیس مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی) لکھتی ہیں۔

بابو لیاقت حسین صاحب داماد مولانا رحیم آبادی کی حالت بارہ ماہ سے سخت خراب ہے۔ آپ کی بابرکت ذات سے امید کرتی ہوں کہ آپ اپنے خاص وقتوں میں صحت تامہ کی دعا کرتے رہیں گے۔

**حافظ عبداللہ صاحب** رحیم آبادی جہاں بھی ہوں فوراً تشریف لائیں۔ کیونکہ ان کی سنت ضرور ہے منتظر۔ پلیس مولانا عبدالعزیز صاحب حدیث رحیم آبادی مرحوم محلہ راجپوتی سٹاڈی ضلع مظفر پور۔ **الجمعیہ** اشد تعازی باوصاحب کو صحت عاجلہ

پختہ۔ مولانا رحیم آبادی مضمون کا نام دیکھ کر بہت سادہ موندہ سے نکلا۔  
وا حسرتا یا ما من تھا مرا بگناشتہ  
خدا ممدوح کو اور ان کے ساتھ میں کے جملہ اجاب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔  
حق تو یہ ہے کہ ہم دونوں (ابوالخافہ۔ ابراہیم) مرحوم کے انتقال سے گویا یم ہو گئے۔ ابھی تک باہوش باغ نہیں ہوئے۔

**ورخو است اخبار** ۱۱ سال ہمارے اس اولیٰ اس قدر چڑے ہیں کہ فصل کا ایک دانہ میسر نہیں ہوا۔ مکانات کا سنت نقصان ہوا۔ انجن اہل حدیث کے نام پر کوئی صاحب خیر اخبار اجماعیہ جاری کرا کر عند اللہ ناجور ہوں۔

(دفوت) مولوی حکیم عبداللہ ابن مولانا محمد صاحب دیکھا وی جہاں کہیں ہوں اپنے حق سے مطلع فرمائیں **ناظم انجن اصلاح المسین اہل حدیث** موضع ٹکریا۔ ڈاک خانہ گھبرا بازار۔ ضلع بستی۔

**نظیں مطلوب ہیں** ناظرین کرام کہ زمین انوار پڑی ہوئی تھی۔ جس میں گمراہی، بیس و غیرہ کے کتب اور شرک و بدعت کا اکھاڑہ بجایا جاتا تھا۔ میں نے مالکوں سے زمین خرید لی۔ اور شرک و بدعت کے روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں۔ چند سال سے انکی ہوئی فصل لوٹ لی جاتی ہے۔ چنانچہ ناظرین سے استدعا ہے کہ اس شرک و بدعت کی روک تھام بلا خاک رکی بیہودی کے لئے ناقد بنائیں۔

اہل قلم حضرات بربان اردو و تعزیر کی مذمت اور غرس کی تردید میں نظیں ارسال فرمائیں۔ نظم و احوال و ارسال فرمانے کا پتہ۔ محمد ابو ذہب موضع رسول پور فتح۔ ڈاک خانہ سلیم پور محمد راضی مظفر پور

**انتقال پر طلال** ۹ مارچ کو ناگاہی طور آئی کہ نواب سر محمد شاہ نواز آف مدینہ منورہ پنجاب ملک رکن سے فوت ہو گئے۔ مرحوم قوی انداز میں کمال سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مسلمانوں کے ہمدرد۔ حق کی پیشی پنجاب کے صدر رہتے۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔

تاریخ اہل الحدیث دینی اور ہم سائل کا بھی ذکر ہے۔ ضرور غور کریں۔ قیمت ۱۰ پیسہ۔ بزم الحدیث الرزق



# ملکی مطلع

## غلہ کا قحط!

اگر وہ جو بلوچستان میں قریب دو ہفتے پہلے بھوکے بکری تھیں کے غلات بھرتاں جاری رکھی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ غلات کی زندگی خصوصاً غلہ نہ ملنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہوئی۔ بھرتاں ختم ہونے کے باوجود غلہ اور آٹا نہ ملنے کی شریکیت بحال رہی۔ دوکانداروں نے پورے غلہ پر کر باندھ لی۔ سرکاری حکم جو گندم کا آٹا دیر سیرنی روپیہ فروخت کرنے کے متعلق تھا۔ اس سے بچنے کے لئے یہ حیلہ نکالا کہ سرے سے آٹا بیچنا ہی بند کر دیا۔ ہاں پوشیدہ طور پر بعض دکاندار گراماں خرچ پر فروخت کرتے رہے۔ جو لوگ ناداری کی وجہ سے روزانہ آٹا خرید کر کھاتے ہیں ان کو سخت تکلیف ہوئی۔ شہر میں آٹہ بکنا شروع ہو گیا۔ محدود پارٹی نے چلنے کے اعلان کرنا شروع کر دیا کہ ہم لوگ تنگ آمد جنگ آمد کے اصول پر عمل کریں گے۔ دفتر اعلیٰ سے بھی ڈپٹی کمشنر اورت سر کو ایک خط کے ذریعہ اس خطہ سے اطلاع دی گئی۔ باسے شک ہے کہ مارچ کو ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے شہر میں منادی کرائی گئی جس کا مضمون یہ تھا کہ آٹا کی روپیہ ۷ سیر دس چھٹانگ لکھ چاول فی روپیہ ۱۰ سیر ملیں گے، اس مطلب کے لئے شہر میں ۳۲ ڈپو کھولے جائیں گے، جہاں سے سرکاری نرخ پر آٹا اور چاول ملیں گے۔ اس منادی سے شہر میں قدرے سکون ہو گیا۔

دوکانداروں کا غلہ یہاں تک ترقی کر گیا کہ ایک شخص کو ۲۲ روپے قیمت پر آنے کی ایک بوری ملی۔ اس نے حکام کو اطلاع دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس نے دوکان پر چھاپہ مار کر تمام بوریوں پر قبضہ کر لیا۔ جسکی تعداد آٹھ سو بتائی جاتی ہے۔

### صدق رسول اللہ

عربان جمائیں دنیا کے مصطلح دھیلے اللہ علیہ وسلم) پر جنہوں نے احتکار کرنے سے سخت منع فرمایا۔ احتکار غلہ بند رکھنے کو کہتے ہیں

کچ ہے سے جو منطقوں محل نہ ہوا جو فلسفیوں سے وانہ ہوا وہ راز انکی والے جلا دیا ایک اشارہ میں

### پنجاب اسمبلی میں بعض مسلم ممبروں کی اسلام دشمنی

اسمبلی میں دو اصلاحی بل پیش ہوئے۔ پہلے بل کا مضمون یہ تھا کہ بیاہ شادی کے موقع پر رقصہ یا بازاری عورتوں کا ناچ نہ کرایا جائے۔ نیز شادی عقی کی تقریب میں شراب نہ پلائی جائے وغیرہ۔ دوسرے بل یہ تھا کہ خاندانوں میں پر باج کے ساتھ عورتوں کا لگانا یا نا پنا جرم قرار دیا جائے۔

یہ دونوں بل نہ صرف مذہبی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ اخلاقی بھی۔ بدش غیر مسلموں کی طرف سے تو انکی مخالفت نہ ہوئی۔ ہاں ہوائی تو بعض مسلم ممبروں کی طرف سے ہوئی۔ پہلے بل کی مخالفت کرتے ہوئے باجی رشیدہ لطیف (مسلمہ خاتون ممبر اسمبلی) نے کہا کہ مسلمانوں کا مکمل نظام معاشرت موجود ہے۔ قرآن کے ہوتے ہوئے انہیں کسی مجلسی اصلاح کے قانون کی ضرورت نہیں۔ (د انقلاب ۲۸ فوروری ۱۹۷۲ء) ہم باجی صاحبہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قرآن مجید میں ہرجم اور بدی کی سزا کا قانون نہیں ہے۔ پھر کیا مسلمان ان برائیوں سے باز آگئے ہیں۔ شرعی احکام کے ساتھ سیاست کی ضرورت نہیں ہے؟ افسوس ہے کہ یہ بل مخالفت کی وجہ سے پاس نہ ہو سکا

قادیانی مرید ممبر اسمبلی پر سب سے زیادہ افسوس ہے۔ کیونکہ یہ لوگ انجیلی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو اسلام ہے وہ کسی اور فرقہ اسلام کے پاس نہیں۔ مگر اسکے باوجود قادیانی مرید پر اکبر علی نیروز پوری نے دوسرے بل کی مخالفت ان الفاظ

میں کی کہ ۱۔ بل بے معنی ہے اور اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر اس سے مخالفت فی الدین ہوتی ہے۔ نیز آیہ کریمہ لا اکھراہ فی الدین کی خلاف ورزی اور دوسروں پر جبر ہوتا ہے۔ (د انقلاب ۲۸ فوروری ۱۹۷۲ء) سبحان اللہ! یہ ہے ان لوگوں کی اسلام دوستی اور یہ ہے ان کی قرآن دانی۔

خلیفہ قادیان! ایسے مریدوں پر بقنا فرم کریں بجائے۔ سچ ہے۔ ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آساں کیوں ہو شکر ہے اس قادیانی ممبر کے علی الرغم یہ بل پاس ہو گیا

### رفار جنگ

موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ سردی کی شدت سے جو جنگی محاذ فضا سے پڑ گئے تھے اب پھر گرم ہونے والے ہیں۔ چنانچہ روسی محاذ جہاں جرمن فوجیں شدید سردی کی وجہ سے پسپا ہو گئی تھیں۔ اب پھر پوری تیاری کے بعد زور شور سے حملہ کرنے والی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ روس نے بھی اس عرصہ میں کافی تیاری کر لی ہے۔ اس لئے ان دونوں ملکوں میں بہت جلد سخت خونخوار تصادم ہونیوالا ہے

اصل بات یہ ہے کہ آج کل کی جنگ کا مدار فوجوں کی تعداد کی بجائے سامان جنگ کی کثرت پر ہے۔ پھر سامان جنگ ڈھواں جہاز۔ سمندری جہاز اور ٹینک وغیرہ کا استعمال تیل پر موقوف ہے۔ اس لئے ہرجم جو فریق کی کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ تیل اس کے قبضہ میں ہوتا کہ اپنے مد مقابل کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکے۔ تیل سے دوسرے درجے پر لوہے کا فہرہ آتا ہے جس سے سامان جنگ تیار کیا جاتا ہے۔ آغا جنگ میں جہنمی کے پاس تیل اہل لوسے کے ذخائر تھوڑے تھے مگر جلد ہی اس نے اس کی کو پورا کر لیا یعنی ناروسے کو فتح کر کے اور سوئڈن کو اپنے زیر اثر لاکر لوہے کی ضرورت پوری کر لی۔ اور رو مانیہ

اسی کا اظہار مولانا محمد رفیع صاحب دہلوی کی سرکاری کتاب میں ہے۔

پر قبضہ کر کے اس کے تیل کے جنوں سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے باوجود عالمگیر جنگ ہونے کے لئے تیل کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔ جو اتر مشرقی ایشیاء میں تیل بہت بڑی مقدار میں برآمد ہوتا تھا مگر بحیرہ دونوں طرح حکام نے خود ہی تیل کے جیسے تیلہ کر دیئے تاکہ کہیں یہ تیل جاپان کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ ان جزائر میں تیل تلف کرنے سے جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ۴۰ کروڑ بیس لاکھ پونڈ لگا جاتا ہے۔

روس کے علاقہ کاکیشیا کے علاوہ ایران اور عراق میں بھی تیل بکثرت نکلتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ علاقوں پر پڑ ہی ہے۔ اس لئے بعض ممالک میں کمال خیال ہے کہ شاید جرمین فوج ترکی میں سے گزر کر کاکیشیا میں پہنچے کی کوشش کرے۔ اور پھر وہاں سے ایران اور عراق میں داخل ہو جائے۔ خدا خواست اگر ایسا ہو گیا تو اس کو نہر سوئز تک پہنچنا بھی آسان ہو گا اور مصر کی مغربی جانب (لیبیا کی طرف) سے جرمین بنیاد رو میل کی فوج بھی مصر اور نہر سوئز کی طرف پیش قدمی کرے گی۔ اس طرح نہر سوئز پر دونوں طرف سے حملہ ہو سکتا گا۔ ظاہر ہے کہ جنگ کی اس صورت حال سے اسلامی ممالک (ترکی، ایران، عراق، شام، مصر وغیرہ) براہ راست جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گے۔

ادھر انگریز بھی اس خطہ سے غافل نہیں ہیں ایک طرف وہ روس کو امداد دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف انہوں نے ان ملکوں میں حتی المقدور دفاعی انتظام کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ایران کے ساتھ جدید معاہدہ کی رو سے روس اور برطانیہ کی مشترکہ افواج ایران میں مقیم ہیں۔ تاکہ جرمین فوج اگر کاکیشیا کے راستے ایران میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اس کو روکا جائے۔

جنگ کی تازہ صورت حالات معاشرہ پر تپا کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں :-

”معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی جنگ ایک نازک مرحلے پر پہنچ رہی ہے۔ جاپانی اپنی فوجوں کی بھاری تعداد

اور سامان جنگ کے بل بوتے پر آگے بڑھ رہے ہیں اس وقت ایک لاکھ جاپانی سپاہی وہاں لڑ رہے ہیں۔ اتحادیوں کے مقابلہ میں ان کے پاس ۵ لاکھ زیادہ سامان جنگ ہے۔ اتحادیوں کے پاس اتنی فوج اور سامان جنگ ہوتا تو برابر کی جھڑپ ہوتی۔ رائٹر کے سپیش نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ اب جاپان سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ چونکہ باہر سے امداد پہنچنے کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے یہ گھنا چاہئے کہ حالات بہت نازک ہیں۔ جاپان پر قبضہ کی صورت میں آسٹریلیا پر جلد حملہ کا امکان اور بھی زیادہ ہو جائے گا۔

آسٹریلیا کی مشکل یہ ہے کہ رابول پر جو نیو برٹن کی راجد سانی ہے۔ جاپانیوں کا قبضہ ہے۔ اور یہ بندر گاہ آسٹریلیا سے ۷۰۰ میل دور ہے۔ خدا سے ہے کہ جاپانی آسٹریلیا پر حملہ کرنے کے لئے اسے اس سے کے طور پر استعمال کرینگے۔ اگر شمال مشرقی اور مغربی ساحل پر آسٹریلیا کا ڈیفنس بہت مضبوط ہو

اور رابول سے جاپانی کوئی حملہ کرے تو اسے ناکام بنایا جاسکتا ہے۔ مگر برما کے صنعت کوئی خاص خبر نہیں آ رہی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ حد درجہ حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس سے بھی جاپانیوں کے اس دعویٰ کی تردید ہوتی ہے کہ انہوں نے انڈیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپان کے فٹنٹ گورنر کے ان الفاظ سے کہ اتحادی دوسری طرف سے جاپانیوں کے خلاف کارروائی کرنے والے ہیں۔ اشارہ ملتا ہے کہ بمرالکابل میں کوئی دوسرا حملہ نہیں والا ہے۔

اگر اتحادی بیڑہ جاپانیوں کے کسی مقبوضہ مقام پر حملہ کر دے۔ تو جاپان آسٹریلیا کو خطرہ کم ہو جائے گا۔ جاپان اور سمٹرا پر بھی دباؤ کم ہو جائے گا۔ بھاری امکان ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ماسکو کے محاذ پر جرمنوں کی سرگرمیاں پھر کچھ تیز ہونے لگی ہیں۔ ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء کو جرمن ہوائی جہازوں نے ماسکو پر حملہ کیا۔ کچھ بم گرا۔ جس سے چند اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ دوسرے محاذوں پر اگرچہ روسیوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے مگر جرمنوں کی مزاحمت تیز ہو گئی ہے۔ جس سے

خیال پیدا ہوتا ہے کہ موسم بہار تک روس میں جرمن سرگرمیاں تیز ہوجا چکی ہوں گے۔ لاہور صفر ۱۳۶۲ھ

۹۔ مارچ ۱۳۶۲ھ

## ایک ضروری اعلان

مجلس استقبالیہ جمعیت علماء ہند کے رکن بننے کی سعاد۱۵۔ مارچ ۱۳۶۲ھ تک مقرر کی گئی ہے۔ جن حضرات نے مجلس استقبالیہ کی رسید بھیج دی ہے وہ حاصل کی ہیں۔ ان سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ ۱۵۔ مارچ تک ممبر بنا کر فیس ممبری اور رسید بھیج دیں۔ ۱۵۔ مارچ کے بعد کسی صاحب کو مجلس استقبالیہ کا ممبر بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔

اراکین مجلس استقبالیہ کے آرام اور سہولت کے لئے یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ وہ جن حضرات کی وساطت سے دائرہ رکنیت میں داخل ہوئے ہیں وہ ان سے اپنے اپنے ٹکٹ حاصل کر لیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ لاہور۔ امرتسر اور دوسرے شہروں میں مختلف حلقے قائم کر کے ٹکٹ تقسیم کر دیں تاکہ انعقاد کانفرنس سے پہلے اراکین مجلس استقبالیہ کو ٹکٹ پہنچ جائیں۔

نوٹ ۱۔ مجلس استقبالیہ جمعیت علماء کے دفتر واقع جہاز بلڈنگ بیروں دہلی دروازہ میں ٹیلیفون لگوا لیا گیا ہے۔ جس کا نمبر ۳۹۳۳ ہے۔ (درویشیہ سکریٹری)

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ مر۔ ساہو بھندہ

۹۔ بقایا ۹۔

وصولی داخلہ | ۱۵۔ فروری ۱۳۶۲ھ۔ محمد علی علی

مجلس اصحاب کو غریب فنڈ کی ضرورت والی اطلاع کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے غریب کے نام انعام بھیجے جاتے ہیں۔ صحت کے انتظام اصول | جواہر کار فی جی

دوسری طرف کی صورت یہ ہے۔ جاپان اور عراق میں تیل بکثرت نکلتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ علاقوں پر پڑ ہی ہے۔ اس لئے بعض ممالک میں کمال خیال ہے کہ شاید جرمین فوج ترکی میں سے گزر کر کاکیشیا میں پہنچے کی کوشش کرے۔ اور پھر وہاں سے ایران اور عراق میں داخل ہو جائے۔ خدا خواست اگر ایسا ہو گیا تو اس کو نہر سوئز تک پہنچنا بھی آسان ہو گا اور مصر کی مغربی جانب (لیبیا کی طرف) سے جرمین بنیاد رو میل کی فوج بھی مصر اور نہر سوئز کی طرف پیش قدمی کرے گی۔ اس طرح نہر سوئز پر دونوں طرف سے حملہ ہو سکتا گا۔ ظاہر ہے کہ جنگ کی اس صورت حال سے اسلامی ممالک (ترکی، ایران، عراق، شام، مصر وغیرہ) براہ راست جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گے۔



پر قبضہ کر کے اس کے تین کے جیٹوں سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے باوجود کانگریس جنگ روکنے کے لئے تیل کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔ جو اتر شرق ہند میں تیل بہت بڑی مقدار میں برآمد ہوتا تھا مگر مجیدہ دولہا ڈوج حکام نے خود ہی تیل کے جیٹے تباہ کر دیئے تاکہ کہیں یہ تیل جاپان کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ ان جرأت میں تیل تلف کرنے سے جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ۱۴ کروڑ روپے لاکھ پونڈ لگا جاتا ہے۔

روس کے علاقہ کاکیشیا کے علاوہ ایران اور عراق میں بھی تیل بکثرت نکلتا ہے۔ ہنگامہ خیز سیاست دانوں و طاقتوں پر پڑ ہی ہے۔ اس لئے بدھ مت کے جیٹوں کا خیال ہے کہ اگرچہ چین فوج ترکی میں سے گزر کر کاکیشیا میں پہنچنے کی کوشش کرے۔ اور پھر وہاں سے ایران اور عراق میں داخل ہو جائے۔ اندازاً اگر ایسا ہو گیا تو اس کو ہندوستان تک پہنچنا بھی آسان ہو گا۔ اور ہندوستان کی مغربی اہم ترین شاہراہ کی طرف بڑھنا اور وسیلے کی فوج ہی متروک نہ ہو سوزی کی طرف پیش قدمی کرے گی۔ اس طرح ہندوستان پر دونوں طرف سے حملہ ہو سکیگا۔ ظاہر ہے کہ برطانیہ کی اس صورت حال سے اسلامی ممالک (ترکی، ایران، عراق، شام، مصر وغیرہ) براہ راست جنگ کی پیدائش میں آجائیں گے۔

ادھر انگریز بھی اس خطہ سے غافل نہیں ہیں ایک طرف وہ روس کو امداد دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف انہوں نے ان ملکوں میں حتی الامکان دفاعی انتظام کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ایران کے ساتھ جدید معاہدہ کی رو سے روس اور برطانیہ کی مشترکہ افواج ایران میں مقیم ہیں۔ تاکہ جرمن فوج اگر کاکیشیا کے راستے ایران میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اس کو روکا جائے۔

جنگ کی تازہ صورت حالات معاشرہ پر تباہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں :-  
"معلوم ہوتا ہے کہ جاوا کی جنگ ایک نازک مرحلے پر پہنچ رہی ہے۔ جاپانی اپنی فوجوں کی بھاری تعداد

اور سامان جنگ کے بل بوتے پر آگے بڑھ رہے ہیں اس وقت ایک لاکھ جاپانی سپاہی وہاں لڑ رہے ہیں۔ اتحادیوں کے مقابلہ میں ان کے پاس ۵ لاکھ زیادہ سامان جنگ ہے۔ اتحادیوں کے پاس اتنی فوج اور سامان جنگ جوتا تو برابر کی جوت ہوتی۔ رائٹر کے سپیش نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ اب جاوا سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ چونکہ باہر سے امداد پہنچنے کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیے کہ حالات بہت نازک ہیں۔ جاوا پر قبضہ کی صورت میں آسٹریلیا پر جلد حملہ کا امکان اور بھی زیادہ ہو جائے گا۔ آسٹریلیا کی مشکل یہ ہے کہ وہ بول پر جو نیو یارک کی راہدہ سازی ہے۔ جاپانیوں کا قبضہ ہے۔ اور یہ بندر گاہ آسٹریلیا سے ۷۰۰ میل دور ہے۔ فحش ہے کہ جاپانی آسٹریلیا پر حملہ کرنے کے لئے اسے اس سے کے طور پر استعمال کرینگے۔ اگر شمال مشرقی اور

مغربی ساحل پر آسٹریلیا کا ڈیفنس بہت مضبوط ہو اور مابول سے جاپانی کوئی حملہ کرے تو اسے ناکام بنایا جاسکتا ہے۔ مگر برطانیہ کوئی خاص خبر نہیں آ رہی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس سے بھی جاپانیوں کے اس دعویٰ کی تردید ہوتی ہے کہ انہوں نے انکا قبضہ ہو گیا ہے۔ جاوا کے لفٹنٹ گورنر کے ان الفاظ سے کہ اتحادی دوسری طرف سے جاپانیوں کے خلاف کارروائی کرنے والے ہیں۔ اشارہ ملتا ہے کہ بحر الکاہل میں کوئی دوسرا اتحاد بننے والا ہے۔

اگر اتحادی بیڑہ جاپانیوں کے کسی مقبوضہ مقام پر حملہ کر دے۔ تو جہاں آسٹریلیا کو خطرہ کم ہو جائے وہاں جاوا اور سماٹرا پر بھی دباؤ کم ہوجانے کا بھاری امکان ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ماسکو کے محاذ پر جرمنوں کی سرگرمیاں پھر کچھ تیز ہونے لگی ہیں۔ ۲۰ مارچ بعد جرمن ہوائی جہازوں نے ماسکو پر حملہ کیا۔ کچھ بم گراں جس سے چند اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ دوسرے محاذوں پر اگرچہ روسیوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے مگر جرمنوں کی مزاحمت تیز ہو گئی ہے۔ جس سے

خیال پیدا ہوتا ہے کہ موسم بہار تک روس میں جرمن سرگرمیاں تیز ہوجائیں گی۔ یہاں لاہور صفحہ ۵۰ پر ۹۔ مارچ ۱۹۴۷ء

## اراکین مجلس استقبالیہ جمعیتہ علماء کے متعلق ایک ضروری اعلان

مجلس استقبالیہ جمعیتہ علماء ہند کے رکن بننے کی بیعت ۱۵۔ مارچ ۱۹۴۷ء تک مقرر کی گئی ہے۔ جن حضرات نے مجلس استقبالیہ کی رسید بکس دفتر حاصل کی ہیں۔ ان سے استدعا کر جاتی ہے کہ وہ ۱۵۔ مارچ تک ممبر بنا کر فیس جبری اور رسید بکس بہت جلد دفتر مجلس استقبالیہ کو بھیج دیں۔ ۱۵۔ مارچ کے بعد کسی صاحب کو مجلس استقبالیہ کا ممبر بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔

اراکین مجلس استقبالیہ کے آرام اور سہولت کے لئے یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ وہ جن حضرات کی وساطت سے دائرہ رکنیت میں داخل ہوتے ہیں وہ ان سے اپنے اپنے ٹکٹ حاصل کر لیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ لاہور۔ امرتسر اور دوسرے شہروں میں مختلف علاقے قائم کر کے ٹکٹ تقسیم کر دیں تاکہ اتحاد کانفرنس سے پہلے اراکین مجلس استقبالیہ کو ٹکٹ پہنچ جائیں۔

نوٹ ۱۔ مجلس استقبالیہ جمعیتہ علماء کے دفتر واقع جہازی بلڈنگ بیروں دہلی دروازہ میں ٹیلیفون لگوا لیا گیا ہے جس کا نمبر ۳۳۳۳۳۳ ہے۔  
۲۔ پریسیڈنٹ سکرٹری

غریب فنڈ | میں از فخری فنڈ م۔ سابقہ ہندو فنڈ ۹۔ بقایا ۹۔

وصولی داخلہ | ۱۵۔ فروری ۱۹۴۷ء | محمد علی احمد  
محترم اصحاب کو غریب فنڈ کی ضرورتی اطلاع کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس سے غریب کے نام انعام بھیجا جاتا ہے صحت کے اچھے اصول | جوان کارڈ بھیج کر

دعوت العلماء  
روس اور ترکی میں تیل کی قلت  
دعوت العلماء  
دعوت العلماء  
دعوت العلماء

دعوت العلماء  
دعوت العلماء  
دعوت العلماء

## مومنانی

مصدقہ علامہ اہل حدیث و ہزارا خیرمداران الحمد للہ

علاوہ انہیں روزانہ تازہ جوازہ شہادت آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتداء

س و دق۔ دوسرے کھانسی۔ ریشہ کمزوری سینہ کو رفع کرتی

ہے۔ کردہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی

وجہ سے جن کی کمر میں درد ہوا ان کے لئے اکسیر ہے۔

دوبارہ دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ .... کے بعد

استعمال کر لیتے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت

بخشنا اس کا ادوی کرشمہ ہے۔ چوتھ لگ جائے تو تھوڑی سی

کھیلنے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے

بورٹے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العصر کو

عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال

ہو سکتی ہے مایک چٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی

قیمت فی چٹانک ریتو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔

آدھ پاؤ للہ۔ پاؤ بھر شے مع حصول اک۔ مالک غیر

مصول اک علیحدہ ہوگا۔ اہلی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت

مع حصول اک لکھ پکی بذریعہ منی رتہ۔ نہی ایک پاؤ

## پبلک امت دے ہی اورنٹیل

کو ہندوستان کی سب سے بڑی بیمہ کمپنی بنا دیا ہے۔

جس کی پالیسیاں ۳۱ ۱۲ کو زائد از ۸۳ کروڑ روپیہ

جس کے فنڈ ۳۱ ۱۲ تک زائد از ۲۴ کروڑ روپیہ

سالانہ آمدنی ۳۱ ۱۲ تک زائد از ۳۴ کروڑ روپیہ

اس کے تعلق مزید حالات دریافت کرنے کے لئے ہمارا پراسیکشن جس میں انشورنس سکیم کی مکمل

وضاحت کی گئی۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹید

نیشنل بینک بلڈنگ۔ ہال بازار امرتسر

تصانیف حکیمہ سلام جیلانی رئیس امرتسر

اس کتاب میں فاضل موصوف نے

محررات جیلانی اپنے خاندانی معدنی جراثیم کو

بلا غل ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے جو بار بار تجربہ کی

کسوٹی پر پرکھے جا چکے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ غار

اس کتاب میں لائق موفات نے تمام

کلید حکمت امرتسر کے اسباب و علل است

ترقیب واریان کر کے ساتھ ساتھ ان کے علاج کیلئے

اس کتاب کا یا اپنے جراثیم کا حوالہ دیا ہے۔ بلا خوف تردد

کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کو زیر مطالعہ رکھ کر ایک

غیر طبیب اچھا خاصہ طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ

اس کتاب میں تقریباً دو سو سے زیادہ

نشاط زندگی عنوان ہیں جو سب کے سب

میں اور عورتوں کے مخصوص امراض سے متعلق ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت غار (دو روپے)

اس کتاب میں حکیم صاحب موصوف نے تمام امراض کے اسباب و

علامات مختصر الفاظ میں بیان کر کے ان کے لئے صرف مفرد چیزوں

کی طرف اشارہ کیا ہے اور ایک ہی مرض کے لئے کئی کئی ٹوٹیک بتائے ہیں۔ قیمت غار (دو روپے)

اس کتاب کا مصنف ڈاکٹر محمد زکریا مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ

ہے۔ قیمت ۲ روپے۔ منیر و فخر احمدیت امرتسر

## تقویۃ الایمان (جدید ڈیشن)

مذکورہ تذکرہ الامتحان مع نسخہ شاہ اسماعیل شہید ۲۰۲۰ء کے

مذکورہ مکتوبات۔ دو قسم کے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم اول

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم دوم

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم اول

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم دوم

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم اول

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم دوم

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم اول

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم دوم

۲۰ روپے۔ ۲۰ روپے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم اول



## تفسیر ترجمان القرآن مکمل

از نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ  
قرآن مجید کی تفسیر بالکل کیا ہے۔ ہر ایک کتاب  
میں اس کے چند مکمل نسخے موجود ہیں۔ خواہشمند حضرات  
قیمت کا بذریعہ خط لکھ کر کے منگاسکتے ہیں۔  
حضرات کو اس کے الگ، الگ حصوں کی ضرورت ہو  
یا فروخت کرنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں  
عبدالعزیز تاجر کتب مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ

عبدالعزیز تاجر کتب خانہ اہل حدیث کی خاطر رعایت قیمت پر دی جا رہی ہے۔ بعض کتابیں  
صرف چند عدد باقی ہیں۔ اس لئے شائقین جلد منگوائیں۔

(۱) ہدایت نما قرآن مجید ہندوستانی حاشیہ دار ترجمہ والا۔ (۱) اصل قیمت چار روپیہ۔ رعایتی چار روپیہ۔  
(۲) کیا رہ خدیجیوں والی حاشیہ دار شریف مترجم ہندی حاشیہ دار۔ (۱) اصل قیمت چار روپیہ۔ رعایتی دو روپیہ۔  
(۳) تفسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مترجم نواب وحید الرحمن صاحب۔ پہلے پانچ پاروں کے لئے قیمت ۱۰ روپیہ۔ رعایتی ۹ روپیہ۔  
(۴) بارہ روپیہ رعایتی ایک روپیہ۔ (۵) فقہ خلق قرآن مسئلہ خلق قرآن پر مباحثہ۔ قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۹ روپیہ۔  
(۶) نوا عدت کے نس انسانیت قیمت ہر رعایتی ۱۲ روپیہ، (۷) لطف شباب ترجمہ فیاض الابصار میر۔ رعایتی ۱۰ روپیہ۔  
ایک سو روپیہ کم وی پی کیا جائیگا۔ معمول ڈاک و فیس رجسٹری و پیو بذمہ فرمایا ہوگا۔  
لئے کا پتہ۔ مکتبہ دار السلام ۵۴ ریلوے روڈ لاہور

# مارچ کی رعایت

بعد اس کے اعلان کیا گیا تھا۔ امر دہارا اوشدالیہ کی ادویات میں اب مارچ والی رعایت نہیں کی جاسکتی۔  
مختصری رعایت ہمیشہ کیواسطے کر دی ہے اور رعایتی قیمتوں پر ہی ادویات جاری ہیں جنہوں نے رعایتی قیمتوں کا فائدہ  
منگوا یا ہو وہ منگوا سکتے ہیں۔ کتابیں چونکہ پہلے کی ہی چھپی ہیں اور آج کل کا ہنگامہ قیمت کا غد لینا نہیں پڑا ہے۔ اس  
پہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یکم سے ۳۱ مارچ تک  
کوری و نوڈ و ٹیڈ بھوشن پنڈت بھاگرت شرما و ٹیڈ کی تصنیف ہر انسان کے پڑھنے کے لائق صحت و تندرستی کے  
اصول سکھانے والی طبی کتب میں **قصہ قیمت** کی رعایت کر دی جاوے۔

جیسے جیسے ختم ہو کر یہ کتب نئی چھپنی ہونگی۔ پھر تو بعض اہل قیمت میں بھی دینی مشکل ہو جاوے گی جو کتب اپنے واسطے اپنے ختم  
ہیں جلدی آرڈر دیکر منگوالیں۔ بہتر میں قیمتیں لچری ہیں۔ ان کے آدمی لیاوے گی جن کے پاس بہتر کتب نہیں، وہ نوڈ منگوالیں  
بہتر روپیہ یا اس زیادہ کی کتب منگوانے پر جو نصف و سہ روپیہ یا زیادہ کی ہوگی محصول ڈاک و پیکنگ نہیں لیا جاوے گا

المشتہر منیوریش اور کارک بک پوٹ امرت پراکھون۔ امرت پراکھون۔ امرت پراکھون۔ امرت پراکھون۔

عبدالعزیز تاجر کتب مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ۔ عطاء اللہ بابر۔ لکھنؤ۔



### راضی مقاصد

اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام  
کی شجاعت کرنا۔  
اسلام کی مونا اور جہات اہل حدیث  
کی ہمدردی و دینی و دنیوی خدمات کرنا  
اسلام اور مسلمانوں کے باہمی  
تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
قواعد و ضوابط  
کی تعمیل پائی جانی چاہئے۔  
جو ان کا دیکھنا یا لکھنا چاہئے  
اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام  
کی شجاعت کرنا۔  
اسلام کی مونا اور جہات اہل حدیث  
کی ہمدردی و دینی و دنیوی خدمات کرنا  
اسلام اور مسلمانوں کے باہمی  
تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
قواعد و ضوابط  
کی تعمیل پائی جانی چاہئے۔  
جو ان کا دیکھنا یا لکھنا چاہئے

جلد ۳۵۲



### شرح قیمت اخبار

والیمان راست سے سالانہ عٹ  
رہو سا و جاگیر داران سے ۷  
عام خریداران سے ۵  
ششماہی ۴  
اہل برما سے سالانہ ۳  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے  
جلد خط و کتابت و ارسال ذر بنام  
مولانا ابوالوفا ثناء اللہ دمنوی فاضل  
مالک، اخبار "الحدیث" امرتسر  
ہونی چاہئے۔

یکم ربیع الاول ۱۳۷۱ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۵۲ء

### ہفت مضامین

- ۱۔ اسلام اور نبی علیہ السلام
- ۲۔ اسلام اور جہات اہل حدیث
- ۳۔ اسلام اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات
- ۴۔ اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام
- ۵۔ اسلام اور جہات اہل حدیث
- ۶۔ اسلام اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات
- ۷۔ اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام

### ابراہیم علیہ السلام

(از محمد نجیب اللہ صاحب نشر و کھوری تعلیم دار الحدیث سید محمد دہلی)

اے وہ کہ جان و دل سے خدا پر تھا تو نثار  
اے وہ کہ آگ ہو گئی تیرے لئے چمن  
اے وہ کہ تیرے جذبہ کامل کو دیکھ کر  
اے وہ کہ تیرے وصف میں ثانی نہیں تھا  
اے وہ کہ نور چشم کو صحن آسکی ماں تھے ساتھ  
اُس پر بھی یہ کمال کہ ثابت قدم رہا  
اس امتحان میں بھی ہوا جب کامیاب تو  
پہم دکھایا خواب میں بیٹے کو ذبح کر  
پھر کیا تھا نور چشم کو قہر بان کر دیا  
کب تک یہ اتنا ہی عناصر جہاں میں  
اسے نشر کر لے آج نہ کر کل کا انتظار

یہ اخبار مفتہ دار ہر جمعہ کے روز شائع ہوتا ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہل حدیث

یکم ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

## اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں

کہتے ہیں کہ مولانا اسماعیل شہید قدس اللہ سرہ کے زمانے میں ایک مولوی صاحب تھے جو کہا کرتے تھے کہ اسماعیل جو کچھ کہتا ہیں اس کے خلاف نہ لڑنا اور کرونگا۔ گویا مولوی صاحب مذکور کا اصول وہی تھا جو مولانا عالی مرحوم نے ان کی طرف سے یوں بیان کیا ہے کہ

ہو نکلے جہاں دن کا بج کر بھنور سے  
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

جب مولانا شہید کو خبر ہوئی تو آپ نے ہنس کر فرمایا اسکو کہ دو کہ اسماعیل والدہ اور مولود کا باہم نکاح حرام کہتا ہے، پھر دیکھا جائیگا یہ صاحب اس کے خلاف بھی کرتے ہیں یا نہیں؟

یہ قصہ پرانا ہو کر اب ایک نئی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جماعت خفیہ کی بریلوی شاخ جس کا آرگن آج کل اخبار الفقیہ امرتسر ہے۔ جماعت اہل حدیث کے مقابلہ میں اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ اہل قرآن کی طرح حدیثوں پر بھی اعتراض کرنے میں نہیں جھجکتی حالانکہ خفیہ کے اصول فقہ میں حدیث شریف کو بھی حجت مشرعہ مانا گیا ہے۔ دلائل خطہ ہو کتب اصول فقہ خفیہ اس کے باوجود اخبار الفقیہ کے نام نگار اصحاب سنی، حنفی، جہشی، مجددی، سہروردی وغیرہ کہہ کر حدیث نبویؐ کے منہ آتے ہیں۔ چنانچہ الفقیہ

فرودی سند وہاں میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرفی یہ ہے۔

اہل حدیث کہوں یا منکر حدیث؟  
اس کے نیچے تمہیدی عبارت یوں شروع ہوتی ہے۔

ہر فرقہ کے پاس علیحدہ علیحدہ حدیثیں موجود ہیں، شیعوں کے پاس علیحدہ مرزائیوں کے پاس علیحدہ حنفیوں کے پاس علیحدہ اہل حدیث کے پاس علیحدہ۔ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی حدیث کا منکر ہے۔ اگر بجائے اہل حدیث کے منکر حدیث ہی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اگر کہا جائے کہ حدیث صحیح پر ہمارا عمل ہے تو میں کہتا ہوں کہ محدثین کے کہنے پر غیر صحیح تو جھوٹے ہو۔ صحیح اور ضعیف معلوم کرنے کے لئے کسی اسماء الرجال کی کتاب میں دیکھو سو وہ بھی تقلید ہے۔ کیا اعتبار اس کتاب والے نے عداوت سے ثقہ کو غیر ثقہ اور کسی وجہ خاص سے ضعیف کو قوی سمجھ دیا ہو کیونکہ جب لوگوں نے صد ہا کیا بلکہ لاکھوں جھوٹی حدیثیں بنانے سے خوف نہ کیا تو کسی ثقہ اور غیر ثقہ کچھ میں کیا باک ہے۔ بلکہ اس میں تو اکثر دھوکہ تو ہلا قصد بھی ہو جاتا ہے کیونکہ ہر شخص کے احوال سے کمال یعنی مطلع ہونا

بہت ہی مشکل ہے۔ ضعیف حدیثیں اگر لائق عمل نہ تھیں تو میر کتابوں میں درج کیونکر میں جالاتم حضورؐ نے خود منع فرمایا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث کل ما سمع۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے مرد کو جھوٹ یہ کہ حدیث بیان کرے براہہ جوسی روایت کیا مسلم نے مزید ابن شعبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حدث عن حدیثا وھو یرئی انہ کذاب فھو احد الکاذبین رواہ الترمذی روایت ہے بغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہو گیا کہ جس حدیث میں ذرہ بھی گمان ہو کہ یہ جھوٹی ہے۔ اس کو لکھنے والا یا سنانے والا دونوں کا ذمہ ہے۔ ایک کاذب کا حکم سب کو یاد ہے۔ ایک مسئلہ میں ایک حدیث میں کچھ ہے دوسری میں کچھ اور ایک صحیح ہے دوسری ضعیف۔ اب ضرور ضعیف کو جھوٹی تصور کر کے چھوڑا جائے گا۔

رافقیہ امرتسر فرودی مسئلہ۔

اہل حدیث اناطین! یہ الفاظ جو حنفی نامہ نگار نے لکھے ہیں بدینہ وہی ہیں جو اہل قرآن بولا کرتے ہیں ان کو غور سے پڑھ کر بتائیے کہ مثل مشہور "سوت کو جلانے کیلئے اپنی ناک کٹوائی" ایسے ہی لوگوں کے حق میں صادق آتی ہے یا نہیں؟ مقام تعجب ہے کہ یہ لوگ اہل حدیث کے حق میں صندی ہوتے تو خیر ایک بات قطعی مگر حدیث کے حق میں ایسے صندی کیوں ہو گئے۔ اگر کہیں ان لوگوں کا مقابلہ اہل قرآن سے ہو جائے تو خطرہ ہے کہ قرآن مجید پر بھی ایسی ہی مکتہ چینی کرینگے جیسی حدیث پر کرتے ہیں۔ اس موقع پر ان کی حالت کیا ہوگی

حقیقت الفقیہ - مولانا محمد رفیع صاحب - نابینا کی کتاب ہے۔ نسبت بہ - جماعت اہل حدیث امرتسر



کہ یہ الہام زلزلہ موعودہ کے متعلق ہے جو بقرہ لنگے موسم بہار میں آتا مقرر تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا موسم بہار کا موعودہ زلزلہ دنیا میں آیا؟ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں آیا۔ کیونکہ مرزا صاحب صفحہ مذکور پر لکھتے ہیں کہ

بار بار وحی الہی سننے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ زلزلے (دالی) پیشگوئی میری زندگی میں میرے ملک میں اور میرے ہی فائدے کیلئے ظہور میں آئے گی۔ (حوالہ مذکور)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے مریدوں سے پوچھئے کہ اس الہام کے بعد مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے ملک میں نور موسم بہار میں زلزلہ شدیدہ کب آیا؟

**ایک اور طرح سے** | مرزا صاحب کا یہی الہام دوسرے لفظوں میں بھی آیا ہے۔ حقیقۃً الوہی میں دونوں الہام اکٹھے مرقوم ہیں۔ اس لئے ہم بھی یہ دونوں الہام یکجا دکھاتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں (۱) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی (۲) پھر بہار آئی تو آئے ٹلیم کے آئے کے دن۔

ان دونوں الہاموں کی تشریح خود مرزا صاحب جن الفاظ میں فرماتے ہیں وہ ان الہاموں کے بین السطور مرقوم ہیں۔

بہار جب دوبارہ آئیگی تو ایک اور زلزلہ آئیگا پھر جب بار سوم آئے گی تو اس وقت الطمینان سے دن آجائیگے۔ (حقیقۃً الوہی ص ۹۹)

یہ تشریح باوازن بلند پکار رہی ہے کہ پھر بہار آئی والا الہام اس شدیدہ زلزلہ کے متعلق تھا جس کے بعد الطمینان کا زمانہ آتا مقرر تھا۔ اور بقول مرزا صاحب ان کی زندگی ہی میں ان سب واقعات کا وقوع پذیر ہونا ضروری تھا۔

**احمدی دوستو!** کیا ایسا ہوا؟ ہم سے پوچھو تو ہم اس کے متعلق عرب کا یہ شعر پیش کرتے ہیں لا تغربل ما منت و ما وعدت ان الامانی والا اعلام تضلیل

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے اپنے الفاظ میں اس الہام کی تشریح کافی ہو چکی ہے۔

اب ہم ان چھٹ بھیتوں (مخلص مریدوں) کے ہتھکنڈے ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے دلیر اور من چلے ہیں کہ ان کو اپنی بات کہتے ہوئے مرزا صاحب کی مخالفت کا خوف بھی نہیں ہوتا۔ یا یہ وجہ ہے کہ ان کو اقوال مراد و نہیں رہتے۔ ان کی دلیری ملاحظہ کیجئے!

مرزا صاحب تو اس زلزلہ بہار کو اپنے منکرین کے لئے فذاب بتاتے ہیں مگر یہ قادیانی چھٹ بیٹے جوش میں آکر اس کو قادیان پر بلکہ اپنی ہی جنت پر وارد کر لیتے ہیں۔

۳ مارچ سلسلہ کو حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان کی وفات ہوئی ان کی جگہ میاں محمود احمد خلیفہ ثانی مقرر ہوئے۔ جس پر لاہوری جماعت الگ ہو گئی۔ ان افضل میں ان تینوں واقعات کو یکجا دکھا کر اس رہنمائی، الہام کا مصداق بتایا ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں:-

ایک زلزلہ تو ہمارے اپنے گھر میں ہی آیا ۱۳ مارچ کو حضرت خلیفہ اول کی وفات کی منوریت میں آیا۔ اس کے بعد خلافت کے تقرر پر شہر الذین النعت علیہم

کی حالت میں آیا۔ خدا کے مسیح کی مراد میں خلافت ثانی کے رنگ میں پوری ہوئی۔ خدا تعالیٰ اپنا ملک فوجوں کے ساتھ آیا اور فتح نمایاں کا ظہور ہوا۔ اور یہ سب کچھ عوسم بہار ہی میں ہوا۔ (راہزار الفضل قادیان ص ۲۹۔ اپریل سلسلہ ص ۱۱۱)

مرزا نے دوستو! کیا بہاری الہام کی یہی تفسیر ہے جسکو آپ لوگ پیش آئے۔ ایسے اوپر وارد کر رہے ہیں۔ کیا یوں ہے؟

آجھا ہے پاؤں یار کا زلف درازیں لو آپ اپنے دامن میں میتا د آگیا سہ بیٹائی مبرو کیا کہتے ہو؟ (الحديث)

اس الہام کے متعلق ابھی ہمارے پاس لکھنے کو بہت کچھ ہے مگر سہ

اندکے با تو بگنم و بدل تر سیدم کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار (نوٹ) خندت لیکھ رام دالی پیشگوئی کی بابت انشاء اللہ آئندہ ہفتے کچھ لکھا جائیگا۔

## اتباع سنت و راہ جنت

(۱) اما بعد فان غیر الخدیث کتاب اللہ و غیر الہدی ہدی محمد علیہ السلام بعد ہر وصلوۃ کے جانا چاہئے کہ سب سے بہتر کلام اللہ الہی ہے۔ اور سب سے بہتر وعدہ طیف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر فرد بشر پر اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع فرض کر دی ہے۔ سو اس کے نجات کا محال در محال ہے سہ

قال انت ووری کما راہ صفا تو ان وقت جو دوسرے مصطفیٰ (۲) فَلْيَتَّبِعْ سِرَالِ بْنِ يَحْيَى الْفَوْنَ نَحْنُ آمِرٌ بِأَنْ تَصْبِيحَ بِسُنَّةِ ذُرِّيَّتِهِ أَوْ يَهْجُرَ بِسُنَّةِ عَذَابِ الْبُشَّةِ

پس ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ ان پر دنیا میں کوئی نصیب نہ آئے پر کسی یا آخرت میں (۱) کو درد ناک عذاب پہنچے۔ (قرآن مجید)

معنوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے جوتے ہونے اور ہر آدمی کے جاننا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی مخالفت کرنا۔ اور آپ کو چھوڑ کر کسی اور کے مجھے لگنا مسلمان کی شان سے بعید ہے

کر و دستودل سے طاعت نبی کی نہیں فرض تعلیم تم پر کسی کی (۳) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

اتباع سنت و راہ جنت کے متعلق ابھی ہمارے پاس لکھنے کو بہت کچھ ہے مگر سہ





## مسئلہ قصر نماز

از مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب ریاستی جلالپور سیال  
ضلع ملتان

انبار الحجیث نمبر ۳۹ صفحہ ۳۱۰ مورخہ

۲۶ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ میں آپ نے بحوالہ سوال نمبر ۲۵ تحریر فرمایا ہے کہ سفر میں وہ بیوی ہو یا دنیاوی قصر کرنا جائز ہے فرض واجب نہیں۔ آپ کا یہ فرمانا کہ قصر فرض واجب نہیں احادیث صحیحہ صریحہ کے خلاف ہے۔ احادیث صحیحہ سے فرضیت ثابت ہوئی ہے۔ جیسا کہ جبرالہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح مسلم جلد ۲۲ میں مروی ہے۔ فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم فی الحضرار بعدا ولسف رکعتین الحدیث حضرت فاروق اعظم عن ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سائی شریف ص ۱۱۱ میں مروی ہے صلوٰۃ الجمعة رکعتان والفر رکعتان والمفسر رکعتان تمام غیر قصر علی لسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور آپ کا آیت کریمہ فلیس علیکم جناح ان تَصْرُوا مِنَ الصَّلَاةِ انْ خِفْتُمْ الْآيَةَ مِنْ عَدَمِ فَرْصِيَّتِ قَصْرِهَا اسْتِدْلَال کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ آیت کریمہ میں رفع جناح کا لیا گیا ہے۔ اور رفع جناح عن الفاعل کو عدم وجوب لازم نہیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ فلا جناح علیہ ان یطوف بہما الا بکے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا گیا تھا۔ بخاری مع فتح (بخاری ص ۱۳۴) میں ہے۔ قال عروۃ سألت فقلت لہا رأیت قول اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما فواللہ ما علی احد جناح ان لا یطوف بالصفا والمروة قالت یسما قلت یا ابن اخی ان ہذا لو کانت کما اولتھا علیہ کانت لا جناح علیہ ان لا یطوف بہما الحدیث۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

فتح الباری ص ۱۲۱ ج ۴ میں فرمایا ہے۔ محصل جواب عائشۃ ان الآیۃ ساکتہ عن الوجوب و علامہ مصرحۃ برفع الاثم عن الفاعل واما المبلح فیتحتاج الی رفع الاثم عن التارک (الی ان قال) واما الوجوب فبدلتا من دلیل اخر ولا مانع ان یکون الفصل واجبا ویعتقد انسان امتناع التزامہ علی صفة مخصوصة فیقال لہ لا جناح علیک فی ذلک ولا یستلزم ذلک نفی الوجوب۔ ولا یلزم من نفی الاثم من الفاعل نفی الاثم عن التارک فلو کان المراد من قوله لا جناح لنی الاثم من التارک اتی بلفظ من التارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ رفع جناح عن الفاعل کو عدم وجوب لازم نہیں۔ اس لئے آیت فلیس علیکم جناح سے قصر کا وجوب نہ ہونا ثابت ہوگا۔ آپ نے اسی سوال نمبر ۲۵ کے جواب میں لکھا ہے کہ محدثین کے نزدیک ۱۲ میں سفر قصر کر سکتا ہے آپ نے محدثین میں سے کسی ایک محدث کا نام بھی نہیں لکھا۔ اگر بالفرض کسی محدث کا مذہب ہو تو صحیح حدیث کے خلاف ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ ایام او فاصح صلی رکعتین رواہ مسلم وبلوغ المرام ج ۲ سنن السلام ص ۱۲ ج ۲

اس حدیث کے ہوتے ہوئے کسی محدث کا فرمان قابل قبول نہیں ہے

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار

مت دیکھ کسی کا قول و کردار

المحدثین ایہ حدیث جو آپ نے لکھی ہیں وہ اس وجوب قصر کے لئے ثبوت نہیں ہیں بلکہ اس کے معارض حدیث ہے کہ جنگ ذات الرقاع میں آنحضرت سے چار کا پڑھنا ثابت ہے۔ مقتدیوں

نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ دو پڑھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام کی حالت میں چار پڑھیں اور اہل علم پر یہ غشی نہیں کہ فرض اور وجوب کا مفہوم تنہیہ و اثم مطاع ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل تنہیہ مطاع عام ہے۔ مطاع عام تنہیہ دائم ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ نماز پہلے دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر تیس رکعتیں اور آخر کی بحال رکعتیں تھیں۔ اب کہ آپ نے حضرت ابن عباس اور فاروق رضی اللہ عنہما سے احادیث نقل کی ہیں۔ یہ بھی مؤلف سے حال نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام مومنین تھیں۔ اور وہی حدیث لکھا ہے۔ ما لھا اذ شہدتم رواؤشہ تمام کیرن نمبر ۱۱۱) غلط جواب۔ جیسے تاویل لکھا۔ اول عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا یعنی وہ اقامہ کرتے تھے۔ اگر ان اقوال صحابہ کے وہی ہوتے جو آپ نے لکھے ہیں تو ان کا نفی ان کے اقوال سے خلافت نہ ہوتا۔ آپ نے آیت کا جواب جو دیا ہے اس میں میری تائید کی۔ یہ منطقی و عقلی ہے۔ آیت تنہیہ ممکنہ عامہ ہے۔ ممکنہ عامہ کا تحقق ضروری کے مادہ میں ہونے سے مگر ثبوت کا متنازع سے چنانچہ آپ کے قلم سے بھی تصرف قدرت سے یہ فقرہ نکل گیا ہے اما الوجوب فیستفاد من دلیل آخر۔ پس ہمارا ایراد آپ کا اتفاق ہے۔ قرآن مجید کی آیت مودہ نہ ممکنہ عامہ کی شکل میں ہونے کی وجہ سے عام سلب آگاہ کے لئے ہے۔ رہا وجوب قصر دو دلیل قاطعہ برحقوت ہے جو قاطعین وجوب کے کسی لئے پیش نہیں کی۔

اولا اس حدیث صدقہ فاقبلوها آپ نے پیش نہیں کی۔ جب کوئی صاحب پیش کرے تو اس کا جواب بھی دیا جائیگا انشاء اللہ

آپ نے جو قدر مسافت سفر کے لئے تین رکعت کی روایت نقل کی ہے میرے نزدیک بھی صحیح ہے اسکی تائید دوسری روایات سے پاکر اسکو قبول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث نقل کی ہیں۔ یہ بھی مؤلف سے حال نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام مومنین تھیں۔ اور وہی حدیث لکھا ہے۔ ما لھا اذ شہدتم رواؤشہ تمام کیرن نمبر ۱۱۱) غلط جواب۔ جیسے تاویل لکھا۔ اول عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا یعنی وہ اقامہ کرتے تھے۔ اگر ان اقوال صحابہ کے وہی ہوتے جو آپ نے لکھے ہیں تو ان کا نفی ان کے اقوال سے خلافت نہ ہوتا۔ آپ نے آیت کا جواب جو دیا ہے اس میں میری تائید کی۔ یہ منطقی و عقلی ہے۔ آیت تنہیہ ممکنہ عامہ ہے۔ ممکنہ عامہ کا تحقق ضروری کے مادہ میں ہونے سے مگر ثبوت کا متنازع سے چنانچہ آپ کے قلم سے بھی تصرف قدرت سے یہ فقرہ نکل گیا ہے اما الوجوب فیستفاد من دلیل آخر۔ پس ہمارا ایراد آپ کا اتفاق ہے۔ قرآن مجید کی آیت مودہ نہ ممکنہ عامہ کی شکل میں ہونے کی وجہ سے عام سلب آگاہ کے لئے ہے۔ رہا وجوب قصر دو دلیل قاطعہ برحقوت ہے جو قاطعین وجوب کے کسی لئے پیش نہیں کی۔



فاعتبروا یا اولی الابصار۔

## معاصر تقلیدین کا جدید طرز تصنیف

(از ملک البریکی امام خاں صاحب نوشہروی)  
 و نظر ہے کہ موجودہ دور دشمنی سے لیکر  
 خلافت کے آخری ۲۵ سال بلکہ اس سے بھی کچھ  
 زمانہ سے دیوبندی حضرات نے قلم نبھالنا ہے  
 ان کے اس دور تصنیف میں عربی و اردو دونوں  
 زبان میں کتابیں نکل رہی ہیں۔ حدیث میں مثلاً  
 فتح الملہم (عربی) از مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی  
 و بذل الجہود (عربی) از مولانا خلیل احمد صاحب  
 اینٹھوی مرحوم و فیض الباری از مولانا سعید  
 انور شاہ صاحب مردم و تعلق الطبیح شرح  
 مشکوٰۃ الصالحین: مولانا محمد ادریس کاندھلوی و  
 شرح ترمذی مصنفہ مولانا اشفاق احمد صاحب  
 کاندھلوی۔ ان میں سے سب سے زیادہ کا تذکرہ راقم  
 نے اپنی حقیقہ تالیف و تراجم علماء حدیث ہند  
 جلد اول (جلد ۱) پر اس ہدیہ و تہنیت کے ساتھ کیا ہے  
 ”درسد دارالعلوم دیوبند میں کی شان آج  
 ہندوستان میں نہیں بلکہ تمام عالم میں ممتاز  
 ہے اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا  
 گنگہ ابد در حدیث دیگران  
 ہو رہا ہے۔ اس کے بانی جناب مولانا محمد قاسم  
 صاحب نے شاد بہر الغنی صاحب رتلف  
 حضرت جہ اللہ سے حدیث پڑھی اور اندازہ  
 کر لیا کہ دیوبند کا سلسلہ تہذیب ایک  
 طرز کشمیر کی پڑھنا وادیوں میں پھیل رہا ہے  
 تو دوسری طرف سائل سمندر کے دریش پر  
 ڈاھیل رسوت ہیں۔ ان دونوں سمتوں کے  
 درمیانی حصہ میں قال مولانا علی اللہ  
 علیہ وسلم کی کئی مجلسیں قائم ہوئی۔  
 سلسلہ تہذیب دیوبند کے ثمرات کتب  
 احادیث کی ان شروح کی صورت میں بھی نمایاں

دیا گیا حالانکہ وہ بڑے عالم و عابد تھے۔ سبکی پر جو  
 بڑے عالم اور متقی تھے کفر کا فتویٰ نکال دیا گیا۔ امام  
 ابو حنیفہ پر کڑوں کی بارش کی گئی اور قید کر دیا گیا  
 اور قابض وہیں فوت بھی ہوئے۔ امام مالک رحمہ اللہ کا  
 اس لئے قید کر دیا گیا کہ ایک فتویٰ ضمیمہ وقت کے  
 خلافت کے خلاف لکھ کر دیا تھا۔ امام احمد بن حنبلہ  
 کو زبردست اذیت دی گئی، کوڑے لگائے گئے  
 قید کئے گئے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے  
 شاگرد امام ابن قیم رحمہ اللہ کو جلا وطن کیا گیا، قید کر دیا گیا  
 بڑی بڑی مصیبتیں دی گئیں۔ امام نسائی و صاحب نسائی  
 کو اس قدر زد و کوب کیا گیا کہ وہ ختم ہی ہو گئے۔  
 سراج محدثین امام بخاری رحمہ اللہ کو بخارا سے نکال دیا  
 گیا۔ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کو جہد تعظیمی نہ کرنے کی وجہ  
 سے قید کر دیا گیا۔

یہ چند واقعات نہایت ہی مختصر طور پر مؤرخ  
 اسلام مولانا ابگرخان نجیب آبادی مرحوم کی تصنیف  
 سے نقل کئے گئے ہیں۔ آپ نے دیکھا کون کون اور  
 کس کس قسم کے مصائب سے علماء حق کو درپار  
 ہونا پڑا۔ اور یہ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ ہوائے نفس  
 کے پرستار حق کی لٹکار کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے  
 ہیں۔ جس کے دل میں تبلیغ کی تڑپ ہوگی، جسے  
 علمائے کلمۃ اللہ کا خیال ہوگا وہ بے شک بڑے  
 حق کی نشر و اشاعت میں سر دھڑکی بازی لگا دے گا  
 کیونکہ اس راہ میں آنے والی مصیبتیں درحقیقت  
 باعث رحمت ہوا کرتی ہیں۔

فوش نصیب ہیں وہ علماء حقانی جنہوں نے  
 دنیاوی عز و جاہ کو تھوکر لٹکا کر ہر طرح کے عیش و  
 آرام سے بے پردا ہو کر حق کی راہ میں مصائب  
 جھیلے ہیں۔ ان کو عسارت مقیم سے کوئی طاقت  
 اور نہ کوئی لالچ برگشتہ کر سکتی ہے اور نہ ان کے  
 پائے ثبات و استقلال میں کوہ آلام تزلزل پیدا  
 کر سکتے ہیں۔ ان واقعات سے ہم کو سبق اور عبرت حاصل  
 کرنا چاہیے کہ کلمۃ اللہ کے بلند کرنے میں ہم نے کوئی  
 تکلیف اٹھائی۔ ہم نے کونسا مذہب کا کام کیا۔

ہوئے جو بعنوان العرف الشذی علی جامع  
 الرضی از مولانا السید انور شاہ و بذل  
 الجہود فی شرح ابی داؤد از مولانا خلیل احمد  
 سہارن پوری) و فتح الملہم... از مولانا  
 شبیر احمد صاحب عثمانی) شائع ہوئیں۔ ان  
 کتابیات کے سوا دیوبند کا لٹریچر حدیث  
 اور بھی تو ہے اور یہ تمام فیضان جناب  
 بوز اللہ شاہ ولی اللہ صاحب ہی کی ذات  
 سے پہنچا۔ ”دفعول از تراجم علماء حدیث  
 ہند جلد اول (مولفہ راقم مضمون نگار) میں  
 اسی طرح راقم الحروف نے علماء دیوبند کی  
 خدمات حدیث کا تذکرہ اپنی دوسری تالیف  
 (ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات)  
 میں اسی قسم کے حمیمہ الفاظ میں کیا۔ یہ  
 ہم نے تو چاہ چاہ کے یوسف بنادیا  
 اب کیا رقیب اور پیر بنائیں گے  
 اور یہ جو راقم نے صرف فتح الملہم و بذل الجہود  
 عرف الرضی کا تذکرہ کیا۔ تو چاہی کتب  
 و تراجم کی اشاعت تک ہمارے علم میں صرف  
 یہی نہ ہو بلکہ سب سے مرصع ہوئی تھیں۔ حالانکہ اس  
 انہماک کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جن مخلصانہ الفاظ  
 میں ہم نے دیوبند کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے  
 بڑے ہوئے کسی بریت کی حاجت نہیں رہا  
 ”بڑی نفس ان الذین لا تارکوا باللسوء  
 الامارحم ابی ان مبقی لغفور الرحیم)  
 اس آیت کے بعد ہرگز اس سے قبل میری  
 کتاب کہ ”یا بعد جو کتابیں سلسلہ عالیہ دیوبند  
 کے مسکین حضرات کی طرف سے حدیث و تفسیر  
 بلکہ یہ اسرت پر بھی شائع ہوئیں۔ ان میں ہند کی  
 عامل بالحدیث جماعت کا ذکر کس طرح ہو رہا  
 ہے؟ ان کے مشہور و معروف عالم دین جو حیدر آباد  
 دکن کے جامعہ عثمانیہ میں صدر شعبہ دینیات ہیں  
 فرماتے ہیں:-

”دلی الہی مکتب خیال کے علماء کی کوششوں کا

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔ از ملک امام خاں نوشہروی۔ دلی: مکتبہ اسلامیہ

## خلافت اور امارت

(از قلم مولوی محمد عبدالغفار صاحب خیری دہلی)

خلافت اور امارت کی تشکیل نظام اگرچہ ایک ہے مگر کاموں میں فرق ہے۔ رشداً کانگرس کا نظام اگرچہ جوہریت کے نظام کے باہکل مثل ہے مگر کانگریس حکومت نہیں ہے بلکہ حکومت جمہوری راہ سے کرتی ہے۔ لہذا لوگوں کی تنظیم کرنا اور امارت پیدا کرنا ہی اس کے خلاف ہے۔

خلافت کا منصب علیہ الہی ہے۔ جب کوئی نبی عت اور اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور اللہ و رسول کے احکام کی تعمیل اور تابعداری کے لئے کمر بستہ اور مستعد ہو کر اہلیت پر پا کر لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا خلیفہ بنا کر زور اور قوت بخشنے اور امانت عطا فرماتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ عَلَّمَهُ اللَّهُ رَحْمَةً وَفِي الْأُمَمِ دِيْنًا" (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو علم عطا فرمائے گا اور اس میں دین ہوگا)۔ اکتسابی نہیں کہ جس کا جی چاہے خلیفہ بن بیٹھے بلکہ عظیم رحمانی ہے۔

ہمارے لئے جو چیز اکتسابی ہے وہ ایمان اور عمل صالح کی تکمیل ہے اور یہ دونوں باتیں بغیر نظام جماعتی کے ناممکن ہیں۔ جیسا کہ مشاہدہ میں آتا ہے کہ قرآن بھی پڑھتے ہیں، وعظ بھی سنتے ہیں مدارس دینی بھی بکثرت موجود ہیں۔ مگر ایمانی اور عملی قوت روز بروز رو باخطا ہے۔ اور یہ سب نظام جماعتی کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اسلام نے اس نظام جماعتی کی اس قدر تاکید کی کہ سفر میں بھی غیر آباد جگہ کے ایک کوٹے میں تین مسلمانوں کے لئے بھی امیر پر زور دیا۔ امیر جماعت معلوم ہوا کہ کئی ہو سکتے ہیں مگر خلیفہ ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

اسلئے یہ دعویٰ دین کا محتاج ہے۔ (الحديث)

آج یہ نتیجہ ہے کہ شئی من سید پر تکیں کے سوا اب عمل بالحدیث کے مدعیوں کی آبادیاں اپنے اندر اور کچھ نہیں رکھتیں۔ اور نہ لفظ سید مناظر احسن صاحب خیر لانی صدر شعبہ ریاضیات عثمانیہ یونیورسٹی جہاد آباد دکن۔ بحوالہ شاہ ولی اللہ ممبر رفرسٹن بریلی ص ۱۱۱)

آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ شئی من سید پر تکیں کس کو کہتا رہا ہے اور کس نے کہا ہے۔ بات کرنی بھی نہ آتی تھی جیسے ٹھنکی میں آگیش بند جوانی میں ادائیں کیا کرتے اور کس صاحب نے کہہ دیا کہ میں یہ کیا کہتا ہوں۔ منظور احمد صاحب صفائی کے رسالہ انترقان میں سے "شوق ماہ شیوہ ہر کس ہر اہل راست با ما ضرب نور و با زاہد نماز کرد جنہوں نے شاہ ولی اللہ ممبر کے مضامین میں سے بعض حصوں پر اختلافی نوٹ لکھے ہیں۔ کہ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی تک کو ہندو پنشنہا مگر سندھ پر تکیں، تو قلیل ہی تھا۔ اس پر ان کی نگاہ کیوں پڑتی۔

مولانا صفائی صاحب (مدیر القرآن) کا بڑا کرم ہے کہ اس شاہ ولی اللہ ممبر کے آخر میں اپنے مضمون حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے کام کا مختصر تعارف فرماتے ہوئے داخل بالحدیث جنت بند کی قدر سے تالیف قلب فرمادی ہے۔ جس کے متعلق بعض کہ شیخ کا خیال ہے کہ الفرقان کو اہل حدیث میں کہانے کے لئے ہے واللہ اعلم بالصواب!

مگر اسی شاہ ولی اللہ ممبر میں مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کے مضمون کا جواب جناب میرا احادیث کے قلم سے قارئین پر پیش ہے۔ جس سے مآثر الفرقان کے متعلق مذکورہ نظریہ صحیح ہونے میں مدد مل رہی ہے۔ (باقی)

ترجمہ علامہ حدیث جنت قیت دین محمد بن احمد

اس امارت کا نظام خلافت کے نظام کی طرح ہوگا۔ یعنی ایک جگہ ایک ہی امیر ہوگا۔ اگر ملک میں یہ نظام امارت قائم ہو جائے تو لازم ہوگا کہ سب امیر مل کر کسی کو سارے ملک کا امیر الامراء بنالیں مگر پھر بھی یہ امیر الامراء خلیفہ نہ ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ وہ زور اور قوت عطا نہ فرمائے جو اللہ اور رسول کے خلیفہ کے لئے مقدر ہے۔

اس نظام امارت کا کام یہ ہے کہ جماعت کی ترقی، جماعت کی ایمانی، عملی اور اخلاقی صلاح کی کوشش میں رہے۔ اچھی باتوں پر آمادہ کرے اور بُری باتوں سے باز رکھے۔ اقتصادی اور تعلیمی حالت کو سنوارنے کی تدابیر اختیار کرے۔ ان امور میں امیر کی اطاعت فرض ہے۔

ہم مسلمان نظام امارت کے قائم کرنے کے لئے ہمارے امور میں اگر قائم نہ کریں تو ہمارا اپنا خسران اور بہنجی ہے۔ جس کو ہم بھگت رہے ہیں۔ اور اسلام سے نکلے جا رہے ہیں۔

اکثر مقامات پر امیر بنائے گئے ہیں مگر مقصد امارت مفقود ہے۔ لہذا حقیقتاً یہ نظام جو بنائے گئے ہیں شرعی حیثیت نہیں رکھتے۔ مقصد اصلی ہے لوگوں کی ایمانی قوت کو بڑھانا۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اقبال پر آمادہ کرنا، عمل صالح کی طرف راغب کرنا، اعمال سیئہ سے باز رکھنا۔ اقتصادی اور تعلیمی حالت سنوا دینا۔ افراد جماعت کے خیالات میں انتشار پیدا نہ ہونے دینا۔ جو جماعت یہ کام کرے وہ ہی شرعی جماعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی میں اسی نظام امارت کی بنیاد ڈالی جو مدینہ منورہ میں مقور سے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت میں تبدیل فرما دیا۔ ولقد کان لکمْ فی رسول اللہ اسوة حسنة۔ نقطہ

پیارے نبی کے پیارے اخلاق۔ قیمت لڑ حصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ: منیر الحدیث مترجم

الارشاد والی سبیل الرشاد - تقلید شخصی کی جو دیکھیں گی کہیں کی کہیں۔ بیت پر پتہ: منیر الحدیث مترجم

فتاویٰ

**مسئلہ ۱۱** تفسیر القرآن بکلام الرحمن میں کسا  
 ہے۔ اے آمنت بریکہ فاسمعون قتلوا قیل  
 له بعد الموت ادخل الجنة قال یا لیت  
 تو می الذین قتلوا فی یعلمون بما غفر لی  
 ربی وجعلنی من المکرمین (۲۸۹)  
 جس کا ترجمہ ہے۔ یقیناً میں تمہارے پروردگار  
 پر ایمان لایا ہوں پس تم میری سنو دپس اُس کو  
 قتل کر دیا گیا (اُس کو بعد موت کے) تو جنت  
 میں داخل ہو جا اُس نے کہا اے کاش میری قوم کو  
 (جس نے مجھے قتل کیا) معلوم ہو جو خدا نے مجھ پر بخش  
 کر اور مجھے اپنے مقرب بندوں میں کیا۔

اس آیت مبارکہ اور تفسیر کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات ہیں :- (اول) قتل کا واقعہ قرآن مجید میں کس جگہ مذکور ہے ۔ یا یہ تفسیر کسی حدیث کی بنا پر ہے اور وہ کونسی ہے ۔ صحیح ہے یا ضعیف ؟ یا کسی معتبر تاریخ سے لیا گیا ہے ۔ اس کا حوالہ ۔

راقم اگر قتل ثابت بھی ہو جائے تب بھی اس  
 تفسیر میں ایک بہت بڑی مشکل پیش آتی ہے جو  
 یہ ہے کہ جنت و دوزخ کا ملنا تو بعد از حشر و نشر  
 ہے۔ جس کے متعلق عام اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ  
 قامت کے پہلے حصے میں تمام دنیا و مافیہا فنا ہو جائے  
 دوسرے حصے میں بندوں کا حساب و کتاب ہوگا۔  
 تب جنت و دوزخ کا حکم لگایا۔ لیکن اس تفسیر سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ قتل ہونے ہی جنت مل گئی جو عقائد  
 مذکورہ بالا کے صریح خلاف ہے۔ راقم محمد حسین

ناظرین تو جہ فرمائیں! ناظرین میں سے کسی صاحب  
کے پاس اگر پرانے مذہبی، طبی یا دینی اخبارات،  
رسائل یا کتب ہوں جن کو وہ غیر قیمت وصول کئے  
چاہیں تو بیکار ہوں تو مجھے مطلع فرمائیں۔ صرف

اسیر فاطمہ - مولانا محمود الحق دین پندری مرحوم کی سسر کی سبب در حادثہ دوزخ و آفت



# ملکی مطلع

## ہندوستان کو کچھ ملنے والا ہے

غائبانہ طور پر معلوم ہو گا کہ ملک کی دو بڑی جماعتوں کانگریس اور مسلم لیگ کا جماعتی فیصلہ حکومت کی جنگی مساعی میں عدم تعاون پر مبنی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ان جماعتوں نے اپنے اپنے ممبروں کو جنگ کی دفاعی کونسل میں شرکت کی اجازت بھی نہیں دی۔ چنانچہ جب سرسکند رجیات خاں وزیراعظم پنجاب مسلم لیگ کے ممبر ہوتے ہوئے دفاعی کونسل میں شریک ہو گئے تو آخر لیگ کے کہنے پر ان کو استعفا دینا پڑا۔ لیکن سر فضل الحق وزیراعظم بنگال شعلی نہ ہوئے۔ اس لئے لیگ نے انکو علیحدہ کر دیا۔ ان جماعتوں کی وجہ ناراضگی یہ تھی کہ پہلے ان کے سیاسی مطالبات منظور کئے جائیں پھر وہ حکومت کو اپنا سرگرم تعاون پیش کریں۔ انکے جواب میں حکومت یہی کہتی رہی کہ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں جماعتیں مل کر کوئی متفقہ مطالبہ پیش کریں تو حکومت اس کو منظور کریگی۔

اس جگہ ناواقف ناظرین کو یہ بتادینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کا فیصلہ اختلاف کیا ہے؟

اس سوال کا جواب مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ جہاں تک آزادی ہند کا تعلق ہے دونوں جماعتیں اس امر پر متفق ہیں کہ ملک کو کامل آزادی ملنی چاہئے چنانچہ اپنے اپنے عظیم ائٹان اجتماعوں میں ان جماعتوں نے اسی مفہوم کی قراردادیں پاس کی ہیں لیکن کامل آزادی کی تفصیل بیان کرنے میں دونوں جماعتیں باہم مختلف ہیں۔ کانگریس کا دعویٰ ہے کہ چونکہ وہ ملک کی تمام

جماعتوں کی نمایندہ ہے۔ اس لئے جو اختیارات ملیں اسی کو ملیں پھر وہ آگے اقلیتوں کو کم تعداد جماعتوں کو کچھ تحفظات اور مراعات دیکر ملین کریگی اس کے مقابلہ میں مسلم لیگ کہتی ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے بولنے کا حق صرف لیگ کو حاصل ہے جو مسلمان کانگریس میں شامل ہیں وہ کانگریس کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی صحیح نمائندگی نہیں کرتے۔ اس لئے کانگریس کا فرض ہے کہ وہ مطالبہ اختیارات سے پہلے لیگ سے سمجھوتہ کرے جس میں لیگ کی قرارداد دلاہور کو منظور کرے جس کا مضمون یہ ہے کہ ہند اور مسلمان دو مستقل قومیں ہیں، جنگی تہذیب و تمدن جدا ذہب جدا حتیٰ کہ ملی زبان جدا۔ ان خفاقی کے پیش نظر سارے ملک کو ایک مرکز کے ماتحت کرنا جس میں ۷۵ فیصدی غیر مسلم اکثریت کے مقابلہ میں مسلم اقلیت صرف ۲۵ فیصدی ہوگی قریب انصاف نہیں کیونکہ یہ طرز حکومت یورپین جمہوریت کی نقل ہے جہاں کثرت آراء سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ نیز یہ طرز عمل یورپین حکومتوں میں تو راست آگست ہے کیونکہ وہاں سب قوموں کی تہذیب اور طرز معاشرت قریب قریب یکساں ہے۔ لیکن یہاں ہینیک نہیں ہے کیونکہ ہندو اور مسلم تہذیبوں کا فرق بالکل نمایاں ہے۔ اس لئے اس مشکل کا واحد حل یہ ہے کہ جس قوم میں جس قوم کی کثرت پائی جاتی ہے وہاں اسی کو کار فرمائی کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ مثلاً پنجاب، صوبہ سندھ، صوبہ سرحد اور بنگال میں جہاں مسلمان اکثریت آباد ہیں۔ مسلم قوم کو اپنے دائرہ عمل میں پوری آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ جس میں کوئی مرکزی طاقت مداخلت نہ ہو سکے۔ ان صورتوں میں غیر مسلم اقلیتوں کو مناسب مراعات دی جائیگی۔ اسی طرح غیر مسلم اکثریت والے صوبوں (ریونی سی پی، مدراس وغیرہ) میں ہندو اصحاب اپنے دائرہ عمل میں آزاد ہونگے اور دوسرے صوبوں کے مسلمان انکے معاملات میں دخل انداز ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ بشرطیکہ وہاں کے مسلمانوں کو مذہبی و تمدنی آزادی حاصل

یہ تجویز عرف عام میں پاکستان کے نام سے مشہور ہے مسلم لیگ اسکی تبادول دوسری تجویز یہ پیش کرتی ہے کہ کانگریس کو اگر لیگ کی پاس کردہ قرارداد دلاہور منظور نہیں ہے تو لیگ سارے ملک کا ایک مرکز اس صورت میں منظور کر سکتی ہے کہ مسلمانوں کو مرکز میں پاس فیصدی نمائندگی دی جائے۔ ادھر کانگریس کو لیگ کی مذکورہ بالا دونوں تجویزیں منظور نہیں ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ جس طرح مسلم لیگ مسلم اکثریت والے صوبوں میں غیر مسلم اقلیتوں کو تحفظات اور مراعات دیکر ملین کر سکتی ہے اسی طرح کانگریس بھی مسلمانوں کو اطمینان دلا سکتی ہے۔ لیکن مسلم لیگ ایسی رعایتوں کو کافی نہیں سمجھتی بلکہ مسلمانوں کے لئے ان کی اکثریت والے صوبوں میں بالاستقلال حکومت کرنے کا حق حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کے حق میں لیگ کا مطالبہ بہت منید ہے لیکن آزادی ہند جیسا اہم مسئلہ اسی کشمکش میں مزید عرصہ تک ملتوی نہیں رہنا چاہئے۔ پہلے ہی اس نزاع میں کافی فتنے فٹائے ہو چکے ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر ان دونوں جماعتوں کے لیڈر مخلصانہ رنگ میں کوشش کریں تو باہم تصفیہ کی کوئی نہ کوئی راہ نکل سکتی ہے۔ اب جبکہ جنگ ملایا اور مذکورہ کے سقوط کا دور ہے ہندوستان کے بالکل قریب آگئی ہے امریکہ اور برطانیہ کے مالک دور دراز واقع ہونے، راستوں کے خدوش ہونے اور کچھ مقامی ضروریات کی وجہ سے ہندوستان پر کافی کنگ نہیں بھیج سکتے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان اسی طریق سے جاپان کے مقابلہ میں نصف آرام ہو جائے جس طریق سے روس جرمنی کا اور چین جاپان کا مقابلہ کر رہا ہے۔ یعنی باقی جنگ کے علاوہ گوریلا طریق جنگ۔ جس میں ملک کا ہر باشندہ دشمن کے مقابلہ میں کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ اور مختلف طریقوں سے دشمن فوج کو اور اسکے خزانے و وسائل کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مگر ایسا

رحمت اللہ علیہ۔ رسول اکرم کی اشد شہر و مسلم اور انحراف۔ ہندوستان کا۔ عدم کے۔ عدم کے۔ عدم کے۔







## شرح قیمت اخبار

دلیان ریاست سے سالانہ ۱۰  
روٹا ساوا جاگیر داروں سے ۱۰  
عام خیرات و صدقات سے ۱۰  
مشہوری سے ۱۰  
اہل برہمن سے سالانہ ۱۰  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰

اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط و کتابت وار سال نہ بند م  
مولانا ابوالوفا شہداء اللہ (موجودی فاضل  
مالک اخبار الحمدیت امرتسر  
ہونی چاہئے



## انراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی شاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- (۴) قواعد و ضوابط قیامت پر حال پیشگی آتی چاہئے۔
- (۵) جو اب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
- (۶) مضامین و رسائل بشرط پسند و ناپسند۔
- (۷) درجہ و درجہ کی خدمت۔
- (۸) جس میں ماہنامہ کی شہرت لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۹) بزرگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۹ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۲ء

## اہل حث کا ترانہ

(اللہ تعالیٰ صاحب صدیقی کیاوی)

پیش خدا تعالیٰ ہم مرا پنا کرتے تھے ہمیں لاریب بت شکن میں اور دشمن صدم میں  
ہر اسے واسطے ہم ہی توحید کا علم میں چروا نہیں ہے ہم کو تعداد میں جو کم میں  
معلم میں فرقہ بندی سے دور سو قدم میں۔ اہل حدیث ہم ہیں اہل حدیث ہم ہیں  
ہم پیر و محمد اللہ کی قسم میں کل پیشوا ہمارے نزدیک محترم ہیں  
سامنے اللہ دیں کی قدر کرتے ہم ہیں مکہ و مدینہ دونوں کو مانستے حصر میں  
معلم میں فرقہ بندی سے دور سو قدم میں۔ اہل حدیث ہم ہیں اہل حدیث ہم ہیں  
دہر کسی کو مانیں کیوں مصطفیٰ کے ہوتے سمجھیں کسی کو رب کیوں اپنے خدا کے ہوتے  
برعت کی راہ بس کیوں راہ ہدی کے ہوتے رسم و رواج پکڑیں کیوں مسئلہ کے ہوتے  
معلم میں فرقہ بندی سے دور سو قدم میں۔ اہل حدیث ہم ہیں اہل حدیث ہم ہیں  
اجماع اور قیاس و قرآن پاک و سنت چار چیزیں وہ ہیں جن کو ہمیں ہے الفت  
دور ہر درجہ ان پر ہم چلتے ہیں بہمت ان چار کے علاوہ جو ہیں وہ ہیں ضلالت

## فہرست مضامین

- نظم (اہل حدیث کا ترانہ) - ۱  
آفتاب اخبار - ۲  
اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں - ۳  
مروا صاحب کا نہت لیکچر اس سے مناجات - ۴  
موجودہ جنگ کے متعلق قادیانیوں کی رائے - ۵  
حیدر علی کے سلسلہ میں کیا ہوا؟ - ۶  
علماء و فوج اور فرقہ بریلویہ - ۷  
فلسفہ توحید - ۸  
تصوف کی ایک بڑی گمراہی - ۹  
گرائی کاغذ کی کہانی اہل حدیث کی زبانی - ۱۰  
تفاوتی مضامین - ۱۱  
مطالعہ مضامین - ۱۲

امرتسر ۹ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۲ء

دہر کسی کو مانیں کیوں مصطفیٰ کے ہوتے سمجھیں کسی کو رب کیوں اپنے خدا کے ہوتے



# انتخاب الاخبار

۲۳ مارچ

یورپ ایک دوسرے کی اطلاع ہے کہ قریب  
بھارت میں امریکہ جاپان کے خلاف جہاد  
انتخابات شروع کر دیگا۔ اس طرح ملایا اور بھارت  
شرقی ہند اور جاپان جاپانی فوجوں کو جاپان کے  
لگوں سے منقطع کر دیا جائیگا۔  
واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ فلپائن کے  
امریکن کمانڈر جنرل میک آر تھر اسٹریلیا پہنچ  
گئے ہیں۔ آپ کو اسٹریلیا میں اتحادی افواج کا  
پہنچنا متقرر کر دیا گیا۔  
امریکن آبدوزیں جاپان کے علاقوں  
میں پہنچ گئی ہیں اور جاپانی جہازوں کو نقصان  
پہنچا رہی ہیں۔  
چین کے سیرمقیم امریکہ نے کہا ہے کہ  
برمارہ و بھارت میں جاپان کے باوجود چین کو  
کئی طرف سے برا بھلا نہیں ہو سکتا۔  
مرکزی اسیں دہلی میں بتلایا گیا ہے کہ  
ملایا سے پانچ ہزار لاکھ روپے کے  
ہندوستانی لٹکائے چائے ہیں۔  
معلوم ہوا ہے کہ جہاد ساز میں ابھی تک  
لوٹائیاں جاری ہیں۔  
کراچی کی اطلاع ہے کہ سر صلیفور ڈکس  
ایک سمندری جہاز کے ذریعے ۲۲ مارچ کو  
شام کے چار بجے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ گوہر مند  
نے ان کا استقبال کیا۔  
خبر آئی ہے کہ خاکوف پر روسیوں کا  
دباؤ بڑھ گیا ہے۔ روسی فوجیں شہر کے شمالی  
مردچوں میں داخل ہو گئی ہیں اور جرمن اپنے  
سابقہ جنگ کو تباہ کر کے پسپا ہو رہے ہیں۔  
واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ بھارت میں  
کئی جگہ جاپان کے ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی  
کام آگے ہیں۔

مرکزی اسیں میں خلافت میں ۲۹ مارچ  
کی کثرت اور ۱۶ اور توپ کی مخالفت سے پاس ہو گیا  
تک پہنچا گیا۔ اہمیتی کے تیل میں فوجیوں کے  
کی تجویزیں مسترد ہو گئیں۔  
لاہور میں ایکس ڈسٹرکٹ میں غیر ملکی  
نے ایک دہائی مقام میں کہا ہے کہ گزشتہ ایک  
کے مقابلہ میں کئی انگلستان دو گنا فوجیوں  
کے مقابلہ میں پانچ گنا سامان جنگ  
تیار کر رہا ہے۔  
اسٹریلیا اور دوسرے جزائر میں جہاز  
پہنچ رہی ہیں۔ دشمن نے ابھی تک  
کئی تہذیبی حملے نہیں کیا۔  
اسٹریلیا کی سیر نے ترکی سیر سے ملاقات  
میں کہا کہ برطانوی جہازوں نے  
کے مقام پر غلطی سے بم گرائے تھے۔  
اطبار السوس کے بعد نقصان کی تلافی کرنے کا  
کیا۔  
بامیں چینی اور جاپانی تصادم کے نتیجہ  
میں ایک سو سے کچھ زائد چینی ہلاک ہوئے ہیں۔  
قادیانہ کی اطلاع ہے کہ تہذیبی کے علاقہ  
میں دشمنوں نے دشمن پر اچانک حملہ کر کے  
۱۵ مارچ کو قادیانہ کے ارد گرد سامان جنگ  
برباد کر دیا گیا۔  
لندن کی اطلاع ہے کہ دو دنوں کی جنگ  
میں لندن گراؤ کے محاذ پر ۱۶ سو جرمن ہلاک ہوئے  
اور بہت سا اسلحہ روسی فوج کے ہاتھ لگا۔  
پنجاب میں جہاد یوں نے عام طور پر  
پکری ٹیکس کے تحفے پر نہیں گئے۔ آفری تاریخ ۲۰  
مارچ تک۔ اب حکومت حکم انکم ٹیکس کی مدد سے  
پکری کی تحفیں کرائے گی۔  
اسٹریلیا اور دیگر غیر پنجاب کے شہروں  
میں ۲۲ مارچ کو ہونے والے بے مصلح نزلے کے  
شدید جھگڑے محسوس کئے گئے۔ تاحال کسی جگہ سے  
نقصان کی اطلاع نہیں آئی۔

مقامی مس کارنگ کمیشن کیاب کیا جاتا ہے  
نے مقامی مس کارنگ کمیشن کیاب کیا جاتا ہے  
کتاب میں پیش کرنے کی آخری تاریخ حکومت پنجاب کے  
حکم تعلیم نے ۳۱ اگست ۱۹۱۹ء کو جاری کیا۔  
اسے بڑھا کر ۱۹ اگست ۱۹۱۹ء کو جاری کیا۔  
واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جاپان کے  
دار الحکومت توکیو اور دیگر جہازوں کے  
پریم پر سامنے کا سامان اب امریکہ کے پاس موجود  
ہے۔ یہ اکٹھا امریکہ کے ایک فوجی جہازوں سے  
کیا ہے۔ اس کا سامان ہے کہ امریکہ کی جہازوں  
میں اب نئی قسم کے ایٹمی جہاز اور ہونے  
والی کشتیاں ہیں۔ جن کا پرواز کا دورہ ۸ ہزار  
میل ہے۔ ڈاکٹر جنرل شہبہ اطلاعات و کوائف  
تجارت کلکتہ نے ہندوستان میں فصل گندم کا  
دوسرا تخمینہ یوں مرتب کیا ہے۔  
رقبہ زیر کاشت گندم ۳۲ لاکھ ۴۴ ہزار  
ایکڑ ہے۔ اس کے بالمقابل سال ماضی کا رقبہ  
۳۳ لاکھ ۳۳ ہزار ایکڑ تھا۔ گویا تین  
فصدی کمی ہوئی۔ فصل کی حالت بحالیت  
مجموعی خاصی اچھی ہے۔  
گورنمنٹ انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ  
لاہور میں مقامی خام مصالحوں سے مویشیوں کے  
لئے ایک مرکباتی خود اک تیار کی گئی ہے جو دیر  
اور زماعتی فارموں کے لئے مفید ہے۔ اس  
خوراک کی کیمیائی ترکیب کے بعد ڈیپارٹمنٹ  
انسٹی ٹیوٹ عزت نگر میں اس کو مندرجہ دیا  
گیا ہے۔ جو زمین اسے تیار کرنا چاہیے۔  
انڈسٹریل کیمسٹ سے خط و کتابت کریں۔  
ضروری اطلاع | صاحب دوستان اخبار بڑا کے  
صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ ناظرین ضرور ملاحظہ فرمائیں۔  
مصفا میں آمد | مولوی نذیر احمد صاحب بتوی  
محمد علی صاحب۔ محمد علی صاحب خلیل  
غیر مقبول | مگرین صاحب صاحبان۔ تیار  
محمد علی صاحب۔ انوشا اسٹاک

انتخاب الاخبار  
۲۳ مارچ  
۱۳۶۱ھ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افلک

٩- ربيع الاول ١٣٤١ هـ

## اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں

442

گذشتہ پرچ میں ہم تنبیہ کے طور پر لکھ چکے ہیں کہ انصار النقیہ "مترجم جو ہر بلوی احاف کا آئینہ ہے حدیث کو چھوڑ کر اہل قرآن کی شکل میں آگیا ہے" صحیح ہم وہ حدیثیں مع جواب درج کرتے ہیں جن کو سامنے رکھ کر اس نے حدیث پر حملہ کیا ہے۔

چنانچہ "النقیہ" کے نام نگار مولوی امام الدین صاحب نے متعارفہ حدیثیں مرفی قائم کر کے اس کے نیچے پہلی حدیث یہ لکھی ہے۔

عن ابی ہریرہؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اذا جلس بين شعبها الأربع ثم جهده  
وجب الفضل وان لم يزل.  
ترجمہ - جب بیٹھے کوئی درمیان چار شعبوں کے  
اور کوشش کرے واجب ہے فضل اس پر  
اگرچہ انزال نہ ہو سکے۔ روایت کیا اس کو  
بخاری و مسلم نے۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم انما الماء من الماء  
ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مواٹے اسکے نہیں  
پانی سے پانی ہے : رالنفیۃ ، فوری مسئلہ

منقولہ - کالم ۲/۳)

اہلحدیث | راتم مضمون نے من دو صدیوں میں  
تعارض کی وجہ نہیں بتائی۔ اچھا اس کی طرف سے  
ہم خود ہی تعارض کی تشریح کئے دیتے ہیں۔  
مقول راتم مضمون پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ  
جب نو جہین ذخاف کریں تو دونوں پر طس واجب  
ہے چاہے انوال نہ ہو۔

دوسری حدیث کا مطلب وہ یہ سمجھے ہیں کہ  
فصل پانی نکلنے سے واجب ہوتا ہے۔  
پھر اس کا نتیجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ  
دوسری حدیث کا حکم پہلی حدیث کے خلاف ہے۔  
محدثین نے اس کے جواب میں دو مسلک اختیار  
کئے ہیں۔ شاید ان لوگوں کو اس کی اطلاع نہیں  
یا اگر ہے تو حدیث شریف کی عظمت دل میں جاگزیں  
نہ ہونے کی وجہ سے معترض ہوتے ہیں۔ اب  
جواب غور سے سنئے !

ان دو حدیثوں کی تطبیق میں محدثین کے دو  
قول ہیں۔ ایک گروہ پہلی حدیث کو بحال رکھ کر دوسرے  
کی تاویل یوں کرتا ہے کہ حدیث انما السماء  
میں غل کا فرد کامل مراد ہے۔ ان کا یہ مسلک  
قرآن مجید سے مستنبط ہے۔ قرآن مجید میں نو نمونوں

کا ذکر دو طرح سے آیا ہے۔

ایک وہ مؤمن ہیں جو کلمہ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ ارشاد ہے :-

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ (۲-۱۸)

یہ آیت جباری ہے کہ مؤمن کا لفظ صادق آنے کے لئے اللہ رسول پر ایمان لانا کافی ہے۔

دوسری آیت بقول نامہ نگار اس کے خلاف ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ  
وَجِلَتْ أَلْسِنُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمُ  
الْآيَاتُ تَوَلَّوْا تَوَلَّوْا وَاعْلَوْا تَوَلَّوْا  
يَتَوَكَّلُونَ (ر١٥ ع ١٥)

اس کے باوجود خفیہ جمع کے دن وجوب غسل کے قائل نہیں ہیں بلکہ اس کو منت یا مستحب کہتے ہیں۔ صاحب ہادیہ منیہ کے اس مسلک کی تائید میں ایک حدیث لائے ہیں۔ جو یہ ہے۔

من اغتسل فہو افضل

(جمع کے روز غسل کرنا افضل ہے)

جس طرح خفیہ نے اس حدیث کے ساتھ پہلی حدیث کے وجوب کی تاویل کر دی بیٹھ اسی طرح امام بخاری نے دوسری حدیث کو بحال رکھ کر پہلی حدیث کی تاویل کر دی۔

فیقہی ممبرو! اگر تم لوگ آئندہ بھی اس عزرا کو دہراؤ گے تو جواب میں ہم یہی کہیں گے کہ اس لٹا ہستی کہ در شہر شامیز کند  
دبانی باقی

### قادیانی مشن

مرزا صاحب کا پنڈت لیکھ رام سہا

### اسکی موت

ہم نے گذشتہ پرچے میں اعلان کیا تھا کہ آئندہ پہلے ہم پنڈت لیکھ رام والی پیشگوئی پر مفصل بحث کریں گے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اس پیشگوئی پر مرزا صاحب اور ان کے اتباع نے خوب طبع کیا ہے۔ طبع بھی ایسا کہ پتیل کو سونا کر کے دکھاتا ہے۔ لیکن اس پر پورے بحث ایک سوال کا جواب آنے پر موقوف ہے۔ یہ سوال ہم مرزا صاحب کے آجاء سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ مرزا صاحب متوفی نے اپنی کتاب حقیقۃ النوحی میں پنڈت لیکھ رام کے ساتھ اپنے بھائی کی عبارت اس کے الفاظ میں نقل کر کے لکھا ہے کہ پنڈت لیکھ رام نے میرے ساتھ سہا ہا ہا ہا لفظوں میں کیا اسے پریشور! ہم دونوں فریقوں میں

سوا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیر سے حضور میں عزت نہیں پاتا۔ راقم لیکھ رام شرمہ۔

(حقیقۃ النوحی ص ۳۱)

سوال | مرزا صاحب کے اتباع تلبانی ہوا یا لاہور سے ہوا

کے مخالف ہیں۔ دونوں فریق بتائیں کہ مرزا صاحب نے پنڈت لیکھ رام کے نام سے جو عبارت نقل کی ہے اس میں لفظ کیونکہ کس جملے کی دلیل ہے۔ اور کیا اصل کتاب میں یہ عبارت اسی طرح مرقوم ہے یا درمیان سے کچھ حذف کر دی گئی ہے۔

اجازۃ الفضل اور پنہام صلح کے میرے معاً پنڈت مذکور کی ساری عبارت شائع کر کے بتائیں کہ مرزا صاحب نے جتنا حصہ چھوڑا ہے وہ کیوں چھوڑا؟ اور جس حصہ کو جل الفاظ میں نقل کیا ہے اس کو کس غرض سے جلی کیا ہے۔ اس کے بعد اصل بحث چلیگی۔ اگر یہ عبارت بعینہ پنڈت لیکھ رام کی نہ ہوئی بلکہ اس میں مرزا صاحب کی طرف سے کچھ تعریف پائی گئی تو آپ لوگوں پر دوسرا سوال یہ ہوگا کہ مرزا صاحب نقل و روایت میں ثقہ تھے یا غیر ثقہ؟ ہم تو انکی نسبت یہی کہیں گے کہ ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی باکر کے جو دیکھا تو غماصے کے سوا کچھ

### موجودہ جنگ کے متعلق قادیانیوں کی رائے

قادیان کے ایک ذمہ دار رکن مولوی زین العابدین صاحب کا مضمون موجودہ جنگ کے متعلق اخبار الفضل کے کئی ایک نمبروں میں نکلا ہے۔ جس میں سورہ کہف کی تفسیر کرتے ہوئے خصوصاً لفظ بامناشدین پر غائر نظر ڈالی ہے۔ اس سلسلہ مضمون میں موجودہ جنگ کو باس شدید کا مصداق قرار دیکر اس کو یاجوج ماجوج کی

باہمی جنگ بتایا ہے۔ ساری بحث کا خلاصہ راقم مضمون کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

سورہ کہف کی پیشگوئی کا خلاصہ وہ دس مہینے نشانہ جو باس شدید والی پیشگوئی سے مخصوص ہیں۔ اور جن کا ذکر سورہ کہف میں نصیح و بلغ پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ جس خلاصہ ان سب کو دہرائے دیتا ہوں تا آپ کے لئے مابعد کی بیان ہونیوالی تفصیلات کے ساتھ ان نشانات کو مطابقت دینے میں سہولت پیدا ہو۔

اولیٰ وہ کہ اس باس شدید کا تعلق ان عیسائی اقوام سے ہے جو یا جوج ماجوج کی فیل میں سے ہونگی۔ دوم۔ ان کی دنیاوی ترقی کے انتہائی دور میں یہ باس شدید والا خطرہ پیدا ہوگا۔ سوم۔ اس وقت تمام عیسائی اقوام یا جوج ماجوج ایک دوسرے پر چڑھاؤ کریں گی اور وہ سمندر وں کی موجوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرائیں گی اور پہنچی۔ چہارم۔ یہ باس شدید آگ کی جنگ ہوگی جو آسمان سے بھی برے گی اور چاروں طرف سے بھی گھیرنے والی ہوگی۔

پنجم۔ یہ جنگ کسی خاص ملک یا قوم کے محدود ہوگی بلکہ تمام قومیں اس میں حصہ لیں گی۔ ششم۔ اس وقت قومیں اپنی طرف سے اس باس شدید سے بچنے کی کوشش کریں گی مگر وہ اس میں کودنے کے لئے مجبور کر دی جائیں گی۔

ہفتم۔ عیسائی اقوام کا انہام اس باس شدید سے نہایت خطرناک ہوگا۔ وہ دن ان کے لئے گویا یوم الحساب ہوگا۔ جس میں ان کا اسی دنیا میں فیصلہ کر دیا جائیگا۔

ہشتم۔ یہ باس شدید دھماکی (الارض) روئے زمین کو (صعیداً جرحاً) ویران

کتاب التوحید: یہ کتاب عرصتِ نایاب بھی اب آتی ہے۔ قیمت پانچ پے۔ - نیچر ایڈیٹ مروت سر

## حسینی یا دگار کے سلسلہ میں کیا ہوا؟

وہی ہوا جو ہمارا گمان تھا۔ وہ کام نہ ہوا جو ہمارا پیش کردہ تھا کہ واقعہ کربلا کی مورخانہ تحقیق و تنقید کر کے کتاب کی صورت میں لکھا جائے۔ آج ہم اخبار "شیعہ" لاہور سے ایک مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ناظرین بخیر پڑھیں۔

(مدلیہ)

۱۰ ماہ محرم و ماہ صفر ختم ہو گیا۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں حسینی یا دگار کے عظیم الشان اجلاس ہوئے تمام مذاہب کے مقررین نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت پر تقاریر کیں۔ جن کا عوام پر اچھا اثر ہوا۔ نیز حسینی یا دگار کے سلسلہ میں حسینی لٹریچر میں بھی اضافہ ہوا۔ حسین ڈسے کیٹی بیٹی و کراچی نے اس کام میں نمایاں حصہ لیا دیگر قومی انجمنوں نے بھی اس کام میں حصہ لیا مختلف رسائل و کتب شائع ہوئیں۔ قومی انجمن نے بھی خاص بھر شائع لئے۔ غرضیکہ حسینی کارناموں کی خوب اشاعت ہوئی۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اپنے فرائض سے سبکدوش ہوئے اور اس محسن انسانیت شہید اعظم کی تیرہ سو سالہ یادگار کو اس کے شایان شان منایا گیا۔ ممکن ہے کہ اکثریت اس کی حامی ہو کہ اس سال حسینی مشن کا تحریری و تقریری ذبردست پروگرام ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ محض پروگرام سے تو مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس طرح تو ہر سال محرم الحرام میں حسینی کارناموں کی نشر و اشاعت ہوتی رہتی ہے۔ اس سال حسینی یادگار سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس یادگار منانے سے مقصد شہادت کے سنہری اصولوں کا کس قدر پرچار کیا گیا۔ اس یادگار سے حسینی مشن میں کس قدر ترقی ہوئی۔

کسی ایک کی فتح کے لئے دعا کرنا اور مریدوں کو تن میں دھن سے جنگ میں مدد دینے کی سخت تاکید کرنا کفر کی امداد ہے یا اسلام کی؟ نیز آیا کہنا دل سے ہے یا صرف زبانی لسانی۔

ہر بانی کو کے قادیانی اور لاہوری پریس اس سوال کا جواب ضرور دے۔

اگر میں جواب مل گیا تو ہم اس پر کچھ ادبی لکھیں گے۔ اگر نہ ملا تو ہم استاد غالب مرحوم کا یہ شعر بھیجیں گے۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب !

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ایک ضروری سوال مولوی زین العابدین صاحب کے مضمون میں ہمیں یہ فقرہ بھی ملتا ہے۔

موجودہ عالمگیر مشترک جنگ میں

عیسائی اقوام بھی اور ناخلف مسلم اقوام

بھی شریک ہو گئی۔ اس بارہ میں محنت

فیصلہ ہو چکا ہے جو تیرے رب کو

پورا کرنا ہے۔ (الفضل ۱۹ - مارچ ۱۹۴۲ء)

ہر بانی کر کے قادیانی پریس میں ہیں بتائے کہ وہ کوئی ناخلف مسلم اقوام ہیں جو اس جنگ میں شریک

ہیں تاکہ ہم فیصلہ کر سکیں کہ اس معقول مقولہ

قضى الرجل على نفسه

کا مصداق کون کون ہے؟

اداسے دیکھ لو جاتا ہے گلہ دل کا

بس اک نگاہ پھیرا ہے فیصلہ دل کا

شہادت مرزا مقبہ ہر عشرہ مرزاہیہ جیسے دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و اہامات مرزا سے مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موجودہ کی تردید کی تردید کی گئی ہے اوجہ جواب پر فیصلہ نصف مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا تھا۔ قیمت ہر پتہ نیچر ایڈیٹر اتر مر

الفضل ۸ فروری ۱۹۴۲ء

کردینا۔ زمین کی آرائش و زیبائش اس جنگ کے باعث کھنڈرات میں تبدیل ہو جائیگی۔

نہم۔ اس بائس شدید کی ہیبت ناک تجلی سے عیسائی اقوام میں آفریں غلطیوں کا احساس پیدا ہو گا اور وہ یہ فکر کریں گی کہ حقیقی نجات

کی راہ دراصل کیا ہے لحد جنت و نارا کما خلقنا کما اول متوہ۔

وہم۔ اس بائس شدید سے عیسائی منڈالت کا خاتمہ ہو گا۔

یاد ہم۔ اور اس میں مسلمانوں کے لئے جہاں خطرات پیدا ہونگے۔ دلائل بشارت کے سامان بھی مقدم ہیں۔ نئی دنیا ہوگی اور نیا نظام ہوگا

اور ایک ایسی آسمانی بادشاہت کا قیام ہو گا۔ جسے زوال نہ ہو گا۔

والفضل قادیان ۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء ملک

ایلمیٹش بائس شدید کا لفظ قرآن مجید میں کئی ایک جگہ آیا ہے۔ چنانچہ ملکہ بلقیس کے اعیان

دولت کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں۔

مُحَمَّدٌ أَوْلُوهُمُ حَقٌّ وَ أَوْلَىٰ بِبِائِسِ

شہیدینہ دپ ۱۹ - ۱۸ ع

دوسری آیت وہ ہے جس میں بنی اسرائیل کو مخاطب

کر کے کہا گیا ہے۔

فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ اَوَّلِهِمْ مَّا بَعَثْنَا

عَلَيْكَ رُءُوسًا ذَاتًا اُولٰٓئِیْ بِبِائِسِ

شہیدینہ دپ ۱۵ - ۱۴ ع

ملکہ بلقیس کے ارکان دولت کا اپنے آپ کو

اولی بائس شدید کہنا اور خدا تعالیٰ کا اعداء

بنی اسرائیل کو اولی بائس شدید بتانا قادیانی دعوے

کی تردید کرتا ہے۔ مگر ہم اس بحث میں پڑنا نہیں

چاہتے۔ کیونکہ ہم صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ جس صورت میں اقوام یورپ نہ صرف یا جوج ماجوج ہیں بلکہ دجال کی مصداق بھی ہیں ان میں سے

سے ہم بڑی قوت والے ہیں اور بڑے لڑاکے ہیں۔

نچر ایڈیٹر اتر مرزا - مرزا صاحب کے کلمے کلمات و غیرہ ان کی کتب سے مع خواہ اور مع کتب سے۔ قیمت ۱۰ روپیہ ایلمیٹش

## علماء دیوبند اور فرقہ بریلوی

(از مولوی نورانی صاحب امر جہلمی)

حزب الاحناف لاہور کا ایک رسالہ دیوبندیوں کے عقائد کا کچا چٹھا نظر سے گزرا۔ جس میں علماء دیوبند خصوصاً مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا خلیل احمد صاحب اور مولانا اشرف علی صاحب کا نام لیکر ان پر اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

یہ لوگ بظاہر حنفی درپردہ تہذیب گرنے والے فرقی، صوفیہ کے سنی، عمرہ، فاسق، ہونیا، اللہ اور رسول خدا بلکہ اللہ تعالیٰ کو گایاں دینے والے، عبد الوہاب نجدی کے متبع، حنفیت کے ہمدہ میں سنیوں کا شکار کرنے والے، ظالم، نص قرآنی کے منکر، دین و ایمان کو تباہ کرنے والے، مذہب، مہم و ہضم، رنگ آمیزیاں کرنے والے، رافضی، وہابی، خانہ ساز شریعت بر محل کرنیوالے، متنازع، بے ادب، احمق، بے باک، مخلوق خدا کو گمراہ کرنے والے، دھوکہ دہندگان، اضطراب، بددین، بد مذہب، دریدہ دہن، اعدائے دین، برہم کن دین ایمان، تفرقہ انداز بن المسلمین ہیں، اور ان کے پیچھے نماز درست نہیں، دیوبندیوں کا کچا چٹھا صلت نامہ اس ناراضگی کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ دیوبندی

(۱) محمد بن عبد الوہاب کو غلطی مذہب کہتے ہیں حالانکہ وہ شیطان کا سینک ہے۔

(۲) اور سیدنا زید بن حنیف صاحب دہلوی کو اہل سنت سے جانتے ہیں حالانکہ وہ اہل سنت و اہل باطن سے خارج ہیں۔

(۳) اور جمع بین الصلوٰتین کو بوقت ضرورت

ان لوگوں کی ہے کہ جو احکام خدا کی پابندی نہیں کرتے۔ قمار بازی، شراب نوشی، زنا کس کی تعلیم ہے؟ قیاموں اور بیوگان پر ظلم کرنا کس کا شیوہ ہے؟ میں مجبوراً کہوں گا کہ آج تمام دنیا کی زبان پر توحید حسین ہے لیکن دلوں میں یزید کی پرستش کی جا رہی ہے۔ دعویٰ تو ہر ایک کا یہ ہے کہ دنیا سے یزیدیت کا قلع قمع ہونا چاہیے۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہے۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جو کہ غریبوں سے ہمدردی اور یتیموں کی ہمدردش کرتے ہیں۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جو کہ حق کی خاطر جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ میری رائے میں تو ہم معمولی سے معمولی دنیاوی مفاد کے لئے جھوٹ بولنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ہمارے سامنے ہر روز بے کسوں پر ظلم ہوتے ہیں اہل یتیموں اور بیوگان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ لیکن ہم جاہ و جلال یا تعلقات کی بنا پر خاموش رہتے ہیں۔ بلکہ با اوقات ظالم کا ساتھ دیتے ہیں۔ کیا اسی کا نام حسین سے محبت اور یزید سے نفرت ہے۔ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تیرہ سو سال گزر گئے۔ لیکن ہم نے اس سے کچھ قائمہ حاصل نہیں کیا۔ شہادت سے لیکر اس وقت تک ایک ہی خط ہمارے دماغ میں سما یا کہ یزید ظالم اور حسین مظلوم تھا۔ اسی کا پردہ پگنڈا کرتے رہے۔ اگرچہ اس میں ہم کامیاب ہوئے۔ لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ سرکار شہادت کی عملی تعلیم کو دنیا میں پیش کیا جائے تاکہ اسکی صحیح یادگار قائم ہو۔

(رشید لاہور ۱۴ مارچ ۱۳۸۸ء)

الحدیث اترس

نشدند و گفتند و برخاستند

تمتہ اثنا عشری۔ شاہ عبدالعزیز صاحب مدظلہ دہلوی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کا اردو ترجمہ۔ جس میں شیعوں کے بارہ فرقوں کی تردید کی ہے۔ قیمت پچھلے کا پتہ ۱۔ غیر دفتر الحدیث امرتسر

پانچار سے حسین جماعت میں کس قدر اضافہ تھا۔ کیا اس یادگار سے مظلوموں سے ہمدردی اور ظالموں سے نفرت کا جذبہ پیدا کیا گیا۔ کیا سوایہ برستی اور امارت پسندی کے بتوں کو ڈھانے کی کوشش کی گئی۔ کیا غریب فداوی اہل یتیم ہمدردی کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا گیا۔ ظاہر ہے کہ جس اعلیٰ مقصد کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہونا قبول کیا تھا۔ عوام نے اسے نظر انداز کر کے محض واقعات کو سامنے رکھ کر حسین رضی اللہ عنہ سے ہمدردی اور یزید اور ان کے ساتھیوں سے نفرت کو دل میں پگھادی ہے۔ ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا پیرو ہو اسے حسین سے محبت اور یزید سے نفرت ہے۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ کتنے لوگ ایسے ہیں جو کہ عملی طور پر حسین رضی اللہ عنہ کے پیرو، اور یزیدی افعال سے پرہیز کرتے ہیں۔ اگر خود سے دیکھا جائے تو بہت کم لوگ اس معیار پر پورے اتریں گے کہ وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پیروکار ہیں۔ آج دنیا میں محض زبانی ہمدردی کرنے کا عام دستور ہو گیا ہے۔ آج دنیا میں زیادہ تعداد ان کی ہے جو کہ شہادت کو محض رونے اور خوشی منانے تک محدود رکھے ہوئے ہیں۔ اور تیرہ سو سال سے یہ طے نہ ہو سکا کہ محرم میں خوشی منانا چاہئے یا غم۔ حالانکہ رضا اور خوشی منانا ایک عملی فعل ہے اور بوقت مصیبت نکلین ہونا اور بوقت خوشی خوش ہونا ہر انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ لیکن قطع نظر اس کے ہمارے غم اور خوشی کرنے سے حسین رضی اللہ عنہ کو کیا تقویت پہنچتی ہے۔ اگرچہ معاف فرمائیں تو میں یہ کہوں گا کہ تیرہ سو سال تک یزید کے خلاف اس قدر پرمکند کیا گیا کہ آج دنیا میں کوئی یزید کا حامی و مددگار نظر نہیں آتا لیکن یزیدیت کو کچلنے کے لئے ایک قدم بھی نہ اٹھایا گیا۔ یزید سے تو ہر ایک کو نفرت ہے لیکن اس کے افعال سے سب کو محبت ہے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دنیا میں زیادہ تعداد

کچھ عیدیم۔ حضرت عبداللہ ثانی سرہندی رضی اللہ عنہ کے خیالات و تعلیمات کی روشنی میں

جائز قرار دیتے ہیں۔  
(۱۷) اور کہتے ہیں کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی نہیں۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔

(۱۸) اور صحابہ کرام کو گایاں دینے والا ملعون اور کجیہ و گھیا کا مرتکب ہے لیکن اہل سنت و جماعت نہیں۔

(۱۹) اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب جاننے اُس کو کافر کہتے ہیں۔

(۲۰) اور مولود شریف کو بدعت کہتے ہیں۔

(۲۱) اور بوقت ذکر و تلاوت آنحضرت قیام کرنے کو بدعت جانتے ہیں۔

(۲۲) اور تیجے، دوسویں اور چالیسویں کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

(۲۳) اور گیارہویں دینے سے منع کرتے ہیں۔

یہ ہے لاہوری یا دیدار بخشی خفیت۔ جس کے متعلق مولوی احمد علی صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ آج کل لاہوری خفیت میں بجائے اتباع کتاب اللہ و سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، اتباع بدعات کا بڑا زور ہے۔ اگر کوئی مسلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کردہ اسلام کا بھی تارک ہو تو حیدر

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ لیکن بعد کے ایجاد کردہ وظائف یا رسوم کا پابند ہو، تو اسے سچا حنفی مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کردہ اسلام کا پورا پابند ہو۔ مثلاً توحید و رسالت کا اعتقاد ہے، نماز کا پابند ہے، و خصال میں روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ سالانہ ادا کرتا ہے، حج کرنا ہے، اسی طرح تمام امور و شریعہ کو صحیح مانتا ہے لیکن پنجاب کے مخصوص لاہوری اور علی ہدیٰ اسلام کا پابند نہیں، وہ وہابی ہے، کافر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے،

بزرگوں کا دشمن ہے، جو چاہو اسے گندہ گندہ لقب دے لو۔ دیکھا کہ خرموع مضمون میں بجائے گئے ہیں۔

اس کے بعد مولوی احمد علی صاحب فرماتے ہیں اسلام پنجاب کے ضروری ارکان (۱) قیام مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنتہ میں ایجاد ہوا۔

(۲) نمازوں کے بعد بلند آواز سے صلوات پڑھنا سنتہ سے شروع ہوا۔

(۳) گیارہویں دینا سنتہ کے بعد جاری ہوا۔

(۴) ذلیلہ یا شیخ عبدالعزیز جیلانی شیخ اللہ پڑھنا سنتہ کے بعد ایجاد کیا گیا۔

(۵) وظیفہ ادا دکن ادا دکن وغیرہ سنتہ کے بعد بنایا گیا۔

(۶) مرنے کے بعد تیجے، چالیسواں، استعاظ وغیرہ کرنا، اس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں۔

(۷) رسول اللہ کو بشر کہنے والے کو کافر سمجھنا، یہ عقیدہ چودھویں صدی کا ہے۔

یہ میں پنجابی اسلام کے ضروری ارکان، جن کا ماننا ہر ایک حنفی بریلوی پر لازم ہے۔

یہ ارکان نقل کرنے کے بعد مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

”چونکہ یہ تمام رسمیں بعد کی ایجاد ہیں۔ ان کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں ہے۔ اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہے۔ اور نہ ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں پایا جاتا ہے۔ لہذا ہر مسلمان ان کو ماننے کے لئے مجبور نہیں ہے پس کوئی شخص ان کی فرغیت تسلیم نہ کرے تو وہ بھی پکا مسلمان رہ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ

سب فاضل مضمون نگار نے پنجابی اسلام کا بڑا ہی ذکر کیا ہے۔ شیخ سیّدی کے مضمون

پچھلائمہ ہر گادان وہ را پر عمل کیا ورنہ سب پنجابی تو ایسا نہیں ہے (الحديث)

چیزیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا جزو و ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ سلف صالحین کے اقوال و رسمیں ان رسومات کا مرتکب بدعتی کہلاتا ہے۔ (اصلی خفیت ص ۹۱) اہل بدعت کے متعلق جو وعید آئی ہے ایک صوفی کی کتابوں سے نقل کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد طرفین کے عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھ کر ہم اپنی رائے قائم کریں گے کہ دونوں میں سے اصلی حنفی کون ہے۔

(۱) فرماتے ہیں۔ اہل البدعت کلاب النار۔

بدعتی جہنم کے کتے ہیں (محکم الفقر ص ۱)

(۲) نیز فرماتے ہیں بدعت کی باتیں قبر النبی اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناخوشی کا سبب

ہیں ۴ درجۃ الاسرار ص ۳

(۳) اہل بدعت کا مرتبہ مردود ہے اور انکی عاقبت بھی مردود ہے۔ (دکشف الاسرار ص ۱)

(۴) جو شخص باوجود علم کے بھی مشرب اہل بدعت

میں پڑ جاتا ہے وہ ضیث ہے۔ (دعوت الفقر ص ۱)

(۵) صاحب بدعت لائق دوزخ و نار ہے۔ (محکم الفقر ص ۱۳)

(۶) لا تجلسوا مع اہل البدعت۔ اہل بدعت کے پاس بھی نہ بیٹھو (عین الفقر ص ۱)

(۷) اہل بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں۔ (عین الفقر ص ۱)

(۸) حضرت سلطان باجوہ فرماتے ہیں کہ:-

”اکثر آدمی بدعت میں رزق کے واسطے پڑتے ہیں۔ (محکم الفقر ص ۳۱)

سلطان صاحب ی آخری بات نہایت وزنی ہے

کیونکہ پنجابی اسلام کا پہلا تیسرا اور چھٹا تینوں

ارکان صریح کھانے اور پیٹ بھرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ اگر یہ لوگ مولود کی شہرینی

گیارہویں کا حلوہ، تیجے اور چالیسویں کے چاول اور اسقاط کا روپیہ بدعتی ملاؤں کو نہ دیں بلکہ

غریب اور مساکین پر خرچ کریں تو یہی ملاں ان

## فلسفہ توحید

از ایسے ایم محمد رمضان صاحب تہذیب انصاری  
محبت کروا علی

کیا ہمارے خدا وہ واحد ہے جس کا نام ہے  
آفتاب نہایت طلوع ہوا اور اس کی عالم کو روشنی  
شعاعوں نے قلوب داروان کی دنیا کو بقیہ نور  
پاناویہ کتنا محترم تھا وہ رقت جہد سوز میں  
میں دنیا کا مادی اعظم جلوہ انگن ہوا  
اور اس نے اپنی پاک تعلیمات سے عابد و مہبود کے  
تعلقات ذہن نشین کرائے۔ اس پربرا عظم نے  
بتلاویا کہ انسان دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ وہ  
اپنی عبدیت کا پکے دل سے اقرار کرے۔ اللہ  
ہی کی عبادت کرے، اس سے محبت کرے، اسی  
سے ڈرے، اسی کو مہبود حقیقی اور کائنات و  
موجودات کا مالک و مختار یقین کرے، اس کے  
تمام احکام پر غلوں دل کے ساتھ عمل کرے، اپنے  
استحسان کو خوش اسلوبی کے ساتھ ختم کرے اور  
ارفع و اعلیٰ مزاج پر سرفراز ہو، اسی بادی عظم  
مذہب نام سلام ہے، اس کی پاک اور مقدس تعلیم  
نے تمام باطل پرستوں اور گمراہوں کی بنیادیں  
مستزلزل کر دیں۔ فسق و فجور کے طوفان کو ختم کر دیا  
میں روک دیا۔ خدا فراموش اصنام اور طواغیت  
کے بھاری پکے موجد اور خدا پرست بن گئے۔ تہرود  
عصیان کی جگہ زہد و اتقاء راست بازی اور پیرکاری  
نے لے لی۔ یہاں تک کہ ۲۳ سال کی مسلسل جدوجہد  
جہد کے بعد دنیا کے ہر گوشہ میں حکومت الہی کا ڈنکا  
بجھنے لگا اور زمین کے ہر حصے میں عبدیت الہی کا  
دور دومہ جو گیا۔ جس جماعت نے توحید الہی کا  
پیغام سنا، دعوت حق پر لبیک کہتے ہوئے اسلام  
قبول کیا اور جماعت مسلم کے نام سے مشہور ہوئی  
آسمان سے اس پر رمتوں کی بارش ہوئی زمین  
نے اپنے فرائض اگل کر اگلے قدموں پر ڈھیر کر دیے  
چار دانگ عالم میں اس کی عظمت و رفعت کے

موجودات پر ان کے حضور میں کی جہاد زندہ  
ظہرت حق جل جلالہ کو ایمان و مرجہ پیلہ معلوم ہوئی  
کہ کائنات خلیفہ امت کا پیر و پادشاہ و خوشنودی عطا ہوا  
تاریخ و سیر کی کتابیں اس بابت پر شہادت دے  
رہی ہیں کہ قرن اول کے مسلمان خود ہیست تھے  
مہر محمد پر توکل اور جہاد سے رکھتے تھے تو حید الہی  
کا ان کے دل و دماغ پر غلبہ تھا، اور ان کے  
اخلاق فاضلہ و اعمال صالحہ کی دعوت ایمان پائے  
پر قائم تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ظاہر و باطن یکساں  
تھا، وہ خدا کے حقے اور خدا ان کا تھا، ان میں  
اخوت و ہمدردی اور امداد باہمی کا جذبہ مہربان  
تھا۔ مکر و فریب بیا و نمود کا ان کے اعمال میں  
شائبہ نہ تھا، وہ نہایت ہی عفتی اور چٹاکش  
تھے، روحانی اصلاح اور دینی ترقی کے ساتھ  
ہی دنیاوی ترقی اور حصول معاش کے لئے بھی  
کافی جدوجہد کرتے تھے۔ حق کی حمایت اور باطل  
کی مدافعت میں بے خوف ہو کر سرفروشاہ سی  
کرتے تھے۔ اور جان و مال قربان کرنے کے لئے  
ہر وقت تیار رہتے تھے۔ یہ ہیں ان کے اعمال و  
اخلاق کا مرقع اور ان کی ترقی و کامیابی کا راز جسکی  
ہوا سے بھی آج کل مسلمان محروم ہیں۔ قرن اول کے  
موجودوں نے اپنے اعمال سے آنے والی نسلوں کو  
سبق دیدیا کہ توکل و اخلاص، اولوالعزمی ثابت  
قدی حق پر استواری اور راہ حق میں جان و دنیا  
شعار اسلام اور مومن کی پہچان ہے۔ موجد کے  
جہد پر خدا پرستی پر کسی قسم کا دباؤ غالب نہیں سکتا  
بشرطیکہ وہ صحیح معنوں میں موجد اور خدا پرست  
ہو۔ نیز مسلمان وہی ہے جس کی زندگی کا خاص جز  
شکر اور صبر و رضا ہے۔

دین اسلام کا رکن یہ ہے کہ توحید کی صیقل سے  
عقول انسانہ کو پاک کیا جائے اور اس میں ایک  
نولادی قوت پیدا کر دی جائے جو اسکو ارتکاب  
معاصی سے باز رکھے، اسلام نے جو توحید پر  
حد سے زیادہ زور دیا ہے، اس کو اپنا پہلا رکن

قرار دیا اور اس پر تمام اشیاء کی بنیاد رکھی ہے  
اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے بغیر انسان شرف و  
کمال حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ اسکی  
صحیح معنوں میں استواری نہیں ہو سکتی۔ توحید کا  
شرع اور نتیجہ ہوتا ہے کہ اس سے انسان اپنے  
درجات معلوم کر لیتا ہے، اپنی قوت و استعداد  
کا اندازہ معلوم کر لیتا ہے، وہ کچھ لیتا ہے کہ تمام  
دنیا میرے لئے ہے اور میں خدا کے لئے ہوں۔ اس  
کو پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ تمام مخلوق کا سردار ہے  
ہر چیز پر اس کی حکومت ہے، تمام کائنات  
اسکی مطیع و مسخر ہے، کوئی مخلوق ایسی نہیں جسکی  
سامنے اسے جھکنا پڑے۔ ان فرض توحید ہی سے  
انسان کو اپنے شرف اور غلو جاہ کا پتہ لگتا ہے،  
توحید سے انسان کو اپنا مرتبہ معلوم ہوتا ہے، وہاں  
مالک الملک رب الارباب اور خالق کی عظمت و  
جبروت کا صحیح نقشہ بھی اس کے ذہن میں جم جاتا  
ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے سامنے ایک قطرہ ناچیز  
ایک ذرہ حقیر اور ایک گز در پھر سے زیادہ قوت  
نہیں دیتا، اس کے جسم کی حرکت اور ہر سانس  
مالک الملک کے قبضہ اور اختیار میں آجاتی ہے،  
اس کا دل اپنے پیدا کرنے والے کی عظمت سے  
بھر جاتا ہے، اس کی روح عرفان سے، اس کے  
ارادے ذوق اطاعت سے، اور اس کا دماغ  
خدا کی عظمت و کبرائی سے لبریز ہو جاتا ہے، گویا وہ  
سچی عبدیت کے مالک نہ نہیں گئے اس وقت وہ  
اپنا گزشتہ عروج حاصل نہیں کر سکتے۔  
پس اگر وہ ان برکتوں سے مستحق ہونا اور ذریعہ  
رفاعیت سے فائدہ حاصل کرنے کے متمنی ہیں  
تو انہیں توحید الہی پر قائم ہونا چاہئے۔ آمین !  
وما علینا الا البلاغ !

تقویۃ الایمان مع ذکر الاخوان و رسالہ خالق الا  
و رسالہ رحمت و خط مولانا شہید و فتویٰ مولانا  
گنگوہی۔ قیمت پندرہ پتہ۔ ۱۔ منیر دہلی پبلشرز

عظیم الشان تہذیب انصاری۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم۔ قیمت پندرہ پتہ۔ ۱۔ منیر دہلی پبلشرز



## تصوف کی ایک نئی گراہی

تاریکی تصوف میں جو چھٹک رہا ہے۔ بہت بڑی کڑی آگ (قرآن کی روشنی) میں۔ قرآن شریف اور حدیث شریف کی تعلیم یہ ہے کہ کسی قدیم کی بات قرآن شریف اور حدیث شریف کے خلاف ہو تو اس کی بات سب مانو۔ خواہ وہ کوئی بڑا عالم یا بڑا عابد و زاہد ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عورت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر ایک موقع پر اعتراض کر دیا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ باوجودیکہ خلیفہ وقت تھے۔ اس اعتراض سے رنجیدہ نہیں ہوئے بلکہ خوش ہوئے۔ قرآن شریف میں اللہ جلّ نہ فرماتا ہے۔

وَاتَّخَذُوا أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ يُحِبُّونَ اللَّهَ وَلَئِنْ جَاءَهُمْ حُكْمٌ مِنْ اللَّهِ لَيُفَرِّقُوا بَيْنَهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَلْبِسَ

ترجمہ - ان لوگوں نے اپنے عالموں اور دوستوں کو اللہ کے سوا خدا بنایا حالانکہ ان کو حکم ہوا تھا کہ صرف ایک خدا کو پوجیں۔ اس ایک خدا کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں۔ یہ لوگ اس کے ساتھ غیروں کو جو شریک کر دیتے ہیں تو اللہ اس سے پاک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں)

اس کی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دی ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ابواب التفسیر میں سورۃ البراءۃ یعنی سورہ توبہ کی تفسیر میں آیت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت شریف تلاوت کی تے منا، تو حاتم طائی کے بیٹے حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگوں نے اپنے عالموں اور

دور درویشوں کو خدا تو نہیں بنایا تھا و پھر آیت شریف کا کیا مطلب ہے؟ حضور نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ لوگ تم سے کہہ رہے تھے یہ فلاں ہے یہ حرام ہے، تم لوگ ان کی بات مان لیتے تھے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ہاں ایسا تو ہم لوگ کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا یہی مطلب ہے۔ یہ روایت تفسیر بیضاوی، کشاف، تفسیر مدارک وغیرہ تفسیروں میں بھی موجود ہے۔ تفسیر بیضاوی میں نقل آیا اهل الکتاب تعالوا لانی کلمۃ سواہ بینهما و بینهما کے ضمن میں ہے اور ترمذی شریف میں سورہ توبہ کی تفسیر میں ہے۔

آیت شریف اور حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بے سوچے سمجھے کلموں اور پیروں کی باتوں کو مان لینا عالموں اور پیروں کو خدا سمجھنا ہے اور شرک ہے۔

غور کیجئے تو اس شرک میں بہت سے علماء بھی مبتلا ہیں جو اپنے استادوں اور پیشواؤں کے کہنے کی وجہ سے بعض جائز کام کو ناجائز اور بعض ناجائز نفل کو جائز سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن یہ گمراہی تصوف میں بہت زیادہ ہے۔ تصوف کا ایک سبق ہے کہ پیر اگر شریعت کے خلاف بھی کئی کام کرنے کو کہے تو پیر کی بات مان لو۔ کیونکہ اس میں کوئی نہ کوئی راز ہے۔ یہ قاعدہ صوفیوں میں بہت مشہور ہے۔ اسی لئے یہ لوگ پیر کے کہنے کے مطابق ناجائز کاموں کو جائز اور جائز کاموں کو ناجائز سمجھ لیتے ہیں۔ اسی قاعدے کی بنا پر یہ شعر ہے

ہے سے سجادہ رنگیں کن گرت پیرنماں گوید کہ سالک بے خبر نہ بود ز ماہ درسم منزہا

یہ نے قرآن شریف اور حدیث شریف سے یہ واضح کر دیا کہ اس طرح کی پیروی شرک ہے اور جب پیروں اور عالموں کی باتوں کو بے سمجھے بوجھے مان لینا ایک طرح کا شرک ہے تو پیروں کو ہمہ آواز کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کا منہر سمجھنا، قبروں کی قدیم

کرنا اور مزاروں سے مدد مانگنی بھی بدوحہ اور شرک ہے۔

صوفیوں کے عقیدت مندوں کو بڑا دھوکہ دے رہے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ مزاروں کی قدیم سی اور پیروں کی باتوں کے ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور قیامت کے دن جنت ملیگی۔ یہ سب شیطانی دھوکے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان لکھنوں نے سمجھا دیا کہ تم اس درخت کا پھل کھا لو تو جنت میں ہمیشہ رہا رہو گے۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام اس کا پھل کھانے کی وجہ سے جنت سے نکال دیئے گئے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام شیطان کے دھوکے میں آئے تو صوفیہ کی کیا باط ہے۔ بڑے انصاف کی بات ہے کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام شیطان کے دھوکے میں آئے اور اسی واسطے جنت سے نکال دیئے گئے۔ لیکن اگر ان سے کہا جائے کہ تمہارے پیر شیطان کے دھوکے میں آئے جسے ناجائز کام کرتے ہیں۔ یہ کوئی راز نہیں ہے بلکہ دھوکا ہے تو یہ سن کر یہ لوگ کہیں آپ سے باہر نہ ہو جائیں قرآن شریف غور سے دیکھو تو معلوم ہو کہ یہودی اپنے کو اولیاء اللہ سمجھتے تھے مگر وہ ہرگز اولیاء اللہ نہیں تھے۔ رَقُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُونُوا آبْنَاءَ اللَّهِ

گمراہ پیران طریقت بھی اپنے کو اولیاء اللہ سمجھتے ہیں مگر سرسرا دھوکے میں ہیں۔ ان لوگوں نے بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کر کے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کو غور سے پڑھیں۔ عربی نہیں جانتے ہوں تو ترجمہ پڑھیں۔ اور اپنا کوئی عقیدہ قرآن شریف یا حدیث شریف کے خلاف پائیں تو وہ عقیدہ فساد ہے۔ چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف اور حدیث شریف کی پیروی سے خوش ہوتا ہے۔ پیروں کی ناجائز پیروی سے نہیں خوش ہوتا۔

چھوڑ دے اپنا عقیدہ مگر ہوتا قرآن کے خلاف۔

# گرانی کاغذ کی کہانی

## الہمدیث کی زبانی

آن کل الہمدیث: عدد مرتبہ مذہبی انجانات جس مشکل رات سے گزر رہے ہیں۔ اس کا کچھ ذکر ناظرین گوشہ پرچوں میں دوسرے اصحاب کی زبانی سن چکے ہیں۔ آج الہمدیث کی داستان بھی سنئے۔ اس کی مفصل کیفیت بیان کرنا تو مشکل ہے مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے کہ جو کئی قیمت ادا کرنے پر بھی کاغذ آسانی سے نہیں ملتا۔ مزید تکلیف وہ امر یہ ہے کہ گورنمنٹ حکم تو جاری کر دیتی ہے مگر اس کی تعمیل کی نگرانی نہیں کرتی۔ مندرجہ ذیل مراسلہ اس تکلیف پر کچھ روشنی ڈالتا ہے جو الہمدیث کی طرف سے حکومت کے کامرس ممبر کو انگریزی میں ترجمہ کر کر بھیجا گیا۔

”بخدمت جناب کامرس ممبر حکومت ہند جناب عالی!

گورنمنٹ نے اذراہ ہر بانی اجلاری کاغذ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر کوٹہ سرٹیفکیٹ دینے کا طریقہ جاری کیا۔ مگر گورنمنٹ کے حکم پر جو عمل ہوتا ہے اُسے میں جناب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

اجار الہمدیث: امرتسر کے لئے پہلے کوٹہ سرٹیفکیٹ کی آخری تاریخ دسمبر ۱۹۳۰ء تھی۔ اس مدت میں ہفتا کاغذ لینے کا حق مرقوم تھا اس کا ایک ٹکٹ (تیسرا حصہ) دیگر رقم سے۔ این شمس اینڈ سنز لاہور نے ہمیں کاغذ دینا بند کر دیا۔ آخر تقاضا کرنے پر ۳۰ دسمبر ۱۹۳۰ء کو جواب دیا کہ مال کراچی سے روانہ ہو گیا ہے پہنچنے پر دیا جائیگا۔ پھر ۶ جنوری ۱۹۳۱ء کو خط آیا کہ دوسرا کوٹہ سرٹیفکیٹ بھیج دو۔ ہم نے وہ بھی بھیج دیا۔ اس کی آخری مدت

انچرون سیکڑہ تک ہے۔ اس پر بھی ۶ جنوری کو صرف ۱۴ ایم ڈی کے باقی کاغذ دیئے گئے۔ انکار کر دیا۔ آخر ۶ فروری کو صاف جواب آیا کہ ہم کاغذ نہیں دے سکتے نہ ہم نے دیئے کا وعدہ کیا ہے۔ حالانکہ ۳۰ دسمبر سیکڑہ کو لکھا تھا کہ کراچی سے مال چل پڑا ہے وصول ہونے پر دیا جائیگا۔ باوجودیکہ مبلغ پچیس روپے پیشکی بھیجے ہوئے ہیں جو ان کے پاس ورنہ رجسٹر ہیں۔

آخر کار کاغذ کے چیف کنٹرولر صاحب کی خدمت میں یہ سارا حال پہنچا کر ان کو توجہ دلائی گئی۔ ان کی طرف سے جواب آیا کہ ہم اس معاملہ میں دخل نہیں دے سکتے۔ اب ہمارے ہاتھ میں نہ کاغذ ہے نہ سرٹیفکیٹ۔ جناب من! میں یہ واقعات آپ کے سامنے پیش کر کے پوچھنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اس کام میں گورنمنٹ کے دخل دینے اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا مقصد کیا ہے اگر کچھ مقصد ہے تو کیا وہ حاصل ہو رہا ہے۔ انچری میں میں اس مع فراشی پر معافی چاہتا ہوں۔ جواب کا منتظر ہوں۔

ابوالوفا ثناء اللہ مالک اجار الہمدیث امرتسر ۱۴ جنوری ناظرین کرام! بعض ہی خواہ اصحاب تحریک کرتے ہیں کہ گرانی کاغذ کے لئے ایک فنڈ کھولا جائے تاکہ اجار کو کسی قسم کا ضعف نہ پہنچے۔ مگر مردست میری رائے یہی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو تبلیغ خوب ہوگی دوسرے اجار کو بھی تقویت پہنچے گی۔

ہر حال ایسے ہی خواہوں کا مشورہ قابل ملاحظہ ہے اس سال بج کے لئے

۴ لاکھ حاجی مکہ میں جمع ہوئے

(سرکاری اطلالیہ)

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ امسال حج کے لئے مکہ معظمہ میں تقریباً دو لاکھ حاجی دنیا کے مختلف حصوں سے جمع ہوئے۔ صرف ہندوستان سے زائد اڑھائی لاکھ حاجی تھے۔ ان میں سے ۵ ہزار واپس آچکے ہیں۔ اور باقی ۵۰۰۰۰ واپس آ رہے ہیں۔ جنگ کے بعد گزشتہ دو سال میں ہنگامی حالات کے باعث نسبتاً کم حاجی گئے تھے مگر اس سال گورنمنٹ نے زیادہ تعداد کے لئے انتظام کر دیا تھا۔

گزشتہ چند دنوں میں جو حاجی یہ مقدس فریاد ادا کرنے کے بعد بمبئی اور کراچی کی بندرگاہوں میں واپس پہنچے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد بنگالیوں کی تھی۔ ان میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ چینی بھی تھے جو ہندوستان کی مختلف زبانوں سے نا آشنا ہونے کے باوجود تبت کی راہ سے یہ مقدس فرض ادا کرنے کی غرض سے حجاز جانے کے لئے ہندوستان پہنچے۔

جودہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال سے امیر ضعیف بھی آئے تھے۔ علاوہ لوگوں کی اس کثیر تعداد کے سمندر کے راستے جو حاجی آئے۔ ان میں ۱۰۴۴۴ ہندوستانی ۳۶۱۳ مصری ۱۳۹۶ سوڈانی اور ۹۵۱ فلسطینی تھے یہ سمندر کے راستے آنے والے کل عازمان حج امسال ۲۳۸۶۳ تھے۔ اسکے مقابلے میں گزشتہ سال صرف ۱۱۳۲۰ آدمی آئے تھے۔

دعا دعوت: عربیہ مید فاروق جن کے سینہ پر پھوڑا نکل آیا ہے۔ بہت علاج کئے گئے۔ مگر

حضرت مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت علامہ خلیفہ دوم علی مخلص سوداگری۔ قیمت غیر ذخیرہ الہمدیث۔

## فتاویٰ

س ۵۳ { غیر مقلد اہل حدیث یا مقلد دیوبندی کو وہابی کہے وہ کون ہوتا ہے ؟ مسائل مولانہ بخش از ریاست بہاول پور }

ج ۵۳ { وہابی کے مننے ہیں رحمان والا۔ کیونکہ وہ اب اللہ کا نام ہے۔ ان معنی سے اہل حدیث یا دیوبندیہ کو وہابی کہنا بڑا نہیں۔ اگر اس سے قائل کی مراد مولوی عبد الوہاب بخاری کا پیرو ہے تو یہ غلط ہے۔ ایسا کہنے والے کو توہم کرنی چاہئے۔ س ۵۴ { حنفی لوگ اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز سمجھتے ہیں۔ کس کتاب میں کس امام کا قول ہے ؟ مسائل مذکور }

ج ۵۴ { حنفیوں کا یہ فعل اپنے امام کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ ہے مقلداً غفلت کل مسلم بتر او فاجر رشرع فترکوا انہی الفاظ میں ایک حدیث شریف بھی آئی ہے اللہ اعلم !

س ۵۵ { روٹی پر ختم دینے کا حکم کس کتاب میں ہے اس امام کا قول ہے۔ فرض ہے یا سنت یا مستحب ؟ مسائل مذکور }

ج ۵۵ { کسی امام کا قول نہیں نہ سنت نہ مستحب۔ لہذا بدعت ہے۔ اللہ اعلم !

س ۵۶ { جیسی تقلید آج کل جاری ہے امام ابو حنیفہؒ سے پہلے ایسی تقلید کس نے کس کی ؟ مسائل مذکور }

ج ۵۶ { کسی نے نہیں کی۔ نہ کسی امام نے اپنی تقلید کا حکم دیا بلکہ اس سے منع کیا ہے۔

س ۵۷ { غیر مقلد کی نجات نہیں مقلد ہی نجاتی ہے۔ کس کتاب کا فتویٰ ہے۔ مسائل مذکور }

ج ۵۷ { کسی امام کا فتویٰ نہیں بلکہ مقلد آئینہؒ کے مانت ہے۔ اس بارے میں صحیح فتویٰ وہی ہے جو قرآن شریف میں ارشاد ہے :-

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۳﴾

س ۵۸ { اول بدل یعنی جس کو ہٹہ کہا جاتا ہے کیا ایسا رشتہ جائز ہے ؟ مسائل مذکور }

ج ۵۸ { بٹے کا نکاح حدیثوں میں منع آیا ہے۔ اس کو نکاح شفاع کہتے ہیں۔ اللہ اعلم !

س ۵۹ { ایک مجلس میں ایک ہی جگہ ایک ہی دفعہ تین طلاق دینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟ مسائل مذکور }

ج ۵۹ { زمانہ رسالت اور زمانہ خلافت ادنیٰ میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ روایت ابن عباسؓ (صحیح مسلم)

س ۶۰ { بعض جگہ پیروں نفیوں کی قبروں پر سے ٹکڑا کاٹ لینے سے جو تکلیف ہو جاتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ پیر کی نذر ہمیشہ نہ دینے سے پیر نے ایسا کر دیا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ مسائل مذکور }

ج ۶۰ { ایسا کہنے والے پہلے ہی ہوئے ہیں جنہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کو کہا تھا :- رَانَ نَحْنُ وَالْأَغْثَرُ إِنَّكَ بِفَضْلِ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (سورہ ہود - ۵۷) دجبار سے بعض معبودوں نے تیرے دماغ کو ماؤن کر دیا ہے جس سے تو بہکی بہکی باتیں کرتا رہتا ہے )

انگریزوں نفیوں کو کسی کے حق میں نفع نقصان کا کچھ اختیار ہوتا تو خدا تعالیٰ آنحضرتؐ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ کیوں کہلواتا :- تِلْكَ رِأْيِي لَا أُمْلِكُ لَكُمْ خَيْرًا وَلَا شَرًّا (دہ - ۱۰۷)

دیکھ دیجئے کہ میں تمہارے لئے نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ نفع کا۔ کونسا پیر یا فقیر آنحضرتؐ صلعم سے بڑھ کر ہے۔ جو ایسا کہے وہ رسالت مآب کی توہین کرتا ہے۔

س ۶۱ { مسافر کے واسطے سنتوں کا کیا حکم ہے۔ پڑھے یا نہ پڑھے ؟ مسائل مذکور }

ج ۶۱ { مسافر کے حق میں سنتیں بمنزلہ نوافل

کے ہیں۔ اگر پڑھے تو موجب ثواب ہے نہ پڑھے تو گنہگار نہیں۔ فعل نبوی سے ترک اور عمل دونوں باتیں ثابت ہیں۔

س ۶۲ { جس درود میں آل کا لفظ نہیں وہ درود مقبول ہے یا مردود ہے۔ بریلوی جماعت کے پاس الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہؐ پڑھنے کی کوئی دلیل ہے یا نہیں ؟ مسائل مذکور }

ج ۶۲ { حدیث شریف میں ایسا درود پڑھنے سے منع آیا ہے جس میں آل کا لفظ نہ ہو وہی درود منقول ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ سوال میں مذکورہ درود کی کوئی دلیل نہیں۔ اللہ اعلم !

س ۶۳ { بیس تراویح کے متعلق احناف کے پاس کیا دلیل ہے۔ کسی صحابی کا قول ہے یا امام کا ؟

ج ۶۳ { حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بعض صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے بعض اس سے بھی زیادہ تھیں یا چالیس رکعت پڑھتے تھے خود آنحضرتؐ صلعم نے آٹھ رکعات پڑھائیں اسی لئے حضرت عذیرہؓ مع تین و تروں کے گیارہ رکعت پڑھنے کا حکم دیا تھا (موطا امام مالک)

بنیت نوافل اگر زیادہ پڑھے تو مضائقہ نہیں مگر منون آٹھ رکعت ہی ہیں۔

س ۶۴ { حنفیوں کے پاس جماعت ثانی کے متعلق کوئی دلیل ہے ؟ مسائل مذکور }

ج ۶۴ { حدیث کی کتاب ترمذی میں ذکر ہے کہ آنحضرتؐ صلعم کی ترغیب سے ایک صحابی نے نماز کی دوسری جماعت کرائی جس میں حضرت ابو بکرؓ بھی شامل ہوئے۔

س ۶۵ { قربانی میں گائے، بیل، بکری، بکرا، دنبہ وغیرہ کے علاوہ بھینسا کا کیا حکم ہے۔ کسی نے ہرن پال رکھا ہو تو کیا حکم ہے ؟ مسائل مذکور }

ج ۶۵ { قربانی میں ہرن بکری کے حکم میں ہے اور بھینس گائے کے حکم میں (ومن البقرۃ اثینین)

لہذا ہرن اور بھینس کی قربانی جائز ہے (تساوی اندیزہ)

س ۶۶ { حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کل کتنے لڑکے تھے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ شادی کی تھی۔ ان سے جو اولاد ہوئی وہ علیؓ کی گلابی ہے۔ تفصیل کے لئے طریقیہ، فلاحیہ، ملاحظہ ہو۔



## ملکی مطلع

## مشرقیو و ہندوستان آ رہے ہیں

گزشتہ ہفتے ہم نے لکھا تھا کہ برطانوی حکومت نے ہندوستان کو وہ چھ نوآبادیات کی قسم کی آزادی دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حکومت کے ماتحت اندرونی اقلیات (اور پارلیمنٹ انگلستان میں بحث تمیز کے بعد ایک ریفرنڈم پاس ہو گیا ہے۔ مگر اس کی تفصیل کو مصلوٹہ صیفہ خفا میں رکھا گیا ہے۔ تاکہ ہندوستان کی فطرت جماعتوں میں بددلی نہ پھیل جائے۔ اس شکل کو حل کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے پارلیمنٹ کے معزز رکن مرشپور ڈگریس (سابق سینئر برطانوی عظیم روس) کو میوہ جو ملک کی سیاسی جماعتوں اور مشہور اشخاص سے تبادلی خیالات کر کے میاں کا پیسہ گیوں کا حل حکومت کے نقطہ نگاہ سے پیش کریں گے۔ سرمو صوف انگلستان سے جو پیغام لارہے ہیں اس کو سننے کے لئے بمقدار چوں گوش روزہ دار برائے اگراست

ساد سے ملک کے کان اسی طرف لگ رہے ہیں اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ سرمو صوف ۷۵ مارچ تک دہلی پہنچ جائیں گے۔ انکی تشریف آوری کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو جائیگا حکومت ہند نے فی الحال تین سیاسی جماعتوں کانگریس، مسلم لیگ اور ہندو جاسما کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ کانگریس اور مسلم لیگ کو چھ چھ نمائندے بھیجنے کی اجازت دی گئی ہے اور ہندو جاسما کو تین نمائندے۔ اس پر ڈاکٹر سرگولہ نے نازنگ لاہور جھکی کا اظہار ان لفظوں میں کرتے ہیں کانگریس کی ڈانواں ڈول پالیسی اور پاکستانی

شوشہ کے خلاف اس کے کمزور رویہ کی وجہ سے ہندوؤں کی بھاری تعداد کو کانگریس پر اعتماد نہیں رہا۔ انہیں اس بات کا بھار کا خدشہ ہے کہ کسی بھی قیمت پر کسی سیاسی تھنہ پر پہنچنے کے لئے کانگریس ہندو اکثریت کے جائز حقوق کو بھیجنے میں تامل نہیں کریگی۔ انہیں برطانوی گورنمنٹ اور مرشپور ڈگریس سے اپیل کر رہا کہ انہیں سیاسی رجحان پر ہندو کے جلالہ آمیز دعووں سے گمراہ نہیں ہونا چاہئے۔ آئندہ مشوروں کے سلسلہ میں یہ کتنا افسوسناک آفاقہ ہے کہ ہندو جاسما کو جو ہندو اکثریت کے حقوق کی محافظ ہے اس طرح پس پشت ڈال دیا جائے۔ اگر رائے عامہ حاصل کی جائے تو معلوم ہو گا کہ اس وقت کانگریس کو نہیں بلکہ ہندو جاسما کو ہندوؤں کا اتحاد حاصل ہے۔ رپرتاپ لاہور مورخ ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء

اب خود اڈیٹر صاحب رپرتاپ کی رائے ملاحظہ ہو گورنمنٹ ہند نے مرشپور ڈگریس کی آمد کے سلسلہ میں تین پولیٹیکل جماعتوں کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ کانگریس، ہندو جاسما اور مسلم لیگ۔ (حکومت سے) بالطور پر پوچھا جاسکتا ہے کہ آزاد مسلمانوں کی جماعت کو بطور جماعت کیوں دعوت نہیں دی گئی۔

(اسکے جواب میں) کہا جاسکتا ہے کہ خان بابہ اللہ بخش، مشرف فضل الحق اور سرسکند رجات کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ لیکن یہ دعوت انہیں ذاتی حیثیت میں دی گئی ہے۔ کسی جماعت کے نمائندہ کی حیثیت میں نہیں۔ حکومت کو اس فریب میں مبتلا رہنا پسند ہو کہ مشر جلال ہی مسلمان ہند کے نمائندہ ہیں تو اس کی مرضی ورنہ اسے آزاد مسلم بورڈ کو بھی دعوت دینی چاہئے۔ رپرتاپ ۲۳ مارچ

یہ اگلی بار ماسٹر نارائنگ کو بھی ملاقات کی دعوت دی جائے گی۔

اس سلسلہ میں اخبار شیعہ لاہور کی رائے زنی بھی قابل شہید ہے۔ معاصر موصوف لکھتا ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ جہاں ملک کی تمام سیاسی جماعتوں اور قومی کارکنوں کو سرگرس سے ملاقات کی دعوت دی گئی ہے۔ وہاں شیعوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ہند نہ تو آل انڈیا شیعہ کانفرنس و پنجاب شیعہ کانفرنس کے کسی رکن کو دعوت نامہ وصول ہوا اور نہ ہی کسی شیعہ لیڈر کو ملاقات کیلئے بلایا گیا ہے۔ اندیس حالات ہم حکومت ہند سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان اور ہندوستانوں کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ شیعہ اقلیت کے حقوق کے تحفظ نیز انہیں ہندو مسلم اکثریت کے ماتحتوں جو تکالیف پہنچتی رہتی ہیں اس کے انداز کے پیش نظر شیعہ لیڈران کو بھی اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ ملک کے آزاد ہونے پر جماعت شیعہ بھی مساویہ حقوق حاصل کر کے آزادی کا سانس لے سکے۔

چنانچہ حال ہی میں آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے ایک اجلاس منعقد کر کے یہ تجویز پاس کر دی ہے کہ

کوئی ایسا تصنیف جو کانگریس اور مسلم لیگ کے مابین یا حکومت اور ملک کی کسی سیاسی پارٹی کے درمیان ہو جس میں شیعہ بحیثیت فریق کے شریک نہ ہوں اور جو ہندوستانی قوم کے مشترکہ مفاد میں نہ ہو شیعوں کیلئے قابل قبول نہ ہو گا اور کوئی ایسا تصنیف جس میں شیعوں کا کافی لحاظ بحیثیت ایک فریق کے نہ کیا گیا ہو شیعوں کے لئے لائق پابندی نہ ہو گا۔ شیعہ لاہور ۲۴ مارچ ۱۹۳۲ء

الحدیث | یہ غفلت اقتباسات پیش کرنے سے ہمیں چوکنا مقصود ہے کہ شل مشہور ہے۔

اسلام اور مسیحیت۔ یہاں تک کہ انہیں کا ہندوستان کے جواب۔

حکومت کو استقامت دینا چاہیے۔ اس اصول پر ہمیں نظر ہے کہ ملکی لینڈوں کے انتظام کی وجہ سے لینڈ انڈسٹری طرہ آزادی کی نعمت بھی کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ دولت برز اتفاق خیزد۔ چلے دولتی از اتفاق خیزد۔

## جمعیتہ العلماء ہند کا اجلاس لاہور

اسال جمعیتہ العلماء ہند کا تیسرا سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ جو تاریخ ۲۱-۲۲ مارچ تین دن تک جاری رہا۔ باوجود اس کے کہ داخلہ بندہ لگٹ تھا۔ جس کی قیمت دو آنے سے لیکر پانچ روپے تک تھی تاہم حاضرین کی تعداد بہت تھی۔ وہ درانہ مقام سے علماء اور شائقین آئے ہوئے تھے مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے خطبہ صدارت کے دوران میں پہلے دن بعض مخالف خیال اشخاص کی طرف سے جلسہ میں کچھ گرہ بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ جس پر پولیس کی بروقت امداد سے قابو پایا گیا، اور جلسہ کی کاروائی بدستور جاری رہی۔ مولانا موصوف کے خطبہ صدارت کا ضروری اقتباس درج ذیل ہے:-

آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن اسکے بعد مولانا نے آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن کے متعلق اظہار خیال کیا اور کہا کہ ہندوستان میں تین قسم کے پولیٹیکل ٹھکانے ہیں۔ پہلے گروپ میں وہ لوگ شامل ہیں جو مرکز میں اکثریت رکھنے والے فرقہ کی مضبوط گورننس کے قیام کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں لیکن یہ ایک ایسا نظریہ ہے جسے شرمندہ تعبیر ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ ہندوستان اور اس میں بسنے والے لوگوں کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس قسم کا خیال جتنی جلدی ہو سکے دل سے نکال دیا جائے۔ دوسرا گروپ ان لوگوں کا ہے جن کے خیالات پہلے گروپ کے نظریوں کا رد عمل ہیں۔ یہ لوگ ہندوستان کے اتحاد اور

یک جہتی کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو مسلمانوں کے لئے ہندوستان میں علیحدہ علاقہ حاصل کر کے اپنا تعلق ہندوستان کی مرکزی حکومت کی بجائے براہ راست برطانوی حکومت سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ یہ کبھی ہوئی بات ہے کہ تقسیم ہند کے حامیوں کے نزدیک ہندو اسلامی منطقہ میں قائم ہونیوالی حکومت کا دستور اساسی بھی اسلامی اور ملی حکومت کا دستور ہوگا۔ علاوہ انہیں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ جہاں ہندو منطقے میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے اور اکثر طور پر یہ یا ۵ فیصدی رہ جائیگی اور اس طرح ان منطقوں کے مسلمان بے دست و پا ہو جائیں گے۔ اور مسلم منطقوں میں غیر مسلم جن کی تعداد اکثر حالتوں میں ۵۵ فیصدی ہوگی۔ مسلم حکومت کے لئے وبال جان بنے رہیں گے۔

تباہی کا راستہ | اس مسلم منطقے ہندو منطقوں کے تقریباً ساڑھے تین کروڑ مسلمانوں کی تباہی اور ہلاکت کی استعداد پر بخود مستحکم کر کے اور اپنی جگہ پر حکومت میں غیر مسلم متعصب اقلیتیں ان کیلئے وبال جان بن جائیں گی۔ حاصل کر کے مسلمانوں کیلئے کون اچھا کام کر سکیں گے۔ دوسرے الفاظ میں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی اکثریت کو بھی خطرے میں ڈال لیا جائے اور اقلیت کے علاقوں کے لیے ۳ کروڑ مسلمانوں کو ہندو حکومت کے رجم پر چھوڑ دیا جائے۔

فیڈریشن کے حامی | فیڈریشن کے حامی ان سیاسی مفکرین کا ہے جو فیڈرل آئین کا حاقی ہے۔ اور اسے نام قبول اور قبول کیلئے معینہ اور قابل سمجھتا ہے۔ فیڈریشن میں شامل ہونیوالی حکومتیں اپنی اپنی جگہ آزاد اور خود مختار ہونگی اور مرکزی حکومت انکی آزادی میں مداخلت نہ کریگی۔ مرکز کو صرف وہی اختیارات حاصل ہونگے جو فیڈریشن کے اجراء کو اتفاق رائے سے سپرد کرینگے یہ حکومت اقلیتوں کے شہرہری سیاسی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کریگی۔ گویا اکثریت اپنے حقوق اکثریت سے مستفید ہوگی۔ اور اقلیتیں امن و امان کی زندگی بسر کر سکیں گی۔ چنانچہ ہندوستان کے ذی بصیر اصحاب

اس تجویز کو موافقہ دہاں میں قابل عمل اور ہندوستان کے پیچیدہ مسائل کا واحد حل سمجھتے ہیں۔ آزاد مسلم کانفرنس نے بھی اس قسم کے آئین کی حمایت کی ہے اور ہندوستان کے آئینہ آئین کے لئے مندرجہ ذیل اصول وضع کئے ہیں:- (۱) مسلمانوں کے شخصی قانون (پرسنل لام) اور انکے مذہب اور تہذیب کی حفاظت۔ (۲) مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور انکی حفاظت۔ (۳) آئینہ حکومت میں ضروری اور مرکز کے حقوق اور اختیارات کی حفاظت۔ (۴) مسلمانوں کے اقتصادی معاشرتی اور تمدنی حقوق اور سرکاری ملازمتوں میں فطارت (امور شرعیہ) اخیر میں مولانا نے کہا کہ ہندوستان کا آئینہ نظام حکومت کس قسم کا ہو۔ جمعیتہ العلماء ہند یہ ضروری خیال کرتی ہے کہ مسلمانوں کی عام شرعی، معاشرتی، اقتصادی اور مجلس اصلاح کے لئے ایک نظارت شرعیہ قائم کی جائے۔ جس کا نظام اسلامی شریعت کے مطابق ہو۔ درپناپ لاہور ۲۲ مارچ ۱۳۸۵ء منعقد اس جلسہ میں ہندو جرنیل ریڈ ویلوشن پاس ہوئے۔ (۵) جمعیتہ العلماء ہند محسوس کرتی ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی جماعتیں اقتصادی اور سیاسی مسائل میں اختلاف کی صورت میں باہم تباہی و خیالات کیا کریں۔ اپنا اختلاف ایسے طریق سے ظاہر کریں کہ مرہٹوں تک نوبت پہنچ جائے۔

(۶) مالک اسلامیہ ایران، عراق اور فلسطین وغیرہ یورپین طاقتوں کے قبضہ کی وجہ سے تشویش کا اظہار کیا گیا (۷) ہندوستان کی کامل آزادی کے پھر مسلمان ملحق نہیں ہوں گے۔ (۸) جدید قانون خلع کے متعلق مسلمان بیخ کنی کے خلاف بر موافق مخالفت تقریریں ہوتی رہیں۔ مسید کاظمی صاحب نے (جو تجویز مذکور کے حرکت کئے) کہا کہ میں نے اسمبلی میں ترمیم بھیجی ہوئی ہے اس کا انتظار کر لیجئے۔ (۹) صوبہ بلوچستان کو اصلاحی سکیم دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ (۱۰) عربی نصاب کی اصلاح کے لئے ایک سب کمیٹی

ملا کر تالیف پر بار بار تکرار کو تو یہ دلائل کی۔ (۱۱) تعلیمات وغیرہ میں ایک ہی ملکی دستور مسجدوں میں بھی نہیں بنایا جائے۔ بال بڑے شہروں میں سب ضرورت جانتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ملا کر تالیف پر بار بار تکرار کو تو یہ دلائل کی۔ (۱۲) تعلیمات وغیرہ میں ایک ہی ملکی دستور مسجدوں میں بھی نہیں بنایا جائے۔ بال بڑے شہروں میں سب ضرورت جانتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔



مکتبہ اسلامیہ

[illegible]

**پیر میرزا کا بیعت** بعض کتابیں چند غلط باتیں لکھتی ہیں اس لئے جلد منگوائیں۔  
 (۱) ہدایت نما قرآن مجید جلد مثنیٰ خاشہ دہ - وترچے والا - اصل قیمت چار روپیہ - رعایتی چار روپیہ۔  
 (۲) گیارہ خوبوں والی جمائل شریف - مترجم مثنیٰ خاشہ دہ - اصل قیمت چار روپیہ - رعایتی دو روپیہ۔  
 (۳) تیسرا الباری ترجمہ صحیح بخاری مترجم نواب وحید انوار خان - پیش پانچ پارے خاشہ و مثنیٰ - قیمت فی پارہ  
 دیگر دو روپیہ رعایتی ایک روپیہ۔ (۴) فتنہ خلق قمر آدم - مسئلہ خلق قرآن پر مباحثہ قیمت ۱۰ روپائی ہے۔  
 (۵) قواعد بقائے نسل انسانی قیمت پیر رعایتی ۱۲ روپے (۶) لطیف شباب ترجمہ غفران اللہ بشارت علی رعایتی ۸ روپے  
 ایک روپیہ سے کم دی پی نہ کیا جائیگا۔ محمول ڈاک و قیس رجسٹری وغیرہ برآمد کریدار ہو گا۔  
 نسخے کا پتہ : محلہ دارالکتاب لاہور سے روڈ لاہور۔

۱۔ چھٹا نمبر : اس کا اہل اگر شرب ہے ۔ چوتھ لگ جائے تو صورتی  
 سی گلیٹے سے درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔  
 ۲۔ ششما نمبر : اور جوان کو یکساں مفید ہے ۔ ضعیف العمر کو  
 ۳۔ سہ ماہی پری کا کام دیتی ہے ۔ ہر موسم میں استعمال  
 ہو سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی  
 قیمت فی چھٹانک دو روپے ایک ماہ کیلئے کافی ہے ) (۱۰۰  
 آدھ پاؤ لیکھ ۔ پاؤ بصر شمع مع حصول اک ۔ عالمک غیر  
 سے حصول اک ملجودہ ہوگا ۔ ادا بی برہا سے ایک پاؤ  
 کی قیمت مع حصول اک لکھ پینگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی  
 ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی بی ۔

تفسیر ترجمان سرائے

حضرت صل اللہ علیہ وسلم کی مفصل  
سوانح عمری مرتبہ مولانا مولوی محمد عاشق  
صاحب۔ شائع کردہ کتب خانہ اسلامیہ لاہور۔  
اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کے بعد اجمد حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کے زمانے سے یکے کے غزوہ خندق  
تک مفصل و مستند واقعات و حالات درج ہیں۔  
لکھائی چمپائی و پیرہہ زیب اور کاغذ نہایت عمدہ۔  
تقریباً ۲۰۰ صفحہ ۲۰۰ غنایت ۳۵۰ صفحہ قیمت  
۱۰۰۰ مع وصول ڈاک سے

از جواب صدیق حسن خلیفہ  
قرآن مجید کی یہ تفسیر بالکل کیا ہے۔ چارے  
کتاب خانہ میں اس کے چند مکمل نسخے موجود ہیں۔  
خواجہ محمد حضرات قریب کا پذیریم خط و کتابت سے  
کر کے ملے۔ یہ بھی تین حضرات کو اس کے الگ  
الگ نسخوں کی ضرورت ہو یا فروخت کرنا چاہیں  
مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔  
عبدالعزیز تاجر کتب مسجد اہل حدیث گجرالوالتہ

## تازه ترین شهادت

جناب مولوی عبداللہ صاحب بڑی کوکھی (قطرہ)  
اس سے قبل حق بار آپ کے یہاں سے مومیائی بقیام کلکتہ  
منگوا کر استعمال کر چکا ہوں۔ خدا کے فضل و کرم  
سے مفید صحت بخش ثابت ہوئی۔ اب ایک چٹانک  
جیت چکی وی بی بھجوبیں ۳۰ ۲۲ فروری ۱۹۸۸  
جناب مولانا صاحب شاہ گنج۔ آپ کے دوا خانہ  
سے منگوا کر استعمال کر کے فضل سے بہت فائدہ مند ثابت  
ہوا۔ اگر آپ کو یہ تقریباً دس برس سے درد تھا بالکل  
جما مارا میرے ایک دوست کو درد کر کے شکایت ہے  
ایک چٹانک بذریعہ وی بی ارسال فرمائیں وہ مارچ  
منگوانے کا ہے۔ حکیم محمد سرور خاں  
پرورد پراشتر دی منڈکسن انجنس۔ امرت سر

تأليف مولانا مولوی شیخ احمد صاحب مولوی خاں

مدینہ طیبہ۔ رسالہ ہذا عربی زبان میں ہے۔ جس میں تاریخ  
اہل حدیث بیان کرتے ہوئے فاعل ثلوث بعض  
محرکۃ الادب اسٹیل کو ثابت کیا ہے۔ مثلاً فرقہ ناجیہ کا  
مصدق طائفہ اہل حدیث ہی ہے اور ائمہ اربعہ  
بھی اہل حدیث ہی تھے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ  
ہے۔ قیمت ۱۰۔ محمولہ لڑک بدمعہ خریدار

تایخ تبلیغ اسلام

کے واقعات متعلق تبلیغ و اشاعت اور جہاد بالکفار کا ذکر ہے۔ قیمت صفر۔ رعایتی ۱۳۔

غنیۃ الطالبین  
 کتاب کی اصل عربی عبارت  
 ساتھ بین السطور میں سلیس اردو میں عربی عبارت  
 کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ حواشی پر فتوح القیب کا ترجمہ  
 مرقوم ہے۔ اخیر میں فہرست معنائیں بھی ہے۔ جلد میں  
 پر اتمام حجت کرنے کے لئے پیر صاحب کا اصل کلام  
 پیش کر دینا کافی ہے۔ نکھائی چھپائی عمدہ۔ کلفہ اعلیٰ  
 ڈمٹی غنیمت و تقطیع ۲۷۲ کے ۲۹ کے ایک ہزار معنائیں  
 قیمت ۵ روپے ہر حصہ الٹا کر کے

فقہ محمدیہ کلاں عدم فقہی مسائل کا مفصل بیان جس میں مذہب اہل حدیث کے

سیرت سید احمد رضاؒ۔ سید صاحبؒ کے ایک واقع زور نے لکھ ہے۔ ان کو کہہ مضنون ہے۔ - شمس کا رنبر

## حقیقۃ الفقه

مولانا محمد یوسف صاحب  
کتاب فی الفقه  
کتاب فی الفقه میں جو حدیثیں جمع کیں اور ترجمہ پیش کی گئی ہیں۔ یہ کتاب مندرجہ ذیل خصوصیات پر مشتمل ہے۔  
۱۔ حالات، جاہلیت اور بدعت کے علاوہ اسلام کے ۲۰ فرقوں کی تفصیل مع تیسریں فرقہ ناجیہ کی گئی ہے۔  
۲۔ حصہ اول میں کتب فقہ کے وہ مسائل مذکور ہیں جو قرآن، حدیث یا اجماع صحابہ کے خلاف ہیں۔ حصہ دوم میں وہ مسائل مجملہ مذکور کئے گئے ہیں جن پر اہل سنیہ کا میں ہے اور جو علماء احناف کے نزدیک بھی مسلم ہیں۔ کھائی چھائی اور غلط عمدہ ہے۔  
۳۔ فہمات و سائنز ۲۰۰۰ کے ۱۰۰ صفحات۔ علاوہ  
۴۔ سرمدی قیمت پیر۔ محصول ڈاک ۱۰۰ علیحدہ ہے۔  
مولانا شیخ الاسلام علامہ محمد

## کتاب التوحید

بن عبد الوہاب نجدی مرحوم  
اصل کتاب عربی میں تھی لیکن اب باارباب عربی عبارات کے بالمقابل اس کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔  
علامہ موصوف توحید کے بہت بڑے علم بردار تھے۔ چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بڑے بڑے فرقے سے توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے چند فوائد حسب ذیل ہیں:-  
۱۔ توحید کی خوبی۔ شرک کی برائی۔ تعویذ لکھنا وغیرہ۔ غیر اللہ کے نام پر دُعا کرنا۔ غیر اللہ کی نذر۔  
۲۔ جہنم اور جہنم کی حقیقت۔ شفاعت کا بیان۔ غیر اللہ سے فریاد کرنا۔ قبروں کی تعظیم۔ مسلمانوں میں بدعتی۔ جادو کا بیان۔ خال اور شگون لینے اور متعدی مرض کا بیان وغیرہ وغیرہ۔  
۳۔ کتابت، طباعت دیدہ زیب، کاغذ نہایت عمدہ۔  
۴۔ فہمات و تقطیع ۲۰۰ کے ۱۰۰ صفحات۔ علاوہ  
۵۔ سرمدی قیمت پیر۔ محصول ڈاک ۱۰۰ علیحدہ ہے۔  
امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ

## فتویٰ شرک شکن

امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ  
ایک مسرکہ آثار مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند جلدی عنوان حسب ذیل ہیں:-  
۱۔ دُعا کی پاس دہا۔  
۲۔ رجسٹر ڈاکیومنٹیشن۔

(۲) روحہ الطہر کے آداب۔ (۳) توسل کا طریقہ۔ (۴) بت پرستی۔ (۵) شیخ عبدالقادر جیلانی کا روحہ۔ (۶) قر کے واسطہ سے دعا۔ (۷) استجابات دعا کے اوقات و مقامات وغیرہ۔ قیمت ۱۰۰

## خلاق الامت

امام ابن تیمیہ نے اخلاقی مسائل کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے جو قول فیس کا مکمل رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۰۰  
خطبات احمد علی مولانا احمد علی صاحب لہوری کے اپنے مختلف مذہبی حقائق کے متعلق ارشاد و فتوے ہیں۔  
قابل دیدہ ہے۔ قیمت ۸۰

## شنائی برقی پریس امرت

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ نندے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگ دار۔ سادہ اور نازک خط پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ کو کوئی کتاب پبلشٹ، اشتہار، رسیدیں، دعویٰ خطوط، ایڈورٹس رجسٹر اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت فرخ وغیرہ لے کر لیں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد خود گاہک بن جائیں گے۔  
پتہ: منیجر شنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## دیدار الہی

یہ ایک تازہ اور نئی تصنیف ہے۔ جو دیدار الہی آپ نے شاید پڑھی ہوگی۔ اس کتاب میں حدیث اقصیٰ ملاحظہ فرمائی جس میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق تعالیٰ کا دیدار فیض شمار پانے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اصل حدیث تشریف کی تشریح حافظ الحدیث امام ابن تیمیہ ضلی نے عربی میں کی ہوئی ہے۔ جس کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت بے جلد ۹۰۔ جلد ۱۳۰۔  
نوٹ:- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذریعہ پستلے کا پتہ:-  
منیجر شنائی پریس امرتسر

## کیوں نہ یقین کیجئے

جبکہ میں یقین ہو

وہ اس طرح کہ ہر ایک ضرورت مند صاحب کی طلبی پر بلا قیمت و صرف ڈاک وغیرہ بڑے بڑے آزمائش ۱۵ دن مکلف کو ہندوستانی گریہ کا سرمدی برائے آزمائش نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ جبکہ استعمال سے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر قیامت نکالتے ہیں۔ گہری سسند اد کیا ہی خوب ثبوت ہے۔ دیرینہ قدمدلوں کے ہاتھ میں یہ کچھ سال کے تجربہ و ثبات ہوا کہ اس سرمدی کچھ ابرار کی مقدار بڑھا دی جائے تو مفید سے مفید تر ہو جائیگا۔ لہذا ان اجراء کی مقدار بڑھائی گئی اور دو سال سے دیکھا جا رہا ہے کہ واقعی اپ نہایت ہی مفید ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ خواہ نمونہ ہی طلب فرما کر آزمائش فرمائیے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ آنکھوں کے ان امراض میں ایک مرتبہ ضرور آزمائش کر کے دیکھئے نہایت مفید ثابت ہو گا۔ نزلہ سے پانی جاری رہنا۔ روہے۔ چوٹوں کے دانے سگڑاؤں۔ جالا۔ بد گوشت۔ ناخن۔ پھل۔ روتھ۔ غار۔ غار۔ پڑاؤ۔ میری نصف بھارت نیز فیاض چشم ہے۔ آنکھوں کے ہر امراض کا یہ دوا کر کے اس سرمدی کچھ سال کا جائزہ لیں۔ میں آپ کو بخوبی فائدہ پہنچاؤں گا۔  
یہ مونیوں اور میرے کاروبار میں روہیہ قولہ قسم اوسط مجبور میرے دیگر پیشیت ادویات کا مرکب پانچ روہیہ قولہ قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کاروبار میں ایک روہیہ قولہ تمام امراض چشم کی اکیرو لاشانی دوا ہے۔  
پتہ:- ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیا شفا خانہ جامعہ اسلامیہ۔ شہر مراد آباد۔

۱۳۵۲ھ  
۱۳۵۲ھ  
۱۳۵۲ھ

خطبات سلمان - تاجی سلمان پٹاوی مرحوم کے دس مسرکہ آلاء معنائیں کا مجموعہ۔ قیمت ۱۰۰

## اغراض و مقاصد

- ۱۔ وہ جو اسلام و سنت نبوی علیہ السلام کی بات کوٹ کرنا۔
- ۲۔ وہ جو اسلام کی عوام اور جماعت میں غلط فہمی کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- ۳۔ غلط فہمی کی تہذیب کو مٹا کر باہمی تعلقات کی تہذیب کو قائم کرنا۔
- ۴۔ جو اسلام کے اصول و ضوابط کی تہذیب کو اپنی جگہ پر لانا۔
- ۵۔ جو اسلام کی عوام کو دینی و دنیاوی کاموں میں تہذیب کو اپنا کرنا۔
- ۶۔ جو اسلام کے اصول و ضوابط کی تہذیب کو اپنا کرنا۔
- ۷۔ جو اسلام کے اصول و ضوابط کی تہذیب کو اپنا کرنا۔
- ۸۔ جو اسلام کے اصول و ضوابط کی تہذیب کو اپنا کرنا۔
- ۹۔ جو اسلام کے اصول و ضوابط کی تہذیب کو اپنا کرنا۔
- ۱۰۔ جو اسلام کے اصول و ضوابط کی تہذیب کو اپنا کرنا۔

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۸



مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
شاء اللہ

دفتر انجمن  
امرتسر  
چوک گروہیانی

شمارہ ۱۱۳ - ۱۱۴  
دسمبر ۱۹۲۲ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ غلہ  
روماد جاگیرداران سے ۵  
عام خریداران سے ۵  
شہری ۵  
اہل برما سے سالانہ ۵  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے  
جلد خط و کتابت وار سال ذرا تمام ہو  
ابوالوفاء شفاء اللہ دہلوی ناضل  
مالک اخبار انجمن امرتسر  
ہونی چاہئے۔

امرتسر

۱۵۔ بیچ اشانی ۱۳۴۱ھ مطابق یکم مئی ۱۹۲۲ء

یوم جمعہ المبارک

## فہرست مضامین

- ۱۔ نظم (تقریب پرست سے خطاب) - مل
- ۲۔ خطاب امام غزالی - مل
- ۳۔ عدم غریب رسالت مآب - مل
- ۴۔ ابن نقد البقران کی شکل میں - مل
- ۵۔ دلائل الایمانی (الفصل اول) - مل
- ۶۔ آہ میرے سہ صدی دوست چل بے - مل
- ۷۔ معاصر مقلدین کا پدید طرز تصنیف - مل
- ۸۔ دس حدیث - مل
- ۹۔ فقرات - مل
- ۱۰۔ علی مطیع - مل
- ۱۱۔ اشتہارات - مل

## تقریب پرست سے خطاب

(از محمد حبیب اللہ نشر گورکھ پوری)

اے مسلمان شرم و ہمت اور تیرا مشغلہ  
لا الہ جان کر بھی پوچھتا ہے تقریب  
مانتا ہوں میں حسین شہین علی ثار سے گئے  
مجھ کو بھی ہے درد ہو جاتا ہوں میں بھی مضطرب  
چند کاغذ کے ورق - کچھ کھچیاں ہیں بانس کی  
حق بجانب غلط الفت - قدر انساں اک طرف  
قبر پر باجے مجھیں توہین ہے یہ قبر کی  
یہ حسین ابن علی کی بدترین توہین ہے  
سینہ کوئی سے ترے حاصل نہیں کچھ بھی نہیں  
غیر پرچیں رام بیلا تو وہ کافر بالیقین  
شیعہ دل صاف کر لے مان لے فرمان حق

ہمیں جاپانیوں کا ایک فوجی دستہ  
ماتھے سے ایک سو بیس جنوب مشرق میں لا رہا  
ہے۔ ایک دوسرا دستہ ٹانگو سے آگے موڑ دیا اور  
ایک مقام پر چینی فوجوں نے گھیر رکھا ہے۔  
قابو، سکندریہ اور سوئز کے رقبہ  
میں برائی حملوں کے ارادہ کیے گئے۔ اور دریائے  
نیل کی وادی میں بھی اورم دیا گیا۔  
چینی فوجوں نے جوابی حملے کر کے براہیں  
ریاستہائے شان کے صدر مقام ٹانگ جن پر  
دوبارہ قبضہ کر لیا۔  
بحیرہ بانگ کی جرمن بندرگاہ راسٹاک  
پر تیسری مرتبہ بمباری سے سخت آگ بھڑک اٹھی  
جس سے بہت سا نقصان ہوا۔  
امریکن فوج برطانیہ کے جنوب مغرب  
میں واقع فرانسیسی جزیرہ نیو کیلڈونیا میں مقامی  
افسروں کی رضا مندی سے داخل ہوئی ہے۔  
آزاد فرانسیسی جنرل مسٹر ڈیکال نے اس اقدام  
پر امریکن کمانڈر کو مبارکباد دی ہے۔  
نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ہوائی ڈاک  
جو ۲۹ مارچ سے ۵ اپریل تک ہندوستان سے  
۱۰ سال کی گئی تھی۔ انکلاتن میں تقسیم ہو گئی ہے۔  
ایک سرکاری اطلاع منظر ہے کہ ماہ مئی  
میں روشنی پر پابندیاں عائد کرنے کا حکم نافذ  
نہیں کیا جائے گا۔ (انقلاب لاہور)  
نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ جنگی اسلحہ کی  
خاموشی ترین سلسلے ملک میں ۵ ہزار میں کاسٹر  
ٹپ کے لئے لاہور پہنچ گئی ہے۔ اٹلانٹک سفر میں  
س فرین کی ۱۰۵۵ جگہ دیہات، قصبہ اور  
شہروں میں فائرنگ کی گئی۔ آٹھ لاکھ سے زیادہ  
لشکر نے اس کو دیکھا۔  
ایسٹ انڈیا کمپنی میں آج بھیوں کے

فٹ کوئی قابل ذکر حرکت نہیں ہوا۔ گشتی دستوں  
میں جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں اور فریقین کے لیڈر  
دیکھ بھال کے لئے ہر جگہ کھڑے رہتے ہیں۔  
ہیون ڈسٹرکٹ میں کامرکادی اعلان  
منظر ہے کہ ایک بین الاقوامی کمیشن اس مقصد  
کے لئے طے کیا جانا چاہتا ہے کہ وہاں جا کر برطانوی  
جنگی قیدیوں کے ساتھ جاپانیوں کے سلوک کی  
تحقیقات کرے۔ مگر جاپانی حکام نے اسکی اجازت  
نہیں دی۔ ایسا کرنا بین الاقوامی جنگی قانون  
کے خلاف ہے۔  
ہراس اسپل کی کانگریس پارٹی نے  
جس کے صدر راجگوپال آپا ریہ ہیں۔ آل انڈیا  
کانگریس کمیٹی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ملک کے  
نازک حالات کے پیش نظر مسلم لیگ کا مطالبہ  
پاکستان منظور کر کے مرکز میں قومی حکومت قائم  
کرے۔ اسپر پنجاب کے ہندو اور سکھ سخت ناراض  
ہو گئے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے کانگریس نمائندے  
کانگریس کے اجلاس الہ آباد میں اس تجویز کی  
خلافت کریں گے۔  
لندن کے ایک سرکاری اعلان سے  
معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی ہوائی جہاز یورپ  
کے مغربی ساحل پر اور جرمنی پر فضائی حملے کر کے  
فوجی اہمیت کے مقامات کو سخت نقصانات  
پہنچا رہے ہیں۔  
نئی دہلی کا سرکاری اعلان منظر ہے کہ  
حکومت قانون و دفاع ہند کے ماتحت حفاظت عام  
حفاظت امن یا جنگ کو مؤثر طریقہ سے لڑنے  
کے لئے اگر ضرورت محسوس کرے گی تو وہ تحریری حکم کے  
ذریعہ کسی جاننا دستور یا غیر دستور پر قبضہ  
کرے گی۔ بشرطیکہ وہ جاننا کسی فرقہ کی عبادت گاہ نہ ہو  
ہراس کے ایک سرکاری اعلان میں  
بتایا گیا ہے کہ جس فوجی خطہ کے پیش نظر ہراس  
گورنمنٹ نے سرکاری دفاتر باہر بھیجے تھے۔ وہ  
خطہ ٹپ جانے کی وجہ سے انگوٹھ میں داپس لایا

ایسٹ انڈیا کمپنی میں آج بھیوں کے

کے بعض جنگلات میں ایسے دست  
ہیں۔ جن سے بڑا مفید فوٹو ملتا ہے۔ جو کافی  
مقدار میں ہونے کے علاوہ بویاس اور طاقت کے  
لحاظ سے بکری یا گائے کے دودھ سے کسی طرح  
کم نہیں ہوتا۔ (درپایت لاہور)  
امریکہ کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ  
اگر حالات خراب ہو گئے تو ممکن ہے کہ امریکہ میں  
فرانس کا محفوظ سونا ضبط کر لیا جائے اور  
امریکی فوجیادیات پر قبضہ کر لیا جائے۔  
امریکہ نے وسط مشرق میں ساموئیل  
پہنچانے کے لئے افریقہ میں سے ہوائی فوجیں  
نکل لیا ہے۔  
سورت میں ایک سوداگر لٹہ کو ۲۰۰ روپے  
جرمانہ اور دو ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ  
الزام یہ ہے کہ اس نے مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت  
پر گندم فروخت کی تھی۔ خریدار ایک سب انسپکٹر  
پولیس تھا جو بلا دردی آیا تھا۔  
جاپانیوں کی بکری شہیدی روکنے کے لئے  
اتحادیوں کا بیڑا مشرق کا روئی کر لیا۔ اس مقصد  
کے لئے ہندوستان اور لنکا سے دھنسی کی بکری  
طاقت پر جارحانہ حملے کئے جائیں گے۔  
کالی نن (روس) کے علاقے میں تین دن  
کی لڑائی کے بعد روسیوں نے ایک اہم پہاڑ  
پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کا ڈپر جرمنوں کو سخت  
نقصان اٹھانا پڑا۔  
جنوبی چین میں سخت زلزلہ آنے کی وجہ  
سے ایک شہر بالکل تباہ ہو گیا۔  
جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ امریکہ  
۹۰ جنگی جہاز سمندر میں تیار کیا ہے۔  
آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر ۲۲  
جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں  
کچھ نقصان ہوا اور تیارہ جاپانی جہاز برباد ہوئے  
۱۰ اپریل کو شہر نے جرمن پارٹینٹ میں  
تقریر کرتے ہوئے حسب عادت برطانیہ کو ہر جگہ

ایسٹ انڈیا کمپنی میں آج بھیوں کے



سلب الدوام اور تفسیر و تفسیر مطلقہ جمع ہو سکتے ہیں۔ ان دو تفسیروں کو باہم ملا کر پڑھئے۔

(۱) لا ینحسف القمر دائماً

(۲) القمر ینحسف وقتاً مائتاً

یہ منطقی اصطلاح آپ کو معلوم نہ ہو تو کسی منطق دان سے پوچھ لیجئے۔ اہم یہ ہے کہ اس کی اجازت دیجئے۔ جو بشتوی سخن اہل دل کو کہ خطاست سخن شناس نہ دلیرا خطا ایضاست

قادیانی مشن

## الفضل اور زمر

قادیان کے اخبار الفضل اور لاہور کے اخبار زمر میں اس امر پر مکرار ہورہی ہے کہ مرزا صاحب کے مرید بھی اصلاح یافتہ نہیں ہیں۔ زمر نے ایک حوالہ اشتہار مطبوعہ یہ شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب سے پیش کیا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے بہت سے انفراد بد اخلاق ہیں۔ الفضل نے اس کے جواب میں کہا کہ حضرت صاحب گیارہ ارشاد ان لوگوں کی اصلاح کے لئے ہے جو بیعت میں داخل ہو کر بھی پابند خلیفہ نہیں ہوتے تھے، سب کے لئے نہیں۔

چونکہ اس قسم کی نزاعات میں دخل دینا اہل حدیث کا مسلک حق ہے۔ اس لئے ہم دونوں فریقوں کو شورہ دیتے ہیں کہ وہ دونوں اس نزاع کے تصفیہ کے لئے خلیفہ قادیان کو منصف مان لیں۔ چونکہ یہ منصف بڑے معتبر ہیں اس لئے امید ہے کہ دونوں فریق ان کو تسلیم کریں گے۔ پس ہم ان کا بیصلہ فریقین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ خلیفہ قادیان خاص قادیان کے رہنے والوں کی اصلاح کے لئے ہیں جن کو کام گئے وقت کئی بہانے کر کے جی جرا جاتے ہیں لیکن حضرت صاحب کے اہامات میں مکرر خوب سرکھینتے ہیں۔ خلیفہ صاحب

مجدد فضل قادیان کے تازیوں کا خاص ذکر ان فظوں میں کرتے ہیں:-

”مجھے رپورٹ ملی ہے کہ جہاں باقی سب عملوں نے کام ختم کر لیا ہے وہاں مسجد فضل سے تعلق رکھنے والے تعاون نہیں کر رہے۔ اس سے مراد دارالفضل دہلی نہیں بلکہ وہ محلہ ہے جسے محلہ اریٹیاں کہتے ہیں) اس محلہ کے لوگ نہ تو نمازوں کے لئے باقاعدہ جمع ہو رہے ہیں نہ بڑھانے کے لئے جاتے ہیں اور نہ ہی پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس طرح مجھے مین لوگوں کی ایسی لسٹ دی گئی ہے جنہیں اس محلہ کے ان پڑھوں کو تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا گیا مگر کسی نے کوئی عذر نہ دیا اور کسی نے کوئی اور جس نے مان بھی یہاں بھی پڑھانے کے لئے نہیں گیا۔ اور جب ان میں سے بعض کو کہا گیا کہ تمہیں اس جرم کی سزا دی جائیگی تو ان میں سے دو نے کہا کہ ہم خدام الاحمدیہ سے استعفا دیدینگے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خدام الاحمدیہ سے استعفا نہیں دے سکتے بلکہ انہیں احمدیت سے استعفا دینا پڑے گا۔“ (اخبار الفضل یکم اگست ۱۹۴۲ء)

الحدیث | اس قسم کی خوابیوں کا مفصل ذکر اسی پرچم میں ص ۱۷ سے ص ۱۸ تک مسجل کیا گیا ہے۔ امید ہے اب دونوں فریق الفضل اور زمر خلیفہ جی کے فیصلے کو مان کر نزاع ختم کر دیں گے۔

## آہ میرے صدمی دوست چل بسے

قادیانی اخبار الفضل نے اطلاع پہنچائی ہے کہ منشی قاسم علی قادیانی مسترد ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ افسوس ان کی وفات پر نہیں کیونکہ وہ عمر طبعی کو پاچکے تھے اور قادیانی مشن کا کام بھی انہوں نے اپنی ہمت کے مطابق خوب کیا۔ ہاں

افسوس اس امر کا ہے کہ الفضل نے متوفی کے بہت سے کام بڑے فخر سے کئے ہیں۔ مگر ایک تاریخی واقعہ جو ان کے سوانح میں لکھنے کے قابل تھا اُسے چھوڑ گئے۔ وہ واقعہ انعامی مباحثے کا ہے جس میں موصوف نے بڑی جرأت دکھائی تھی۔

جماعت قادیانی سے چندہ کر کے تین سو (۲۰۰) روپیہ درصورت فسخ میرے لئے انعام مقرر کیا تھا۔ مباحثہ مرزا صاحب کے آخری فیصلے کے متعلق تھا۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۲ء کو انعام لدھیانہ میں مباحثہ ہوا جس میں حسب دعاء مرزا صاحب و حسب فیصلہ ثالث انعامی رقم مبلغ تین سو مجھے ملی گئی۔ اس وجہ سے میں منشی قاسم علی کو اپنا سہ صدی دوست لکھا کرتا تھا۔ آج وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے روپوش ہو گئے۔ اور دلچسپی میں پہنچ کر اہل قادیان کو یہ پیغام بھیج رہے ہیں

”میں نے کروم شہا حذر یکنید۔“  
”کوئیں جدائی کا کس کس کی بیخ ہلے ذوق کہ ہونے والے ہیں ہم سب بھی عنقریب جدا“

## معاصر مقلدین کا جدید طرز تصنیف

(۴)

(۱) ملک ابوبکر امام فہم صاحب سوہدوی (مضون ہذا کی قسط سوم اہل حدیث ۱۷-۱۸ اپریل) میں شائع ہو چکی ہے جس میں قاضی عبدالعزیز صاحب صادم سیوہدوی کی تالیف تاریخ التفسیر سے ملک امام فہم صاحب ایسے اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ جن میں مولف تفسیر نے نو اب صدیق حسن خان صاحب مولیٰ کا تذکرہ نامناسب طور پر کیا ہے ناظرین سابقہ قسط کو مکرر ملاحظہ کر کے آج کا بقایا حصہ مطالعہ کریں۔ (دبیر)

مصنف تاریخ التفسیر (قاضی صادم صاحب) تفسیر بیضاوی پر ائمہ صاف کرتے ہوئے فرماتے

ایضاح الرسول - دہلی قادیانی اور مولانا شاہ قادیانی کے مابین مباحثہ - بہت سی تاریخیں

ہیں کہ یہ کسی تفسیر کے مترجمین کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اس میں بہت کم نقص ہیں۔ تفسیر ضیاء ایک مقبول و معتبر و مشہور تفسیر ہے۔ لیکن اس میں بھی ضعیف، ہلکے، مفسور، روایات ہیں۔ علماء نے اس کے اس نقص کو انفس کے ساتھ نظر ہر کر دیا ہے۔ اگر مفسرین نے محدثین کی طرح روایات لینے میں احتیاط نہیں کیا اس لئے قرآن کی وہ تفسیر جو کتب صحاح میں موجود ہے۔ یا جو آئمہ ستہ کی شرائط پر ہے قابل اعتماد ہے۔ ان کے سوا جو کہہ ہے۔ اس کی ذمہ داری نہ رہے۔ تاہم تفسیر قاضی صادم صاحب سے بالآخر مولف تاریخ التفسیر کا اصول تفسیر یہ ہے کہ بعض مفسرین نے صحیح روایات کے مع کرنے میں سستی کی ہے۔ اور بعض نے بایں خیال کہ ناظرین کے پیش نظر ہر قسم کی معلومات رہے۔ مطلب وہاں سب کچھ جمع کر دیا ہے بعض نے ضرورت سے زیادہ اپنے اجتہاد و رائے کو دخل دیا ہے۔ اس لئے کسی تفسیر کے متعلق یہ کہنا کہ اس کا ہر قول صحیح و مستند ہے۔ مشکل ہے۔ پس وہ روایات صحیح ہیں جو صحیح ثابت ہو جائیں۔ (تاریخ التفسیر ص ۱۷) قاضی صادم صاحب کا آخری فیصلہ

اس لئے آخری فیصلہ یہی ہے اور صحیح ہے کہ احادیث صحیحہ سے جو روایت ثابت ہو جائے یا آئمہ ستہ کے معیار پر اتر جائے یا وہ قول و روایت مسلمات اہل حق کے خلاف نہ ہو۔ صحیح ہے۔ باقی غلط ہے۔ خواہ وہ کسی کی طرف منسوب ہو۔ ایسے معاملہ میں کسی بزرگ کا نام سن کر مرعوب ہونا یا تساہل کرنا سخت غلطی ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ یہی اصول تفسیر میں نواب صدیق من خان کا ہے نہ جنہیں آپ نے ان کا قصور

بجائے اس کو نقدی سے کام لیا۔ نقطہ

## درس حدیث

از بدو العلماء مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل ترقی نظام آبادی ۴

(نمبر چہارم)

۱۱ مضمون کی تیسری قسط الحمد للہ

۱۲ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔

ایک حدیث میں جو حضرت مجاہد بن صامت سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: - رَأَيْتُمُوَ الرَّسُولَ مِنْ أَفْنِسِكُمْ رَأَيْتُمُوَ نَكْمَةَ الْجَنَّةِ أَصْدِقُوا إِذَا حَدَّثَ شَيْئًا وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدَ شَيْئًا وَآذَنُوا إِذَا أَسْتَمْتُمْ وَأَحْضُوا أَرْؤُؤَكُمْ لِمَنْ يُكَلِّمُ وَخُصُّوا أَنْصَارَكُمْ وَكَلِّفُوا أَيْدِيَكُمْ

یہ کہ اسے لوگوں کی طرف سے بھیجے ان چھ چیزوں کی طرف سے مطمئن کرو یعنی ان چھ باتوں کی بھیجے از خود ضمانت دو کہ ایسا کرو گے میں اس کے بدلہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جنت میں لے جاؤں گا بشرطیکہ ان چھ عادات کو اپنے میں راسخ کرو۔ (۱) جب کسی سے بات کیا کرو تو یہی کیا کرو کسی سے جھوٹ مت بولا کرو۔ (۲) اور اگر کسی سے وعدہ کرو تو پورا کیا کرو۔ (۳) اور اگر کوئی نہیں امین سمجھو کہ کوئی امانت تمہارے پاس رکھے تو وقت پر اسے واپس بھلے ادا کرو یا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کو زنا سے اور افعال بد سے محفوظ رکھو۔ (۵) اور اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو کیونکہ یہ شرم و حیا اور وقار کی علامت ہے اور کسی پر ظلم و ستم کرنے یا کسی کو ستانے سے ہاتھ روکے رکھو یا یہ کہ تمہارے ہاتھ سے کوئی فعل ناپسندیدہ نہ ہو اور ہر برائی کے کام سے ہاتھ روکو۔ اگر تم میں

یہ چھ عادتیں ہوئیں تو تم جنت کے حلقہ میں ہو گے۔ انشاء اللہ!

ایک حدیث میں حضرت عبداللہ ابن الحارث روا کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: - اطعموا الطعام وافتشوا السلام تورثوا الجنان کہ غریب و مساکین و حاجت والوں کو حسب توفیق کھانا کھلایا کرو اور اسلام کی اشاعت کیا کرو یا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو میل و ملاقات کے وقت اسلام علیکم کہا کرو۔ ان افعال کے کرنے سے تم جنت کے وارث بنو گے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسم الاعظم للہ اذا دعی بہ اجاب فی ثلاث سورۃ القرآن (۱) البقرۃ - (۲) آل عمران و (۳) طہ یعنی اسم اعظم پڑھ کر دعا کرنے سے دعا مقبول ہو جاتی ہے۔ قرآن میں تین جگہوں میں ہے اسکو ڈھونڈو لو اور کامیابی حاصل کرو۔ (۱) سورہ بقرہ میں - (۲) سورہ آل عمران میں اور سورہ طہ میں ۴ اسی کے متعلق ایک اور حدیث میں ذرا مزید توضیح فرمادی کہ اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الآیتین (۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَرْحُومُ الرَّحِیْمُ (۲) وَفَا تَعٰلٰی اَلْعِزُّ اَلْمَلِکُ اَلْقَدِیْسُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ فرمایا کہ ان دو آیتوں میں اسم اعظم نمبر ایک اور نمبر ۲ میں۔ ان آیات کو اگر تخلیہ میں پڑھا جائے تو دل صاف ہوتا ہے اور رقت قلب پیدا ہوتی ہے اگر خدا سے دعا کی جائے تو مستجاب ہوتی ہے۔ اگر کسی بھائی کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو وہ سر کے وقت نماز تہجد کے بعد ان آیات کو خصوصاً ۱ کو کثرت سے بحضور قلب پڑھے تو پھر دیکھے کہ کیا انوار الہی کا نزول ہوتا ہے۔ خاکسار کا تجربہ ہے من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ خصوصاً تزکیۃ نفس و تصفیۃ قلب کے لئے عیب چیرے

میں القرآن۔ مولوی عبدالرشید صاحب کی کتاب صلوۃ القرآن کا جواب۔ قیمت ۳ روپے۔ بیچو اور پڑھو



بسم الله الرحمن الرحيم

# احادیث

۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

## عدم علم غیب رسالت مآب

(۲)

گزشتہ پرچہ الحمدیث میں اس مضمون کی تمہید درج ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے مخاطب رسالہ انوار الصوفیہ کے اڈیٹر اور اسکے نامہ نگار صاحب ہیں۔ ناظرین کی یاد دہانی کے لئے یہ بتانا مفید ہو گا کہ یہ رسالہ پر جماعت علی شاہ علی پوری کی زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں جو کچھ لکھا جاتا ہے پر صاحب قانون اور شرع اس کے ذمہ دار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت دینے کو مضمون نگار لکھتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مطلق نبص قرآنی و عالم الغیب فلا ینظر علی غیبہ احد الا من اراد فی من مرسل اور وما کان اللہ لیظلمکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبی من مرسلہ من یشاء احد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ مفصل عرض کیا جاوے گا۔ انوار الصوفیہ بابت ذمہ دہر سہر سہر

الحمدیث ہماری مخاطب پارٹی اپنے علم کے ادعائیں الحمدیث کو قیل اعدویہ کہا کرتی ہے مگر اپنا یہ حال ہے کہ ان کی کوئی بات علم کے

مطابق نہیں ہوتی۔ سنئے !

اس آیت میں دو مستثنیٰ ہیں۔ ایک من اراد فی من مرسل جس کا مستثنیٰ منہ احد ہے جو مکروہ ہے اور نفی کے ذیل میں ہونے کی وجہ سے عام ہے دوسرا مستثنیٰ منہ غیبہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ ہے جو آیت سے منہجوم ہوتا ہے۔ پوری آیت کے الفاظ یہ ہیں :-

عالم الغیب فلا ینظر علی غیبہ احد الا من اراد فی من مرسل فی ذلک یبطل من یشاء احد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ مفصل عرض کیا جاوے گا۔ انوار الصوفیہ بابت ذمہ دہر سہر سہر

ترجمہ خدا تعالیٰ اپنے علم غیب پر کسی کو مطلق نہیں کرتا مگر رسولوں کی طرف اور غیب میں سے کچھ بطور پیغام رسالت بھیجتا ہے

پس ان دونوں مستثنائوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد وہ علم غیب ہے جس کی تسلیح رسول اللہ نے کر دی۔ جیسا کہ ارشاد ہے :-

یا ایہا النبی رسول یبلغ ما ینزل الیک من ربک ۱۔ (پ ۱۲ ص ۱۲) اسے پیغمبر آپ کی طرف جو کچھ نازل ہوتا ہے

اسے دو گون تک پہنچا دیجئے۔

اس کے ساتھ ہی فرمایا :-  
وَرَدَّ نَسْأَلَهُ فَقَالَ بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ  
اگر آپ نے اس میں سے ایک ذرہ بھی چھو دیا تو سمجھا جائیگا کہ آپ نے خدائی پیغام کچھ بھی نہیں پہنچایا۔

پس ثابت ہوا کہ اس آیت میں آنحضرت کو جس علم غیب کے لئے کا ذکر ہے از قلم احکام ہوا از قلم اخبار آپ نے ہمیں سارا پہنچا دیا۔ جو قرآن حدیث کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے نہیں پہنچا یا وہ ان کو خدا کی طرف سے ملای نہیں۔

اب ہم ان مدعیان سے پوچھتے ہیں کہ ایک چیونٹی کو سامنے رکھ کر بتائیے کہ کسی آیت یا حدیث میں یہ ذکر ملتا ہے کہ اس چیونٹی کی رگیں اتنی ہیں، اس کا پھوپھ پھوپھ اتنی مقدار کا ہے، اس کا معدہ اتنا ہے، اس کے بال باپ کون تھے اور اس کے نانائے کون تھے، اس کی نسب کیا تھی اور نسل کیا ہوگی۔ اسی طرح ہر ایک جاندار کے متعلق سوال ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد ایک مربع گز مزرعہ زمین کو سامنے رکھ کر پوچھتے ہیں کہ اس سال اس زمین میں کتنی بالیں نکلیں اور ہر ایک بال میں کتنے دانے پیدا ہوئے۔ گزشتہ سال کتنی پیداوار ہوئی مائیدہ سال کتنی ہوگی۔ مدعیان علم غیب ہیں بتائیں کہ کسی آیت یا حدیث میں بالا جہاں یا بالتفصیل ان سوالوں کا جواب ملتا ہے؟ اگر نہیں ملتا تو یہ لکھنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ

صرف فرق علم بالاستقلال وبالذات اور علم بالعلام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جو آج کے بیان ہوگا پس ثابت ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال علم غیر استقلالی ہے اور اس میں فرق ظاہر ہے اور کوئی شکر نہیں۔  
دل علم غیب بالذات جو تمام کلیات و جزئیات

مجموعہ احادیث اہل بیت - جلد ۲ - صفحہ ۱۲۵ - ۱۲۶

ہو جائے۔ اور یہ شہران کی زبان پر جاری ہو جائے  
کبھی معشوق نے ہم بھی جواب عاشق کہلائے ہیں  
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پانے میں

اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں

4)

اس مسئلہ مضمون کی پہلی قسطیں چلے رہی ہیں۔ آج چوتھی قسط درج ہے۔ ناظرین اس مضمون کو غور سے پڑھا کریں۔

اُسے چل کر اخبار النقیۃ کا معترض نامہ لگا رہا تھا۔

عن حذيفة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اثني سبابة قوم تبال عليها قائما -

ترجمہ :- فرمایا عذیفہ نے تحقیق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر  
آئے۔ پس پیشاب کیا حضور نے ہاں کہہ کر  
ہو کر۔

## خلاف اس کا

من عائشة قالت من حدثكم عن  
النبي كان يبول قائما فلا تصدقوه  
ما كان يبول الا قاعدا (مسوۃ احمد  
وترمذی و نسائی) حضرت عائشہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا رواتی تھیں جو شخص حدیث بیان  
کرتے تم سے آنحضرتؐ کھڑے ہو کر پیشاب  
کرتے تھے سو تم اس کو سہانہ سمجھنا۔ نہیں  
پیشاب کرتے تھے حضرت صلعمؓ مگر بیٹھ کر  
دالفتیہ، فروری ۱۳۳۲ھ

در الفیہ فی زوری سلسلہ ص ۲۴

الحمد لله | مائے تعصب اور ضد تیرا بڑا ہوا۔

نہیں اس اختلاف کا جواب دو طرح سے ہے پہلا

عمر کے بعد جو بیٹا پیدا ہوا وہ بھی بڑا ہی شریف و شجاع ہوا۔

و ابیہ کے نام بھی مذکور ہیں یہ جو روایت ہے

یہ روئے آبادی کے سلسلے ہے۔ اس سے مزید

مگر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ تحصیل خیر اور دفع مضر کو عالم ذاتی سے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

کیونکہ جس طرح یہ دونوں باہیں علم ذاتی پر مشتمل ہوتی ہیں اسی طرح علم غیر ذاتی پر بھی مشتمل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص راستہ میں شیر کو پھرتے ہوئے دیکھ کر کسی کو بتا دے اور سامع کو یقین ہو جائے تو جس طرح شیر کو اپنی آنکھ سے دیکھنے والا اس سے بچے گا اسی طرح سننے والا بھی بچے گا۔

پس یہ آیت موصوفہ علم غیب ہر دو قسم  
مستقل اور غیر مستقل کی نفی کرنے میں نقص ہے  
ہم مدعیان علم غیب کو سمجھانے کے لئے  
ایک اور آیت پیش کرتے ہیں۔ جو اثبات توجید  
کے متعلق ہے۔ ارشاد ہے:-

كُتِبَ لَهُ فِيهِمَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ  
كَفَسَدَتَا رَجُلًا - ٢٤

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور  
موجود بھی ہوتے تو یہ دو قدرت سے برباد  
ہو گئے ہوتے۔

دیکھئے ! یہ آیت اللہ تعالیٰ کی توحید کے ثبوت میں نفس صریح ہے۔ لیکن اگر کوئی مشرک اس صریح آیت میں مشغول اور غیر متعلق کافروں پیدا کرے تو آیت کا سارا زور ٹوٹ جائیگا۔

مثلاً ہندوستان کے بت پرست جو مختلف  
معبودوں کو پوجتے ہیں۔ مدعیانِ علم غیب کی  
پہچان میں کہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ  
اللہ کے سوا اور بھی مستقل معبود ہوتے تو دنیا  
تباہ ہو جاتی۔ مگر ہمارے معبود چونکہ مستقل نہیں  
ہیں بلکہ خدا کی مخلوق ہیں۔ اس لئے دنیا تباہ  
نہیں ہوئی۔ اب مدعیانِ علم غیب ایسا کہنے والے  
کو کیا جواب دیجئے؟ جو جواب ان کو دیں وہی  
جو اب ہماری طرف سے اپنے حق میں سمجھ لیں۔

ممكن الوجود وغير ممكن الوجود، كوشا مل وحادی  
ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔

(ب) علم غیب بالعرض و علم بالامور جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور سکھانے سے حاصل ہو وہ انبیاء کا علم قرار دیا گیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو تو علم غیب بالالات اور بالاستحصال ہے۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خداوند کریم نے حسب مراتب اپنی طرف سے عطا کیا ہے۔ تاں ہمہ و تدبیر۔  
در سالہ مذکور میں

در سال مذکور میوه

**حدیث** اللہ اللہ کیسی جرات ہے اور کتنی  
بڑی ہے۔ اب خدائی علم کا ثبوت ملے جس کا  
اس آیت میں بڑی وضاحت سے ملتا ہے  
خدا کے یہ

يُكَلِّمُ مَا فِي الْبَيْتِ وَالْبَيْتِ وَمَا  
تَطْمَأَنَّ مِنْ وَاسِقَةٍ إِلَّا يُعَلِّمُهَا وَلَا  
يُجِبُ فِي ظُلُمَاتٍ الْأَرْضِ وَلَا تَطْلُبُ  
يَا رَسُّ الْإِنِّي كِتَابٌ مُبِينٌ دَبَّحُ

جنگل اور سمندر میں جو کچھ ہے خدا سب کو جانتا ہے اور جو پتہ گزرتا ہے اس کو بھی جانتا ہے اور جو خوشیاں اور تر ہے، سب اس کے علم میں ہے۔

ی مومن کا ایمان یہ شہادت دیتا ہے کہ آنحضرت  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اتنا وسیع تھا۔ ایسا  
 نبی کرنے سے پہلے خدا کا خوف دل میں رکھ کر  
 فیل پڑھ لیجئے تو بہت جلد اور آسانی سے  
 لکھ سکتا ہے۔ ارشاد ہے :-

لَوْ كُنْتُمْ أَفْقَدَ الْغِيبَ لَاسْتَكْثَرْتُمُ الْخَيْبَةَ وَمَآ فَعَسَى السَّاعَةُ دُونَ ذَلِكَ  
اَلَا تَعْلَمُونَ (اگر میں دیکھنے پر غیب جانتا ہوتا تو ہر قسم کی ہولناکی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی)

علم سے معنی نہیں ہے کہ یہ قضیہ شرطیہ  
استثنائی کو متضمن ہے اور یہ بات بھی

\_\_\_\_\_

الغزوۃ العظیم۔ قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی تمہیں کھانے لانا دکو ہے۔ قیمت ۳ روپہ۔۔۔ سیرا المجدیب



برما کا شاذ اس محاذ کے متعلق تفصیلی حالات

انجباروں میں نہیں آئے۔ مختصر یہ ہے کہ برما میں برطانیہ اور چین کی متحدہ فوجیں جاپان سے لڑ رہی ہیں۔ تازہ خبروں سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی راسہائے شان کے راستے شمالی برما میں پیش قدمی کر رہے ہیں۔ لندن کے ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ جاپانی فوجیں برما میں تین مقامات سے داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔

رائٹر کا فوجی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ جاپانیوں کے ہتھے چلے کاؤنٹ دیانے سالوں کے مغرب میں ہر نوکائی کی طرف ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ چینی فوج کے بائیں بازو پر دباؤ ڈال کر اس چینی فوج کو جو ریلوے لائن پر پھنسا کے قریب ہے پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا جائے۔ پھنسا کا شہر دریائے سیٹانگ کے کنارے لوکان کے مغرب میں واقع ہے۔ اسی ہفتے یہ اطلاع بھی آئی ہے کہ ایک محاذ پر اتحادی فوجوں نے جاپانیوں کو تین میل پیچھے دھکیل دیا اور مانڈو وغیرہ پر بیماری سے متولی نقصان ہوا ہے۔

## سرکاری اطلاع

شمال کی خفیہ فوج میدان جنگ میں سوڈن کے فوجی نامہ نگاروں کے بیان کے مطابق تازہ دم تربیت یافتہ روسی فوجیں جو طرح کے سامان جنگ سے مسلح ہیں۔ محاذ پر ان فوجوں کے دوش بدوش پہنچنا شروع ہو گئی ہیں۔ جو شدید سردیوں میں جرموں کو پسپا کرتی رہی ہیں۔ ایک اور نامہ نگار کا بیان ہے کہ مارشل ہڈونی کو ۵ مئی رسالہ فوجیں ہیا کی گئی ہیں۔ ہر ایک فوج میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار افراد رہا ہے ہیں۔ ان فوجوں کے ہر ایک آدمی کو تین تین گھنٹے دینے گئے ہیں۔ ایک سوادی کے لئے دوسرا بوقت ضرورت کام آنے کے لئے اور تیسرا سامان

اٹھانے کے لئے۔ ان گھوڑوں کو بھی جنگ کیلئے خاص طور پر سدا یا گیا ہے۔ خالو گھوڑا اور سامان اٹھانے والا گھوڑا دونوں اپنے سپاہی کے دائیں اور بائیں رہتے ہیں۔ یہ فوجی تیاریاں روس کے مشہور فوجی افسر جنرل وادیلی بیوشر کی نگرانی میں کی گئی ہیں۔ اور یہ فوجیں یورال کی پہاڑیوں میں دن رات ایک کر کے تیار کی گئی ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب شدید برہماری میں جرموں کے لئے چلنا مشکل تھا۔ جنرل بیوشر کے محاذ پر پرف پر پھیلنے والے چھوٹے چھوٹے مسلح ٹینک بنائے گئے۔ جنہوں نے جرموں کے لئے آذت بنا کر دی تھی۔ اب نئے حملوں میں گھوڑ سوار کا سک فوجیں مشینی فوجوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار کی گئی ہیں۔

## ہٹلر نے سنسر کا عہدہ بھی سنبھال لیا

روس کے محاذ پر جنگ کی نئی صورت حالات کے پیش نظر ہٹلر نے کمانڈر انچیف کے علاوہ سنسر انچیف کا عہدہ بھی سنبھال لیا ہے۔ سوڈن کے ایک نامہ نگار کا برلین سے ایک پیغام منظر ہے کہ کسی فوجی افسر کا بیان اس وقت تک اخبارات میں شائع نہیں ہو سکتا۔ اور نہ غیر ملکی اخبار نویسوں کو مل سکتا ہے۔ جب تک ہٹلر خود اس بیان کو دیکھ نہ لے۔

اپنے پیغام میں اس نے اس سلسلے میں ایک واقعہ یہ بیان کیا ہے کہ شاک ہالم میں جرمن اخبار والکسیر جیو باختر کا نامہ نگار فن لینڈ کے محاذ پر جرمن کمانڈر جنرل ڈیٹل سے انٹرویو کے لئے گیا۔ جرمن جنرل کا بیان اس نے ہایت کی مطابقت ہٹلر کو اس کے ہمید کو ارٹریں منظوری کے لئے بھیجا جہاں سے ۲۴ گھنٹوں کے بعد اسے جواب ملا کہ یہ بیان شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مودمانسک کے محاذ پر

جنرل ڈیٹل کو حال ہی میں روسی فوجوں کے ہاتھ شہید ناکامیاں ہوئی ہیں۔ سوڈن میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر غائب مودمانسک کے محاذ کو جرمن عوام کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاہتا ہے۔

## سرکاری اعلان

لاہور ۱۵ اپریل۔ بحری ملازمت کی تعلیم اور تربیت ۱۲ سال سے ۱۷ سال تک کی عمر کے لڑکوں کو دلانے کی غرض سے بھرتی کرنے کیلئے بحری ریکروٹنگ افسر می اور جون میں پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ۱۴ سے ۱۵ سال کی عمر کے لڑکوں کو ایک سال تعلیم و تربیت دی جائے گی اور اس دوران میں انہیں ۱۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی اور خود رک کے علاوہ دی جائے گی۔ اور ۱۵ سے ۱۷ سال کی عمر کے لڑکوں کو اسی طرح بندر و روپے ماہوار تنخواہ ملا کر سے گی۔ جہاز کی تربیت کے علاوہ ان کی تعلیم کا بھی بندوبست ہوگا۔ جس سے فراغت کے بعد انہیں بحری ملازمت میں لے لیا جائے گا۔

ریکروٹنگ افسروں کے دورے کا پورٹوگام حسب ذیل ہے :-

رنگ ۹ مئی - گجرات ۱۱ مئی - جہلم ۱۲ مئی - گوجران ۱۴ مئی - کپوٹہ ۱۵ مئی - مری ۱۶ مئی - تھانگ ۲۵ مئی - چکوال ۲۶ مئی - پٹوہاں خان ۲۷ مئی - کھیوڑہ ۲۸ مئی - چوہا سیدن شاہ ۲۹ مئی - ڈوال ۳۰ مئی - کلہار یکم جون - خوشاب ۵ جون - میانوالی ۶ جون - شاہ پور ۸ جون - سرگودھا ۹ جون - نارو وال ۱۰ جون - ظفر وال ۱۱ جون - اور لاہور ۱۲ جون۔

ضرورت مقرر اپنی تصنیف لکھوانے کے لئے جو خط عمر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ حکایت کریں۔ چھ۔ میلنا حاجی پور خان ملک پور۔ ضلع بلند شہر دیو پی۔

شہزاد ناصر احمد کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ تیار ہے۔ قیمت ۵ روپے۔ پتہ: لاہور۔

والدم مرحوم نماز تہجد کے بعد اگر پڑھا کرتے تھے ایک اور حدیث جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمْسِكُنَّ بُحْبَاؤِي الصَّابِرِينَ مَا لَا تَمَيُّنُ نَرَات وَلَا اَذْنُ سَمِعَتْ وَلَا تَحْطُرُ عَسَلِي قَلْبِ بَشَرٍ كَمْ مِثْلُ نَافِثَةٍ بَدْعِي لَمْ يَكُنْ يَتَّقِ اللَّهَ وَهُوَ نَفْسٍ تَارِكَةٍ رُكْبَةٍ فِي جَوْفِهَا اَمْكُوهُنَّ سَنَ وَكَيْفِي نَفْسٍ اَوْ كَافِرَةٍ اَنْ كَاذِبَةٍ نَكَبٍ نَفْسٍ سَنَا اَوْ رَجَنٍ كَاذِبٍ فِي كَبْهِ خِيَالٍ تَكَبُّ جِي نَفْسٍ اَيَا - (اللہ صبر امر تنہا)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خصلتیں لازماً جمع ہوتی ہیں مومن یعنی پیر و خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ البخل و سوء الخلق یعنی ایک تو وہ بخل نہیں ہوتا اور دوسرے یہ کہ مومن بدخلق نہیں ہوتا۔ یعنی مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ خوش خلق ہوتا ہے اور کریم النفس اور فیاض دل ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یوفی نیکہ ثلاثاً ویسکرہ نیکہ ثلاثاً فی رقی نیکہ ان تعبدہ ولا تشرکوا بہ شیئاً و ان تصوموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تغفلوا و ان تصوموا من دلائہ اللہ امرکم۔ یعنی یہ باتیں خدا کی کمال رضا مندی کا باعث ہیں اور رب العالمین ایسے بندوں پر خوش ہوتا ہے جن میں یہ خوبیاں ہوں۔ وہ یہ کہ تم خالص اللہ کی عبادت کیا کرو اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ کرو۔ یعنی خدا کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہیں کرنا چاہئے۔ جیسے بعض لوگ پیروں اور ہڈیوں کی قبروں پر جا کر سجدے کرتے اور ان سے مدد مانگتے ہیں اور ان کو نفع و نقصان کے لئے پکارتے ہیں۔ یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ مومن بندے سے یہ چیز پسند نہیں فرماتا۔ بلکہ جو شخص شرک سے بچے اور خالص

اس کی عبادت کرے اس پر راضی ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ تم سب مسلمان اکٹھے ہو کر خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں تفرقہ اور بے انصافی سے بچو سب مل کر قرآن و حدیث پر عمل کرو اور باہمی عداوت اور جھگڑوں سے بچتے رہو۔ تیسرے یہ بات خدا کی رضا مندی کا سبب ہے کہ اپنے میں سے حکمران کے خیر خواہ ہو اور ہر ایک بہتر کی بات سے اسے آگاہ کرتے رہو۔ اور جن تین باتوں پر خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے وہ یہ ہیں کہ قیل و قال و کثرة السؤال۔ و اثناء العمل۔ بہت باتیں کرنا اور کثرت سوال و کثرت فتنوں باتیں کرنے سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ بات جو ہو کام کی ہو سے دل پر کثرت فتنیں میر و در بدن مگر کثرت بات بود کثر عدل

۱۷ کثرت سوال سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ کثرة السؤال سے مراد یا تو یہ ہے کہ احکام شریعت پر بار بار اعتراض کرنا اور اعتراضات ہر بات پر سوال کرنا اور بحثیں چمٹا کر کرنا۔ یا تو مانگتے پھرنا جیسے بعض لوگوں نے اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے کہ کھاتے پیتے، خالھے مال دار ہیں، لیکن بہانے بنا بنا کر مانگتے پھرتے ہیں۔ یا یہ کہ بعض لوگ عادی سائل ہو جاتے ہیں اور در بدر مانگتے پھرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ (۳) اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اسراف اور فضول خرچی میں پیوودہ جگہوں پر متائع کر دینا خدا کی ناشکری اور اس کی ناراضگی کا باعث ہے۔ (دبائی)

خریداران کتب کو اطلاع چند پیسوں یا چند آٹوں کی کتاب شگلے والے ویلو طلب نہ کیا کریں۔ بلکہ قیمت مع معصوم غلام میں بہت ورت دیکھتے پیچیدہ کریں۔ کیونکہ ایسی حالتیں دلو کا فراح اصل قیمت سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ نیز احادیث

(بقیہ متفرقات)  
اعتراف تقصیر | احمدیہ بیچے | امیں مولانا سارودی صاحب نے مجھے تراجم علمائے حدیث کی اس تاریخی غلطی کہ "مولانا محمد قاسم نے شاہ عبدالغنی صاحب خلف جگہ اللہ سے حدیث پڑھی" پر متنبہ فرمایا ہے کہ شیخ عبدالغنی صاحب مجددی دہلوی ہیں نہ کہ شاہ عبدالغنی خلف شاہ دلی اللہ صاحب محدث دہلوی۔

میں اس فروگزاشت پر اعتراف تقصیر کرتا ہوں۔ ممدوح نے ایک مرتبہ اس سے قبل بھی بعزف و نماز احادیث اس غلطی کے ساتھ چند اور افلاط سے مطلع فرمایا تھا۔ جس پر راقم نے اپنی کتاب کے طبع ثانی کے لئے اصلاحیں کر لی تھیں مگر سفر میں بیضہ ہمارا نہ ہونے کی وجہ سے اس مرتبہ میر لغزش ہوئی۔ اسی طرح کچھ عرصہ ہوا۔ الفقیہ امر سر نے بھی اس غلطی پر معصوم شائع فرمایا تھا میں دونوں کا شکریہ ہوں۔ دابو کی امام خان (تنظیم قیام خانہ امر سر) واقعہ جی۔ ٹی۔ روڈ سترہ سال سے جاری ہے اور بفضل خداوند بدن ترقی کر رہا ہے۔ یتامی کا بیشتر حصہ در سگھوں میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور باقی دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں۔ یتامی تنظیم قیام خانہ میں اسی طرح رہتے ہیں جس طرح بچے اپنے والدین کے گھر میں رہتے ہیں۔ ان یتامی سے چندہ وغیرہ اکٹھا کرنے کا کام نہیں لیا جاتا۔ چھ اور بارہ سال کی درمیانی عمر کے بچے داخل کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب کسی قیام بچے کو قیام خانہ میں داخل کرنا چاہیں تو باقاعدہ درخواست بنام شیخ صادق صاحب بیرسٹریٹ لاہ ایم۔ ایل۔ اے پر پریڈنٹ تنظیم قیام خانہ امر سر بھیج دیں۔ راقم ۱۔ خواجہ غلام حسن بی۔ اے۔ وکیل جنرل سکرٹری تنظیم قیام خانہ امر سر۔

قیامی بندہ ہے۔ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کی روش سے دیتا ہے۔ قیامت پر درجہ تیسری۔ نیز احادیث

# متفرقات

شکر یہ بھی خواہاں | منہ بجز ذیل حضرات نے  
الحدیث کے لئے بھرید خریدار بنا کر اور اپنی بیوی  
کا ثبوت دیکر ادارہ الحدیث کو منوں کرم فرمایا  
ہے۔ اداہ ان کی اس کوشش و ہمت کا بدل  
شکور ہے۔ امید ہے دیگر حضرات بھی الحدیث  
کی وسیع اشاعت کے لئے کوشش فرماتے  
رہیں گے۔ کیونکہ آج کل بوجہ گرانی دنیا بانی کاغذ  
انجاری اخراجات پورے نہیں ہو رہے۔

اس لئے بھی خواہاں کا خصوصاً اور جملہ ناظرین  
اخبار کا عموماً عرض ہے کہ وہ کم از کم ایک ایک  
بھرید خریدار اخبار ضرور بنائیں۔

مولوی محمد یوسف صاحب۔ مولوی عبد المجید  
صاحب ۲-۲ خریدار۔ ماسٹر عطاء محمد صاحب  
و مولوی سکندر خان صاحب ایک ایک خریدار۔  
حساب دوستمال | ماہ مئی میں مندرجہ ذیل

خریداروں کی قیمت اخبار یا میعاد جہلت ختم  
ہو جائے گی۔ اگر آئندہ اخبار جاری رکھنا  
مطلوب ہو تو ہر ماہی فرما کر ۲۸ مئی تک قیمت  
پذیر لیجئے مئی آرڈر (دیس مئی آرڈر و فیچ کر کے)  
بجھیں۔ جہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی  
انکار ہو تو برقی پذیر لیجئے پوسٹ کارڈ اطلاع  
آئی چاہئے۔ دیگر یاد رہے کہ ایک ماہ سے  
زیادہ جہلت کسی حالت میں نہیں دی جائیگی  
اور میعاد و وعدہ ختم ہونے پر اخبار بند کر دیا  
جائے گا ورنہ ۲۹ مئی کو پچہ دی پی بھیجا  
جائے گا۔ ہر حسب ذیل میں :-

۱۹۵۲ - ۲۴۸۲ - ۲۴۹۰ - ۲۸۲۸  
۶۰۲۵ - ۷۲۲۵ - ۷۲۲۷ - ۷۲۲۹  
۸۲۷۱ - ۸۸۹۲ - ۹۰۲۰ - ۹۲۷۲  
۹۹۰۸ - ۱۰۱۶۰ - ۱۰۲۸۹ - ۱۰۵۵۵  
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۷۵۱

۱۱۸۷۴ - ۱۱۸۷۵ - ۱۱۸۷۷ - ۱۲۰۰۷  
۱۲۱۲۰ - ۱۲۲۹۳ - ۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۸۱  
۱۲۵۴۰ - ۱۲۵۴۱ - ۱۲۵۴۲ - ۱۲۵۴۴  
۱۲۵۵۳ - ۱۲۶۷۴ - ۱۲۶۸۳ - ۱۲۶۸۸  
۱۲۶۸۹ - ۱۲۸۱۹ - ۱۲۸۲۲ - ۱۲۸۲۴  
۱۲۸۲۷ - ۱۲۸۲۸ - ۱۲۸۲۹ - ۱۲۸۲۹  
۱۲۹۲۵ - ۱۲۹۲۷ - ۱۲۹۲۸ - ۱۲۹۲۹  
۱۲۹۳۰ - ۱۲۹۳۱ - ۱۲۹۳۲ - ۱۲۹۳۳  
۱۲۹۳۴ - ۱۲۹۳۵ - ۱۲۹۳۶ - ۱۲۹۳۷  
۱۲۹۳۸ - ۱۲۹۳۹ - ۱۲۹۴۰ - ۱۲۹۴۱  
۱۲۹۴۲ - ۱۲۹۴۳ - ۱۲۹۴۴ - ۱۲۹۴۵  
۱۲۹۴۶ - ۱۲۹۴۷ - ۱۲۹۴۸ - ۱۲۹۴۹  
۱۲۹۵۰ - ۱۲۹۵۱ - ۱۲۹۵۲ - ۱۲۹۵۳  
۱۲۹۵۴ - ۱۲۹۵۵ - ۱۲۹۵۶ - ۱۲۹۵۷  
۱۲۹۵۸ - ۱۲۹۵۹ - ۱۲۹۶۰ - ۱۲۹۶۱  
۱۲۹۶۲ - ۱۲۹۶۳ - ۱۲۹۶۴ - ۱۲۹۶۵  
۱۲۹۶۶ - ۱۲۹۶۷ - ۱۲۹۶۸ - ۱۲۹۶۹  
۱۲۹۷۰ - ۱۲۹۷۱ - ۱۲۹۷۲ - ۱۲۹۷۳  
۱۲۹۷۴ - ۱۲۹۷۵ - ۱۲۹۷۶ - ۱۲۹۷۷  
۱۲۹۷۸ - ۱۲۹۷۹ - ۱۲۹۸۰ - ۱۲۹۸۱  
۱۲۹۸۲ - ۱۲۹۸۳ - ۱۲۹۸۴ - ۱۲۹۸۵  
۱۲۹۸۶ - ۱۲۹۸۷ - ۱۲۹۸۸ - ۱۲۹۸۹  
۱۲۹۹۰ - ۱۲۹۹۱ - ۱۲۹۹۲ - ۱۲۹۹۳  
۱۲۹۹۴ - ۱۲۹۹۵ - ۱۲۹۹۶ - ۱۲۹۹۷  
۱۲۹۹۸ - ۱۲۹۹۹ - ۱۳۰۰۰ - ۱۳۰۰۱  
۱۳۰۰۲ - ۱۳۰۰۳ - ۱۳۰۰۴ - ۱۳۰۰۵  
۱۳۰۰۶ - ۱۳۰۰۷ - ۱۳۰۰۸ - ۱۳۰۰۹  
۱۳۰۱۰ - ۱۳۰۱۱ - ۱۳۰۱۲ - ۱۳۰۱۳  
۱۳۰۱۴ - ۱۳۰۱۵ - ۱۳۰۱۶ - ۱۳۰۱۷  
۱۳۰۱۸ - ۱۳۰۱۹ - ۱۳۰۲۰ - ۱۳۰۲۱  
۱۳۰۲۲ - ۱۳۰۲۳ - ۱۳۰۲۴ - ۱۳۰۲۵  
۱۳۰۲۶ - ۱۳۰۲۷ - ۱۳۰۲۸ - ۱۳۰۲۹  
۱۳۰۳۰ - ۱۳۰۳۱ - ۱۳۰۳۲ - ۱۳۰۳۳  
۱۳۰۳۴ - ۱۳۰۳۵ - ۱۳۰۳۶ - ۱۳۰۳۷  
۱۳۰۳۸ - ۱۳۰۳۹ - ۱۳۰۴۰ - ۱۳۰۴۱  
۱۳۰۴۲ - ۱۳۰۴۳ - ۱۳۰۴۴ - ۱۳۰۴۵  
۱۳۰۴۶ - ۱۳۰۴۷ - ۱۳۰۴۸ - ۱۳۰۴۹  
۱۳۰۵۰ - ۱۳۰۵۱ - ۱۳۰۵۲ - ۱۳۰۵۳  
۱۳۰۵۴ - ۱۳۰۵۵ - ۱۳۰۵۶ - ۱۳۰۵۷  
۱۳۰۵۸ - ۱۳۰۵۹ - ۱۳۰۶۰ - ۱۳۰۶۱  
۱۳۰۶۲ - ۱۳۰۶۳ - ۱۳۰۶۴ - ۱۳۰۶۵  
۱۳۰۶۶ - ۱۳۰۶۷ - ۱۳۰۶۸ - ۱۳۰۶۹  
۱۳۰۷۰ - ۱۳۰۷۱ - ۱۳۰۷۲ - ۱۳۰۷۳  
۱۳۰۷۴ - ۱۳۰۷۵ - ۱۳۰۷۶ - ۱۳۰۷۷  
۱۳۰۷۸ - ۱۳۰۷۹ - ۱۳۰۸۰ - ۱۳۰۸۱  
۱۳۰۸۲ - ۱۳۰۸۳ - ۱۳۰۸۴ - ۱۳۰۸۵  
۱۳۰۸۶ - ۱۳۰۸۷ - ۱۳۰۸۸ - ۱۳۰۸۹  
۱۳۰۹۰ - ۱۳۰۹۱ - ۱۳۰۹۲ - ۱۳۰۹۳  
۱۳۰۹۴ - ۱۳۰۹۵ - ۱۳۰۹۶ - ۱۳۰۹۷  
۱۳۰۹۸ - ۱۳۰۹۹ - ۱۳۱۰۰ - ۱۳۱۰۱  
۱۳۱۰۲ - ۱۳۱۰۳ - ۱۳۱۰۴ - ۱۳۱۰۵  
۱۳۱۰۶ - ۱۳۱۰۷ - ۱۳۱۰۸ - ۱۳۱۰۹  
۱۳۱۱۰ - ۱۳۱۱۱ - ۱۳۱۱۲ - ۱۳۱۱۳  
۱۳۱۱۴ - ۱۳۱۱۵ - ۱۳۱۱۶ - ۱۳۱۱۷  
۱۳۱۱۸ - ۱۳۱۱۹ - ۱۳۱۲۰ - ۱۳۱۲۱  
۱۳۱۲۲ - ۱۳۱۲۳ - ۱۳۱۲۴ - ۱۳۱۲۵  
۱۳۱۲۶ - ۱۳۱۲۷ - ۱۳۱۲۸ - ۱۳۱۲۹  
۱۳۱۳۰ - ۱۳۱۳۱ - ۱۳۱۳۲ - ۱۳۱۳۳  
۱۳۱۳۴ - ۱۳۱۳۵ - ۱۳۱۳۶ - ۱۳۱۳۷  
۱۳۱۳۸ - ۱۳۱۳۹ - ۱۳۱۴۰ - ۱۳۱۴۱  
۱۳۱۴۲ - ۱۳۱۴۳ - ۱۳۱۴۴ - ۱۳۱۴۵  
۱۳۱۴۶ - ۱۳۱۴۷ - ۱۳۱۴۸ - ۱۳۱۴۹  
۱۳۱۵۰ - ۱۳۱۵۱ - ۱۳۱۵۲ - ۱۳۱۵۳  
۱۳۱۵۴ - ۱۳۱۵۵ - ۱۳۱۵۶ - ۱۳۱۵۷  
۱۳۱۵۸ - ۱۳۱۵۹ - ۱۳۱۶۰ - ۱۳۱۶۱  
۱۳۱۶۲ - ۱۳۱۶۳ - ۱۳۱۶۴ - ۱۳۱۶۵  
۱۳۱۶۶ - ۱۳۱۶۷ - ۱۳۱۶۸ - ۱۳۱۶۹  
۱۳۱۷۰ - ۱۳۱۷۱ - ۱۳۱۷۲ - ۱۳۱۷۳  
۱۳۱۷۴ - ۱۳۱۷۵ - ۱۳۱۷۶ - ۱۳۱۷۷  
۱۳۱۷۸ - ۱۳۱۷۹ - ۱۳۱۸۰ - ۱۳۱۸۱  
۱۳۱۸۲ - ۱۳۱۸۳ - ۱۳۱۸۴ - ۱۳۱۸۵  
۱۳۱۸۶ - ۱۳۱۸۷ - ۱۳۱۸۸ - ۱۳۱۸۹  
۱۳۱۹۰ - ۱۳۱۹۱ - ۱۳۱۹۲ - ۱۳۱۹۳  
۱۳۱۹۴ - ۱۳۱۹۵ - ۱۳۱۹۶ - ۱۳۱۹۷  
۱۳۱۹۸ - ۱۳۱۹۹ - ۱۳۲۰۰ - ۱۳۲۰۱  
۱۳۲۰۲ - ۱۳۲۰۳ - ۱۳۲۰۴ - ۱۳۲۰۵  
۱۳۲۰۶ - ۱۳۲۰۷ - ۱۳۲۰۸ - ۱۳۲۰۹  
۱۳۲۱۰ - ۱۳۲۱۱ - ۱۳۲۱۲ - ۱۳۲۱۳  
۱۳۲۱۴ - ۱۳۲۱۵ - ۱۳۲۱۶ - ۱۳۲۱۷  
۱۳۲۱۸ - ۱۳۲۱۹ - ۱۳۲۲۰ - ۱۳۲۲۱  
۱۳۲۲۲ - ۱۳۲۲۳ - ۱۳۲۲۴ - ۱۳۲۲۵  
۱۳۲۲۶ - ۱۳۲۲۷ - ۱۳۲۲۸ - ۱۳۲۲۹  
۱۳۲۳۰ - ۱۳۲۳۱ - ۱۳۲۳۲ - ۱۳۲۳۳  
۱۳۲۳۴ - ۱۳۲۳۵ - ۱۳۲۳۶ - ۱۳۲۳۷  
۱۳۲۳۸ - ۱۳۲۳۹ - ۱۳۲۴۰ - ۱۳۲۴۱  
۱۳۲۴۲ - ۱۳۲۴۳ - ۱۳۲۴۴ - ۱۳۲۴۵  
۱۳۲۴۶ - ۱۳۲۴۷ - ۱۳۲۴۸ - ۱۳۲۴۹  
۱۳۲۵۰ - ۱۳۲۵۱ - ۱۳۲۵۲ - ۱۳۲۵۳  
۱۳۲۵۴ - ۱۳۲۵۵ - ۱۳۲۵۶ - ۱۳۲۵۷  
۱۳۲۵۸ - ۱۳۲۵۹ - ۱۳۲۶۰ - ۱۳۲۶۱  
۱۳۲۶۲ - ۱۳۲۶۳ - ۱۳۲۶۴ - ۱۳۲۶۵  
۱۳۲۶۶ - ۱۳۲۶۷ - ۱۳۲۶۸ - ۱۳۲۶۹  
۱۳۲۷۰ - ۱۳۲۷۱ - ۱۳۲۷۲ - ۱۳۲۷۳  
۱۳۲۷۴ - ۱۳۲۷۵ - ۱۳۲۷۶ - ۱۳۲۷۷  
۱۳۲۷۸ - ۱۳۲۷۹ - ۱۳۲۸۰ - ۱۳۲۸۱  
۱۳۲۸۲ - ۱۳۲۸۳ - ۱۳۲۸۴ - ۱۳۲۸۵  
۱۳۲۸۶ - ۱۳۲۸۷ - ۱۳۲۸۸ - ۱۳۲۸۹  
۱۳۲۹۰ - ۱۳۲۹۱ - ۱۳۲۹۲ - ۱۳۲۹۳  
۱۳۲۹۴ - ۱۳۲۹۵ - ۱۳۲۹۶ - ۱۳۲۹۷  
۱۳۲۹۸ - ۱۳۲۹۹ - ۱۳۳۰۰ - ۱۳۳۰۱  
۱۳۳۰۲ - ۱۳۳۰۳ - ۱۳۳۰۴ - ۱۳۳۰۵  
۱۳۳۰۶ - ۱۳۳۰۷ - ۱۳۳۰۸ - ۱۳۳۰۹  
۱۳۳۱۰ - ۱۳۳۱۱ - ۱۳۳۱۲ - ۱۳۳۱۳  
۱۳۳۱۴ - ۱۳۳۱۵ - ۱۳۳۱۶ - ۱۳۳۱۷  
۱۳۳۱۸ - ۱۳۳۱۹ - ۱۳۳۲۰ - ۱۳۳۲۱  
۱۳۳۲۲ - ۱۳۳۲۳ - ۱۳۳۲۴ - ۱۳۳۲۵  
۱۳۳۲۶ - ۱۳۳۲۷ - ۱۳۳۲۸ - ۱۳۳۲۹  
۱۳۳۳۰ - ۱۳۳۳۱ - ۱۳۳۳۲ - ۱۳۳۳۳  
۱۳۳۳۴ - ۱۳۳۳۵ - ۱۳۳۳۶ - ۱۳۳۳۷  
۱۳۳۳۸ - ۱۳۳۳۹ - ۱۳۳۴۰ - ۱۳۳۴۱  
۱۳۳۴۲ - ۱۳۳۴۳ - ۱۳۳۴۴ - ۱۳۳۴۵  
۱۳۳۴۶ - ۱۳۳۴۷ - ۱۳۳۴۸ - ۱۳۳۴۹  
۱۳۳۵۰ - ۱۳۳۵۱ - ۱۳۳۵۲ - ۱۳۳۵۳  
۱۳۳۵۴ - ۱۳۳۵۵ - ۱۳۳۵۶ - ۱۳۳۵۷  
۱۳۳۵۸ - ۱۳۳۵۹ - ۱۳۳۶۰ - ۱۳۳۶۱  
۱۳۳۶۲ - ۱۳۳۶۳ - ۱۳۳۶۴ - ۱۳۳۶۵  
۱۳۳۶۶ - ۱۳۳۶۷ - ۱۳۳۶۸ - ۱۳۳۶۹  
۱۳۳۷۰ - ۱۳۳۷۱ - ۱۳۳۷۲ - ۱۳۳۷۳  
۱۳۳۷۴ - ۱۳۳۷۵ - ۱۳۳۷۶ - ۱۳۳۷۷  
۱۳۳۷۸ - ۱۳۳۷۹ - ۱۳۳۸۰ - ۱۳۳۸۱  
۱۳۳۸۲ - ۱۳۳۸۳ - ۱۳۳۸۴ - ۱۳۳۸۵  
۱۳۳۸۶ - ۱۳۳۸۷ - ۱۳۳۸۸ - ۱۳۳۸۹  
۱۳۳۹۰ - ۱۳۳۹۱ - ۱۳۳۹۲ - ۱۳۳۹۳  
۱۳۳۹۴ - ۱۳۳۹۵ - ۱۳۳۹۶ - ۱۳۳۹۷  
۱۳۳۹۸ - ۱۳۳۹۹ - ۱۳۴۰۰ - ۱۳۴۰۱  
۱۳۴۰۲ - ۱۳۴۰۳ - ۱۳۴۰۴ - ۱۳۴۰۵  
۱۳۴۰۶ - ۱۳۴۰۷ - ۱۳۴۰۸ - ۱۳۴۰۹  
۱۳۴۱۰ - ۱۳۴۱۱ - ۱۳۴۱۲ - ۱۳۴۱۳  
۱۳۴۱۴ - ۱۳۴۱۵ - ۱۳۴۱۶ - ۱۳۴۱۷  
۱۳۴۱۸ - ۱۳۴۱۹ - ۱۳۴۲۰ - ۱۳۴۲۱  
۱۳۴۲۲ - ۱۳۴۲۳ - ۱۳۴۲۴ - ۱۳۴۲۵  
۱۳۴۲۶ - ۱۳۴۲۷ - ۱۳۴۲۸ - ۱۳۴۲۹  
۱۳۴۳۰ - ۱۳۴۳۱ - ۱۳۴۳۲ - ۱۳۴۳۳  
۱۳۴۳۴ - ۱۳۴۳۵ - ۱۳۴۳۶ - ۱۳۴۳۷  
۱۳۴۳۸ - ۱۳۴۳۹ - ۱۳۴۴۰ - ۱۳۴۴۱  
۱۳۴۴۲ - ۱۳۴۴۳ - ۱۳۴۴۴ - ۱۳۴۴۵  
۱۳۴۴۶ - ۱۳۴۴۷ - ۱۳۴۴۸ - ۱۳۴۴۹  
۱۳۴۵۰ - ۱۳۴۵۱ - ۱۳۴۵۲ - ۱۳۴۵۳  
۱۳۴۵۴ - ۱۳۴۵۵ - ۱۳۴۵۶ - ۱۳۴۵۷  
۱۳۴۵۸ - ۱۳۴۵۹ - ۱۳۴۶۰ - ۱۳۴۶۱  
۱۳۴۶۲ - ۱۳۴۶۳ - ۱۳۴۶۴ - ۱۳۴۶۵  
۱۳۴۶۶ - ۱۳۴۶۷ - ۱۳۴۶۸ - ۱۳۴۶۹  
۱۳۴۷۰ - ۱۳۴۷۱ - ۱۳۴۷۲ - ۱۳۴۷۳  
۱۳۴۷۴ - ۱۳۴۷۵ - ۱۳۴۷۶ - ۱۳۴۷۷  
۱۳۴۷۸ - ۱۳۴۷۹ - ۱۳۴۸۰ - ۱۳۴۸۱  
۱۳۴۸۲ - ۱۳۴۸۳ - ۱۳۴۸۴ - ۱۳۴۸۵  
۱۳۴۸۶ - ۱۳۴۸۷ - ۱۳۴۸۸ - ۱۳۴۸۹  
۱۳۴۹۰ - ۱۳۴۹۱ - ۱۳۴۹۲ - ۱۳۴۹۳  
۱۳۴۹۴ - ۱۳۴۹۵ - ۱۳۴۹۶ - ۱۳۴۹۷  
۱۳۴۹۸ - ۱۳۴۹۹ - ۱۳۵۰۰ - ۱۳۵۰۱  
۱۳۵۰۲ - ۱۳۵۰۳ - ۱۳۵۰۴ - ۱۳۵۰۵  
۱۳۵۰۶ - ۱۳۵۰۷ - ۱۳۵۰۸ - ۱۳۵۰۹  
۱۳۵۱۰ - ۱۳۵۱۱ - ۱۳۵۱۲ - ۱۳۵۱۳  
۱۳۵۱۴ - ۱۳۵۱۵ - ۱۳۵۱۶ - ۱۳۵۱۷  
۱۳۵۱۸ - ۱۳۵۱۹ - ۱۳۵۲۰ - ۱۳۵۲۱  
۱۳۵۲۲ - ۱۳۵۲۳ - ۱۳۵۲۴ - ۱۳۵۲۵  
۱۳۵۲۶ - ۱۳۵۲۷ - ۱۳۵۲۸ - ۱۳۵۲۹  
۱۳۵۳۰ - ۱۳۵۳۱ - ۱۳۵۳۲ - ۱۳۵۳۳  
۱۳۵۳۴ - ۱۳۵۳۵ - ۱۳۵۳۶ - ۱۳۵۳۷  
۱۳۵۳۸ - ۱۳۵۳۹ - ۱۳۵۴۰ - ۱۳۵۴۱  
۱۳۵۴۲ - ۱۳۵۴۳ - ۱۳۵۴۴ - ۱۳۵۴۵  
۱۳۵۴۶ - ۱۳۵۴۷ - ۱۳۵۴۸ - ۱۳۵۴۹  
۱۳۵۵۰ - ۱۳۵۵۱ - ۱۳۵۵۲ - ۱۳۵۵۳  
۱۳۵۵۴ - ۱۳۵۵۵ - ۱۳۵۵۶ - ۱۳۵۵۷  
۱۳۵۵۸ - ۱۳۵۵۹ - ۱۳۵۶۰ - ۱۳۵۶۱  
۱۳۵۶۲ - ۱۳۵۶۳ - ۱۳۵۶۴ - ۱۳۵۶۵  
۱۳۵۶۶ - ۱۳۵۶۷ - ۱۳۵۶۸ - ۱۳۵۶۹  
۱۳۵۷۰ - ۱۳۵۷۱ - ۱۳۵۷۲ - ۱۳۵۷۳  
۱۳۵۷۴ - ۱۳۵۷۵ - ۱۳۵۷۶ - ۱۳۵۷۷  
۱۳۵۷۸ - ۱۳۵۷۹ - ۱۳۵۸۰ - ۱۳۵۸۱  
۱۳۵۸۲ - ۱۳۵۸۳ - ۱۳۵۸۴ - ۱۳۵۸۵  
۱۳۵۸۶ - ۱۳۵۸۷ - ۱۳۵۸۸ - ۱۳۵۸۹  
۱۳۵۹۰ - ۱۳۵۹۱ - ۱۳۵۹۲ - ۱۳۵۹۳  
۱۳۵۹۴ - ۱۳۵۹۵ - ۱۳۵۹۶ - ۱۳۵۹۷  
۱۳۵۹۸ - ۱۳۵۹۹ - ۱۳۶۰۰ - ۱۳۶۰۱  
۱۳۶۰۲ - ۱۳۶۰۳ - ۱۳۶۰۴ - ۱۳۶۰۵  
۱۳۶۰۶ - ۱۳۶۰۷ - ۱۳۶۰۸ - ۱۳۶۰۹  
۱۳۶۱۰ - ۱۳۶۱۱ - ۱۳۶۱۲ - ۱۳۶۱۳  
۱۳۶۱۴ - ۱۳۶۱۵ - ۱۳۶۱۶ - ۱۳۶۱۷  
۱۳۶۱۸ - ۱۳۶۱۹ - ۱۳۶۲۰ - ۱۳۶۲۱  
۱۳۶۲۲ - ۱۳۶۲۳ - ۱۳۶۲۴ - ۱۳۶۲۵  
۱۳۶۲۶ - ۱۳۶۲۷ - ۱۳۶۲۸ - ۱۳۶۲۹  
۱۳۶۳۰ - ۱۳۶۳۱ - ۱۳۶۳۲ - ۱۳۶۳۳  
۱۳۶۳۴ - ۱۳۶۳۵ - ۱۳۶۳۶ - ۱۳۶۳۷  
۱۳۶۳۸ - ۱۳۶۳۹ - ۱۳۶۴۰ - ۱۳۶۴۱  
۱۳۶۴۲ - ۱۳۶۴۳ - ۱۳۶۴۴ - ۱۳۶۴۵  
۱۳۶۴۶ - ۱۳۶۴۷ - ۱۳۶۴۸ - ۱۳۶۴۹  
۱۳۶۵۰ - ۱۳۶۵۱ - ۱۳۶۵۲ - ۱۳۶۵۳  
۱۳۶۵۴ - ۱۳۶۵۵ - ۱۳۶۵۶ - ۱۳۶۵۷  
۱۳۶۵۸ - ۱۳۶۵۹ - ۱۳۶۶۰ - ۱۳۶۶۱  
۱۳۶۶۲ - ۱۳۶۶۳ - ۱۳۶۶۴ - ۱۳۶۶۵  
۱۳۶۶۶ - ۱۳۶۶۷ - ۱۳۶۶۸ - ۱۳۶۶۹  
۱۳۶۷۰ - ۱۳۶۷۱ - ۱۳۶۷۲ - ۱۳۶۷۳  
۱۳۶۷۴ - ۱۳۶۷۵ - ۱۳۶۷۶ - ۱۳۶۷۷  
۱۳۶۷۸ - ۱۳۶۷۹ - ۱۳۶۸۰ - ۱۳۶۸۱  
۱۳۶۸۲ - ۱۳۶۸۳ - ۱۳۶۸۴ - ۱۳۶۸۵  
۱۳۶۸۶ - ۱۳۶۸۷ - ۱۳۶۸۸ - ۱۳۶۸۹  
۱۳۶۹۰ - ۱۳۶۹۱ - ۱۳۶۹۲ - ۱۳۶۹۳  
۱۳۶۹۴ - ۱۳۶۹۵ - ۱۳۶۹۶ - ۱۳۶۹۷  
۱۳۶۹۸ - ۱۳۶۹۹ - ۱۳۷۰۰ - ۱۳۷۰۱  
۱۳۷۰۲ - ۱۳۷۰۳ - ۱۳۷۰۴ - ۱۳۷۰۵  
۱۳۷۰۶ - ۱۳۷۰۷ - ۱۳۷۰۸ - ۱۳۷۰۹  
۱۳۷۱۰ - ۱۳۷۱۱ - ۱۳۷۱۲ - ۱۳۷۱۳  
۱۳۷۱۴ - ۱۳۷۱۵ - ۱۳۷۱۶ - ۱۳۷۱۷  
۱۳۷۱۸ - ۱۳۷۱۹ - ۱۳۷۲۰ - ۱۳۷۲۱  
۱۳۷۲۲ - ۱۳۷۲۳ - ۱۳۷۲۴ - ۱۳۷۲۵  
۱۳۷۲۶ - ۱۳۷۲۷ - ۱۳۷۲۸ - ۱۳۷۲۹  
۱۳۷۳۰ - ۱۳۷۳۱ - ۱۳۷۳۲ - ۱۳۷۳۳  
۱۳۷۳۴ - ۱۳۷۳۵ - ۱۳۷۳۶ - ۱۳۷۳۷  
۱۳۷۳۸ - ۱۳۷۳۹ - ۱۳۷۴۰ - ۱۳۷۴۱  
۱۳۷۴۲ - ۱۳۷۴۳ - ۱۳۷۴۴ - ۱۳۷۴۵  
۱۳۷۴۶ - ۱۳۷۴۷ - ۱۳۷۴۸ - ۱۳۷۴۹  
۱۳۷۵۰ - ۱۳۷۵۱ - ۱۳۷۵۲ - ۱۳۷۵۳  
۱۳۷۵۴ - ۱۳۷۵۵ - ۱۳۷۵۶ - ۱۳۷۵۷  
۱۳۷۵۸ - ۱۳۷۵۹ - ۱۳۷۶۰ - ۱۳۷۶۱  
۱۳۷۶۲ - ۱۳۷۶۳ - ۱۳۷۶۴ - ۱۳۷۶۵  
۱۳۷۶۶ - ۱۳۷۶۷ - ۱۳۷۶۸ - ۱۳۷۶۹  
۱۳۷۷۰ - ۱۳۷۷۱ - ۱۳۷۷۲ - ۱۳۷۷۳  
۱۳۷۷۴ - ۱۳۷۷۵ - ۱۳۷۷۶ - ۱۳۷۷۷  
۱۳۷۷۸ - ۱۳۷۷۹ - ۱۳۷۸۰ - ۱۳۷۸۱  
۱۳۷۸۲ - ۱۳۷۸۳ - ۱۳۷۸۴ - ۱۳۷۸۵  
۱۳۷۸۶ - ۱۳۷۸۷ - ۱۳۷۸۸ - ۱۳۷۸۹  
۱۳۷۹۰ - ۱۳۷۹۱ - ۱۳۷۹۲ - ۱۳۷۹۳  
۱۳۷۹۴ - ۱۳۷۹۵ - ۱۳۷۹۶ - ۱۳۷۹۷  
۱۳۷۹۸ - ۱۳۷۹۹ - ۱۳۸۰۰ - ۱۳۸۰۱  
۱۳۸۰۲ - ۱۳۸۰۳ - ۱۳۸۰۴ - ۱۳۸۰۵  
۱۳۸۰۶ - ۱۳۸۰۷ - ۱۳۸۰۸ - ۱۳۸۰۹  
۱۳۸۱۰ - ۱۳۸۱۱ - ۱۳۸۱۲ - ۱۳۸۱۳  
۱۳۸۱۴ - ۱۳۸۱۵ - ۱۳۸۱۶ - ۱۳۸۱۷  
۱۳۸۱۸ - ۱۳۸۱۹ - ۱۳۸۲۰ - ۱۳۸۲۱  
۱۳۸۲۲ - ۱۳۸۲۳ - ۱۳۸۲۴ - ۱۳۸۲۵  
۱۳۸۲۶ - ۱۳۸۲۷ - ۱۳۸۲۸ - ۱۳۸۲۹  
۱۳۸۳۰ - ۱۳۸۳۱ - ۱۳۸۳۲ - ۱۳۸۳۳  
۱۳۸۳۴ - ۱۳۸۳۵ - ۱۳۸۳۶ - ۱۳۸۳۷  
۱۳۸۳۸ - ۱۳۸۳۹ - ۱۳۸۴۰ - ۱۳۸۴۱  
۱۳۸۴۲ - ۱۳۸۴۳ - ۱۳۸







مجموعہ فیضیہ اسلامیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
(۲) ان کی عموماً اہم جماعت، اہل حق کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔  
(۳) گورنٹ اور ملازموں کے باہمی تعلقات و تہذیب و اخلاق پر توجہ دینا۔  
(۴) قواعد و ضوابط قیمت پر حال پہنچانی چاہئے۔  
(۵) جواب دہیت جو ابی کامیڈ یا لکٹ آنا چاہئے۔  
(۶) مضامین مرسلہ بشرط پند مکتوبہ دینے ہونگے۔  
(۷) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
(۸) ہرگز نہ ڈاک اور خطوط واپس نہ ہونگے۔

۲۲۔ بیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۴۲ء

## فہرست مضامین

نظم (رقی غزل) - - - - -  
 انتخاب الاخبار - - - - -  
 مسیحیت اور راہ نجات - - - - -  
 اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں - - - - -  
 مرد صاحب قادیانی کی روش پران کا - - - - -  
 ایک مرید - (قادیانی مشن) - - - - -  
 مقصدین حضرات کا جدید طریق تصنیف - - - - -  
 تادمہ - - - - -  
 مختصرات - - - - -  
 مکرر - - - - -  
 اختبارات - - - - -  
 علم خوشنویسی - قیمت ۲ روپے - - - - -

دشمنانی برقی کے لیے سالانہ ملین ڈالروں کی رقم کا مطالبہ کر رہا تھا۔ اسی لیے ان کے خلاف ایکشن لینا چاہیے۔

سیرت سید احمد شہیدؒ - یہ ایک نئی تصنیف ہے۔ حضرت سید احمد شہیدؒ رائے بریلوی کی مفصل سوانح عمری ہے۔ آپ کے خاندان میں سے مولانا ابوال

### باب الحشر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحشر من تصدق به فوجی ہے کہ جاپانی  
 ہمارے مشہور ظہر ہائے میں داخل ہو گئے ہیں۔  
 ان کے ہاتھ کے ہوائی جہازوں نے شالی برما  
 کے مشہور شہر راجشہ پر سخت بمباری کی ہے۔  
 ہی میں اس پر جاپان کا قبضہ ہوا ہے۔  
 جنگ کا سرکاری اعلان ہوا ہے۔  
 سنوئی دھپ کے شال میں جاپانی فوجوں کو  
 بھاری نقصان جان پہنچا کر پسپا کر دیا گیا ہے۔  
 فوجی میں جاپانی ہوائی ڈسے پر حملہ کر کے  
 اتحادی ہوائی جہازوں نے جاپان کے تیس ہوائی  
 جہاز تباہ کر دیئے۔

جرمن پارلیمنٹ نے جنگ کے سلسلہ میں  
 ہٹلر کو کلی اختیارات دینے سے ہیں۔ جن کی مدد سے  
 وہ پارلیمنٹ کی منظور کی بغیر جو کام تو کم سے کم  
 مفاد میں سمجھایا کر کے گا۔ اسے بڑے سے بڑے  
 جرمن افسر کو پھیر کر دینے کا حق بھی ہوگا۔  
 چین میں شالی مغربی محاذ پر جاپان کے  
 خلاف چھ ہزار سات سو چینی مسلمان افسر مختلف  
 فوجوں کی کمان کر رہے ہیں۔

برطانوی عورتیں آج کل جنگی کاموں میں  
 مردوں کا ماتہ بنا رہی ہیں۔ حکومت کی طرف سے  
 اعلان ہوا ہے کہ سولہ برس سے زیادہ برس کی  
 لڑکیوں کو جبری طور پر بھرتی کیا جائیگا۔

بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے  
 کہ مسلمانوں کے فرخہ حاجی سر محمد شاہ مارون  
 کو لاپتہ والے فوت ہو گئے۔ (غفر الله له ورحمه)

جو علی نے شکرک میں برطانیہ پر چڑھائی  
 کر کے وہاں سے لے کر اس کے رائل ایئر فورس نے  
 اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ  
 اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

دلی لایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ  
 فوجی منظر کے نظریں کا پیش کی ہوئی ہے  
 جنرلات ہے اس کے فوجی سے گاڑیوں میں  
 مزید کی کی ہے تاکہ فوجوں اور مسلمان جنگ کو  
 آسانی سے مانتے ہو جائے۔

ایک ہی ہتھکڑی کے اندر لکھے کہ قوت  
 میں جاپانی فوج کے پانچ ڈویژن تقریباً  
 ایک لاکھ سپاہی (لڑ رہے ہیں۔ بکتر بند اور شیشی  
 ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ جاپانی کوشش کر رہے  
 ہیں کہ شریعت شروع ہونے سے پہلے ہی  
 دہلی میں داخل ہوں۔ دہلی میں دو تین  
 ہتھیاروں کے ساتھ والی ہے۔

### کراچی کے لیے جواب

اپنی فوجی قوت کے لیے جواب  
 خدا تعالیٰ سب کو عطا فرمائے۔  
 (ابوالوفاء)

حکومت ہند ایک قسم کی شناختی قوت بہت  
 بڑی تعداد میں تیار کر رہی ہے جس کی قیمت  
 فی قوتی ایک آنہ ہوگی۔ ان قوتوں کے ذریعہ سے  
 ہوائی حملوں میں ہلاک ہونے والوں کی شناخت  
 آسانی سے ہو سکیگی اور ہلاک شدگان کے وارثوں  
 کو معاوضہ طلب کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔

ضلع گورداسپور پنجاب نے ستر ہزار روپے  
 کی رقم رائل ایئر فورس و برطانیہ کے ہوائی بڑے  
 کے لیے ایک جنگی جہاز خریدنے کے لیے دی ہے۔  
 گورداسپور کی سرفرت اس عہدے کے لیے بذریعہ  
 بحری تار شکر کے کا اعلان کیا گیا ہے۔

پنجاب میں زیادہ اشیائے خورد و پی اور چارہ  
 پیدا کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ اس مقصد کے

پنجاب میں کاشتکاری اور دہلی کشتوں کو  
 پنہاں کر کے کاشتکاری میں اضافہ ہو گا۔  
 پنجاب میں کاشتکاری میں اضافہ ہو گا۔  
 پنجاب میں کاشتکاری میں اضافہ ہو گا۔  
 پنجاب میں کاشتکاری میں اضافہ ہو گا۔

طیب حضرت غور فرمائیں میرے بھائی  
 کو تین چار سال سے موسم گرما میں پاؤں میں جھرن  
 جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ چلنا پھرنا دیکھ کر لیتے رہتے  
 سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ دو سال ہوئے ماہ الجہد  
 بھی کر آیا جس سے صرف ایک سال آرام رہا۔ دوا  
 پھر پہلی سی حالت ہے۔ حکیم حاجی محمد شاہ صاحب  
 روڈوی، حکیم عبدالرحمن صاحب فیل، پیر عبدالرحیم  
 صاحب نقان اور مولوی عبدالحمید صاحب خادم و  
 دیگر اطباء سے استمداد کیا مگر کوئی جواب نہ  
 مع ترکیب استعمال ارسال فرما کر ممنون خواہیں۔ نیز  
 ناظرین سے دعا ہے صحت کی درخواست ہے۔

نیازمند۔ قاضی مسعود حسین بالار ٹوکریاں امرتسر  
 حساب دوستاں (المحدثہ) یکم مئی میں

ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ تاکید ہے۔  
 عزیز قند اس از باب محمد زکریا صاحب  
 شکر گزیدہ ۶۔ سابقہ ۶۔ راز سائین علی انظر الدین  
 سے علی محمد یعقوب اللہ۔ جملہ لہجہ ہرود سائین  
 کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار المحدثہ  
 جاری کیا گیا۔ بذمہ قند اور

از خلیس احمد علیہ داخلہ وصول۔  
 انتقال پر ملال (جو صری شمس الدین ممبر  
 مجلسین کینی و صدر انجمن اہل حدیث جنگ راجہ  
 عمر علی کی فوت ہو گئے۔ مرحوم توحید دست  
 اشاعت کے بڑے شائق تھے۔ غفر۔ غفر۔ غفر۔  
 ناظرین بلدیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کا

نواب و میرزا میرزا آبادی راجہ کی قبر میں تدفین ہے۔



# احمدیہ

۲۲۔ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ

## سیمیت اور راہ نجات

۱۲۱

اس عنوان سے احمدیہ ۱۰۰۰ اپریل میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل سوال تھا کہ :-

کفارہ میں مسیح کی انسانیت کام آتی یا الوہیت یا دونوں کا مرکب ؟ الوہیت تو کفارہ جو نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ کفارہ قبول کرنے والی ہے نہ کہ خود کفارہ بننے والی۔ محض انسان ہی کفارہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انسان گنہگار ہے۔ اسی طرح مرکب پر بھی یہی حکم ہے کیونکہ اس کے دونوں اجزاء الگ الگ ناقابل کفارہ ہیں۔ (دعوت)

احمدیہ اس سوال کے جواب سے ہمارا اعلیٰ مخاطب ایسا ہی رسالہ اخوت تو خاموش رہا۔ ہر ایک اور عیسائی اخبار ذرا فشانے کے جواب پر توجہ کی ہے۔ ہم آپ کی توجہ فرمائی کے شکر گزار ہیں۔ امید ہے کہ اس طرح مسئلہ کفارہ حل ہو جائے گا۔ بھاپ کے الفاظ یہ ہیں :-

مسیح نے مسیحیت کے نام لیا جائے۔ تو یہ سوال تو حل ہو جائے۔ مسیح میں الوہیت اور انسانیت کا تعلق مصاحبت کا تھا۔ جیسے روح اور جسم میں مصاحبت کا علاقہ ہے۔ اگر

کوئی کسی شخص سے یہ کہے کہ تم من حیث الارواح کھاتے پیتے ہو یا من حیث الجسم۔ اگر یہ کہا جائے کہ من حیث الارواح تو یہ ظاہر ہے کہ روح کا تعلق پتہ نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ من حیث الجسم۔ تو بھی اس کا بطلان ثابت ہے۔ کیونکہ پتھر جو کہ محض جسم ہے جھوک پیاس سے مستغنی ہے۔ اسی طرح مرکب پر بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ اس کے دونوں اجزاء ناقابل خورد و نوش ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان کے کام روح مع الجسد کے ہوتے ہیں نہ محض جسم کے کام ہوتے ہیں نہ محض روح کے۔ پس ایسے ہی مسیح بھی من حیث الشخصیت کفارہ ہوئے۔ صلیب پر مادی جسم کھینچا گیا اور مسیح کی روح اذیتوں سے بالواسطہ متاثر ہوئی :-

دور افشاں گھر ۲۲۔ اپریل ۱۳۴۱ھ

احمدیہ یہ جواب بچہ وجود غلط ہے :- پہلی وجہ | جب نے مسیح کی ذات اور الوہیت میں مصاحبت کا تعلق بتایا ہے جو غلط ہے۔ مصاحبت کی مثال دو مسافروں کی ہے جو ایک سفر کرتے ہیں یا اہل اسلام اور عیسویں کی اصطلاح

میں دو نمازیوں کی ہے جو ساتھ مل کر نماز پڑھتے ہیں مگر اپنی اپنی نماز میں ہر ایک نماز میں مستقل ہوتا ہے۔ کسی کا فعل دوسرے پر نہ موثر ہوتا ہے نہ موقوف۔ عدم تاثر یا عدم توقف کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے اگر ایک شخص اپنی نماز کو ختم کر دے تو دوسرا شخص جاری رکھ سکتا ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ چند آدمی امرتسر سے دہلی تک باہم مصاحبت میں سفر کرتے ہیں۔ اس سفر میں کسی کو اتفاقاً کوئی ضرورت پیش آجاتی ہے تو وہ راسخستہ ہی میں اتر پڑتا ہے۔ جس سے دوسروں کا فعل رُک نہیں جاتا بلکہ جاری رہتا ہے ان مثالوں کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ روح اور جسم کا تعلق محض مصاحبت کی تم کا نہیں ہے۔ ورنہ ان دونوں کی علیحدگی کی ضرورت میں انسانی افعال ختم ہونے کی بجائے جاری رہتے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ بلکہ روح کے جسم سے پرواز کرتے ہی انسان کے سب افعال بند ہو جاتے ہیں۔

دوسری وجہ | عیسائیوں کا مسئلہ عقیدہ ہے کہ جس طرح نفس ناطقہ اور جسم مل کر ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان مل کر ایک مسیح ہے۔ جس نے ہماری نجات کے واسطے دکھ اٹھایا اور عالم ارواح میں پہلا گیا۔ پھر تیس دن مردوں میں سے اٹھا۔ دعوت عقیدہ اقصائیس مندرجہ دفاعی عظیم ملتا

احمدیہ | یہ بشارت بڑی قابل غور ہے۔ کیونکہ ایک مرکزی نقطہ پر اطلاق دیتی ہے۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ کفارہ میں کام آنے والی چیز وہ ہے جو انسانیت اور الوہیت سے مرکب ہے۔ اور اسی مرکب کا نام مسیح ہے۔ اس کی مثال میں اگر شربت بنفشہ کو پیش کیا جائے تو غالباً سمجھانے کے لئے کافی ہوگا۔ سنئے ! شربت بنفشہ مرکب ہے عمل بنفشہ اور پانی سے۔ ان دونوں جزؤں میں ترش نہیں ہے۔ اس لئے شربت بنفشہ ترش دوا کی جگہ کام نہیں دے سکتا۔ مگر پوشیا عطار یرقان کے

مرضی کو کہا ہے کہ گو غیورہ علیہ بر ایک جو دین  
ترشی نہیں ہے لیکن اس کے مرکب میں ترشی ضرور  
ہے اس لئے آپ اس کو پی لیجئے۔ پس جس طرح  
ایسے عطار کا مرض برقان کو شربت بننے کی  
ترقیب دینا غلط ہے اسی طرح عیسا یوں کا دنیا  
کو کفارہ مسیح کی طرف دعوت دینا بھی غلط ہے۔  
ہم نے اپنے سوال میں یہ بھی کہا تھا کہ منافی  
گنہگار ہونے کی وجہ سے وہ سرسہ ان دنوں تھکے  
کفارہ نہیں ہو سکتا۔

سید حبیب نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ  
"انسان کو گنہگار ہونا لازم نہیں ہے۔ بلکہ

گنہگار بشری اولاد میں ہونے سے انسان کی  
طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ جس میں گناہ کی استعداد  
ہوتی ہے۔ گنہگار انسان اسی وقت ہوتا ہے  
جبکہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ خداوند مسیح  
جو نکرہ روح القدس کی قدرت سے پیدا ہوا  
اس لئے وہ طبعی بگاڑ سے پاک تھا۔ پس  
مسیح کے کفارہ میں تقدم و تاخر زمانی کچھ  
حقیقت نہیں رکھتا۔ روزِ نشان تاریخ  
مذکور ص ۱۲۱

الحديث |۔ جواب عیسا یوں کے مسئلہ مذہبی  
عتیقہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایوب نبی کا قول  
ہے کہ۔

وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ٹھہرے  
راوب باب ۱۵: ۱۷

پس مسیح چاہے روح القدس کے اثر سے پیدا ہوا  
ہو مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک عورت  
کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ اور اسی وجہ سے

ابن مریم کہلایا۔ پس عورت سے پیدا ہونے والا  
مذکورہ فقرے کے تحت صادق نہیں ٹھہر سکتا۔  
اس لئے مسیح کا کفارہ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا  
غلاوہ اس کے انہیں سے ثابت ہے کہ مسیح  
کی جان ایسی حالت میں نکلے کہ اوہیت اس سے  
بہرہ ہو گئی تھی۔ چنانچہ وہ کہتا تھا۔

اسے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔  
دانہیل متی باب ۲۷: ۴۵

اس کے بعد اس نے چکر کر جان دی۔ دانہیل متی ۲۷: ۴۵  
اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی مصلوبیت محض انسانیت  
کی حالت میں واقع ہوئی۔ جس کی مصاحبت میں  
الوہیت نہ تھی۔ لہذا کفارہ مسیح کسی طرح صحیح  
نہیں ٹھہرتا۔ رہائی

## اہل فقه القرآن کی شکل میں

(۱۶)

آج سے پہلے اس سلسلہ مضمون کی پانچ  
قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ آج چھٹی درج ہے۔  
جنار الفقیہ کا نام نگار متضاد مدنیوں  
کے سلسلہ میں لکھتا ہے کہ۔

"عن عبد الله بن عمر قال سمعت النبي  
صلى الله عليه وسلم يقول انما الشوم  
في ثلثة في الفرس والدار والدار  
در رواۃ البخاری باب الجهاد

یعنی بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ  
میرے رسول فرماتے کہ شومیت تین چیزوں میں  
ہوتی گھوڑا عورت اور گھریں ان تینوں میں  
شومیت ہے۔

خلافت اس کا کہ عن ابن عمر قال  
قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان  
الشوم في شئ في الدار والدار  
والفرس۔ در رواۃ البخاری باب الجهاد  
یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر  
کسی چیز میں شومیت ہوتی تو ان تینوں میں  
ہوتی گھریں عورت گھوڑا۔ طرہ یہ کہ ان دونوں  
حدیثوں کا راوی بھی ایک ہی ہے۔

والفقیہ المرتزق رحمہ فروری سلسلہ  
الحديث | ان دونوں حدیثوں کا مطلب ایک  
ہی ہے۔ اختلاف نہیں ہے۔ پہلی حدیث میں حصہ

ہے۔ دوسری میں یہ حصہ مشروط ہے۔ اس لئے  
دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر شومی اور  
شومیت ہو سکتی تو صرف ان تین چیزوں میں ہوتی  
ان کے سوا چوتھی چیز میں نہ ہوتی۔ پس اس حدیث  
تشریح کے مطابق دونوں روایتوں کا مضمون صحیح  
ہو سکتا ہے۔ یعنی شرط اور حصہ دونوں چیزیں بحال  
رہ سکتی ہیں۔ اس کی مثال ہم قرآن مجید سے بہتر  
کرتے ہیں۔ ایک آیت میں آنحضرت کا منصب  
حصہ کے ساتھ یوں بتایا گیا ہے۔

فَذَكِّرْنَا لِمَا أَتَيْنَا مِنْكُمْ وَلَمْ يَسْمَعْ  
وَلَمْ يَفْعَلْ نَصِيحَتِ كَيْفَ دَسَّائِلُ اسْ  
نہیں کہ تم نصیحت کرنے والے ہو  
اس کے علاوہ دوسری جگہ یوں ارشاد ہوا ہے۔  
فَذَكِّرْنَا لِمَا أَتَيْنَا مِنْكُمْ وَلَمْ يَسْمَعْ  
وَلَمْ يَفْعَلْ نَصِيحَتِ كَيْفَ دَسَّائِلُ اسْ  
دینا۔ ع۔ ۱۲ نصیحت کیا کرو اگر نصیحت  
کار کرو ہو

"الفقیہ" کے معترض نامہ نگار کی نظر میں اگر صرف  
شرط آجانے کی وجہ سے یہ دونوں حدیثیں اعتبار سے  
ساقط ہو گئی ہیں تو وہ اپنے کسی اہل قرآن دوست  
سے پوچھے کہ اسی اصول سے کیا یہ دونوں آیتیں بلی  
ثاقب اعتبار ٹھہریں گی؟

اسی لئے ہم معترض کو شروع سے مشورہ دے  
آئے ہیں کہ وہ حدیثوں پر اعتراض کرنے سے  
پہلے مدرسہ دیوبند میں کسی قابل استاد سے  
علم حدیث پڑھ لے۔ تاکہ حیب کو یہ کہنے کا موقع نہ  
ملے۔

سخن شناس نہ دیو خطا اینجا است  
چشمہ چشمہ چشمہ چشمہ چشمہ چشمہ

کتاب التوحید۔ مولانا محمد عبد الوہاب صاحب  
مجددی کی مشہور تصنیف مع اردو ترجمہ ہے۔ صحیح توحید  
کی خوبی، شرک کی برائی، توحید گناہ وغیرہ، غیر اللہ کے  
نام پر ذبح کرنا وغیرہ کا بیان ہے۔ قابل دید ہے  
قیمت پھر ملے گا پتہ۔ نیچر دفتر الحديث المرتب

چند نکات نصاریٰ عیسا یوں کے سلسلہ پر اعتراضات کا جواب۔ نیت: نیچر دفتر الحديث المرتب



## قادیانی مشن مرزا صاحب قادیانی کی روش ان کا ایک مرید

ماہرین الحدیث آگاہ ہونگے کہ امت مرزائیہ دو جماعتوں میں مقسم ہے۔ ایک قادیانی جماعت دوسری لاہوری۔ لاہوری جماعت میں سے ایک شخص محمد شیخ غلام محمد صاحب تھے ہیں۔ جو مرزا صاحب کے روحانی فرزند ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر لاہوری جماعت نے ان کو اپنے سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اسی طرح قادیانی جماعت بھی ان سے بے تعلق ہے۔ اس لئے اب وہ مستقل اور بڑھ چکے اپنے کام میں سرگرم ہیں۔ آپ ابہام الہی تھے دعویدار ہیں بلکہ منصب ہدایت کے بھی مدعی ہیں اور اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے رسائل شائع کرتے رہتے ہیں۔ آج تک تو ان کی تحریرات کا شرح قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی طرف رہا ہے۔ مگر اب اپریل سنہ ۱۳۵۸ھ میں آپ نے جو تبلیغی رسالہ شائع کیا ہے اس میں ہندو اور عیسائی اقوام کو بھی مخاطب کیا گیا ہے آپ کے الفاظ قابلہ دید و شنید ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدا میں مرزا صاحب تنوکی کی بھی یہی روش تھی کہ آپ ہندو عیسائی اور آریہ وغیرہ غیر مسلم اقوام کو مخاطب کر کے اشتہارات و حیرہ شائع کیا کرتے تھے۔ اس روش کے ماتحت ہم شیخ صاحب کو پکا مرزائی یا بالفاظ دیگر ہندی سمجھتے ہیں۔

قادیانی جماعت مرزا صاحب کی روش کو چھوڑ کر سیاسیات میں مشغول ہو گئی ہے۔ چنانچہ ان کی زیادہ توجہ سیاسیات پر لگی رہتی ہے۔ اس لئے ہم خوش ہیں کہ شیخ صاحب

بانی جماعت ثالثہ مرزا صاحب کی راہ پر گامزن نظر آتے ہیں۔ آپ ہندو قوم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ہندو قوم کو معلوم ہے کہ ہندوستان ہی تمام ممالک میں سرور اللہ شاداب ہے اور دنیا کی تمام نعمت کی دولتیں اسی میں محفوظ رکھی گئی ہیں۔ اور اس میں صوبہ پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس میں پانچ دیواؤں اور بے شمار اہنبار سے ہندو قوم سب کی زیادہ فائدہ اٹھاتی ہے۔ پس اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلامی روحانیت کی تمام سرسبزی و شادابی اور بے شمار قیمتی خزانوں کو میرے واحد وجود میں اکٹھا اور محفوظ فرما کر ملک پنجاب میں پہنچا دیا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آزمائے کہ ہندو قوم کتنی عقلمندی اور ہشیاری سے مجھے جلد سے جلد قبول کر کے مجھ پر اپنا قدیمی کعبہ پاک آسمانی دولتوں سے لالہ مال ہو جائی ہے۔ یا پنجاب کی مسلمانوں کی اکثریت اور ہندوستان کی انگریزی حکومت کے ذریعہ کے مقابل میرے معاملہ میں وہ سمجھے وہ کراپی اکثریت و آزادی حکومت کو براہ کراپی ہے۔ کیونکہ وہ قدرت اور اس کے کاموں و جہیزین انتخاب سے بے فائدہ اور جاہلانہ مقابلہ کرنے کی عادی و مجرم ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ اگر اس نے اپنی پرانی عادت کو نہ چھوڑا تو مجھے انگریزوں کی دانشمند قوم ہی سب سے پہلے اس طرح خرید لیگی۔ جس طرح ایک مؤمن مسلمان جنت کو اپنی جان و مال کی کل قربانی سے خرید لیتا ہے۔ اگر ایسا ہی ظہور میں آیا تو جو قوم سب سے پہلے میرا خیر مقدم کرے گی میرا آسمانی روحانی غذا اس سے جو اسلامی صلح و درپہرہ کا فیصلہ کرے گا اسے سب پر مقدم رکھا جائے گا۔

میری پیاری ہندو قوم کے بزرگوں و دانشمندوں! آپ کو تمام اقوام عالم کے مقابل قدیمی ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس کے مقابل اسلام اور مسلمانوں کو سب سے آخر گذشتہ پل ۱۳۵۸ھ میں سے پیدا ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور اب آپ کے قدیمی مذہب اور اس کے عمر رسیدہ علم برداروں کا اسلام کے بالکل تازہ اور نوجوان فرزند غلام محمد کی آسمانی روحانیت سے اسی طرح مقابلہ و پیش ہے جس طرح نٹو پارک کے میدان میں دو شبنم مبارک کے دن دو نامی گڑی پہلوؤں کا مقابلہ ہوا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کثیرتری تازہ دم نوجوان کو حض فیرت توحید اور اسلام کی مفید و بہترین اور طاقت و رجحانی غذاؤں کے سبب ہندو شرک پہلوؤں پر فتح مبین عطا فرمائی۔ اور اب اس سے بھی بڑھ کر نہایت صفائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ میرے روحانی وجود میں اسلام کی توحید کو ہندو قوم کے شرک پر فتح مبین عطا فرمایا ہے۔ تم سوچ لو اور خوب غور کرو کہ اس مقابلہ میں کیسی بدمزگی ہوگی۔ جب ایک طرف ہندوستان کی قدیم قوم کے عمر رسیدہ نامی گڑی لیڈر جو میرے قدیمی تعلقات کے لحاظ سے میرے جہانی باپ ہیں۔ وہ میرے مقابل زور آزمائی کے لئے نکل کر شرمندہ ہونگے۔ کیونکہ ان کے ایسا کرنے پر اسلام کی آسمانی توحید میری روح کو سخت جوش اور غیرت دلائے گی مگر میں اپنے تازہ دم اور نوجوان وجود سے اپنے بڑے بزرگوں اور باپوں کے مقابل نکل کر انہیں خاک میں لیٹا ہوا دکھاؤں۔ اور اپنے مقابل انہیں ذلیل و خوار بنا کر حسرت و ناراضگی کی فیند سلاؤں۔ پس میں انہیں ان کی قدیمی عزت و ہر پدری تعلقات کو ملحوظ رکھ کر نہایت خلوص دل سے یہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں کشتی اڑنے کا نام تک نہ لیں۔ بلکہ

مرزا صاحب قادیانی کی روش ان کا ایک مرید

جو انہیں اس بات کے لئے کہ وہ اپنے اپنے وطن  
و لائے آئے شیطان اور اپنا خطرناک دشمن  
تخلین کریں۔ ان کے لئے بہترین صورت صرف  
یہ ہے کہ وہ مجھے اپنا ہی نور جو ان کے لئے اپنا ہی  
جسم و جان اور اپنے ہی ہندوستان کے اکھاڑے  
کا پہلوان بھی کر اپنی گرد میں بٹھالیں۔ اور مجھ  
پر لڑاؤ خوش کرتے ہوئے مجھے ہر میدان مقابلہ  
میں فیروں کے سامنے پیش کریں۔ اور میری  
عظیم شان کشی کا اپنی طرف سے انعامی ہتھیار  
دیکر میری ہتھیار آٹھنیوں سے اپنے گھروں کو  
مالا مال کریں۔ کیا مجھے ان کی ہندو قوم کا  
نزدوں۔ جس نے اسلام کے اندر پہنچ کر  
اُس کے انتہائی کمال کے انعام سے اُس کے  
تمام روحانی لواظوں کا دشمن پایا ہے۔ اور غرض  
میں اسلام کے روحانی لواظوں کے کثیر دشمن  
کی تقسیم اس کے قریبی اور مناسب حقداروں  
میں عدل و انصاف سے کرنے والا ہوں۔  
در سالہ ہندو قوم اور کانگرس کے نام ملک  
الہدیث | مرزا صاحب کی ایک تحریر مندرجہ  
ازالہ او نام کے پیش نظر بہت عرصہ سے ہیں ایک  
سوال کشمکش ہے۔ جس کو مرزا صاحب کی دونوں  
جماعتوں میں سے کسی نے آج تک حل نہیں کیا  
لیکن ہمیں امید ہے کہ شیخ صاحب اس کو حل  
کر دیں گے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ غرض ہندو  
قوم نظر نہیں آئے گی، کوئی پڑھا لکھا ہندو نہیں  
کہا جائیگا۔ مرزا صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں۔  
"غرض ہندو زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر  
اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے  
مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو  
بھی نہیں دکھائی نہیں دیگا۔ سو تم ان کے  
جو خوش سے گھبرا کر فوید مت ہو کیونکہ وہ  
اندہ ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے  
تیار کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے  
قریب آ رہے ہیں۔" (ازالہ طبع اول ص ۱۲)

الہدیث | شیخ صاحب بتائیں کہ اگر مرزا صاحب  
کی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے تو وہ کوئی ہندو قوم  
ہے جس کو آپ مخاطب کر رہے ہیں۔ اگر پیشگوئی  
پوری نہیں ہوئی تو ایسے پروردگار کو آپ چھوڑے  
کیوں نہیں؟ خیر آپ کی مرضی۔ بہر حال ہم بھی اس کا  
نتیجہ دیکھنے کے متنی ہیں۔  
یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے  
جو تو مانگیگا وہی دوں گا خدا وہ دن کرے  
(نوٹ) عجائیوں کے تعلق آپ کے خطاب کا  
ذکر آئندہ جتنے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ !

## مقلدین حضرت اکابر تصنیف

(۴۱)

(مرقوم ملک امام خان صاحب سوہروردی)  
(نام نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں)  
انظرین الہدیث اس مضمون کی پہلی تین اقساط  
الہدیث پتہ اپریل و یکم مئی میں ملاحظہ فرمائی ہوگی  
جن میں راقم مضمون نے بتایا ہے کہ حضرات  
مقلدین مذہبی تصانیف کو عوام سے روشناس  
کرتے ہوئے صرف اپنے ہم مشرب مصنفین کو نام  
کا ہی تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے مقابل اہل حق  
اصحاب قلم کا اول تو نام ہی لینا گوارا نہیں کرتے  
لیکن جہاں کہیں بادل ناخواستہ ذکر کرنا پڑتا ہے  
ہے تو ان کے نام و تصنیف کے ذکر میں ہجو بیج  
م نظر رہتی ہے۔ چنانچہ پہلی اقساط میں اس کا  
نور ظاہر کیا گیا ہے۔ آج کی قسط بھی قسط سوم  
کا تہ ہے۔ (مدد پر)  
قاضی محمد علی صاحب صدارم مصنف تاریخ  
نے نواب صاحب پر یہ الزام جو غلط فرمایا ہے کہ  
"نواب صاحب کی نگاہ میں اپنی تصنیف  
اپنے خاندان کی تصانیف اور اپنے شیخ  
الشیرازی کی تصانیف کے سوا کسی کی تصنیف  
نہیں جیتی۔" (تاریخ التفسیر ص ۱۲)

نور پروردگار اس یہ ہے کہ نواب صاحب نے  
بڑی بھلی کتابیں ۲۲۳ لکھیں۔ جن میں اکثر مزید  
صفحات پر ہیں۔ اور ہر فن پر۔ مگر اس کو کیا کیا  
جملے کہ مقلدین حضرات انہیں عامل بالہدیث  
ہونے کی یاد اس میں معاف فرمانا ہی نہیں چاہی  
مقلدین معاصرین نواب صاحب نے انہیں اولم  
نہ لینے دیا۔ اب ان کی وفات کو نصف صدی  
ہو گئی۔ اب بھی ان کی ترویج و تفضیح لازماً تعلیم  
شخصی سمجھ رکھا ہے۔ ورنہ یہی آپ (مصنف  
تاریخ التفسیر) ہیں کہ اسی فن و حدیث میں  
قواسی و ساجی بنام اربعین اعظم مرتب کر لی  
اور نصف صدی میں اکھڑے ہوئے۔ متعدد  
مقامات پر اس عظیم الشان تصنیف کا تذکرہ  
بڑے فخر و مباهات سے فرمایا جا رہا ہے۔ مثلاً  
سرورق کتاب تاریخ الہدیث و سرورق کتاب  
حنات الاخبار دونوں پر خود کہ مصنف اربعین  
اعظم، لکھا جا رہا ہے۔ اس طرح آپ نے جہاں  
ہندوستان میں جو چند تصانیف ہوئیں  
ان کے نام مجھے معلوم معلوم ہیں۔  
(تاریخ التفسیر ص ۱۲)  
کے بعد صرف علمائے دیوبند کی تصانیف قلم بند  
فرما کر اپنی اربعین بھی وہیں چکا دی ہے۔ یعنی  
اس طرح بذل الجہود و شہرت قندی۔ فتح الملہم۔  
تعلیق البصیح۔ اربعین اعظم مولف راقم السطور  
(تاریخ التفسیر ص ۱۲)  
بسمان اللہ! فن حدیث میں یہ اربعین اعظم  
لکھ کر آپ نے کس قدر کمی کی تلافی فرمادی ہے۔ اس  
پر غریب مدد یقیناً حسن کو کوستے دیتے جائے ہیں۔  
اسی طرح آپ (مصنف تاریخ التفسیر) کی  
کتاب میں اپنے والد کا ذکر خیر اور ان کی ایک  
لے مولانا شہید کو اس سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا۔ لیکن  
وہ ابھی تک نہیں چھوٹے۔ کیوں؟  
کیوں نہ پھریں ہدف ناوک یداد کہ ہم  
خود اٹھا لاتے ہیں اگر تیر خطا ہوتا ہے

نواب صاحب کی ۱۰۰ لکھیں (عظیم الشان تاریخ الہدیث) - قسط ۳ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰



## فتاویٰ

مس ۸۵۰ { کہا جاتا ہے کہ مرزا چیرت دہلوی مرحوم اہل حدیث تھے۔  
ملاحظہ ہو محمدی ۱۵۰۰ اپریل مسئلہ کے قرآن شریف کے اشتہار میں۔ لیکن  
صاحب موصوف نے اپنے ترجمہ بخاری صرف اردو میں جا بجا مسائل اہل حدیث  
کے خلاف ٹوٹ لٹائے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟ ایک نوچاڑا لہجہ میں  
ج ۸۵۱ { مرزا چیرت آزاد خیال تھے۔ علوم عربیہ دینیہ و تفسیر حدیث  
نعم میں جہارت تامہ نہیں رکھتے تھے۔ تراجم اپنے غلاموں سے کراتے  
تھے۔ جس مذہب کا کوئی مترجم ہوتا اپنے مذہب کے مطابق ترجمہ کر دیتا۔  
ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا ترجمہ قرآن بھی دوسرے علماء دہلوی محمد ابوبھی صاحب  
شاہ جہانپوری وغیرہ کا کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ترجمہ قرآن جو مولوی مقبول  
شعبہ کے نام پر چھپا ہے بقول سابق نواب صاحب رام پور وہ بھی ان کا  
کیا ہوا نہیں ہے اور علماء کا کیا ہوا ہے۔ ایسے واقعات میں نادانوں  
سے حقیقت خفی رہ جاتی ہے۔ بہر حال مسئلہ نازک کسوف و خسوف وہی ہے  
جو احادیث بخاری وغیرہ میں آیا ہے۔ ایک رکعت میں دو رکوع ہوتے  
تھے۔ اللہ اعلم !

مس ۸۵۲ { مولنا وجد الزماں صاحب مترجم صحاح ستہ بخاری شریف  
میں سارے موتی کے قائل ہیں اور حافظ سیوطی کے رسالہ سے استدلال  
کرتے ہیں۔ سارے موتی نہ ماننا گویا ان احادیث کی تردید کرنا ہے۔ لہذا اس  
مسئلہ پر جواب شافی عنایت ہو۔ (مسائل مذکور)

ج ۸۵۳ { سماع موتی بطور موازن و حدیث و اقوال سلف صالحین  
منفی ہے۔ جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے وہ اپنی ذاتی رائے سے کہتا ہے  
جو دوسرے پر حجت نہیں ہے۔ مشابہہ بڑی دیں ہے۔ میت کو دیکھ لیں۔ کیا  
میں کسی قسم کی قوت پاتی ہے حرکت کی، بولنے کی یا سوچنے کی یا دیکھنے کی  
جب ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے تو سماعت کہاں رہ گئی۔ ان سب قوتوں  
کا تعلق روح سے ہے۔ جب جسم میں روح نہیں ہے تو باقی کیا رہا؟

مس ۸۵۴ { ابو داؤد میں جو زہر ناف حدیث ہے اسکے متعلق اہل نقد کہتے  
ہیں یہ ترجمہ مولنا وجد الزماں کا ہے اس لئے انہوں نے فائدہ کا نوٹ لکھ کر  
ضعیف ثابت کی ہے، اگر کوئی خفی نہ کہتا تو یہ نہ لکھتا۔ اس کا کیا جواب ہے؟  
(مسائل مذکور)

ج ۸۵۵ { اہل نقد کا ایسا اعتراض کرنا درست نہیں۔ خود تخریج ہدایہ  
والے نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ مرقہ ابو داؤد میں یہ حدیث  
نہیں ملتی۔  
نوٹ ۱۔ سائلین فی سوال کم از کم ایک آئمہ کا حکم غریب کیلئے بھی کریں۔

## مستفادات

گرائی کا فائدہ { بلکہ گمبائی دن بدن ترقی پذیر ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ خداوند  
تعالیٰ اس ناگہانی خط کو جلد رفع کرے۔

تخطی گندم { گرائی کا فائدہ علاوہ عام گرائی گندم کی ہے۔ اس موسم میں  
بفصد کھالی جتنی پیداوار ہوئی اس کے پیش نظر امید مٹی کہ گندم دور دراز  
من بے گی۔ مگر ناظرین سن کر حیران ہونگے کہ حکومت کی طرف سے گندم کا نرخ  
قریباً پونے پھر دوپے فی من مقرر کر دیا گیا ہے۔

تعجب { اس بات کا ہے کہ حکومت جس چیز کا نرخ مقرر کرتی ہے اسکی گرائی  
نہیں کرتی۔ اس لئے پبلک یہ کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ حکومت اپنا  
کنٹرول ہٹا لے۔

انجمن اہل حدیث تصویر { کاسالانہ جلسہ ۸۵۰-۹۰۱ مئی کو ہونا قرار  
پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے علماء کرام و واعظان خوش بیان تقریریں فرمائیں گے  
ضرورت رشتہ { بنایت نیک و صالح رشتہ رذیقہ حیات کی ضرورت  
ہے۔ عقیدہ اہل حدیث ہونا لازمی ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ تہ ذیل پر  
مفصل خط و کتابت کریں۔ ۱۔ تہ۔ ایس۔ ایم۔ حسن۔ جی۔ ٹی روڈ دہلی نیا بازار

مضامین آمدہ { از محمد خان غونڈل۔ از مولوی محمد ایوب۔ ماسٹر عبدالرحیم و نظم  
مزم توحید { پر بڑا لباس سلسلہ جاری رہا۔ اس آواز کی قبولیت تو بظرف  
ہوئی، جس بھی بعض مقامات میں شروع ہوا مگر ترقی نہ ہوئی۔ حالانکہ  
اہل شرک، دن بدن ترقی پر ہیں۔ تو کیا اہل توحید اس طرح خاموش رہ کر  
اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ (دقابل غور ہے)

تبلیغی جنوری { مولنا سیالکوٹی کی تبلیغی جنوری آپ کی تحوّل ناگوں مصروفیتوں  
کی وجہ سے شائع نہیں ہوئی۔ جن اصحاب نے دفتر الحمد میں جنوری  
کے لئے ٹکٹیں بھیجیں وہ چاہیں تو ٹکٹیں واپس منگوا لیں اور چاہیں تو  
مولنا موصوف کی کوئی اور تصنیف طلب کر لیں۔ ٹکٹیں واپس منگوانے  
کی صورت میں لٹائے کی قیمت وضع نہیں کی جائے گی۔

نوٹ ۱۔ ایک چھٹانگ وزن تک پکیٹ کا محصول تین پیسے لگتا  
ہے۔ اس سے آگے دو پیسے فی چھٹانگ۔ (دمنبر اہل حدیث)

دعاء قنوت۔ ناظرین تمام نمازوں میں مندرجہ ذیل دعا توت پڑھا کریں  
اَللّٰهُمَّ تَوَقَّيْ اَمَلِيْكَ مِنْ تَشَاؤُ وَاَنْزِعْ اَمَلِيْكَ مِنْ تَشَاؤُ  
وَتَعْرِ مِنْ تَشَاؤُ وَتَذِلْ مِنْ تَشَاؤُ وَبَيِّضْ اَمَلِيْكَ  
عَلَيَّ شَيْءٌ قَدِيْرٌ رَّحِيْمًا اَجْعَلْ لِّكَ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا  
وَاجْعَلْ لِّكَ مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا اَمِيْن !

مدرسہ اسلامیہ دہلی

## ملکی مطلع

## برما کی جنگ نازک مرحلے میں

برما کی جنگ ہندوستان اور چین کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ شمالی برما کی ایک حد چین سے ملتی ہے اور دوسری حد ہندوستان کے صوبہ آسام سے۔ اس لحاظ سے خدا نخواستہ اگر یہ ملک دشمن کے ماتھے میں پڑ جائے تو ہندوستان اور غیر مقبوضہ چین دونوں ملکوں میں اس کے لئے پیش قدمی کرنا آسان ہو گا۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی برما کے مشہور شہر لاشیو پر جاپان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس سے بھی پچیس میل شمال میں ایک اور شہر پر دشمن قابض ہو گیا ہے۔ برما کے سابق صدر مقام مشہور شہر مانڈلے پر بھی دشمن کے قبضہ کی اطلاع آگئی ہے۔ اگر برطانوی یا چینی ذرائع سے آج ۳۰ مئی تک اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ بڑوں دیول نے جو اس جنگ کے انچارج ہیں۔ جاپانی پیش قدمی کی یہ وجوہات بتاتی ہیں:-

علاقہ وشوار گڈا ہے ہمیں تک بہت کم پہنچا ہے، نئی فوج کی تربیت ناکافی ہے، اس کے علاوہ ہم پہلے ہی سے جانتے تھے کہ اگر برما پر حملہ ہوا تو برطانوی امداد پر انحصار کرنا پڑے گا، بریسوں کو فوج میں بھرتی کرنے کے سلسلہ میں تین بڑی رکاوٹیں تھیں، ایک یہ کہ بدمذمت والے عوام لوگوں کی جان لینے کے خلاف ہیں دوسرے بری سپاہیوں کے لئے تنخواہ کا دہی معیار مقرر کیا گیا جو ہندوستانی سپاہیوں کے لئے ہے مگر بری لوگ عموماً فضول خرچ واقع ہوئے ہیں اس لئے اتنی تنخواہ کو کافی نہیں سمجھتے دوسرے بری فوجی پابندیوں کو گوارا نہیں کرتے، ان حالات کی وجہ

سے بری فوج بہت محدود سی تھی اور ہندوستان سے بھی کچھ زیادہ کمک نہیں پہنچانی جاسکی، اس لئے ہم کوئی مضبوط ڈیفنس لائن قائم نہیں کر سکے،

اسی طرح سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ برما کی جنگ سے اتحادیوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ دشمن کو زیادہ سے زیادہ عرصے تک روک کر اس کی فوجی قوت کو کمزور کیا جائے تاکہ ہندوستان پر حملہ کی نوبت آنے تک اتحادی اچھی طرح تیار ہو جائیں اور اس اثنا میں امریکہ اور برطانیہ سے حسب ضرورت کمک پہنچ جائے۔ امریکہ اور برطانیہ کے کارخانوں میں سامان جنگ کی تیاری کی رفتار بیک کی نہیں ہے مگر ایک تو وہ مختلف محاذات مثلاً ماسکو روس اتحادیوں کے وسط مشرقی جنگلگ چین، آسٹریلیا اور ہندوستان میں حصہ دہی بھی جاتا ہے۔ دوسرے یہ مقامات امریکہ اور برطانیہ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر واقع ہونے کی وجہ سے سامان بہت دیر میں پہنچتا ہے۔ تیسرے راستے میں ہندوستان کے اندر دشمن کی ذہنی کشتیاں پانی کے اوپر جنگی جہاز اور نقصان دہاتی جہاز حملے کرتے ہیں۔ جس سے کمک کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے خلاف جاپان کے براہ غیرہ کا محاذ اتنی دور نہیں ہے اور نہ اس کو راستے میں اس قدر مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ناظرین برما کی تازہ صورت حال سمجھنے کیلئے دیر بھارت کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ کریں:-

برما کی جنگ واقعی نازک حالت میں پہنچ گئی ہے۔ اس سے زیادہ نازک حالت اور کیا ہو سکتی ہے جاپانیوں کی فوجیں، وکٹوریہ پوائنٹ سے لے کر رنگون تک، رنگون سے ماگوسے تک اور وہاں سے لاشیو کے جنوب تک کے وسیع علاقہ پر برہمستی ہی چلی گئیں۔ ماگوسے کے مغرب میں ایکاب کی بندرگاہ ہے۔ اگرچہ اس پر دشمن کا قبضہ ابھی نہیں ہوا۔ خبر آئی تھی جو بعد میں غلط نکلی۔ لیکن جیسی صورت حال کو سمجھنے کے لئے اگر ایکاب سے لاشیو تک ایک سیدھی لکیر کھینچی جائے۔ تو اس کے جنوب کا سارا ملک

جاپانیوں کے قبضہ میں آجائے تاکہ برما پر دھمکا۔ ایسی ہی برما کے وسط سے ہو کر گذرے گی۔ آدھا اس سے شمالی علاقہ اور آدھا اس سے جنوبی۔ شمالی میں مزاحمت جاری ہے۔ برطانوی فوجیں دشمن کا مقابلہ کرنے کی تیاریوں میں ہیں۔ جاپانیوں نے بھی اس کا رخ نہیں کیا۔ لیکن جنوبی علاقہ پر وہ قابض ہو چکے ہیں۔ زیادہ برطانیہ بھی اسی علاقہ میں ہیں اور تجارت کے مرکز بھی۔ اسی لئے تو کہا جا رہا ہے کہ جاپانیوں نے یہاں کی اقتصادی لوٹ شروع کر دی ہے۔

یہاں کی اقتصادی پیداوار سے وہ اپنی فوجوں کو اور بھی مضبوط کر رہے ہیں۔ اس نیکر کے دوسرے ہیں۔ ایک مغرب میں دوسرا مشرق میں مغربی مرادریائے ایراوتی سے بناتا ہے اور مشرقی دریائے سالوین سے۔ لیکن اس وقت جاپانیوں کا دباؤ مشرقی سرے پر ہے۔ محاذ ایراوتی میں ماگوسے وغیرہ شہروں پر قابض ہونے کے بعد انکی پیش قدمی رک گئی ہے۔ ممکن ہے یہ نتیجہ برطانوی مزاحمت کی سختی کا بھی ہو۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہ فوجی چال چل رہے ہیں۔ انہیں علم ہے کہ اتحادی فوجیں یہاں اگر داخل ہو سکتی ہیں تو ہمارے روڈ کے رستے کم از کم فی الحال کسی دوسرے رستہ کا امکان نہیں۔ بنگال یا آسام سے رستے سے داخل ہونے کے لئے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اس لئے جاپانیوں نے سوچا۔ ایراوتی محاذ کو ابھی سہنے دو پہلے سالوین محاذ پر قیامت آزمائی کر لو۔ ایسا کرنے میں ان کے مقصد دو ہیں۔ ایک یہ کہ ملک کی راہداری مانڈلے پر قبضہ۔ اور دوسرا چین سے آنے والی چینی فوجوں کا دروازہ بند کرنا۔ یاد رہے کہ ماگوسے اسی محاذ پر ہے۔ مانڈلے سے لاشیو تک ریلوے جاتی ہے اور اس سے آگے چنہ سڑک۔ جسے چینیوں نے امریکہ اور برطانیہ سے سامان جنگ منگائے کیلئے بنایا تھا۔ اگر جاپانی اپنی تازہ چال میں کامیاب ہو گئے تو یہ دونوں مقصد انہیں حاصل ہو جائینگے اسی لئے انہوں نے برما کے اسی شمال مشرقی کونے

ظہیر ست تیار ہو کرے۔ یہ افواہ بھی بے بنیاد ہے۔ اللہ ان لوگوں کو بھیجے۔ آ۔ پی۔ کے کاموں میں شامل ہو کر اپنے ملک کی خدمت کے لئے اندر ضرورت ہو تو وہاں سے اسے ترسیں ہوتا ہوا ہے۔  
(تخلیہ اطلاعات پبلیشرز)



بھائی اچھین پڑی بہت دن

یہ کم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب شکایت ہوتی ہے تو دھڑا دھڑا دھڑا کر بتائی ہوئی دوا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بہت صحت کے آنکھیں اور خواب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں بچے لگ جاتے ہیں۔ اور مگر کسی ایک علاج پر اکتانہ نہیں ہوتا بلکہ دوسرے دوسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور جب خرابی ہوتا ہے۔

اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے حدود و اتالی میرے کا سرمد بطور نمونہ صرف ڈاک بھجورنگو ایسے جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہو گا۔ ان نمونہ استعمال کر لیجئے سے سرمد کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیثا منگو اگر صحت حاصل کیجئے

نمونا اول: یہ سرمد بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اولی سیندھے موٹی و میرے کا مرکب دس۔ دہی تولہ۔ قسم وسط مجھورا میرے و دیگر میں قیمت ادویات کا مرکب پانچ دہی تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کا سرمد ایک دہی تولہ۔ امراض چشم کی اکسیر و لاثانی و دوائیں ہیں۔

پتہ :- ڈاکٹر ابو نعیم بی محمد خان - میرٹھاری  
شہر مراد آباد - یوپی

چالیس حدیثیں آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ام فہم ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۴۰  
اس کتاب میں تمام انسانی  
امراض کا علاج بتایا گیا ہے  
روایات ایسے مدح میں جو بالکل سستے دواؤں  
سے تھیں۔ اس لئے غریب کو چاہئے کہ وہ اس کا  
بہت سے فائدہ کر اپنے پاس رکھ جو بڑی قیمت پر  
میں کتب خانوں کے ہاں ہے۔

تصانیف شراجہ مجددی علی مدائن جامعہ اسلامیہ

سورۃ نور کی غامضہ و عمیقہ تفسیر  
امت اسلام کے لئے لکھا

بیت صرف ایک دو پیسہ رقم،  
یعنی پارہ عم کی عالماد و محققانہ تفسیر جیسی

حضرت علیؓ سے فرمایا کہ میں نے تم کو اس لئے مقرر کیا ہے کہ تم میری جگہ پر بیٹھو اور میرے جیسے ہی ہو۔

ملکی اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسانی سے  
تصویر ہائے میں بیان کئے ہیں۔ قیمت ۱۰۰

ضرورت امام و خطیب

پنجاب کے ایک مشہور مقصدی جامع مسجد اہل تشیع کے لئے ایک عالم باعمل، خوش اخلاق، مستند اور خوش ایمان مقرر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ درخواست کنندہ حضرات ایم۔ ع۔ سی۔ تکمیل۔ خط و کتابت کا پتہ: مولانا محمد رفیع صاحب، مدرسہ اسلامیہ، قلعہ ویدار سنگھ، ضلع قنبرا، آم آبادی۔ قلعہ ویدار سنگھ، ضلع قنبرا، آم آبادی۔ پنجاب

ایک مختصر تاریخ  
اور

کو ہندوستان کی سب سے بڑی ہیرہ کمپنی بنا دیا ہے۔  
 جس کی پالیسیاں  
 ۱۲۱۱ء تک زائد از ۲۷ کروڑ روپیہ  
 ۱۲۱۱ء تک زائد از ۲۷ کروڑ روپیہ  
 اس کے متعلق مزید تفصیلات دریافت کرنے کے لئے ملاحظہ فرمائیے کہ جس میں انٹرنیشنل سیکرٹری  
 رضا علی کی طرف سے درخواست کی گئی ہے۔

میشل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹیڈ  
میشل بینک بلڈنگ۔ ہال بازار امرتسر

نہایتی برقی گیس امیٹر

میں نے اپنے ایک - انگریزی - بھائی کو گورکھی - لٹریچر سے  
 کی چھٹی کتاب بناتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک رشتہ دار وارسا  
 رومن نے ان پر مشتبہ وعدہ کی جاتی ہے۔ ان کو آپ  
 نے کوئی کتاب - پمفلٹ - اشتہار - رسیدیں -  
 دعوتی خطوط - رجسٹر - لیٹر فام - چھپایاں اور پبل  
 وغیرہ چھپوانے ہوں تو ہذا خود تشریف لائیں  
 یا بذریعہ خط و کتابت مزخ وغیرہ کریں  
 کہ وہ فوراً یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے -  
 غیر شنائی برقی پریس - مال بازار امرتسر

محررت سید علی مصطفیٰ مولانا جلال الدین عبد الرحمن

نامی سے کون کونسا واقعہ نہیں یہ آپ کی کتاب الرحمة  
فی الطب فی الحکمة کا اثر و ترجمہ ہے۔ جن میں  
ممدوح نے ہر مرض کا علاج ادویات و عملیات سے  
بتایا ہے۔ شائقین کو چاہئے کہ کتاب پڑھا منگو اور  
فائدہ اٹھائیں۔ سیکسٹی پچھپائی کاغذ عمدہ۔  
قیمت چھ روپے کلکتہ۔ ایڈیٹر الخیر المحدث امرتسر

تصانیف حکیم حاجی محمد عبدالصاحب

خواص پشنگری ۸	خواص آگ ۷
خواص دوده ۱۲	خواص سونف ۸
خواص گیسکواز ۹	خواص لیون ۸
خواص نیم ۷	خواص زیتونه ۶
خواص دھتوره ۶	خواص سرس ۵
خواص ستیانامی ۵	خواص اندرائن ۵
خواص لبن ۴	خواص پیاز ۴
خواص بلدی ۴	خواص مرج ۴
خواص بادام ۴	خواص کمی ۴
خواص مولی ۴	خواص برگد ۴
خواص پیل ۴	خواص نیکر ۴
خواص ارزند ۸	خواص مندی ۴
خواص انار ۳	خواص انگور ۳
خواص گابتر ۳	خواص کشنیز ۳
خواص کده ۲	خواص تربوز ۲
خواص سیب ۳	خواص شتره ۳
خواص نمک	خواص دبی ۱

خواص کوڑی ۱۰ خواص قباکو ۱۱  
کنز الجربات جلد اول - قیمت ۶  
کنز المركبات ۱۲ قیمت ۶  
کنز المفردات ۱۳  
ہندوستان کی جڑی بوٹیاں، اس کتاب میں  
ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے معنی افعال و خواص  
کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزار بابک کی  
دقت و تدانی، لاتعداد حکماء کرام سے تبادلوں خیالات  
اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات،  
عجائبات، صدریات، غفیات، سنیا سیات اور  
کشتہ جات کے عینہ و علوہ ابواب میں شائع کیا گیا  
ہے۔ فضیلت سوا پانچ سو صفحات - قیمت تین روپے  
پھلوں سے علاج - اس کتاب میں بیماریوں  
کا علاج پھلوں سے بتایا ہے۔ ہر مہینے کے مصلی  
کے طریقے بتائے ہیں۔ قیمت ۶  
کنز الاطباء - مختلف حکماء اور دوا جانان کے  
محرر نسخہ جات - قیمت ۶  
لکھنے کا پتہ - پتھر الہی ریٹ اہرٹ

المجلد ثامن  
مكتبة شريف الدين ابي القاسم صاحب  
جامعة قندول بارغ  
دہلی  
Delhi

پیشہ پائیکٹ ڈکٹر ایف بی ایم۔ تھیں۔ تو اس دوران وفات دی گئی ہے۔ عجلہ فیض احمد فیض

جلد اول نمبر ۳۹ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن اتر سے شائع ہوتا ہے

## الارض مقاصد

۱۔ یوں اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
۲۔ مسلمانوں کی عورتا اور جماعت اہل سنت کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا  
۳۔ گمراہی اور مسلمانوں کے باطنی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
۴۔ قواعد و ضوابط  
۵۔ فہرست پیمانی بیگی آتی چاہئے۔  
۶۔ جواب بیگہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے  
۷۔ مسلمانوں کے مسائل پر روشنی پڑھنا  
۸۔ مسلمانوں کے مسائل پر روشنی پڑھنا  
۹۔ مسلمانوں کے مسائل پر روشنی پڑھنا  
۱۰۔ مسلمانوں کے مسائل پر روشنی پڑھنا

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۰



## شرح قیامت اخبار

۱۔ ایمان و کفر کی بحث سے سالانہ غلہ  
۲۔ روس و ہنگری داران سے  
۳۔ غام خسریداران سے  
۴۔ ششماہی  
۵۔ اہل بیت سے سالانہ غلہ  
۶۔ مالک غیر سے سالانہ غلہ  
۷۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
۸۔ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے  
۹۔ جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام  
۱۰۔ ابو الوفا ثناء اللہ دہلوی قاضی  
۱۱۔ لکھنؤ اخبار المحدث  
۱۲۔ ہونی چاہئے۔

میرزا مسعود  
ابو الوفا  
ثناء اللہ

دفتر الخیریت  
۱۱۳۱  
۱۱۳۲

۲۹ - ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۲۲ء

نعت شریف	فہرست مضامین
۱۔ نعت شریف (۱۰۰)	۱۔ نعت شریف (۱۰۰)
۲۔ نعت شریف (۱۰۰)	۲۔ نعت شریف (۱۰۰)
۳۔ نعت شریف (۱۰۰)	۳۔ نعت شریف (۱۰۰)
۴۔ نعت شریف (۱۰۰)	۴۔ نعت شریف (۱۰۰)
۵۔ نعت شریف (۱۰۰)	۵۔ نعت شریف (۱۰۰)
۶۔ نعت شریف (۱۰۰)	۶۔ نعت شریف (۱۰۰)
۷۔ نعت شریف (۱۰۰)	۷۔ نعت شریف (۱۰۰)
۸۔ نعت شریف (۱۰۰)	۸۔ نعت شریف (۱۰۰)
۹۔ نعت شریف (۱۰۰)	۹۔ نعت شریف (۱۰۰)
۱۰۔ نعت شریف (۱۰۰)	۱۰۔ نعت شریف (۱۰۰)

میرت سید احمد شہید - یہ ایک نئی تصنیف ہے - حضرت سید احمد شہید - رائے بریلی کی مفصل سوانح عمری ہے - آپ کے تلمذ میں سے مولانا

# انتخاب الاخبار

(۱۰- مئی ۱۹۴۷ء)

لندن کی اطلاع منظر ہے کہ جرمنی کے  
میں فرانسیسی فوج نے جیسا کہ ذیل دیکھے ہیں اور  
برطانوی فوج ڈیگو سو پر کے بحر اوقیانوس  
ہو گئی ہے۔ اس ہم میں برطانوی فوج کے  
پانچ سو آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں۔  
پنجاب گورنمنٹ نے ایک بیان جاری کیا ہے  
کہ یہ اخبار افسوس کیا ہے کہ بعض شہروں  
کے لوگ اسے - آر۔ پی کے کا یوں میں  
نہیں لیتے۔ اگر اس سلسلہ میں کافی مدد کار  
نہ ہوئے تو حکومت ان شہروں سے  
کے اصول پر اخراجات وصول کرے گی۔  
حکومت برطانیہ تاج کل اہل کرب  
سالانہ جنگی قیدیوں پر خرچ کر رہی ہے  
کی سالانہ آمد ۵۷ لاکھ کھرب روپے ہے۔ اس کا  
چالیس فیصدی حصہ ٹیکسوں سے وصول ہوتا ہے  
وزیر ہند نے دارالعوام لندن میں کہا  
ہے کہ ہمارے تین لاکھ ہندوستانی نکالے جا چکے  
ہیں۔ پناہ گزینوں کے کیمپوں میں کسی قسم کا اختیار  
سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ اب شمالی برما  
ہندوستانیوں کو نکالنے کا کام بہت مشکل ہو گیا ہے  
روس کی سرکاری انجینیسی کا بیان ہے  
کہ ہریانہ کے علاقہ پر روسی فوجوں نے جرمنوں  
کو بھاری شکست دی۔ جس کے بعد چار سو  
جرمن سپاہیوں نے روڈ سے انکار کر دیا ہے  
ان سب کو ٹولی سے اڑا دیا گیا ہے۔  
لندن کی وزارت بحریہ نے اعلان کیا  
ہے کہ جرمن بیڑے نے بحر ہند شمالی میں روس کو  
سامان جنگ لے جانے والے ایک برطانوی قافلہ  
پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں چار برطانوی جہاز

کدوب کے اند ایک جرمن جہاز غرق ہو گیا۔  
واشنگٹن ڈارمیکس کا ایک سرکاری  
اعلان منظر ہے کہ گورنمنٹ نے دہلی میں ایک امریکن  
فوج نے جیسا کہ ذیل دیکھے ہیں۔ افسروں اور  
ملاحین سمیت اس فوج کی تعداد ۵۷۰۰ تھی۔ جو  
مئی ماہ تک دشمن کا مقابلہ کرتی رہی۔ گورنمنٹ  
کے بیان میں جہازیں سمجھا جاتا تھا۔  
پنجاب گورنمنٹ نے ایک بیان جاری کیا ہے  
کہ اسحاق میرٹک ڈائریکٹرز کا نتیجہ ۲۲ مئی کی  
بجائے ۲۹ مئی کی رپورٹ پر  
کی رٹ منظر ہے کہ مالی سال  
کے دوران میں نو جوان تعلیم یافتہ پنجابیوں کو  
صنعتی ذرائع سے معاش پیدا کرنے میں مدد  
دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں چند افراد کے جو  
کے لیے اس سلسلہ کو ترجیح دی جائے گی۔  
پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ ایکٹس  
ایمرجنسی اور ریل کو گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے  
اس کی رو سے حکومت کو اختیار ہو گا کہ جس بھی  
پر چاہے دو سال کے لئے قبضہ کرے گی۔ بشرطیکہ  
حکومت کو یقین ہو کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو عوام  
کو فساد مل سکیں یا اسکی رسد میں کمی ہو جائے گی۔  
سندھ گورنمنٹ کے ایک اعلان میں  
کہا گیا ہے کہ ہوائی جہازوں سے ہزاروں پھولے  
چھوٹے بم گرنے سے جگہ جگہ آگ لگ سکتی ہے  
آتشزدگی کے ایسے واقعات پر ناظرین  
تلاش کر سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر گھر  
میں ریت کی بوریاں اور پانی کے برتن  
بالٹیاں رکھی جائیں تاکہ آگ پر فوراً قابو پایا جا  
سکے۔  
واشنگٹن ہند نے پنجاب اسمبلی کے  
اس قانون کو منظور کر لیا ہے۔ جس کی رو سے جہاز  
اسلامی خاتونوں کو ہزاروں کی حد میں

عورتوں کا کٹانا نا چھنا منع قرار دیا گیا ہے۔  
پنجاب اسمبلی نے ایک قانون منظور کیا ہے  
کہ جاپانی فوجیں روہن اسیا کی سرحدوں پر  
تک لا رہی ہیں انہوں نے پیش قدمی کرتے ہوئے  
دیرائے واشنگٹن کو عبور کر لیا ہے۔  
نئی دہلی کا سرکاری اعلان ہے  
فوج مغربی برما کی چند جگہاں ایکاب میں  
ہو گئی ہے جو پہلے کلکتہ اور رینگون کے  
ہوائی راستے کا ایک سٹیشن تھا۔  
ہندوستان کی عدالت اعلیٰ رینگون  
نے بے نامی قانون اور احکامات کو ناجائز قرار دیا  
اسٹریڈیا کا ایک سرکاری اعلان منظر  
ہے کہ جاپانیوں کے بھاری حملہ آمد پر  
اٹھارہ جہاز غرق کر دیئے گئے اور چار کو نقصان  
پہنچا گیا۔ دشمن کے باقی جہاز بھاگ رہے ہیں۔  
ایسا چھادی جہاز ان کا قاتل کر رہے ہیں۔  
نئی دہلی کا سرکاری اعلان منظر ہے کہ گورنمنٹ  
برما ان کے وزراء ملک منظم کی حکومت کے احکام  
کے ماتحت ہندوستان واپس آئے ہیں۔  
روس سے روزانہ اخباروں کی قیمت ایک پیسہ فی  
کے لحاظ سے مقرر کی جائے گی اور اخبارات کی  
ضمانت زیادہ سے زیادہ آٹھ سو ت ہوگی۔  
مغربی وزیر اعظم نے تقریر میں کہا ہے کہ  
اگر ہندوستان روسی فوجوں پر زبردستی نہیں استعمال کی تو  
ہمارے فیصلے رجحان اب نقصان پر مبنی حاصل ہیں  
جرمنی میں یہ نہیں استعمال کر کے روس کا بدلہ لیں گے۔  
دعاے صحت شیخ محمد ایوب صاحب بنارس۔  
الہیہ مولوی عبدالواحد صاحب۔ سید خاندق حسن و  
عزیز الرحمن سکناٹے کانپور، مولوی محمد شہادت اللہ  
صاحب تیرہویں منبج بنگیا علی ہیں۔ ناظرین  
ان کے لئے دعاے صحت فرمائیں۔  
اللہم صل علی محمد و آل محمد

پندرہویں فروری ۱۹۴۷ء

حکومت ہند کے فیصلے کے مطابق اخباروں کے لئے کاغذ کا جتنا حصہ مقرر ہوا تھا۔ پہلے اس میں ۲۵ فیصد کمی کی گئی تھی۔  
کی گئی ہے۔ گویا اخباروں کو پہلے جتنا کاغذ ملنا منظور ہوا تھا اب اس کا صرف پچاس فیصد ہی حصہ مل کر رہا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# افہام

۲۹ - ربيع الثاني ۱۳۷۱ھ

## اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں

(A)

اس سلسلہ مضمون کے ساتھ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ آج آٹھواں نمبر شائع ہے۔

الفقہاء ائمہ کا معترض نامہ نگار دہرم خود (مستند) حدیثوں کے سلسلہ میں آگے چل کر لکھتا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اذا نزلنا بھما لایحکم علیہ امر آقا

یعنی جو ساس سے فنا کرے ثانی پر عورت حرام نہیں ہوتی۔ (رواہ البخاری)

خلافت اس کا [عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] روایات البخاری پٹ بلند ۳ یعنی فرماتے ہیں ابن عباس کہ جو ساس سے فنا کرے

اس پر عورت حرام ہو جاتی ہے کیا ابن عباس ایسے شخص تھے کہ کسی کو تو کہیں کہ بہ چیز حرام

ہے کسی کو کہیں حلال ہے۔ بخاری پرستوں کو سوچنا چاہئے کہ بخاری میں کہاں لکھتا ہے روایتیں ہیں۔ اگر سب صحیح ہیں تو صحابہ کو برا

کہو بخاری کو سچا۔

الحمدیث یہ ہے اصل بخاری جس کا انبار خود مضمون نگار نے کر دیا ہے۔ اپنی بے کھی سے حدیثوں پر بلکہ حدیثوں کی وجہ سے امام بخاری اور

لے یہ حدیث الفقیہ میں اسی طرح مطبوع ہے۔ دہرم

قائیں حدیث پر حملہ کرتے ہیں۔ اور کہلاتے کو ضعیف بلکہ اہل سنت اور متبع قرآن و حدیث کہلاتے ہیں جن کے ہاں ائمہ اربعہ شریعہ میں سے دوسری

دلیل حدیث ہے۔ اب اہل جواب سنئے !

اَوَّل تو یہ دونوں قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہیں مرفوع احادیث نہیں ہیں۔

ابن عباس مجتہد تھے ایک مجتہد کے ایک ہی مسئلہ میں بعض دفعہ دو قول ہوتے ہیں۔ ایسی کئی ایک

شائیں ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہیں نہ آپ کے حق میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اجتہاد کی مثال

مفتد ہوگی۔ پس خود سے سنئے !

امام صاحب کا قول ہے کہ نماز عصر کا وقت دو مثل سایہ ڈھلنے کے بعد ہوتا ہے۔ آج کل خفیہ

کا عمل ہونا اسی قول پر ہے اس کے باوجود صاحب درختار امام صاحب سے ایک مثل سایہ

کا قول بھی نقل کرتے ہیں اور اسی کو راجع کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے کئی ایک مسائل میں ہر

امام کے دو دو قول ملتے ہیں۔ اس سے نہ انکلام کی شان پر دھبہ لگ سکتا ہے اور نہ ناقلین پر اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔

دوم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری

روایات ابو نصر کے ذریعہ سے آئی ہے۔ جبکی نسبت امام بخاری نے لکھا ہے کہ

ابو نصر هذا الحیث بسماعہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

یعنی اس ابو نصر نے ابن عباس سے کسی کوئی روایت نہیں سنی۔

پس ثابت ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک پہلی روایت صحیح ہے اور دوسری غلط۔

اب ہمارا بھی حق ہے کہ الفقیہ پارٹی کو سمجھائی کہ اللہ کے بندوں سے بدگمان ہونا، امام بخاری

پر حملہ کرنا اور صحیح بخاری ماننے والوں کو بخاری پرست کہنا اس حدیث کا مصداق بننا ہے۔ جبکہ

الفاظ یہ ہیں۔

عن معاذ بن جبل، ولینا فقد اذنتہ بالحرب یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی دوست

سے دشمن ہو کر میرا اس سے اعلان جنگ، اللہ کے بندو ! خدا کے نیک بندوں کے

حق پر بدگوا کر کے اپنی عاقبت غراب نہ کرو۔ یاد رکھو وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جس کے

حق میں کہا گیا ہے

تربیبہ یارب اور عشر چھبیکہ کشتوں کا خون نہ کرے جو چپ رہیں زبان خفیہ ہو پکار لگا آستیں کا

معترض آئے چل کر لکھتا ہے۔

عن ابن عباس قال توعدنا الذبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ ۳ (رواہ البخاری) یعنی دھوتے تھے وفود کے اعضاء

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک بار

خلافت اس کا [عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] صلی اللہ علیہ وسلم توفد صرتین مرتین (رواہ البخاری) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفود میں دو دو بار اپنے اعضا

دھوتے۔

الحمدیث اس قدر تعصب یا بے خبری ہے کہ یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ مختلف وقتانہ ہیں

محققان کی تحقیق - توفیق کے بغیر سات سال کوثران حدیث کے خلاف ثابت کرنا غیر ممکن ہے



ادب الکریم - اس مسئلہ میں صرف ان کو اسباب کی طرف ملاحظہ کیجئے۔ بہت سے ایسے امور ہیں جن کی طرف ملاحظہ نہیں کیا جاتا۔

فمن مختلف ہو سکتا ہے باصطلاح اہل منطق یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک تفسیر مطلقہ عامہ دوسرے مطلقہ عامہ کی تفسیر نہیں ہوتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص نماز عصر کے وقت پہلا وضو بحال ہونے کی وجہ سے جدید وضو نہیں کرتا مگر غروب کی نماز کے وقت بوجہ نقص نیا وضو کر لیتا ہے۔ یہ دونوں واقعات یکساں نہیں خود دیکھنے والا شخص دفتر الفقہ میں جا کر یہاں کرے تو ایسے مضمون نگاروں سے تعجب نہیں جو ان دونوں واقعات پر بھی نتائج کا حکم نکال دیں۔ میں ایسے معترض کو معذورہ دونگا کہ وہ کم از کم تہذیب کے ادب اور فہم کو غور سے پڑھ لے تو اس میں اس کو تین حدیثیں ایسی ملیں گی جن کو وہ مختلف قرار دیکر اعتراض کرے گا۔ دو حدیثیں تو یہی ہیں۔ تیسری حدیث وہ ہے جس میں اعضاء وضو کو تین تین بار دھونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر معترض یہ تیسری حدیث بھی نقل کر دیتا۔ ان کے علاوہ ایک چوتھی حدیث اور بھی ملے گی۔ جس میں ایک ہی وضو میں بعض اعضاء کو ایک ایک بار، بعض کو دو دو بار اور بعض کو تین تین بار دھونے کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ سب اہل فہم والوں سے پوچھو الام لا یقتضی التکرار۔ پہلے اس کو سمجھئے پھر جوابی میں آئے کہئے۔ مگر اس کا خیال رکھئے کہ یہی اعتراض کتب فقہ پر بھی وارد نہ ہو جائے۔ غیب جلالہ یا غفلت ناظرین دونوں حدیثوں لفظ تو مضاف ماضی مطلق کا صیغہ ہے۔ معترض نے دوسری حدیث میں ماضی مطلق کا ترجمہ کیا ہے اگر وہ پہلی میں بھی اس لفظ کا ترجمہ ہی کرتا۔ تو اعتراض کا جواب بھی اسے نہ آتا۔ مگر پہلی حدیث کا ماضی استمراری سے ترجمہ کر کے اس کو تفسیر دائمہ مطلقہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ دیکھو معترض چاہتا بھی نہ ہو کہ تفسیر دائمہ مطلقہ کیا ہوتا ہے (ایمانداری تو یہی تھی کہ ایک ہی لفظ درجہ چلے آیا ہے) کا ترجمہ بھی ایک ہی کرتا۔ اس طرح

ان دونوں حدیثوں کا ترجمہ یوں ہوتا ہے۔  
(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک دفعہ ہاتھ پاؤں دھوئے۔  
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دو دو دفعہ ہاتھ پاؤں دھوئے۔  
اس کا مطلب ہر طالب علم سمجھ لیتا ہے کہ یہ دونوں دو مختلف اوقات میں واقع ہوئے۔ لیکن معترض ایسا کیوں کرتا۔ اس کی غرض تو حدیثوں میں تعارض بتا کر حدیثوں کا اعتبار اٹھانا تھا جیسا کہ اس کے ہم مشرب اہل قرآن کرتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ مختلف اوقات میں مختلف افعال کا صادر ہونا تضاد یا تخالف نہیں کہلاتا۔ خود مضمون نگار کو یہ واقعہ کئی دفعہ پیش آیا ہو گا کہ کبھی اس نے چادر کھائے ہوئے اور کبھی روٹی۔ اگر ایسے واقعات کو کوئی متضاد سمجھ کر اعتراض کرے تو خود معترض ایسے شخص کے حق میں بھی کہیں گے۔  
اگر کسی کو بھی ایسی غلطی نہ دے  
دے آدمی کو موت پر بردار نہ دے  
ہم دیکھتے ہیں کہ الفقہ پاؤنی القرآن کی کاسہ لیس کر کے لوگوں کو حدیثوں سے نفرت دلادے ہے اس لئے ہم قرآن شریف سے چند آیتیں پیش کر کے ان کو توجہ دلاتے ہیں۔  
(۱) رَأٰیكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَٰخَبْتِ ذٰلِكَ  
(۲) اِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ  
دہ - ۶۷  
(۳) کَیْسَ فَلَیْكَ هٰذَا هَمٌّ رَٰبٍ - ۵۷  
ان آیات میں کہیں ہدایت کا اثبات ہے اور کہیں نفی ہے۔ پس جس طریق سے آپ ان آیات میں تطبیق دیتے۔ اسی طریق سے ہم بھی احادیث میں تطبیق دینے کا حق رکھتے ہیں۔ ورنہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے۔  
آپ خود نہ پسندی بدیگراں پسند

## مولانا سامرووی اور صحیفہ دہلی

### توجہ سے جواب دیں

(۱) سوال صحیفہ بابت ماہ صفر ۱۳۸۷ھ کا پر مبنی ہے جس کتاب کے دیباچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں دعا کی گئی ہو۔  
یٰٰ شَفِیْحَ الْعَصَاةِ تَوَسَّلْ بِاِلٰھِکَ بَشَلِ هٰذَا اِلٰی ذٰی سُلْطٰنٍ لِّمَالٍ اَوْ لِحَاظٍ وَّ اِلٰیكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ هٰذَا دَسِیْلَتِیْ وَ مَالِیْ سُوْلُ سُوْلِ الْقَبُوْلِ وَاَلْعَرَبِ مِنْ اَللّٰہِ قَدْ بَعَدَ بَعْدَیْ فَاَنیْ هَا ثَمَنِیْ مِہَالِکَ الْبَعَادَ وَلَا تَنْهَرْ سَائِلِکَ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْمَرْسُوْلُ الْجَوَادِیَا مِنْ الْوُذُوْہِ فِیْمَا اَوْ قَلْبُ وَاَنْتَ اَعُوْذُ بِہِ فِیْمَا اَحَاطَ بِہِ اَنْتَ مِلَازِیْ بِکَ الْوُذُوْاَنْتَ عِیَاذِیْ بِکَ اَعُوْذُ اَعُوْذُ مِنْ خَزِیْکَ وَ کَشْفِ سِرِّکَ مِنْ نِّسْیَانِ ذِکْرِکَ وَاَلَا تَنْصَرِفُ مِنْ شُکْرِکَ۔

کیا یہ کتاب یا تفسیر سلف صالحین کے عقیدے کے موافق اور قابل درس ہو سکتی ہے؟  
صحیفہ سے خاص سوال | ملاحظہ صاحب روپڑی پر جس بغرت اور جوش توجہ میں آپ نے فتویٰ لکوا تھا۔ اس غیرت سے کام لیکر جواب دیجئے۔  
رستمی ابو الوفاء

### قادیانی مشن

## آسمانی نکاح میں پھر تازگی

ظہر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا  
ناظرین کرام کو یاد ہو گا کہ مرزا صاحب نقادوں نے اپنی ہماردی میں ایک شخص کو اس کی لڑکی کے ساتھ اپنے نکاح کا پیغام دیا تھا۔ اڑکی کے دلی کے انکار کرنے پر آپ نے الہامی پیشگوئی کی



کہ خدا نے مجھے اہام کیا ہے کہ زوجہ نکاح  
دہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا) اس کا نام ہے  
آسانی نکاح۔ مگر مرزا صاحب کے انتقال تک  
یہ نکاح نہیں ہوا۔

اس نکاح کے متعلق اخبارات اور رسائل  
میں مضامین بکثرت لکھے گئے۔ اس لحاظ سے یہ  
نکاح ایک معنی سے تعویہ پارینہ ہو گیا تھا۔ مگر  
اخبار الفضل قادیان نے اس کے متعلق ایک  
نوٹ شائع کر کے اس کو نئے سرے سے تازہ کر دیا  
اس پر اجدید کا خاموش رہنا کیونکر مناسب  
ہوتا۔ جس کا قول ہے کہ

غالب! ہمیں نہ چھوڑ کہ پھر جوش اشک  
بہیچے ہیں ہم تہینہ طوفان کے ہوئے  
اخبار الفضل مورخہ ۳ مئی میں جو کچھ لکھا گیا ہے  
اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی آسمانی  
منکوحہ کے والد مرزا احمد بیگ کی وفات کے بعد  
اس کے عزیز و اقارب متوجہ الی اللہ ہو گئے۔  
خصوصاً مرزا سلطان محمد بیگ نارنگ منکوحہ آسمانی  
بہت کچھ خائف ہوا وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ پیشگوئی کا  
اصل مقصد مرزا احمد بیگ کے بے دین گھرانے کو  
خدا کی طرف متوجہ کرنا تھا اور بس۔ جو حاصل ہو گیا۔  
اس لئے نکاح بھی نسخ ہو گیا۔

اس پیشگوئی کے متعلق ہماری طرف سے متعلقہ  
تقریریں شائع شدہ ہیں۔ یہاں تک کہ ایک  
مقتل رسالہ (نکاح مرزا) بہت مشہور ہوا ہے۔  
مگر آج ہم ایک حدیث سے آسانی نکاح کا فیصلہ  
شاتے ہیں۔ پہلے قرآن مجید کا ارشاد سنئے!  
فَلَا وَتَرْتَبْ لَا يَوْمَ مَنُونٍ حَسْبِي  
يَحْكُمُوكَ فِيمَا شِئْنَا بَيْنَهُمُ دِينَ - ۱۶  
اے پیغمبر! واللہ یہ کہہ دو لوگ ہرگز مومن  
نہیں ہوں گے جب تک آپ کو اپنے تمام  
جھگڑوں میں منصف نہ بھیجائیں۔

اس ارشاد خداوندی کے ماتحت ہم ایک حدیث  
سے قیت ۳۲ پتہ - غیر اجدید امرت سر

پیش کرتے ہیں۔ جو اس نزاع میں فیصلہ کن ہے  
نحمد مرزا صاحب نے اس حدیث کو اس مخصوص  
امر میں پیش کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہم یہ حدیث  
مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں  
آپ فرماتے ہیں:-

اس پیشگوئی (آسانی نکاح) کی تصدیق کیلئے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی  
پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ  
یتزوج ویولد له یمن وہ یسبح موعود  
جو ی کرینگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا  
اپنا ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا  
عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر  
ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی  
ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے  
مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان  
و بصورت آسانی نکاح) ہوگا۔ اور اولاد  
سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت  
اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس  
جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سید  
منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے  
رہے ہیں:- دھیمہ انجام آتم مہ کا حاتم  
قاویا بی اور لاہوری ممبرو! یہ حدیث نبوی

مرزا صاحب کی پیش کردہ ہے۔ اس کا مطلب  
آپ لوگوں کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ مرزا صاحب  
کا آسانی نکاح کوئی معمولی نکاح نہیں بلکہ نکاح  
ایک عظیم الشان ہے جو مدینہ کے دربار رسالت  
میں رجسٹری ہو چکا ہے۔ اس کے دو جزو ہیں۔  
ایک اصل نکاح کا وقوع دوسرے منکوحہ آسانی  
سے اولاد پیدا ہونا۔ کیا تم لوگ بتا سکتے ہو کہ یہ  
دو دو اوقات جو حدیث میں مذکور ہیں، انہیں  
ہو گئے ہیں۔ اگر ہو گئے ہیں تو وہ اولاد کہاں ہے؟  
اگر تاویل یا تحریف کرو تو غلط ہوگی۔ تھوڑے  
سے تفسیر کے ساتھ مرزا صاحب کے الفاظ میں لو!  
مگر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجاہد

مخوف کو تنبیہ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں پہلے وقت  
پر ضرور وقوع میں آنے والی ہیں۔ پس جس مدعی  
میں یہ نشانات نہ ہوں وہ سچا مسیح موعود نہیں ہے  
ناظرین کرام! کیا ہمارا یہ استنباط غلط  
یا نص صریح کے موافق ہے۔ اس کے باوجود

اگر اخبار الفضل اور پیغام وغیرہ کچھ ٹیڑھی  
باتیں کہتے جائیں تو ہم یہ کہنے میں مجبور ہوں گے  
کہ ان لوگوں کو حق پسندی سے مطلب نہیں بلکہ  
مرزا پرستی کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ

پھر سے زمانہ پھر سے آساں ہوا پھر جا  
توں سے ہم نہ پھر میں ہم سے گویا پھر جا  
ناظرین! کس قدر ظلم اور جبردی ہے کہ ایک  
شخص کو ہندی مسعود اور مسیح موعود ماننے پر  
قرآن و حدیث کے صحیح معنی بتانے میں اسکو حکم و عذاب  
کہتے ہیں۔ مگر جب وہ اپنے منصب کے ثبوت میں  
کسی آیت یا حدیث سے استدلال کرتا ہے اور  
اسی دلیل سے اس کا منصب غلط ٹھہرتا ہے تو  
بھی اس کو نہیں چھوڑتے۔ کوئی قادیانی یا  
لاہوری ممبر ہے کہ مرزا صاحب کے استشہاد  
کے ماتحت اس حدیث کا جواب دے۔ ان جس علم  
کا جواب وہ دیتے ہیں، ہم پہلے ہی بتا دیتے ہیں  
یہ لوگ اپنے ناظرین کے واس پر تجسس کرنے کیلئے  
تنبیہ یوں اٹھایا کرتے ہیں:-

امرتی ناکام دشمن ہمیشہ کٹ جیتیں کرتا  
اللہ منہ کی کھاتا ہے اور اپنی جہالت کی  
پردہ دری کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے  
نشانات جو بارش کی طرح برس رہے ہیں  
دیکھ کر انکار اور استہزاء کرتا جاتا ہے!  
جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اس کی  
نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔ وہ  
رات دن کندہ کیا کرتا ہے، کوئی اس کی  
بات نہیں سنتا، چنانچہ اس دفعہ بھی اس نے  
اجلہ حدیث میں ایک عظیم الشان سچی پیشگوئی  
(آسانی نکاح والی) کے متعلق ہرزہ سرائی

ایہا بات کرنا - مرزا صاحب کے ایمان کی تردید ہے - کئی بدھیا ہے -

کی ہے۔ جس کا جواب سلسلہ عالمیہ کی طرف  
ملتا ہوا دیا گیا ہے۔ وزیر و غیرہ۔

ناظرین! یہ ہے ان لوگوں کا علم کلام یا لہجہ  
ہم اجازت دیتے ہیں کہ ہمارے حق میں جو چاہو  
کہو۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ مرزا صاحب  
ذیادہ درشت کلامی نہیں کر سکتے۔ وہ اس فن  
میں ہمارے نامہ رکھتے تھے۔ یا اپنی بغاوتی  
اوپر ذات فرقہ مولویاں وغیرہ اٹھانے کے  
ورد زبان رہتے تھے۔

ہماری درخواست تو صرف یہ ہوگی کہ مرزا صاحب  
نے اس حدیث کو جو اپنے دعوے کے ثبوت  
میں پیش کیا ہے۔ آخاس کا کیا مطلب ہے۔  
گائیاں ذویا بد کلامی کر وہم اس سے نہیں  
روکتے نہ گہراتے ہیں۔ ہاں صحیح جواب بھی استغفار  
ہیں۔ ہم پیچھوئی کرتے ہیں کہ وہ فوجیوں بلکہ  
چاروں پارٹیوں سے اس کا جواب نہیں ہوسکتا  
کیوں؟

نہ خیر اٹھیکا نہ تنوار ان سے  
وہ باز و میرے آزمائے ہوئے ہیں

## الفقیہ اور علم غیب

(۱۲)

(بقلم مولوی نورانی صاحب گرجاگی)

الہدیت ۱۷۔ اپریل سن ردا میں اس مضمون  
کی قسط اول شائع ہو چکی ہے۔ ۱۷۴۔ اپریل و  
یکم مئی میں چونکہ افتتاحیہ مضمون ہی علم غیب  
کے متعلق تھا۔ اس لئے اس مراسلہ کو ملتوی  
کر کے آج شائع کیا جا رہا ہے۔

(۸) ایک عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا  
کئی دن کے بعد حضرت عائشہ اللہ علیہ وسلم نے  
ملنے پر تادیبی، دوسری لاہوری۔ میری شیخی دوسری  
شیخ غلام محمد لاہوری) جو تھی تیاپوری دو تھی۔ (الہدیت ۱۷)

اس کا حال دریافت کیا تو صحابہ نے کہا دانتھا  
ماتت) یا رسول اللہ وہ تو کئی دن سے فوت  
ہو گئی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع  
کیوں نہیں دی۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اس کی  
تبر پے چلو۔ (فصلی علیہا) پھر آپ نے اس کا  
جنازہ پڑھا۔

اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو کیوں دریافت فرما  
(۹) یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع میں گئے۔ رفاذا  
ہو بقبر جسد) آپ نے وہاں ایک نئی قبر  
دیکھی (فصل عنہ) آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ  
قبر کس کی ہے۔ صحابہ نے کہا یہ فلاں عورت کی قبر  
ہے۔ ان کے بتانے سے آپ کو یاد آگئی۔ تو  
فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں اطلاع نہ دی تاکہ میں بھی  
جنازہ میں شامل ہو جاتا۔

اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو خود بخود معلوم  
کر جاتے کہ فلاں کی قبر ہے۔

(۱۰) غزوہ اوطاس میں ابو امرئیر سے شہید  
ہوئے۔ فوت ہونے کے وقت ابو موسیٰ کو کہا  
دیا بن اخی اقریٰ الذی صلی اللہ علیہ  
وسلم السلام) اسے میرے پیچھے میری طرف سے  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرنا۔  
تمام صحابہ کرام کا یہی عقیدہ تھا کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اور نہ ہماری  
باتیں سن سکتے ہیں۔ ورنہ خود ہی کہہ دیتے۔  
(السلام علیہ یا رسول اللہ) مگر یہ بات  
ان کے وہم میں بھی نہ تھی۔

(۱۱) ایک دفعہ کفار نے مسلمان بن کر آپ کو  
دھوکا دیا۔ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور ہمارے علاقہ  
میں تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے ستر  
(۱۲) صحابہ کے ساتھ کر دیئے۔ دویر جا کر کھانے  
سب کو شہید کر ڈالا۔

اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو صحابہ کو کیوں  
دشمنوں کے ساتھ بھیجتے۔

(۱۳) اسی طرح ایک دفعہ دس صحابی دھوکے  
سے شہید کر دیئے گئے۔

اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو کیوں ظالموں کی  
شرارت سے آگاہ نہ ہوئے۔

(۱۴) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رض کا واقعہ مشہور  
ہے۔ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو اتنی تکلیف اور  
پریشانی کیوں اٹھاتے۔

(۱۵) جنگ تبوک میں صحابہ کو سخت تکلیف ہوئی  
اس وقت عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے رفیقوں

کو کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے ساتھ ہیں ان پر  
خروج مت کرو۔ یہ خود بخود ان کا ساتھ چھوڑ  
دیں گے اور تتر بتر ہو جائیں گے اور ساتھ ہی کہا  
کہ جب ہم مدینہ میں جائیں گے تو ان ذلیل لوگوں  
کو نکال دیں گے۔ حضرت زید بن ارقم کہتے  
ہیں کہ میں اس منافق کی یہ باتیں سن کر رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ عبداللہ  
اس طرح بکواس کر رہا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے عبداللہ کو بلا کر توڑ دیا۔ تو عبداللہ اور  
اس کے ساتھی تھیں کھا کر مگر گئے۔ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات پر یقین کر لیا  
کہ حق کھتے ہیں اور مجھے جھوٹا قرار دیا کہ شاید اس  
نے اپنے پاس سے ہی بات بتائی ہے۔ پھر غیبی بات  
پریشان ہوا اور مجھے بے حد رنج پہنچا۔ دہرین  
ارقم کہتے ہیں کہ میں مارے شرمندگی کے گھر سے  
نہ نکلتا۔ یہ دیکھ کر میرے چچا سعد بن عبادہ نے  
کہا۔ ارے تم نے خواہ مخواہ رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سامنے جھوٹ بولا۔ جس کی وجہ سے  
وہ تم پر ناراض ہیں۔ میں نے کوئی جواب نہ دیا

پھر سورہ منافقوں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی  
پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور  
فرمایا۔ اسے زید اللہ کے چچے کا گویا۔

اس واقعہ سے روز روشن کی طرح ثابت  
ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا۔

مگر جرائی کی بات ہے کہ یہ عقیدہ نام کے

فانح قادیان۔ لودائے بادشاہ آخری فیصلہ کی سدا و خیر نفع انسان۔ قیمت ہر پرچہ۔ بیچو بالحدیث



## فتاویٰ

س ٨٨: { عروبتا ہے کہ اب بھی آنت قرآنی فاقتلوہم حیث تفتنموہم پر عمل ہو سکتا ہے؟ جواب دیں۔ ایک خیر مارا ہویش ج ٨٨: { بے شک عمل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ امام وقت موجود ہو۔ کیونکہ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ اِنْبِثْنَا مَلٰٓئِكًا تَحٰثُّ اَتۡلٰی فِی سَبۡیِلِ اللّٰهِ۔ اس کے علاوہ حدیث شریف میں صراحت مذکور ہے۔ اَلَا مَامَ تَجۡتَنُّہٗ یَقۡتُلُ مِنۡ دَرَاۡئِمَ۔ یعنی چار اہم تعلیم احکام امام وقت کے حکم کے ماتحت ہونی چاہئے۔

س ٨٩: { نید نے ہندو سے زنا کیا۔ جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا کیا اب یہ لڑکا لڑائی لڑ کر دیک کے ترکہ سے حصہ دار بن سکتا ہے یا نہیں اگر سنا ہے تو کس قدر؟ (سائل مذکور)

ج ٨٩: { حوائج زانی کا وراثت نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے الولد للفراش والحجر لعمامہ۔ لہذا اگرچہ نامک کا ہوتا ہے زانی کے لئے نکاح کی سزا سنگسار ہے۔ واللہ اعلم!

س ٩٠: { وضو کرتے وقت دائرہ کے بالوں میں خلال کھنے سے اگر کھڑکھڑایا کرتے ہیں۔ لہذا کھڑکھڑے ہوئے دائرہ کے بالوں کو کیا کرنا چاہئے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟ (خیر مار نمبر ١٢٤٩)

ج ٩٠: { اس کے متعلق مجھے کوئی خاص حکم معلوم نہیں۔ جو حکم مر کے بالوں کا ہے وہی دائرہ کے بالوں کا ہے۔ اللہ اعلم!

س ٩١: { ہندو کا عقد زید کے ہمراہ صغیر سنی میں ہوا۔ ہندو مذکورہ عرصہ ایک برس کا ہو چکا ہے کہ بائو ہو چکی ہے اور زید مذکورہ چار پانچ برس کے بعد بائو ہو گا۔ ہندو ہر چند نکاح فسخ کی درخواست اپنے چچا سے کرتی ہے اور زید کے

ولی سے بھی کہتی ہے کہ ہم کو خلاصی کر دو تو زید کا ولی کہتا ہے کہ پانچ سو روپیہ جو زید کی شادی میں خرچ ہوا ہے۔ تب ہندو جواب دیتی ہے کہ نہ تو مجھ کو نکاح کا علم ہے نہ پانچ سو روپیہ خرچہ وہ ہر کی ہم کوئی چیز دے سکتے ہیں۔ اگر خلاصی کر دو تو بہتر نہیں تو میں دوسرے سے عقد کر لوں گی۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ حکم شریعت و گورنمنٹ کے قانون کی روش سے لڑچہ و چچہ و دیگر کے کہیں دوسری

جگہ ہندو مذکورہ اپنی مرضی سے عقد کرے تو شریعت و قانون انگریزی میں مواخذہ نہیں ہوگا۔ چونکہ زید کا ولی طلاق دیتا نہیں تو کب تک ہندو معلق رہیگی۔ (خیر مار نمبر ١١٤٩)

ج ٩٢: { صورت مر مر میں لڑکی کا نکاح نابالغی میں ہوا ہے۔ بلوغت کے بعد اسے فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ حدیث میں آیا ہے البکر لتمام فی نفسها۔ ابو داؤد کی روایت میں ہے یستأذنها ابوہا۔ ان سے

## منفردات

رویداد جلسہ انجمن محمدیہ شوالہ کا پانچواں سالانہ جلسہ بتاریخ ٣٠۔ اپریل و یکم مئی ١٩٥٠ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد ابو القاسم صاحب بنارس، قاری احمد سعید صاحب بنارس، مولانا عبدالغفار صاحب حسن و مولانا عبدالحمید صاحب دھولپوری و مولوی محمد ابو الخیر صاحب پٹنہ جلدی و مولانا محمد اسماعیل صاحب پربواری، قاری عبدالوہاب صاحب بنارس نے تشریف فرما ہو کر اپنے اپنے مواظبت حسنہ شرکائے جلسہ کو متغیض و معظوظ فرمایا۔ آخری اجلاس میں انجمن و مدرسہ کی رویداد سالانہ سنائی گئی کہ مولانا محمد شفیع صاحب انصاری مثنوی برابر درس قرآن دیتے ہیں عورتیں بھی بکثرت شرکت فرماتی ہیں لہذا چھپ چھپ بھی کافی عورتیں آتی ہیں۔ مزدورت ہے کہ ان کے لئے جگہ اور وسیع کی جائے۔ نیز تبلیغی دورہ مقامات ذیل میں کیا۔ ١۔ پرتاب گڑھ و دیپ پور ضلع پرتاب گڑھ۔ ٢۔ کڑا ضلع پرتاب گڑھ۔ ٣۔ خاجنجان پور ضلع پرتاب گڑھ۔ ٤۔ باگی ضلع الہ آباد۔ مولانا مذکور جب سے یہاں آئے جماعت میں بہت کچھ ترقی ہوئی اور آئندہ بہت کچھ ترقی کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے۔ اور چند طلباء عربی کے بھی تعلیم پار ہے ہیں اور ان کے جملہ اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔ (دعائی) عبدالرؤف سرپرست انجمن و مدرسہ فیض العلوم شوالہ ضلع الہ آباد۔ (دعائے اشاعت فن و دھول)

ضرورت رشتہ: بنیاد نیک و صالح رشتہ رشتہ رشتہ کی ضرورت ہے عقیدہ اہل حدیث یونان لازمی ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ پتہ ذیل پر مفصل خط و کتابت کریں۔ ١۔ پتہ۔ ایس۔ ایم۔ حسن۔ جی۔ ٹی۔ روڈ لودھیانہ (پنجاب) مولوی عبداللہ صاحب رحیم آبادی جماعت اہل حدیث چھوڑا ضلع بالاسو کی بابت لکھتے ہیں کہ ١۔ چھوڑا ضلع بالاسو کی جماعت کی حالت جس قدر ناگفتہ بہ ہو چکی ہے اب بفضلہ تعالیٰ اسی قدر قابل ستائش ہو گئی ہے بلکہ روزاً ترقی پذیر اور رہہ اصلاح ہے۔ اللہ عز و جل دفعہ۔ یہاں فی الحال نوخیز لڑکوں کی ایک جمعیت الصلوٰۃ چھوڑا قائم ہے جس کے پانچ نصب العین ہیں۔ ١۔ نماز کی بلکہ جماعت کی پوری پابندی۔ ٢۔ فیشن نہ رکھنا۔ ٣۔ ڈاڑھی نہ منڈانا۔ ٤۔ شے کے نیچے کپڑوں کا استعمال نہ کرنا۔ ٥۔ صداقت و سچائی کو شعار بنانا۔ دیگر ان کے ایک انجمن اسلامیہ چھوڑا بھی مشترکہ قائم ہوئی ہے۔ جس کا نصب العین

م معلوم ہوتا ہے کہ استیذان لڑکی کا حق ہے۔ نابالغی میں وہ اس کی عمل نہیں شریعت نے یہی حق اسکو بعد بلوغت دیا ہے۔ خرچہ لڑکی کے ذمہ کوئی نہیں ہوگا باقی عدالتی کاروائی قانون و افوں سے دریافت کیجئے۔

محمد سعید اراکندہ کی "تاریخ ترقی دیکر ترقی پیمانہ پر پہنچا اور آپس میں افغانی و اتحاد اور انصاف المومنون اخوة کے ماتحت زندگی بسر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ دیکھا شدہ رحم آبادی) (درد اعلیٰ فریب زندہ



بکرا - مولانا محمد اویس دیوبندی رحمہ اللہ کے حالات و غیرہ - جلد ۱۲ - صفحہ ۱۰۷

شروع نہیں ہوئی۔ سوڈن کے ایک اخباری  
خانیہ نے اذادہ کیا ہے کہ گذشتہ چار ہینوں  
میں کم از کم ۱۲ لاکھ جرمن روپے کی ضمانت لٹا دی  
ہو بلاک زخمی اور گرفتار ہوئے ہیں۔ نیز ۱۵  
ہزار جرمن ہوائی جہاز روسی محاذ پر اب تک  
تباہ ہو چکے ہیں۔ اور اس انداز سے کے مطابق  
روس سے جنگ شروع ہونے سے اب تک  
۲۵ لاکھ سے زائد جرمن ہلاک زخمی یا گرفتار  
ہو چکے ہیں۔ گذشتہ چار ہینوں میں روسیوں  
نے فوج کے ۵۰ ہتھیار تیار کر لئے ہیں  
جو کیل کانٹے سے پوری طرح لیس ہیں اور  
بٹلر کے بڑے جیلے کا انتظار کر رہے ہیں۔  
یکم مئی کو سٹالن نے ایک فوان کے ذریعہ  
شرش فوج کے تمام بحرئی اور برقی ہیا دون  
سیاسی کارکنوں، چھاپہ مار دستوں، کسانوں  
اور مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ  
رفیقو! جرمنی کے ساتھ جنگ کے دوران  
میں یہ ہمارا پہلا نیم مئی ہے۔ ہم نے گذشتہ  
دس ہینوں میں دنیا پر اپنی طاقت کا اچھی طرح  
منظاہرہ کیا ہے۔ آج جرمنی کی فوجی طاقت  
دس ماہ پہلے کی بنسبت کہیں زیادہ کم ہے۔  
یہ جنگ جرمن کے لوگوں کو دن بدن مایوسی  
کی طرف لے جا رہی ہے۔ ان میں سے لاکھوں  
آدمی قربان کئے جا چکے ہیں۔ اور لاکھوں بھوک  
اور افلاس کا شکار ہو رہے ہیں، ان لوگوں کو  
اب اپنی شکست کا زیادہ سے زیادہ احساس  
ہو رہا ہے۔ اور اب وہ اس بات کو دن بدن  
زیادہ وضاحت سے سمجھ رہے ہیں کہ ان کی نجات  
اسی صورت میں ہے کہ وہ ہٹلر اور گوئرنگ کی  
چندال چوڑی کے نیچوں سے اپنے ملک کو آزاد کریں  
آئے چکر سٹالن نے بیان کیا کہ  
ہم انصاف اور آزادی کے تحفظ کے لئے  
رہ رہے ہیں۔ مخرج فوج کے جسموں کے  
مقابلہ شکست ہونے کے دعوے کو باطل باطل

کر کے رکھ دیا ہے۔  
سٹالن نے یہ بھی کہا کہ ابھی اور ملت لڑائیاں  
ہونگی مگر انجام کار میدان ہمارے ہاتھ رہیگا۔ دشمن  
کے فوجی ذخائر ختم ہو رہے ہیں اور ہمارے بڑے  
رہے ہیں۔ ہم جرمنی کی طاقت کو ختم کر کے دم لینگے  
آخر میں آپ نے نذر دار الفاظ میں  
اپن ملک سے اپنی کی کردہ سنگسار میں جرمنی کو  
مکمل طور پر شکست دیدیں۔  
**جرمنی پر بیماری** | جرمنی اور متبوعہ یورپ پر  
برطانوی جہازوں کی بیماری اس بختے ہی نہایت  
کامیاب رہی۔ ۵ مئی کی رات کو سکوت کے  
کارخانوں کی پھر خبر ملی تھی۔ اس سے پہلے ۲۰  
اپریل کو رائیل ایر فورس کے بمباروں نے پیرس  
کے نزدیک گوڈو رچ کے ریز کے کارخانوں اور  
نوم اون کے انجن ساندی کے کارخانے پر  
شدید بیماری کی تھی۔ ٹرائڈ ہم پر پہلا فوجی بیماری  
سے وہاں کے باشندوں میں سخت گھبراہٹ پیدا  
ہو گئی ہے۔ "غیر یاد رکھنا" کے ایک مراسلہ  
سے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی بیماری کی راستہ  
میں سات اور آٹھ ہزار کے درمیان لوگ ہلاک  
ہوئے ہیں اور اس بیماری سے برلین میں عام  
بے چینی پیدا ہو گئی ہے، لوگ پوچھ رہے ہیں کہ  
ہماری بیماری کب آئیگی؟  
برطانوی بمباروں نے ڈلینڈ اور ناروے کے  
ساحل پر چند جرمن جہازوں کو بھی ہونگ نشانہ بنایا  
اور کیک کی جہاز سازی ۱۵ اپریل میں امریکہ کے  
جہاز ساز کارخانوں نے جہاز سازی میں سرعت کا ایک  
نیاریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ سنگسار کے چھ ماہ  
ہینوں میں ۱۰۴ ہتھیار جنگی بیڑے میں شامل  
کئے گئے۔ یہ تعداد سنگسار کے تمام سال کی پیداوار  
سے زیادہ ہے۔ صرف اپریل میں ۵۵ جہاز سمندر  
میں ڈالے گئے۔ اور یہ تعداد جنوری کی تعداد سے  
وہنی ہے۔

(رہیہ متفرقات)  
**قیام انجن** | قلعہ شویاں جنوبی کشمیر اہل حدیث  
کا برا نام کر رہا ہے۔ الحمد للہ اب یہاں انجن اہل حدیث  
متحکم طریقہ پر قائم ہو گئی ہے۔ کارکن حسب ذیل افراد  
مقرر ہوئے ہیں۔  
(۱) خواجہ عبدالعزیز کوٹے صاحب سرپرست انجن  
(۲) خواجہ غلام محمد صاحب دائیں صدر  
(۳) عبدالعزیز صاحب بٹ جنرل سیکرٹری۔  
انجن اہل حدیث شویاں قائم ہونے کے وقت  
مبلغ بیٹے چند جمع ہو گیا جو کہ باختر رسید حضور  
میں صاحب خود اپنی سبوا لیا گیا۔  
(راؤ) غلام محمد دائیں صدر انجن  
**انتقال مرطال** | میری خالہ جو کہ صوم و صلوٰۃ کی  
مدد و رہ پابند مودہ غلام شہید اب میں انتقال فرمائی  
انامہ! مرحومہ لڑکیوں کو مدت پڑھاتی تھیں ناظرین  
دیئے مغفرت کریں۔ دینی ۱۰۔ محمد ابو الحسن  
پر روائی مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس  
**غریب فنڈ** | از فتویٰ فنڈ کے سابقہ بزمند  
اور بھائی ایڈز اسٹائل شہید محمد کرم لاہور سے  
علقہ محمد خان چلیاوالہ جیلہ میں علاقہ کے نام  
ایک سال اور علاقہ کے نام آٹھ ماہ کے لئے اخبار  
جاری کیا گیا۔ بزمند شہید رابعہ سائیں ابھی پانچ  
ہیں۔ اور باب کرم مدد و خیرات کرتے وقت اس  
فنڈ کی طرف بھی خیال رکھ کریں۔  
**مصنایں آمدہ** | ملٹی محمد خان گوندل ۲ عدد  
مولوی محمد ابو الفی صاحب ۲ عدد فخر الاسلام  
مصنایں غیر مقبولہ | آذر۔ یا ہما الذی  
جاہد الکفار۔ ایک مخاطب یا تحریف۔ خلا کا  
بیٹا اور توحید باری تعالیٰ ہمارے ہی ہیں ہر ماہ  
کیسے کیسے۔ عیسائی دوستوں سے چند سوال۔  
کیا دنیا قدیم بالوہ ہے۔ کیا آریہ سماج  
آتشک ہے؟  
**الحدیث کے ہی خواہوں** | لائق ہے کہ حدیث کی  
کا وسیع اشاعت میں خوب کوشش کریں۔



# میری شہادت

محمد قمر الدین صاحب حدیث و ہزار ذخیرہ اہل الحدیث  
 حضرت مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ دینی، جناب کے  
 ہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیاں منگواياں گئیں  
 حیدر آباد ہوئی۔ اب آدھ سیر مسجد میں۔ (۱۰۴) اپریل ۱۹۱۲ء  
 منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان  
 پھر پراگش دی میدان ایلچنی امیر

حضور خدا اس حدیث و ہزار ذخیرہ اہل الحدیث  
 حضرت مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ دینی، جناب کے  
 ہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیاں منگواياں گئیں  
 حیدر آباد ہوئی۔ اب آدھ سیر مسجد میں۔ (۱۰۴) اپریل ۱۹۱۲ء  
 منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان  
 پھر پراگش دی میدان ایلچنی امیر

## تازہ ترین شہادت

جناب راؤ عبدالواسع خاں صاحب گیرڈی  
 "میں عرصہ دراز سے آپ کے یہاں سے مومیاں  
 منگوا رہا ہوں اور مریضوں کو تقسیم کرتا ہوں۔ جبکہ  
 استعمال کرانی خدا کے فضل سے آرام ہو گیا۔ بہت  
 ہی زیادہ مفید ثابت ہوئی۔ واقعی قابل ترین ہے  
 ایک چھٹانک اور ار سال فرا کر مشکور فرمائیے۔"  
 (۱۰۴) اپریل ۱۹۱۲ء

جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ دینی، جناب کے  
 ہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیاں منگواياں گئیں  
 حیدر آباد ہوئی۔ اب آدھ سیر مسجد میں۔ (۱۰۴) اپریل ۱۹۱۲ء  
 منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان  
 پھر پراگش دی میدان ایلچنی امیر

# میری شہادت

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب  
 شکایت ہوتی ہے تو دیر بعد دوسری جاتی ہوئی دوا میں  
 استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت  
 کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں خرابی  
 لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا  
 نہیں کرتا۔ بلکہ دوسرے علاج بدل دیا  
 جاتا ہے جو اس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔  
 اگرچہ آپ کے عزیز یا دوست کو آنکھوں کی  
 کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی میرے  
 کا سرمد بطور نمونہ صرفہ ڈاک بھیج کر منگو لیجئے۔ جو  
 آنکھوں کی جلد امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا  
 ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمد کی خوبیاں  
 بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر دیتا منگو کر صحت  
 حاصل کیجئے۔ ڈاک انداز چالیس سال سے یہ سرمد  
 بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ  
 سفید پستے موموں، دھیرے کا مرکب، دس روپیہ تولہ  
 قسم اوسط مجبوراً دھیرے دو گربش قیمت ادویات  
 کا مرکب پا چھ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیرا ہندوستانی  
 میرے کا سرمد ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی  
 اکسیر دلائی دوا میں ہیں۔  
 پتہ۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیوٹارینی  
 سمبھلی دروازہ ۵۵۔ شہر مراد آباد۔ یو۔ پی

## ضرورت امام و خطیب

پہاں کے ایک مشہور نصیب کی جامع مسجد اہل حدیث  
 کے لئے ایک عالم با عمل، خوش الحان، مستند اور  
 خوش بیان مقرر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب زیادت  
 دینا جائیگی۔ درخواست کنندہ حضرات اپنی عمر بھی نہیں  
 خط و کتابت کا پتہ۔ زبدۃ الخبا، حکیم  
 مولوی عبدالرحمن خلیل نظام آبادی  
 قلعہ دیدار سنگھ۔ ضلع گجرات، پنجاب

# قابل مطالعہ کتابیں

کتاب الروح ابن قیمؒ۔ عذاب قبر و  
 روح کی حقیقت کو ایسے طریق سے بدلائل عقل و  
 نقل ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی حقیقت  
 ایک روپیہ چار آنے میں

## دوا شامینا چاہئے ہو یا دلی؟

غزالیؒ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے  
 مولوی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ  
 سکتا ہے۔ علم گیسٹری۔ سحر، طلسم و کرامت وغیرہ  
 پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت پچھ

## الترغیب والترہیب

امام عبدالعظیم  
 صاحب حدیث، ہر موعود فعل کی ترغیب اور موعود  
 کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب  
 و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت پچھ  
 امام رازمی کی مشہور کتاب ستنی  
 ستنی کا اردو ترجمہ۔ ساتھ علوم کے بعض  
 مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت پچھ

## العقل والنقل

مولف مولانا شبیر احمد صاحب  
 تراویں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح  
 میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۰  
 کائنات روحانی روحانی موعودیات کو پرا  
 کرنے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۵

## حیات المسلمین

رسالہ بنام مسلمانوں کی  
 دینی و دنیوی بہبودی کا  
 حال درج کیا ہے۔ جس کا مطالعہ بہت مفید ہے  
 قیمت صرف آٹھ آنے ۸  
 نوٹ۔ محصول ڈاک جلد کتب کا ہندو خیردار ہوگا۔  
 پتہ کا پتہ۔ منیر دفتر الحدیث امرتسر

مختلفات سرگزا۔ رزاقہ قیوان کے اختلاف کا بیان

کتاب تفاسیر و احادیث

تفسير القرآن بكلام الرحمن مؤلفه مؤلفه

در مجلد اول نمبر ۳۵۲



ایک ہی وقت میں

ہجرت و این نیست۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امر سے شائع ہوتا ہے۔

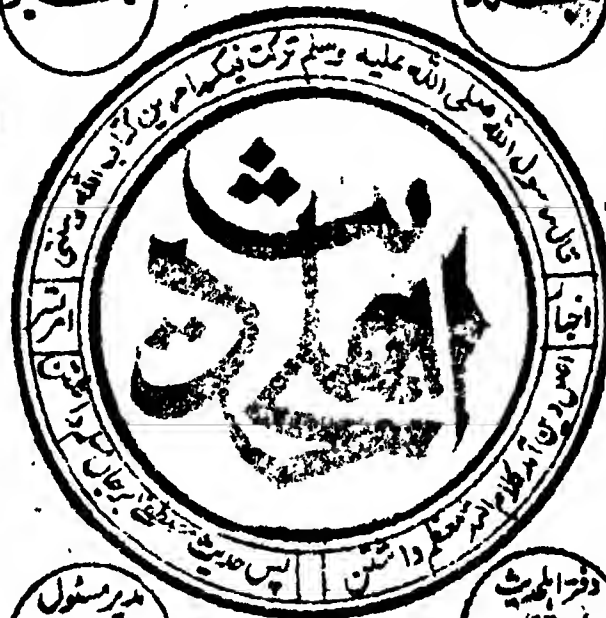
## اغراض مقاصد

۱۔ دین اسلام اور مکتبہ نبوی علیہ السلام کی شاعت کرنا۔  
 ۲۔ مسلمانوں کی عقائد اور جماعت اہل سنت کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا۔  
 ۳۔ گرفتار اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی بحالداشت کرنا۔  
 ۴۔ قواعد و ضوابط قیامت پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت۔  
 ۵۔ جواب دہی کے جوابی کارڈ یا گتے تیار کرنا۔  
 ۶۔ مہمانین و مسافر پر احسان و خدمت کرنا۔  
 ۷۔ جس جہاد سے نوٹ لیا جائے گا وہ جہاد ہوگا۔  
 ۸۔ میرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونے

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۲۱



## شرح قیمت اخبار

دایان ریاست سے سالانہ غلہ  
 ریاست جاگیر داران سے ۱۰ روپے  
 غلام خسرہ داران سے ۵ روپے  
 اہل برما سے سالانہ ۱۰ روپے  
 مالک غیرت سے سالانہ ۱۰ روپے  
 اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
 ہندو خط و کتابت ہر ہفتہ ۱۰ روپے  
 جلد خط و کتابت وارسائی زر غلام  
 مولانا ابوالوفا ثناء اللہ دہلوی لکھنؤ  
 مالک اخبار الحمدیت امرتسر  
 ہونی چاہئے۔

مدیر مسئول  
 ابوالوفا  
 ثناء اللہ

تایخ اجراء ۲۲ شہان ۱۳۴۱ھ  
 ۱۳ نومبر ۱۹۲۲ء

دفتر الحمدیت  
 امرتسر  
 چوک گڑھی بھلی

## امرتسر

۶ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء

یوم جمعہ المبارک

## فہرست مضامین

تظم دسمل سے خطاب، - - -  
 انتخاب الاجلار، - - -  
 دین اسلام واقعی آخری دین ہے، - - -  
 قادیانی مشن دقادیانی کی دوسری - - -  
 زبردست پیشگوئی، - - -  
 دین فقرہ اہقرآن کی شکل میں، - - -  
 ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق، - - -  
 قنوت نازلہ، - - -  
 انامہ، - - -  
 متن، - - -  
 شہادت، - - -

## مسلم سے خطاب

غور کر مسلم! حق سائل کو کس نے کر دیا  
 تین سو اور ساٹھ بت کو خاص بیت اللہ میں  
 تھے تمدن میں جو کیتا ماہران علم و فن  
 سو رہے تھے مدتوں سے خواب غفلت میں پر  
 ہاں ہی اسلام تھا ہشیار جس نے کر دیا  
 سوئے والے کو سدا بیدار جس نے کر دیا  
 مفلس اور گنگال کو زردار جس نے کر دیا  
 لات و عزتی نامہ کو اور منات دھسکر کو  
 ماسوی اللہ سے سب کا تعلق توڑ کر  
 ہاں عرب کے ایٹوں اور سارباؤں کے لئے  
 ہے وہی اسلام براب وہ مسلمان نہ رہے  
 ہے وہی قرآن لیکن اہل قسرت نہ رہے

پیشکش کر دی ہے، یہ کتاب چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ جو جو کارائی کاغذ کے ساتھ قیمت دیا کر دی گئی ہے۔

پیشکش کر دی ہے، یہ کتاب چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ جو جو کارائی کاغذ کے ساتھ قیمت دیا کر دی گئی ہے۔

محکم دکنی | کنز المبرات | صنعت کے پاس ہی گھر عہدہ جو آخر ہو گئی ہو، ادھر شائع ہو، کاغذ شمارہ رہا تھا، حکم طاعت کے کہ صنعت نے اسکا

# انتخاب الاخبار

(۱۸۰) غنی جنگ

گزارش کی اطلاع ہے کہ چلے مئی کی درمیان رات کو کراچی سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر شہزادہ آدم اور لود پروال کے درمیان پنجاب میل کو حادثہ پیش آیا۔ انجمن کے ایک رکن کے ایک دوست نے لائن سے یہ خبر آکر مکرانے مکرانے ہو گئے۔ انجمنی بیان کے مطابق یہ شخص اس وقت ایک دفعہ پورے ہوئے تھا۔ حادثہ ڈاکوؤں کی کارروائی کے نتیجے میں وقوع ہوا جنہوں نے مسافروں پر گولیاں چلائیں اور ان کو مار ڈالا۔

لندن کی اطلاع ہے کہ فارکوف پر روسیوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور مذاہلوں نے فارکوف کے کئی ایک مفادات پر قبضہ کر لیا ہے۔ لندن کے لارڈ میرٹھ ایک لاکھ پونڈ کی رقم و شراٹے ہند کو ہندوستانیوں کی اطلاع کے لئے ارسال کی ہے جو جنگ زدہ علاقوں سے ہمالیہ کر ہندوستان آئے ہیں۔

پہلے ہندوستان میں صرف ۲۵ فیصدی انگریزی دیا گیا تھا۔ اب آج کل ۹۵ فیصدی تیار ہوتی ہے بلکہ ہسپتالوں میں کام آنے والے بعض اوزار بھی تیار ہوجائیں گے۔ بنگال گورنمنٹ نے جوڑا اور بردوان کے اضلاع میں سپیشل عدالتیں قائم کر دی ہیں جو جنگ کی صورت میں امن و امان میں عمل کرنے والوں کے مقدمات کی فوری سماعت کر کے سزائیں دیں گی۔

لندن کا سرکاری اعلان ہے کہ اپریل میں دشمن کے ہوائی حملوں سے برطانیہ میں ۹۳۸۰۰۰ اشخاص ہلاک اور ۹۵۸۰۰۰ مجروح ہوئے۔ جنگی تیاروں کے سلسلے میں برطانیہ کا خرچہ ۱۵ کروڑ روپیہ روزانہ ہے۔

روس و جاپان میں ٹھکانے کے روس و جاپان کے مابین جنگ ضرور ہوگی جس میں انجمن کا جاپان کو شکست ہوگی۔ آج تک اس مبصر کی کئی ایک سیاسی پیشگوئیاں امریکا کے ساتھ ہوئی ہیں۔

شنگھائی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپان کے ہمارے انجنوں والے بیمار ہوائی جہاز کو شنگھائی میں ہندوستانیوں نے ڈھیر کر دیا۔

## امتحان کا وقت ہے

آج کل جو بدترانی و تباہی کا غڈ اخباری افواہ کا دور اکرنہ بدعت مشعل ہو رہا ہے۔ اسے وقت میں ہی خواہ حضرات اور معاونین کوام سے اس کی جاتی ہے کہ اپنے اس دیرینہ خادم کو عزیز قدم سے بچائیں۔ خود خریدار حضرات بلا یاد دہانی قیمت اخبار روانہ کر دیا کریں۔ جلد سے اپنے اے مہبت کم طلب کریں اور وہی بیٹے منگوانے والے حضرات وہی کی واپس نہ کیا کریں کیونکہ ایسے نقصانات باعث تکلیف ہوتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ سے دعا ہے فرمائیے کہ وہ اس اجلا کو جلد از جلد فراموش کرے۔

انبار الہدیہ کی اصل ضخامت بیس صفحات سے۔ مگر آج کل گرائی کا غڈ کی وجہ سے بشکل پارہ پھاڑا ہوا ہے۔

پنجاب میں جنگی اغراض کے فائد میں، جنگ سے متعلقہ دوسرے کاموں میں جنہوں کی میزان ایک کروڑ روپے کے قریب پہنچ گئی ہے۔ نیویارک کی اطلاع ہے کہ امریکی میں چین کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم ہے۔

اعلان کیا ہے کہ ساتھ لاکھ روپے کی مالیت کی اور طبی امداد کا سامان مغربی چین کو بھیجا جائیگا۔ نئی دہلی کے ایک اطلاع منظر ہے کہ ہمارے ہاں فوج ایسی جگہ پہنچی گئی ہے جہاں ان کے محصور ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ جاپانیوں نے چین کو کئی دفعہ محصور کیا۔ شنگھائی کی مگر کام نئی دہلی کا ایک اعلان خبر ہے کہ مغربی نے کلک ٹانگ کے شہر سے جاپانیوں کو نکال دیا ہے۔ اس موقع پر ایک ایک اخباری حکم ہے۔

دہلی کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ چینی فوج کے چھوٹے چھوٹے دستے ہمارے روڈ کے سر طرف لڑ رہے ہیں اور ہمارے فوج شروع کر چکی۔ جنگ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہر ماہ میں جاپانی فوجوں کے چھپے چھپے دستے ہمارے اور لاشیو نیز ہماو اور ہیکیانگ کے درمیان جاپانیوں کے آمد و رفت کے سلسلہ کو روک رہے ہیں۔

پنجاب کے ہندوستان کے ہندوستان کے گندم کے مشورہ سے ۹ لاکھ ٹن گندم اس کا آٹا وغیرہ بنائے باہر بھیجا منظور کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ پنجاب کی گندم کے لئے ہے۔

پہلیں ہزار ٹن گندم حکومت خود خرید کر بھیج گئے۔ کی قلت محسوس ہونے پر ملک کو دی جائے گی۔

جنگی خبریں ہندوستانیوں کی مفصل سوانحی۔ قیمت ۵۰ پے۔ میرا اخباری دفتر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہل بیت

۶ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ

## دین اسلام واقعی آخری دین ہے

بہائیوں کے رسالہ پیمبر و ہدیٰ بابت اپریل ۱۹۷۱ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخیوں مرقوم ہے۔

کیا دین ناقابلِ تغیر یا آخری ہر کتاب ہے؟  
اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ہاں ہو سکتا ہے۔  
اس مضمون کو لکھنے والی ایک محترمہ قانون ہے۔ جیسا کہ  
امام شیریں لوجہء مرقوم ہے۔ اس مضمون کا مختص  
محب لیل ہے۔

دین کی حقیقت یہ ہے کہ خدا کی رحمت اور عظمت  
کا سکہ انسان کے دل پر بٹھایا جائے تاکہ انسان کے  
دل میں صفاتِ الہیہ پوری طرح جلوہ گر ہوں۔ اس  
حقیقت پر جب کبھی رسم و رواج غالب آتا رہا  
ہے تو خدا نہیں کو پہنچ کر اصل حقیقت واضح کرتا  
رہا ہے۔

پھر اس مضمون سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اسی طرح  
ہر نبی کے بعد مددِ مرانی آتا رہے گا اور کوئی دین  
آخری دین نہیں ہو سکتا۔

واقعہ محترمہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

”جب کبھی بھی ایک نئی روحانی قوت انسانوں  
کی زندگیوں پر مؤثر ہوتی ہے تو یہ قوت ایک  
سچا دین ہوتی ہے جس کی ہم سب کو عزت

کرنی چاہئے۔ اور جب کوئی دین فقط رسوم  
و رواج کا ایک بندل بن کر رہ جاتا ہے تو وہ  
دین اپنا اصل عمل کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔  
دین کا اصلی مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں  
خدا کی ہستی کا یقین پیدا کیا جائے۔ ان میں  
مشیتِ الہی کے سامنے تسلیم ہونے کی فعلیت  
پیدا کی جائے اور خدائی اخلاق و صفات کے  
ذریعے لوگوں کو زندہ کیا جائے۔

دین دنیا میں محض اتفاقاً پیدا نہیں ہوتا  
یہ روحانی طور پر ارتقاء انسان کے  
غیر منقطع سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ جب کبھی ایک  
دین اپنا کام پورا کر چکتا ہے تو فوراً دوسرا  
دین ظاہر ہو جاتا ہے اور اپنے ساتھ امید  
اور اطمینان کا پورا پیمانہ لاتا ہے۔ روحانی  
قوت سے بھرپور ہوتا ہے۔ جس سے وہ اپنے  
ماننے والوں کی زندگیوں کو نئے سانچوں میں  
ڈھالتا ہے اور انہیں دوبارہ حیوانی غارتوں  
کی طرف رجوع کرنے سے روکتا ہے۔

بنیادی طور پر تمام دین ایک ہیں حقیقت  
بھی یہی ہے کہ حق مختلف اور متعدد نہیں ہو سکتا  
تمام انبیاء اور اولادوں کا مقصد ایک تھا۔

کسی ایک نبی یا اولاد کی مدد سے نبی یا اولاد  
سے دشمنی نہ تھی۔ خدا کی عبادت اور بندہ کی  
محبت سب میں ایک سی تھی۔ اور کامل انقطاع  
کے سبب ان کی زندگیوں، انسان میں صفات  
انہی کے جلوہ دکھانے کی پاک و صاف آئینوں  
کی مانند تھیں۔

مجھے مجھے نوع انسانی ترقی کرتی جاتی ہے  
یہ نئے اور اعلیٰ درجے کے سمجھنے کی استعداد حاصل  
کرتی جاتی ہے۔ جوں جوں اس کی استعداد  
لگاتار بڑھتی جاتی ہے تو نئے و نئے وقتاً  
اس کی روحانی زندگی کے اصول پر عمل کرنے  
کی یقینیت کم ہوتی جاتی ہے۔ گویا عمل اور دین  
کا ایک سلسلہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ  
پیش کی رہے گا۔ اپنی انتہائی حد تک پہنچ جاتا  
ہے تو خدا کا پیغامبر ظاہر ہوتا ہے تاکہ وہ انسان  
کے کچھ ہوئے دلوں کو دوبارہ چلا کر لے۔

جس سے ان میں صفاتِ الہیہ کے اندک احساس  
قبول کرنے کی قوت پیدا ہو۔ ہر ایک بڑے  
دین کے بانی نے اپنے ماننے والوں کو آگاہ  
کیا۔ اس نے انہیں رجعت کا دوبارہ آئے کی  
خوشخبری دی۔ اور انہیں نصیحت کی کہ جب  
کبھی حق دوبارہ ظاہر ہو اسے قبول کرنا۔  
یہ بھی کہا کہ حق کا دوبارہ ظاہر ہونا ضروری ہے  
کیونکہ دین کا رسوم و رواج بن جانا اور بگاڑنا  
انسانی خواہشات نفسانی کا مجموعہ ہو کر رہ جاتا  
لازمی ہے۔“ (پیامبرِ ہدیٰ بابت اپریل ۱۹۷۱ء  
صفحہ ۱۰۹)

المجدد شیخ ابراہیم جو کچھ لکھا ہے اس پر بحث  
کرنے کی ضرورت نہیں ہے نہ اس کو تسلیم کرنا نہیں  
مضر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم بھی یہی ہے  
جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ قَدَّمْنَا الْآيَاتِ الْبَیِّنَاتِ  
مِنْ قَبْلِكَ وَآيَاتُكُمُ الْآلَاءُ  
الرِّیَاقِ (۱۹ ع) ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو

اسلام اور مسیحیت  
میں کی تین کتاب کا زمانہ شک و گمان  
ہو گیا ہے۔





## قادیانی مشن قادیانی نبی کی دوسری زبردستی پیشگوئی

انبار الفضل میں ایک سلسلہ مضمون جاری

ہوا ہے جس کا عنوان ہے "قادیانی نبی کی دوسری زبردستی"۔ حضرت مسیح موعود کی تین زبردست پیشگوئیاں تھیں: پیشگوئیوں میں سے پہلی پیشگوئی داسانی تخلص والی کا ذکر اہلحدیث کی گزشتہ اشاعت مورخہ ۱۵ مئی میں ہو چکا ہے۔ آج ہم دوسری پیشگوئی پر نظر کرتے ہیں۔ اس سے مراد وہ پیشگوئی ہے جو مرزا صاحب نے ڈپٹی عبداللہ آختم علیا کی منافی کے متعلق کی تھی۔ اس پیشگوئی کی تقریب یہ ہوئی تھی کہ مئی ۱۸۹۷ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کا مباحثہ عیسائیوں سے پندرہ روز تک ہوتا رہا۔ اس کے اخیر میں مرزا صاحب نے اپنا الہامی حربہ چلاتے ہوئے اعلان کیا کہ آختم پندرہ ماہ کے اندر بسزا کے موت ماویہ میں گرایا جائیگا۔ (دجنگ مقدس)

یہ میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۷ء کو ختم ہو گئی۔ چنانچہ چھٹی ستمبر کو لدھیانہ سے ایک نظم شائع ہوئی۔

جن نگہ چیلے آؤ شاعر یہ تھے  
غضب تھی تجھ پہ سنگر چھٹی ستمبر کی  
یہ نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی  
اس پیشگوئی کا کذب نمایاں ہونے کے بعد مرزا صاحب نے جتنے عذرات تراشے تھے ان سب کے جوابات ہم نے رسالہ "الہامات مرزا" میں دیئے ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ الفضل کے نامہ نگار نے اس بحث کو پھر سے چھیڑا ہے۔ اس لئے ہم اس کا مختصر جواب دیتے ہیں۔ نامہ نگار مذکور نے کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ اسی مغالطہ اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ قیمت ۱۲ پے ۱۔ بیچر دفتر الہدیٰ امیر

ہے۔ جس سے مرزا صاحب نے چکے تھے۔ کیسے عمدہ انداز میں لکھا ہے کہ

ڈپٹی عبداللہ آختم کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی کہ چونکہ آختم صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دجال کا لفظ (نمودہا) استعمال کیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مقدر کیا گیا ہے کہ اگر آختم نے اس بات سے رجوع نہ کیا تو وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں ماویہ میں گرایا جائیگا اور اسے سخت ذلت نصیب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی اس پیشگوئی کا آختم پر اس قدر اثر ہوا کہ باوجود اس نے اپنی کتاب "اندر دہ بائبل" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے تھے اور آپ کو نمودہا اللہ دجال قرار دیا تھا۔ لیکن اس پیشگوئی کو سن کر اس پر اتنی ہیبت طاری ہوئی کہ اس نے پھر سے جمع میں اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس نے ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ اور پھر اس کے بعد اس پر اتنا خوف مسلط ہوا کہ اس پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ تک اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ (انبار الفضل مورخہ ۱ مئی ۱۸۹۷ء)

الہدیٰ امیر: ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ اتنی دلیری جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔ جو واقعہ تحریر میں آکر ہلک میں شائع ہو چکا ہے اس کو بگاڑ کر پیش کرنا بکف چراغ دلہشتہ چوری کرنے کا مصداق ہے۔ مضمون نگار نے اس پیشگوئی کی بنا آنحضرت کو دجال کہنا بتائی ہے۔ اس کی تردید کے لئے ہمیں کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب کے اصل الفاظ پیش کر دینا کافی ہے۔ سنئے! مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت آزاد کرنا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزا کے موت ماویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذیل کیا جائے، رد سیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رستم ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا، زمین آسمان تل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹھیں گی (دجنگ مقدس صفحہ ۱۸۷)

الہدیٰ امیر: ناظرین غور فرمائیں کہ اس عبارت میں مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو ڈپٹی آختم کے عقیدہ تشکیث پر مبنی قرار دیا ہے۔ نامہ نگار صاحب اگر اپنا منقولہ جملہ (آنحضرت کو دجال کہنا) مرزا صاحب کی پیشگوئی کے الفاظ میں دکھادیں تو ہم ان کو مبلغ پانچ روپے نقد انعام دیں گے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ جھوٹے غمروں سے یہ مردہ زندہ نہیں ہو گا۔ نامہ نگار نے یہ بھی غلط کہا ہے کہ مباحثہ مذکور کے بعد آختم نے اسلام کے خلاف کوئی لفظ نہیں کہا۔ حالانکہ اس نے اس مباحثہ کے بعد خلاصہ مباحثہ کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا تھا۔ جس میں توحید مخالف کو جھوٹ کی بڑ بتایا۔ اس رسالہ کے اقتباسات ہم نے اپنے رسالہ "الہامات مرزا" میں نقل کئے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پیشگوئی نے مرزا صاحب کو ایسا خائف کر دیا جس کا ذکر اس شعر میں ہے

جواب بحر کو دیکھو کہ کیسا سراٹھاتا ہے  
تکبر وہ غریبی شے ہے کہ فوراً ڈھٹ جاتا ہے

یہ گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی

## اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں

(۱۹)

یہ سلسلہ مضمون الحمد للہ ۲۰ مارچ میں شروع ہوا ہے۔ اب تک اس کے آٹھ نمبر نکل چکے ہیں آج وہاں نمودار ہوتا ہے۔ اخبار الفیہ امرتسر کا معترض نامہ نگار آگے چل کر لکھتا ہے:-

”بن الحسن قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر الحاجم والحجوم۔ رواہ البخاری۔ یعنی حجامت لینے والا اور حجامت کرنے والا دونوں کا روزہ فطرت جاتا ہے۔

خلاف اس کا [من ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم رواہ البخاری

یعنی حجامت کی رسول اللہ نے اس حالت میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے اور روزہ دار بھی تھے۔ (واقفیت، فروری ۱۹۵۸ء)

الحدیث [معترض صاحب نے پہلی حدیث کو دوسری کے خلاف سمجھا ہے۔ اس شبہ کے دو جواب ہو سکتے ہیں۔

پہلا جواب یہ ہے کہ افطر باب افعال سے لفظ باطنی کا معنی ہے۔ باب افعال کے جو خاص

تکلیف صرف میں ملتے ہیں ان میں سے ایک خاصہ داخل فی الوقت ہونا بھی ہے۔ اسی محاورہ میں یہ جملہ مشتمل ہوتا ہے۔ ”اصبحنا وادعی صبح الصلوات“ یعنی ہم صبح کے وقت میں داخل ہو گئے۔ اس حدیث نکتہ کو ملحوظ رکھ کر حدیث افطر الحجام والحجوم کے معنی یہ ہوتے کہ

حاجم اور حجوم افطار روزہ کے وقت میں داخل ہو گئے۔ حاجم ر کھینے لگانے والا اقسام فعل کے سبب اور حجوم ر کھینے لگانے والا ضعف جسمانی کی وجہ سے۔

چنانچہ عی السنہ امام بخاری کے قول مندرجہ

مشکوٰۃ شریف سے اسی معنی کی تائید ہوتی ہے امام مصنف فرماتے ہیں:-

”اے تم صائیاں افطار الحجوم للضعف والحاجم لانه لا یامن ان یصل شی الخا جوفہ بمقتضی الصلازم۔

(مشکوٰۃ شریف باب تشریہ الصوم)

اس عبارت کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ یعنی حاجم اور حجوم دونوں شخص روزہ افطار کرنے کے لیے ہو گئے۔ مگر حقیقت منظر نہیں ہوئے۔

اس جواب کی تائید بخاری شریف کی روایت ذیل سے بھی ہوتی ہے:-

مسئل من انس ابن مالک اکنت مع عمرہون الحجامات الصائم قال لا الا من اجل الضعف بخاری مطبوعہ ہند صفحہ ۲۶۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا تم وہاں روزہ دار کے لئے کھینے لگوانا مکروہ جانتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر ضعف کے خوف کی وجہ سے۔

پس معلوم ہوا کہ معترض کی پیش کردہ دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ محض معترض کے فہم کا قصور ہے۔ ایسے حترضین کو ہم شروع سے مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ حدیث شریف کو کسی ماہر استاد سے پڑھ کر میدان عمل میں آئیں۔ کیوں؟

ابھی درباری کے انداز سیکھو

کہ آساں نہیں دل بھانا کسی کا

موقوفات خفیہ۔ اس رسالہ میں فقہ حنفیہ کے سات مشہور مسائل پر روشنی ڈال کر فقہ حنفیہ کے نوٹ لکھائے ہیں۔ نیز مولانا تقویٰ کے رسالہ اجماع الناجزہ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قیمت گر

لکھنے کا پتہ:- میجر دفتر الحدیث امرتسر

بریلوی مشن

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

بریلوی مشن

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

(لازم قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسر)

مداس سے ایک تاجواہد رسالہ رفیق نکلتا ہے۔ جس کے ایڈیٹر صاحب کا اسم گرامی خاضی

عبدالرحمن صاحب ہے۔ جولائی ۱۹۵۸ء کا پرچم ہمارے پاس کسی دوست نے اسی وقت بھیجا تھا مگر بعض حالات کے باعث یہ پرچم نظر سے اوجھل ہو گیا۔ اس میں رفیع بدین احمد امین بالہر کی حقیقت

کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس پر مضمون نگار صاحب نے غلط فہمی کو ترجیح دلائی ہے کہ وہ بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

دوسرے علماء کرام نے اس پر کچھ لکھا ہو ہمارے علم میں نہیں۔ مگر بحیثیت ناظم جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب ہمیں حق پہنچتا ہے کہ اس پر کچھ لکھیں۔

مضمون نگار صاحب کو یہ تلاش ہے کہ انہیں رفیع بدین احمد امین بالہر کی حکمت سمجھ میں آسکے۔

ان کو مولانا محمد بدوی مرحوم سے بھی کچھ جواب نہ مل سکا۔ بہر حال اب وہ خود ہی ایک نتیجہ پہنچے ہیں جو انہوں نے حوالہ قلم کیا ہے۔ اس بارے میں آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

رفیع بدین اور امین بالہر کی حقیقت یہ مسلم ہے کہ پیغمبر کی کوئی حرکت یونہی نہیں ہوئی کسی نہ کسی سبب کے ماتحت ہی ہوئی۔ پس رفیع بدین کی بھی کوئی وجہ ضرور ہونی چاہئے

وہاں امین اس کا پتہ ہی نہیں۔ قرآن کا حکم یہی ہے کہ نماز میں قرآن پڑھو اور آمین قرآن کا جزو نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جو قرآن کا جزو نہیں ہے اس کو پیغمبر نے نماز میں کیوں ضروری قرار دیا۔ خواہ آہستہ چوبہ

دور سے۔ یہ بات ہم نے مولانا محمد صاحب کی زندگی میں بھی حوالہ رفیق کی نقلی۔ مگر

بریلوی مشن

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

مرحوم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تاہم ان دونوں امور کے متعلق ہمیں جو معلومات بہم پہنچی ہیں ذیل میں درج کئے ہوئے ہیں امید ہے کہ علماء اس پر کافی روشنی ڈالیں گے۔  
**فتح یدین** (۱) اجتہاد اسلام میں کفار و مشرکین جو حق مسلمان ہونے اور آنحضرت کے پیچھے نمازیں بھی ادا کرتے تھے۔ ان میں چند ایسے تھے جن کے دلوں سے نبی کی محبت نہ مٹتی تھی۔ نماز کے لئے حضور شریف کے پیچھے کھڑے ہونے تھے مگر چھوٹے چھوٹے بت بھلوں کے پیچھے رکھے ہوئے۔ آنحضرت کو اہتمام یا دوسرے ذریعہ اس کی خبر نہ ہوئی تو آپ نے دفع یدین کیا یعنی دست مبارک اوپر اٹھائے۔ مقتدیوں کو بھی آنحضرت کی تقلید کرنی پڑی۔ جن کی بھلوں میں بت تھے نیچے گر پڑے۔  
 آئین بالجہر۔ اب انہوں نے بہت چھوٹے چھوٹے بت بنا کر زبانوں کے پیچھے رکھ لئے تو حضور اکرم نے بعد قرات سورہ فاتحہ زور سے آمین کہا۔ ان کو بھی کہنا پڑا۔ منہ کھینے کی دیر ہوئی کہ زبانوں کے پیچھے کے بت گر پڑے۔  
 درنیق مدراس بابت جولائی ۱۸۸۸ء میں  
**ثانی** | سبحانک هذا بہتان عظیم۔  
 قاضی صاحب کو اس سے توبہ کرنی ضروری ہے مواہدہ کی پاک باز جماعت پر بہت بڑا بہتان ہے یہ خبر نقلاً تو ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔ اس حکایت کا علی غنہ حدیث کی کسی کتاب یا تاریخ کے کسی ورق میں قطعاً نہیں ملتا۔ عقلاً بھی یہ بات محض بے بنیاد شیعہ کی ہے۔  
 بھلوں میں بت رکھ کر دفع یدین کیا جاوے تو بت بھلوں سے نہیں گرتے۔ اگر گرتے ہیں تو نیت کے وقت پہلے دفع یدین پر ہی گر جاتے ہیں پھر دوبارہ دوبارہ دفع یدین کی ضرورت نہیں رہتی آمین کی وجہ بھی فضول بتائی ہے۔ زبان کے

نیچے چیز دبا کر آمین کہی جاسکتی ہے اور فضائل کے نیچے سے چیز بھی نہیں گرتی۔ یہ باتیں ایسی لائینی اور فضول ہیں کہ کوئی عقلمند ان پر توجہ نہیں دے سکتا۔  
**دفع یدین کی حکمت** | آخرین قیاس یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ دفع یدین کے معنی دست برداری کے ہیں۔ نمازی کو حکم ہوتا ہے کہ جس طرح تم نماز میں شامل ہونے ہی دینا اور نماز سے دست بردار ہو جاتے ہو غلطی اشارہ کر دو کہ میں ماسوی اللہ سے دست بردار ہوتا ہوں۔  
 قیام کے ابتدا میں دگر جانے وقت اور پھر اٹھتے ہوئے تین مرتبہ دست برداری کا اظہار کرنا تاکہ قلبی کیفیت کے ساتھ عملی حالت بھی مطابق ہو جاوے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح امتیات پڑھتے ہوئے، کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ بھی کیا جاتا ہے کہ جو کلمہ زبان سے کہتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اسی طرح ایک انگلی سے بھی اشارہ کرتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور بس!  
 آمین بالجہر کی حکمت وہی ہے جو قراۃ بالجہر کی ہے۔ یعنی جس نماز میں بلند آواز سے فاتحہ پڑھنی ضروری ہے اس کے آخر میں بلند آواز سے آمین کہنا بھی مسنون ہے کہ خدایا اس دعا کو قبول کر امید ہے کہ ہمارے دوست اس مختصر تحریر پر کافی غور کریں گے اور مواہدہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بدگمانی سے بھی توبہ کا اعلان کریں گے تاکہ قیامت کو وہ دوبارہ خداوندی میں دعوے دائر نہ کر دیں کہ خدایا ہم تو وہ لوگ تھے کہ جب مسلمان ہوتے تھے یک تلم ماسوی اللہ سے ہٹ جاتے تھے مگر تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد ہم پر یہ چھوٹے الزامات قراشے گئے۔ (اناشدہ)  
**الحديث** | اس علمی روشنی کے زمانہ میں کوئی ادنیٰ طالب علم بھی اس معایت کو باور نہیں رکھتا دنیا کی لاشریری میں بڑی کتاب اث البھر ہے

اس میں بھی یہ روایت نہیں ملتی ہے جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

## تقوت نازلہ

(بقلم مولوی یوسف ابراہیم صاحب پٹیل نڈیاد)  
 ناظرین! حدیث پر پوشیدہ نہیں کہ کئی برس ہوئے چین اور جاپان کی جنگ جاری تھی۔ مغرب تو جاپان نے ملک برما میں جو طوفان جنگ مچایا ہے اس سے ناظرین بے خبر نہیں ہیں۔ اجنادہ الحدیث چونکہ جماعت اہل حدیث کا ترجمان ہے۔ اس لئے خاصہ مگر جماعت اہل حدیث ہی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شہر نگون میں جماعت اہل حدیث کے بہت سے لوگ آباد تھے جو آباؤ اجداد سے ورثہ وراثت حدیث کے پیروں کہلاتے ہیں۔ تقدیر الہی جاپان نے غالباً ۲۳ دسمبر ۱۹۴۱ء کو نگون پر بمبار شروع کیا لوگوں نے جو بھی بن سکا نقدی و زیورات لے کر جوق در جوق وطن آبائی کی طرف مراجعت کی۔ اور وہاں پر تجارت کے مالوں سے بھرے ہوئے گدام فریجر اور آٹا گھر وغیرہ سے بکے ہوئے عیالات کو اپنے پیچھے چھوڑ کر جان بچائی۔ اب ملک میں اگر دعائے تقوت نازلہ کو اپنا بچاؤ اور بہن بھائی کا ذریعہ سمجھا اب ہر مسلمان اہل حدیث میں دعا تقوت نازلہ پڑھنی چاہتی ہے۔ راقم الحروف دعائے تقوت خود پڑھتا ہے اس کا حکم نہیں نازلہ کے علاوہ فجر کی نماز میں ہمیشہ پڑھتا ہے۔ سمجھی چھوڑ دیتا ہے صاحب درختا بولے کہا ہے۔  
 قبل فی الکل۔ یعنی جہرہ ہو یا سوجہ سہمیں پڑھنی چاہئے ہے۔ اہذا ایسے حالات میں تقوت نازلہ ضرور پڑھنی چاہئے۔

اگر آپ توحید و سنت کی اشاعت کے مقصد میں اس عزائی و نامانی کا نڈ کے زمانہ میں انجاد پڑھنے کے لئے نئے نئے خریداری بنائیں۔ ریجو

تقوت نازلہ کی دعا پڑھنے کا طریقہ

## فتاویٰ

## متفرقات

**س ۸۸۰** { زندہ زید کی بی بی ہے اور عمر و زید ہندہ اپنا خالو ہے زید سفر میں برسوں سے تھا۔ اور ہندہ کو محل قرار ہے۔ زید کے مکان میں عمر کے سوا کوئی مرد نہیں ہے اور ہندہ کسی کا نام نہیں بتاتی ہے۔ اس نے عمر کے ساتھ زنا کا شبہ پایا جاتا ہے۔ اگر زید ہندہ کو رکھنا چاہے تو اس کا شرع شریف میں کیا حکم ہے۔ (رسائل محمد اسماعیل از موضعین بی بی بی) **ج ۸۸۰** { مرد مسوب الیہ کے حق میں زنا ثابت نہیں ہے۔ عورت کے حق میں ہے۔ زید ہندہ کو نکاح میں رکھ سکتا ہے۔ عورت کے بتا کرانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایک شخص نے آنحضرت علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میری عورت کسی کا نام نہیں روکتی۔ اس کا اشارہ اس کے زنا کی طرف تھا۔ آپ نے فرمایا آگے چھوڑ دے۔ اس نے کہا اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے اس کو اجازت فرمائی۔ چاہے رکھ چاہے چھوڑ دے۔ اللہ اعلم !

**س ۸۸۱** { ایک عورت اکیلی آرہی تھی کہ کسی ہندو یا مسلمان نے زبردستی اس عورت سے زنا کیا۔ اس عورت کا شوہر عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ اس کو کیا کرنا چاہئے۔ جدید نکاح کرے یا نہ (رسائل مذکور) **ج ۸۸۱** { عورت مرقومہ میں نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ ایک تو یہ عورت کا نفل ہے۔ جس کا نکاح پر کوئی اثر نہیں ہے۔ دوسرے جبر ہے۔ لہذا جدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔

**س ۸۸۲** { خلیری بھائی یعنی اپنی خلیری بہن کی لڑکی سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں ؟ (رسائل مذکور)

**ج ۸۸۲** { جب خلیری بہن (خالہ زاد بہن) سے نکاح جائز ہے تو خلیری بھائی سے بطریق اولیٰ جائز ہے۔ اللہ اعلم !

**س ۸۸۳** { دو رکعت نماز جمعہ سے پہلے نفل ہیں یا سنت مؤکدہ ؟ زید ان کو نفل کہتا ہے اور عمر سنت مؤکدہ۔ لہذا دونوں میں سے کس کا قول صحیح ہے ؟ (ایک خریدار الحمدیث)

**ج ۸۸۳** { دو رکعت قبل نماز جمعہ سنت مؤکدہ ہیں۔ سنت یکے پہنی یہ ہیں کہ کوئی کام آنحضرت نے خود کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو۔ نماز جمعہ سے پہلے دو رکعت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور آپ نے پڑھنے کے متعلق بھی حکم فرمایا ہوا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ دخل سرجل یوم الجمعة والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال (صلیة قال لا قال تم فصل رکعتین۔ اللہ اعلم !

فتاویٰ شریف - ہر سوال کا جواب قرآن حدیث سے دیا گیا ہے۔ قرین جانے والے کے لئے ذخیرہ ہے۔

**اٹھارہویں** { ایک اشتہار چند شالوی احرار کی طرف سے جنون مولانا شہداء اللہ کا اعلان چھپا ہے۔ جو ۱۴ مئی کو میرے دیکھنے میں آیا۔ اس میں میرا بیان مرقوم ہے۔

میں نے مولوی عنایت اللہ کو ہرگز کسی قسم کی امداد کا یقین نہیں دلایا۔ میرا مولوی عنایت اللہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں اس کو سخت برا سمجھتا رہا ہوں وغیرہ۔

یہ الفاظ میرے نہیں ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر سب سوالوں کے جوابات بابا فتح محمد سیکر ٹوی انجمن اہل حدیث بنالہ کے خط کے جواب میں لکھ چکا ہوں آپ اس کو شائع کر سکتے ہیں۔ (ابوالوفاء)

**میری بھی سنتے !** رسالہ جات ذیل - شیع توحید - نور توحید - روپڑی نزاع - روپڑی مظالم - رسالہ فتویٰ شرک شکن - ولی اللہ - خلاف الامت - حسین یزید اکٹھے جیتے ہیں یا نہ کہ مسجد میں رکھے گئے۔ کوئی خدا کا بندہ چرا کر لے گیا۔ باوجود تلاش و ستیاب نہ ہوئے۔ کوئی صاحب اللہ یہ رسالہ جات منگوا دے تو بہت مشکور ہونگا۔ ان رسالوں کو میں ہر وقت ساتھ رکھتا تھا۔

(۲) تفسیر ثنائی اذ ذلک مدت سے خواہش ہے مگر آج تک زیادت بھی نصیب نہیں ہوئی۔ کم سے کم ایک جلد تفسیر مذکورہ اگر کوئی بندہ خدا منگوا دے تو میری علمی پیاس بجھانے کو کافی ہو سکتی ہے۔ ہر کریا کار یا دشواریست در اتم - ابو نعیم محمد عبد الرحیم نعم محل حسن خان ڈاک خانہ کوٹ مہاراجہ بیاست بہاؤ پور۔

**رشتہ رشتہ** { نہایت نیک و صالح رشتہ در فقیر حیات کی ضرورت ہے عقیدہ اہل حدیث ہونا لازمی ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ پتہ ذیل پر مفصل خط و کتابت کریں۔ پتہ - ایس۔ ایم۔ حسن - جی۔ ٹی روڈ لدھیانہ (پنجاب)

مولوی محمد موسیٰ صاحب اطلاع دیں جس وقت سے آپ سفارت گئے تھے شریف کے گئے ہیں آج تک کوئی اطلاع نہیں دی۔ آپ کا یہ فعل شرائط سفارت کے خلاف ہے۔ لہذا فوراً مفصل کارگزاری سے دفتر کو اطلاع دیں۔

رسلطان محمد سیکر ٹوی انجمن اہل حدیث علی گڑھ (۲) یاد رفتگان { جس بیٹی کا بیاہ گزشتہ سال کیا تھا وہ چند روز بیمار رہ کر گئی۔ کو فوت ہو گئی۔ انشاء اللہ شیخ دین محمد سیکر ٹویسٹ - تاج منزل شمس آباد امرنہرا

(۲) میرے ہم زلف منشی عبد الوجہ صاحب جوہری بنارسی بحالم جوانی میری تپ کہنہ انتقال کر گئے۔ انشاء اللہ چار بچے ابھ ایک بیوہ اپنے پیچھے چھوڑی دفتر بنارس از چند دسی (۳) متولی مسجد اہل حدیث جناب مخدوم صاحب بھوپالی فوت ہوئے انشاء اللہ مرحوم نہایت جماعت کے خد گکار تھے۔ اللہ نعم ابدل عطا فرمائے۔

آمین ! (عبد الغفار ابن مخدوم صاحب بھوپالی) - ناظرین مرحومین کا جنازہ

بہارِ نبوی - اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے غفرت کرے۔

# ملکی مطلع

## روس پر جرمنی کا بڑا حملہ

اس پہلے کی اہم اطلاع یہ ہے کہ جرمنی کے دن جرمن فوج نے روس میں وگورین کے جنوب میں واقع جرنیوٹا کروج پر زبردست حملوں دیا یہ محاذ اڑھائی سو میل لمبا بتایا جاتا ہے۔ بخاری اطلاعات کے مطابق میں لاکھ جرمن فوج جن کے پاس کافی جنگی سامان دھارے اور ٹینک وغیرہ ہیں اس حملہ میں حصہ لے رہی ہے۔ جرمنی کا کروج گیمیاٹیل کے مرکز کاکیشیا کا دروازہ ہے اسی لئے جرمنی کافی کمانڈ نے اس پر سے جتنے جتنے جس کی عرصہ سے شہرت تھی اس مقام کو منتخب کیا ہے۔ اگرچہ جنگ روسی ہندوستان کے مراٹھ کے لئے کرکریاٹیک جو رہی ہے مگر جتنے کی شدت اسی محاذ پر ہے۔ پہلے خبر آئی تھی کہ روسی فوجیں دشمن کے زبردست دباؤ کے مقابلہ میں پیچھے ہٹ کر نئے مورچوں میں آگئی ہیں۔ مگر آج اس کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ زبردست بارش ہو جانے کی وجہ سے فوجی نقل و حرکت میں مشکل پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے زبردستی وک گئی ہے۔ آج کل کی جنگ میں گیمیاٹیل کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ فریق مدافع حملہ آور کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے اس کے کسی مقبوضہ مقام پر خود حملہ کر دیتا ہے تاکہ اس کی طاقت ہٹ جائے اس اصول کے ماتحت روسی جرنیل مارشل ٹیٹو نے جرمنی کے مفتوحہ روسی شہر خارکوف پر فوج کی شروع کر دی۔ اس شہر کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہاں جرمنوں نے اسلحہ سازی کے کارخانے جاری کئے ہوئے ہیں۔ اس پر حملے کا نتیجہ تازہ

اطلاعات کے مطابق یہ نکلا ہے کہ روسی فوج اس شہر کے قریب پہنچ گئی ہیں اور جرمنوں کی پہلی حفاظتی لائن ٹوٹ گئی ہے۔

## پاکستان کی تجویز اسلام کے خلاف

(مرقومہ مولوی ابوسعد صاحب قریشی)  
مئی سنہ ۱۹۴۷ء کے پرچہ المہدیث کے صفحہ ۱۰۰ پر حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد صاحب کانگریس کا اندر مذکور عنوان مقولہ نقل فرما کر جناب نے صدمہ کانگریس سے اس کی دلیل دریافت فرمائی ہے۔ اخبار المہدیث ایک مذہبی پرچہ ہے۔ بہر تو یہ تھا کہ پاکستان کا تذکرہ المہدیث میں نہ ہوتا۔ جب ہوا ہے تو براہ کرم مضمون ذیل کو درج اخبار فرما کر ممنون فرمائیں۔ انگریزی اخبارات میں اس حملہ کو میں نے بھی پڑھا ہے۔ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے بعض ممبران سے میں نے تقریر کا زیادہ حصہ سنا بھی ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ پاکستان کی تجویز اسلام کے خلاف ہے۔ اصل جواب تو حضرت مولانا آزاد صاحب ہی ارشاد فرمائیں گے۔ میرا نظریہ اس کے متعلق یہ ہے کہ حسب ارشاد خداوندی ایک مسلم کی زندگی و موت اور ان کے جملہ اولاد اللہ کے لئے اور اس کے احکام کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ میں اس تجویز کو اس کے خلاف سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ مسلم لیگ کی تجویز پاکستان کے لئے ہے نہ اسلامی حکومت کے لئے۔ پاکستان کا مطلب پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ کے ہیں۔ اس لفظ کی ضد پاکستان ہے۔ یعنی ناپاک لوگوں کے رہنے کی جگہ۔ اب سوال یہ ہے کہ لفظ پاک کا اطلاق کس پر ہے؟ آیا کثرت پر یا تمام ساکنان پر؟ اسی طرح ناپاک کا اطلاق کس پر ہوگا؟ قلت پر یا

تمام ساکنان پر؟ یا دونوں صورتوں میں محض کثرت پر؟ یعنی جس صوبہ میں مسلمانوں کی کثرت ہے تو وہ پاک ہیں اور جس صوبہ میں غیر مسلموں کی کثرت ہے تو وہ ناپاک ہیں۔ اور پھر ہر صوبہ میں مسلم و غیر مسلم دونوں ہی ہیں۔ پس پاک بھی ہیں اور ناپاک بھی ہے۔ اس پر بڑا عجیبیت اور اس طرح کی نظیر تاریخ اسلامی پیش کرتے سے قاصر ہے۔ نہ تو خیر القرون میں اس طرح کی مثال ملتی ہے نہ بعد از خیر القرون میں۔ نیز اس تجویز سے تفریق پیدا ہوتی ہے اور اسلام تفریق کا حامی نہیں۔ اگر اس تجویز کو دارالاسلام و دارالکفر پر قیاس کیا جائے تو یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ دارالاسلام کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی خلافت و حکومت ہو۔ اور علاوہ عبادات کے حدود و ضوابط کا بھی اجرا ہو۔ حالانکہ پاکستان کی اسکیم میں یہ باتیں داخل نہیں ہیں بلکہ پاکستان موجودہ (غائبی) حکومت کے ماتحت ہوگا۔ اور اسی حکومت کے قوانین ہونگے۔ پس شرعی حیثیت سے کسی طرح یہ تجویز اسلام کے موافق نہیں ہے بلکہ مراسرنا جائز و خلاف ہے۔ اسی کے ساتھ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اس کا ماخذ کیا ہے۔ مدت ہوئی کہ ایک دفعہ آکسفورڈ یونیورسٹی لندن میں یورپ کے طلباء میں بحث ہوئی تھی کہ ہندوستان کے جن صوبوں میں مسلمانوں کی کثرت ہے وہاں پاکستان جاری کیا جائے۔ یہاں سے علامہ اقبال مرحوم نے کیا۔ اور ان سے مسترجحانے لیا۔ یہ ہے اس کا ماخذ۔ جب مذہبی حیثیت سے یہ تجویز ناجائز ہے تو سیاسی حیثیت سے جیسا کہ منہد ہو سکتی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو سیاسی حیثیت سے بھی اسکے نقائص عرض کر دوں گا۔

ہاں اگر مسلم لیگ کا یہ مطالبہ ہو تاکہ چونکہ موجودہ حکومت نے مسلمانوں سے حکومت حاصل کی ہے لہذا جیسے ہندوستان انگریزوں کے لئے جیسے ہندوستان میں ہندو بھی ہیں اور آپ جیسے مسلمان بھی۔ (المہدیث)

اس کا جواب مولانا ابوالکلام صاحب قریشی نے فرمایا ہے۔

دس لکھ نام ہندوستان کی حکومت مسلمانوں کے حوالہ کی جائے تاکہ اسلامی حکومت تمام ہندوستان میں جاری کی جائے۔ یا کوئی اسکیم اس غرض سے بنائی ہوئی کہ جس سے تمام ہندوستان میں اسلامی حکومت جاری ہو سکے تو بے شک یہ جائز ہوگا اور ہر مسلمان کا فرض ہوگا کہ وہ اس کا ساتھ دیتا ہے اس لئے کہ اس کی اجازت اسلام میں موجود ہے اس وقت اسی قدر عرض کرنا ہے۔ امید ہے کہ میرے اس مضمون کے ہر جز پر جناب و نیز دیگر حضرات بھی روشنی ڈال کر میری معلومات وسیع فرمائیں گے۔

**الحدیث** | بہاؤی مانے محفوظ رکھ کر مسلم لیگ کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ پاکستان کا لفظ مسلم لیگ کی اصلاح نہیں ہے۔ جہاں تک ہماری تحقیق ہے غیر مسلموں نے اس کو مشہور کیا ہے تاکہ اپنے افراد میں اشتعال پیدا کر سکیں۔ مسلم لیگ نے کبھی یہ لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور وہ کہتی ہے کہ اس کے مافی الضمیر پر توجہ نہیں کی گئی۔ بلکہ اپنی طرف سے ایک مستقل عنوان بنا کر نذرت دلائی گئی ہے۔ جس طرح اہل حدیث کے اصل مفہوم سے توجہ ہٹا کر ان کو وہابی کا نام دیکر نفرت دلائی گئی ہے۔ مسلم لیگ جو کہتی ہے آج بھی اسپر غلدار اور ہور ہے۔ ہر صوبہ اسمبلی میں متعلق ہے ایکوٹ میں مستقل گورنری میں مستقل تعلیمی انتظام میں مستقل کون نہیں جانتا کہ صوبہ ہمداس کے احکام پنجاب میں جاری نہیں اور پنجاب کے بنگال میں نہیں۔ جتنے صوبے ہندوستان میں ہیں سب اپنی ہستی میں آزاد اور مستقل ہیں۔ مرکز صرف برائے نام رکھا گیا ہے جو ان صوبوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس مرکز کو خواہ کم سے کم اختیارات حاصل ہوں۔ اس میں غیر مسلم اقوام کی اکثریت ہونی لازمی ہے اس لئے مسلم لیگ کہتی ہے کہ مرکز میں غیر مسلم اکثریت ہونے سے مسلم لیگ کی حق تلفی کا امکان ہے۔ ایک مرکز نہ ہونا چاہئے بلکہ جن صوبوں میں مسلم

اکثریت ہے ان کا مرکز الگ ہو۔ جن میں غیر مسلم اکثریت ہے ان کا علیحدہ۔ اس سے نہ تو صوبوں میں تعدد برصا ہے نہ کسی قوم کا نقصان ہے۔ جو لوگ مسلم لیگ کی بایں دلیل مخالفت کرتے ہیں کہ ہندوستان ایک قوم نہیں ہے کیا وہ صوبوں کے تعدد کو ملحوظ رکھ کر ہندوستانیوں کو ایک قوم کہہ سکتے ہیں کیا ہمداسی اور پنجابی ایک قوم ہیں۔ یہ دونوں تو ایک دوسرے کی زبان بھی نہیں سمجھتے۔

اب ہم منطقی اصطلاح میں اس مسئلے کو حل کریں تو شاید آسان ہو۔ جو ان جنس کے تحت کئی ایک انواع ہیں جو باہم ایک دوسرے سے متضاد ہیں اپنی ہستی میں قائم بالذات ہیں۔ تاہم رجحان جنسیت میں سب شریک ہیں۔ لیکن ان کے احکام بالکل الگ الگ ہیں صرف نام کی شرکت ہے اسی طرح ہندوستان کے صوبے اپنے اندر استقلال رکھتے ہیں۔ نام مختلف، تمدن مختلف، تہذیبیں مختلف ہیں۔ بایں ہمہ ہندوستان کا لفظ ان سب کو جو ان کی طرح شامل ہے۔ باوجود انواع مختلف ہونے کے جس طرح حیوانیت میں سب شریک ہیں۔ اسی طرح ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہندوستانی ایک قوم ہیں اور سب کے منہ پر جاری ہے ج ہندوستان کے ہم میں ہندوستان ہمارا پس جس طرح ہندوستان میں گیارہ صوبے ہونے سے تفرق نہیں پیدا ہوا اور نہ ہوگا اسی طرح زیادہ مراکز قائم ہونے سے تفرق نہیں پیدا ہوتا صرف رواداری کی ضرورت ہے۔

آج کل بعض ہندو اخباروں میں یہ دہانہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح برما میں برمیوں نے جاپان سے مل کر انگریزی حکومت کو نقصان پہنچایا ہے اسی طرح آئندہ بھی امکان ہے کہ مسلمان افغانوں اور ایرانیوں سے مل کر ہندوستان کو نقصان پہنچائیں گے۔ (دہشت گرد کی کڑی ہے) یہ کہ اپنا جواب خود دیتا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہندوستان کا مرکز ایک ہونے کے باوجود پنجاب

والفادتی - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تفصیل سوا کسری - از مولانا شبلی مرقوم - قیمت ۱۰ روپے - پتہ: پورہ احمدیہ

بے وفائی کر کے بیرونی حکومتوں سے مل جائے جیسے برما میں ہوا۔ امکان کا مفہوم بہت دور تک پہنچتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مسلم لیگ کے تعاضے کی نظیریں نہ صرف خود ہندوستان میں موجود ہیں بلکہ امریکا، بریتانیا، سوویتوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ آئندہ نظام حکومت میں مسلم لیگ کا تعاضا ہے وہ ان نظریوں پر مبنی ہے اس لئے مسلم لیگ غیر مسلم اقوام کو زبان حال کہتی ہے ادا سے دیکھ لو جاتا ہے گلہ دل کا بس ایک نگاہ پہ پھیرا ہے فیصلہ دل کا

## کاغذ! بسے کاغذ!

کہتے ہیں تاریخ اپنے اوراق دہرایا کرتی ہے شاید وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جس زمانے میں نذرت حوائذ اونٹوں کی پٹیوں اور چڑوں پر ہوتی تھی۔ کاغذ سازی کی کئی بیرونی مال کی آمد میں رکاوٹ استعمال کی کثرت کی وجہ سے گورنر نے پہلے تو اخباروں کو حکم دیا تھا کہ پچیس فیصدی کم خراج کرو۔ اب جدید حکم ہو گیا ہے رشاد اشاعت پرچہ بڑا ایک ہو چکا ہو کہ پچاس فیصدی کاغذ کم لگاؤ۔ جسکے متعلق معاہدہ انقلاب کے الفاظ یہ ہیں کہ "مخترب ایک آدھ ڈی انس جاری ہونے والا ہے۔ جس کے رو سے یہ تخفیف پچاس فیصدی کر دی جائے گی۔ یعنی اخباروں کو جتنے کاغذ کی ضرورت ہے۔ اس سے صرف نصف قحدا میں دستیاب ہو سکیگا۔ اس کے علاوہ حکومت یہ قاعدہ بھی نافذ کرنے والی ہے کہ کوئی اخبار آٹھ صفحے سے زیادہ لغات نہ ہو کہ یکے کا اور اخبار کے پرچے کی قیمت ایک پیسہ فی صفحہ ہوگی۔ یعنی جو صفحے کے اخبار کی قیمت چھ پیسے۔ اور آٹھ صفحے کے پرچے کی قیمت دوا آٹھ مقرر کی جائے گی۔ ان اطلاعات سے اخباری حلقوں میں بے

مخترب ایک آدھ ڈی انس جاری ہونے والا ہے۔ جس کے رو سے یہ تخفیف پچاس فیصدی کر دی جائے گی۔ یعنی اخباروں کو جتنے کاغذ کی ضرورت ہے۔ اس سے صرف نصف قحدا میں دستیاب ہو سکیگا۔ اس کے علاوہ حکومت یہ قاعدہ بھی نافذ کرنے والی ہے کہ کوئی اخبار آٹھ صفحے سے زیادہ لغات نہ ہو کہ یکے کا اور اخبار کے پرچے کی قیمت ایک پیسہ فی صفحہ ہوگی۔ یعنی جو صفحے کے اخبار کی قیمت چھ پیسے۔ اور آٹھ صفحے کے پرچے کی قیمت دوا آٹھ مقرر کی جائے گی۔ ان اطلاعات سے اخباری حلقوں میں بے



ہم نے اس میں دیکھا ہے کہ ایک شخص کی وجہ سے  
 بہت سی باتیں کی مشکلات بہت بڑھتی ہیں۔ اور جی  
 منہ کی بات کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور یہی ہے کہ جو  
 سہ ہوا ہے کہ جو کاغذ اور دوسری ضروری چیزیں  
 لاسکیں اور ملزول مقصود تک پہنچا بھی سکیں  
 اس کے لئے حکومت کی یہ حالت ہے۔ ایسی حالت  
 میں اخبارات اپنے قارئین کے لئے  
 کہ وہ ان مخصوص حالات میں بالکل اخبارات  
 کی ضروریوں کے پیش نظر قریب فضا میں لود زیادہ  
 قیمت کو برداشت کر لیں گے اور اپنے دیرینہ  
 خادموں کو تناسی سے ملیں گے۔ اور انقلاب  
 لاہور ۱۳ مئی ۱۹۴۷ء  
 الحمد للہ ان کے لئے یہ باتیں سن کر  
 توجہ فرمائی ہے۔ اخبارات اس کے شکر گزار ہیں  
 مگر ساتھ ہی اس کے یہ امر ظاہر کرنے سے نہیں  
 بڑھ سکتے کہ کنٹرول کرنے کا فائدہ کچھ نہیں۔ اس کا  
 مفصل ذکر ہم اہمیت ۲۷ مارچ میں گوڈنٹ  
 ایک پہنچا چکے ہیں۔ آج ہمیں طور پر عرض کرتے  
 ہیں کہ گوڈنٹ اخبار والوں کو کوڈ سرٹیفکیٹ  
 دیتی ہے۔ اس کے سرٹیفکیٹ کی میعاد اور جس قدر  
 کاغذ ان کو مل سکتا ہو اس کا وزن درج ہوتا ہے  
 مثلاً اہمیت کے آٹری کوڈ سرٹیفکیٹ کی میعاد  
 جون ۱۹۴۷ء تک ہے۔ اور کاغذ کا وزن ۱۱ ہنڈرو  
 ہے۔ جس کے تحت وہ ہر روز ہوتے ہیں۔ کاغذی  
 شہسوار اخبارات کے مالکوں سے کوڈ سرٹیفکیٹ  
 ایک کراچی بیچ کر اس مقدار کے مطابق خود  
 کاغذ حاصل کرتا ہے۔ مگر کاغذ دیتے ہوئے  
 نقصان ملک جو خدائی میں نہیں دیتا۔ باوجود  
 اس مالکی قیمت بھی لیتا ہے۔ اگر سرٹیفکیٹ وہ اس  
 مانگو تو کچھ جاتا ہے۔ چھ کنٹرولر صاحب کی  
 خدمت میں عرض کر کے تو وہ بے لبا ہے۔ میں کہہ  
 سکتا ہوں کہ وہ اس کی قیمت دے گا۔ چنانچہ اس کا  
 مالک اس کی قیمت دے گا۔ اور اس کا مالک اس کا  
 مالک اس کی قیمت دے گا۔ اور اس کا مالک اس کا

ہیں تو اخبارات والوں کو کاغذ پور نہیں دیتے  
 تو کسی قدر کم ہی دیتے ہیں۔ اگر دیتے ہیں تو کسی  
 قدر کم ہی دیتے ہیں۔ لاہور کی رقم ہے۔ اس  
 سنگھ اینڈ کراؤٹ اگر ان کے لئے  
 جو پتا کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم مجبور ہیں  
 کہ ہم ان کے لئے کوڈ سرٹیفکیٹ کے لئے  
 گوڈنٹ کے کنٹرول کی ایسی تو ہیں کہ وہ اس کے لئے  
 ہیں۔ لطف یہ ہے کہ کوڈ سرٹیفکیٹ وہ اس کے لئے  
 تو وہ اس کی قیمت نہیں دیتے۔ شکایت کی خبر پا کر  
 اور بگڑتے ہیں اور بالکل اخبارات کے ساتھ  
 ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ کسی عرصے کا وزیر اعظم  
 بھی نہ کرتا ہو۔  
 پس گوڈنٹ نے اندازہ جہاں ان کاغذوں  
 کا کنٹرول ہے۔ تاکہ یہ بات تو اس کی تکمیل  
 بھی کرے۔ ورنہ یہ بات دے کہ اخبارات اپنی موت  
 خود مر جائیں اور گوڈنٹ کا نام بھی بے نام نہ ہو۔  
 جن قدر تکلیف ہم کو کاغذ فروشوں سے ہوتی  
 ہے۔ ہم اس کا اخبار خطوں میں نہیں کر سکتے  
 ہیں۔ اس کو ہم اپنی اور ہمارا خدا جانتا ہے۔  
 اسے خدا! ہمارے ملک سے  
 یہ تکلیف جلد ہی دور ہو جائے گی۔

**موسیٰ**  
 معذرت خواہ! میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص کی وجہ سے  
 بہت سی باتیں کی مشکلات بہت بڑھتی ہیں۔ اور جی  
 منہ کی بات کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور یہی ہے کہ جو  
 سہ ہوا ہے کہ جو کاغذ اور دوسری ضروری چیزیں  
 لاسکیں اور ملزول مقصود تک پہنچا بھی سکیں  
 اس کے لئے حکومت کی یہ حالت ہے۔ ایسی حالت  
 میں اخبارات اپنے قارئین کے لئے  
 کہ وہ ان مخصوص حالات میں بالکل اخبارات  
 کی ضروریوں کے پیش نظر قریب فضا میں لود زیادہ  
 قیمت کو برداشت کر لیں گے اور اپنے دیرینہ  
 خادموں کو تناسی سے ملیں گے۔ اور انقلاب  
 لاہور ۱۳ مئی ۱۹۴۷ء  
 الحمد للہ ان کے لئے یہ باتیں سن کر  
 توجہ فرمائی ہے۔ اخبارات اس کے شکر گزار ہیں  
 مگر ساتھ ہی اس کے یہ امر ظاہر کرنے سے نہیں  
 بڑھ سکتے کہ کنٹرول کرنے کا فائدہ کچھ نہیں۔ اس کا  
 مفصل ذکر ہم اہمیت ۲۷ مارچ میں گوڈنٹ  
 ایک پہنچا چکے ہیں۔ آج ہمیں طور پر عرض کرتے  
 ہیں کہ گوڈنٹ اخبار والوں کو کوڈ سرٹیفکیٹ  
 دیتی ہے۔ اس کے سرٹیفکیٹ کی میعاد اور جس قدر  
 کاغذ ان کو مل سکتا ہو اس کا وزن درج ہوتا ہے  
 مثلاً اہمیت کے آٹری کوڈ سرٹیفکیٹ کی میعاد  
 جون ۱۹۴۷ء تک ہے۔ اور کاغذ کا وزن ۱۱ ہنڈرو  
 ہے۔ جس کے تحت وہ ہر روز ہوتے ہیں۔ کاغذی  
 شہسوار اخبارات کے مالکوں سے کوڈ سرٹیفکیٹ  
 ایک کراچی بیچ کر اس مقدار کے مطابق خود  
 کاغذ حاصل کرتا ہے۔ مگر کاغذ دیتے ہوئے  
 نقصان ملک جو خدائی میں نہیں دیتا۔ باوجود  
 اس مالکی قیمت بھی لیتا ہے۔ اگر سرٹیفکیٹ وہ اس  
 مانگو تو کچھ جاتا ہے۔ چھ کنٹرولر صاحب کی  
 خدمت میں عرض کر کے تو وہ بے لبا ہے۔ میں کہہ  
 سکتا ہوں کہ وہ اس کی قیمت دے گا۔ چنانچہ اس کا  
 مالک اس کی قیمت دے گا۔ اور اس کا مالک اس کا

موسیٰ نے کہا ہے کہ ایک شخص کی وجہ سے بہت سی باتیں کی مشکلات بہت بڑھتی ہیں۔ اور جی منہ کی بات کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور یہی ہے کہ جو سہ ہوا ہے کہ جو کاغذ اور دوسری ضروری چیزیں لاسکیں اور ملزول مقصود تک پہنچا بھی سکیں اس کے لئے حکومت کی یہ حالت ہے۔ ایسی حالت میں اخبارات اپنے قارئین کے لئے کہ وہ ان مخصوص حالات میں بالکل اخبارات کی ضروریوں کے پیش نظر قریب فضا میں لود زیادہ قیمت کو برداشت کر لیں گے اور اپنے دیرینہ خادموں کو تناسی سے ملیں گے۔ اور انقلاب لاہور ۱۳ مئی ۱۹۴۷ء الحمد للہ ان کے لئے یہ باتیں سن کر توجہ فرمائی ہے۔ اخبارات اس کے شکر گزار ہیں مگر ساتھ ہی اس کے یہ امر ظاہر کرنے سے نہیں بڑھ سکتے کہ کنٹرول کرنے کا فائدہ کچھ نہیں۔ اس کا مفصل ذکر ہم اہمیت ۲۷ مارچ میں گوڈنٹ ایک پہنچا چکے ہیں۔ آج ہمیں طور پر عرض کرتے ہیں کہ گوڈنٹ اخبار والوں کو کوڈ سرٹیفکیٹ دیتی ہے۔ اس کے سرٹیفکیٹ کی میعاد اور جس قدر کاغذ ان کو مل سکتا ہو اس کا وزن درج ہوتا ہے مثلاً اہمیت کے آٹری کوڈ سرٹیفکیٹ کی میعاد جون ۱۹۴۷ء تک ہے۔ اور کاغذ کا وزن ۱۱ ہنڈرو ہے۔ جس کے تحت وہ ہر روز ہوتے ہیں۔ کاغذی شہسوار اخبارات کے مالکوں سے کوڈ سرٹیفکیٹ ایک کراچی بیچ کر اس مقدار کے مطابق خود کاغذ حاصل کرتا ہے۔ مگر کاغذ دیتے ہوئے نقصان ملک جو خدائی میں نہیں دیتا۔ باوجود اس مالکی قیمت بھی لیتا ہے۔ اگر سرٹیفکیٹ وہ اس مانگو تو کچھ جاتا ہے۔ چھ کنٹرولر صاحب کی خدمت میں عرض کر کے تو وہ بے لبا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس کی قیمت دے گا۔ چنانچہ اس کا مالک اس کی قیمت دے گا۔ اور اس کا مالک اس کا



شرح قیام

نمبر ۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۱



مدیر مسئول  
ابوالخوار  
تفہام اللہ

۲۲ شعبان ۱۳۳۱ھ  
۱۳ نومبر ۱۹۱۲ء

اغراض و مقاصد

۱. قرآن اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشد تائید کرنا۔
۲. مسلمانوں کی حقانیت اور جماعت اہل بیت کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
۳. غور و فکر اور مسائل کے باہمی تعلقات کی تجدید کرنا۔
۴. قواعد و ضوابط
۵. قیامت بہر حال پیش آتی چاہئے۔
۶. جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
۷. مضامین مرسلہ بشرط پسند و نفرت درج ہونگے۔
۸. جس مراسلہ سے فوٹ لیا جائیگا وہ برگزدہ نہیں ہوگا۔
۹. ہر رنگ ڈاک اندر خطوط واپس ہونگے

دایان ریاست  
رؤسا و جاگیرداران سے  
عام خیر پاداران سے  
ششماہی  
اہل برہم سے سالانہ  
مالک غیر سے سالانہ  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔  
جلد خط و کتابت دار سال زر بنام  
مولانا ابوالخوار تفتاء اللہ دہلوی نکلش  
مالک انجیل و قرآن  
ہونی چاہئے۔

۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۴۲ء

فہرست مضامین	مسلّم سے خطاب	فہرست مضامین
۱. نظم و مسلم سے خطاب	۱. بوجہ و فاروق نہ جیسے اہل ایمان نہ رہے	۱. نظم و مسلم سے خطاب
۲. انتخاب الاخیر	۲. نہ رہے اب صف شکن وہ سیف سیف اللہ کے	۲. انتخاب الاخیر
۳. کیا حقیقت اسلام ہی ہے؟	۳. آہ اصحاب رسول اللہ جیسے آج کل	۳. کیا حقیقت اسلام ہی ہے؟
۴. مرزا صاحب بحیثیت مصنف	۴. گرنے والے لشکر اعلا پہ بھلی کی طرح	۴. مرزا صاحب بحیثیت مصنف
۵. ایک علمی سوال کا جواب	۵. جیٹ ہے مسلم کہ اب تم سے مسلمانی گئی	۵. ایک علمی سوال کا جواب
۶. "مکتبہ" اور علم غیب	۶. یعنی ایک ایک کر کے تم سے رہیم ایمانی گئی	۶. "مکتبہ" اور علم غیب
۷. ان مہ کی شکایت اور جواب	۷. کہو یاد دیوڑہ گردی شان سلطانی حق	۷. ان مہ کی شکایت اور جواب
۸. فتاوے	۸. ہاں ندائے غیر سے امداد و حسانی گئی	۸. فتاوے
۹. علمی مطمح	۹. شرک و بدعت رہ گئے تعلیم قرآنی گئی	۹. علمی مطمح
۱۰. اشتہارات	۱۰. وہ یہ کہ واسطے تعلقین ربانی گئی	۱۰. اشتہارات
	۱۱. آہ مسلم آج تم نادان بن کر رہ گئے	
	۱۲. ہو مسلم تارک قرآن بن کر رہ گئے	

پیشہ و ادب

پیشہ و ادب



بسم الله الرحمن الرحيم

# اہل بیت

۳۔ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ

## کیا حقیقت اسلام یہی ہے؟

ماہور سے ایک رسالہ حقیقت اسلام نکلتا ہے۔ آج تک تو ہم بھی سمجھتے تھے کہ یہ رسالہ اسلامی حقیقت کا مبلغ ہوگا۔ مگر فردی اور مارچ کے رسالے دیکھنے سے ہمارے خیال کو سخت صدمہ پہنچا۔ ان رسالوں میں ایک مضمون نکلا، جس کی سرنی یہ ہے:-

”موصیائے کرام پر علماء کے اعتراضات اور عوام پر ان کا اثر“

ماہ فردی کے رسالہ میں شریعت اور طریقت پر بحث کی ہے۔ جس میں بے جا طعانات سے کام لیا ہے۔ ماہ مارچ کے رسالہ میں اصل مضمون پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ جس کی سرنی ہے ”احد اور احمد“

ان دو ناموں میں وحدت بتانے کو جو ثبوت دیا ہے وہ واقعی قابل دید اور شنید ہے۔ چنانچہ مضمون نگار کے دعوے کے الفاظ یہ ہیں:-

”حضرت بلجہ شاہ فرماتے ہیں کہ ”احد احمد و حق فرق نہ کوئی رتی اک بعید مروتی“ یعنی احد اور احمد میں ایک حقوڑے سے لڑنے کے سوا کوئی فرق نہیں۔ اسی طرز کے اکثر فقہ کلام ہیں جن کی بنا پر اعتراض کیا

جاتا ہے کہ موصیائے کرام اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر کا درجہ دے کر شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انکو یہ کہ ہماری ظاہر میں علماء اس عبارت کے معانی پر غور نہیں کرتے:-

(حقیقت اسلام بات مارچ ۱۳۶۱ھ)

الحمدیہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ اس دعوے کے ساتھ ہی اپنے عہدوم پر پہلے شاہ کا یہ کلام بھی ملاحظہ فرمائیے:-

ہندو بن و چرگوں چراوے  
لنگاتے چراہ ناد بجاوے  
کے داہن حاجی آدے  
عبد اللہ دے گھر جائیدا

ہن کس توں کی لو کائیدا  
اورد زبان میں ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ ہندو بن میں بشکل کرشن گائے چرانے والا اور لنگا میں بشکل ہنومان ناویجانے والا اور کرشنیت میں جا کر حاجی بننے والا اور عبد اللہ کے گھر میں پیدا ہونے والا محمد رسول اللہ و پیغمبر ہے جس کا نام احد و خدا ہے۔

اس کی تائید میں اپنے دوسرے عہدوم

بابائیک کا کلام بھی سن لیجئے:-

آپے شاکر آپے سوک۔ نانک جنت و چار  
یعنی خدا خود ہی عہدوم ہے اور خود ہی نادم  
ہے نانک بے چارہ کہ نہ ہے خود غل و سہ۔

یہ ہے حقیقت اسلام و اولوں کا دعویٰ ہے۔  
اس کا ثبوت مندرجہ ذیل عبارت میں ملاحظہ فرمائیے:-

”واضح رہے کہ اہل اُس ایک ذات کا نام ہے  
جس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ تمام تعریفوں  
کا مالک اور تمام صفات چہرہ کا خزانہ ہے۔“

اس کے جلال و جلال کا مشاہدہ کرنا ان مادی  
آنکھوں کا کام نہیں۔ آنحضرت ص کی ذات  
بارک جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ  
”بعد از خدا بزرگ قوی تقہ مختصر“

مخلوق میں صرف ایک ہی ایسی ہستی ہے جنہوں  
نے اُس کے جمال کا مشاہدہ شب معراج  
میں اس جسم عنصری کے ساتھ کیا۔ اور یہ  
قاعدہ ہے کہ جب ایک شے کو دیکھ لیا جائے  
تو دل میں اس طرح منعکس ہو جاتی ہے  
جیسا کہ کسی نے کہا ہے:-

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار  
جب ذرا گردن جھکائی دیکھی

بشرطیکہ دل کا آئینہ صاف ہو۔ ظلمت کی  
وجہ سے رنگ آلود نہ ہو۔ بدعظمتوں اور گناہوں  
کی وجہ سے حافظ میں کدو دی واقع نہ ہوگی  
ہو۔ اس بات کو مولانا نے روم ربی کہ:-

بیان کردہ ایک حکایت خوب واضح کرتی  
ہے۔ فرماتے ہیں کہ کسی بادشاہ نے دو دیوانہ

پر نقش و نگار کرنے کے لئے دو مختلف ملکوں  
کے بہترین کاریگر بلائے۔ ایک فریق نے  
نہایت محنت اور بصرف زر کثیر ایک دیوار پر  
نقش و نگار بنائے۔ دوسرے فریق نے  
ہر دو دیواروں کے درمیان پردہ ڈال کر اپنی  
تمام محنت و دیوار کو پالش یعنی جلا کرنے میں

لے ڈالا۔ اسی طرح اسلام کے کیا ہے۔

الحمدیہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ اس دعوے کے ساتھ ہی اپنے عہدوم پر پہلے شاہ کا یہ کلام بھی ملاحظہ فرمائیے:-







میں علم، حیات، قدرت، ارادہ، سماعت، بصارت اور کلام کی طاقت کی موجودگی۔ جس قدر آئینہء دل صاف ہوگا اسی قدر یہ طاقتیں باافاضہ و گہر و طاقی طاقت زیادہ ہوگی۔ اور جس کی روحانی طاقت میں قدر زیادہ ہوگی۔ اسی قدر وہ باقی مخلوق سے مرئوس ہوگا۔ اور باقی تمام اشیاء اس کے سفر پر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کرنے والے دل کے سامنے ظلمت شدہ دلوں کی مثال شیر کے سامنے بکری یا دھوپ کے سامنے چمکاوڑی کی سی ہوتی ہے۔ جتنے بزرگ کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں ہر قسم کے سامان جنگ سے مسلح کفار کہ ہر طرف تین سو تیرہ ہتھے، غریب گھر دشمن دل والے مومنوں کا رعب طاری ہو جانا اور بے سربازان ہتھیاروں کا نفع پانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صیہبہ کرام رضی اللہ عنہم کی روحانی طاقت کے باعث تھا ایک مومن ذکر الہی اور کثرتِ توافل سے جب اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ جب اسکے دل پر انوار الہی کی شعاعیں پڑتی ہیں تو اس سے ایسے اعمال ظہور پذیر ہوتے ہیں جو عام انسانوں کی عقل سے بالاتر ہوا کرتے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ وہ ہستی جو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہو۔ جسے قرآن کریم نے نور فرمایا ہو جیسا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہو جس کے ایک اشارے سے چاند و مکرر سے ہو جائے۔ جیسے رسولِ برحق ہونے کی فکر گواہی دیں۔ جس کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوئی فرق نہ ہو جسکی محبت شرطِ ایمان قرار دی جائے۔ اور یہ میل خود ساختہ بیان نہیں بلکہ قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر شاہد ہیں۔ اور

معجزہ نبی کے اختیار سے ظاہر نہیں ہوتا  
ما کان لہ رسول ان ینطق بآیۃ الا  
بإذن اللہ (الحمدیہ)

اسی حقیقت کو حضرت علیہ شاہ اور دیگر صوفیاء کرام نے اپنے نعتیہ کلام میں بیان فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو جاننا ہم ایسے رویہ ہوں کا کام نہیں۔ ایک استاد شاگردوں کی یاقوت کا امتحان کر کے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ (ان میں) سے کس کو کس قدر علم ہے۔ لیکن شاگرد اُستادوں کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ بالکل اسی طور پر ہم شاہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے کما حقہ واقف نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو وحی خطاب فرماتا ہے۔ جو کہ اس کے اپنے اسمائے حسنی میں شامل ہیں۔ ان اس بات سے کسی کو انہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا نہیں بلکہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں۔ تاکہ ہم ہر لحاظ سے آپ کی پیروی کر کے اس کے بندے بن جائیں۔ چنانچہ قرآن اولیٰ کے وہ بزرگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے غمک حاصل کیا ہے کثرتِ کرامات کے لحاظ سے کچھ حیثیت نہ رکھتے تھے آج اس گئے غور سے زمانے میں بھی آپ کی سنت مبارک پر عمل کرنے والے عجب شان کے مالک ہیں۔ مگر دیکھنے کے لئے دل کی آنکھیں روشن ہونی چاہئیں۔ ابو جہل اور دیگر کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ اور آخر دم تک ہی انکار ہی کرتے رہے۔ بالکل ہی حالت آج کل ہماری ہے۔ دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ ہمیں حق و باطل، نور و ظلمت اور گھبرے گھوٹے میں تمیز کرنے کی طاقت عطا فرمائے تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے غلصہ بندوں کو پہچان سکیں۔ مجھے اُن ظاہرین علماء پر انوس ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے غلصہ بندوں کو مشرک اور بے عمل علماء کو مومن قرار دیکر عوام کو گمراہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ خود تو

بے مرشد ہیں اور اپنے آپ کو بزرگانِ دین کی تقلید کرنے سے بے نیاز سمجھتے ہیں مگر دوسروں کو اپنی تقلید پر مجبور کرتے اور خود مرشد یا امیرِ جماعت بننے اور نادانوں کو گلوں سے بیعت لینے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ایسے لوگوں اور اُن کے پیروؤں کو سمجھانے کے لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے علم باطن بھومسکہ علم ظاہر بھومسشر کے بود بے شرمسکہ کے بود بے شرمسکہ یعنی باطن کا علم بھون کی طرح ہے اور ظاہر کا علم دودھ کی مانند۔ جس طرح بغیر دودھ کے بھون نہیں بن سکتا اسی طرح وہ شخص جس کا خود کوئی مرشد نہ ہو پر کیسے ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر اور ان کی جماعتیں تعداد میں خواہ کس قدر بھی ترقی کر لیں جھاگ کی طرح اٹھتی اور پھر ختم ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے کوہیل کی طرح اٹھ کر درخت بننے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یا الہی ہمارے ان لیڈروں کے دلوں کی آنکھیں کھول دے تاکہ یہ اپنے آپ کو چھان سکیں۔ اور اللہ کے بندوں کو تلاش کر کے اُن سے انوار الہی کی جھلک حاصل کریں۔ تاکہ عوام کو گمراہ کرنے کی بجائے راہِ راست پر لانے کے قابل بن جائیں۔ آمین! "حقیقتِ سلام بابت مارج سلمہ مقولہ"

الحمدیہ انٹرنیٹ ناظرین کرام! راقم مضمون نے کہ قدر و کثرت سے کام لیا ہے۔ غور کیجئے کہ سارے مضمون میں ہے کیا چیز؟ اس سارے مضمون کی کسی سطر سے بھی یہ مطلب ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ اہل اور احمد میں فرق کچھ نہیں ہے۔ اللہ! یہ اس امت کا حال ہے جس کے کلمہ کے یہ دو جزء موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدًا ورسولہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ناظرین تکلیف فرما کر ہادی فنڈز کی کتاب میزان الحق "اشھد ان محمدًا عبدًا ورسولہ"

بعینہ اسی طرح انہوں نے بھی حضرت مسیح کی الوہیت کا ثبوت دیا ہے۔ جس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ لاجواب دلیل پیش کی ہوئی  
 كَذٰلِكَ يَدْعُو الْفٰلٰكِيْنَ الطَّعٰنَ مَدِيْنَةٍ  
 رَّسُوْلًا وَّ اٰسَیْہِ الْاٰلِہٖہٗ كَمَا نَا كَمَا یَا  
 کرتے تھے)

انہوں نے جس دلیل کو خدا تعالیٰ نے مسیحیوں کے سامنے برہان قاطع کی شکل میں پیش کیا تھا آج خود مسلمان ہاں کلمہ گو مسلمان وہی مسیحیوں والا عقیدہ اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی دلیل کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ یہ کتنی بڑی جرأت ہے۔ ہم حقیقت اسلام کے ایسے نامہ نگاروں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ کیا کلمہ شریف کے دوسرے جزء عبد اللہ و رسوله کی صحیح تشریح یہی ہے جو آپ لوگوں نے پیش کی ہے یا اس کے سوا کچھ اور ہے۔ بس یہ ایک فیصلہ کن سوال ہے۔

اداسے دیکھ لو جاتا رہے کلمہ دل کا  
 بس اک نگاہ پہ ٹھٹھلے فیصلہ دل کا

قادیانی مشن

## مرزا صاحب بحیثیت مصنف

ہم نے اہلحدیث ۳۰ اپریل میں ایک نوٹ لکھا تھا کہ مرزا صاحب کوئی قابل مصنف نہ تھے۔ اب قادیانی اور لاہوری اخبارات تو ایک دفعہ بیرونی شہادت پیش کر کے خاموش ہو گئے۔ البتہ قادیانی رسالہ زیور آف ریجنیز نے مرزا صاحب کی مرید کا پورا ثبوت دیا ہے۔

اتباع مرزا کتاب براہین احمدیہ پر مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے جواب میں لکھا تھا کہ بیرونی شہادت مفید نہیں ہے خود مرزا صاحب کی تصنیفات

سے شہادت ہونی چاہئے۔ اگر بیرونی شہادت کوئی چیز ہے تو مرید احمد خان صاحب علیگڑھ نے مرزا صاحب کی کتب کے متعلق جو رائے دی ہوئی ہے وہ بھی قابل اعتبار ہونی چاہئے۔ مرید احمد صاحب کی رائے ہماری طرف سے ایک معارضہ تھا۔ اس کو نہ سمجھتے ہوئے ایڈیٹر صاحب ریویو لکھتے ہیں کہ:-

مولوی شفاء اللہ صاحب کو متکلم ہونے کا بڑا دعویٰ ہے اور وہ بار بار اپنے مضامین میں اپنی علم کلام سے واقفیت کا ڈھول پیٹتے رہتے ہیں۔ مگر اتنا نہیں جانتے کہ مخالف کی رائے کو حجت کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ریویو بابت مٹی ٹٹکتا ہے

الحديث | اڈیٹر صاحب نے جلدی میں آیا لکھ دیا۔ وہ وہ اگر خدا کرتے تو سمجھ جاتے کہ ہم نے مرید کے کلام کو بطور حجت پیش نہیں کیا تھا بلکہ معارضہ کے طور پر کیا تھا۔ جو شخص ان دو مفہوموں میں فرق نہ جانے اس کا حق نہیں کہ متکلم کہلائے۔

چیلنج | بعد اللہ والہ اتنی ہم جماعت مرزا کو پر زور چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سامنے اگر اس موضوع پر بحث کریں کہ مرزا صاحب ایک قابل مصنف تھے یا نہیں؟ منفی جانب کے مدعی ہم جوئے مثبت جانب کے مدعی اتباع مرزا ہوئے ہیں یہ بھی منظور ہے کہ یہ باحشہ احمدیہ بلائنگ لاہور میں ہو۔ اگر اس مباحثہ میں جماعت احمدیہ

یہ عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی جو اس وقت اتفاق سے دہرا اہلحدیث میں موجود ہوں۔ اس تجویز مباحثہ کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن اتنی تربیم عرض کرنا ہوں کہ یہ مباحثہ بجائے لاہور کے سیالکوٹی میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ لاہور میں آج کل جنگی توجہات کی وجہ سے مباحثہ کا انتظام مشکل ہوگا۔ نیز مرزا صاحب سیالکوٹی میں بسلسلہ ملازمت سرکاری عہدہ تک

کی تمام پارٹیاں مل کر ہمارے سامنے آئیں تو ہم بہت خوش ہونگے۔ اگر خدا بخوہستہ احمدیہ بلائنگ میں انتظام نہ ہو سکے یا بلائنگ والے اجازت نہ دیں تو اس کے سامنے ہی مسجد مبارک میں اس مباحثہ کا انتظام ہو سکتا ہے۔ باحشہ تحریری ہو یا تقریری دونوں صورتیں ہمیں منظور ہیں۔ احمدی دوستو! اے

ہم وہ نہیں کہ دوسرے باقیں کیا کریں  
 ہم وہ نہیں کہ دوئی بیٹھے یا کریں  
 اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آئے  
 دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے  
 امید ہے کہ اتباع مرزا خاموش رہ کر ہم کو یقین نہ دینگے کہ ہم اس موضوع پر کوئی رسالہ شائع کر دیں۔

## ایک سوال کا جواب

از مولوی عبد العزیز صاحب مبارک پوری مدرس مدرسہ عالیہ مؤصلح اعظم گندھ  
 اخبار اہلحدیث المرقوم جلد ۲۹ نمبر ۱ میں حضرت مدیر مظلہ العالی نے روایت موضوع شعا دقا المرء خفة لحيته کی بابت سوال فرمایا ہے کہ تخفیف لہیر سے کیا مراد اور اس کا کیا مطلب ہے؟ انتظار کیا تھا کہ علماء کرام جواب دیں گے لیکن اب تک جواب دیکھنے میں نہیں آیا۔ ایک عزیز نے تقاضا کیا کہ اس کا جواب لکھ دو۔ بناءً علیہ عرض ہے کہ

داڑھی کے خیف ہونے کے معنی اڑدوئے لغت و محاورہ عرب یہ ہیں کہ داڑھی کے بال قدرتی و فطری طور پر کم اُگے ہوں۔ بعض کتب لغت میں ہے الخفة مصد تھ صند الثقل اقامت فرما چکے ہیں۔ سیالکوٹی میں مباحثہ ہونے کی صورت میں جلد انتظامات مجھ عاجز کے ذمے ہونگے  
 محمد ابراہیم میر تقی محمد خدو نزل المرقوم ۲۰

مكون في الجسم والعقل والعمل. نرا سى  
میں ہے یقال هو خفيف العارضين اى  
قليل شعر الوجه " یعنی خفيف العارضين  
رہے رخسارہ والا اس کو بچتے ہیں جس کے چہرہ  
پر بال کم آگے ہوں اور خفيف اللحية کا بھی یہی  
معنی ہے۔ اس لئے کہ ہر ایک کا اطلاق دوسری کی  
جگہ پر کیا جاتا ہے۔

اور بلوغ المرام کی شرح سبب العلم میں تحت  
حدیث ام سلمہ انی امرأتا شد شعرا ساسی  
مرقوم ہے۔ و یجاب بان شعرا م سلمہ کان  
خفيفا اس کے بعد اس حدیث کے متعلق بحث  
کرتے ہوئے علامہ امیر اسماعیل بن یحییٰ تحریر فرماتے ہیں  
" نایا حاجۃ الی هذا التاویل المتی  
فی غایۃ المارکۃ فان خفة شعره هذہ دون  
هذہ ۱ ینقصر الی دلیل۔ دسب السلام ص ۱۱۱  
اس اعتبار سے بھی ثابت ہے کہ خفت شعر سے  
مراد قلت باعتبار رویدگی و نبات شعر ہے ورنہ  
یہ گھلی ہوئی بات ہے کہ کسی عورت کے خفيف الشعر  
ثابت کرنے کے لئے دلیل کی احتیاج نہ ہوگی۔ بلکہ  
جس کی عادت یقینی کے ذریعہ خفيف شعر کی ہوگی  
اسے خفيف الشعر قرار دیا جائیگا اور جس کی عادت  
ایسی نہ ہوگی اس کو ثقیل الشعر یعنی کثیر الشعر کہا  
جائیگا اور اس کے تسلیم میں کسی کو بھی تامل نہ ہوگا۔  
نقطہ ۱

## الفقیہ اور علم غیب

(۱۳)

دقیق مرقوم فدائی صاحب مرقوم (ج ۱)

الحديث ۱۰۱ اپریل ۱۵۵۱ میں اس مضمون  
کی دو قطعیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں مرقوم  
صاحب نے قرآن وحدیث سے علم غیب نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی ثابت کی ہے۔ آج یہ  
ظاہر کریں گے کہ علم غیب رکھنے کا عقیدہ  
کہاں سے چلا ہے۔ (مدیر)

(۱۵) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام  
قرودہ بنی مصطلق سے واپس تشریف لارہے تھے  
عبداللہ بن ابی شہر منافق بھی مع اپنے رفقاء لشکر  
میں شامل تھا۔ راستہ میں آپ کی ناقہ گم ہو گئی،  
صحابہ وغیرہ تلاش کر رہے تھے۔ دفنال مرحل  
من المنافقین کہ ایک منافق عبد اللہ بن ابی  
یا اس کے کسی ساتھی نے کہا

کیف یزعم انه یعلم الغیب ولا  
یعلم مکان ناقۃ۔ کہ رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم غیب کا دعویٰ رکھتے ہیں اور اپنی  
ناقہ کا علم نہیں کہ کس مکان میں ہے۔

یہ ہیں وہ منافقین جو درپردہ کافر تھے۔ جنہوں  
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر علم غیب کا  
الزام لگایا۔ لیکن کسی مسلمان کی زبان سے ہرگز  
یہ بات نہ نکلی کہ آپ غیب کے مدعی ہیں۔

فاتا جبریل فاخبرہ بقول المنافق  
واخبرہ بمکان ناقۃ۔

اتنے میں جبرائیل تشریف لائے اور رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو منافق کی بات سے آگاہ  
کر دیا کہ وہ آپ کی طرف علم غیب کی نسبت کر رہا  
ہے اور ساتھ ہی ناقہ کا پتہ بھی بتا دیا۔ پھر  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ کو  
بلایا اور فرمایا

ما امر عہ انی اعلم الغیب وما اعلمہ  
کہ میں لو میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں  
غیب جانتا ہوں۔ وہ منافق جھوٹ بکتا ہے جو  
کہتا ہے کہ رسول اللہ غیب کے مدعی ہیں۔ میں  
ہرگز غیب نہیں جانتا۔ بل شائد تم کو بھی یہ وہم  
گز رہے کہ آپ کو منافق کی بات دجوا سرنے  
مجلس خاص میں کی تھی) کا علم کس طرح ہو گیا۔  
ولکن اللہ اخبر فی بقول المنافق  
وبمکان ناقۃ۔

سو اس بات کی خبر مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبریل  
کر دی ہے کہ عبد اللہ یا کوئی اور منافق یہ باتیں

کر رہا ہے کہ رسول اللہ غیب کے مدعی ہیں اور  
ساتھ ہی میری ناقہ کا پتہ بھی بتا دیا کہ فلاں جگہ  
جھاڑیوں میں ہے۔ سو اس بات سے یہ نہ سمجھنا  
کہ میں غیب جانتا ہوں، یہ منافقین کا مجھ پر الزام  
اور بہتان ہے۔ لیکن اسے مسلمانوں میں تم کو  
کہہ دیتا ہوں۔ دما اعلمہ کہ میں غیب ہرگز  
نہیں جانتا۔

اس سے ثابت ہوا کہ منافقین نے رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم پر غیب دان ہونے کا بہتان  
لگایا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کو خدا کا خوف کرنا  
چاہئے کہ انہی سے ان کا اتصال نہ ہو۔

## المائدہ کی شکایت اور جواب

"المائدہ دینیاتی رسالہ" بابت ماہ مئی ۱۹۷۸ء  
آلہدیت کے ایک مضمون مرقوم مولوی عبدالقادر  
صاحب اجیری کی شکایت لکھی ہے۔

ایڈیٹر صاحب المائدہ نے اس مضمون کو مسجل  
کے حق میں اسی قدر تلخ سمجھا ہے جس قدر مسلمانوں  
نے رنگیلا رسول کو تلخ سمجھا تھا۔ میں اپنے مضمون  
کی شکایت سے صدمہ ہوا مگر مضمون مطلوبہ کو  
پھر پڑھا اور غور سے پڑھا۔ میں تو کسی قسم کی  
تلفی معلوم نہیں ہوئی۔ اس لئے معاصر موبنوت  
اگر سخت الفاظ کی ہرمت بتائیں تو آئندہ ایسے  
الفاظ سے احتراز کیا جائے گا۔ کیونکہ قرآن مجید  
کی تعلیم ہے۔

قُلْ لَّيْسَ بِي دِينٌ يُقُولُ لَوْ أَنِّي دَرَيْتُ أَحْسَنَ دَ

سید دو لبہ کی تلاش امیرے اجاب میں  
ایک خاندانی سید اہل علم کو سید دو لبہ کی تلاش  
ہے۔ جو خوش عقیدہ اور بر سر کار ہو۔ پنجاب کے  
اضلاع لاہور، امرت سرا، فیروز پور وغیرہ کے  
ساکن کو ترجیح ہوگی۔

(ادب الوفاء)

سید دو لبہ کی تلاش امیرے اجاب میں ایک خاندانی سید اہل علم کو سید دو لبہ کی تلاش ہے۔ جو خوش عقیدہ اور بر سر کار ہو۔ پنجاب کے اضلاع لاہور، امرت سرا، فیروز پور وغیرہ کے ساکن کو ترجیح ہوگی۔

## فتاویٰ

**س ۹۷۱** { نیکو نے اپنی شکوہ ہندہ کو اپنے مکان سے مارپیٹ کر نکال دیا۔ عرصہ دو سال کا ہوا کہ ہندہ کو ایک شخص نے رکھ لیا ہے۔ زید نکاح نکالی کر چکا ہے۔ ہندہ کو ہندہ سے طلاق نہیں دیتا۔ ہندہ نے عدالت میں درخواست دی۔ زید نے حاضر عدالت ہو کر طلاق سے انکار کیا اور اپنے ساتھ لے جانے پر تیار ہوا۔ لیکن بغرض تکلیف دینے کے ہندہ جانے پر راضی نہ ہوئی۔ حاکم عدالت نے کہا کہ میں طلاق کے واسطے دباؤ نہیں ڈال سکتا اور ہندہ کو جبراً زید کے پاس جانے کو کہہ سکتا ہوں لہذا پچھتائی میں فیصلہ کرو۔ پچھتائی میں جب یہ معاملہ پیش ہوا تو زید نے طلاق سے انکار کیا اور لے جانے پر بھی راضی نہ ہوا۔ چونکہ ہندہ اب بکر کے پاس عرصہ دو سال سے رہا ہے تبلا ہے۔ ایسی صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟ (خریدار نمبر ۹۳) }

**ج ۹۷۱** { صورت مرقومہ میں عورت خاوند کو بکر دیکر خلع کرے اگر اس صورت میں بھی خاوند راضی نہ ہو تو پھر جدید قانون خلع کے ماتحت سبب بچ کی عدالت میں درخواست پیش کر کے نکاح نسخ کر سکتی ہے۔ عدالت میں جانے کا واقعہ غالباً قانون خلع بننے سے پہلے کا ہوگا۔ }

**ج ۹۷۲** { بچا اب محمد شہادت اللہ صاحب خریدار نمبر ۹۷۱-۱۱ خلع چاہے تحریری ہو یا زبانی عورت ایک حیض جتنی عدت گزار کر نکاح کرے تو جائز ہے۔ آپ کی باقی گفتگو قابل اشاعت نہیں ہے۔ }

**س ۹۷۳** { ایک شخص نے اپنی بی بی کو دفن کیا۔ بعد دفن کے شخص مذکور کو معلوم ہوا کہ چاندی کی چوڑی اور سونے کا نچھ بھی قبر میں غلطی سے دفن ہو گیا تب چند روز کے بعد قبر کھود کر اپنی چیزیں نکال لیں۔ بعد نکالنے کے برادری نے شخص مذکور کو مبلغ دس روپیہ کفارہ کیا۔ آیا شخص مذکور نے جائز کیا یا ناجائز۔ اگر جائز ہے تو برادری نے جو دس روپیہ لیا ہے یہ روپیہ شخص مذکور کو واپس لینا یا نہیں؟ (ایک خریدار امجدیہ) }

**ج ۹۷۴** { برادری کا ہر وہ فیصلہ جو نصوص صریحہ کے خلاف نہ ہو بحکم حدیث شریف المسلمون علی شہ وطلہ ودا جب القبول ہے شخص مذکور نے جو زیورات قبر سے نکال لئے ہیں اس کا یہ فعل جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے لیس علی مال المسلم قوی یعنی کسی مسلمان کا مال ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ اعلم! }

**ضروری نوٹ ۱** - فی سوال کم از کم ایک آنہ کا ٹکٹ برائے عزیز فتنہ آنا چاہئے۔ کیونکہ غریب فتنہ کی آمد سے غرباء کے نام امجدیہ جاری کیا ہے۔ جس سے قریہ و سنت کی اشاعت ہوتی ہے۔ جو صاحب غریب فتنہ کے لئے ٹکٹ نہیں بھیجیں گے ان کا سوال درج نہیں کیا جائیگا۔ (ملفوظ)

## متفرقات

**گرائی کاغذ** سے دن بدن پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔ دور روپیہ گارم دس روپیہ پر بھی شکل بدلتا رہتا ہے۔ اس لئے ہی خواہاں امجدیہ اگر اس کی زندگی قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی زرقاں اشاعت پر توجہ فرمائیں۔ یاد رفتگان | آہ مولوی مبارک حسین صاحب میر علی باوجود حقی ہونے کے مجھ سے اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی سے بلکہ مولانا اہل حدیث سے محبت رکھتے تھے۔ موصوف ۱۶ مئی کو فوت ہو گئے۔ ۳ اولادیں چھوڑیں ہیں میں سے ایک ۹ سالہ لڑکا ہے۔ غفر اللہ لہ درجہ۔

(۲) میرے چچا زاد بھائی سلیمان میاں فوت ہو گئے انشاء اللہ! (عبدانصاف ڈاک خانہ بکھرہ خلیع چھپرہ) (۳) مولوی علی محمد صاحب ساکن منڈی جمال خلیع فیروز پور فوت ہو گئے انشاء اللہ! (دکرم اپنی) (۴) میری بیوی فوت ہو گئی انشاء اللہ! منشی محمد عبد الباقی (۵) میرے والد بزرگوار شیخ محمد وحید صاحب جو ایک پرانے اہل حدیث تھے۔ اور شیخ عابد اللہ مصنف کتاب "تختہ البندہ" کے داماد تھے۔ کافی عرصہ کہ خدا کی یاد کرتے کہتے جہاں بھی تسلیم ہو گئے۔ انشاء اللہ! ڈاکٹر عبد العزیز از مالیر کوٹلہ۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ فائز پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

**مقدمہ مولوی عبد اللہ ثانی** | بہت دنوں سے چلا آرہا ہے۔ ۱۹ مئی کو شہادت صفائی ختم ہو گئی۔ عمر وکیل صفائی نے انتقال مقدمہ کی درخواست دیدی جس کے لئے ۴ جون مقرر ہوئی۔ اس مقدمہ میں مولوی عبد اللہ ثانی نے شک ورت کا استغاثہ دائر کیا ہوا ہے۔ جس میں (ڈیڑہ افقیہ) بھی ایک ملزم ہے۔

**چوہتیا بخاری کی دوا** | مجھ کو عرصہ چھ ماہ سے چوہتیا بخاری آتا ہے۔ کسی صاحب کو اس کی مجرب دوا یا نسخہ معلوم ہو تو ازراہ ہر بنی مطلع فرمائیں۔

**مولوی عبدالرحمان مدرس مدرسہ حسین پور چک ۹۷۳** - ب ڈاک خانہ چک ۵۵ - ب ضلع لاٹل پور پنجاب

**دعائے صحت** | ستری عبدالعزیز صاحب ناکی ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی میل ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

**جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ** | منعقد ۲۶ - اپریل میں چند تجاویز پاس ہوئیں۔ منجملہ ایک یہ ہے کہ مولانا سید سلیمان ندوی - آئندہ سال کے لئے متحدہ دارالعلوم مقرر کئے گئے ہیں۔ (عبد الماجد صدر جلسہ)

**سیرت سید احمد شہید** - آپ کے خاندان کے ایک اہل علم شخص نے لکھی ہے نئے حالات وغیرہ ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت کار پتہ - خیبر امجدیہ امجدیہ

ایک بار دن - خلیفہ بار دن رشید اور اسکے خلیفہ کے حالات - از مولانا شبلی مرحوم قیمت بر خیبر امجدیہ امجدیہ

# ملکی مطلع

## حالات جنگ

**محاذ روس** | موجودہ عالمگیر جنگ ہوا، پانی اور زمین تینوں جنگ زدہ جگہوں پر ہے۔ آج کل زمین جنگ کے بڑے محاذ دو ہیں۔ یورپ میں روس اور ایشیا میں چین۔ سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ اس عالمگیر جنگ کا مدار روسی محاذ پر ہے۔ یعنی اگر روس جرمنی کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا تو ایشیا میں بھی اتحادیوں کی کامیابی یقینی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اتحادی طاقتیں یورپ میں جرمنی کو مغلوب کرنے کے بعد اپنی تمام توجہ ایشیا میں جاپان کے خلاف لگا دیں گی۔ بصورت دیگر خطرہ ہو گا کہ ایک طرف جرمنی روس کو پامال کرتا ہوا ایران اور عراق کے تیل پر قابض ہونے کی کوشش کرے۔ دوسری طرف جاپان بحر ہند سے گزر کر بحیرہ عرب میں پہنچنے کی سعی کرے تاکہ براستہ خلیج فارس جرمنی سے اتصال پیدا کر سکے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صرف ایک خطرہ ہے جو روسی طاقت کو زور ہونے کی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کا سد باب کرنے کے لئے اور نیز ہر سو پر کو عوری طاقتوں کے قبضہ سے محفوظ رکھنے کے لئے اتحادیوں نے طرابلس کی سرحد سے لیکر روس کی سرحد تک یعنی مصر، شام، فلسطین، عراق اور ایران میں بے شمار فوج اور سامان جنگ جمع کیا ہوا ہے۔ تاکہ اگر جرمن فوج روسی طاقت کو توڑنے میں کامیاب ہو جائے تو جرمنی آسانی سے ایران اور عراق کے تیل کے چشموں پر قبضہ نہ کر سکے اور مزید پیش قدمی کر کے نہر سوئز اور ہندوستان کے لئے مزید خطرے کا موجب نہ ہو سکے۔ روس جو نہ بڑا وسیع ملک ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں

کہ یورپی روس کا بڑا حصہ ہاتھ سے نکل جانے کی صورت میں بھی روسی حکومت ایشیائی روس میں بیٹھ کر جرمنی کے خلاف جنگ جاری رکھ سکتی ہے۔ یورپی روس کے علاقہ یوکرین میں خارکوف ایک مشہور صنعتی شہر تھا لیکن دوسری جنگ کے کارخانے تباہ کر دیئے گئے۔ اس شہر پر گذشتہ سال سے جرمنی کا قبضہ ہے۔ آج کل روسی فوج اس پر حملہ کر رہی ہے۔ تازہ اطلاع آئی ہے کہ روسی فوج نے تین طرف سے خارکوف کا محاصرہ کر لیا ہے۔ کاشییا (تفغان) میں پہنچنے کے لئے جرمنوں نے جو یہ تمام کرنا شروع کر دیا تھا۔ کئی روز کی شدید مزاحمت کے بعد آخر روسی فوج نے اسے خالی کر دیا۔ لندن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ کونج پر قابض ہونے کے بعد بھی جرمن فوج آسانی سے کاشییا میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ تین تھلے میں جرمنوں کو کافی نقصان برداشت کرنا پڑا مثلاً ہارٹسٹو جرمن ہلاک ہو گئے قریباً اتنے ہی زخمی ہوئے۔ بہت سا سامان جنگ روسیوں کے ہاتھ لگا اور کچھ جرمنوں نے اپنے ہاتھوں تباہ کر دیا۔ خارکوف کے زواح میں قریباً تین سو بیسویں پر روسی فوج دوبارہ قابض ہو گئی۔ اسی طرح روسیوں کا جانی اور مالی نقصان بھی کچھ کم نہیں ہوا۔

**محاذ برما و چین** | برطانوی فوج کا بڑا حصہ تو برما سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کچھ فوج جو پیچھے رہ گئی ہے وہ چینوں کے ساتھ مل کر گریلا طریق جنگ سے جاپانیوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس وقت جاپان کی فوج چین کے صوبہ یون پر تین طرف سے حملہ کر رہی ہے۔ تمام چین عموماً اہر صوبہ یون خصوصاً معدنی دولت سے مالا مال ہے۔ مثلاً یہاں لوہے، کوئلے، تانبے، کپکپ، جت چاندی، سونے، نمک اور پٹرول وغیرہ کی بہت سی کانیں پائی جاتی ہیں۔ جاپان کو چین پر حملہ کر کے جو کچھ قریباً پانچ سال گزر گئے ہیں۔ تبھی

اس نے چین پر پھر خاص توجہ مبذول کر رکھی ہے اس کا اصلی سبب معاشرہ ناپ لاہور کے الفاظ میں سنئے!

جاپانیوں کے لٹریچر سے ان کی مذہبی روایات سے اور ان کے تازہ اعلانات سے جو نتیجہ نکالا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جاپان کا اہم ترین مقصد دنیا پر چھا جانا ہے۔ یہ ایک بات ہے کہ اس چھا جانے کا نام انہوں نے اپنا نظام فوج رکھا ہے۔ ایسی حالت میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جاپان سب سے پہلے چین کو ختم کرنے کا جتن کرے گا۔ اگر ہم دھیان سے دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ جاپان نے اب تک جو کچھ کیا اس کا مقصد چین کو گھیرنا ہے۔ اور گھیر کر ناکارہ کرنا تھا۔ چین کے مشرق میں گوام، ہڈو، فیلیپائن اور ہوائی کی امریکن چھاؤنیاں تھیں۔ یہاں سے چین کو مدد مل سکتی تھی۔ امریکہ انہیں اڈوں سے آگے بڑھ کر جاپان پر حملہ بھی کر سکتا تھا۔ اس لئے جاپان نے سب سے پہلے ان چھاؤنیوں پر حملہ کیا۔ لندن میں سے کئی ایک پر قبضہ بھی کر لیا۔ دوسرا راستہ جہاں امریکہ آگے بڑھ کر چین کی راہ اور جاپان پر حملہ کر سکتا تھا لایا، سنگاپور، جاوا، سٹرا، بورنیو اور سیلے میں کے علاقے تھے۔ اس لئے جاپان نے ان پر بھی حملہ کیا۔ اور قبضہ کیا۔ تیسرا راستہ یہاں سے چین کو مدد مل سکتی تھی۔ برما تھا۔ اس لئے جاپانیوں نے یہاں بھی حملہ کیا۔ اور برما کے ایک بہت بڑے حصے پر قبضہ کرنے کے بعد وہ ہندوستان کی طرف نہیں بلکہ چین کی طرف بڑھے۔ چنانچہ چین پر متعدد اطراف سے حملے ہو رہے ہیں شمالی صوبجات شانشی، جو پے اور ہونان سے لے کر جنوبی صوبجات چکیانگ، فوکیان، گوانگ ڈونگ، کوانگسی اور یون پر حملے ہو رہے ہیں۔ چین کی نئی راجدھانی چنگ کنگ۔ یون کے پڑوسی صوبہ زیچوان میں ہے۔ اغلباً جاپانیوں کی کوشش یہ ہے کہ ایک طرف چینگانگ، فوکیان

ایک طرف چینگانگ، فوکیان، گوانگ ڈونگ، کوانگسی اور یون پر حملے ہو رہے ہیں۔ چین کی نئی راجدھانی چنگ کنگ۔ یون کے پڑوسی صوبہ زیچوان میں ہے۔ اغلباً جاپانیوں کی کوشش یہ ہے کہ ایک طرف چینگانگ، فوکیان

اور کوئنگ کنگ کے ساحلی صوبوں سے بڑھ کر دوسری طرف ہندو چینی سے بڑھ کر اسی تیسری طرف براستہ بڑھ کر یونین پر چھا جائیں اور یونین کے بعد لیبیا کی طرف بڑھ کر چنگ کنگ پر قبضہ کر لیں یا ہونائی حملہ سے اسے تباہ کر دیں۔ چنانچہ رائٹر کے ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ چین سرکار کا چٹائی سے غیر ضروری آبادی کو نکالنے کا انتظام کر رہی ہے۔

چینی جاپان کی اس کوشش کا یقیناً بہت سخت مقابلہ کریں گے۔ ششہ پانچ برس کی جنگ نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایسا کر بھی سکتے ہیں۔ اس لئے میں آشا راہیدہ کہنی چاہئے کہ انہیں پہلے دکا میانی ہوگی۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ جاپان اس وقت چین کو فتح کرنے کا ہمتن کر رہا ہے۔ اگر وہ اس کام کے لئے کوئی بڑا حملہ کرنا چاہتا تھا تو یہ حملہ شروع ہو چکا ہے۔ چین کے پہلو میں ایک چھپتا ہوا گناہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر اتحادی فوجیں چین میں جمع ہو گئیں، اور ان کے سپلائی کے راستے کھلے رہتے تو جاپان کے لئے ان کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس لئے دنیا میں مزید پیشہ کی کرنے سے پہلے وہ اس کاٹنے کو اپنے ہنپو سے نکال دینا چاہتا ہے۔

ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آسٹریلیا اور ہندوستان میں ہونے والی تیاریوں سے متاثر ہو کر ایک ہی بار سارے چین پر چھا جانے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ چین کے شمالی، مشرقی اور جنوبی صوبوں میں ہی آگے بڑھنے کا جتن کرے۔ اگر اس کا یہ جتن پھل دکا میاں ہو گیا تو چین کی سپلائی کے قریباً سبھی راستے بند ہو جائیں گے۔ اور جب چین کی طرف سے مطمئن ہو کر جاپان ہندوستان یا آسٹریلیا کا رخ کرے گا۔ یہ حالت یقیناً دلخوش نہیں ہوگی۔ اس لئے ضرور یہ ہے کہ اتحادی طاقتیں جلد از جلد اپنی تیاریوں کو مکمل کر کے ہندوستان، آسٹریلیا یا آئیوٹھن جو انڈیا میں جاپانی طاقت پر حملہ کریں اور اسے مجبور کریں کہ

وہ چین میں مزید آگے بڑھنے کا خیال ترک کر دے۔  
(خلا پ لاہور ۲۵ مئی سنہ ۱۳۸۰ھ)

## سرکاری اطلاع

برطانوی پارلیمنٹ میں ۱۹ مئی کو جنگ کے متعلق دور روزہ بحث شروع ہوئی۔ اس بحث کے دوران میں نائب وزیر اعظم میجر ایٹلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ہم نے اپنی فوجی طاقت کو بہت مضبوط کر لیا ہے۔ ہم نے فضائی بحری اور بری فوجوں کو مستحکم کر لیا ہے۔ جاپان جس طرف بھی بڑھے گا ہمیں اپنے مقابلے میں تیار پائے گا۔ اگر اس نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا رخ کیا تو میں پورے وقت سے کہہ سکتا ہوں کہ آسٹریلیا اور امریکن فوجیں جزل میک آر تھر کی کمانڈ میں انکا شاندار استقبال کریں گی۔

میجر ایٹلی کا یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے۔ بلوچن سے اطلاع آئی ہے کہ آسٹریلیا میں جب جنگ شروع ہوئی ہے۔ جاپان کے ۱۸۵ طیارے گرائے جا چکے ہیں۔ اور تین سو جاپانی طیاروں کو نقصان پہنچا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ۸۵ جاپانی جہازوں کو بھی شدید نقصان پہنچا گیا ہے۔ چنگ کنگ سے آنے والی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانی ہندو چین اور چین کے صوبہ نیان کی سرحد پر زیادہ سے زیادہ فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چین پر سخت حملے کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جاپانی برائیاں بھی کافی کمک پہنچا رہے ہیں۔ لندن ٹائمز نے ۱۹ مئی کی اشاعت میں لکھا ہے کہ اس وقت برائیاں جو جنگ جاری ہے اس سے ہندوستان کو تیاری کے لئے پانچ چھینے کی جہلت مل گئی۔ اس وقت ہندوستان اور چین کے درمیان نیو سٹریکس تعمیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چین کو امداد بدستور پہنچ رہی ہے۔ چینی فوجیں

برادر ڈو کی طرف نہایت تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اور جاپانیوں کو زبردست نقصان پہنچا جا رہا ہے۔ چینی فوجوں کی کوریلا جنگ سے جاپانی سخت پریشان ہو رہے ہیں۔

جنگ کے دیگر محاذوں سے کوئی اہم قابل ذکر خبر اس ہفتے موصول نہیں ہوئی۔ ایک اطلاع ہے کہ لیبیا میں جرمین کچھ اور فوج جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن برطانوی فوجیں ہر قسم کے مقابلے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل سٹیمس نے کیپ ٹاؤن سے ۱۹ مئی کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی برطانوی فوجوں کا معائنہ کرنے اور فوجی استحکامات کو دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں گا کہ کابل کا بڑا حملہ مشرق وسطیٰ سے شروع ہو گا۔

ماتساہ دشمن کے ہوائی حملے بدستور جاری ہیں اور ان لڑائیوں میں برطانیہ اور امریکہ کے ہوائی جہاز اپنی ہوائی طاقت کی برتری کا قطعی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ ۱۹ مئی کی اطلاع کے مطابق ۸۰ گھنٹوں میں دشمن کے ۲۴ طیارے تباہ ہوئے۔ ان کا رے کئے گئے۔ اتوار کو ۱۴ دشمن طیارے ٹھکانے لگائے گئے۔ ان تباہ شدہ طیاروں میں زیادہ تر ادا جرمین طیاروں کی ہے۔

جرمن کے مقبوضہ علاقوں سے ہوائی کی اطلاع اکثر آتی رہتی ہیں۔ سٹاک ہولم سے آمدہ اطلاعات منظر میں کہ ناروے میں قومی دن اسی ہفتے منایا گیا۔ لوگوں میں جوش و خروش اتنا بڑھ چکا ہے کہ اس کا اگلا مرحلہ کھلم کھلا کوریلا قسم کی جنگ ہوگی۔

۱۴ مئی کو چیکو سلواکیہ کے سابق صدر ڈاکٹر بینش نے لندن میں امید ظاہر کی کہ ہم کرسٹنک واپس اپنے وطن میں ہونگے۔ محوری طاقتیں اب زوال پذیر ہیں۔ ان گرمیوں میں ہشلوئر روس کو فتح نہ کر سکا تو جرمنی کی تباہی یقینی ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ان دونوں - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما - کی مصلحتوں سے جو کچھ ہو گیا۔ ان دونوں کی مصلحتوں سے جو کچھ ہو گیا۔ ان دونوں کی مصلحتوں سے جو کچھ ہو گیا۔



مومنانی

مصدر و ملاءمتها

فلا بد انہیں روزانہ تازہ چٹاڑہ شہادت اُتی رہتی ہیں

قہر علی خ پیداکرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی

انجمنی سکس وڈن - دیمہ - کھاسی - ریڈیوس - لیزوریسیہ  
خود بخود کرتی ہے - مگر وہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے

جریان یا کسی نہ وجہ سے جن کی مکر میں درد ہوتا ہے

... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال ہوتی ہے

دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ

مگ جائے تو غلطی سے دردمونی ہو جا  
سے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ وٹھے اور جوان کو کہا

مفید ہے۔ ضعیف المرکب عصابی پیری کا کام دیتی

ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک  
سیرنگ کے ذریعہ انجنینر کو باقی وقت فراہم کیا گیا۔

رجو ایک ماہ کے لئے کافی ہے)۔ آدھ پاؤ لیٹر۔

پاؤ بھر شے مع محصول ڈاک۔ مائیک غیر سے محصول

محصول ڈاک بعد پیشی بذریعہ منی آرڈر۔ نہری ایک

پاد سے کم روانہ کی جائے گی اور وہ ہی بندوبست دی پی

## تازه ترین اخبارات

جناب مکیا محمد امین صاحب ششبنیاں دہلی

مولوی امیر علی صاحب متعدد بار مرمیان کھوانی گئی۔  
حسب فضا علیہ ثابت ہوئی۔ ایک لکھنؤ میں مری

پتہ سے ارسال فرمائیں: ۱۔ ۱۰۰۔ اپریل ۱۹۷۷ء

جناب مولوی امیر علی صاحب خشتینیاں بگلا  
جناب کے صاحبزادے سے بہت رشتہ لانی مقدار میں برساتی

منگایا۔ ماشاء اللہ غنیمت ثابت ہوئی۔ اب آدھ سیر

پیش رو ۱۳۵۰ - اپریل ۱۳۵۱

مرد پرامردی و بی‌رحمی اینجسی امرت سر

\_\_\_\_\_

**مرزا صاحب کا بیان**  
 اختلاف ثابت کیا ہے۔ قیامت اور  
 فتح ربانی۔ اس میں تحریری بیادہ  
 ابو الوفاء اور مولوی غلام رسول صاحب گفاری  
 جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۸  
**شاہ انگلستان اور مرزا قادیان ثابت**  
 کیا گیا ہے کہ جارج چہارم شاہ انگلستان کا دربار دہلی  
 میں تشریف لانا فدائی حکمت میں مرزا صاحب  
 قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۸

**فسخ کلام مرزا اکیان**  
 شریک نہ ہو کے کے متعلق اظہار اعتقاد مستقیم نہیں  
 جس میں بتلایا ہے کہ مرزا قادیانی اصل اسلام سے  
 خارج ہیں۔ قیمت ۲  
**نکات مرزا**  
 چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف  
 ادب و نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا  
 دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی  
 دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے  
 معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے  
 ہیں اور سابقہ مولوی عبد اللہ چکراواری کے معارف  
 نکات ہی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب  
 مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۴

**محمد قادیانی**  
 مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ  
 کا بھی میں شبہ ہوں۔ جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا  
 وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے  
 اس دعویٰ حمیت ثابہ کی کما حقہ تردید کی گئی ہے  
 قابلہ یہ ہے۔ قیمت ۳  
**تعلیمات مرزا**  
 محمد قادیانی کی تعلیمات مرزا صاحب کے خلاف  
 ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پورا ہوا

**مرزا صاحب کا بیان**  
 اختلاف ثابت کیا ہے۔ قیامت اور  
 فتح ربانی۔ اس میں تحریری بیادہ  
 ابو الوفاء اور مولوی غلام رسول صاحب گفاری  
 جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۸  
**شاہ انگلستان اور مرزا قادیان ثابت**  
 کیا گیا ہے کہ جارج چہارم شاہ انگلستان کا دربار دہلی  
 میں تشریف لانا فدائی حکمت میں مرزا صاحب  
 قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۸

**نمائش برقی پریش امرت**  
 تیس آر دو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گجراتی۔ سندھی۔  
 چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگ دار۔ سادہ  
 اور اداں ترخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر  
 آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اخبار۔ رسدیں  
 دعویٰ خطوط۔ رجسٹر۔ لیٹر فائرم۔ چھپائیاں۔ ایس  
 رسالے۔ اخبار وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود  
 تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ  
 طے کریں۔ آرڈر یا خط و کتابت کا پتہ۔  
 نیوہر شائی برقی پریش۔ مال بازار امرت سر

**فیصلہ مرزا**  
 مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی ترجمہ۔  
 قیمت پانچ آنے (۵)  
**علم کلام مرزا**  
 اس رسالہ میں مرزا صاحب کو  
 بیشک حصف جانی کیا ہے۔ آجک مرزائوں  
 کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ  
 رسالہ ان سے سب سے زیادہ ہے۔ اس کا مضمون بھی  
 بالکل اچھا ہے۔ اگر آپ کو اس کے بارے میں  
 سب سے پہلے اس نام کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے  
 گذر گیا ہو۔ قیمت ۸  
**حجائبات مرزا**  
 یہ رسالہ علم کلام مرزا کا

حصہ دہم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال  
 سے ان کی عمر صرف یکادہ سال ثابت کی ہے۔ ۴  
**بہاء اللہ اور میرزا**  
 یہاں در بیان شیخ بہاء اللہ  
 ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور عقائد  
 کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی  
 دراصل شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۵  
**مکالمہ احمدیہ**  
 لاہوری و قادیانی حضرات میں  
 مکالمہ احمدیہ نبوت مرزا پر مناظرہ کرنے  
 ایک دوسرے کو چیلنج بازی کے متعلق جو مضمونیں  
 "پیغام صلح" لاہور و انجمن میں شائع ہوئے رہے  
 ہیں۔ مدراج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵

**المسیح الموعود**  
 مصنفہ ابو صالح مولوی موصوفی  
 مسیح کا بطور مجروحہ کے زندہ بحمد آسمان پر اٹھا جانا  
 اور قرب قیامت کے نزول فرما دلائل قویہ کے  
 ساتھ ثابت کر کے مخالفین کے اعتراضات کو  
 عقلاً و نقلاً غلط ثابت کر کے ہر پہلو سے ان پر  
 حجت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸  
**محمدیہ پاکٹ بک**  
 مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب  
 محمدیہ پاکٹ بک مہار امرتسری۔ اسے پڑھ کر  
 ایک معمولی آدمی بخوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی علماء  
 کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا  
 ہے۔ دوسرا ادیشن ہے۔ قیمت ۴

**تعارف الہامی قول**  
 اس رسالہ میں مرزا صاحب  
 تعارف الہامی کے عجیب و غریب مخاطبات، الہامات  
 اور تناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کر کے انکی  
 تردید کی گئی ہے۔ قابلہ یہ ہے۔ قیمت ۴  
**عالم کتاب مرزا**  
 قیمت ایک آنہ  
**لئے کا پتہ**  
 منیجر دفتر اہل بیت امرت

کفریات مرزا و حالات مرزا۔ سوائے مرزا۔ نشان و ادب مرزا۔ ۳۔ مختلفیات مرزا۔ پتہ منیر اہل بیت امرت

الہدیت امرت  
 بزم شریف ایڈ  
 رسالہ جامع  
 دہلی

### مقاصد و مقاصد

۱۔ دین اسلام درست نبوی علیہ السلام کی شاعت کرنا۔  
۲۔ مسلمانوں کی عبادت اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔  
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی ہمہ داشت کرنا۔  
۴۔ قواعد و ضوابط دین قیامت پر عمل پیکار کی پابندی۔  
۵۔ مذہب کے لئے جوانی کا روڈ پیکٹ بنانا چاہئے۔  
۶۔ مضامین مرسلہ بشرط پندرہ مفت درجہ ہوئے۔  
۷۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
۸۔ پرنٹنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۲۳



مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
شاہد اللہ

دفتر المحدث  
امرتسر  
چوک کٹرہ بھائی  
تاریخ اجرا - ۲۲ شہان ۱۳۲۲  
۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۳

### شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ملے  
دوسرا جاگیر داران سے  
عام عسیدہ داران سے  
ششماہی  
مالک غیر سے سالانہ  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔  
جلد خط و کتابت و ارسال زر نام  
مولانا ابوالوفاء شاہد اللہ دہلوی قاضی  
مالک اخبار المحدث امرتسر  
ہونی چاہئے۔

۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۱

۵ جون ۱۹۷۲ء

یوم جمعہ

### فہرست مضامین

- نظم تقلید کی حیات سر اسمرمات ہے
- انتخاب الاخبار
- تکلیف اسلام اور مسیحیت
- یادری برکت اللہ کا فیض غنیمت
- سیح موعود نمبر دہائی (ش)
- گاندھی گرائی
- سندھ کے خراہد پر پکاڑو
- تفرقات
- اشتبہات

### تقلید کی حیات سر اسمرمات ہے

انور عبد اللہ شاہد

موجود وہاں میں وہی ایک ذات ہے  
اسے شنگان آب بقا غور سے سنو  
وہ جس کے لفظ لفظ میں ہے لذتِ عمل  
شاہان سرزمینِ وفا کا شکار ہیں  
تحقیق اور دلیل میں ہے روحِ زندگی  
قولِ خدا - کلامِ ہمیشہ دلیل ہے  
ساجد اُسی کے سامنے کل کائنات ہے  
اللہ کا کلام ہی آپ حیات ہے  
وہ جسکی بات بات میں قدر و نبات ہے  
اک اُس کی سلطنت کو دوام و ثبات ہے  
تقلید کی حیات سر اسمرمات ہے  
اور ہے دلیل بات نری و اہیات ہے  
جس میں ہے جوئے ہیں ہوا و ہوس کے بُت  
شاہد وہ دل نہیں ہے بس اک سونات ہے

یہ کتاب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے عربی میں تصنیف کی تھی۔ جس میں امرتسر میں مدرسہ کے فاضل شاہد اللہ دہلوی نے اردو میں تراجم کیا ہے۔



۱۰۱

۲۰۔ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ

# کتاب اسلام اور مسیحیت

پاوری برکت اللہ کا غیظ و غضب پر

پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اسے کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جتھے علماء اسلام اور ملکی جرائد نے بہت پسند کیا۔ اور ناظرین میں سے جن صاحبوں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے ان کو معلوم ہو گا کہ یہ کتاب بھی اپنی شیریں و بانی میں کتاب مقدس رسولؐ جیسی ہے۔ جو آریوں کے زہریلے رسالہ رنگیلہ رسولؐ کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ بایں ہمہ پادری صاحب اس کتاب کے باعث ہم سے بہت کچھ غلط ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس بنا پر آپ ہمیں الزام دیتے ہیں کہ ہم نے حضرت عیسیٰ مسیحؑ روع اللہ کی توہین کی ہے۔ دسمی رسالہ اخوت

بابت اریطی ص ۱۳۱

یہ اعتراض ہمارے کانوں میں کوئی نیا نہیں آیا۔ شروع اسلام میں خیران کے جو عیسائی مدینہ شریف میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے بھی یہی اعتراض کیا تھا کہ آپ مسیح کی توہین کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا

کہ کیسے توہین کرتے ہیں؟ بولے کہ آپ ان کو بندہ کہتے ہیں یہ مسیح کی توہین ہے۔ چھوڑنے فرمایا کہ کیا مسیح ان کے پیٹ میں نہیں رہا؟ کیا عام بچوں کی طرح پیدا نہیں ہوا؟ ایسے ہی کئی سوالات کئے۔ جب عیسائیوں نے ان سوالوں کا جواب 'ہاں' میں دیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر مسیح کے بندہ ہونے میں کیا شک ہے۔

جو نیک پادری برکت اللہ صاحب نے بھی  
نجران کے نصاریٰ والا اعتراض کیا ہے۔  
ہم بھی وہی رسولی جواب دیکر سبکدوش ہوتے  
ہیں۔ مٹا پادری صاحب کی مزیت شفی کے لئے  
ایک مثال دیتے ہیں کہ

کوئی لڑکا میٹرک پاس ہے۔ اس کے عزیز  
اقارب محبت کی وجہ سے اس کو بی۔ اے سمجھتے  
ہیں۔ اور اسی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے خاقت  
اس کو میٹرک سے بھی کم درجہ دیتے ہوئے ڈپٹی  
کہتے ہیں۔ لیکن واقف حال لوگ اس کو انٹرنس

پاس کہتے ہیں۔ پہلے گردہ کے لوگ جو محبت کی وجہ  
 سے اس کو بی۔ اے پاس سمجھتے ہیں دوسرے اور  
 تیسرے گردہ کے لوگوں کو اس کی توہین کرنے  
 والے قرار دیتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ  
 بی۔ اے پاس کہنے والے غالی حد سے بڑھے  
 ہوئے ہیں اور ڈپٹی کھٹے والے توہین کے مرکب  
 ہیں۔ لیکن انٹرنس پاس کہنے والے حق بجانب ہیں  
 قرآن مجید سے اس مثال کا ثبوت ملتا ہے  
 مسیح کو جہودیت کی حد سے بڑھانے والوں کے  
 حق میں فرمایا :-

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ  
وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا  
الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ  
وَكَلِمَةٌ مِّنْ رَبِّهِ - (٣٤)

مسیح کا مرتبہ کم کرنے والے یہود کے حق میں فرمایا  
 وَبِكَفَرٍ هَیْهَ ذَاقُوا لِسْمِ عَلٰی صَیْءِ  
 مُنْتَهَا عَظِیْمٍ (پ - ع)

مسیح کا اصل مرتبہ بتانے کو فرمایا :-  
 اِنَّ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ  
 جَعَلْنَاهُ مِثْلًا بَعَثْنِي فِيْهِ اِيْمًا ۝۲۰  
 یعنی مسیح ہمارا بندہ ہے ہم نے اس پر احسان  
 کیا ہے اور ہم نے بنی اسرائیل کے لئے اودھی بنایا ہے  
 مسیح کو اصل مرتبہ (عبودیت) پر رکھنے والے  
 کی تحسین کی اور ان کو غالی گروہ کے متعلق ان  
 لفظوں میں اطلاع دی :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ  
هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ وَرَبِّ  
(١٣٤-١٣٥)

۱۷۰۔ اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو خدا کے متعلق حقیقات کے سوا کچھ نہ کہو۔ سوائے اس کے نہیں کہ مسیح تو اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہے۔ ۱۲۰۔ ۱۷۱۔ یہودی انکار حق کرنے اور مریم صدیقہ پر جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے منضوب الہی فیض سے ۱۲۰۔ ۱۷۲۔ کافر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ ۱۲۰۔

اسلام اور محبت - قیمت ۶/- - مقدس رسول ۱۳۰۲ ہجری - پنج روزہ المجلد ثانی امت مسلمہ



اس لئے ہم پادری برکت اللہ صاحب کو اس غفلت میں مطلع سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کی نظر میں مسیح کی شان اس سے ارفع ہے جو قرآن شریف بتاتا ہے اور واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں

رہنٹ یہاں پہنچ کر ہم اپنے مسلم برادران کا شکوہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو عیسائیوں کی روش دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہی عقیدہ ظاہر کرتے ہیں جو عیسائی مسیح کے حق میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ پیر بخت علی شاہ صاحب لی پوری کی جماعت کے رسالہ افوار الصوفیہ سیانکوٹ میں اس عقیدہ کا

اظہار اس طرح کیا گیا ہے کہ  
پردہ انساں میں آکر خود دکھانا تھا جمال  
رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو  
وافوار الصوفیہ بابت ماہ جنوری ۱۳۸۸  
اہل توحید جب ایسے عقیدہ کو کفر نہ کر اس سے نفرت کرتے ہیں اور صحیح عقیدہ عبدلہ و رسولہ کا اظہار کرتے ہیں تو یہ لوگ اہل توحید کو توہین رسالت کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔

اس تہید کے بعد ہم پادری صاحب کے اصل اعتراض پر توجہ کرتے ہیں۔ عیسائیوں نے مسیح کے مصلوب ہونے کی دقت کی تصویر شائع کی ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے رسالہ اسلام اور مسیحیت کے صفحہ ۱۲ پر اس کو نقل کر کے اس کے نیچے یہ مصرع لکھا تھا کہ

دیکھئے مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہے  
اس تصویر کے اوپر ہم نے انجیل متی کا یہ فقرہ لکھا تھا۔

اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷: ۴۶)

اس پر پادری برکت اللہ صاحب بہت غمزدہ ہیں۔ چنانچہ آپ ہم پر اظہار غفلت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

مولوی شاہ اند صاحب کو یہ آیت بہت مرغوب

ہے۔ کیونکہ ان کے زعم میں اس آیت شریف سے ابن اللہ کی عاجزی اور ذاری ثابت ہوتی ہے۔ اس آیت کی آڑ میں آپ خداوند مسیح کی توہین اور تعظیم کرنے سے ڈرا نہیں تھکے

۲۰ ہم ان کریمہ النظر اور زشت رو تصویر بنانے والے دیباچی مولوی کی ذہنیت پر حیران ہیں اس کے بعد کچھ قتل وغیرہ کی دھمکی دیتے ہیں) ۲۰ سلطان حضرت روح اللہ کی شان کے خلاف توہین و تحقیر کلمات سن کر نہ صرف شمس سے مس نہیں ہوتے بلکہ آتش خورش ہو کر ایسے ایمان فروش مولویوں کو قائم مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ابھی بیک بنی و دو گوش امرت سر میں سلامت بیٹھے ہیں۔ دیکھئے یہ قتل کی دوسری دھمکی

(ہے) ۲۰ کیا آپ کو خیال نہ آیا کہ آپ مسیح کی توہین کرنے سے محمد کی تعظیم نہیں کرتے بلکہ اس کی۔ اس کے اللہ کی اداس کی کتاب کی بھی توہین کر رہے ہیں ۲۰ آپ ہنسی ہیں آپ ہی فتویٰ صادر فرمائیں کہ حضرت روح اللہ کی توہین کر کے آپ قرآن اور اسوہ حسنہ کو ترک کرنے اور اہل بیہودگی حبیب العلماء کے ذمہ میں شامل ہونے کے جرم کے مرتکب نہیں ہوئے؟ حق تو یہ ہے کہ

آں خداوند کا منہ کھکھ کرنے اور ٹھٹھا اٹھانے میں آپ ٹوئین کے گردہ سے نکل کر بیوی کا ہنوں، نقیبوں مجرم مصلوبوں، بلکہ بت پرست رومی سپاہیوں کے ذمہ میں جا شامل ہوئے۔ ناعتبرو یا اولوالالباب

۲۰ باباں مل گئے کعبہ کو صدمہ خانے سے

المحدث المثلث | ناظرین! یہ ہے مسیح کی بھیڑوں کی شیریں کلاسی۔ شاید مولانا عالی انہی کے حق میں کہہ گئے ہیں

لیکن آن بھیڑیوں سے واجب ہے حذر بھیڑوں کے لباس میں جو ہیں جلوہ نما

ہم نے اپنی کتاب اسلام اور مسیحیت میں مسیح کی تصویر کے اوپر انجیل متی کا جو مذکورہ بالا فقرہ نقل کیا تھا۔ اس سے ہماری جو غرض تھی اسے ہم منطقی اصطلاح میں بتاتے ہیں۔

عیسائیوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ خدا اور مسیح میں غیر منفک اتصال چلا آیا ہے۔ یہ مفہوم قضیہ دائرہ مطلعہ کا ہے۔ ہم نے یہ فقرہ نقل کر کے قضیہ مطلقہ عامہ کا ثبوت دیا تھا جو دائرہ مطلعہ کی نقیض ہے اس کے جواب میں پادری صاحب نے تین راستے اختیار کئے ہیں۔

پہلا راستہ | یہ اختیار کیا ہے کہ انجیل وغیرہ سے چند فقرے نقل کر کے نتیجہ نکالے کہ خدا اور مسیح میں دائمی محبت اور رفاقت کا رشتہ تھا۔ چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

”خداوند مسیح کے اقوال | کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ من آئم کہ من دائم۔ اس معیار سے جب ہم ابن اللہ کے اقوال پر نظر کرتے ہیں تو ہم کو یہی دکھائی دیتا ہے کہ خدا میں اور آپ میں رفاقت۔ اتحاد اور محبت کا رشتہ ہمیشہ قائم رہا۔ چنانچہ ابن اللہ فرماتے ہیں کہ باپ بیٹے سے محبت کرتا ہے اور اس کی عزت کرتا ہے دیو خانہ ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ اور بیٹا باپ سے محبت کرتا ہے دیو خانہ ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴

کرتا ہے دیو خانہ ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ جو کچھ میرا ہے وہ باپ کا ہے اور جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے دیو خانہ ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے۔ اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے اور اُس کے جس پر بیٹا ظاہر کرنا چاہے دمتی ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ یوحنا ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ آئندہ خداوند فرماتے ہیں جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا دیو خانہ ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ کیونکہ میں اور باپ ایک ہیں دیو خانہ ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ آپ نے فرمایا کہ باپ کی رفاقت اور

جوابات نصابی۔ بل پور کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ نیت۔ ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰



اُس کے کام کو پورا کرنا آپ کا کھانا پینا ہے  
 دیکھنا چاہئے۔ (۵۰ - ۵۱) اور کہ آپ خدا کی طرف  
 سے آئے ہیں اور خدا کے پاس واپس لوٹ  
 جائیں گے دیکھنا چاہئے۔ (۵۲ - ۵۳) اور کہ  
 (غیر) کیا یہ افسانہ کسی ایسے شخص کی زبان  
 سے نکل سکتے ہیں جس کو یہ خیال ہو کہ خدا  
 اُس سے ناراض ہے یا وہ منسوبِ قہر الہی  
 ہے یا کہ خدائے اُس کو ترک کر دیا ہے؟  
 (۵۴ - ۵۵) اور بات مٹی سنگتہ صلا  
 اہلِ حشر میں لا جگہ (منطق) پر مبنی یا نہیں۔  
 ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہتے۔ کیونکہ ہم آپ  
 کی عقلی کا فطرہ ہے۔ ہاں آنا کہتے ہیں کہ آپ  
 مندرجہ بالا اقوال کے ساتھ انجیل کا وہ فقرہ  
 بھی ملا لیتے جو ہم نے نقل کیا تھا قرآن کو معلوم  
 ہو جائے گا کہ ذاتِ الوہیت سے مسیح کا انکال  
 تفسیرِ دائرہِ مطلقہ کی صورت میں ثابت نہیں ہے  
 اس کے برعکس تفسیرِ مطلقہ عامہ کی شکل میں ثابت  
 ہے۔ جو پہلے تفسیر کی تفسیر ہے۔  
 دوسرا راستہ جو آپ نے اختیار کیا ہے  
 کہ انجیل کا مذکورہ فقرہ دراصل مسیح کا اپنا قول  
 نہیں بلکہ زبور ۲۲ کا پہلا فقرہ ہے۔  
 اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ہم مان لیتے ہیں  
 کہ یہ فقرہ زبور کا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسیح نے  
 صلیب پر جان دیتے ہوئے اسے کیوں پڑھا؟  
 قاعدہ ہے کہ کوئی کلام سابق اس وقت پڑھا  
 جاتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنی حالت کو اس کے  
 مطابق سمجھے۔ ہم اس کی دو مثالیں پیش کرتے  
 ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت مسیح کا قول بجز اب  
 سوالِ خداوندی یوں سنو تو ہے۔  
 میں نے اپنی قوم کو نہیں کہا تھا کہ مجھے اور  
 میری ماں کو معبود بنالینا۔  
 اس کے بعد یوں عرض کرتے ہیں۔  
 اِنْ تَحِبُّوا بَعْدَ فَا تَحِبُّوا عِيَادَتِ

وَاِنْ تَحِبُّوا بَعْدَ فَا تَحِبُّوا عِيَادَتِ  
 (انجیل متی ۲۳ - ۲۴)  
 دے خدا اگر تو ان کو مذاہب کرے تو وہ تیرے  
 بندے ہیں اگر ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت  
 والا ہے۔ ایسا کہنا ان کے حق میں گویا انہیں سزا دینا ہے  
 حدیث شریف میں آتا ہے کہ مسودہ کائنات  
 علیہ التعمید والاعلوان نے ایک رات نماز تہجد میں  
 یہ آیت تلاوت فرمائی تو آپ کا ذہن اپنی اس  
 کی طرف منتقل ہو گیا۔ پس آپ اس آیت کو بار بار  
 تلاوت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔  
 دوسری مثال ہم اس زمانے کے مسیح کی پیش  
 کرتے ہیں۔ جس کو ہمارے اور پادری صاحب کے  
 ساتھ برابر کی نسبت ہے۔ پس پادری صاحب  
 قوجہ سے نہیں۔  
 قرآن مجید میں قیامت کے ذکر میں ارشاد ہے۔  
 يَسْتَكْبِرُونَ وَلَكِنَّ اَحَقَّ هُوَ الَّذِي  
 سَخَّرَ لَنُا اَنْتُمْ لِحُكْمٍ ذَرْكٍ - ۱۱۰  
 مسیح قادیان نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۲ء کو میرے  
 خلاف ایک اشتہار شائع کیا جس کا مضمون تھا  
 کہ ہم دونوں درمزا و شائد (اللہ) میں سے جو جھوٹا  
 ہے وہ پہلے مرے گا۔ اس اشتہار کی پیشانی پر آپ  
 نے آیت موعودہ لکھی۔ کیوں کہ میں ہر شخص کا  
 نقل نہیں کی بلکہ اپنے واقعہ کو اصل واقعہ سے  
 مطابق تصور کر کے آپ نے ایسا کیا تھا۔  
 اسی اصول کے ماتحت اشتہار کے موقع پر  
 اشعار بھی نقل کئے جاتے ہیں۔  
 مختصر یہ ہے کہ جب تک کسی واقعہ کو گزشتہ واقعہ  
 کے مماثل نہ قرار دیا جائے پہلے واقعہ پر بولا جاتا ہے  
 دوسرے واقعہ میں نقل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا  
 کرنے سے کلام بے تعلق ہو جاتا ہے جو علم معانی  
 کے خلاف ہے۔ مثلاً میں آپ کی عقلی کو کسی شاعر کے  
 محبوب کی عقلی کے مماثل جان کر یہ شعر پڑھوں  
 اس ناز میں کو دیکھنا جو دت نہ چھوڑنا  
 مگر روٹھ بھی گیا تو مایا نہ جاتے گا

تو بالکل موزوں ہو گا۔ لیکن اس مماثلت کے بغیر  
 بالکل غیر موزوں۔  
 اسی طرح حضرت مسیح کا تکلیف کے وقت زبردستی  
 انجیلی فقرہ اپنے حال پر چپا لکے بغیر دھن  
 بالکل غیر موزوں ہو گا۔  
 تیسرا راستہ آپ نے یہ اختیار کیا ہے کہ  
 انجیلی فقرہ ایلی ایلی لا سبقتی کی مختلف قراتیں  
 لکھی ہیں۔ اختلاف قرات تحریر کرنے سے پہلے  
 میرے حق میں بہت سی طعن و تشنیع کی باتیں لکھی  
 ہیں۔ جن میں میری تجلیل کر کے اپنے دل کو خوب  
 خوش کیا ہے۔ میں ان سب باتوں کے جواب  
 میں وہی کہوں گا جو ایک بڑے حلیم سلیم مقرب  
 خدائے کہا تھا کہ  
 ظالم کو اپنی آنکھ کا شہر نظر نہیں آتا  
 آگے چل کر پادری صاحب فقرہ مذکورہ کی مختلف  
 قراتوں کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔  
 ثالث۔ ارآمی قرات۔ ہم اور پرتلا چکے ہیں کہ  
 آنخداوند کی مادی زبان ارآمی زبان تھی۔  
 پس جو انجیل اس زبان میں لکھی گئی۔ وہ  
 کلام اللہ کے کلمات طیبات پر خاص طور پر  
 روشنی ڈالتی ہے۔ اس انجیل میں یہ آیت  
 شریفہ یوں ہے۔  
 "آے میرے خدا۔ آے میرے خدا۔ میں اس  
 گھڑی کے لیے جلا ہوا تھا"  
 (Lamoa, The Four Gospels  
 from Aramaic, Holmwood  
 1933 P. 62)  
 یہ ظاہر ہے کہ آپ کا اعتراض اس قرات  
 پر سرے سے وارد ہی نہیں ہو سکتا۔  
 (ب) آے میرے خدا۔ آے میرے خدا۔  
 تو نے مجھے جلال بخشا ہے۔  
 (ج) آے میرے خدا۔ آے میرے خدا۔  
 تو نے مجھے کیوں رسوا ہونے دیا؟  
 مذکورہ بالا دونوں قراتیں کتاب

نہیں ملتا۔ قرات۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابہ۔ اور قرآن کی تفہیم و تفسیر کی ہے۔ بیت سرور مجید

**Jerusalem**

کے صفحہ ۱۹۶ پر درج ہیں۔ آپ کا اعتراض ان دونوں قرائن پر بھی وارد نہیں ہو سکتا۔ (۲) ایک اور قرائن ہے۔ جو یہودی عالم ڈاکٹر مونی نیری نے اپنی تفسیر نابا جیل تلاش کی جلد اول صفحہ ۳۵ پر لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں طعن و تشنیع کیا؟ نام نہونے دیا؟ مرحوم لکھتے ہیں کہ اس قرائن کو جرمن نقاد ڈاکٹر ہارنیک درست تسلیم کرتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کا اعتراض اس قرائن پر بھی وارد نہیں ہوتا۔

(۳) اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تھا۔ ہم نے سطور بالا میں ثابت کر دیا ہے کہ دوسری قرائن کا اعتراض جو آپ اس قرائن پر کرتے ہیں باطل ہے۔ کیونکہ آپ نے اس اعتراض کے کرنے میں ہر صحیح اصول تفسیر کو طاق نسیاں پر رکھ دیا ہے۔ مولوی صاحب!

چوں بشتوی سخن اہل دل۔ لگو کہ خطا۔ ست سخن شناس نہ۔ دلبر! نہ ظاہر نہ پنهان

(راخت لاہور مئی ۱۳۵۷ء ص ۱۲)

**المحدث** | آج ہم نے پادری صاحب کی زبان سے سنا ہے کہ انجیل کی وہ تفسیر معتبر ہے جو ایک یہودی عالم نے کی ہوئی ہے۔ ۵

اگر اسے ایسے حسن پہ بے نیازیاں ہم اپنے دعوے پر غفلت نہ تہا دتیں پیش کرنے سے پہلے ایک سوال پوچھتے ہیں۔ اور پادری صاحب

موصوف لور ان کی پارٹی سے جواب کی توقع رکھتے ہیں سوال | یہ مختلف قرائن مختلف ترجموں کی ہیں یا اصل عبارت کی؟ امید ہے کہ پادری صاحب جواب باصواب دیکر ہمیں مشکور فرمائیں گے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ انجیل کا فقرہ زیر بحث راہی اہل لاسبتنی! جس کو ہم نے نقل کیا تھا۔

ہمارے پاس اس کی صحت کا ثبوت کہاں تک موجود ہے۔ امریکن بائبل سوسائٹی نے ۱۹۵۷ء میں بائبل کا جو اردو ترجمہ ہندوستان میں شائع کیا ہے۔ اس میں یہ فقرہ اس طرح مرقوم ہے:-  
اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷: ۲۴)

کیونکہ ٹرانسلاٹڈ سوسائٹی نے لاہور سے ۱۹۱۹ء میں عہد نامہ جدید کا جو اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں بھی یہ فقرہ اسی طرح لکھا ہے۔ اہل ان لا ملاحظہ ہوں۔

اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷: ۲۴)

مطبع ایڈن برگ سے ۱۹۵۷ء میں بائبل کا جو فارسی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس میں اس فقرے کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:-  
اے خدائے من اے خدائے من از معذات من و از کلمات فریاد من دور شدہ چہرا مراد اگذاشتی! و مرا ورست و دوم، فقرہ اول ایضاً متی ۲۷: ۲۴

ان سب تراجم کے لئے فیصلہ کن وہ انگریزی ترجمہ ہے۔ جو اصل انجیل کو سامنے رکھ کر بادشاہی حکم سے لندن میں شائع ہوا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-  
*My God, My God. Why hast thou forsaken me?*  
(Matthew 27: 46)

میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

پادری صاحب | کی کتنی ہوشیاری ہے کہ ایسے بے شمار تراجم کے ہوتے ہوئے غیر معرود نفرد کو نقل کر کے حق کو دبانا چاہتے ہیں۔ اور مجھے کم علمی کا الزام دیتے ہیں۔ میں پادری صاحب کے اس طعنہ کے جواب میں وہی کہتا ہوں جو مجھے میرے خدا نے تعلیم دی ہے کہ سچ پر غور و خوض

علمنا دے میرے خدا میرا علم زیادہ کرے۔ پادری صاحب! ۵

ان کے باوجود بگم و بدل تر سیدم کہ دل آزرہ شوی ورنہ سخن بیار

قادیانی مشن

**سیح موعود نمبر**

لاہور کے مرزا ثانی اجاز پیغام صلح نے ۲۶ مئی کو یعنی مرزا صاحب کی وفات کے روز ایک خاص نمبر (سیح موعود نمبر) نکالا ہے۔ اس نمبر میں شہر مصرع پیراں نے پرند مریاں ہیں پرانند کی پوری تصدیق کی گئی ہے۔ اس قسم کا ہوائی قلم بنا کر دکھایا ہے کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے یاد جو طول کلامی کے ایک ضروری واقعہ چھوڑ گئے۔ حالانکہ یہ واقعہ بہت مختصر تھا غالباً اربعہ کے لئے چھوڑ گئے ہونگے۔

واقعہ یہ ہے کہ چھبیس مئی کا دن خدائی فیصلے کا دن تھا۔ جب کو مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۳۵۷ء کے اعلان میں یوم الفصل قرار دیا تھا۔ جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مرزا اور شاہ اللہ میں سے جھوٹا کس سے پہلے مرجائے گا۔

لیجئے جو بات آپ لوگوں نے المحدث کے لئے چھوڑی تھی ہم نے اسے پیش کر کے کی پوری کردی۔ اس نمبر میں مرزا صاحب کے فضائل و کمالات بہت کچھ لکھے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ اتنا ہی ہے۔ کہ مرزا صاحب عام انسانوں کی خصوصیات مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے، چنانچہ آپ نے بہت بڑی اصلاحیں کیں۔ اس بارے میں اصل الفاظ یہ ہیں۔ ایڈیٹر صاحب پیغام لکھتے ہیں:-  
”جب حضور علیہ السلام در مرزا صاحب آجائے اسلام کے لئے مامور ہوئے تو اس وقت مسلمانوں میں اسلام سے تغافل اور تامل

بہت زیادہ تھا۔ میں نے انجیل میں بائبل کا جو عربی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ فقرہ اس طرح مرقوم ہے:-  
اللہم اللہم! لا تترکنی (متی ۲۷: ۲۴)

سید البشر۔ قرات انجیل۔ زبور سے پھر اسلام پھر اسلام کی بحث میں وہ پیغامیان قیمت ہر دفعہ المحدث

ملادہ ایسی اخلاقی اور روحانی بیماریاں پیدا ہو چکی تھیں جو سب سے اقوام میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ برطانوی مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکمہ اما مکمہ منکم

اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا جس حالت میں کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔

اس ارشاد نبوی میں زوال کا وہ نقشہ گھینا گیا ہے جو آج سے نصف صدی قبل تھا۔ ان عوارض کو دور کرنے کے لئے ایک مسیحا کی ضرورت تھی۔ اور اس کی آمد کا مسلمانوں سے وعدہ بھی تھا۔ دینام صلح مسیح موعود نمبر ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء

الحديث المرقوم | اس کے متعلق کسی ایرے غیر سے کہے نہیں بلکہ خود مرزا صاحب ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ان کا دعویٰ اور مقصد بالفاظ دیگر فرض منہی پوری اور دشمنی یہ آجائے۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

۱) میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ پہ جتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدا سے واحد کی عبادت ہو۔ مقلد مرزا مندرجہ الحکمہ ۱ جولائی ۱۹۳۸ء

۲) پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں مجبوراً داخراً بعد قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۳۸ء

ناظرین! اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب اس فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہوئے یا

بالفاظ دیگر اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ واقف ہمارے سامنے ہیں۔ مولانا عالی نے مسلمانوں کی جو شکایت کی ہوئی ہے

ربادین باقی نہ اسلام باقی

اک اسلام کا وہ گیا نام باقی

اسے بھی ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ ہاں ہم شہید شجاعیہ من اھل بیتا خود مرزا صاحب کے گھر کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ قادیان کا سرکار آگن آفینس مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ یوں دکھاتا ہے۔

۱) آج نہ مسلمانوں کے کسی معاہدے کا اعتبار ہے نہ کسی معاملے کا۔ دین دین ان کا خراب ہو چکا ہے۔ کسی سے قرض پس گئے تو وہ پس نہ دیں گے۔ مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ان لوگوں کا سلوک ہمدردانہ نہیں۔ عیسائیوں سے بھی سلوک اچھا نہیں۔

والفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء

کیا یہ اصلاح شدہ قوم کا حال ہے۔ یہ نہ کہہ سکتے کہ یہ حالت مرزا صاحب کے منکروں کی ہے خود قادیان میں بھی اس وقت ایسے لوگ ہیں جن کا نقشہ اسی کے قریب قریب ہے۔

مگر ہے پنہام صلح "افینس" کی شہادت غیر معتبر سمجھیے۔ کیونکہ اس کے نزدیک وہ فرقہ غالبہ کا آرگن ہے۔ اس لئے ہم پنہام صلح ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب پنہام رقطراز ہیں۔

"مسلمانوں کی افسوسناک حالت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس قدر بلند مقصد اسلام نے پیش کیا تھا۔ اسی قدر مسلمان اس سے دور جا پڑے ہیں۔ ان کی نظریں تنگ ہو گئی ہیں۔ عقائد کی قدر و قیمت گھٹ گئی ان میں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور اسلام کی سادہ تعلیم سے اس قدر دور نکل گئے ہیں کہ خیرت ہوتی ہے کہ کیا یہ دینی

مسلمان ہیں جن کی طرف اسلام چھا اعلیٰ مذہب آیا تھا۔ دینام صلح لاہور نمبر ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء

الحديث المرقوم | اس یہ دو مشہداتیں اور واقعات صحیح قرار ہے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں بڑی طرح فیمل ہوئے۔ باوجود اسکے مرزا صاحب کی جماعت ان کو کامیاب سمجھے تو ان کے حق میں کہا جائے گا

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

کاغذ کی گرانی | یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اخبار کے لئے موت دیا تاکہ اس کا سوال پیدا ہو گیا ہے۔ معاصر نرزم لاہور کے الفاظ اس بارے میں درج ذیل ہیں۔

۱) کاغذ کی گرانی اور گرانی نے ہندوستان کے بڑے بڑے اخبارات خصوصاً دینیکر دارود اور ہندی کو موت دینا کی کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کی تمام ذمہ داری کاغذ کے چیف کنٹرولر پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس معاملے میں نہایت غیر فہم داری اور نااہلیت کا ثبوت دیا ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ کاغذ قادیان میں ہر دوکان پر موجود ہے لیکن کنٹرولر نرخ پر قطعاً نہیں ملتا۔ اس وقت لاہور میں دینی کاغذ دس آنے پر فروخت ہو رہا ہے اور قانونی گرفت سے بچنے کے لئے دوکاندار کیش میمورسیدہ مولوی میت نہیں دیتے۔ ضرورت مند گاہک بغیر کیش میمور کے کاغذ لے جانے پر مجبور ہیں۔ اگر حکومت اس پر کوڑی نگرانی کرے تو ان لوگوں کو لاشے کا موقع نہیں مل سکتا۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ کاغذ کے نرخوں پر کوڑی نگرانی کرے۔ اور اخبارات کو موت و حیات کی کشمکش سے دوچار نہ ہونے دے۔ دزم ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء

دینیکر دارود - مولف محمد الحسن درہندہ کی ترجمان کی سرکاری رخصت شدہ حالت - قیمت ۱۲ روپیہ



# ملکی مطلع

## زفا ر جنگ

جرمنی نے کاکیشیا (قفقاز) میں پہنچنے کیلئے جزیرہ فاکرچ پر چڑھائی کی تھی۔ مگر روسیوں نے جرمنی کی توجہ دوسری طرف پھرنے کے لئے کرچ کے شمال میں خاکرکوف پر حملہ کر دیا۔ جرمنوں نے روسیوں کو خاکرکوف پر روکنے کے علاوہ اس کے جنوب میں دوسومیل بلے محاذ پر پیش قدمی شروع کر دی۔ آخر اس محاذ کے متعلق اطلاع آئی کہ روسیوں نے اس پیش قدمی کو رجو کاکیشیا کی طرف ہورہی تھی (روک دیا ہے)۔ اخبارات کا بیان ہے کہ اس جنگ میں بے شمار فوجوں کے علاوہ ہزاروں ہوائی جہازوں اور ٹینکوں نے حصہ لیا۔ جس سے فریقین کا جانی اور مالی نقصان بے اندازہ ہوا۔ مگر تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اس محاذ پر فریقین کی سرگرمیاں بڑھتی ہوئی ہیں۔ کیونکہ فریقین نے سرے سے حملہ کرنے کے لئے تازہ دم ہو رہے ہیں۔ محاذ لیبیا کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ جرمنوں کے ٹینکی دستے جنہوں نے بیر حکیم اور غزالہ کے اتحادی مورچوں کے عقب میں ساحل کی طرف حملہ کیا تھا۔ برطانوی بکتر بند فوجوں کے متواتر دباؤ کی وجہ سے ٹائٹس برج کے جنوب میں کچھ پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ طبرق کے جنوب مغرب میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اور جرمن فوج طبرق سے ۳۳ میل دور ہے۔ ادھر جاپان نے آج کل چین کے صوبہ چینگیانگ پر زبردست حملہ شروع کر رکھا ہے جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ اس صوبہ کے صد مقام کنہوا پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ مگر چینی اس کی

تو دید کرتے ہیں۔ حقیقت حال خواہ کچھ ہی ہو اس میں شک نہیں کہ چینی افسروں کے بیان کے مطابق جاپانی اس علاقے پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ آئندہ چند روز میں جاپانی اس شہر پر قابض ہو جائیں۔ یہ ایک اہم مقام سے جہاں سے چینی ہوائی جہاز جاپان اور اس کے مفتوحہ علاقے پر کامیاب بمباری کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ چین کے پاس اسی اہمیت کے کئی ایک اور مقامات بھی ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ چینیوں کے پاس سامان جنگ کافی نہیں ہے۔ سامان جنگ پہنچنے کا بڑی شاہراہ برما روڈ تھی۔ جس پر آج کل جاپان قابض ہے۔ چوٹی سڑک چین اور ہندوستان کے درمیان قیر پور ہی تھی وہ ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اس کے باوجود ہوائی جہاز کے ذریعے تھوڑا بہت سامان جنگ چین میں پہنچایا جا رہا ہے۔

## تقریر ملک خضر حیات خان ٹوانہ

ملک صاحب موصوف وزیر تعمیرات عامہ پنجاب نے ۲۷ مئی کو لاہور ریڈیو اسٹیشن سے ہوائی حملوں سے شہروں اور تھیلوں کی حفاظت اور انتظام کے متعلق ایک مفصل تقریر نشر کی جو اپنی افادی حیثیت سے اس قابل ہے کہ اس کا ضروری حصہ ناظرین تک پہنچایا جائے۔ اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:-

جنگ اب ہمارے ملک کے دروازوں پر پہنچ چکی ہے۔ اس لئے عوام کی حفاظت کے سوا کچھ نے خاص اہمیت اختیار کر لی ہے۔ جبکہ طرف ہر شہری کی خاص توجہ ہونی چاہئے۔

موجودہ جنگ ایک نیا طے کچھیں تمام لڑائیوں سے مختلف ہے۔ گزشتہ لڑائیوں میں جنگی ہتھیاروں سے ہلاک ہونے کا خطرہ محاذ جنگ پر لڑنے والے فوجیوں تک محدود ہوتا

تھا۔ لیکن اس جنگ میں میدان جنگ سے سینکڑوں کو س دور پر امن شہروں کو بھی ہوائی جہازوں اور بموں کا اتنا ہی خطرہ ہے۔ جتنا محاذ جنگ پر لڑنے والوں کو۔ دشمن کے ہوائی جہاز محاذ جنگ سے دور فوارڈ کر شہری آبادیوں کو تباہی اور بربادی کی آگ میں دھکیل سکتے ہیں۔ ہمارے ملک کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ ہمیں جب کسی بڑی دبا یا بلا آتش زدگی یا سیلاب کا سامنا کرنا پڑے تو ہم فوراً متحد ہو کر ایک عارضی انتظام کے ماتحت ایک دوسرے کے بچاؤ کی تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے لئے ضروری امداد دیا کرتے ہیں۔ ایک ہمارے شہری آبادیوں کو جس قسم کا خطرہ اس وقت دشمن کے ہوائی حملوں کی صورت میں درپیش ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وقت سے بہت پہلے تنظیم کی ضرورت ہے اس خطرے سے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے شہری آبادیوں کو نہ صرف کئی جدید قسم کے آلات اور ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ بلکہ ایک ایسی منظم جماعت کی بھی ضرورت ہے جو اس سامان کا صحیح استعمال جانتی ہو۔ گزشتہ دو سالوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ جن ملکوں میں شہریوں نے اس قسم کی بچاؤ کی تدبیریں اختیار نہیں کیں۔ ان کے جان و مال کا نقصان بہت زیادہ ہوا۔ اور لوگوں کے حوصلے دشمن کی ایک دوسروں سے ہی چکنا چور ہو گئے۔

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے تنظیم کا نام انگریزی میں مختصراً A-R-P ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یہ ہے کہ ہوائی حملے کی صورت میں شہریوں کا جان و مال کا نقصان کم ہو۔ دنیا کے جن شہروں میں اس قسم کا انتظام کافی پیمانے پر موجود تھا وہاں سخت سے سخت ہوائی حملوں کے باوجود بہت کم نقصان ہوا ہے۔ اور شہری ہوائی حملوں کی مصیبت کا مقابلہ حوصلے اور استقلال کے ساتھ کرتے ہیں کامیاب رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس

ملک خضر حیات خان ٹوانہ نے تقریر میں جو باتیں کہیں ان کی طرف سے تھیں۔

تنظیم کا میدان جنگ سے باقیل ذخیرہ ہی سے کوئی  
تعلق نہیں۔ یہ تو صرف اپنے اور اپنے پڑوسیوں کے  
بچاؤ کا انتظام کرنے کے لئے ہے۔ اور مصیبت  
کے وقت انسانی ہمدردی کا ایک منظم اور عملی طریقہ ہے  
اس قسم کی تنظیم کافی مہیا کرنے پر قائم کرنا عوام  
کا اپنا فرض ہے۔ حکومت عوام کی ایک نمائندہ  
جماعت ہونے کی حیثیت سے عوام کو اپنے فرض  
سے خبردار کرنے کے لئے اور اسکی بجا آوری میں  
ان کی پوری امداد کرنے کے لئے کوشش کر رہی  
ہے۔ ظاہر ہے کہ اس تنظیم کی کامیابی اسی بات  
پر منحصر ہے کہ اسے پورا کرنے کے لئے حکومت اور  
عوام ایک دوسرے کے ساتھ پورا تعاون کریں۔  
پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہر اور قصبے  
جہاں ہوائی حملوں کا امکان ہے۔ A-R-P  
کی تنظیم کے لئے منتخب کر لئے گئے ہیں۔ ان میں  
سے بعض شہر ایسے ہیں جہاں ہوائی حملے کا  
امکان بہت کم ہے۔ بعض ایسے ہیں جو ہوائی  
حملے کے اغلب راستے پر واقع ہیں۔ حکومت  
پنجاب نے تمام منتخب شدہ شہروں اور قصبوں  
کے لئے خواہ وہ ہوائی حملے کے راستے پر واقع  
ہیں یا نہیں A-R-P کا سامان اور تربیت  
دینے والے استاد اپنے خرچ پر مہیا کرنے کا  
انتظام کر دیا ہے۔ اب یہ ان شہروں کے باشندوں  
کا کام ہے کہ وہ بطور رضا کار A-R-P کی  
تنظیم میں شامل ہونے کے لئے پیش ہوں۔ اور  
حکومت کی طرف سے مقرر کئے ہوئے انٹرکمونل  
رہمتوں سے تربیت حاصل کریں تاکہ اگر خدا تعالیٰ  
ان پر کبھی ہوائی حملے کی مصیبت نازل ہو تو اپنے  
اور اپنے پڑوسیوں کا بچاؤ کامیابی کے ساتھ کر سکیں  
منتخب شدہ شہروں میں سے جو شہر میں خطرہ  
کے راستے میں ہیں۔ یا موبائی اہمیت رکھتے ہیں ان  
کے لئے حکومت نے ایک اور خاص تجویز منظور کی  
ہے۔ تاکہ وہاں A-R-P کی تنظیم میں شہریوں  
کو خاص مہولت حاصل ہو۔ آپ لوگوں کو معلوم

ہو گا کہ زمانہ قدیم سے پنجاب کے دیہات میں چھوٹے  
اور دیگر خطروں سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے  
لئے عوام اس طریقے پر عمل کیا کرتے ہیں کہ گاؤں  
کے ہر گھر کا ایک آدمی گاؤں کی خدمت کے لئے  
اپنے آپ کو مغانا کارانہ طور پر پیش کرتا ہے۔ اگر  
کوئی باشندہ کسی وجہ سے اپنی خدمات پیش نہ کرے  
یا نہ کرنا چاہتا۔ تو وہ اس کے عوض دام ادا  
کر دیتا۔ تاکہ اس کے داموں سے اس کے  
بدلے کوئی دوسرا شخص اجرت پر اس کا فرض  
پورا کر دے۔ یہی اصول اسے A-R-P کی تنظیم  
مکمل کرنے کے لئے ان خاص شہروں میں رائج  
کیا جائے گا جن کا بچاؤ تمام صوبے کے بچاؤ  
کے لئے خاص طور پر اہم ہے۔ جو لوگ بطور رضا کار  
اسے A-R-P کی تنظیم میں شامل ہو جائیں گے  
ان کے متعلق یہ سمجھ لیا جائے گا۔ کہ اپنے آپ کو  
اپنے شہر کو اور اپنے صوبے کو آفت سے بچانے  
کا فرض ان پر عائد ہوتا تھا۔ وہ انہوں نے پورا  
کر دیا۔ لیکن جو لوگ کسی وجہ سے بطور رضا کار  
اپنی خدمات اسے A-R-P کی تنظیم میں پیش نہ کر سکتے  
ہوں۔ ان سے روپیہ لیا جائے گا۔ تاکہ ان کے  
بدلے تنخواہ دار لوگوں سے کام لیا جائے۔ اور  
اس طرح انہیں بھی اس فرض کی ادائیگی کا موقع  
مل جائے۔ جو ان پر عائد ہوتا ہے۔  
میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ اسے A-R-P کی  
تنظیم میں شامل ہونے سے اس لئے گھبراتے  
ہیں کہ اس میں شامل ہوتے وقت داخلے کے  
فارموں پر دستخط کر دئے جاتے ہیں اور لوگ  
یہ سمجھتے ہیں کہ اسے A-R-P کی فوجی بھرتی کے لئے  
پہلا قدم ہے۔ حکومت پہلے بھی کئی مرتبہ ایسی ہی بنا  
افواہوں کی تردید کر چکی ہے۔ ایسی غلط فہمیاں  
شرارت پسند لوگوں کی پھیلائی ہوئی ہیں۔ فارموں  
پر دستخط کرنا تو دیسے ہی ہے جیسے سوکھا روٹ  
دشہری پیرے دار کرتے ہیں۔ اور فوج میں جانے  
کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ سب جانتے

ہیں کہ اسے A-R-P کی کاتعلق صرف شہری حفاظت  
سے ہے۔ اسے A-R-P کی کاتعلق صرف شہری حفاظت  
شہروں بلکہ زیادہ تر اپنے ہی محلوں اور بازاروں  
میں کام کرنا ہوگا۔ البتہ اگر وہ اپنی خواہش سے  
کسی دوسرے مقام پر خدمات سرانجام دینا چاہیں  
تو حکومت کی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت ہوگی۔  
حکومت ہر قسم کی تیاریاں مکمل کر رہی ہے  
بہت سا سامان اور عملہ مہیا ہو چکا ہے۔ اور لوگوں  
کو ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تہا سیر پر مبنی اسے A-R-P  
کی پر عمل کرنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ آپ نے  
اکثر مقامات پر کنوئیں کی شکل کے تالاب دیکھے  
ہوئے۔ جو شہر ہوائی حملوں کا شکار ہو چکے ہیں  
دہلی کا تجربہ بتاتا ہے کہ ہوائی حملوں سے پانی کے  
نل وغیرہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور آگ بجھانے  
کے لئے پانی آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا۔ یہ  
تالاب اس مقصد کے لئے تیار کئے گئے ہیں کہ  
ان میں پانی جمع رکھا جاسکے۔ ان کے متعلق ایک  
دلچسپ افواہ یہ سننے میں آئی ہے کہ ان تالابوں  
میں شہروں کو آگ لگانے کے لئے پٹرول بھریا  
جائے گا۔ آپ اس قسم کی بیہودہ افواہوں سے  
متاثر نہ ہوں۔ اور اپنی حفاظت کی ضروری تدابیر  
کی طرف فوراً توجہ دیں۔

ہمارے صوبہ کی جنگی روایات کی دھوم ہے  
پنجابی سپاہیوں نے ہر میدان میں اپنی بہادری  
کے لئے ہر قوم سے خراج تحسین وصول کیا ہے۔ مجھے  
یقین ہے کہ ہمارے بہادری فوجی جوانوں کو اس  
بات کا اطمینان ہوگا کہ ان کی عدم موجودگی میں  
ہم سب لوگ مل کر اپنے شہروں کی پوری پوری  
حفاظت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ہم پوری  
سرگرمی، ہمت اور استقلال سے ہر مصیبت کا  
مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے کہ اپنے  
وطن اپنے شہر، اپنے گھر بار اور اہل و عیال کو بچانا  
ہمارا فرض ہے۔ میں پنجاب کے ہر فرد بشر سے  
اپنی گرتا ہوں کہ وہ اپنے اس فرض کو بچاتے ہوئے

حکایات صحابہ - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات - جن کا پڑھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے - قیمت ۱۲ روپیہ پانچ روپیہ



تصانیف مولانا محمد صالح دہلوی مرحوم

سے ہرگز نہ میرا دلش و نہ تیرا دل جس نے محبت استیلا کر جریدہ عالم دوام کا  
 جس لوگوں کو موصوفوں کی تعزیر سننے یا ان کی تحریر پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ شہادت  
 دے سکتے ہیں کہ مرحوم اختلاف و ابطال باطل میں یہ طوطی رکھتے تھے۔ اگرچہ آپ  
 اس دنیا سے غائب ہو گئے ہیں۔ مگر آپ کی شہرہ آفاق تصانیف رہتی دنیا  
 تک طالبان حق کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔ اور مرحوم کی یہ علمی و دینی خدمات باقیات  
 اوصالیات کی شکل میں ہمیشہ ان کے لئے ایصالِ ثواب کا کام دیں گی۔ ذیل میں آپ کی  
 بعض تصانیف کی فہرست مع مختصر مضمون کتاب و درج کی جاتی ہے۔ شائقین طلب  
 کے استفادہ حاصل کریں۔

اس کتاب میں ڈیڑھ سو سے زائد حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک کو بھی شمع محمدی حنفی مذہب نہیں مانتا۔ ہر ایک حدیث اصل عربی عبارت باعرب اور ترجمہ و حوالہ ساتھ مرقوم ہے۔ اس کے بالمقابل فقہ حنفیہ کا جو مسئلہ ہے وہ بھی اصل عبارت مع ترجمہ و حوالہ لکھایا ہے۔ لکھائی چھپائی کا غلہ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ دھرم

اس کتاب میں آیتوں۔ حدیثوں۔ اقوال صحابہ، تابعین، مجتہدین و محدثین ائمہ و فقہاء و مہتممات سے قواعد و مسائل جمع کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک کارآمد مسائل زیر بحث آئے ہیں۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت بارہ آنے د ۱۲/۱

اس رسالہ میں امام ابو حنیفہؒ کی سوانح عمری اور آپ کی نسبت بڑے بڑے  
**امام محمدی** بزرگ محدثین اور فقہاء کی موافق، مخالفہ درج ہیں۔ قیمت پندرہ  
 قرآن، حدیث اور فقہ حنفی کے اور ملفوظات وارشادات حضرت شاہ عبدالقادر  
**نومہ محمدی** جیلانیؒ سے شرک، بدعت، یگیا، عھوس، روشنی، جہندی، صلاۃ غوثیہ، ولایت  
 یا شیخ وغیرہ کی تحقیق کر کے مسائل و مذہب اہل حدیث کی نسبت بھی شاہ صاحبؒ کے ارشادات  
 مع آپ کی سوانح عمری کے درج کیے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۶  
 اس رسالہ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رحمہ اللہ کے وہ ملفوظات وارشادات درج  
**علیہ محمدی** ہیں۔ جن سے توحید و سنت کا اثبات اور بدعتوں اور خلاف شرع مسائل  
 کی تردید ثابت ہوتی ہے۔ (دیہ رسالہ گویا ذمہ محمدی کا دوسرا حصہ) قیمت فی نسخہ ۶  
 فیضیہ تمام کتابوں کا حصول ڈاک بذمہ خیر بردار ہوگا۔

مجلس کا نام: **مجلس فردوس الہدیث امرتسر**

\_\_\_\_\_

علم طب کی مشہور کتاب موجز القانون کا با محاورہ اردو ترجمہ از حکیم احسان الحق صاحب

تعلیم الحسانی - مرتضوی - شافعیین علم طب کے لئے اس کامطالعہ بہت مفید ہے۔ کھانی

معمانی، کاغذ عمدہ۔ قیمت بچہ چلدا۔ بچہ لکھنے کا چھوٹا۔ بیورو ذرا بھدیت اسوت سر

عقل کے میدان میں آئیے۔ اسے - آدہ - پی کی تنظیم  
سے فوٹا شامل ہو جائے۔ دور دور کی تندہی سے  
اپنی حفاظت کی تدابیر مکمل کرے۔ اب حالات ایسے  
ہو چکے ہیں کہ ایک لمحہ بھی انتظار و غفلت میں  
نہیں گزارا جاسکتا۔ ہمارے شہری حفاظت  
کے تمام انتظامات فوٹا مکمل ہو جانے چاہئیں  
اور ہمیں ہر مصیبت سے بچنے کے لیے ہر ممکن  
کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ خدا ہمیشہ ان کی مدد  
کرتا ہے جو اپنی مدد کو آپ کرتے ہیں۔

بھائی انجھین کی ہمت میں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی دواؤں کی باتیں ہوتی ہیں۔ دواؤں سے علاج کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن کے بجائے صحت کے آنکھیں اور حجاب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں جینے لگ جاتے ہیں۔ لیکن یہ دواؤں سے علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے دوسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خوابی ہوتا ہے۔

اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پہلے ذیل سے ہندوستانی میرے کا سرمد بطور نمونہ مفید ایک بھیج کر منگوا لیجئے جو آنکھوں کی جہلہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمد کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر فیتا منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔

زائد ان چالیس سال سے یہ سرمد بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید پچھوتیوں و میرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بھورا میرے دو دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم فاضل سیاہ ہندوستانی غیرے کا سرمد ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی کسر و لاٹانی دوا میں ہیں۔

پتہ - فاکٹر ابونعیم نبی محمد خان - نیو فارمیسی  
سیکسٹی وادھ - شہر مراد آباد - یو پی

جہاں اہل بیت - یہ نام غزالی کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔



یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

نمبر ۳۵۲

## شرح قیمت اخبار

دلیان ریاست سے سالانہ  
رو ساد جاگیر داران سے  
عام خسر پیدان سے  
ششماہی  
مالک غیر سے سالانہ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال و در نام  
مولانا ابوالخیر شاہ اللہ دہلوی صاحب  
مالک اخبار الامت و امرتسر  
ہونی چاہئے۔

نمبر ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹



مدیر مسئول  
ابوالوفی  
شاہ اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ  
۱۲ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر الامت  
امرتسر  
چوک کٹرہ بھائی

## اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام  
کی اشاعت کرنا۔  
۲۔ مسلمانوں کی عینیت اور جماعت اہل حدیث  
کی خصوصیات دین و دنیاوی خدمات کرنا  
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی  
تعلقات کی بہداشت کرنا۔  
۴۔ قواعد و ضوابط  
۵۔ قیمت ہر ماہ پانچ آنی چاہئے۔  
۶۔ مزید چاہئے کے لئے جوابی کارڈ مکتب  
کام چاہئے۔  
۷۔ مسلمانوں کو بہتر تعلیم و تربیت دینا  
۸۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ  
بجائے اپنا پیسہ نہ ہوگا۔  
۹۔ بیرون ملک ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

ایوم جمعہ المبارک

۴ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹ جون ۱۹۲۲ء

امرتسر

## نعت رسول عربی

خواب میں ہو تیرا دیدار رسول عربی

(از محمد فضل الرحمن صاحب غیر بارگوری اعظمی)

کیا یہی عالی قوسی سرکار رسول عربی  
سب سے اعلیٰ تر سے اطوار رسول عربی  
جلد نبیوں کا تو سرور اور رسول عربی  
مدح خواں بلکہ میں اختیار رسول عربی  
جو تر سے در کا ہے مہر شار رسول عربی  
سب نے دل سے کیا اقرار رسول عربی  
یہ دعا ہے مری ہر بار رسول عربی  
خواب میں ہو ترا دیدار رسول عربی  
نعت گوئی ہو مرا کار رسول عربی

کیا یہی تیرا دربار رسول عربی  
مہر سے شیریں تری گفتار رسول عربی  
تم کو اللہ نے دیار رحمت عالم کا لقب  
تیرے اخلاق کے حامل میں خالق بھی تھے  
کچھ نہیں سیکھ دہر سے مطلب اس کو  
انبیاء سے لیا میثاق اطاعت کا تری  
تم پہ نازل کرے اللہ دیوداد و سلام  
قلب مضطر کی تناسی یہی صبح و مہر  
غیر ہر وقت کہے صلی علی صلی علی

## فہرست مضامین

نعت رسول عربی	۱
انتخاب الانبیاء	۲
شیخ بناء اللہ اور لقاء اللہ	۳
مولانا محمد حسین جالوسی اور مرزا صاحب دینی ملک	۴
حجیت حدیث	۵
علماء دیوبند کی نرالی تعلیم	۶
فتاویٰ	۷
مترقات	۸
کلی مضامین	۹
اشتہارات	۱۰

ایم جے بلیمیس یا غار نگران ایمان - مصنفہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری - اس کتاب میں جلد چھوٹے مدعیان نبوت، مہدویت، مسیحیت اور

ایم جے بلیمیس یا غار نگران ایمان - مصنفہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری - اس کتاب میں جلد چھوٹے مدعیان نبوت، مہدویت، مسیحیت اور

## انتخاب الاخبار

(۱۵ جون تک)

کراچی کی اطلاع ہے کہ جب سے حکومت سندھ نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے خواتن کو کسی قسم کی امداد دی تو اسے گولی سے مار دیا جائے گا۔

دانشگاہ امریکہ کی سرکاری اطلاع مجریہ ۹ جون منظر ہے کہ آج کل ولسا کی بندہ راج اور کے قریب شدید بھری جنگ لڑی جا رہی ہے۔

لندن کے دارالعوام میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہم ترکی کے راتے خداک سے بھرے ہوئے جہاز بحیرہ ابھرنے کے جزائر میں بھیج رہے ہیں تاکہ یہ خوراک فکشن یونانیوں کو پہنچ جائے۔

یونان میں جنگ کی وجہ سے خوفناک ٹکرائی ہوئی ہے۔

چکنگ کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایک چینی دستہ نے جنوبی شانس کے علاقہ میں اچانک حملہ کر کے شہر پاشاؤ پر قبضہ کر لیا ہے اور بہت سا جنگی سامان بھی انکے ہاتھ لگا ہے۔

صوبہ یون کے گورنر نے اعلان کیا ہے کہ جاپانیوں کو یون کی جہم میں مکمل ناکامی ہوئی ہے۔

آسٹریلیا کے وزیر پرہیز نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہماری ہوائی طاقت کسی بخش طور پر بڑھ رہی ہے۔

ملک میں ہوائی اڈوں کا ایک جال بکھیر دیا گیا ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز ۱۲ ہزار میل بے ساحل کے ساتھ ساتھ جاپانی آبدوزوں کو تلاش کر کے برباد کرتے رہتے ہیں۔

سبناہول میں جرمنی کی تازہ یورش پر ایک ہفتہ گزر گیا ہے مگر روسی فوج ابھی تک مقابلے میں ہوتی ہے اور دشمن کو شدید نقصان

پہنچا رہی ہے۔ اس کے باوجود دشمن لگاتار کنگ اور روسد لارہ ہے۔ بکتر بند دستوں کے علاوہ ایک لاکھ پیدل فوج بھی اس محاذ پر جمونک دی ہے۔ نومبر تک کے آخر میں جرمنوں نے اس بندرگاہ کا محاصرہ کیا تھا۔

لیبیا میں بیراٹیک کے مشہور شہر کو اتحادی فوج نے چھوڑ دیا ہے۔ اب امریکی فوج کا تجربہ لندن کا سرکاری اعلان منظر ہے کہ نئی کے جہیز میں برطانوی طیاروں کے بحیرہ روم اور بحیرہ شمالی میں محصوروں کے ہم چار ڈوبنے یا ان کو نقصان پہنچا یا۔

چند روز ہوئے کہ بحر الکاہل کے امریکن جزیرے ڈوے پر جاپان نے بکری حملہ کیا تھا جس کے نتیجے میں اس کے قریب پندرہ جہاز یقینی طور پر تباہ ہو گئے۔ جن میں جنگی جہاز، کورڈر، طیارہ بردار اور روسد رساں ہر قسم کے جہاز شامل تھے۔

اود دس ہزار سے زیادہ جاپانی اس جنگ میں ہلاک ہوئے۔ انکے مقابلے میں ۳۳ ہزار شین کا ایک امریکن طیارہ بردار، ایک تباہ کن اور ایک تیل بے جانے والا جہاز خرق ہوئے۔

قاهرہ کی ایک اطلاع مجریہ ۱۲ جون منظر ہے کہ اگر دمہ دواتع لیبیا کے جنوب میں گل سے جو لڑائی شروع ہوئی ہے وہ شدت سے جاری ہے۔ ہمارے دستوں نے عقب سے حملہ کر کے دشمن کی بہت سی لاریاں برباد کر دیں اور دشمن کے متعدد سپاہی گرفتار کر لئے۔

دانشگاہ میں اس خبر کی تصدیق ہوئی ہے کہ جاپانی فوج جزائر آلیوشن میں اتر چکی ہے۔ جاپانیوں نے روس کو یقین دلایا ہے کہ ان جو اثر میں آنے کا مقصد سائبریا پر حملہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ جزائر مذکور کے ان ہوائی اور بحیری اڈوں پر قبضہ کرنا مقصود ہے۔ جہاں سے جاپان پوتیلے کئے جاسکتے ہیں۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ خاک کوف میں لڑائی پھر تیز ہو گئی ہے۔

(بقیہ صفحات)

## مطلع رہیں

ماہ جون میں جن خریداروں کی قیمت اجارہ ہے ان کے نمبر خریداری ۲۹ مئی میں منظر پر شائع ہو چکے ہیں۔ یکم جولائی تک انتظار کر کے ۲ جولائی کو دی پی بھیجے جائیں گے۔ اور دی پی بھیج کر تا وصولی ہر خریدار کا اجارہ بند رہے گا۔ قیمت وصول ہونے پر تمام پرچے بھیج دیئے جائیں گے۔ اس لئے یکم جولائی تک تمام خریدار اپنی اپنی قیمت اجارہ بند پینٹی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بھیج دیں۔

دی پی واپس نہ کیجئے کیونکہ آج کل اجارہ کو پیلے ہی ہریاہ کافی خسارہ ہو رہا ہے۔ اسپروا میں کا نقصان ایسے وقت میں سخت تکلیف دہ ہے جن صاحب کے نام دی پی کیا جائے جہاں بانی ذرا کہ وہ وصول کر لیا کریں۔ اگر گھر پر موجود نہ ہوں تو کم از کم امانت ہی رکھ لیا کریں۔

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ غیر سابقہ فنڈ بنکر بقایا غیر تعمیل آئندہ۔

اصحاب خیر اس فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ بیرونی امداد ملنے کے باعث سائلین کے نام اجارہ جاری نہیں ہو سکتا۔ فتویٰ فنڈ کی آمدنی بالکل محدود ہے۔ اس لئے اصحاب خیر صدقاً جاریہ کرتے وقت ضرور خیال رکھیں۔

بزم توحید کے حامی معلوم نہیں کس شغل میں ہیں یا جنگ کے اثر سے متاثر ہیں۔ کیونکہ اپنے فرض اشاعت توحید سے بالکل بے خبر ہیں صرف بنائیں کی بزم توحید کی رپورٹ آئی ہے اہل توحید دنیاوی اثر سے ایسے متاثر نہ ہوا کریں کہ اشاعت توحید سے بے خبر ہو جائیں۔

لندن میں آزاد فرانسیسیوں کے ہیڈ کوارٹر سے متعدد اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ پیرس میں جرمنوں کے خلاف خفیہ سازشوں اور مزاحمت کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ اور بزم خفیہ پوئیس ایسے لوگوں کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔

فیروز خان الیاس - مذکورہ بالا برائیم سا کوئی - قیمت غیر ملکہ - جلد - بنو لکھتے اثر

بسم الله الرحمن الرحيم

# افہام

جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

## شیخ بہاء اللہ اور لقاء اللہ

تاریخ اسلام میں ایسے لوگ ملتے ہیں جنہوں نے مختلف قسم کے دعوے کئے۔ ایک شخص نے خیریت کا دھوئی کیا اور دعویٰ کرنے سے پہلے اپنا نام لا مشہور کیا۔ جب علماء اسلام کی طرف سے اعتراض ہوا کہ حدیث میں آیا ہے لا نبی بعدی وہ شخص نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو جو شیخ مدنی نے جواب دیا کہ آپ لوگوں نے حدیث کے لفظ نبی پر غور نہیں کیا۔ اس کی اصل قرأت یوں ہے۔ لا نبی بعدی یعنی آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ایک شخص لا نابی میرے بعد نبی ہوگا۔ اس حدیث کی ترکیب دراصل مبتدا و خبر ہے۔

اسی طرح کئی ایک مہمیان نبوت عباسی زمانے میں پیدا ہوئے اور پلٹے بنے۔ آج وہ مہمیان نبوت ہمارے مخاطب ہیں ایک شیخ بہاء اللہ اپنی دو سرے مرزا صاحب قادیانی۔ حق قویہ ہے کہ یہ دونوں مدعی پہلے تھا مہمیان نبوت سے سبقت لے گئے ہیں۔ پھر نبوت و مہمالت کی حد سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں ان دونوں کے وفاداری عیب قسم کے ہیں۔ ان کے ماننے والوں کو شہادت ہے۔ جو کچھ یہ کہتے

ہیں وہ مان لیتے ہیں۔ کچھ کو تو کہا جاتا ہے کہ ہم سلسلہ انبیاء کے معیار پر آئے ہیں، حالانکہ سلسلہ انبیاء میں کسی نے وہ دعویٰ نہیں کیا جو ان دونوں نے کیا ہے۔ مثلاً مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ

مجھے نابی کرنے اور زندہ کرنے کی قوت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷ طبع اول) اس کا ثبوت یہ ہے کہ خود فنا ہو گئے۔ جس پر ایک منہ یہ آوازہ کسا کہ

جواب بھر کو دیکھو یہ کیسا سرائیٹا ہے تکبر و ہرکاشی ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ جو ان کے اتباع بیان کرتے ہیں۔ اصل الفاظ میں درج ذیل ہے۔

قرآن کریم اور احادیث میں خدا کے آنے اور اس سے ملاقات کرنے کی پیشگوئیاں بکثرت ہیں۔ تو رات اور انجیل میں بھی خدا کے آنے اور اس سے ملاقات کی بے شمار پیشگوئیاں ہیں۔ بطور مشق نمونہ از خود چند ایک لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ اجارہ باب ۲۶۔ آیت ۱۱ میں ہے۔

میں اپنا مکیں تم میں رکھوں گا۔ اور میری

روح تم سے نفرت کرے گی اور میں تمہارے درمیان سرگردن گا۔ اور تمہارا خدا ہو گا اور تم میری قوم ہو گے۔

۲۔ یسعیاہ باب ۴۵۔ آیت ۵ میں ہے۔

اُس روز کہا جائیگا۔ لو یہ ہمارا خدا ہے ہم اسی کی راہ نکلتے تھے۔

۳۔ اُس دن خداوند اکیلا سر بلند ہو گا۔

۴۔ مکاشفات روحانیہ آیت ۳ میں ہے۔

میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیر آدمیوں کے درمیان ہے۔ وہ ان کے ساتھ خیر کرے گا اور ان کا خدا ہو گا۔

کیا سادھے تیرہ سو برس میں کسی شیعہ یا سنی نے بالہام الہی اپنے آپ کو ان پیشگوئیوں کا مصداق ٹھہرایا، اگر ایسا ہے تو یہ سلام سے لیکر آج تک کسی مسلم علوی کا یہ الہامی دعویٰ دیکھا ہے کہ خداوند عالم نے فلاں صوفی کو اپنے الہام کے ذریعے اسے یہ اطلاع دی جو کہ کتب مقدسہ میں لقاء ربانی کی پیشگوئیوں کا تو مصداق ہے۔ اور اگر ایسا نہیں دکھایا جاسکتا جیسا کہ یقیناً نہیں دکھایا جاسکتا تو پھر حضرت بہاء اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کو کسی مسلم علوی کے جانب سکر کے الہام کے مشابہ قرار دیکر اس کی تاویل کرنا کہاں تک جائز ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ کتب مقدسہ میں آخری زمانہ میں ظهور خداوندی اور لقاء ربانی کی پیشگوئیاں بکثرت ہیں۔ جن کا تعلق آخری زمانہ سے ہے۔ اس لئے یہ پیشگوئیاں نہ تو ان سے پہلے کسی پیغمبر پر چسپاں کی جاسکتی ہیں اور نہ کسی حال کے راہب اور صوفی پر۔ پیغمبروں پر تو اس لئے چسپاں نہیں ہو سکتیں کہ پیغمبروں نے خود

شیخ بہاء اللہ اور مرزا۔ برہمچاریاں کا مقصد یہ ہے کہ نبوت الہامیہ۔ دعویٰ و بیزارہ کا مقصد یہ ہے۔

اپنے آپ کو ان پیشگوئیوں کا مصداق نہیں  
معتبر آیا۔ بلکہ انہیں آخری زمانہ سے متعلق  
کر دیا۔ پس جو مقام کسی گزشتہ پیغمبر کا بھی  
نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی راجب یا  
صوفی یا عالم اس مقام کا ادعا بھی کرے؟  
پس یا تو کسی مسلم صوفی کا الہامی دعویٰ  
پیش کیجئے کہ تیرہ سو برس کے اندر کبھی کسی بڑے  
پر کسی صوفی نے ایسا ادعا منہام اب اللہ کیا  
جو کہ آخری زمانہ میں ظہور الہی کی پیشگوئیوں  
کا مصداق میں ہوں۔ یا جو عین وقت پر  
ظاہر ہوا۔ اسے تسلیم کیجئے۔ حضرت بنہ اللہ  
کا دعویٰ یہی ہے کہ جمیع کتب مقدسہ میں  
خدا کی طرف سے جس نفاذ الہی کا وعدہ  
تھا وہ میں ہوں۔ دہا بر دہلی بابت مٹی  
سلسلہ ۱۱

الحديث المرقوم  
تأیید الکلام بسلاما ریضی بہ قاطبہ باطل  
یعنی منکلم کے خلاف نشانہ اس کے کلام کی  
تشریح کرنا باطل ہے۔  
قرآن مجید میں لقاء اللہ اور لقاء ناکئی جگہ آیا  
ہے۔ ایک آیت سارے نزاع کے لئے فیصلہ کن  
ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-  
مَنْ كَانَ يُرِجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْلَمْ  
عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُفِرُّكُمْ بِعِبَادَةٍ زَبِيلَةٍ  
آخِرًا ۱۱ (دہا - ع ۳)

اس کا صاف ترجمہ یہ ہے جو شخص اپنے رب  
کی ملاقات کی امید رکھتا ہے وہ نیک کام کرے  
اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے  
اس آیت پر صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین  
نے یقیناً عمل کیا ہوگا۔ یعنی وہ اپنے رب سے  
ملاقات کی امید رکھتے ہونگے۔

اس کی تفصیل حدیث میں یوں آئی ہے:-  
مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِقَاءَ مَنْ  
كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ رُسُلِهِ (

خود آنحضرت نے اس حدیث کی تشریح اس  
طرح فرمائی ہے  
جو شخص مرتے وقت خوش ہو کہ میں خدا سے  
ملوں گا خدا بھی اس سے مل کر خوش ہوتا ہے  
اور جو شخص اس وقت خدا سے ملنا ناپسند کرے  
خدا بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔  
کسی صحابی یا تابعی مجتہد یا محدث چھوٹے یا  
بڑے کے دل میں کہیں یہ دایمہ تک نہیں گزرا  
کہ اس لقاء الہی سے مراد شیخ بنہ اللہ ایرانی  
کا ظہور ہے۔

پھر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ مضمون نگار  
بڑی دلیری سے لکھتے ہیں کہ کسی شیعہ یا سنی  
صوفی یا غیر صوفی نے اپنے کو اس پیشگوئی کا  
مصداق نہیں، پھر ایسا صرف شیخ بنہ اللہ نے  
اپنی ذات کو اس کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ لہذا  
وہ سچے ہیں۔

کیا خوب دلیل ہے۔ اگر آج کوئی یہ دعویٰ  
کرے کہ آن تار تبتکد الا غلٹی کا مصداق  
میں ہوں۔ چونکہ میرے سوا کسی نے یہ دعویٰ  
نہیں کیا۔ اس لئے میں اپنے دعوے میں ہٹا ہوں۔  
غالباً خود مضمون نگار صاحب بھی اس پر  
ہنسیں تھے۔ اور ایسے شخص کو مخاطب کر کے  
کہیں گے:-

نہ پہنچا ہے نہ پہنچا تمہاری ظلم کشی کو  
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم کو فتنہ گر پہلے  
پس ان آیات اور احادیث میں لقاء اللہ سے  
مراد اللہ کی لقاء ہے جو بعد الموت ہر مومن کو  
حاصل ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی۔ خاص اُن  
لوگوں کو حاصل ہوگی۔ جن کا ذکر اس آیت میں ہے،  
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ  
فَمَا اسْتَفْتَاهُمَا (پ ۲۴ - ع ۱۸)

حیرت ہے کہ کل ادیان خصوصاً دین اسلام کو  
منسوخ قرار دیکر موعود ادیان کل ہونے کا  
دعوے دار اتنے بڑے دعوے کے ثبوت میں

صرف دعویٰ ہی پیش کرتا ہے۔  
إِلَى اللَّهِ الْمَشِيَّتُكِي

قادیانی مشن

مولانا محمد حسین بٹالوی اور

مرزا صاحب قادیانی

خلیفہ قادیانی اپنے باپ سے بڑھ گئے

دنیا کے اخلاق فوسوں نے اس بات کو بہت  
بڑا منایا ہے کہ کسی شخص پر پتہ نہ لگایا جائے  
خاصہ فوت شدہ شخص پر جو اس دنیا میں  
آکر جواب دینے کے قابل نہیں ہے۔ مگر قادیانی  
اصطلاح میں یہ سب کچھ جاز ہے۔ مرزا صاحب  
کی زندگی میں ان پر ایکہ مقدمہ ہوا تھا۔ جس  
میں مستفیث ایک عیالدار قاضی تھے۔ اور  
مرزا صاحب ملزم تھے۔ مستفیث نے اپنے دعوے  
کے اثبات کے لئے مولانا محمد حسین صاحب  
مرحوم کو گواہ لکھوا دیا تو عبور ان کو عدالت  
میں پیش ہونا پڑا۔

مرزا صاحب نے اس شہادت کے متعلق ایک  
افسانہ تراشا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ عدالت

میں مجھے تو کرسی ملی ہے مگر مولوی محمد حسین کو نہیں  
ملی۔ اس کا ذکر مرزا صاحب کی کتاب کتاب  
البریہ میں ملتا ہے۔ اس غلط بیانی کا تردید کی  
جواب مولانا موصوف نے اسی زمانہ میں اپنے  
رسالہ اشاعت السنۃ میں دیدیا تھا۔ اس کے  
علاوہ مرزا صاحب کو ایک چٹھی بھی لکھی تھی۔  
چند الفاظ خود مرزا صاحب نے بھی نقل کئے ہیں جو یہ

ضرورت ہوئی تو ہم اشاعت السنۃ کی اصل عبارت  
بھی شائع کر دیں گے۔ بشرطیکہ اس میں جو حق ہے  
اسپر غلط نہ کیا جائے۔ جو صاحب خود غلط کرنا چاہیں  
اشاعت السنۃ جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۳ لا حظ فرمائیں

الحديث المرقوم  
بہودیت۔ لکھنؤ۔ دیوان بروت۔ جلد دوم۔ ص ۱۱۰



میں غلام احمد خدا آپ کو راہ راست پر لائے۔  
آپ نے کتاب الہیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تین  
دعویٰ کئے ہیں۔ اول یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب  
ڈپٹی کمشنر سے کسی طلب کی اور کہا کہ اسکو  
عدالت میں کرسی ملتی تھی اور اس کے باپ  
کو بھی ملتی تھی۔ جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے  
اس کو تین جھڑکیاں دیں اور کہا کہ تو جھوٹا  
ہے۔ بک بک مت کر۔ دوسرا یہ دعویٰ کہ  
پھر وہ باہر کے کمرے میں ایک کرسی پر  
جا بیٹھا تو کپتان صاحب پولیس کی نظر  
اس پر پڑی۔ اس وقت کنسٹیبل کی نفر  
جسٹس کے ساتھ اس کرسی سے اٹھایا گیا۔  
تیسرا یہ دعویٰ کہ پھر وہ ایک شخص کی چادر  
لے کر اس پر بیٹھ گیا تو اس شخص نے چادر  
نیچے سے کھینچ لی۔ یہ تینوں دعویٰ  
محض دروغ ہیں۔ جن میں راستی کا  
شمہ دخل اور شاہد تک نہیں۔ البتہ  
دجلت رسالت جلد منہم مٹا  
اس کے بعد بات آئی مئی ہوئی۔ مگر خلیفہ قادیان  
کو گڑے گرد سے اکھاڑنے کا شوق ہوا تو آپ نے  
اپنے خطبہ جمعہ میں اس واقعہ کو دہرایا اور نہایت  
مکروہ الفاظ میں اس کا ذکر کیا۔ آپ کے پاکیزہ  
اور شدتہ کلام کا اثر ملاحظہ ہو۔  
ڈپٹی کمشنر کو داسپور نے مولوی محمد حسین  
کے کرسی مانگے پر کہا۔  
"بک بک مت کر پیچھے ہٹ جوتیوں میں  
گھڑا ہو جا" (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۲)  
یہ کلام ایسا جھوٹ اور مکر وہ افزا ہے کہ باپ  
کو کسی نہ سوجھتا تھا۔ کیا خلیفہ قادیان کے مرید  
میں بتا سکتے ہیں کہ عدالت میں جوتیوں کے لئے  
کوئی خاص جگہ ہوتی ہے۔ جہاں مولانا مرحوم کو  
گھڑا ہونے کو کہا گیا۔ خلیفہ صاحب تو ان  
دو نواں مانع ہے کی صورت میں پھر کتے بھرتے  
ہوئے۔ پھر کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ یہ روایت

ان سے کس نے بیان کی ہے۔ تاکہ ہم بھی گراوی  
کا جائزہ لے سکیں کہ وہ جابر جعفری ہے یا اس  
سے کچھ کم دیش ہے۔  
ملاحظہ یہ ہے کہ اس واقعہ کو مرزا صاحب کے  
اس الہام کا مصداق بتایا گیا ہے۔ جس میں بتوں  
ان کے خدا ان کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔  
اے مہین من اراد اھما مثلك  
- - - - -  
رہے مرزا جو میری امانت کا ارادہ بھی کرے  
میں اس کو ذیل کر دوں گا)  
یہ الہام پیش کر کے نتیجہ نکالا ہے کہ مولوی محمد حسین  
صاحب چونکہ مرزا صاحب کے خلاف عدالت  
میں ٹوہمی دینے گئے تھے۔ اس لئے خدا نے  
ان کو ذیل کیا۔ (جل جلالہ)  
یہ واقعہ بھی جو غلط مگر اتنی بات تو بالکل  
صحیح ہے کہ اسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے مولانا  
محمد حسین کے حفاظ امن کا دعویٰ دائر کرنے پر  
مرزا صاحب سے یہ وعدہ لیا تھا کہ  
میں (مرزا) اپنے الہام کی بنا پر کسی کی موت  
کی پیشگوئی نہیں کروں گا اور مولوی محمد حسین  
کے حق میں تو بہت ہی الفاظ بظاہر و غیرہ برتن  
نہیں نکھوونگا۔  
اس واقعہ کے بعد مرزا صاحب اپنے مخالفوں  
کے حق میں موت کی پیشگوئی نہیں کرتے تھے بلکہ  
کسی کو مبالغے کی دعوت دینے کی برأت بھی نہیں  
کرتے تھے۔ چنانچہ آپ (عجاز احمدی) میرا کہتے ہیں  
ہم موت کے برابر میں اپنی طرف سے  
کوئی چیلنج نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حکومت کا  
معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے (ملک)  
آؤ! موت مرزا چھین گئی۔ مخالفین کی موت کی  
پیشگوئیاں بند ہو گئیں۔ آخر کی موت کے متعلق  
معاذ پوری ہونے پر ملک نے غرے لگانے کہ  
سہ غضب تھی تجھ پر ستمگر جھٹی ستمگر کی  
نہ دیکھیں تو بے نکل کر چھٹی ستمگر کی

آسانی منکوحہ کے ساتھ مرزا صاحب کا نکاح نہ  
ہونے پر عدالتوں میں ہنسی اڑائی گئی، مرزا سلطان  
نکاح منکوحہ آسانی کی زندگی مرزا صاحب کے  
لئے موجب جنگ ہو کر ان کی موت کا باعث بنی  
آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ مطابق دعویٰ  
آخری فیصلہ (۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء) ۲۴ مئی  
کو لاہور میں جب آپ کا انتقال ہوا تو لاہور شہر  
میں آپ کی نقش مبارک کی جو توہین کی گئی خدا  
کسی کی نہ کرے۔ اپریل ۱۹۳۲ء میں بقام لڑھکیا  
آخری فیصلہ پر باعث ہو کر ساری جماعت احمدیہ  
کے لئے موجب جنگ اور ندامت ہوا۔ اس کے  
متعلق پورے الفاظ دیکھنے ہوں تو پیغام صلح لاہور  
۱۲ اپریل ۱۹۳۲ء ملاحظہ کیجئے۔ جس میں لکھا ہے  
کہ قاسم علی نے ساری جماعت احمدیہ کو  
ذلیل کیا (غیر ذالک۔  
مگر پھر بھی مرزا صاحب کی فتح کے تقاریر  
بجائے جاتے ہیں۔ غالباً ایسے موقع کے لئے یہ  
پنجابی ضرب الشمل مشہور ہے کہ  
جائے کی پینٹ لیشن عزتیں  
جب لاکوہہ بالا واقعات ظاہر کئے جاتے ہیں تو  
مرزا خدائے خان جیسے معزز رکن جماعت احمدیہ  
بھی اپنی تقریر میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہر قسم  
کے توہینی واقعات انبیاء کے ساتھ بھی ہوتے  
رہتے ہیں۔ سوچ ہے کہ  
ہم جو چاہیں ہوں تو سڑی کپلاں  
شیخ چاہیں ہوں تو نوکھی بھڑے۔  
(عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا  
فیصلہ مرزا کے آخری فیصلہ والے اشتہار کی  
بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ آخری فیصلہ کے  
متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل جواب دیا ہے  
جو آٹھ دن مرزا کی کرتے رہے ہیں۔ تیسرا  
نوٹ۔ مذکورہ بالا سال کا انگریزی ترجمہ۔ قیت  
ملے کا پتہ۔ منیر و فرما بلدیث امرت سر

فلاحی دینان۔ روزنامہ کے اخباری صاحب کی روداد مع فیصلہ مضامین وغیرہ۔

## حجیت حدیث

راؤ قلم مولانا اشرف علی مٹا تھانوی

ناظرین کرام! سرتاج علماء دیوبند حضرت مولانا  
الحترم محمد اشرف علی صاحب تھانوی نے  
ایک رسالہ نئی روشنی والوں کے شبہات کے  
جواب میں لکھا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت  
محمد و آلہ نے الوہیت نبوت، اعداد و اصول  
اور قرآن۔ حدیث۔ اجماع۔ قیاس پر  
مغولات سے خوب روشنی ڈالی ہے۔ اس  
رسالہ کا نام "الانبياء المعبدہ علی الاشباہ  
البدیہ" ہے۔ اس کے انتباہ پنجم میں حدیث  
پر بحث کی ہے۔ حدیث کی حجیت کو ثابت  
کرتے ہوئے دلیلت سے حدیث پر تنقید  
کرنے کو غلط بتایا ہے۔ لہذا یہ ناظرین  
کرتا ہوں۔ داشتہ آید بکار۔  
درائم۔ احقر محمد علی تارکش جے پور

## انتباہ پنجم متعلق حدیث منجملہ اصول اربعہ شریعہ

حدیث کے متعلق یہ غلطی ہے کہ اس کی نسبت یہ  
خیال کیا جاتا ہے کہ حدیث محفوظ نہیں ہیں نہ لفظاً  
نہ معنی۔ لفظاً تو اس لئے کہ عہد نبوی میں حدیثیں  
کتبہ جمع نہیں کی گئیں محض زبانی نقل و نقل کی  
عادت تھی تو ایسا حافظ کہ الفاظ تک یاد رہیں  
فطرت کے خلاف ہے۔ اور معنی اس لئے کہ جب  
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ لایا تو اس  
کا کچھ نہ کچھ مطلب سمجھا۔ خواہ وہ آپ کے مراد  
کے موافق ہو یا غیر موافق ہو اور الفاظ محفوظ نہ  
رہے۔ جیسا اوپر بیان ہوا۔ پس اسے اپنے کچھ  
ہونے کو دوسروں کے رد پر نقل کر دیا۔ پس  
آپ کی مراد کا محفوظ رہنا بھی یقینی نہ ہوا۔ جب  
نہ الفاظ محفوظ ہیں نہ معانی تو حدیث حجیت  
کس طرح ہوگی اور یہی حاصل ہے شبہ فرقہ

قرآن کا) اور حقیقت میں یہ نقلی محدثین و فقہاء  
سلف کے حالات میں خود نہ کرنے سے پیدا ہوئی  
ہے۔ اور کو ضعف حافظہ و قلت رغبت و قلت  
خشیت میں اپنے اوپر قیاس کیا ہے قوت حافظہ  
اور کم امن کے واقعات کثیرہ سے جو متواتر اپنے  
ہیں ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کا  
سوشعر کے قعید سے کہ ایک بار سن کر یاد کر لینا  
اور حضرت امام بخاریؒ کا ایک مجلس میں سو  
حدیثیں انقلاب الحسن والاسناد کو سن کر ہر ایک  
کی تغلیط کے بعد اور سب کو بعینہ سنا دینا پھر  
ایک ایک کی تصحیح کر دینا اور امام قسطلیؒ کا بحالت  
نابینائی ایک مدحت کے لیے غدار کر سر جھکا لینا  
اور وجہ دریافت کرنے پر دواں درخت ہونے کی  
خبر دینا جو کہ اس وقت نہ تھا اور تحقیق سے اس  
خبر کا صحیح ثابت ہونا۔ اور محدثین کا اپنے شیعوں  
کے امتحان کے لئے گاہ گاہ احادیث کا اعادہ  
کرنا اور ایک حرف کی کمی بیشی نہ نکلنا۔ یہ سب  
سیر و تہار و تاریخ و اسما و الرجال میں مذکور مشہور  
ہے۔ جو قوت حافظہ پر دلالت کرنے کے لئے  
کافی ہے۔ اسما و الرجال میں نظر کرنے سے  
سنی حافظہ روایات کی روایات کو صحیح سے خارج  
کرنا کافی حجت ہے اس باب میں محدثین کی کاوش  
کی۔ اور علاوہ قوت حافظہ کے چونکہ اللہ تعالیٰ  
کو اور سے یہ کام لینا تھا اس لئے غلطی طور پر  
بھی اس مادہ میں آون کی تائید کی گئی تھی۔ چنانچہ  
حضرت ابو ہریرہؓ کا قصہ ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اور ان کے پیادہ میں کچھ کلمات پڑھ دیئے اور  
انہوں نے وہ چادر اپنے سینے سے لگایا۔ احادیث  
میں وارد ہے اور اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ تو  
حدیث ہی میں کلام ہوتا ہے اور پھر حدیث سے  
ہی استدلال کیا جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ کلام تو  
احکام کی حدیثوں میں ہے۔ اور یہ تو ایک قصہ ہے۔  
ایسی احادیث قسم میں علم تاریخ کی جو بلا اختلاف  
مجمع ہے۔ اگر اس قصے پر خلاف فطرت ہونے کا

شبہ ہو تو اس کا جواب انتباہ سوم بحث معجزہ  
میں ہو چکا ہے۔ پھر خود ہم کو اس میں بھی کلام  
ہے کہ یہ خلاف فطرت ہے۔ اہل سریرم معمول کے  
متخیلہ میں ایسے تصرفات کر دیتے ہیں۔ جن سے  
اشیاء غیر معلومہ مشکف اور اشیا، معلومہ  
غائب و منسی ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ مقصود نہیں  
کہ آپ کا تصرف اسی قبیل کا تھا۔ بلکہ صرف یہ  
بتلانا ہے کہ خلاف فطرت کہنا مطلقاً صحیح نہیں ہے  
اگر مسلم بھی ہو تو معجزہ ہے۔ جن کا فیصلہ اس سے  
پہلے ہو چکا ہے۔ اور علاوہ اس کے ہم نے خود  
اپنے زمانہ کے قریب ایسے حافظے کے لوگ  
سنے ہیں۔ چنانچہ حافظہ رحمت اللہ صاحب اللہ بالو  
کے حافظہ کے واقعات دیکھنے والوں سے میں خود  
ملا ہوں اور حکایتیں سنی ہیں۔ یہ تو حافظے کی کیفیت  
جوئی اور رغبت ان کی یاد رکھ کر بعینہ پہنچانے میں  
اس لئے تھی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایسے شخص کو دعا دی ہے۔ بقولہ نفسی اللہ  
عبداً سبع مقالی حفظہا و دعاہا و اداہا  
کہا سمعہا الحدیث۔ اس دعا کے لینے کو وہ  
حضرات نہایت کوشش کرتے تھے کہ حتی الامکان  
بعینہ پہنچادیں اور خشیت غیر سے اس لئے تھی کہ انہوں  
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا کہ من  
کتب علی سائر اقلہ فلیتبروا مقعداً من  
النار۔ حتی کہ بعض صحابہ مارے خوف کے حد  
ہی بیان نہیں کرتے تھے۔ پھر محدثین کا احادیث  
طویلہ میں بعض الفاظ میں تردید کرنا اور نحوہ وغیرہ  
کہنا صاف دلیل ہے۔ اہتمام حفظ الفاظ اور اہتمام  
کی اس باب میں اسی حالت میں کتابت حدیثوں کا  
مدون نہ ہونا ان کی حفاظت میں کچھ مضر نہیں  
ہو سکتا بلکہ ضرر کرنے سے مفید و معین معلوم ہوتا ہے  
کیونکہ کاتبین کے حافظہ کو کتابت پر اعتماد ہونے  
سے ریاضت کا موقع کم ہو جاتا ہے۔ اور برتوت  
ریاضت سے بڑھتی ہے۔ ہم نے ان پڑھ لوگوں  
کو پڑھنے سے طویل و عریض جزئیات کا حسب

ذاتی بتلائے اور چڑھتے دیکھا ہے۔ بخلاف خاندانوں کے کہ بے شکے اون کو خاکِ مجید یا دینیں رجا اور یہ بھی ایک نہ بڑے اوس وقت کے لوگوں کے حافظے کے ضعف کی دوسری وہ بھی وجہ ہے جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا کہ اون سے اللہ تعالیٰ کو یہ کام لینا تھا۔ وہ اب تدوین احادیث و احکام کی جو کہ تدوین احادیث کا اثر تھا اس سے نفی ہوگئی اور یہ امر بھی نظرۂ جامی ہے کہ جس وقت جس چیز کی حاجت ہوتی ہے اوس کے مناسب قومی پیدا کئے جاتے ہیں چنانچہ اس وقت صنایع و ایجادات کے مطابق دماغوں کا پیدا ہونا اس کی تائید کرتا ہے۔ اور حکمتِ عدم کتابت میں اس وقت یہ مکتبی کہ حدیث و قرآن کا حفظ نہ ہو جاسے جب قرآن کی پوری حفاظت ہوگئی اور وہ احقرانِ خلط کا نہ رہا اور نیز مختلف فرقوں کے ابواء کا ظہور ہوا اوس وقت سنن کا جمع ہو جانا اقرب الی الاحتیاط نا عول علی الدین تھا۔ پس نہایت احتیاط سے حدیثیں جمع کی گئیں۔ چنانچہ اسانید و متون و اسماء الرجال کے مجموعہ میں امانِ نظر سے قلب کہ پورا یقین ہو جاتا ہے کہ اقوال و افعال نبویہ بلا تغیر و تبدل محفوظ ہو گئے ہیں۔ یہ تقریر تو اخبارِ آماد میں بھی جاری ہوتی ہے۔ اور اگر کتب حدیث کو جمع کر کے اون کے متون اور اسانید کو دیکھا جادے تو اکثر متون میں اتحاد و اشتراک اور اسانید میں تعدد و تفرق نظر آئے گا۔ جس سے وہ احادیث متواتر ہو جاتی ہیں۔ اور متواتر میں شبہات متعلقہ بالروایات کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ متواتر میں راوی کا صدق یا ضبط یا عدل کچھ بھی شرط نہیں۔ اب بعد اثباتِ حجتِ حدیث کے دماییت سے اس کی تنقید کرنے کا غلط ثابت ہونا بھی معلوم ہو گیا ہوگا کیونکہ حدیث صحیح کا ادنیٰ درجہ وہ ہے۔ جو ظنی الدالات و ظنی الثبوت ہو۔ اور

جس چیز کا روایت نام رکھا ہے۔ اس کا حاصل دلیل عقلی ظنی ہے اور اصول موضوعہ میں تقدیم نفسی ظنی کی عقلی ظنی پر ثابت ہو چکی ہے۔ رہا فقہ روایت بالمعنی کا۔ ہوا اس کا افکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اول تو بلا ضرورت اس کی غاوت نہ مکتبی اور اون کے حافظے کو دیکھتے ہوئے ضرورت نادر ہوتی تھی۔ پھر ایک ایک مسنون کو اکثر مختلف صحابہ نے سن سن کر روایت کیا ہے۔ چنانچہ کتب حدیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ سواگر ایک نے روایت بالمعنی کیا تو دوسرے نے روایت باللفظ کر دیا اور پھر دونوں کے مدنی موافق ہونے سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ جنہوں نے روایت بالمعنی بھی کیا ہے انہوں نے اکثر صحیح ہی سمجھا ہے اور واقعی جبکو خشیت اور احتیاط ہوگی وہ معنی نہیں میں بھی خوف سے کام لینگا۔ بدون شرح صدر مطلق نہ ہوگا۔ اور اگر کہیں الفاظ بالکل ہی محفوظ نہ رہے ہوں گو ایسا نادر ہے مگر پھر بھی ظاہر ہے کہ متکلم کا مقرب مزاج شناس جس قدر اوس کے کلام کو قرآن متالیہ اور مقامیر سے صحیح سمجھ سکتا ہے۔ دوسرا ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ اس بنا پر صحابہ کا فہم قرآن و حدیث میں جس قدر قابلِ توثق ہوگا۔ دوسروں کا نہیں ہو سکتا۔ پس دوسروں کا اون کے خلاف قرآن سے یا بعض اپنی عقل سے کچھ سمجھنا۔ اور اوس کو روایت مخالف حدیث سمجھنا اگر حدیث کو روکرنا کیونکر قابلِ التفات ہو سکتا ہے اور ان تمام امور پر لحاظ کرتے ہوئے پھر اگر کسی شبہ کی گنجائش ہو سکتی ہے تو وہ شبہ غایت مافیٰ ارباب بعض حدیث کی قطعیت میں مؤثر ہو سکتا ہے۔ سو بہت سے بہت یہ ہوگا کہ ایسی اسادینت سے احکام قطعیہ ثابت نہ ہوں گے۔ لیکن احکام ظنیہ بھی چونکہ جزء دین و دوا جب عمل میں آتا وہ ظنیہ بھی مضر مقصود نہ ہوگی۔ فقط :

## علماء دیوبند کی نرمالی تقلید

از ابوالمرحان محمد فضل الرحمن مبارکپوری اعلیٰ علامہ دیوبند کی تقلید نئی اور قرائی ہے۔ اور ہر اسکو اپنی طرف سے نہیں بلکہ بعض اکابر علمہ دیوبند کی نصرت کی بنا پر کہتے ہیں۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا نور شاہ مرحوم عرف الشذی میں لکھتے ہیں۔ الا ان تقلید السلف کان التقلید فی الاجتهاد یا التی نہ ثبت فیہا المذہب و الموقوف لا تقلید نا یعنی سلف ان اجتہادی مسائل میں تقلید کرتے تھے جو حدیث مرفوعہ اور موقوف سے ثابت نہیں ہوتے تھے۔ اور انکی تقلید ہماری جیسی تقلید نہ تھی۔ میں کہتا ہوں شاہ صاحب مرحوم کا یہ کہنا کہ سلف تقلید کرتے تھے بالکل بے ثبوت اور دقت کے مرا سر خلاف ہے۔ سلف صالحین کے زمانہ میں تقلید شخصی کا نہ رواج تھا اور نہ اس کا وجود اور نہ انہوں نے کسی کی تقلید کی۔ حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی تقلید شخصی کا کوئی نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اسکے برعکس ترک تقلید کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ مقلد کا طرز استدلال کتب اصول فقہ حنفی میں یوں لکھا ہے۔ ہذا عندی صحیح لاند ادی الیہ راہی ابی حنیفہ یعنی مقلد وہ ہے جو کچھ میرے نزدیک یہ مسئلہ اسطے صحیح ہے کہ امام ابو حنیفہ کی رائے کے موافق ہے۔ اور یہاں یہ حالت ہے کہ امام صاحب کے فیصلہ کے بعد بھی لوگ اپنی اپنی راہ پر قائم رہتے تھے (سیرۃ النعمان) اور اس بات کا ثبوت کہ سلف صالحین کے زمانہ میں نہ تقلید شخصی کا رواج تھا اور نہ اس کا وجود۔ یہ ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ کے بعد جو مکتبی حدیث میں تقلید شخصی کی بنیاد پڑی۔ ملاحظہ ہو حجة اللہ علیہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو چیز سلف صالحین کے زمانہ کے بعد پیدا ہو وہ ان کے زمانہ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ علاوہ اسکے سلف کے طریق استدلال و طرز عمل سے چہ چلتا ہے کہ وہ مجتہد تھے مقلد نہ تھے

نئی اور نرمالی ہے۔ جو سلف صالحین کے اندر نہ تھی۔ الحمد للہ کہ شاہ صاحب کا یہ اقراری بیان ہمارے لئے مفید اور فیصلہ کن ہے۔ ذالک ماکلنا ننبیخ۔

نئے اور نرمالی میں جو تقلید شخصی کا وجود تھا۔ اور لیکن منکر و بدعتیہ و غیرہ کیونکہ مقلد کا یہ کہنا کہ سلف تقلید کرتے تھے بالکل بے ثبوت اور دقت کے مرا سر خلاف ہے۔ سلف صالحین کے زمانہ میں بھی تقلید شخصی کا کوئی نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اسکے برعکس ترک تقلید کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ مقلد کا طرز استدلال کتب اصول فقہ حنفی میں یوں لکھا ہے۔ ہذا عندی صحیح لاند ادی الیہ راہی ابی حنیفہ یعنی مقلد وہ ہے جو کچھ میرے نزدیک یہ مسئلہ اسطے صحیح ہے کہ امام ابو حنیفہ کی رائے کے موافق ہے۔ اور یہاں یہ حالت ہے کہ امام صاحب کے فیصلہ کے بعد بھی لوگ اپنی اپنی راہ پر قائم رہتے تھے (سیرۃ النعمان) اور اس بات کا ثبوت کہ سلف صالحین کے زمانہ میں نہ تقلید شخصی کا رواج تھا اور نہ اس کا وجود۔ یہ ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ کے بعد جو مکتبی حدیث میں تقلید شخصی کی بنیاد پڑی۔ ملاحظہ ہو حجة اللہ علیہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو چیز سلف صالحین کے زمانہ کے بعد پیدا ہو وہ ان کے زمانہ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ علاوہ اسکے سلف کے طریق استدلال و طرز عمل سے چہ چلتا ہے کہ وہ مجتہد تھے مقلد نہ تھے

## فتاویٰ

من منتہا کیا ایسا بکرا جس کے کان صرف ایک یا چون اٹھ کاٹے ہوئے ہوں۔ قربانی پر جائز ہو سکتا ہے؟ (شیخ فہمید محمد انجریاں)  
 حج منتہا ایسے بکرے کی قربانی جائز نہیں۔ کیونکہ ایسے بکروں والوں کو حدیث میں منع فرمایا ہے۔ وعنہ قال لہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تلتفتی باعصاب النہا والاذن۔ رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ باب فی الاضغیہ (اللہ اعلم)!

من عطا من سنان شریف کی پانچ مائے اوقوں میں تو اویزہ اور ۳ بکے سات پرھنا اور ۲۰ دین شرب پر دس بکے پڑھ کر شیرینی تقسیم کرتا پھر گھوڑے کو ہا کر رات کے تیر بجے آکر دو تر پڑھنا درست ہے یہ زید کا فرمان ہے۔ بکر کہتا ہے یہ بدعت ہے ۴۰ دین شرب بھی اخیر رات ۳ بجے تو اویزہ اور دو تر پڑھنا چاہئے۔ یہ نیا طریقہ اور فضیول کی تقلید ہے۔ دونوں میں گونجی ہے زید یا بکر؟ زید کے کہنے کے مطابق اہل حدیث کی مسجد میں بدعت ہو گیا کیا اس کو بند کرنا چاہئے یا نہ؟  
 رد: (الحفظ از بدر اسناد)

حج منتہا آفتاب علیہ السلام سے سب کچھ ثابت ہو کر اول وقت بھی پڑھی اور آخری وقت بھی پڑھی (کل الدلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیک کام میں شیرینی تقسیم کرنا اظہار خوشی کے لئے جائز ہے ان باتوں میں جھگڑا کرنا درست نہیں۔ اللہ اعلم!

من عطا اہل البیت اور صحابہ کرام کی تبرعات کا لباس کیا اور کیا تھا۔ اور مسلمانوں کے عورتوں کے لئے ساتھی کا استعانت جائز ہے یا نہیں؟ (خلیف احمد انصاری)

حج منتہا اہل البیت اور صحابہ کرام کے لئے ساتھی کا لباس دین صحابہ عرب میں مردج تھا۔ ساتھی پہننا بدعت اور طریقہ ہے۔ اشتہار ہو تو نہ پہنے۔ کسی شریعتی اگر ساتھی پہنے کا رواج مسلمانوں میں بھی ہو تو اشتہار نہ ہوگا۔ اس کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ شیعہ کا ہمارا اشتہار پر ہے۔ حد: تشبیہ بقوم فہو منہم۔ اللہ اعلم!

من عطا ایک شخص کے دو بیٹے نے ایک بیٹا انتقال کر گیا اور وہ اپنے بچے ایک لڑکے کا چھوڑ گیا۔ اب شخص مذکور پوتے کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ اسکو کچھ دے یا بقیہ کچھ کر گھر سے نکال دے۔ وفضل الدین جالندھری طہا ہر راجع عطا شخص مذکور پوتے کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ زندگی میں بھی سبکی دے کر دے اور میت میں بھی اسکو ملٹ مال تک فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خالی ہاتھ کر کے نہ نکالے۔ گور سکی رہاشت میں چاہا جائے مگر عروت اور احسان کیلئے کوئی آپت یا حدیث مانع نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

## متفرقات

نامہ نگاروں کو اطلاع آپ جانتے ہیں کہ اخبار الحمدیہ کی روش مریخ و مرجان ہے۔ اس لئے نامہ نگار صاحبان مضمون بے شک و زور اور دلائل لکھا کریں مگر توہین اور دل آزاری سے الگ رہیں۔ ۱-۳ اپریل کے الحمدیہ کے ایک مراسلہ کے متعلق سیسی پرچوں کو شکایت پیدا ہوئی ہے آئندہ ایسا نہ ہو۔ مآچٹنا لنفسین فی الاثر منی

الہدیٰ کا ماہواری حساب گزنی کاغذ کے اثر سے اخبار الحمدیہ بجا ۲۰ صفحات کے ۱۲ صفحات پر نکل رہا ہے۔ خریداروں کا شکریہ ہے کہ وہ ۱۲ صفحات کو قبول کر رہے ہیں۔ اصل حالت جتانے کو ماہوار حساب مدح ہوا کریگا۔ تاکہ ہی نمایاں الحمدیہ اپنے خادم کی کمزوری پر توجہ کرے

ماہ جنوری میں کمی	۶۹	روپیہ	۱۰
۲ فروری میں بچت	۱۳	۶	۸
۴ مارچ میں کمی	۵۱	۰	۶
۶ اپریل میں کمی	۱۳	۶	۶
۸ مئی میں کمی	۴۳	۶	۶

اللہم احفظنا

اتنی کمی کی تلافی کا طریقہ یہی ہے کہ ناظرین کرام اپنے اپنے حلقہ اثر میں خریداری پیدا کر کے اخبار کو قوت پہنچائیں۔ (غیر الحمدیہ)

انتقال پر طلال قاری احمد سید اطلاع دیتے ہیں کہ مولانا ابوالقاسم بناری خود علیل رہتے ہیں۔ اس تکلیف میں ان کی بیوی صاحبہ عرصہ طویل ملیل رہ کر فوت ہو گئیں۔ انشاء اللہ۔ دفتر الحمدیہ اور ایمان اہل حدیث کو موصوف کے اس عہدہ میں ولی ہمدردی ہے۔ غفر اللہ لہا۔

قبول اسلام اخبار الحمدیہ پڑھ پڑھ کر ایک عیسائی مسی وکٹر کلیمنٹ سلمان ہوا۔ خدا استقامت بخشنے۔ رہا بوفضل احمد خان خریدار الحمدیہ مدرسہ جامعہ عربیہ دارالسلام بدراہن عرض یہ ہے کہ ہمارے جامعہ مشرقی استقامت میں جو طلباء بٹھائے گئے۔ ان کا عہد اشاعت کے لئے بھی جاتا ہے۔ اپنے اخبار الحمدیہ میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔

افضل العلماء پر سمینری (ابتدائی) ایک افضل العلماء داخل راتہائی تین۔ منشی فاضل پر سمینری (ابتدائی) سات۔ منشی فاضل داخل راتہائی دو۔ ایم ایس دانگریزی و عربی ایک۔ جملہ چودہ طلباء پاس ہوئے۔ دے محمد اسماعیل عینی عنہم شری مدد مذکور

مولوی عبداللہ ثانی کے مقدمہ کی تاریخ ۱۳ جون کے بعد مہجور مقرر ہوئی فریق مزین نے ڈیپوٹ میں انتقال مقدمہ کیلئے درخواست دی ہے۔ جس کا فیصلہ ۱۳ جون تک نہیں آیا۔

# ملکی مطلع

## ہوائی حملہ سرکجاؤکس طرح کیا جائے

ملایا - سنگاپور اور برما کے سقوط کے بعد

عام خیال یہ تھا کہ جاپان ہندوستان کا رخ کرے گا یا آسٹریلیا کا یا ایک وقت دونوں طرف توجہ کرے گا مگر خلاف توقع جاپانی پیش قدمی کا رخ چین کی طرف ہو گیا۔ جس سے اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ چین کے اس علاقے پر قابض ہونے سے جو فوجی اور اقتصادی نقطہ نگاہ سے اس کے

حق میں زیادہ مفید ہے۔ تاکہ خام اجناس حاصل کرنے کے علاوہ چین کو بیرونی دنیا سے منقطع کر دے اور اُن ہوائی اڈوں پر قبضہ کرے

جہاں سے اتحادی جہاز پرواز کر کے جاپان پر حملے کر سکتے ہیں۔ اگر جاپان چین کو مغلوب کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس سے اپنے

حسب منشا صلح نامہ پر دستخط کر دے گا اس کو اتحادیوں سے علیحدہ کر دیگا۔ اس کے بعد اس کے سامنے دو راستے ہونگے۔ (۱) مزید پیش قدمی

کر کے ایشیائی روس کے علاقہ ساہیریا پر حملہ کر دے۔ (۲) برما روڈ کے راستے ہندوستان کا رخ کرے۔ ان دونوں صورتوں میں جاپان

سے عہدہ براہ ہونے کے لئے اتحادی طاقتیں طیارہ ہیں۔ ساہیریا میں جاپان کے متوقع حملے کو روکنے کے لئے کئی لاکھ روسی فوج کئی ماہ سے

مقیم ہے۔ جو ہر طرح کے ساز و سامان سے مسلح ہے۔ یہ فوج روس کی اس فوج کے علاوہ ہے جو یورپی روس میں محمی فوجوں سے برسرِ پیکار

ہے۔ اس لحاظ سے اگر روس کو ایشیا اور یورپ دونوں پر بردنا پڑا تو جرمنی کے لئے چندان مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ روس اس کے لئے پہلے

سے طیارہ ہے۔ چین کے بعد جاپان کا اگلا قدم

ہندوستان کی طرف پیش قدمی کی صورت میں بھی اٹھ سکتا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے بھی اتحادیوں نے وقفہ مہلت میں کافی تیاری کر لی ہے اور مزید جاری ہے۔ امریکہ اور انگلستان

سے سامان جنگ کے علاوہ یہاں فوج بھی بھیج چکی ہے۔ ہندوستان کے ذمہ دار فوجی افسر بارڈر اعلان کر چکے ہیں کہ ملایا اور برما میں اتحادی

فوج کو پسپائی کے جن اسباب سے دوچار ہونا پڑا وہ ہندوستان میں نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ملایا اور برما میں اتحادیوں نے صرف

اس واسطے جنگ لڑی کہ ہندوستان کو جنگی طیاروں کے لئے مہلت مل سکے۔ ورنہ ان جنگوں کا انجام ان کو پہلے سے معلوم تھا۔

قطع نظر اس بات کے کہ دشمن ہمارے ملک کی طرف متوقع پیش قدمی کب کرتا ہے۔ اور ملک کی دفاعی قوت کس حد تک اس کا مقابلہ

کر سکتی ہے۔ ہوائی حملے کا خطرہ ملک کے ہر حصے میں محسوس کیا جا رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدبیروں پر عمل کرنے

سے نقصان بہت کم ہوتا ہے۔ ریلوں کی آباوگی کہ جاپان کے پہلے ہوائی حملے میں زیادہ نقصان صرف اس لئے برداشت کرنا پڑا کہ لوگ ہوائی

جنگ کا نظارہ دیکھنے کے لئے گھروں سے نکل کر باہر کھلے میدان میں جمع ہو گئے۔ جن پر جاپانی طیاروں نے دل کھول کر بمباری کی۔

یورپ کی طرح ہمارے ملک میں وسیع پیمانے پر پتہ گاہیں نہیں ہیں۔ تاہم عام تدبیروں پر عمل کرنے سے بھی کافی بچاؤ ہو سکتا ہے۔ اس

سلسلہ میں سرکاری رسالہ مرکزی اطلاعات دہلی سے اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جس پر عرض کرنے سے ناظرین حرب ضرورت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہوائی حملہ کے وقت اگر کوئی شخص میدان میں ہو تو اس کو کہنیوں کے سہارے سے

فوراً اونڈھالیٹ جمانا چاہئے۔

سب سے زیادہ اہم بات جسے یاد رکھنا چاہئے یہ ہے کہ جب بم پھٹتا ہے تو زور کا دھماکا ہوتا ہے اور غارتوں کا طبع نیز بم کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوا میں پھیلنے اور ادھر کی طرف اڑتے ہیں۔ اس وجہ سے جب دھماکے سے بچنے

والے لمحوں کا دور ہو اور اُس پاس کہیں پناہ گاہ نہ ہو تو سطح زمین پر ہونے کے مقابلہ میں گڑھے میں ہونا بہتر ہے چاہے وہ موری یا نالی ہی کیوں

نہ ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کے مقابلہ میں نیچے دیک جانا یا اونڈھالیٹ جانا اچھا ہے۔ سب سے محفوظ طریقہ

اونڈھالیٹ جانا ہے۔ اس طرح کہ کہنیاں زمین پر مگی رہیں۔ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے پیچھے رکھ لئے جائیں اور سینہ زمین سے کچھ اٹھا رہے۔ تاکہ زمین کے جھٹکے سے بھرتی ہو جائے نہ لگے۔ تہ کئے ہوئے رومال یا ایسی

ہی کسی دوسری چیز کو دونوں میں مضبوط دبا لینے سے جبراً ڈھٹنے اور زبان کھٹنے سے محفوظ رہتی ہے اگر قریب ہی بم پھٹے تو اس کا دھماکا اتنے

زور کا ہو سکتا ہے کہ اس سے نہ صرف عمارتوں کو نقصان پہنچے بلکہ عمارتیں گر بھی سکتی ہیں مگر انسانی تیم پر اس کا اثر بحیثیت مجموعی اس سے

بہلکا ہوتا ہے۔ جسمانی تصادم سے پھیپھڑوں اور بعض مرتبہ دیگر اندرونی اعضاء کو صدمہ پہنچ سکتا ہے مگر براہ راست شدید ہلک جھٹکے سے

آسی وقت پہنچ سکتا ہے اگر بہت ہی قریب پھٹے یہ خیال کہ دھماکے سے منہ اور ناک کے اندرونی حصے متاثر ہوتے ہیں یا ایسی حالت میں

منہ اور ناک کے ذریعہ ہوا کا نکلنا جسم کے اندرونی اعضاء کو صدمہ پہنچاتا ہے۔ غلط ثابت ہو چکا ہے کان کے پردے بچانا دھماکے سے کان کے پردوں کو چوٹ آ سکتی ہے۔ ان کی حفاظت اس طرح

کرنی چاہئے کہ روٹی کان میں رکھ لی جائے۔ روٹی بہت دبا دبا کر نہ کھٹوئی جائے۔ اور

پیشہ کی تعلیم اور تربیت کے لئے حکومت کی طرف سے کوششیں کی جائیں۔

اگر ممکن ہو تو اس کو دس لین میں تو کر لیا جائے۔ اس سے دھماکے کی آواز اور جھٹکے کا زور دیا پڑ جاتا ہے۔

عماد قوں کے قریب اور دوسری جگہوں میں حفاظت دیوار یا محراب ہم کے ٹکڑوں۔ طلبہ اور ہم کے اندر بھرتے ہوئے دھماکے رکھنے والے فولادی ٹکڑوں نیز طیارہ شکن توپوں کے ٹکڑوں کے نیچے گرنے ہوئے ٹکڑوں سے محفوظ رکھتی ہے مگر آدمی چاہے کسی عمارت کے اندر ہو یا باہر آئے یہ نہ بھولنا چاہئے کہ جو جگہ کا دیوار یا مٹی کی کسی اور چیز سے مشتمل ہوتا ہے اس سے شدید ہتیرتی چرت پھرتی ہے۔ اس لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عمارت یا تختہ کی کسی حصے سے ٹیک لگانا بہت عمدہ مش ہے۔ ہاں اگر اسے دو تعمیر کے درمیان تکمیل یا کوہ لپیٹ کر رکھ دیا جائے تو حفاظت ہو جائے گی۔

گھر کی کھلی رکھو۔ مکان کے اندر ہو تو باہر والی دیواروں کے پیچھے رہنے سے بھری دیواروں کے پیچھے رہنا اور دھماکہ لگنے کی سیدہ میں نہ ہونا زیادہ اچھا ہے۔ چپن کے آگے نکلے ہوئے حصے یا اسی طرح کی دیگر چیزوں سے جو گرنے بن جاتے ہیں وہ اچھی نہیں ہیں۔ ایک خاص خطہ شیشوں کے آڑے ہوئے ٹکڑوں سے ہوتا ہے۔ کھلی ہوئی کھڑکیاں بھونکنے کی مزاحمت زیادہ نہیں کرتیں اس لئے کھڑکیاں کھلی ہوں تو ان کے ٹوٹے کا امکان کم ہے۔ مگر شیٹ کے اوڑتے ہوئے ٹکڑوں سے بچاؤ کی مزید احتیاطیں برتنے کی بہت تاکید کی گئی ہے اور ان سے بچاؤ کے محاذہ طریقوں کی تفصیلات دستی کتاب میں درج ہیں۔

چھپ جانے کے بعد دس ٹھہرے رہو یہ دیکھنے کے لئے باہر نہ نکلو کہ ہم کہاں گرا ہوا۔ ایسا کرنے میں بہت سے آدمی دوسرے گرنے والے ہم سے مارے گئے ہیں۔

درمزی اطلاعات دہلی ۱۹۵۵ء

**محاذ روس** آج کل بحیرہ اسود کی بندرگاہ سبتاپول پر سخت خوفناک جنگ ہو رہی ہے باوجود اس کے کہ جرمنی اس شہر کو فتح کرنے کے لئے پوری طاقت صرف کر رہا ہے۔ مگر ابھی تک اس مقام پر روسی فوج ہی قابض ہے۔ جرمنی نے دعویٰ کیا تھا کہ سبتاپول کے بیرونی مورے توڑ دیئے گئے ہیں مگر روسی خبر رساں ایجنسی نے اس عرصے کی تردید کی ہے۔ بلکہ اطلاع دی ہے کہ سبتاپول کے محاذ پر صرف تین دن کے اندر ۶۰ ہزار جرمن ہلاک ہوئے ہیں۔ سامان جنگ کا نقصان اس کے علاوہ ہے۔

جرمنی اس مقام پر لنگار ہوائی اور بحری حملے کر رہا ہے۔ تاکہ بحیرہ اسود پر کنٹرول مکمل کر کے کاکیشیا میں آسانی سے پہنچ سکے۔ چند روز پہلے خبر آئی تھی کہ جرمن فوج کاکیشیا (قفقاز) میں اتر آئی ہے۔ اس کے بعد اطلاع آئی کہ وہاں سے دس چلی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقامی حالات کا جائزہ لینے گئی ہوگی۔ غالباً حالات ناسازگار پاکر واپس آگئی۔ ورنہ مزید کمک طلب کر کے پیش قدمی کرتی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک سبتاپول پر روسی قابض ہیں کاکیشیا میں جرمن چپن سے نہیں رہ سکتے۔

**محاذ لیبیا** اس محاذ پر اس ہفتے کا اہم واقعہ یہ ہے کہ اتحادی فوجوں نے میراٹیم کو خالی کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مقام کے خلیہ سے بحوری فوج کے راستہ میں سہلائی کی جو مشکلات تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔ تاہم خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجیں طبرقہ کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔ طبرقہ کی بندرگاہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ برطانوی فوج نے اب تک بڑی مہم نمانی سے اس کو اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ ادھر دشمن بھی اسکو حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی دینے پر آمادہ نظر آتا ہے۔ بحیرہ روم میں برطانوی بیڑے

کی نگرانی اور مزاحمت کے باوجود دشمن لیبیا میں کمک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیبیا کی جنگ کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ بحوری فوج شمالی افریقہ کی ساحلی بندرگاہوں پر قبضہ کرنے کے بعد مصر کی طرف پیش قدمی کرتی ہوئی ہیرسون تک پہنچا جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مقصد بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ اتحادی فوجوں کو لیبیا میں مشغول رکھا جائے تاکہ وہ کاکیشیا میں پہنچ کر روس کی امداد نہ کر سکیں۔ بہر حال مبصرین کی رائے میں یہ موسم گرا فزین جنگ کے لئے فیصلہ کن ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس موسم میں جس کا پلڑا بھاری ہو گیا آخری فتح اسی کی ہوگی۔ (اللہ اعلم!)

**سرمکاری اطلاع** مشرق بعید کے محاذوں کے حملوں کا زور ابھی جاری ہے۔ ۵ جون سے چینی فوجیں صوبہ کیانگ سی کے شمالی حصہ میں مصروف عمل ہیں۔ نان چنگ کے قریب چینیوں کے استحکامات بہت بڑھ گئے ہیں اور جاپانیوں کو وہاں سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی اس ریلوے لائن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جو مشرق سے مغرب کو صوبہ چئی کیانگ اور کیانگ سی میں سے گزرتی ہے۔ چنگ گنگ سے اطلاع پہنچی ہے کہ بدھافوی اور امریکن ہوائی طاقت گئے نئے دسے چپن کی امداد کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ چپن کے ایک صوبہ کے گورنر جنرل تنگ یون نے جنگ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ

”اگر یہ کہا جائے کہ بتان میں جاپانی ہم مکمل طور پر ناکام رہی ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ اسی صوبے کے ۲۴ اضلاع میں سے ۳۰ میں شہریوں کے حفاظتی دستے تربیت ہو چکے ہیں۔“



## مومیائی

مصر قحطی کا زمانہ تھا۔ ہزار ہا خیرادارانِ اہل حدیث نے اس روزانہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سن و وق - دمہ - کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکیر ہے۔ دھچکاؤں میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو عقور کی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد - عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ فطریہ العرق کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چمٹانک سے کم ورسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چمٹانک دو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) یا - آدھ پاؤنلیم - پاؤنلیم سے مع حصول ڈاک - مالک غیر سے حصول ڈاک عیود ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤن سے کم روانہ کی جائے گی اور وہی ہدیہ دہی پی۔

## تازہ شہادت

جناب کھیا محمد امین صاحب شہنشاہ (دینی معرفت مولوی امیر علی صاحب متعدد بار مومیائی منگوائی گئی۔ حسب نشا مفید ثابت ہوئی۔ ایک پاؤن مومیائی میرے پتہ سے ارسال فرمائیں۔ (۶-۱ اپریل ۱۹۳۲ء)

جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ (دینی) جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی منگوا۔ ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ میرے پتہ سے ارسال فرمائیں۔ (۱۰-۱ اپریل ۱۹۳۲ء)

منگوانے کا پتہ - حکیم محمد سردار خان محمد پراشردی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## بھائی آنکھیں میں نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بھائی صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں چھینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر عمل نہیں کرتے۔ بلکہ دوسرے دوسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔

اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی میرے کامرہ بطور نمونہ صرفہ ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیسا منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ زائد چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید پتے موتیوں و جہرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بھورا میرے ودیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پاچھ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کامرہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکیس لائانی دوا میں ہیں۔

پتہ - ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان - یونانی طبی سمجھلی دروازہ - شہر مراد آباد - یوپی

## کلیات احسانی

علم طب پڑھنے کے لئے بہترین ابتدائی کتاب کلیات احسانی طب یونانی کی مشہور و معروف کتاب موجز القانون عربی مصنفہ علامہ علاء الدین صاحب قرشی کا ہمارے ہاتھوں ترجمہ اور شرح ہے۔ اس میں طب قدیم یونانی کے اصول و قواعد اور بعض وقار و رہ کے حالات اردو میں اس قدر سلاست اور عمدگی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ ایک مبتدی تمام مسائل کو بغیر استاد کے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ حسب موقعہ دل، دماغ، جگر، معدہ، پتہ، تلی، پٹھے، شریانیں اور وہ وتر پھیپھریں اور خفستین وغیرہ کی تصاویر کا اضافہ کیا گیا ہے یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی ہے کہ چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی شروع ہو گئی ہے۔ طالبان طب کی بصیرت کے لئے زبدۃ الحکماء حکیم ابو الحسن محمد احسان الحق صاحب امرتسری نے کتاب کے ساتھ ساتھ نفیسی و اقسائی کے ضروری مباحث کا، اقتباس بھی سوال و جواب کی صورت میں درج کر دیا ہے۔ کاغذ - کھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ ان تمام اوصاف کے باوجود قیمت غیر عمدگی کے اور جلد سنہری تمام کپڑاؤں کی داری کے لئے - علامہ حصول ڈاک - منگوانے کا پتہ -

نمبر دفتر الحمدیہ امرتسر (پنجاب)

## امام ابن تیمیہ کی عربی تصانیف کے اردو تراجم

پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ روپیہ

الوصیۃ الصغریٰ (مع متن عربی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد ابن جہل صحابی کو جو وصیت کی تھی۔ اس کی پوری ہدی تشریح ہے۔ قیمت ۸ روپیہ)

منگوانے کا پتہ - نمبر دفتر الحمدیہ امرتسر

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل ائمہ اسلام میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ بنیات عمدہ رسالہ ہے۔ قیمت ۱۲ روپیہ

الوصیۃ الکبریٰ (الجلت والجماعت کے جملہ کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں)

ملنے کا پتہ۔ منیر دفتر الحدیث امرت سر

علامہ اقبال کی شاعری اور سیرت

الحجاء الى مخرج - القيد وان اذ يه عام - حتى

مضامین آئندہ افس میں ہر قسم کے مضبوطی

عسکرک ادیب۔ ادیب عالم اور ادیب فاضل میں

کتاب شمس المومنین و المومنین

اس کتاب کی مدد سے

نوا عدد من سین کر کے لغویہ کے ہی حصہ میں آچکا ہے

بت میزک، ادیب اور ادیب

تمام مشہور جدید و قدیم ضرب المثال درج ہیں جنکے

ۛے لاپہ۔ یؑرا بحدیپ امر

۱۱۔ قبور کے پاس دعا۔ ۱۲۔ موضع الطبرکے

وہ اس طرح سے دعا کرتا ہے: استجابت دعا کے اوقات

شیخ الاسلام نے اختلافی مسئلے

جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس علی

\_\_\_\_\_

میں آئندہ۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھپتی۔ لندہ

سادہ - ارتقاں نرغوں پر حسب وعدہ کی جالی ہے

رسالے، افغانز و غزہ قصوائے حوں تو مذریعہ

پتہ - ۱۔ منجھڑ تھانی برقی پریس۔ مال بازار امبہ

الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان

و حلت کے خواجہات میں رکرنے صادق اور کامل

کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں۔ شہیدہ ہازنہ

کیا ہے۔ محبت خیر و برکت و پیہر ہے۔

نوبتہ قاضی شوکانی کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب

پیش کی پیاد جڑ سے

ایک تھیں برصغیر کا کام دیکھ کر۔ ثبت تھا۔

زیارات المعبورہ میں قرآن و حدیث کے

نہیں طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر روضہ

مانیتجے میں اس کے تمام افعال و اعمال شریک ہیں۔

اس میں محض لفظ و سبیلہ ہی

الاصول و جہد پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔

تیسری ہے۔ قیمت قسم اولیٰ

ابن قیمؒ کی مشہور کتاب زاد المعاد

[illegible]

بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۶۰/-

تفصیل اسلامی کے امور

مخلات اور جراثیم کے خلاف دوا کے مطالعہ سے

فقد مررت بكنيسة شيخ الاسلام فمنا

سجود کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ رسالہ میں کئی ایک مہرکتہ آوروں

جستار و ایل تبصره ۱۰۰-۱

مسکھانے لگے ہیں۔ نیت ہم پر ہے۔ فیروز احمد ریٹائرمنٹ پر

میں نے ان کے ساتھ دوا دیا۔ یہ قسم کی دردناک تھیں، مگر

کراچی، بریلہ وغیرہ مکین کے لیے



فہرست مضامین

جلد ۳۹ نمبر ۲۶

### اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- (۴) قواعد و ضوابط کی قیمت پھر اس پیشگی آئی چاہئے۔
- (۵) جواب کے لئے جوابی کارڈ دیا نکٹ آنا چاہئے۔
- (۶) مضامین مرسلہ بشرط پندرہ وقت دستاویز ہوں گے۔
- (۷) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۸) بزرگ ڈاک اور خطوط اس میں ہونگے۔

جلد ۳۹

نمبر ۲۶



### شرح قیمت اخبار

دایان ریاست سے سالانہ غلہ  
رؤساجاگیرداران سے ۴  
عام خسریداران سے ۵  
ششماہی ۶  
مالک غیر سے سالانہ اشٹک  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذراپیہ  
خط و کتابت ہر کتاب ہے

جد خط و کتابت دار سال زردنام  
نولنا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)  
مالک اخبار الحمدیث امرتسر  
ہونی چاہئے۔

مدیر مسئول  
ابو الوفا  
ثناء اللہ

دفتر المجتہد  
امرتسر  
چوک گڑھ بھائی  
تاریخ اجرا ۲۲ شہان ۱۳۳۱  
۱۲ نومبر ۱۹۱۲ء

### امرتسر

۱۱۔ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۶ جون ۱۹۲۲ء

### یوم جمعہ المبارک

### فہرست مضامین

- نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم - - -
- انتخاب الاخبار - - -
- مسیح ابن اللہ فیکہ اللہ - - -
- مرزا صاحب کی کامیابی (تادیانی مش) - - -
- سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم - - -
- کا التواء اور دوبارہ اجساد - - -
- حق پرستی بجا اب شخصیت پرستی - - -
- فتاویٰ - - -
- تفرقات - - -
- اشتبہات - - -

### نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

راہم محمد مسیح الزمان صاحب مسیح از عظیم آباد - ضلع آروہ - شاہ آباد

خدا نے کیا نوازا تجھ کو احمد مجتبیٰ کہہ کر !  
شب معراج جب تیری سواری چرخ پر تھی  
بصد ناز و طرب ہر دم چمن میں بلبلیں ہر قو !  
دی حق نے نصیلت جب تجھے سارے خلائق پر  
کبھی نکلا کبھی ڈوبا کبھی سورج گہن میں ہے  
کیا روشن جہاں میں تو نے جب شمع رسالت کو

کیا مشہور دنیا میں محمد مصطفیٰ کہہ کر  
پہا یا قمل فرشتوں نے تجھے بدو الدجی کہہ کر  
مچا تی شور میں انت نبی صل علی کہہ کر  
پکار میں پھر نہ کیوں خود ملک نجر الودی کہہ کر  
بنایا تجھ کو سورج بے گہن شمس الضعی کہہ کر  
صحاہ شل پروانہ گرے نور البسدی کہہ کر

مسیح کی یہ دعا ہے اور یہی دل میں تمنا ہے  
کہ نکلے دم میرا یا رب محمد مصطفیٰ کہہ کر

کتابت کتب خانہ جامعہ اسلامیہ امرتسر

نورانی برائے پائیں بالی با قدر و منزلت میں انجمن اسلامیہ پاکستان (نورانی)

سیرت سید احمد شہید رائے بریلی۔ آپ کے خاندان کے ایک ذی علم صاحب نے جاں میں تصنیف کی ہے۔ آپ کے حالات نہایت عمدہ مزید

# انتخاب الاجاز

انتخابی کے دور کے اسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ ایک مڑ کا بہاء اللہ (پوتا) پاس ہو گیا۔ الحمد للہ! مگر دوسرا لڑکا بعد اوجہ دفعہ فیل ہو گیا۔ انہیں آج کل گرمی بڑے زور سے پہنچ رہی ہے۔ ناظرین بادش کے لئے دعا کریں۔

جو من ہوائی جہاز بحیرہ منہج شمالی کی روسی بندرگاہ مرمانسک پر لنگا تارنے کر رہے ہیں تاکہ روس کو امریکہ اور برطانیہ سے لگ نہ پہنچ سکے۔ نئی دہلی کی ایک اطلاع منظر ہے کہ منقریب وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ان سرور تشکیل کی جائیگی اور اس میں سکھ اور اچھوت نمایندہ شامل کئے جائینگے ڈیئر لندن کے جنگی کابینہ میں بھی ایک ہندوستانی نمائندہ شامل کیا جائیگا۔

لندن میں (۲۱ جون کو) قاہرہ سے اطلاع آئی ہے کہ ہاری فوجوں کی منت مراحت کے باوجود دشمن طبروق میں ہمارے مورچوں کے اندر گھس آیا ہے اور استحکامات کے اندر بہت علاقہ پر قابض ہو گیا ہے، اسوقت جنگ پور چلی۔ جنگ رچین کی اطلاع منظر ہے کہ جنرل چیانگ کا ٹی شیک کی فوجوں نے جاپانی فوج کی سپلائی لائن کے کمزور حصوں پر زبردست حملے کر کے چین میں جاپانیوں کا جلد روک دیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کی اتحاد پارٹی اور اکالی پارٹی میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے سردار بلدیوسنگہ وزارت میں لئے جائیں گے جو سکھ مفاد کی حفاظت کریں گے۔ اسکے علاوہ بعض دوسرے فرد واری مسائل کا فیصلہ بھی ہو گیا۔ واشنگٹن میں صدر امریکہ مسٹر روزولٹ نے کہا کہ امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار سیلاب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ

صرف امریکہ ہی اتحادیوں کو سامان نہیں بھیجتا بلکہ اتحادی بھی اسے ضروری سامان دے رہے ہیں ماہ مئی میں ختم ہونے والی سالانہ ہاپی میں امریکہ نے پاس کر دیا ہونڈ کا سامان اتحادیوں کو بھیجا ہے۔ واشنگٹن میں ایک جرمن پناہ گزین مسٹر فرٹز سٹرن برگ نے بیان کیا ہے کہ روس میں جرمنی کے ہوائی جہاز اور ٹینک اس سے زیادہ تیار ہوئے ہیں جتنے کہ گزشتہ سال جرمنی میں تیار ہوئے تھے۔

اسال مکھنڈ اور بنارس وغیرہ میں شدت کی گرمی کی وجہ سے بہت سے لوگ سخت شرمک کے مرض سے مر گئے۔ (اناشدہ)

پیرس میں ایک جرمن افسر کے بیان کے مطابق گزشتہ چھ مہینوں میں بم چھینکے اور جرنیوں پر گولی چلانے کے ۳ سو ذاتات مقبوضہ فرانس میں وقوع پذیر ہو چکے ہیں۔

جسٹس پریل ریڈیو کی ایک اطلاع لندن میں موصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تمام راستوں پر گھمسان کی لڑائیاں ہوتی ہیں اور دشمن کو روک لیا گیا ہے۔ ایک دوسری اطلاع منظر ہے کہ روسی توپیں گولہ باری کر کے جرمنوں کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔

آسٹریلیا کے صوبہ نیو سوٹھ ویلز کے ایک گاؤں میں ایک کسان کو اپنے گھروں کیلئے پناہ گاہ کھودتے ہوئے سونے کی کان مل گئی۔ یہ خبر پاتے ہی اس علاقہ میں لوگوں نے اپنے گھروں میں پناہ گاہ بنانے کیلئے زمین کھودنی شروع کر دی۔

قاہرہ کی ایک اطلاع بحریہ ۱۸ جون منظر ہے کہ جرمنوں نے طبروق اور مصر کی دیہاتی شرمک کو کاٹ دیا ہے اور ہماری فوجیں اللوم اور سیدی رزاق سے ہٹ آئی ہیں۔

واشنگٹن کی اطلاع مورخہ ۱۹ جون منظر ہے کہ مسٹر چرچل چند اعلیٰ برطانوی افسروں ساتھ امریکہ پر بڑیڈنٹ روزولٹ سے ملاقات کرتے گئے ہیں ۱۲

یاد و رفتگان | ۱۷ میری رفیقہ حیات ملالت طویرا کے بند بچہ "گورعلت کرگشیں۔ اللہم اغفر لہا۔ (۱۲) مرحومہ کے معالج خاص مولوی حکیم حافظ محمد عمر صاحب بنارس مرحومہ کی وفات سے ۵ ہجری انتقال کر گئے۔ (۳) حافظ سلیمان صاحب مرحوم بنارس کی اہلیہ محترمہ ۱۰ جون کی شدید باد و موسوم متاثر ہو کر وفات پا گئیں۔ اناشدہ!

غزوہ (مولوی) ابوالقاسم بنارس (۴) استاذی المکرم مولانا یعقوب صاحب نیوی شاکر د مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی سابق ہیڈ مدرس گورنمنٹ بڈل سکول چندوہ بیمارہ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ مولانا موصوف ہر صفت بزرگ تھے۔ (محمد ثناء اللہ صدیقی سند پوری) (۵) "جون کو میری اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ اناشدہ! مرحومہ نہایت نیک، متبع سنت، پابند صوم و صلوات تھیں۔ (ملک عبدالرحمن ساکن گڑھیاضلع گونڈہ) (۶) میرے والد المکرم مولوی عبدالعزیز صاحب ۲۸ مئی کو انتقال کر گئے۔ اناشدہ! محمد ثناء اللہ موفیع مشرک۔ ضلع چمپرا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال نے گلگتہ میں ایک نئی مسلم بیگ قائم کی ہے۔ اس کا نام پردگریسو آل انڈیا مسلم لیگ رکھا ہے۔ آپ نے اس نئی لیگ میں تمام ملک کی اسلامی جماعتوں رجحیت العلماء، احرار اسلام، خاکساروں اور خدائی خدمتگاردوں کو شمولیت کی دعوت دی ہے اور مسٹر جناح کو مفرد انسان اور ان کی لیگ کو غیر ترقی پسند اور غیر جمہوری ادارہ بلکہ اسلامی مفاد کے خلاف قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں نفاق کی بنیاد ہے)

۲ یہ ملاقات سیاسی امور کے تصفیہ کے لئے نہایت ضروری بتائی جاتی ہے۔

فلیط الطالبن مع فتوح الغیب۔ از حضرت پیر سید محمد عبدالرحیم قادری۔ قیمت ۵۰ روپے۔

# افلاک

۱۱۔ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

## مسیح ابن اللہ بلکہ اللہ؟

بجواب اخوت لاہور

مضمون پر اجمال نقص کر کے نامہ نگار سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس کا جواب دیں گے۔

دعویٰ رسالت اور دعویٰ الوہیت میں سے کونسا دعویٰ اہم ہے۔ کچھ شک نہیں کہ دعویٰ رسالت اور دعویٰ الوہیت سے کم درجہ ہے۔ کیونکہ سچے مدعیان رسالت تو دنیا میں ہائے جانے میں مگر سچا مدعی الوہیت سوائے ذات باری کے اور کوئی نہیں پایا جاتا۔

پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی الوہیت تو ان کے کلام ہی سے تسلیم کی جائے مگر کسی مدعی رسالت کے حصّہ دعویٰ کرنے سے اس کی رسالت کو تسلیم نہ کیا جائے۔

اگر آپ کو کسی ایسے مدعی رسالت کی تلاش ہو تو کہیں ڈر جانے کی ضرورت نہیں۔ ہم پنجاب ہی میں اس کا نشان بتا دیں گے۔ باقی رہائش یافتہ ہر پرہیزگار سودہ بجائے خود مشکوک ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

قوی ثبوت جو صاحب مضمون نے دیا ہے وہ ان کے الفاظ میں یہ ہے:-

”کلمہ اللہ کے مجسم کی تعلیم ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ مسیح کی ذات واحد ہے اور انسانیت والوہیت

دونوں خدا جہاں میں ہوتا، اختلاف پایا جاتا ہے۔ اتنا اختلاف شاید کسی اور امر میں نہ ہوگا۔ خدا پرستی اور بت شکنی ایک طرف، خدا کی تسلیم اور بت پرستی دوسری طرف دونوں باتیں ایک دوسرے کے بالمقابل جلوہ نما ہیں۔ بت پرستی ایک ایسا نعل ہے جو جہاں کتاب مسلم، یہودی اور عیسائی وغیرہ کے نزدیک بالبدھمت عقل کے خلاف ہے۔ ان عیسوی گروہوں کے بھٹ پرستی کے خلاف متحد ہونے کے باوجود ان میں سے ایک گروہ (عیسائی مذہب) ایک ایسے عقیدے کا قائل ہو رہا ہے جو دوسرے دو گروہوں کے نزدیک بت پرستی سے بھی بڑھ کر ہے۔ وہ عقیدہ کیا ہے؟ الوہیت مسیح۔ جس پر آج ہم کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔

”مسیح ابن اللہ“ کی سرفی کے نیچے فاضل امرنگا ”اقت“ نے اپنے مضمون کی دلیل ان لفظوں میں لکھی ہے:-

”مسیح کی الوہیت پر آپ کے کام اور کلام کی گواہی اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے پاس الوہیت مسیح کے دعوے پر کوئی عقل دیں نہیں ہے۔ بلکہ صرف مسیح کا اپنا قول ہے ”قرآن شریف“ جس کا منکر ہے۔ تفصیلی جواب سے پہلے ہم اس

آپ کی ذات وحدت میں پائی جاتی ہے۔ آپ کے اس قول میں کہ میں زندہ ہوں میں مر گیا ہوں لکھا اور دیکھو ابدالاً باد زندہ رہا ہوں۔ یہی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اور ہمیں کوئی شک نہیں محسوس نہیں ہوتی۔ اور نہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا خداوند کی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف ہمارے خیالات منتقل ہوتے ہیں۔ بلکہ آپ کی انسانیت اور الوہیت آپ کی ذات واحد میں اس طرح متحد ہیں کہ جب ان دونوں حالتوں کا ذکر ایک ساتھ آتا ہے تو پورا توازن اور کامل آہنگی ان میں پائی جاتی ہے۔ باپ کی گود سے نیکر چرتی اور صلیب سے ہوتے ہوئے خدا کے تخت پر وہی ایک میں ہوں۔ (دہروداہ) کی ہستی عظیم اپنی سادگی اور اپنی تجلی میں قائم اور موجود معلوم پڑتی ہے۔ اور یوں ہم آپ کی انسانیت کو آپ کی الوہیت سے جدا کر کے علیحدہ علیحدہ ان پر غور و فکر نہیں کر سکتے۔ ہمارا خداوند کامل انسان اور کامل خدا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ کلام مجسم ہوا۔

دراخت لاہور بات مٹی شہنشاہ ملکہ

اہل بیت! ملکہ منطق کے ہاں ایک اصطلاح ہے کہ جو فقرے اپنے صدق یا کذب کی دلیل اپنے اندر رکھتے ہیں وہ انکو قضایا قیاساً تھا مگر ہاں ہاں کہہ رہے ہیں۔ یعنی ایسے فقرے جن کے صدق یا کذب کی دلیل ان کے اندر ہی موجود ہے۔ ہم اپنے لفظوں میں ایسے فقروں کی ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً یہ فقرہ کہ

”باپ بیٹے کے لئے واجب الطاعت ہے“ اپنے اندر صدق کی دلیل رکھتا ہے۔ لیکن دوسرا فقرہ کہ ”بیٹا باپ کے لئے واجب الطاعت ہے“ اپنے اندر کذب کی دلیل رکھتا ہے۔

کلمہ مرنے والا بھی اللہ! (الحديث)

کسی ایسے انسان کا اپنے حق میں دعویٰ الوہیت کرنا جو سب کے سامنے پیدا ہو کر عاقل بالغ ہوا ہو اور سب پر مہر کھاتا ہو۔ اہل وائل کے نزدیک وہ دوسرے فقرہ کے مشابہ ہے۔ اسی لئے قرآن شریف نے کسی مخلوق کے منہ سے خدائی کا دعویٰ نکلنا مستبعد بلکہ محال قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ يُذَيِّمَهُ اللَّهُ الْكُتُبَ وَالْحُكْمَ وَالنَّبَوَاتَ شَيْءٌ يَخْذُلُ فِيهَا مِنْ كُفْرًا عِبَادًا اتَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا سُرُتًا يَتَّبِعُونَ بِمَا كُتِبَ لَهُمْ يَتَكْبَرُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ إِلَى اللَّهِ دُونَ دَعْوَانَا ۚ (دپ۔ ع ۱۶)

جس انسان کو خدا اپنی کتاب دے، پیغمبری سے سرفراز کرے اور ذریعہ ایمان بنے۔ اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگوں سے کہے کہ میرے پروردگار بن جاؤ یعنی مجھے عبودیت عطا کر دو۔ ہاں یہ کہیگا کہ اپنی تعلیم اور تعلیم کے ذریعہ سے اللہ والے بن جاؤ۔ خاص مسیح کے حق میں ارشاد ہے۔

لَنْ يَشْكُرَكَ الْيَهُودُ النَّصَارَىٰ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ ۖ (دپ۔ ع ۳)

مسیح کو خدا کا بندہ بننے میں ہرگز عار نہیں ہے) ہر ایک اور مقام پر مسیح کی عبودیت رجحان کی نگاہ سے ان لفظوں میں فرمایا۔

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ (دپ۔ ع ۴)

مسیح ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا تھا اور اس کو بنی اسرائیل کیلئے رہنما بنایا تھا) ناظرین غور فرمائیں کہ کیسے صاف لفظوں میں مسیح کی عبودیت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ منطقی جملہ تعضایا قیاساً تھا مہربا کا پورا مصداق ہے۔

مضمون نگار پادری صاحب کے قلم سے تصدیق قدرت کے ماتحت یہ فقرہ نکل گیا کہ باپ کی گود سے نیکر چرنی اور صلیب تک

خدا کے تحت پروردگار میں چوں کہ صلیب ہم اس کو تصرف قدرت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ صلیب پر چلا کر جان دینے والا اور خدا کو مخاطب کر کے کہنے والا کہ تو نے مجھے کیلئے مبعوث فرمایا۔ باوجود اعلان کرتا ہے۔

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم کہ بے چارگی میں برابر ہیں۔ ہم تم ہاں پادری صاحب کی پیش کردہ صلیب کے آئینہ میں مسیح کی صلیبی موت کے سارے واقعات ہمارے سامنے آجاتے ہیں جو ان کی عبودیت کے واضح نشانات ہیں۔

رنوٹ: عیسائیوں نے مسیح کی تصویر بھالت صلیب شائع کی ہوئی ہے۔ اس کو دیکھتے ہی ادنیٰ عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں مصلوب ہونے والے انسان میں الوہیت نہیں ہو سکتی ہم نے اس تصویر کی نقل رسالہ اسلام اور مسیحیت کے ملٹا پر شائع کر دی ہے۔ جس کے متعلق پادری برکت اللہ صاحب نہایت غیظ و غضب کے لیے میں فرماتے ہیں۔

ہم ان کریمہ النظر زشت رو تصویر بنانے والے دہائی مولوی صاحب کی ذہنیت پر حیران ہیں لا رخصت بابت اپریل ۱۹۵۸ء

اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب نے سمجھا ہے کہ یہ تصویر ہم نے بنائی ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ عیسائیوں کی شائع کردہ اصل تصویر ہمارے پاس موجود ہے۔ جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

ہاں پادری صاحب نے اس تصویر کو کریمہ النظر اور زشت رو شاید اس لئے کہا ہے کہ اس میں مسیح کو مولیٰ نہ شکل میں دکھایا گیا ہے۔ مثلاً ڈاڑھی گھنی، جو نہیں شرعی اور سر پر بال رکھے ہو اچھی خاصی صالطہ شکل نظر آتی ہے۔ لطیفہ کسی مباشہ میں ایک ڈاڑھی منڈے

پادری صاحب میرے مخاطب تھے۔ آپ نے مجھے بطور وطن، تھا کہ حضرات رحنا رکھ کر جو ان بختے ہیں۔ میں نے کہاں مشانت سے جواب دیا کہ میں تو اپنے پیغمبر علیہ السلام کی سنت پر عمل کر کے جو ان بنتا ہوں مگر آپ کس نبی یا کس خدا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ڈاڑھی منڈا کر جو بننے کی کوشش کرتے ہیں؟ فِیْهِمْ الَّذِیْ کَفَرُوا مَآ مَرَّ لِنَا رَاصِحاً صاحب نے میں ہوں کے لفظ سے خدا جانے کیا سمجھا جو لفظوں میں ظاہر نہیں کیا غالباً اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مسیح ان سب حالتوں میں اپنے اندر الوہیت رکھتا تھا۔ حالانکہ مسیح کے کلام میں اس کی قیض ملتی ہے۔ جہاں ہمیشہ کی نجات کے ذکر میں آپ نے فرمایا۔

ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ دوسے تجربہ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ یوحنا ۱۷

اہل اسلام کے نزدیک مسیح کے اس قول کا عنوان بیان یہ ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِيسَىٰ رَسُولُ اللَّهِ

باقی جو کہ ہے عیسائیوں کی زیادتی ہے۔ جس کے حق میں پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے۔ لا تَقْرَبُوا دِیْنَی کَمَا اطَرَتْ النَّصَارَیْ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ۔

مولانا حالی مرحوم نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔ نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا مجھے تم سمجھنا نہ زہار ایسا میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا سب انسان ہیں وہاں جس طرح سرفرازندہ اسی طرح میں بھی ہوں اب اس کا بندہ (باقی)

اسلام اور مسیحیت۔ پادری برکت اللہ صاحب کی تین کتب درجہ اسلام کے خلاف ہیں) کا عالمانہ اور دین جواب۔ قیمت پیر پتہ۔ نیوٹرالمیڈیٹ امرتسر

فصل ثلاثہ۔ ذوات۔ انجیل اور قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ۔ اور قرآن کی نصیحت ثابت کی ہے۔ قیمت پیر پتہ۔ نیوٹرالمیڈیٹ



## قادیانی مشن مرزا صاحب کی کامیابی اپنی بدعت کی اغراض میں

قادیانی پر جس شروع سے توجہ کی گئی ہے، یہ بتا چلا گیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی بدعت کی اغراض میں پورے کامیاب ہو کر فوت ہوئے ہیں۔  
آپ کی بدعت کی اغراض کیا تھیں۔ بتول بفضل

۱۲ جون یہ تھیں۔  
۱۰ اسلام کو دیگر دیان پر غالب کرنا۔  
۱۱ کسر مطیب کرنا یا لفظ دیگر عیسائیت کو شکست فاش دینا۔

۱۲ مسلمانوں کے باہمی اختلافات کا فیصلہ کرنا۔  
۱۳ ایمان بڑھانے کا ہے، اس کو دلوں میں دوبارہ پیدا کرنا۔ (دخیرہ وغیرہ)

ان سب اغراض کی تکمیل کا جس جواب خلیفہ قادیان کے الفاظ میں یہ ہے کہ

ابھی تو مرزا صاحب کے مقاصد کا شروع ہی ہوا ہے اور ان میں سے بھی پورا نہیں ہوا۔ (را فضل مورثہ ۱۴: ۱۵) تو مرزا صاحب کا اپنا ارشاد بھی سن لیجئے اور بتائے کہ کیا حلقہ میں ایسا ہو گیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ

”مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں عورت سے چھین جائیگا اور اس باطلہ ہلاک ہو جائیگی اور رامت بازی ترقی کرے گی۔“  
دکتاب ایام الصنع ۱۳۷

قادیانی ممبرو! بتاؤ توہی کہ بدعت مذہب عیسائی مذہب، یہودی مذہب وغیرہ مذہب باطلہ دنیا سے ناپود ہو گئے ہیں؟ جواب دیتے ہوئے سمجھ لینا کہ دنیا میں باخبر اصحاب بھی موجود ہیں سب قادیانی ہی نہیں ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں ظنون قادیان کا حال ہی بتائیے؟ کیا دیان صلح مسیح سے مراد خود بدعت ہیں۔ (دہلی تیش)

سب مل باطلہ بنا ہو گئی ہیں؟ کیا جندو نہیں ہیں؟ جمع نہیں ہیں؟ عیسائی اور سکھ وغیرہ نہیں ہیں؟ خدا اور نظر کر کے بتائیے کہ ضلع گورداسپور میں ان مذہب کا شمار کتنا ہے؟ پھر پنجاب میں کتنا اور سیارہ ہندوستان میں کتنا؟ ہاں یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ رانا کب آئے گا۔ جس کی بابت آپ کے مسیح موعود فرمائے ہیں کہ

”عقرب وہ زمانہ آئے والے سے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے گا۔“  
نمران پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تھیں دکھائی دے دیگا۔ (راز اللہ اولام طبع اول) کیا ہم خواب میں یہ الفاظ سنتے ہیں؟ ہندو گانچ، ہندو یونیورسٹی اور ہندو جہا وغیرہ۔ کیا ان الفاظ میں ہندو کا معنی وہی ہے جو اس شعر سے انہم ہوتا ہے۔

چو ہندو رشتہ در گویہ مسلمان گشتہ بے ایمان  
چو کفر از کتب بر خیزد بجا ماند مسلمان  
ناظرین کرام! اتباع مرزا اپنا شمار جملہ لاکر بتا کر اس پر تفریق کر لیتے ہیں، آج کل خجندہ میں ہندو کے حالات شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں پر بنگاڑو کے مریدوں (مردوں) نے بڑا آؤسم چار کھا ہے ان کا شمار بھی بنگاڑو بتایا جاتا ہے۔ گویا یہ تعداد قدرت کی طرف سے اتباع مرزا کو جواب ہے کہ محض چھ لاکھ کا تبار کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔ پیر بنگاڑو کے مریدوں کے حالات کو ہمارے ذمہ نظر سے دیکھتے ہیں تو قادیانیوں کی تعریفوں کے جواب میں بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ شعر نکلی جاتا ہے

آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا  
رویداد ان کے بڑاؤ میں مقاب ہو گیا  
مرزا صاحب نے مسلمانوں کے اختلافات کی بات قابل غور بات یہ ہے کہ خود مسلمانوں میں ایسا بڑا اختلاف پیدا کر دیا کہ میرے ماننے والوں کے رسول باقی سب کافر ہیں۔ (حقیقۃ الوجل میٹنگ)

کیا اچھا اختلاف رفع ہوا۔ غالباً اس کا بدلہ خدائے ان کو یہ دیا کہ ان کے اتباع میں اس مسئلے پر وہ سر پھٹول ہو رہے ہیں کہ الامان والفظظ۔ یعنی یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہ؟ متکرمین نبوت مرزا (لاہوری جماعت) نبوت مرزا کے قائلین کو سنت گمراہ اور غالی وغیرہ الفاظ یاد کرتی ہے۔ قائلین نبوت مرزا، متکرمین نبوت کو بدترین الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ جس سلسلہ داغ کا یہ شعر فقیر سی سی ترمیم کے ساتھ صادق آتا ہے

کبھی معشوق تھے وہ بھی جواب عاشق کہا تھے ہیں  
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں  
ہاں کسر صلیب کو کیا۔ اس کے جواب میں عیسائی رسائل مگزینوں میں۔ دیکھیں اساتذہ اذیت۔  
فشار، مسیحی مزدور اور حق وغیرہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

ہاں آسام کہہ سکتے ہیں کہ براہین احمدیہ کی تعینات کے زمانے میں بقول مرزا صاحب سارے ہندوستان میں مسیحی پانچ لاکھ تھے۔ لیکن تازہ مردم ستاری میں پچاس لاکھ سے بھی متجاوز ہیں۔ اگر اتباع مرزا اس کا یہ غدر کریں کہ  
میں بڑھتا گیا جو باجوں دوا کی  
تو ہم بھی جواب میں کہیں گے کہ یہ غدر ٹھیک ہے

شہوات مرزا طبقہ عشرہ مرزا ائمہ  
جس میں دس شہادتوں را حادیثہ نبویہ اور اقوال والہامات مرزا ائمہ سے مرزا صاحب دینی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بغیر صلح منعطف مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزا فی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قابل مطالعہ ہے لکھائی چھپائی کا ذخیرہ۔ قیمت ہر محصول لاکھ علیحدہ۔ بٹلے کا پتہ: سیمرا جلدیٹ لبرٹ سمرہ

انہی بات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے ہاں بات یہ ہے کہ انہی بات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے ہاں بات یہ ہے کہ انہی بات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے ہاں بات یہ ہے کہ

## سیر المصطفیٰ کا التواؤ و وارہ

دعا فرما کر مولانا کو ہمیں ہر روز پڑھنا چاہیے۔  
قبل ازین مضمون ہمارے ہم جلیلہ زوروی سلسلہ  
سے شروع ہو کر ۷۰ زوروی سلسلہ تک الحمد للہ  
میں درج ہو چکے ہیں۔ آخری اشاعت کے بعد  
سلسلہ کیوں نہ جاری رہا۔ اس کا جواب خود  
صاحب مضمون کی قلم سے طالع فرمائیے۔  
۷۰ زوروی میں حضرت زید بن حارثہ کے تعلق  
بیان ہو رہا تھا۔ جس کا بنایا آج کی اشاعت  
میں درج ہے۔ (ادارہ)

ناظرین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وکرامتہ  
(توفیقہ تعالیٰ) فراغت ہو چکی ہے۔ ابھی چار نہیں  
ہے۔ ۳۰ مئی سلسلہ کی تیج ہونے کو ہے۔ سیرت  
المصطفیٰ کے مضامین کا سلسلہ ۷۰ زوروی سلسلہ  
مدال سے معرض التوا میں ہے۔ اس کا افسوس  
اس وقت دل میں ہے۔ میں اس دیکھنے کے خواہ  
میں گونا گوں پریشان کن مصروفیتوں میں بند  
رہا۔ جن کی تفصیل ناظرین کے لئے بھی موجب پریشانی  
ہوگی۔ اس سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے  
کہ وہ سب مصروفیتیں آخرت میں کام آنے والی  
نہ تھیں۔ بلکہ سب ذہنی امور کی تھیں۔ فاما اللہ  
اس افسوس کو دل میں رکھتے ہوئے دویت  
فعلی استغفار اور استعانت کے ادا کئے ہیں  
کہ میری وہ خطائیں جن کی وجہ سے یہ مفید سلسلہ  
رک گیا ہے حق تعالیٰ اپنی مہربانی سے معاف کرے  
اور آئندہ اس سلسلہ کے اتمام کی توفیق بخشے آمین  
سبحر ۳ مئی ۱۳۹۵ھ

سرولیم میور کے اودام اور ان کے جوابات  
سرولیم میور ہائیں بہ علم و فضل اور وسعت  
مطالعہ و ہم کا شکار ہیں۔ کیسی بھی دور از قیاس  
بات ہو، عقل اس کے خلاف شہادت دیتی ہو،  
تجربہ و مشاہدہ اسے باطل قرار دیتا ہو۔ علمی تحقیق و  
تنقید اسے افسانہ کہتی ہو۔ لیکن صاحب موصوف کی

قوت و اہم اس کا بھی ڈھانچہ بنا کر سامنے کھڑا کر دیتی  
ہے۔ گذشتہ نمونوں کے علاوہ تازہ نمونہ دیکھئے  
کہ زید بن حارثہ غم کا ذکر کرتے کرتے ایک عنوان  
قائم کرتے ہیں۔ "زید کا مہیسی اثر"۔ اول تو  
اس موقع پر یہ عنوان فن تعلیف کے لحاظ سے  
بے موقع ہے۔ اس کا موقع حالاتِ محبت کے ضمن  
میں چاہئے۔ اور وہ بھی بعد از ہجرت مدینہ کے حالات  
میں ہونا چاہئے۔ جب قرآن شریف کا روئے سخن  
اہل کتاب (یسود و نصاریٰ) کی طرف بھی ہو گیا۔  
غیر صاحب موصوف اپنی عادت سے مجبور ہو کر  
عنوان زید کا مہیسی اثر کے ذیل میں فرماتے ہیں۔  
"یسویت زید کے خیال اور دیال ہر دو  
تہیلوں میں شائع ہو چکی تھی۔ اہل اگرچہ وہ  
اپنے گھر سے بہت چھوٹی عمر میں جدا کیا گیا  
تھا کہ اس عمر میں اصول یسویت کا وسیع  
اور مکمل علم نہیں ہو سکتا۔ لیکن تاہم غالباً  
وہ اپنے ساتھ اس کی تعلیم کا کچھ اثر اور بعض  
غریب روایات و واقعات کی بعض باتیں لایا  
ہوگا۔ نوجوان (زید) اور اس کے منہ بنائے  
والے باپ (آنحضرت) میں ان باتوں کا  
تذکرہ اور گفتگو متوجہ نیز ہوا۔ جس کا دل میں  
وقت ہر پہلو سے مذہبی صداقت کی تلاش  
میں تھا۔ روضہ لائٹ آف محمد جلد ۱۲  
سرولیم میور کے ان اودام کی تردید کے لئے ان کے  
اپنے مشک الفاظ اور ان کا اپنا طریق بیان کافی  
ہے۔ لہذا ہمیں کسی مزید حاشیہ کی ضرورت نہیں۔  
موجودین عرب۔ سابقہ ہم آیت و جعلہما  
کلمۃ باریقۃ فی عقبہ نکتۃ یوچون و  
دعوت پناہ کی تفسیر میں یہ بسط تمام دلائل و  
براہین اور تواریخی جوابات اور ائمہ عظام کی تصریح  
سے بیان کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آل ابراہیم  
اور لولاد اسمعیل میں ہر زمانہ میں کلمہ توحید کے  
تائین موجود رکھے۔ اور یہی کہ عود و نسب نبوی  
کے سب افراد کلمہ توحید کے اقرار کرنے والے اور

سلسلہ رسالت کے ماننے والے اور ذوقیات پر  
یقین رکھنے والے تھے۔ اور یہی باتیں اصول  
ایمان ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ بنائے کعبہ کے وقت  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مشترکہ  
دعا تھی۔ "وہم ذریتنا ائمتہ منسلکۃ  
تک"۔ یعنی خداوند! ہم دونوں کی اولاد میں  
ایک ٹولہ اپنا زماں و دار بنائے رکھنا۔  
اس میں تو کسی کو بھی کلام نہیں کہ حضرت  
اسمعیل کے بعد عمر بن لئی کے قلب و اشاعت  
مراہم شرک سے پہلے حضرت اسمعیل کی تمام اولاد  
توحید پر قائم تھی۔ عمرو بن لئی کے بعد گو عرب میں  
عام طور پر شرک پھیل گیا تھا۔ لیکن چھبر ہی حضرت  
اسمعیل کی نسل کے تمام افراد گمراہ نہیں ہو گئے  
تھے۔ بلکہ ان میں ہر زمانہ میں بعض پائے گئے ہیں  
جو موعود اور منجی کہلاتے تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرت  
کی بعثت کے قریب بھی ان کا وجود پایا گیا ہے۔  
سرولیم میور نے چار کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔  
۱۱) در قدیم توفل۔ ان کا ذکر عطا نے نبوت کے  
بیان میں آگے آئے گا۔ انشاء اللہ!  
۱۲) عبید اللہ بن جحش۔ جو آنحضرت مسلم کے چھوٹی  
بھائی تھے۔ زمانہ اسلام میں مسلمان ہوئے۔ ہجرت  
کر کے حبشہ میں گئے۔ وہیں پر عیسائی ہو کر یاہر سے  
فوت ہو گئے۔ اوسین کی دفتر نیک اختتامِ حبیہ  
انہی کے نکاح میں تھیں۔ اور اس سفر ہجرت میں  
ان کی رفیق سفر تھیں۔ ان کی موت کے بعد حضرت  
ام حبیبہؓ کا نکاح آنحضرت مسلم سے ہوا یہ نکاح  
حضرت ام حبیبہ کے لئے بہتر ولداری اور تلافی کا  
موجب تھا۔ آپ کا قبر چارسو نجاشی شاہ حبشہ  
نے اپنی گھر سے ادا کیا۔ (باقی باقی)  
۱۳) بعض اجاب کو ان میں سے بعض کے متعلق کہہ خدا شات  
بھی گزرے ہیں۔ انہوں نے انکی اشاعت میں قبل از وقت  
جلدی بھی کی اور بیجا بھی کیا۔ خدا شات کا ازالہ انشاء اللہ  
سیرت المصطفیٰ کی جلد اول کے اتمام کے بعد بلاستقلال  
کیا جائیگا۔ امید ہے کہ اس سے مطلع صاف ہو جائیگا۔

فیروز الدین - از مولانا سرولیم میور - قیت غیر جلد - جلد اول - باب اول - سیرت المصطفیٰ

جواب | یہ اعتراض بھی اصطلاح و اہول محدثین سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ رواۃ کے درجات مختلف ہوتے ہیں۔ صحت و عدالت کے لحاظ سے بھی اور ضعف و جرح کے اعتبار سے بھی۔ بعض روایتوں میں جرح ضعیف اور ضعف قلیل ہوتا ہے اس لئے ایسے راوی کی روایت تا ئید و استناد کے عمل میں محدثین وارد کرتے ہیں۔ اور یہ بالکل غلط ہے کہ محدثین جس کی روایت کو مردود و غیر معتبر قرار دیتے ہیں پھر اسی سے روایت کو بھی حسن کرتے ہیں۔ محدثین بھی ایسا نہ کرتے تھے۔ بلکہ ایسے راوی کی روایت سے خود بھی پرہیز کرتے تھے اور دوسروں کو بھی منع کرتے تھے۔ ہاں بعض وقت لوگوں کی آگاہی کے لئے ان کی روایت کو بیان کر کے اس کا ضعف ظاہر فرما دیتے تھے۔ لیکن اس مقصد کے لئے

اب آپ بہت قریب آگئے ہیں اور غالباً حیثیت احادیث معلوم ہو جانے کے بعد آپ کو احادیث کے دین ماننے میں کوئی نذر نہ ہوگا۔ ۷

ایک اہل حدیث ادارہ | ایں عرصے سے علیحدہ  
میں ایک ایسے ادارہ کی بنیاد ڈالنے کی فکر میں ہوں  
جس سے ضرورت مند اور غریب اہل حدیث کی معاش کا  
سلسلہ جاری ہو جائے۔ جملہ اہل حدیث اور غریب  
اجارہ الھدیث اپنی اپنی نیک رائے سے مجھے مندرجہ  
ذیل پتہ پر مطلع کریں کہ تھیں نو ذمیت ادارہ کیا  
ہونی چاہئے۔ خیر اندیش محمد یونس آلیق صاحبزادہ  
جناب خان بہادر مولوی محمد یونس خان صاحب  
رئیس دہاؤلی ضلع علی گڑھ۔

اجتماع الرسول - ایک عکس جریڈہ - امد مولانا ابوالوفاء کے ہدیایان مبارکہ کی مدد سے۔ قیمت ۵ روپے :- پتھر انجیریت۔

## فتاویٰ

مسئلہ ۱۱۱: بوی ہندہ کو قطعی طلاق دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ چونکہ ہندہ سے حدودہ چر کی ہمت ہے اور اس کی طرف سے زید کی کئی اولاد بھی ہے۔ لیکن اپنے والد کے مجبور کرنے پر لاچار ہو کر حلاق دے دی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ جواب: ہاں۔ (عبدالمنان ضلع مرشد آباد۔ خریدار الجھڑی)

مسئلہ ۱۱۲: صورت مرقومہ میں برہنہ ہے۔ اس لئے طلاق واقع ہوئی اگرچہ جبر ہے بھی تو باپ کی طرف سے ہے۔ یہی اطمینان فرض ہے۔ حدیث میں آیا ہے: تولاہن بئنہن جئنہن جئنہن جئنہن (الطلاق) طلاق ہر طرف واقع ہو جاتی ہے جنہیں مذاق سے جوئے قصداً۔

مسئلہ ۱۱۳: یہ کہتا ہے بکری جب ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں پہنچے تو اس کی قربانی بائز ہوگی اور دراصل اس وقت کے ہی معنی میں۔ اور بکر کہتا ہے کہ بکر کے جانور ہسٹل اور وہ بکر کے دو دانہ ہونے چاہئیں اور یہی لغوی۔ رشا معنی میں اس کے ہندو اوشاد فرماؤں کہ مسٹر کے کیا معنی ہیں۔ (دسائل مذکور)

مسئلہ ۱۱۴: یہ دو نوستی کا احتمال رکھتا ہے۔ دوسرے سال میں داخل ہو کر دانہ نکلی آتے ہیں۔ اس لئے دو نوں نفی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۵: اگرچہ تساہلی زید نے اپنے ایک مولود کا حقیقہ منوانہ مولود دن یا بطور قضا پردہ ہوئی یا ایسویں دن بطلان حدیث شریف نہ کر۔ کہ بعد گزرنے ۸ ماہ کے مولود نے انتقال کیا۔ زید اب سناں ہے کہ اگر کسی عورت میں بطلان حدیث حقیقہ ہو جاوے تو کردوں کہ مولود ہمارا شافع ہو سکے۔ (روای محمد قصبہ بانڈہیم ضلع بیلہ)

مسئلہ ۱۱۶: بچہ فوت ہو گیا۔ ساتھ ہی حقیقہ بچہ فوت ہو گیا۔ شافع ہونے کے لئے صبر کی ضرورت ہے۔

مسئلہ ۱۱۷: عمر نے باوجود استطاعت ہونے کے اپنے ایک مولود کا حقیقہ نہ کیا۔ جنی کہ مولود بالغ ہو گیا۔ اب عمر اس زمانہ باغیت میں حقیقہ ادا کرے تو اس حدیث کی زیر بار سی سے جس کا ترجمہ ہے کہ ہر ایک مولود حقیقہ کے اندر ہر دن ہے سبکدوش ہو سکتا ہے؟ و بعد ازاں یہ قصبہ بانڈہیم۔

مسئلہ ۱۱۸: اصلی وقت گزرنے کی وجہ سے نیت قضا بالغ کا حقیقہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۱۹: اگرچہ بوی بی سوگا ۱۱ ماہ جون میں جن خریداروں کو قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملی تھی ہے انہوں نے اگر قیمت اخبار روانہ نہ کی ہو تو ان کی خدمتیں آئندہ پرچہ دی پی بھیجا جائیگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

## متفرقات

ماہ جولائی | میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہو جانے کی اگر ۳۰ جولائی تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی۔ بصورت مہلت یا انکار کی اطلاع بھی نہ ملی تو یکراست کا پرچہ دی پی بھیجا جائے گا۔ اور دی پی بھیج کر اخبار بند کر دیا جائیگا۔ جب دی پی وصول ہو گا تب تمام بند شدہ پرچے بھیجے جائیں گے۔ ناظرین مطلع رہیں۔

۱۴۶۵ - ۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۴۳۲ - ۴۵۳۵ - ۵۱۰۹  
 ۵۲۰۹ - ۵۵۲۵ - ۶۹۲۲ - ۷۴۲۲ - ۸۴۲۲ - ۸۵۵۳  
 ۸۵۶۸ - ۸۶۴۲ - ۸۶۴۷ - ۹۰۴۸ - ۹۱۰۰ - ۹۲۵۲  
 ۹۳۹۸ - ۹۵۱۳ - ۱۰۱۲۸ - ۱۰۱۶۰ - ۱۰۳۲۵ - ۱۰۹۴۱  
 ۱۰۹۹۲ - ۱۱۲۲۷ - ۱۱۳۳۹ - ۱۱۵۶۵ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۱۸۷  
 ۱۲۱۹۰ - ۱۲۲۰۰ - ۱۲۲۰۷ - ۱۲۲۷۰ - ۱۲۳۰۷ - ۱۲۵۲۰  
 ۱۲۵۴۱ - ۱۲۵۶۳ - ۱۲۵۶۸ - ۱۲۶۴۰ - ۱۲۶۹۰ - ۱۲۶۹۱  
 ۱۲۶۹۴ - ۱۲۷۰۷ - ۱۲۷۷۴ - ۱۲۷۷۹ - ۱۲۸۵۴ - ۱۲۸۵۸  
 ۱۲۸۵۱ - ۱۲۸۵۲ - ۱۲۸۵۳ - ۱۲۸۵۴ - ۱۲۸۵۵ - ۱۲۸۵۶  
 ۱۲۸۵۷ - ۱۲۸۵۸ - ۱۲۸۵۹ - ۱۲۸۶۰ - ۱۲۸۶۱ - ۱۲۸۶۲  
 ۱۲۸۶۳ - ۱۲۸۶۴ - ۱۲۸۶۵ - ۱۲۸۶۶ - ۱۲۸۶۷ - ۱۲۸۶۸  
 ۱۲۸۶۹ - ۱۲۸۷۰ - ۱۲۸۷۱ - ۱۲۸۷۲ - ۱۲۸۷۳ - ۱۲۸۷۴  
 ۱۲۸۷۵ - ۱۲۸۷۶ - ۱۲۸۷۷ - ۱۲۸۷۸ - ۱۲۸۷۹ - ۱۲۸۸۰  
 ۱۲۸۸۱ - ۱۲۸۸۲ - ۱۲۸۸۳ - ۱۲۸۸۴ - ۱۲۸۸۵ - ۱۲۸۸۶  
 ۱۲۸۸۷ - ۱۲۸۸۸ - ۱۲۸۸۹ - ۱۲۸۹۰ - ۱۲۸۹۱ - ۱۲۸۹۲  
 ۱۲۸۹۳ - ۱۲۸۹۴ - ۱۲۸۹۵ - ۱۲۸۹۶ - ۱۲۸۹۷ - ۱۲۸۹۸  
 ۱۲۸۹۹ - ۱۲۹۰۰ - ۱۲۹۰۱ - ۱۲۹۰۲ - ۱۲۹۰۳ - ۱۲۹۰۴  
 ۱۲۹۰۵ - ۱۲۹۰۶ - ۱۲۹۰۷ - ۱۲۹۰۸ - ۱۲۹۰۹ - ۱۲۹۱۰  
 ۱۲۹۱۱ - ۱۲۹۱۲ - ۱۲۹۱۳ - ۱۲۹۱۴ - ۱۲۹۱۵ - ۱۲۹۱۶  
 ۱۲۹۱۷ - ۱۲۹۱۸ - ۱۲۹۱۹ - ۱۲۹۲۰ - ۱۲۹۲۱ - ۱۲۹۲۲  
 ۱۲۹۲۳ - ۱۲۹۲۴ - ۱۲۹۲۵ - ۱۲۹۲۶ - ۱۲۹۲۷ - ۱۲۹۲۸  
 ۱۲۹۲۹ - ۱۲۹۳۰ - ۱۲۹۳۱ - ۱۲۹۳۲ - ۱۲۹۳۳ - ۱۲۹۳۴  
 ۱۲۹۳۵ - ۱۲۹۳۶ - ۱۲۹۳۷ - ۱۲۹۳۸ - ۱۲۹۳۹ - ۱۲۹۴۰  
 ۱۲۹۴۱ - ۱۲۹۴۲ - ۱۲۹۴۳ - ۱۲۹۴۴ - ۱۲۹۴۵ - ۱۲۹۴۶  
 ۱۲۹۴۷ - ۱۲۹۴۸ - ۱۲۹۴۹ - ۱۲۹۵۰ - ۱۲۹۵۱ - ۱۲۹۵۲  
 ۱۲۹۵۳ - ۱۲۹۵۴ - ۱۲۹۵۵ - ۱۲۹۵۶ - ۱۲۹۵۷ - ۱۲۹۵۸  
 ۱۲۹۵۹ - ۱۲۹۶۰ - ۱۲۹۶۱ - ۱۲۹۶۲ - ۱۲۹۶۳ - ۱۲۹۶۴  
 ۱۲۹۶۵ - ۱۲۹۶۶ - ۱۲۹۶۷ - ۱۲۹۶۸ - ۱۲۹۶۹ - ۱۲۹۷۰  
 ۱۲۹۷۱ - ۱۲۹۷۲ - ۱۲۹۷۳ - ۱۲۹۷۴ - ۱۲۹۷۵ - ۱۲۹۷۶  
 ۱۲۹۷۷ - ۱۲۹۷۸ - ۱۲۹۷۹ - ۱۲۹۸۰ - ۱۲۹۸۱ - ۱۲۹۸۲  
 ۱۲۹۸۳ - ۱۲۹۸۴ - ۱۲۹۸۵ - ۱۲۹۸۶ - ۱۲۹۸۷ - ۱۲۹۸۸  
 ۱۲۹۸۹ - ۱۲۹۹۰ - ۱۲۹۹۱ - ۱۲۹۹۲ - ۱۲۹۹۳ - ۱۲۹۹۴  
 ۱۲۹۹۵ - ۱۲۹۹۶ - ۱۲۹۹۷ - ۱۲۹۹۸ - ۱۲۹۹۹ - ۱۳۰۰۰

غریب قند: اسے جن کے نام اخبار جاری ہوتا ہے۔ بعد میں دہندہ کر دیا جاتا ہے۔ زیادہ وصول ہونے پر نمبر وار جاری ہوتا ہے۔

شکریہ معاونین: اخبار الحدیث کے معاونین کرام میں سے بعض حضرات نے اخباری اخراجات کی زیادتی کا ان خود اندازہ کرتے ہوئے چھ چھ ماہ کی قیمت اخبار کی ارسال فرمائی ہے۔ بعض احباب نے ششماہی قیمت کی بجائے غار کے پورے تین روپے بھیجے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے "الحدیث" کے لئے ایک ایک سال کے لئے نئے خریدار ہنگامہ ان کی قیمت بھجوا دی۔ ادارہ ان تمام مخلصین کا صمیم قلب سے مشکور و ممنون ہے۔ جو ایم اے اے غرا علی ذالقیاس دیگر بی خوامان سے بھی ایسی توجہات کی توقع ہے۔

پر خلاف اسکے بعض کرمفرماؤں نے باوجود بار بار سہم خراشی کے ماہ مئی کی قیمت اخبار ارسال نہیں فرمائی بلکہ مہلت یا انکار کی اطلاع تک نہ بھیجی۔ جب دفتر نے دی پی بھیجا تو نہایت بے دردی سے واپس کر دیا۔ جس سے دفتر کو نقصان ہوا۔ اگر کسی خریدار کا دی پی غیر حاضری میں نہیں ہو گیا۔ منی آرڈر بھیج دیں۔ اخبار جاری کر دیا جائے گا۔

## ملکی مطلع

## حالات جنگ

محاذ لیبیا لیبیا یا طرابلس الغرب کا محاذ جنگ۔  
بھی روس یا چین کے محاذوں سے اہمیت میں کچھ کم نہیں ہے۔ کیونکہ اسی راستے دشمن مصر اور ہنز سوز کی طرف پیش قدمی کر کے اتحادیوں پر مشرقی مالک و ہندوستان اور آسٹریلیا وغیرہ کے دروازے بند کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ ہندوستان کے لئے بھی خطرہ بن سکتا ہے۔ نیز اس کا یہ مقصد بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہنز سوز سے آگے بڑھ کر عراق اور ایران کے تیل کے چٹوٹ پر قبضہ کرے کیونکہ کیشیا کے تیل کو حاصل کرنا اس کے لئے فی الحال بہت مشکل ہو رہا ہے۔ روس کی بحری ہوائی اور فوجی طاقت اپنے حریف کو خوب جواب دے رہی ہے۔

اگرچہ آغا ز جنگ کے بعد اتحادیوں نے بحیرہ روم کا قریبی راستہ بڑی حد تک ترک کر کے اس ایڈ کا طویل راستہ اختیار کر لیا ہے۔ جو نسبتاً محفوظ ہے۔ مگر پھر بھی لیبیا میں کچھ پہنچنے اور مشرق اور مغرب میں سلسلہ رسل و رسائل قائم رکھنے کے لئے بحیرہ روم کا قریبی راستہ اتحادیوں کے لئے کھلا رہنا ضروری ہے۔

ہندوستان سے انگلستان جانے یا انگلستان سے ہندوستان آنے کے لئے بحیرہ روم کے دو دروازے سے گزرنا پڑتا ہے۔ مشرقی دروازے کا نام ہنز سوز ہے اور مغربی دروازے کا نام آبنائے جبریل ہے۔ ان دونوں دروازوں پر برطانیہ کی فوجی طاقت قابض ہے۔ ہمارے خیال میں ہنز سوز کی اہمیت آبنائے جبریل سے زیادہ ہے کیونکہ مشرقی اوسط مصر، شام، عراق اور ایران

وغیرہ کی اتحادی افواج کے لئے ملک اور سہل مغربی مالک سے عموماً، مشرقی مالک سے خصوصاً اسی راستے پہنچ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوری طاقتیں بہت عرصہ سے مصر کی طرف پیش قدمی کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ عام ناظرین کے لئے بتایا جاتا ہے کہ ہنز سوز کی حفاظت مصر کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔ اسی لئے برطانیہ نے مصر کو اندرونی آزادی دینے کے باوجود ایک معاہدہ کے ذریعہ سے اس کو اپنے زیر اثر رکھا ہوا ہے۔ گو آج تک اس جنگ میں مصر کی خارجہ پالیسی غیر جانبدار برہمنی ہے۔ مگر پھر بھی مصر کا صدر مقام قاہرہ برطانیہ کی جنگی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ عوری طاقتوں نے فرانس کی شکست کے زمانہ سے آج تک جو اقدامات کئے اور اتحادیوں کی طرف سے ان کے جواب میں جو کارروائیاں کی گئیں ان کا کچھ ذکر معاشرہ برتاپ کے الفاظ میں سنئے

• دو سال فرانس سے چند دن پہلے یہ یونانی نے بھی فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اعلان سے پہلے ہی لیبیا میں وہ متعدد فوجیں جمع کر چکا تھا۔ تاکہ فوراً ہی پیش قدمی شروع کر دی جائے۔ برطانیہ ان حالات کے لئے تیار نہ تھا۔ جو یکایک فرانس کی شکست سے اس کے دل میں آئے۔ نتیجہ ہوا کہ اطالوی جہز گریزیانی برطانوی فوجوں کو شکست دیا۔ ۱۰ میل کے قریب مصری علاقہ میں آگیا۔ ساتھ ہی اس نے افریقہ کے دوسرے علاقوں میں بھی پیش قدمی شروع کر دی۔ برطانوی فوجوں کو سالی لینڈ خالی کرنا پڑا۔ فرانسیسی سالی لینڈ بھی اطالوی قبضہ میں آگیا۔ اور ایسا نظر آنے لگا کہ افریقہ میں برطانوی اقتدار ختم ہونے والا ہے لیکن جہز دیول یہ سب پسپائیاں معلوم کر رہے تھے۔ اس وقت برطانوی فوجوں کے پاس سامان جنگ کافی نہ تھا کہ دشمن کا مقابلہ کیا جائے چنانچہ بہتر یہ سمجھا گیا کہ جیسے ہی ہو دشمن کی کالیہ میں تاخیر پیدا کی جائے۔ جہز دیول نے دھیرے

دھیرے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ لیکن اطالوی جہز کی ہمت نہ بڑی کہ مصر میں رسماً پیش قدمی سے آگے بڑھے۔ اس پر جہز دیول نے جوابی پیش قدمی شروع کی اور اطالوی فوجوں کو بنغازی کے پیچھے تک دھکیل دیا۔ مارشل گریزیانی کی یہ زبردست شکست تھی۔ کیونکہ اس پسپائی کے فوراً ہی بعد یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جہز دیول کے پاس استعداد زبردست فوج نہ تھی۔ لیکن اپنی بہادری اور چالاکی سے وہ اتنی دور چلے گئے۔ یہ یونانی اس شکست کو برداشت نہ کر سکا۔ اور مارشل موصوف کو برطرف کر دیا۔

مارشل گریزیانی کی برطرفی کے بعد لیبیا میں عوری فوجوں کی کمان پولینڈ کے نازی فائر جہز دیول کے سپرد کی گئی۔ جہز دیول نے جوابی حملہ شروع کر دیا۔ اور جہز دیول کو پیچھے دھکیلتا ہوا پھر مصری سرحد کے اندر تک لے آیا۔ اس کے بعد جہز دیول کو لیبیا سے سبکدوش کر کے ہندوستان کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا گیا۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف جہز آئٹلیک کو لیبیا میں اتحادی فوجوں کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا۔ نومبر ۱۹۴۷ء میں جہز آئٹلیک نے دوسرا جوابی حملہ شروع کیا۔ اس وقت برطانوی فوجوں کا سردار جہز کنگم تھا۔ لیکن حملہ کے ۲۰ دن بعد ہی جہز آئٹلیک کو جہز کنگم کو برطرف کرنا پڑا۔ اور انہوں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر اس وقت میں کمان نہ سمجھتا تو نہ جانے کیا ہو جاتا۔ جہز کنگم کی جگہ جہز پی مقرر کیا گیا۔ جہز پی نے بھی شروع شروع میں جہز دیول کی طرح نہایت شاندار پیش قدمی کی۔ اور یہاں تک اعلان کر دیا کہ عوری فوجیں یا تو موت کے گھاٹ اتار دی جائیں گی یا انہیں سرنگوں کرنا پڑے گا۔ ابھی یہ الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے کہ آواز آنی کہ جہز پی دیول پھر سے نکلا ہے اور زبردست جوابی حملہ کر رہا ہے۔ جہز دیول کے جوابی حملہ

حالات جنگ - ہندوستان سے انگلستان جانے یا انگلستان سے ہندوستان آنے کے لئے بحیرہ روم کا قریبی راستہ بحیرہ روم کا قریبی راستہ

کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اب برطانوی افواج کوئی حادہ تہذیبیائی مسئلہ کا شکار ہو رہے ہیں۔

۲۲ جون ۱۹۴۲ء کو

**ایڈیٹ** | اس علاقہ کی صورت حال آج ۲۲ جون کو یہ ہے۔

فوجوں نے سرحد کے دو طرفہ علاقوں کی طرف سے پچاس میل جنوب کی طرف سے خالی کر دیا ہے۔

دونوں شہروں کے درمیان ایک سوک ہے جو حال ہی میں بنائی گئی ہے۔ اس کے بعد خبر آئی کہ اتحادی فوجوں نے سیدی رزاق اللہ اللہ

کو بھی چھوڑ دیا۔ صحرانے یہ دونوں شہر بھی اسی سڑک پر واقع ہیں جو اتحادیوں نے فوج

سامان جنگ کی نقل و حرکت میں سہولت کی غرض سے تعمیر کی ہے۔ اس تھلیہ کا نتیجہ ہوا ہے کہ دشمن

نے اس سڑک اور مذکورہ مقامات سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ آدھ فوجوں سے

معلوم ہوا ہے کہ دشمن نے تین طرف سے طبرقہ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ لیکن مصر کی سرحدی چھاؤنی

سولہ سے ۲۵ میل مغرب تک کے علاقے پر برطانوی فوج قابض ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مصر کی اس سرحد

پر برطانیہ نے بڑے زبردست جنگی مورچے بنائے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل قریب

میں یہاں زبردست جنگ ہونے والی ہے۔

طبرقہ یسبیا میں بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر ایک اہم بندرگاہ ہے۔ انگریزوں نے اس بندر

کو کافی مضبوط کیا ہوا ہے۔ خشکی کی طرف دشمن کو روکنے کے لئے کئی میل کے فاصلہ پر نیم دائرہ

کی شکل میں خاردار جھنگ لگے ہوئے ہیں۔ جن کے پیچھے خندقیں ہیں۔ گزشتہ محاصرہ میں طبرقہ کے

معاذین نے بہت عرصہ تک دشمن کا مقابلہ جاری رکھا۔ کیونکہ سمندر کی طرف سے ان کو کمک

اور مدد پہنچ رہی تھی۔ اس دفعہ دشمن نے بہت بڑی فوج اور کافی سامان جنگ کے ساتھ

طبرقہ کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ قاہرہ کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہماری فوجوں کی جان توڑ مزاحمت کے باوجود دشمن ہمارے مورچے توڑ کر اندر گھس آئے ہیں کامیاب ہو گیا۔

## سرکاری اطلاع

روس اور برطانیہ کا معاہدہ | اس ہفتے کا ایک اہم واقعہ روس اور برطانیہ کا معاہدہ ہے۔

جس کا اعلان برطانیہ کی پارلیمنٹ میں ۱۱ جون کو کیا گیا۔ اس معاہدے پر ساری جمہوریت پسند دنیا

بے حد خوشی کا اظہار کر رہی ہے۔ اس معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ جنگ کے دوران میں اور اسکے

بعد بھی روس اور برطانیہ کے درمیان فوجی تعاون جاری رہے۔ تاکہ یورپ کو نازی خطرے سے

ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔ دونوں ملکوں نے نازیوں کے خاتمے تک جنگ جاری رکھنے کا

عہد و پیمان کیا اور ہر طرف سے اشتراک عمل کا اعلان کیا۔ نیز یہ بھی قرار پایا کہ کوئی فریق علیحدہ طور پر

دشمن سے صلح کی گفت و شنید نہیں کریگا۔ یہ معاہدہ

میں سال کے لئے کیا گیا ہے۔

اس معاہدے نے یورپ کی مفتوحہ اور محظوم قوموں کو ایک نئی امید کے ساتھ بیدار کر دیا ہے

برطانیہ کی ذمہ داریاں اب اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور روس کے ساتھ فوجی تعاون کرنے کی راہیں

بھی کھل گئی ہیں۔

**محاذ چین** | چین میں جاپان کی جنگ دناؤ اور چینوں کی مزاحمت برابر جاری ہے۔ امریکہ اور

برطانیہ کے ہوائی دستے چین کی امداد کیلئے پہنچ چکے ہیں و بگراماں کی لڑائیوں کی طرف متوجہ ہونے

کا نتیجہ ہوا ہے کہ جاپان چین میں اپنی پوری سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکا۔ بہر حال

علاقہ چیکینگ میں جاپانی فوجوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ

مغربیہ صوبہ یٹان پر برا اور ہندوستانی دونوں

اطراف سے حملہ کیا جائیگا۔ چینی دوائی پر مقابلہ کرنے کی ہر قسم کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ تاہم چین

اطراف سے حملہ کیا ہے کہ جاپان سائبریا کی طرف بھی اپنا

لئے مانچوریا کی فوجیں جمع کی جا رہی ہیں۔

چینی کانگریس کا ایک اہم اجلاس جنگ کے لئے

۱۶ جون کو اس صورت حال پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد کیا گیا۔ اس کے بعد روس

اطلاع دیگی کہ جاپان سائبریا پر حملہ کرنا چاہتا ہے

بحیرہ روم میں جنگ | بحیرہ روم میں دو برطانوی قافلے جنگی جہازوں کی امداد سے جا رہے

تھے تاکہ مالٹا اور یسبیا کی برطانوی فوجوں کیلئے سامان جنگ اور فوجوں کی کمک بہم پہنچائیں۔

اطلاوی طیاروں اور جہازوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں سینکڑوں طیاروں اور

جہازوں نے مصد لیا۔ اٹلی والوں نے دعویٰ کیا کہ برطانیہ کے دو جنگی جہاز اور چار چھاپا

جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ اس کے جواب میں ۱۶ جون کو لندن سے اطلاع آئی کہ ہمارے

بحری قافلے جو بحیرہ روم بھیجے گئے تھے وہ سلاطی سے مالٹا اور طبرقہ پہنچ گئے۔ دشمن نے ہمارے

قافلوں کو روکنے کے لئے بہت بڑا بحری بیڑا اور قریباً تین سو طیارے بھیجے۔ مگر اس کوشش

میں اس کا دس ہزار ٹن کا ایک کروزر اور دو تباہ کن جہاز کام آئے۔ اور بیشتر طیارے

بر باد ہوئے۔ اٹلی نے اپنے ایک کروزر اور تیس طیاروں کی بربادی کا اعتراف کر لیا ہے۔

**انجمن اہل حدیث** | موضع یعنی ضلع امرت سرکا

تیلنی جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ جون کو منعقد ہوا۔ جس میں علامہ کرام دوا عظیمی عظام تقریریں فرمائیں گے۔

مولوی عبداللہ ثانی | کا مقدمہ ۱۹ جون کو پیش ہوا۔ تھوڑی سی کارروائی ہوئی۔ آئندہ پیش کی

تاریخ ۲۴ جون مقرر ہوئی ہے۔

محاذ چین | چین میں جاپان کی جنگ دناؤ اور چینوں کی مزاحمت برابر جاری ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے ہوائی دستے چین کی امداد کیلئے پہنچ چکے ہیں و بگراماں کی لڑائیوں کی طرف متوجہ ہونے کا نتیجہ ہوا ہے کہ جاپان چین میں اپنی پوری سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکا۔ بہر حال علاقہ چیکینگ میں جاپانی فوجوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ مغربیہ صوبہ یٹان پر برا اور ہندوستانی دونوں



بیاض مشرقیات

جلد ہفتم عشری | مولانا صاحب بڑا ہم صاحب سیدانگوتی  
اس سلسلہ شائع نہیں ہو سکی۔ مولانا کی طرف سے  
المحدث ۸ مئی میں اعلان شائع ہوا تھا کہ جیسا  
نے بحث کیجئے ہوئے ہیں وہ ان کے عرض کوئی اور  
کتاب طلب کر میں۔ کیا جواب نے تو کتب طلب  
کر لیے ہیں۔ ابھی چند فرمائشات باقی ہیں۔ وہ بھی  
مرسلہ غلوں کے عرض جلد ہی کوئی کتاب منگوا کر  
دفتر کو اس ذمہ داری سے مکمل کر دیا میں۔

اہل حدیث کا انفرنس کے لئے ملک عبدالرحمن  
صاحب اقمی رام پور ضلع گونڈہ علیہ السلام  
غریب فتنہ سابقہ پم ازلاء عبداللہ پشاور سے  
جملہ بیہم ایک سال کے لئے غریب فتنہ سے اجازت  
بجادی گیا تھا۔ بذمہ فتنہ  
۹ سائل باقی ہیں جو اصحاب کرم کی توجہ کے مستحق  
ہیں۔ برکریاں کارنامہ و شواذ نیست۔  
دعا ہے صوت اجازت اجماع کے برائے فریاد  
مستری عید العزیز صاحب نام کی مسکن کو فی لبان دار

مفری بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دوائے مست  
نوائیں۔ اللہ اشفعہ بشفاعت و جواد ببدعا  
حضرت امین <sup>علیہ السلام</sup> مولوی ابوالفضل محمد افضل صاحب  
ایک مفلس کی درخواست | مجھے اخبار المحدث  
کا بہت شوق ہے۔ مگر جاری کرانے کی طاقت نہیں  
کوئی صاحب خیر سال یا چھ ماہ کے لئے میرے نام  
اجراء جاری کرادیں۔  
درخواست کنندہ: عبدالقادر معرفت بہرام صاحب  
جرا جگر روڈ مالوای کوئٹہ۔

اس کے بغیر نہ رہنا

اپنے آپ کو

خطرے میں ڈالتا ہے

کسی قسم کی تکلیف جب آتی ہوتی ہے وہ پہلے خبر نہیں دیتی۔ جسمانی تکلیف کسی بھی وقت آدمی کو کھیر سکتی ہے۔ حادثات کا تو کتنا  
 ہی کیا ہے۔ اگر کسی ایسے وقت جبکہ کسی مانچ ڈاکٹر حکیم کا ہنا مشکل ہو۔ ریل گاڑی میں جنگل میں سفر میں دعائی بھی  
 مل سکتی ہو تو جس مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے کون واقف نہیں۔ ایسے وقتوں پر ایک نفی سی شیشی

# امرت وھارا

اپنا جادو اُتر دکھاتی ہے۔ امیر ہویا غریب گھر میں ہویا ہمارے بعض کو اُمرت دھارا پاس لگھنی چاہئے۔ کیونکہ یہ ایکلی دوائی تمام اندرونی دہرونی تکالیف اور حادثات کیلئے کھانے پانکھانے سے آرام دیتی ہے۔ سردرد۔ پیٹ درد۔ کان درد۔ دانستہ درد۔ جوڑ درد۔ بطنی اردچی۔ تلی۔ تے۔ دست ہمیشہ قبض۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ اخلاو اثر۔ نمونیا۔ پلگ۔ ہضہ۔ بھڑ۔ بھجوسانپ وغیرہ کا ڈنگ۔ چوٹ۔ زخم۔ ورم۔ پھنسی۔ دودھ پھیل۔ خارش وغیرہ بیسیوں امراض اس ایک دوائی سے دور ہو سکتے ہیں۔ لاکھوں آدمی اسکو استعمال کرتے ہیں چالیس ہزار سائیفیکٹ موجود ہیں۔

قیمت سالم شیشی دودھ پے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نو نہ کی شیشی آٹھ آنے۔ ہر جگہ مل سکتی، پرچہ ترکیب انگریزی اور اردو۔ ہندی۔ گورکھی وغیرہ ہندوستان کی سب زبانوں میں مل سکتا ہے۔

مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت ملگواؤں۔ وہی بی ملگوانے سے آگے آنے سے دس روپیہ تک کی دوائی کے آدھ سرب تک کے مارسل بردس آنہ ڈاک فروج نگ جاتا ہے۔

نوٹ ۱۔ اہل امت دعاؤں کے سوا، محبت میسرز جیسیہ اینڈ سنز بھانگل پور میں، بکری کیواسٹیل ایجنسی لیننی ہو تو ان سے بھی بات چیت کر سکتے ہیں! سب عقلمند لوگ ہمیشہ اہل امت دعاؤں پاس رکھتے ہیں۔

المشتمل على امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

خط و کتابت و تارکاتہ امرت و ہارا ۷۱ لاہور

تفسیر مختلفہ - از مولانا ابوالخیر ادرودی - پورے قرآن مجید کی تفسیر آج کل چل رہی ہے۔ قیمت فی جلد ۱ روپیہ ۱۰ آنے (۱۰ روپیہ ۱۰ آنے)

# مومیائی

معدنہ علامہ اہل حدیث و ہزار باخیمانان اہل حدیث  
علاوہ انہیں روزانہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں  
خون صاف پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے  
ابتدائی صلہ و دق - دوسرے کھانسی - ریش - گودہ  
کو رن کر لیتی ہے - گودہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے  
جرمان یا کسی اور دوسرے جن کی کمر بند درد ہوتا ہے  
کیسے ہے - دو چار روز میں درد موقوف ہو جاتا ہے  
..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال  
رہتی ہے - علاج کو طاقت بخشنا کسی کا ادنیٰ کرشمہ  
ہے - چوٹ لگ جائے تو موقوفی سے کھالینے سے  
درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد عورت - بچے - بڑے  
اور جوان کو یکساں مفید ہے - ضعیف العسر کو  
عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال  
ہو سکتی ہے - ایک چٹانک سے کرا سال نہیں کی  
جاتی - قیمت فی چٹانک دو ایک ماہ کیلئے کافی ہے  
آدھ پاؤ بلع - پاؤ بھر شے مع حصول ڈاک -  
ماک غیر سے حصول ڈاک علیحدہ ہوگا - نہ ہی ایک  
پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی -

## تازہ شہادت

جناب راؤ عبدالواسع خاں صاحب کیری - ہیں  
عرصہ وراثت آپ کے یہاں سے مومیائی منگوا کر لیا  
اور مرضیوں کو تقسیم کرتا ہوں - جسکو استعمال کرانی  
خدا کے فضل سے آرام ہو گیا - بہت ہی زیادہ مفید  
ثابت ہوئی - واقعی قابل تعریف ہے - ایک چٹانک  
اور اس سال فرما کر منگوا فرمائیے ۲ (۲۳) اپریل ۱۳۸۷  
جناب لوی امیر علی صاحب شہنشاہ - دہلی  
جناب یہاں سے بہت مرتبہ کالی مقدار میں مومیائی منگایا  
ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی - اب آدھ میرا اور بھیج دیا  
(۱۰ اپریل ۱۳۸۷)  
منگوانے کا پتہ - حکیم محمد سردار خان  
چود پرائمرڈی میڈیسن ایجنسی امرتسر

رجسٹرڈ ذیل نمبر ۳۵۲

# بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے - جب  
شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوا  
استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں - جن سے بچنے موت  
کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں - موت میں جینے  
لگ جاتے ہیں - اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا  
نہیں کرتا - بلکہ دوسرے دوسرے دن علاج بدل  
دیا جاتا ہے جو اور سب خرابی ہوتا ہے  
انہیں کو آپ کو آپ کو آپ کو آپ کو آپ کو آپ کو  
کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی  
میرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا  
لیجئے - جو آنکھوں کی جلد امراض میں نہایت مفید  
ثابت ہوگا - ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے  
سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی - پھر قش  
منگوا کر صحت حاصل کیجئے - ذرا اندازہ چلیں سال  
سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے  
قیمت رقم اعلیٰ سفید - بچے موتوں و دیرلے کار کرب  
دست رو پیہ قولہ - قسم اوسط مجبور میرے کا دیکھ  
میش قیمت ادویات کا کرب پانچ روپیہ قولہ کرب  
سیاہ ہندوستانی میرے کا سرمہ ایک روپیہ قولہ  
تمام امراض چشم کی کسرو لاثانی دوائیں ہیں -  
پتہ - ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان - یونفارمیسی  
سمبھلی دوا دارہ - شہر مراد آباد

# شنائی برقی پریس امرتسر

میں آدھ - انگریزی - ہندی - گورکھی - لنڈے  
کی چھپائی نہایت عمدہ - خوشنما - رنگدار سادہ  
ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ نے  
کوئی کتاب - پمفلٹ - اشتہار - رسیدیں - دعویٰ خط  
رجسٹرڈ پریس فارم - چٹیاں - لیبل - رسالے وغیرہ چھپوانے  
ہوں تو بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں -  
پتہ - شہر شنائی برقی پریس - ہال بازار امرتسر

# امام رازی کی خوبصورتی کا راز

دریافت کرنا چاہتے ہیں تو سید الملک حکیم محمد امجد  
مرحوم کے والد ماجد حکیم محمود احمد خان صاحب  
دیرینہ فارسی تصنیف نورالابصار کا آدھ  
بہار شہاب ملاحظہ فرمائیے - جس میں حسرت  
نے اپنے ذاتی تجربات کے خزانے کھول دیے  
ہیں - مرد عورت - بچے - بڑے - کس طرح کا  
رہنہ کیسے ہیں - یہاں پر ہی کے کھاتے کیسے  
چاہئیں - مردوں کی کھانیاں کیا رنگ لاتی ہیں  
اولاد خوبصورت کس طرح پیدا ہوتی ہے -  
مقوی ادویات کے نئے بومرض و تشویش تیار  
فراہمی سے درج ہیں - قیمت صرف سوا روپیہ  
دعیم محصول ڈاک علیحدہ -

# البلاغ المبین فی بیاع خاتم النبیین

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے - یہی وہ کتاب ہے  
جس نے اردو دان اہل حدیث کو احناف کے مقابلہ  
میں مناظر بنا دیا ہے - اہل حدیث کے مخصوص  
مسائل کی نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کر کے  
احناف کے دلائل کو ان سے توڑا لیا ہے جن کو  
احناف بھی تسلیم کر لیں - قیمت ۱۰ روپیہ

# خطبات التوحید حیدر اللہ صاحب میرٹھی

مرحوم کے سال بھر کے ہر جمعہ کا علیحدہ علیحدہ خطبہ  
ہے - قرآن اور حدیث سے توجہ و سنت کا بیان  
ہے - قابل مطالعہ ہے - قیمت ۱۰ روپیہ  
نظر المبین - اس کتاب کی تعریف سے اہل حق  
واقف ہیں - قابل دید ہے - قیمت ۱۰ روپیہ  
لے کا پتہ - محمد رفیع - امجد مرثا امرتسر

محمد رفیع  
۲۰۶۲، پتہ - محمد رفیع - امرتسر

129

64

والیان ریاست سے سلاوٹ  
روٹو ساو جاگیر داران سے  
عام خسریداران سے  
مشتمل ہے  
مالک غیر سے سلاوٹ  
اشلنگ

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

پنیر سریر

خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط و کتابت و ارسال و ترسیل  
مؤلفان و مکتوبات و اشعار و مکتوبات  
مالک و المکتوبات و المکتوبات  
مکتوبات و المکتوبات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۶

۲۹

کتاب

اصول دین و اندک کلام الله

پس حدیث تصنیفے بجاں سارے

۲۲ شعبان ۱۳۳۱ھ

۳۳ ذی قعدہ ۱۳۲۹ھ

سایح اجرا

دفتر ابجدیث

امام

حکیم لکھنؤ

مدیر مسئول

ابوالوفا

قضاء اللہ

۱۰) دین اسلام اور سنت محمدیہ کی اشاعت کرنا اور  
مسلمانوں کی غوغا اور جہل کی غوغا کی خصوصیات دینی و دنیوی زندگی میں  
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی  
تعلق کو قائم کرنا۔  
۱۱) بہر حال پہلی آئی جاہل  
۱۲) جواب کے لئے جوہل کو  
مکمل و ناجاہل بنے۔

١٠٠

(ر) سخانی پر بیس مال باز دار، ٹوکرسیم، باقیام، ابورض، عطا اللہ، پرنس و پبلشر چیمپ، دفتر، احمدیٹ، کٹرہ، میرانی، مورتی سے نشان

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۳ جولائی ۱۹۴۲ء

نوم جبرئیل

ظہور اسلام

(از عبدالحق صاحب حشر دینا گری)

عرصہ عالم میں ایک اعظام کی تعمیر رہتی  
ساری دنیا ہی نمارِ عیش سے سرشار تھی  
عالم کوئی میں ہر جا پوچھا  
نیا ہے ہمارے ایک اس وقت منظرِ انوار تھی

جبکہ اوج ارتقا پر طاقت گفتار صحتی،  
شکر و بدعت اور تنافس و فحش و مجور ہر جا رہا  
نہ کوئی اللہ کا تمام لبو اجاں نثار  
ماہ یثرب فضل ایزد سے ہونے پیدا ہواں

روقت اسلام افروزی متی جہاں پر روز و شب

ہر کہ وہ کی زبان مدحتِ غفار

## مضامین

نظم در مجبور استقامت  
 انتخاب الامتار  
 سیرت المصطفیٰ علیہ السلام  
 جو دعویٰ صدیقی کے لئے  
 مرد اصحاب  
 مرزا اصحاب کائنات علیہ السلام  
 سیرت المصطفیٰ علیہ السلام  
 حق پرستی بجواب شخصیت پرستی  
 اشعارات

البدائع المبین فی اجماع خاتم النبیین۔ مصنف شیخ محمد المبین صاحب "ہمدی"۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے ہر فرد سے پاس ہونی چاہئے۔

## الانخاب والاخبار

۱۶ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ اور فریقِ علوم نے بائیکاٹ  
کا دور میں انتقالِ مقدمہ کے خلاف درخواست کی  
تھی جس کی تاریخِ پیش ۷ جولائی ہے۔

حکومت پنجاب نے ان خبروں کی گرفتاری  
یا گرفتار کرانے والی خبری کے لئے دس ہزار روپے  
نقد اور پانچ مہینے اضافی کا انعام رکھا ہے جنہوں  
نے شہد کا لگا ڈاؤن دیل موٹر پر تجارت ۲۰ جون  
تسلیم ہفتے کی رات کو حملہ کر کے پانچ اشخاص کو  
گولی سے ہلاک اور جہاز کو مروع کر دیا۔

پنجاب میں یکم جولائی کی شام سے ہر جولائی کی صبح تک تین راتیں روشنی پر پابندی کے ان قواعد پر عمل کیا گیا جو ۱۹ جون ۱۹۴۷ء کو شائع کیے گئے تھے۔

حکومت ہند کا اعلان منظر ہے کہ غار و  
ہلاک کا تعلق دشمن سے ساتھ باز گزیراؤں سے  
ہے اس لحاظ کو تمام ہندوستان میں خلاف توازن  
درار دیا جاتا ہے۔ (غار و ہلاک ہنگامی بیڑہ سبھا  
بابو کی جماعت کا نام ہے جو حق کل ہندوستان سے  
میر کسی غیر ملک میں گئے ہوئے ہیں)

لندن کا اعلان بحریہ ۲۶ جون منظر ہے  
 ایک ہزار پانچ سو لاکھ روپے کی جہازوں کی مشہور  
 مدد گاہ برلین پر زبردست حملہ کیا۔ جہاں بشمار  
 جہازوں کا نقصان ہے۔ اس حملہ کے بعد ہمارے ۵۲  
 لاکھ روپے کا نقصان نہیں آئے۔

مال کی جنگ میں جرمنی کے ایک کروڑ سپاہی ہلاک، مجروح یا معذور ہوئے۔ سوئٹ سپاہیوں کا نقصان ۸۵ لاکھ ہے۔ جرمنوں کی تیس ہزار انسوتو میں چوبیس ہزار ٹینک اور بیس ہزار

جوانی چہا نہ برباد ہوئے۔  
 وزیراعظم برطانیہ مشر چرچل، صدر  
 مشر روز ویلٹ سے اپنی تیسری سیاسی ملاقات کرکے  
 بحریت انگلستان میں واپس آگئے ہیں۔ (غالباً یہ  
 سفر ہوائی چہا نہ کے ذریعہ کیا گیا۔ کیونکہ سندھی  
 چہا نہ کو آج کل سخت خطرات درپیش ہیں)

ریاست چٹاوار کا قلع پنجاب میں آئندہ سال سے پنجابی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا گیا ہے۔ جو گوہر کی حد میں کسی بھی سرکاری ملازمین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ چھ ماہ کے اندر عموماً کسی کا امتحان پاس کر لیں۔ چٹاوار ریڈیو نے اقرار کیا ہے کہ اتحادیوں نے پستی سے قبل لایا میں بربر پیدا کرنے والے تمام مراکز کو جلا دیا تھا۔ اس لئے اب بربر کی پیداوار فریابند ہو چکی ہے۔

دہلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جا پان  
گورنمنٹ نے جرمنی کو ۲۵ ہزار ٹن گندم دس ہزار  
ٹن ٹین اہر دس ہزار ٹن تانبہ دینے کا اعلان کیا ہے

چکنگ کی اطلاع منظر ہے کہ چینی فوج  
صوبہ کریمائی کے متعدد مقام فوج کے حاصر کیلئے  
تین اطلاق سے پیش قدمی کر رہی ہے۔ جسا پانی  
مزارعت اس جگہ بالکل کمزور ہے۔

واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ امریکہ کی طرف سے اتحادی ملکوں کو جو سامان جنگ ادھار پہنچا کر ایہ چر دیا جارہا ہے اب امریکہ اسکی قیمت وصول نہیں کریگا بلکہ اسکو موجودہ جنگ میں امریکہ کا حصہ تصور کیا جائیگا۔

— شعلہ کی اطلاع ہے کہ امریکی  
آرمی جرمین جاسوس گرفتار کئے گئے ہیں جو آج  
کشتیوں میں سوار ہو کر آئے تھے۔ ان کا مقصد  
تھا کہ امریکہ کی (ہم صنعتوں) ہلوں اور ذرائع  
رفت کو برباد کر دیں۔

— ہندوستان میں ایک نیا تار پٹہ و سکول  
کھولنے کا فیصلہ کیا گیا جو جہاں افسوس اور سامی

## مختصات هندسی

معزز معارف و مزہ " لاہور پبلشرز " دیتے ہیں کہ سہارن پور سے اخبار " بیباک " نکلتا ہے۔ اس کا ایک مقالہ کی بنا پر ایک ہزار روپے کی ہے۔ جس کو وہ برداشت کر " معزز معارف " نے اخبار مذکورہ فینڈ جاری کیا تھا۔ جس میں خود یہ داخل کیا ہے۔ معارف و معارف کا کار خیر میں امداد کرنے کے لئے۔ جو صاحب " لاہور پبلشرز " نے

جماعت اہل حدیث جونیاں | کاسالانہ جلسہ  
۵۔ ۶ جولائی ۱۳۳۲ء کو منعقد ہوگا۔ جلسہ میں علماء کو  
دوا عطاں شہر میں بیان تشریف لادینگے۔ بالخصوص  
مولوی محمد عبداللہ ثانی امرت سہری اور مولوی محمد  
صاحب سے وعدہ لے لیا گیا ہے۔ احباب مجلس  
کی تدفین کو ڈرہائیں۔ وسیع ذریعہ  
مفت مذکات ہے | صرف ڈیڑھ آنہ کا کلٹ بھی کر  
تجلیٰ رسائل نعیم الزکوٰۃ، تعلیم الصیام اور تعلیم  
جلد طلب کر لیں۔ پتہ :- قاضی منظور حسین۔ بانڈہ  
ٹوکریاں امرت سہری۔

لندن میں بحوالہ ماسکو ریڈیو اعلان کیا گیا ہے کہ روس میں سہتا پول کی حالت نازک ہے جرمن بیک وقت ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور توپوں سے غولہ باری کر رہے ہیں ۱۰ اپنے جان و مال کے بھاری نقصانات کی پردہ نہ کرتے ہوئے جرمن اس بندرگاہ پر حملے کر رہے ہیں

۲۸ جون ۱۹۶۷ء کو مصر  
میں ہاری فوجیں دشمن کا ہاتھ ٹوٹھا دیا  
ہیں۔ ہمارے طیارے دشمن کے اجتماعات اور  
ذخیروں پر مسلسل حملے کر رہے ہیں جس سے انکو  
کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

۴۔ کوثر نینگ دی جائیگی۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلباء معقولہ رتنوں اور نامور محققین۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# افلیٹ

۸ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

## سیح ابن اللہ بلکہ اللہ؟

(۲)

پرچہ میں دے چکے ہیں۔ آج دوسرے حصے کا جواب دیتے ہیں۔ جس میں مسیح کے اقوال سے ان کی الوہیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل مضمون نگار پادری صاحب لکھتے ہیں کہ

ہم اپنے خداوند کی الوہیت کا ثبوت آپ کے ہر فعل اور آپ کی زمینی زندگی کے ہر پہلو میں پاتے ہیں۔ لیکن ذیل میں خاکہ مہم آپ کی اپنی گواہی پر غور کریں گے۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟

آپ کا وعظ آپ کے الہی اختیار کا اظہار ہے خداوند کا پہاڑی وعظ عہد قدیم کی اخلاقی تعلیم کا خلاصہ ہے اور اس میں خداوند مسیح صحت مقدسہ کی عزت کرتے ہوئے ایک حد تک آزادی سے اس کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ آپ اس کی تعلیم کو یسوعی علامہ کی لمحہ کاری سے صاف کرتے اور صفائی ہے اس کی ملکی اور جماعتی تعلیمات کے عارضی جوئے کو ظاہر کرتے ہیں (دقی ۲۱۱۵)

آپ نے بتایا کہ الہی احکام محض الفاظ تک ہی محدود نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے بھی پرے دل کے خیالات اور ارادوں سے ان کا تعلق ہے (دقی ۲۱۱۵) اللہ ہر سب سے بڑھ کر آپ زندگی کے ہر عمل کو اپنے شخصی اختیاراً

عیسائی اپنی قلم خدا جانتے اس میں کیا معلوم دیکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ بلکہ اللہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ایک طرف ہم عیسائیوں کی یہ کوشش دیکھتے ہیں کہ ان کے رسائل و جرائد میں آئے دن الوہیت مسیح کے ثبوت میں مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ جن کے لکھنے والے اچھے خد سے تعلیم یافتہ بی۔ اے اور ایم۔ اے نظر آتے ہیں۔

دوسری طرف قادیان سے آواذ اٹھتی ہے کہ ہمارے مسیح موعود (مرزا صاحب) اس غرض سے آئے تھے کہ عقیدہ الوہیت مسیح کی جڑ کاٹ ڈالیں۔ چنانچہ ان کی بعثت سے اس عقیدہ کی تردید گئی ہے اور عیسائی مذہب ہلاک ہو گیا ہے جب یہ مختلف آوازیں ہمارے کانوں میں پہنچتی ہیں تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے کہ آج بڑے شہنشاہ بیداری استیاد بآواز رسالہ اخوت بابت منی میں مسیح ابن اللہ کے

زیادہ تر عقیدے غلط ہیں اس کی پہلی قسط ۱۸۷۱ء اور ۱۸۷۲ء میں درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط پیش کی جاتی ہے۔ رسالہ اخوت میں اس شخص کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے میں مسیح کے اقوال سے اس کی الوہیت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس کا جواب ہم گذشتہ

کے تحت میں لا کر بتاتے ہیں کہ اخلاقی عمل کی جانچ اس عمل کا میرے سبب سے کئے جانا ہے (دقی ۱۱۱۵) اور جب آپ احکام کی تفصیل کرتے ہیں تو آپ رفتہ رفتہ الہی تخت پر رونق افروز ہو کر مروجوں کی عدالت کا کام اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔

”اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کہی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اسے

بدکار و میرے پاس سے چلے جاؤ یا دقتی (۲۳۱) میں آپ نہ صرف عدالت کرنے

والے ہیں بلکہ آپ مبارک لوگوں کے لئے بہشت میں اور آپ سے دوسری جنم کے

مراوث ہے (۲۳۱) راغب لاہور بابت منی (۲۳۱) ص ۱۱۱

افلیٹ | اتنا بڑا اہم مسئلہ ادنیٰ ثبوت ایسا ہا بالکل وہی شال ہے کہ زمین گول ہے کیونکہ چاروں سفید ہیں۔ اس اقتباس میں مسیح کا اپنا صرف ایک قول منقول ہے۔ جس پر ہم نے خط لکھنے کا ہے۔ اس قول کے معنی وہی ہیں جو اس حدیث نبوی کے ہیں۔ جس میں آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔ قیامت کے روز میری امت میں سے اہل بدعت میرے سامنے لائے جائیں گے تو میں ان کو مستحقاً مستحقاً کہوں گا دھوکے سے ہٹ جاؤ فور چلے جاؤ۔

ہر ایک بھی اپنے نافرمان اقیوں کو ایسا ہی کہیگا اور یہ اس کا حق ہوگا۔ چنانچہ قرآن مجید صاف لفظوں میں کہتا ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ اللَّهُ لَا يُغَيِّرُ الْكَافِرِينَ (دقی ۱۲) جو شخص رسول کی تابعداری سے

منہ پھیرے خدا اسے درست نہیں رکھتا) دوسرا فقرہ جو مسیح کا قول نہیں بلکہ پادری صاحب

کا اپنا مقولہ ہے اس سے بھی زیادہ واضح ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۔

نقاب شلاش۔ زبان مجید کا ذرات۔ نبی کی نسیم سے متاثر۔ اندرون کی غنیمت۔ بیت پر زینہ المہر



آپ رسیح، مبارک لوگوں کے لئے بہت  
ہیں اور آپ سے دوری جہنم کے مترادف ہے۔  
بے شک شیک ہے ہر ایک نبی کا یہی قول ہے  
چنانچہ ارشاد ہے:

رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا كُنْتُمْ تَخْتَبُونَ اللَّهَ تَأْتِيهِمْ  
يَوْمَئِذٍ بَغْتَةً وَتَغْتَابُ الْغُلَّتُمْ ذُنُوبَكُمْ  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت - ۱۲)

اس کے مقابلہ میں مسیح کے وہ افعال نہیں  
دیکھے جاتے جن میں صراحتاً ان کی عبودیت  
دہندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً عام انسانوں  
کی طرح ان کا کھانا پینا اور سخت بھوک کی حالت  
میں شیطان کا ان سے کہنا کہ  
”مجھے سجدہ کرو تو میں تجھے دو ٹی کھلاؤنگا“  
اس پر مسیح کا اس کو دھتکار دینا۔ دشمنوں  
کے ہاتھوں اپنی گرفتاری کے خوف سے سجدہ  
میں گرجنا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سجدہ کرنے  
کے لئے اکھٹا کرنا اور سولی پر ایللی ایللی پکارنا  
آخر کار بے شہادت انہیں چلا کر جان دینا وغیرہ۔  
ان سب افعال سے مسیح کی عبودیت ثابت  
ہوتی ہے یا الوہیت؟

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم مسیح کے حالات مذکورہ  
اناجیل کو اس شعر کا مصداق پاتے ہیں۔ گویا  
جناب مسیح خدائے قدوس کے ساتھ اپنے  
خلق کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ  
”تبع بکرت بکف وگفت کہ لازم این است  
مرفرو بردم وگفتم کہ نی لازم این است“  
(باقی)

جو بات نصاریٰ۔ عیسائیوں کے اعتراضات  
کا مدلل جواب قیمت ۱۰ روپے۔ نیو بلڈیٹ پرنٹر

## قادیانی مشن چودھویں صدی کے مجدد

مرزا صاحب؟

جماعت مرزائیہ کی لاہوری شاخ نے مرزا صاحب  
کے منصب نبوت کا ثبوت کٹھن یا غلط سمجھ کر  
ان کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا چھوڑ دیا  
مگر دعویٰ مجددیت وغیرہ برابر منسوب کئے  
جاتے ہیں۔ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں اور  
اپنے اس دعوے کا ثبوت دینے کو ہر وقت  
تیار ہیں کہ مرزا صاحب نہ نبی تھے نہ مجدد نہ  
ہم تھے نہ محدث نہ ثقل راوی تھے نہ قابل تصنیف  
ان دعوائی کا ثبوت ہم بار بار دے چکے ہیں اور  
اب بھی دینے کو تیار ہیں۔ لیکن دائرے بر حال  
امت مرزائیہ کہ کئی بات کو ان سنی کہہ دیتی ہے  
دیکھو ان کی آؤ تینید و قضا (۱)

ہم نے الہدیت مورخہ ۴ فروری سنہ ۱۳۸۰ھ  
میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کا عنوان تھا  
مرزا صاحب نہ نبی تھے نہ مجدد۔ اس  
مضمون میں ہم نے کتب مرزا کے حوالہ جات سے  
اپنا دعویٰ ثابت کیا تھا۔ تادیان اور لاہور کے  
کسی اخبار یا رسالہ میں اس کا جواب ہماری نظر  
سے نہیں گزرا۔ ہاں اخبار پیغام صلح مورخہ  
۱۰ جون میں وہی پرانی رٹ لگائی گئی ہے جو  
مرزا صاحب کے دعوے کے آغاز سے لگاتار  
چلے آئے ہیں۔ یعنی گذشتہ صدیوں کے صلوات  
اور مجددین اسلام کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ  
”اسے نام یوایان اسلام! لے غفلت  
شعاران امت محمدیہ! اسے کٹھن کا مان  
بادیہ غفلت! صدی کا سرگور چکا ہے  
بلکہ اس پر کئی برس اور بھی گزر گئے ہیں۔  
لیکن آہ! وعدہ آہ! کہ رسول کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا وہ ارشاد تمہارے نزدیک

پورا نہ ہوا اور کوئی مجدد دنیا میں نہ آیا۔  
مگر نہیں رسول اللہ کے وعدے کس جنس  
تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص بندہ  
اس وقت بھی ہم میں مبعوث فرمایا ہے اور  
اپنے زبردست نشانوں اور زور آور حملوں  
سے اس کی سچائی کو ظاہر کیا ہے۔ وہ کون  
بھی اور اپنا پیغام دیکر چلا بھی گیا۔ لیکن  
افسوس کہ تم خواب غفلت سے ابھی تک  
بیدار نہ ہوئے۔ پیغام مورخہ ۱۰ جون ۱۳۸۰ھ  
الہدیت ۴ فروری کے ”الہدیت“ میں ہم ثابت  
کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنا دعویٰ چودھویں  
صدی کے سر پر نہیں کیا۔ بلکہ براہین احمدیہ کے  
زمانہ تالیف (۱۳۸۰ھ) میں آپ مجددیت  
کے مدعی ہوئے تیرہویں صدی کا آخری صدر  
ہے ملاحظہ ہوا زوالہ اوام و آئینہ کمالات اسلام  
وغیرہ۔ پس چونکہ مرزا صاحب نے چودھویں  
صدی کے شروع میں دعویٰ مجددیت نہیں کیا  
اس لئے آپ اس صدی کے مجدد نہیں ہو سکتے  
اور تیرہویں صدی کے مجدد ہو سکتے ہیں کیونکہ  
تیرہویں صدی کے اخیر میں دعویٰ کیا تھا۔  
جیسا کہ زوالہ اوام وغیرہ سے ثابت ہے۔

دایہ سوال کہ پھر اس صدی کا مجدد کون  
ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم ایک دو نہیں  
بلکہ بیسیوں مجدد پاتے ہیں۔ ہر ایک فرقہ اپنے  
خیال میں اپنے مقتدا کو مجدد کہتا ہے۔ بریلوی  
حنفیہ کے نزدیک مجدد ماہ حاضر مولوی احمد رضا  
خان صاحب ہیں جو اسی صدی میں گزرے  
ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے نزدیک مولانا  
نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مجددین  
میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ بھی اسی صدی میں  
فوت ہوئے ہیں۔ رہی یہ بات کہ مرزا صاحب  
نے پیغام دیا مگر لوگوں نے قبول نہ کیا۔ ہم بھی  
اس کے قائل ہیں۔ دیکھئے ان کا پیغام کہ  
نفلوں میں ہے۔ جس کا نام انہوں نے خود ہی

اسلام اور مسیحیت۔ عیسائیوں کی تین بڑی کتب کا جواب۔ قیمت ۱۰ روپے۔ نیو بلڈیٹ پرنٹر



آخری فیصلہ رکھا ہے۔ اور جس کے مقابلہ میں پہلے سب نشانات ہیج بلکہ کالعدم قرار دیئے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ

اے میرے دعوے کو ماننے والو! بلکہ اے میرا نام سننے والو! اے میرے مریدو! اور غیر مریدو! غور سے سنو! کانوں کے پردے ہٹا کر سنو! میں اپنے دعوے کی صداقت کا دعویٰ ہوں مگر مولوی ثناء اللہ میری تکذیب کرتا ہے۔ اس لئے میں تم کو آخری پیغام دیتا ہوں کہ میں نے خدا کے حضور اس نزاع کے تصفیہ کے لئے یوں دعا کی تھی

”اے الہی! ہم دونوں (مرزا و ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو چمکے کی زندگی میں فوت کر دے۔ خدا نے میری یہ دعا قبول کر لی اور بالفاظ قرآنی اہام ارجیئت ذہنوا الذراع۔ مجھ پر نازل فرمایا۔ پس اے میرے مریدو! بلکہ میرا نام سننے والو! تم سب گواہ رہو کہ یہ آخری فیصلہ ہے۔ جب یہ واقعہ ہو جائے تم اس پر ایمان لانا۔ (۱۵۔ اپریل سنہ ۱۸۷۱ء) اہلحدیث! ہم بھی پیغام صلح کے احکام میں انیسویں سے کہتے ہیں کہ

اے نام لیوان احمدیت! اے غفلت شعاران! قادیانیت! اے تشذگان باوہیہ ضلالت تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مرزا صاحب کے اس کھلمے کھلمے اور پیغام حق کو قبول نہیں کرتے۔ اور رحمت پر رحمت کئے جاتے ہو۔ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جب تمہیں اس گمراہی، غفلت شعاری اور مرزا صاحب کی ناقدر شناسی کا جواب دینا ہو گا۔

قریب باریار! روز عشر مجید کا کشتوں کا خون کیونکر جو پیر رینگے زبان خنجر ہو پکارے گا آستیں کا

فیصلہ مرزا۔ قیمت ۴۔۰۰۔ ایضاً انگریزی ۵۔۰۰۔ ریفرم

## مرزا صاحب کا سر صلیب؟

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت علیؑ علیہ السلام مسیح موعود ہو کر دنیا میں تشریف لائیں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے (پیکسر) (صلیب) مطلب یہ کہ عیسائی مذہب مغلوب ہو جائے گا۔ مرزا صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو ان پر سوال وارد ہوا کہ بحیثیت مسیح موعود ہونے کے آپ کے فرائض میں کس صلیب بھی داخل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صلیب کی شکست نہیں ہوئی۔ اس سوال کا جواب مرزا صاحب اور ان کے اتباع کی طرف سے ہمیشہ وہی دیا گیا جو اخبار الفضل ۲۰۱۔ مئی میں نکلا ہے کہ

کس صلیب سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب نے داخل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ مسیح کی موت صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کا کفارہ بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ عیسائی عقیدہ کی رو سے کفارہ کے لئے صلیب موت شرط ہے جو واقع نہیں ہوئی۔ اس سے عقیدہ کفارہ خود ہی باطل ہو گیا۔ پس یہی کس صلیب ہے۔

اہلحدیث! آج معلوم ہوا کہ غناء اسلام کا عقیدہ متعلقہ حیات مسیح تردید کفارہ کے لئے بہترین حربہ ہے۔ کیونکہ اس عقیدہ سے مثل مشہور ”نہ بانس رہے نہ بانسری بچے“ خوب صادق آتی ہے۔ یعنی کفارہ سے کا قصور خود بخود اٹھ جاتا ہے۔ اب یہ علماء قادیان کا کام ہے کہ اس امر کا فیصلہ کریں کہ کفارہ مسیح کی تردید کے لئے کونسا مذہب ابلغ اور مفید تر ہے۔ اس کی تفصیل ہم یہیں چھوڑ کر عیسائیوں کا جواب پیش کرتے ہیں۔ جو انہوں نے الفضل کو دیا ہے۔ اخبار الحق، راولپنڈی لکھتا ہے کہ

ان (مرزا صاحب قادیانی) کے دعویٰ

کس صلیب کا یہ اثر ہے کہ آج تک ہند کے شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی صلیب کے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ اور مسیحیت کا بطلان کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزاجی اور ان کے دعاوی کا بطلان کرنے والوں میں زیادہ تعداد ان سچیوں کی ہے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے (ادب مسیح پر ایمان لاکر صلیب کے شیعہ بنے ہوئے ہیں اور اگر مرزاجی کی کس صلیب سے یہی مراد ہے کہ صلیب کے پیروؤں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے تو اس کس صلیب پر قادیانیوں کو ناز نہیں کرنا چاہئے۔ (الحق راولپنڈی ۲۰ جون سنہ ۱۸۷۱ء)

احمدی ممبرو! اے

مشکل بہت بڑی تھی براہ کی چوٹ ہے آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

## سیرت المصطفیٰ

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی) گذشتہ پرچہ میں موحیدین عرب کا ذکر شروع ہے۔ جس کا کچھ حصہ درج ہو چکا ہے۔ بقایا آج درج ہے۔

عثمان بن حویرث۔ یہ بھی حضرت خدیجہ رحمہ کے رشتہ دار تھے۔ بہت پرستی سے بزار تھے۔ شام کا سفر کیا۔ اور عیسائی بادشاہ کی امداد کے لئے کی سرداری حاصل کرنی چاہی لیکن نقصان حاصل نہ ہوا۔ آخر غسانی عیسائی حکمرانوں کے ہاں چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

زید بن عمرو بن نفیل۔ یہ حضرت عمرؓ کے چچا تھا۔ سعید جو حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ فاطمہ کے شوہر تھے۔ انہی کے فرزند امجد تھے۔ فطری سلامتی پر قائم تھے۔ عام قریشیوں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو جو حضرت ابراہیمؑ کی طرف

سیرت ابن شام۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب سے پہلی سوانح عمری۔ قیمت ۲۔۰۰۔ ریفرم



کے نام پر عبد العزیز رکھا گیا تھا۔  
مولانا شبلی مرحوم نے اس کے دو جواب  
ارتقا فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ روایت تاریخ  
عنبر امام بخاری میں اسماعیل بن ابی اوس کی  
روایت سے ہے۔ اور وہ محدثین کی ایک کثیر  
جماعت کے نزدیک ناقابل اعتبار ہے۔ کسی نے  
اسے کذاب اور کسی نے ضعیف وغیرہ کہا ہے۔

دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ

حضرت خدیجہ اسلام سے پہلے بت پرست  
تھیں انہوں نے یہ نام رکھا ہوگا۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک منصب ارشاد پر امور نہیں  
ہوئے تھے۔ اس لئے آپ نے تعرض نہ  
فرمایا ہوگا۔ (صفحہ ۱۳۹)

## حق پرستی بجاواب شخصیت پرستی

(از مولوی ابوالطیب محمد الصمد، مبارکپوری)

گزشتہ سے پرست

چودھری غلام احمد صاحب پرہیز فرماتے ہیں کہ:-  
"آج کل تو بخاری شریف کا اردو ترجمہ بھی مل  
سکتا ہے۔ آپ عربی نہیں جانتے تو اردو  
ترجمہ ہی دیکھ لیں یہ آپ کو اس میں ایسی  
باتیں ملیں گی جنہیں آپ بھی جناب نبی اکرم  
کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرنے کی جرات  
نہیں کریں گے" (حوالہ مذکور منہ)

جواب | ہم بخاری اور مسلم کے متعلق غلام ابن القیم  
جو فیہ کے اشعار ذیل بدیع ناظرین کرتے ہیں  
اس سے پرہیز صاحب کی تحریر کی حقیقت معلوم  
کر لیں اور بس۔ غلام موصوف اپنے قصیدہ نونیہ  
میں فرماتے ہیں:-

یا من برید نجاتہ یوم الحسا

یا من انجیم وموقد النیران

سہرت البنی مصنفہ مولانا شبلی مرحوم۔ جلد

اول۔ صفحہ ۱۳۹ - ۱۴۰

رَبِّیْخِ رَسُولَ اللّٰهِ فِی الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ لَا تَخْرُجْ عَنِ الْفَعْلِ اِنْ  
وَحَدِثَ الْمُتَحَنِّنِ الَّذِیْنَ هُمَا لِعَقْدِ  
وَالْعَدِیْنِ وَالْاِیْمَانِ وَاسْطَافَانِ  
وَقَرَأْهُمَا بَعْدَ التَّجَرُّدِ مِنْ هَوٰی  
وَتَقْصِبْ وَتَحْتَبِرْ الشَّیْطَانِ  
یعنی قیامت کے دن عذاب و دوزخ سے نجات

کا ذریعہ رسول اللہ کے اقوال و اعمال یعنی  
قرآن کی اتباع ہے اور صحیحین (بخاری و مسلم)  
قرآن کریم کے دین و ایمان کے لئے مضبوط اور  
زبردست کڑا ہیں۔

اسکے بعد پرہیز صاحب لکھتے ہیں:-  
"تاریخ یا اخبارات ہمارے لئے دین کی  
حیثیت نہیں رکھتیں میرا جی چاہے یک  
واقعہ کو صحیح تسلیم کر دوں اور اگر اس کے  
خلاف میرے پاس دلائل ہوں تو یہ کہہ کر  
رد کر دوں کہ مجھے اس کی صحت پر شبہ ہے  
برعکس اسکے احادیث ہمارے لئے دین قرار  
دئی جاتی ہیں یہ اگر مجھے ان کے متعلق ذرا  
ساجھی تردید پیدا ہو جائے تو ایمان کی خیر  
نہیں" (حوالہ مذکور منہ)

جواب | تاریخی واقعات ثابتہ کے متعلق میں آپ سے  
زیادہ الجھنا نہیں چاہتا۔ مگر آپ سے اتنا پوچھ  
بہتر نہیں رہ سکتا کہ اگر یہ احادیث جنہیں آپ  
"لینی اور غیر یقینی کہہ کر دین سے خارج کر کے  
شخصیت پرستی (یعنی شرک) کہتے ہیں۔ اگر واقع  
میں دین ہوں اور عند اللہ وعند الرسول ان کی  
اطاعت و اتباع ضروری ہو تو آپ خدا تعالیٰ  
کے روبرو تین مت کے روز کیا جواب دینگے  
اور پھر آپ پر اس روز کیا آزمائشیں؟

چودھری صاحب پھر مقرر ہیں کہ:-  
"قرآن کریم نے جن ایسی باتوں کا حکم دیا جو  
عملی شکل میں سامنے آئے بغیر سمجھ میں نہیں  
آسکتی تھیں حضور نے اپنے عمل سے بتا دیا

کہ ان احکام کی تعمیل کیسے ہوگی مثلاً قرآن نے  
حکم دیا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اسے نبی اکرم نے  
خود نماز پڑھ کر بتا دیا یہ لہذا دین نام ہوا  
قرآن کریم اور عمل متواتر کا۔ (حوالہ بالا منہ)  
جواب | آپ کی یہ تقریر بے شک بڑی دلنشین  
ہے۔ مگر اس پر آپ نے قرآن مجید سے کوئی دین  
نہیں بیان کی۔ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ  
موجودہ زمانہ میں مسلمان جس طریقہ سے نماز ادا  
کرتے ہیں بعینہ اسی طریقہ سے رسول اللہ نے  
اپنے عمل سے بتایا تھا۔ کیا قرآن میں اسکی کوئی  
مثبات موجود ہے۔ بلاقولی تعلیم کے رکوع و  
سجود کی تسبیحات اور تشہد و تسلیم کا حکم معلوم نہیں  
ہو سکتا۔ پس آپ نے کیسے فیصلہ کر لیا کہ من  
عملی شکل میں دکھا دینا کافی ہے۔ لسانی تعلیم  
کی ضرورت نہیں۔

یہ بھی بتائیے کہ محض جس جگہ ابھی اسلام کی  
ابنڈا ہوئی ہو وہاں کے لوگوں کو احکام اسلام  
کس طرح بتائے جائیں گے۔ اگر محض عملی طور پر  
دکھا کر تعلیم دی جائے تو یقیناً یہ تعلیم بجا  
اسلام کی وقعت و عظمت ظاہر کرنے کے باعث  
ذلت و نفرت ہوگی۔ کیا آنحضور علیہ السلام اور  
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو مالک نفع ہوتے  
ان میں محض عملی شکل میں دکھا کر ہی تعلیم دی جاتی  
تھی۔ زبان و بیان سے کوئی کام نہیں لیا جاتا  
تھا۔ یا وہ سب ظنی اور غیر یقینی تھیں۔

ماظن جانتے ہیں کہ دنیا میں ہمیشہ انقلاب ہوتا  
رہتا ہے۔ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ دنیا کے  
پرہیز پر شرک و کفر ابتدا میں بالکل نہیں تھا لیکن  
آج دنیا شرک و کفر اور فسق و فجور سے بھری پڑی ہے  
اگر صرف عملی تعلیم کافی ہوتی تو آج دنیا کا نقشہ نہ تھا  
اس لئے کہ سب اپنے آپ سے جو صالحین کے  
پیشوا اور امام اور مقبول رب الایمان تھے عملی تعلیم  
پاکر صالح ہوتے اور یہی سلسلہ آج تک جلتی  
تک قائم رہتا۔ لیکن چونکہ محض عملی تعلیم کافی اور

جانب نہیں ہے اس لئے تعلیم باللسان و العمل بالجماع و دونوں کی ضرورت ہوتی اور قرآن مجید نے دونوں کا حکم دیا۔ (جانبی)

## فتاویٰ

مسئلہ ۱: نماز فرض عدا غفلت و تامل کی وجہ سے ترک پر دوسرا مرقوم ہے۔ لکن وجہ اگر بعد ترک کے وہ تقاضا شدہ کو ادا کرے تو یہ تقاضا فرض فوت شدہ کی تلافی ہوگی یا نہیں۔  
جواب: ڈاکٹر احمد طہار حسن بانی دہلی  
ج ۱: آنحضرتؐ نے جنگ خندق کے موقع پر ایک دفعہ نماز تقاضا فرمائی تھی۔ اس لئے فوت شدہ نماز تقاضا کی نیت سے پڑھنی چاہئے اس سے تلافی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ!

مسئلہ ۲: باوجود استطاعت ہونے کے حج بوجہ تاملی نہ ہو سکا اگر ۳-۴ سال بعد حج ادا کرے تو حج مفروضہ سے سبکدوش ہوگا یا نہیں؟  
جواب: ڈاکٹر احمد طہار حسن قصبہ باندہ یہ ضلع بلخا

ج ۱: کوئی حجت نہیں۔ حج کسی وقت بھی کرے ادا ہو جائے گا انشاء اللہ ادا کے حج کا زمانہ ساری عمر ہے مگر جلدی کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں۔  
استطاع انہ سبیلہ (پ - ج ۱) وہ داخل غریب فتنہ  
مسئلہ ۳: کیا بغیر تدبیر کے تقدیر کار آمد ہو سکتی ہے؟ کیا تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے۔ کیا تقدیر کے علاوہ کوئی کام انجام پاسکتا ہے  
ج ۱: (عبد اللہ از ڈراماؤں ضلع آردہ)

ج ۱: اس قسم کی گفتگو آنحضرتؐ علیہ السلام کے سامنے صحابہ میں بھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے غلطی کے لیے میں فرمایا تھا۔ کیا تمہیں اس امر میں بحث کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ یعنی اس بحث پر ناراضگی فرمائی۔ ایک جواب تو یہی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ تقدیر علم الہی کا نام ہے جبر کا نام نہیں ہے ورنہ ذات الہی میں جبر لازم آئے گا۔ ایسا سمجھنا کفر ہے۔ کیونکہ آیہ کریمہ  
يَقْلِبْهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ جَدْرًا مَّا خَلَقَهُ شَدُّ خَلْقٍ هُوَ يَخْلَقُ مَا يَشَاءُ لِمَن يَشَاءُ  
اس امر میں مجبور محض نہیں بلکہ فی الجملہ مختار ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ شمش کئے جاؤ۔ کل میسر لما خلق له۔ مسئلہ تقدیر میں زیادہ کرید نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ اعلم!

مسئلہ ۴: کیا مسجد کے صحن میں چارپائی بچھا کر رات کو ہمیشہ سویا جاسکتا ہے یا نہیں؟  
ج ۱: دشمن الدین احمد محمدی از دہلی

ج ۱: مسجد میں سونا جائز ہے۔ صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب تک میری شادی نہیں ہوئی تھی میں مسجد میں سوتا تھا۔ اسی طرح حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ آپؓ ایک روز حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو کر مسجد میں سوئے تھے تو آنحضرتؐ علیہ السلام نے جا کر فرمایا: تقدیر یا ابا تراب۔

## متفرقات

خدا مصر کی حفاظت کرے! اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی افریقہ کی جنگ لیبیا سے گزر کر مصر کی حدود میں آگئی ہے۔ حکومت مصر شریک جنگ نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود آج مصر کی سرزمین پر متحارب فریقین مصروف ہیں۔ مصر علوم عربیہ کا مرکز اور محفل ہونے کی وجہ سے کل اسلامی دنیا کی خاص توجہ کا مستحق ہے۔ لہذا ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس ملک کو جنگ کے بڑے اثرات سے محفوظ رکھے اور گرائی کا فتنہ اسی دن ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ آٹھ دن اخبارات و رسائل میں گرائی کا فتنہ کی شکایات دیکھی جاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں معزز رسالہ ترجمان القرآن پشما کوٹ لکھتا ہے کہ

جب تک معاملہ محض گرائی تک رہا نہیں ہے ہر قیامت پر رسالہ کی شان اور فحاشی برقرار رکھی۔ لیکن اب بازار میں کاغذ کا ملنا ہی دشوار ہو رہا ہے اس لئے تخفیف کے سوا چارہ نہیں۔ (ترجمان بات پریل)  
ابجدیث: بھی مجبوراً کاغذ کی نایابی کی وجہ سے جس صفحات کی بجائے بارہ صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔ ناظرین دعا کریں۔ خدا اس مصیبت سے جلد نجات دے۔

کی میں امداد! ابجدیث مورخہ ۹ جون میں کمی کا ذکر پڑھا کہ مری علی العزیز صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں نے مبلغ ۵۰ روپے بھیج کر دفتر کو حسب مشاخرج کرنے کا اختیار دیا تھا۔ دفتر نے اس رقم کو خسارہ فتنہ میں داخل نہیں کیا بلکہ اس مفلس سائل کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کر دیا۔ جسکی درخواست ابجدیث کے کسی گزشتہ پرچہ میں شائع ہوئی تھی۔ احباب گرام ابجدیث کی توسیع اشاعت پر ضروری توجہ کریں۔ نیز بعض مفلس درخواست کنندگان اجرائے اخبار اور بھی ہیں۔ (صاحب خیرانکے نام بھی اخبار جاری کروا دیں اللہ تعالیٰ جو اسے خیر و برکت یا درفتگاں) ۱۰ آہ میرے بھائی مولوی حاجی حافظ ابوالنصر بشیر احمد ناظر صرف چار دن مریں موتیا میں مبتلا ہو کر اس دنیا سے فانی ہوئے ہیں۔

مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مرحوم موجد اور سنت کے پابند تھے۔ (صغیر احمد پٹنہ ضلع کشنا) ۳ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ کو ہمارے چچا محترم منشی نظام الدین صاحب اسی اور توتے کے درمیان عمر بھر اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم ایک بزرگ ذی علم ہمارے محلہ کی قابل قدر رہتی تھے۔ (منشی عبدالحکیم عبدالسلام از مدرسہ فیض محمدی جو دھ پور)

ناظرین فوت شدہ اصحاب کا جنازہ غائب پڑھا کریں اور ان کے لئے دعا مغفرت کیا کریں۔ اللہم اغفر لہما وارحمہما۔

طبقات التوحید - از مولانا محمد صاحب میرٹھی مرحوم - جلد ۱ - غیر ابجدیث

# ملکی مطلع

## لیبیا کی جنگ ختم مصر کی جنگ شروع

جنگ لیبیا گزشتہ ہفتے یہ اطلاع دی گئی

مئی کہ طبرق پر مصری فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ اس قلعہ میں دشمن محافظ فوج کو ہزاروں کی تعداد میں قید کرنے اور کافی سامان جنگ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہاں کا انگریزی جرنیل بھی قید کر لیا گیا۔ اس کے باوجود محافظ فوج کا ایک حصہ کچھ سامان جنگ لیکر تین جہازوں میں بیٹھ کر ساحل سمندر کے راستے بچ نکلا۔

بڑے بڑے اتحادی فوجی افسروں نے طبرق کے سقوط کو اتحادیوں کے لئے بہت بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ انگلستان کے اخباروں نے اس بارے میں حکومت پر کوئی نکتہ چینی کی ہے۔ گزشتہ سال طبرق چھ سات ماہ تک دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ کر مزاحمت کرتا رہا مگر اس جنگ میں چند دنوں سے زیادہ نہ ٹھہر سکا حالانکہ یورپ کے کسی حصہ سے لیبیا (شمالی افریقہ) میں بڑی فوج اور بھاری سامان جنگ پہنچانا مخالف طاقتوں کے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ دریا میں بحیرہ روم حائل ہے جہاں برطانیہ کے بحری اور ہوائی بیڑے گشت کرتے رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ ڈبکئی کشتیاں ہیں۔ یہ سب بیڑے دشمن کے اُن تجارتی اور جنگی جہازوں پر حملے کرتے ہیں جو بحیرہ روم سے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں اس حیرت کو بعض سیاسی مدبروں نے یوں رفع کیا ہے کہ کچھ عرصہ سے غیر مقبوضہ فرانس کی بالکون موستولاول کے ہاتھ میں ہے۔ جو برطانیہ سے کہ نہیں جرمنی کی فتح چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس جنگ

میں اگر جرمنی مارگیا تو یورپ میں بالمشورہ درستی ترکیب پھیل جائیگی۔ جس کے نتیجے میں سرمایہ داری کا خاتمہ ہو جائے گا۔

یہ واقعہ ہے کہ موستولاول دور سے طور پر جرمنی سے تعاون کر رہا ہے جس سے گمان غالب ہے کہ اس نے فرانس کا بحری بیڑہ اور فرانسیسی شمالی افریقہ کا علاوہ تیونس جرمنی کے حوالے کر دیا ہے اور جس سے اٹلی کے جو یہ سسلی کا قریباً ساٹھ میل ہے۔ جس کو طے کرنا خصوصاً رات کی تاریکی میں کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اس امر پر بھی اظہارِ تعجب کیا جاتا ہے کہ لیبیا کی گرمی کو جہاں آج کل درجہ حرارت ۱۲۰ ڈگری بتایا جاتا ہے۔ ہندوستان دھیرہ گرم ملکوں کی فوج تو برداشت کر سکتی ہے مگر یورپ کے سرد ملکوں کی فوج اس گرم موسم میں کیونکر وہاں کامیاب ہو سکتی؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اجادوں میں جرمنی کی جس افریقہ فوج کا ذکر آتا ہے اس کی فصلیت یہ ہے کہ مہلے نے جرمنی میں مصنوعی صحرا بنا کر کسی طریقہ سے اس کا درجہ حرارت ۱۲۰ ڈگری کر دیا۔ جہاں اس فوج کو بتدریج جنگی مشق کرائی گئی۔ جس نے لیبیا میں جا کر لڑنا تھا۔ اتحادیوں کی طرف سے تحلیل طبرق کی دوسری وجہ یہ بتائی گئی کہ برائے المک کے سقوط کے بعد دشمن فوج کا رخ طبرق کی بجائے بارڈویا کی طرف ہو گیا۔ ہمارے جرنیلوں نے سمجھا کہ گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی دشمن طبرق کو درمیان میں معلق چھوڑ کر آگے بڑھ جائیگا مگر ایسا نہ ہوا بلکہ اس نے ٹوٹ کر پھر طبرق کا رخ کر لیا، ہمارے فوجی جرنیل ابھی مشورہ ہی کر رہے تھے کہ کس جگہ دشمن کا مقابلہ کیا جائے کہ برق رفتار دشمنی دستے اچانک سر پر آ گئے اور ایسے نازک مقام پر وار کیا کہ ہماری فوج تاپ نہ لاسکی۔ آخر مجبوراً طبرق خالی کرنا پڑا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ طبرق دراصل اٹلی کی

فوجا دی لیبیا کی بندرگاہ ہے۔ جو اتحادی فوجوں نے قریباً دو سال ہوئے اطالوی فوجوں کو شکست دیکر فتح کی تھی۔ اٹلی نے یہاں زبردست ہوائی اور بحری اڈا بنایا تھا تاکہ مصر پر چڑھائی کر سکی اور مصری فوج کے لئے اس مقام کے ذریعہ رسد اور کمک آسانی سے پہنچ سکے۔ اگر یہ بندرگاہ اتحادیوں کے پاس رہتی تو مصر پر حملہ کرنے والی فوج پر اتحادی اس کے بائیں بازو سے وار کر سکتے تھے لیبیا کے بڑے بڑے ہوائی اڈوں پر اتحادی ہوائی جہاز نہ کم حاصل سے پرواز کر کے کامیاب حملے کر سکتے تھے۔ مگر اب اس قسم کی سہولتیں دشمن کو حاصل ہو گئی ہیں۔ جس پر اتحادیوں کے حامی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ عرب کے مقولہ الحرب سجال کے ہی معنی ہیں۔

جنگ مصر | بہر حال جرمن جرنیلوں میں نے طبرق طبرق کے بعد کچھ وقت منافع کے بغیر کافی فوج اور سامان جنگ کے ساتھ لیبیا کے مشرق میں مصری سرحد کی طرف بڑی تیزی سے پیش قدمی شروع کر دی۔ اور اتحادی فوج بغرض خلافت مصر کی مغربی سرحد پر جمع ہو گئی۔ اس کے دوسرے تیسرے روز یہ خبر سننے میں آئی کہ مصری فوج مصر کے اندر چھپن میں پیش قدمی کر چکی ہے اور اتحادی فوج نے مزاحمت کے بغیر لیبیا پر واپس ہٹنا شروع کر کے مقام پر نئے مورچے منبجھا لئے ہیں وہاں جم کر مقابلہ کیا جائیگا۔ سرحد پر دشمن کا مقابلہ نہیں کیا گیا کیونکہ وہاں پہاڑیاں ہیں۔ جن سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ مصر میں برطانوی فوج کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ سامان جنگ برطانیہ یا امریکہ سے بلا ستر جہازوں نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اٹلی، سسلی اور گریٹ بریٹن کے اڈوں سے برطانیہ کے کمک بردار جہازوں پر دشمن کے ہوائی اور بحری جہاز حملے کر سکتے ہیں ان کے علاوہ ڈبکئی کشتیوں کے حملے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سامان جنگ افریقہ کا

جنگ لیبیا گزشتہ ہفتے یہ اطلاع دی گئی مئی کہ طبرق پر مصری فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ اس قلعہ میں دشمن محافظ فوج کو ہزاروں کی تعداد میں قید کرنے اور کافی سامان جنگ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہاں کا انگریزی جرنیل بھی قید کر لیا گیا۔ اس کے باوجود محافظ فوج کا ایک حصہ کچھ سامان جنگ لیکر تین جہازوں میں بیٹھ کر ساحل سمندر کے راستے بچ نکلا۔ بڑے بڑے اتحادی فوجی افسروں نے طبرق کے سقوط کو اتحادیوں کے لئے بہت بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ انگلستان کے اخباروں نے اس بارے میں حکومت پر کوئی نکتہ چینی کی ہے۔ گزشتہ سال طبرق چھ سات ماہ تک دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ کر مزاحمت کرتا رہا مگر اس جنگ میں چند دنوں سے زیادہ نہ ٹھہر سکا حالانکہ یورپ کے کسی حصہ سے لیبیا (شمالی افریقہ) میں بڑی فوج اور بھاری سامان جنگ پہنچانا مخالف طاقتوں کے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ دریا میں بحیرہ روم حائل ہے جہاں برطانیہ کے بحری اور ہوائی بیڑے گشت کرتے رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ ڈبکئی کشتیاں ہیں۔ یہ سب بیڑے دشمن کے اُن تجارتی اور جنگی جہازوں پر حملے کرتے ہیں جو بحیرہ روم سے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں اس حیرت کو بعض سیاسی مدبروں نے یوں رفع کیا ہے کہ کچھ عرصہ سے غیر مقبوضہ فرانس کی بالکون موستولاول کے ہاتھ میں ہے۔ جو برطانیہ سے کہ نہیں جرمنی کی فتح چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس جنگ

جوں کی بہتوں کا کام ہے۔  
اسی اٹھارہ مصری پادشہ میں وزیر اعظم  
نمایاں پانچا کے اعلان کر دیا کہ اس جنگ میں  
مصر شریک نہیں ہے۔ ہمیں برطانیہ نے شرکت  
کے لئے مجبور نہیں کیا بلکہ یقین دلایا ہے کہ  
اتحادی فوجیں آخری دم تک مصر کی حفاظت  
کریں گی۔ اس کے باوجود حکومت مصر حفاظتی  
تدابیر عمل میں لائی۔ اس اعلان کے بعد امید  
ہے کہ دشمن مصر کی غیر مصافی رعایا کے جان و مال  
سے قریب نہیں کریگا۔

۲۸ جون کی خبروں میں بتایا گیا کہ جرمن  
فوجیں مصر میں سویل آگے بڑھ گئی ہیں۔ برطانوی  
فوج کے محافظ دستے دشمن کے ہراول دستوں  
سے لڑ رہے ہیں۔ ناظرین اس محاذ جنگ کی کچھ  
کیفیت معاصر پرتاپ کے الفاظ میں مطالعہ نہیں  
معاصر جنگ طبروق و مصر پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا  
ہے کہ:-

۱۔ جنرل روئیل نے دو طرف سے مصر میں حملہ  
شروع کیا ہے۔ ایک ساحل کے ساتھ ساتھ اور  
دوسرا صحرا میں سے۔ بظاہر یہ اقدام اسلئے کیا گیا  
ہے کہ برطانوی فوجوں کو منتشر کیا جاسکے۔ ۲۰۰  
کے قریب برطانوی فوج گرفتار ہو چکی ہیں۔ یہ  
تھوڑی تعداد نہیں۔ جنرل روئیل برطانوی  
دانی کمانڈ کی اس تحفیت کا پورا فائدہ اٹھائیگا۔

اس کے پاس نہ صرف فوج اور سامان جنگ بہتر  
اور زیادہ ہے۔ بلکہ اسے کمک بھی فوراً پہنچ سکتی  
ہے۔ سسلی سے تڑپوری (طرابلس) چند گھنٹوں کا  
مسافت ہے۔ اور کرپٹ سے طبروق زیادہ سے  
لہاۃ دور دن کا۔ اس کے مقابلہ میں اتحادیوں کو  
کمک کئی ماہ سے پہلے نہیں پہنچ سکتی۔ طبروق کی  
تفر سے چند دن پہلے برطانوی فوجوں نے قبل از  
وقت حملہ کر دیا۔ جو بد قسمتی سے ناکام رہا۔ اور  
اس کے نتائج ہولناک ہوئے۔ برطانوی فوجوں کو

سامان جنگ کا بھاری نقصان ہوا۔ اس کے بعد  
سامان جنگ برطانیہ یا امریکہ کے سوائے کہیں سے  
نہیں پہنچ سکتا۔ اس وقت اس نے پھر سے  
دو حملے کئے ہیں۔ اس کا مقصد صاف ہے کہ کبھی ہولی  
برطانوی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے  
تاکہ ایک بھی قوی مزاحمت نہ کر سکے۔ ایک جمیلہ  
سیوا کے خلیفین سے شروع ہوا ہے اور دوسرا  
ساحل کے ساتھ کی سڑک سے۔ کام حالات میں  
جرمن فوج کی پیش قدمی نہایت دشوار تھی۔ لیکن اس  
وقت یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا انگریز جنرل آکنلیک  
کے پاس فوج اس تعداد میں بھی ہے کہ دو محاذوں  
پر مزاحمت کر سکے۔ جنرل روئیل لازمی طور پر  
وہاں زیادہ فوج بھیجے گا۔ جہاں اسے معلوم ہو جائے  
کہ اتحادی مزاحمت شدید نہیں۔ ساحل کے  
ساتھ کی سڑک پر چلنا آج اس کے لئے قدرے  
آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ طبروق کا بحری طاس  
اس کی کافی امداد کر سکتا ہے۔ جزائر قود و کینیر  
کرپٹ اور طبروق کی ٹکون سے محوری جنگی جہاز  
اور طیارے اپنا جال بچھا کر اتحادیوں کی نقل و  
حرکت میں نمایاں طور پر رخنہ انداز ہو سکتے ہیں

تاہم دونوں راستوں میں قدرتی مشکلات اس قدر  
زیادہ ہیں کہ جنرل روئیل کی کامیابی اتنی آسان نہیں  
جتنی وہ سمجھتا ہے۔ آج سے پہلے بھی ان ہی  
دشوار یوں نے محوری فوجوں کی پیش قدمی کو روکا  
ہے۔ سو کیا تعجب ہے جو ایک مرتبہ پھر قدرت  
ان فی طاقت پر غالب آئے؟ درجہ ۲۹ جون ۱۹۴۲ء  
المحدث ۱۹ جون کو اطلاع آئی کہ مصر میں  
ہماری فوج اور دشمن کی فوج میں بڑھ چڑھ ہوئی اور  
سارا دن لڑائی ہوتی رہی۔ دشمن مرما مطروح سے  
ایک طرف ہو کر آگے بڑھ گیا تھا جہاں اسے روک  
لینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس وقت لڑائی بڑی  
شدت سے جاری ہے۔

خدا جانے اس جنگ کا انجام کیا ہو جو اطلاع  
ایٹلی ناظرین تک پہنچا دی جائے گی۔

مناظرہ امامیہ

موسیٰ عبدالستار دہلوی امام جماعت غزیا کسی غرض  
سے پہنچے تو وہاں کی جماعت اعلیٰ چھٹ نے مولانا  
ابوالخا کو ان سے گفتگو کرنے کی تکلیف دہی۔ جب  
ان کا امام بھی شریک جلسہ تھے۔ مولانا صاحب نے  
ان کے خطبہ امارت کے پیش کی عبارت پڑھ کر سنائی  
جس کے الفاظ یہ ہیں:-

بغیر مامحتی امام وقت کے کوئی کام حدس و حکما  
جمع عیدین زکوٰۃ صدقات وغیرہ جائز نہیں  
بلکہ جہنم میں داخلہ کے اسباب میں سے ہے۔  
یہ عبارت پڑھ کر سوال کیا گیا کہ جس امام وقت کے  
حکم بغیر مسلمانوں کا کوئی کام جائز نہیں وہ کون ہے  
آپ مراد میں یا کوئی اور؟

اس کا جواب جب دہلوی مولوی صاحب نے  
پہلی مرتبہ نہ دیا تو پھر سوال ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی  
جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ سوال ہوا۔ پھر جواب دیا  
ان جواب میں یہی کہتے رہے کہ آپ نے بھی (طیار  
المحدث میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم کے بغیر  
کچھ نہیں۔ مولانا فرماتے کہ آپ میرے سوال کا جواب  
دیجئے تو مجھ سے جواب لیجئے۔ صاحب صدر جلسہ  
نے بھی بار بار توجہ دلائی کہ آپ جواب دیجئے تو میں  
مولانا امقرسی سے جواب لے دوں گا۔ مگر دہلوی  
امام صاحب نے اخیر تک نہیں بتایا کہ اس  
امام وقت سے کون مراد ہے۔ حاضرین نے  
ایک آواز کہا آپ ایسے امام وقت کا نام لیجئے ہم  
میت کرنے کو طیار ہیں۔ مگر دہلوی امام صاحب  
نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔ آخر وقت میں مولانا  
(مرضا اللہ)

اس کا جواب جب دہلوی مولوی صاحب نے  
پہلی مرتبہ نہ دیا تو پھر سوال ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی  
جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ سوال ہوا۔ پھر جواب دیا  
ان جواب میں یہی کہتے رہے کہ آپ نے بھی (طیار  
المحدث میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم کے بغیر  
کچھ نہیں۔ مولانا فرماتے کہ آپ میرے سوال کا جواب  
دیجئے تو مجھ سے جواب لیجئے۔ صاحب صدر جلسہ  
نے بھی بار بار توجہ دلائی کہ آپ جواب دیجئے تو میں  
مولانا امقرسی سے جواب لے دوں گا۔ مگر دہلوی  
امام صاحب نے اخیر تک نہیں بتایا کہ اس  
امام وقت سے کون مراد ہے۔ حاضرین نے  
ایک آواز کہا آپ ایسے امام وقت کا نام لیجئے ہم  
میت کرنے کو طیار ہیں۔ مگر دہلوی امام صاحب  
نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔ آخر وقت میں مولانا  
(مرضا اللہ)

اس کا جواب جب دہلوی مولوی صاحب نے  
پہلی مرتبہ نہ دیا تو پھر سوال ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی  
جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ سوال ہوا۔ پھر جواب دیا  
ان جواب میں یہی کہتے رہے کہ آپ نے بھی (طیار  
المحدث میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم کے بغیر  
کچھ نہیں۔ مولانا فرماتے کہ آپ میرے سوال کا جواب  
دیجئے تو مجھ سے جواب لیجئے۔ صاحب صدر جلسہ  
نے بھی بار بار توجہ دلائی کہ آپ جواب دیجئے تو میں  
مولانا امقرسی سے جواب لے دوں گا۔ مگر دہلوی  
امام صاحب نے اخیر تک نہیں بتایا کہ اس  
امام وقت سے کون مراد ہے۔ حاضرین نے  
ایک آواز کہا آپ ایسے امام وقت کا نام لیجئے ہم  
میت کرنے کو طیار ہیں۔ مگر دہلوی امام صاحب  
نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔ آخر وقت میں مولانا  
(مرضا اللہ)

اس کا جواب جب دہلوی مولوی صاحب نے  
پہلی مرتبہ نہ دیا تو پھر سوال ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی  
جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ سوال ہوا۔ پھر جواب دیا  
ان جواب میں یہی کہتے رہے کہ آپ نے بھی (طیار  
المحدث میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم کے بغیر  
کچھ نہیں۔ مولانا فرماتے کہ آپ میرے سوال کا جواب  
دیجئے تو مجھ سے جواب لیجئے۔ صاحب صدر جلسہ  
نے بھی بار بار توجہ دلائی کہ آپ جواب دیجئے تو میں  
مولانا امقرسی سے جواب لے دوں گا۔ مگر دہلوی  
امام صاحب نے اخیر تک نہیں بتایا کہ اس  
امام وقت سے کون مراد ہے۔ حاضرین نے  
ایک آواز کہا آپ ایسے امام وقت کا نام لیجئے ہم  
میت کرنے کو طیار ہیں۔ مگر دہلوی امام صاحب  
نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔ آخر وقت میں مولانا  
(مرضا اللہ)

اس کا جواب جب دہلوی مولوی صاحب نے  
پہلی مرتبہ نہ دیا تو پھر سوال ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی  
جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ سوال ہوا۔ پھر جواب دیا  
ان جواب میں یہی کہتے رہے کہ آپ نے بھی (طیار  
المحدث میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم کے بغیر  
کچھ نہیں۔ مولانا فرماتے کہ آپ میرے سوال کا جواب  
دیجئے تو مجھ سے جواب لیجئے۔ صاحب صدر جلسہ  
نے بھی بار بار توجہ دلائی کہ آپ جواب دیجئے تو میں  
مولانا امقرسی سے جواب لے دوں گا۔ مگر دہلوی  
امام صاحب نے اخیر تک نہیں بتایا کہ اس  
امام وقت سے کون مراد ہے۔ حاضرین نے  
ایک آواز کہا آپ ایسے امام وقت کا نام لیجئے ہم  
میت کرنے کو طیار ہیں۔ مگر دہلوی امام صاحب  
نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔ آخر وقت میں مولانا  
(مرضا اللہ)

اس کا جواب جب دہلوی مولوی صاحب نے  
پہلی مرتبہ نہ دیا تو پھر سوال ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی  
جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ سوال ہوا۔ پھر جواب دیا  
ان جواب میں یہی کہتے رہے کہ آپ نے بھی (طیار  
المحدث میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم کے بغیر  
کچھ نہیں۔ مولانا فرماتے کہ آپ میرے سوال کا جواب  
دیجئے تو مجھ سے جواب لیجئے۔ صاحب صدر جلسہ  
نے بھی بار بار توجہ دلائی کہ آپ جواب دیجئے تو میں  
مولانا امقرسی سے جواب لے دوں گا۔ مگر دہلوی  
امام صاحب نے اخیر تک نہیں بتایا کہ اس  
امام وقت سے کون مراد ہے۔ حاضرین نے  
ایک آواز کہا آپ ایسے امام وقت کا نام لیجئے ہم  
میت کرنے کو طیار ہیں۔ مگر دہلوی امام صاحب  
نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔ آخر وقت میں مولانا  
(مرضا اللہ)

مناظرہ امامیہ



تقدیرات

اردو کی پہلی **موسمیاتی** کتاب کا نام **موسمیاتی** ہے۔  
 کیشنل کانفرنس علی گڑھ نے انجمن حمایت اسلام  
 کے سلسلہ اردو کتب کی طرز پر بچوں کی تعلیم کیلئے  
 اس کتابوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جسکی  
 پہلی کتاب **موسمیاتی** کتاب ۵ ہے۔  
 یہ رسالہ بھی مسلمان بچوں کے لئے لکھا  
 گیا ہے جس میں نظم و نشر کے ذریعہ آسان فہم پر  
 احکام نماز روزہ وغیرہ کے متعلق بالاختصار کچھ  
 آیات دی گئی ہیں۔ قیمت ۲  
 سلاطین مختصر | یہ رسالہ بھی مسلمان بچوں کی  
 کانفرنس علی گڑھ نے تالیف کر دیا ہے جس میں  
 جنوبی ہند کے مشرقی ساحل پر مسلمانوں کی ایک  
 پرانی سلطنت **ملاو** اسکے سلاطین کے حالات  
 درج ہیں جو عربی و فارسی اور انگریزی کی مستند  
 تواریخ سے ماخوذ ہیں۔ قیمت ۴  
**ملیدار** | یہ رسالہ بھی کانفرنس مذکور نے شائع  
 کیا ہے۔ اس میں جنوبی ہند کے مشرقی ساحل **ملاو**  
 کے قدیم تاریخی و جغرافیائی حالات اور پرتگیزی  
 اقتدار کی سرگذشت بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۱۰  
**تفہیم المجاہدین** | یہ رسالہ تاریخ و کن کے سلسلہ  
 کی ایک کتاب ہے۔ اس میں **ملاو** وغیرہ علاقوں  
 میں شاعت اسلام اور مقامی باشندوں کے  
 عجیب و غریب رسم و رواج کا ذکر ہے۔ قیمت  
 مقبوض۔ غالباً دس بارہ آنے ہوگی۔  
 مسائل طے کا پتہ ۱۰۔ صدر دفتر کانفرنس  
 سلطان جہاں منزل۔ علی گڑھ یوپی۔  
**خوشخبری** | حافظہ عبداللہ رحیم آبادی کو خوشخبری  
 دی جاتی ہے کہ جناب والا نے مدرسہ دارالہدی  
 چوہا کے افتتاح کے وقت جس خواہش کا اظہار  
 فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ہے۔

کامی صاحب ..... بحیثیت مدرس درس گاہ  
 مذکور میں مقیم ہو گئے ہیں اور جماعت چوہا  
 کل بار اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے۔  
 ایک مخلص۔ عقیق مٹوی از سلمان ساہی چوہا  
 متلع بالاسود۔

بھائی انکھوں کی نعمت میں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب  
 شکایت ہوتی ہے تو اوپر اُدھر کی بتائی ہوئی  
 دوا میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے  
 بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں  
 صحت میں چھینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی  
 ایک علاج پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ دوسرے دوسرے  
 دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی تو  
 ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست  
 کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے  
 ہندوستانی میرے کا سر بطور نمونہ صرف ڈاک  
 بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض  
 میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۵ دن کوئی استعمال  
 کر لینے سے سرور کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیگی  
 ہر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ نامہ انداز  
 چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت  
 ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید بچے موتیوں  
 میرے کا مرکب دیش رو پتہ تولہ۔ قیمت اوسط  
 بھورا میرے دیکویش قیمت ادھیات یا کرب  
 پانچو پتہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی  
 میرے کا سرمہ ایک رو پتہ تولہ۔ تمام امراض چشم  
 کی اکیر و لاثانی بدائیں ہیں۔  
 پتہ ۱۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی  
 سمبھلی وردا ۵۔ شہر مراد آباد

موسمیاتی

مسند قہ علماء اہل حدیث و مزار باخیر بادان الحدیث  
 علاوہ انیس روزانہ ملازمہ شہادت آتی رہتی ہیں  
 خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے  
 ابتدائی سل و دق۔ درد۔ کھانسی۔ ریش کمر و سی  
 کو رفع کرتی ہے۔ گرد و اور مثانہ کو طاق دیتی ہے  
 جریان مانگی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان  
 کے لئے اکیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا  
 ہے۔ ..... کے بعد استعمال کر لینے سے طاق  
 مکمل رہتی ہے۔ سوماخ کو طاق بخشنا اس کا ادنیٰ اثر  
 ہے۔ چوتھ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد  
 موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے  
 اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ فعیت العسر کو  
 عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال  
 ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال ہند کی  
 جاتی قیمت فی چھٹانک دو ایک ماہ کیلئے کافی ہے  
 یا تھوڑے پاؤں لپیٹ۔ پاؤں بھرے مع محمول ڈاک۔  
 مانک غیر سے محمول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک ڈاک  
 سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بل ریہ دی پی۔

شہادت

جناب راؤ عبدالواسع خاں صاحب کیرمی میں  
 عرصہ دراز سے آپ کے یہاں سے موسمیاتی منگوا رہے  
 اور مرضیوں کو تقسیم کرتا ہوں۔ چکوا استعمال کرانی  
 خدا کے فضل سے آرام ہو گیا۔ بہت ہی زیادہ مفید  
 ثابت ہوئی۔ واقعہ قابل تریف ہے۔ ایک چھٹانک  
 اور ارسال فرما کر مشکور فرمائیے ۲۳۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۲ء  
 جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ  
 (نئی) جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں  
 موسمیاتی منگایا۔ ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ آپ  
 آدھ سیر اور پچھیس (۱۴۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۲ء)  
 منگوانے کا پتہ ۱۔ حکیم محمد عبدالواسع خاں  
 پورہ ماٹھری میں

جناب راؤ عبدالواسع خاں صاحب کیرمی میں عرصہ دراز سے آپ کے یہاں سے موسمیاتی منگوا رہے اور مرضیوں کو تقسیم کرتا ہوں۔ چکوا استعمال کرانی خدا کے فضل سے آرام ہو گیا۔ بہت ہی زیادہ مفید ثابت ہوئی۔ واقعہ قابل تریف ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال فرما کر مشکور فرمائیے ۲۳۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۲ء جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ (نئی) جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں موسمیاتی منگایا۔ ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ آپ آدھ سیر اور پچھیس (۱۴۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۲ء) منگوانے کا پتہ ۱۔ حکیم محمد عبدالواسع خاں پورہ ماٹھری میں

**کتاب التوحید** - مولانا محمد علی صاحب  
اصل کتاب عربی میں تھی لیکن اب بااعراب بی  
تصانیف کے بالمقابل اس کا اردو ترجمہ بھی دیا  
گیا ہے۔ آپ تو حید کے بہت بڑے علم بردار تھے  
چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بڑے ذوق سے  
توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے چند عنوان  
اسی ذیل ہیں :-

مذہب توحید کی غریبی - شرک کی برائی - توحید کا  
مغیرہ - غیر اللہ کے نام پر دُعا کرنا - غیر اللہ کی  
تسبیح بخورنا اور کافروں کی حقیت - شفاعت کا  
بیان - غیر اللہ سے زیادہ کرنا - قروں کی تعظیم  
ملاؤں میں بت پرستی - جادو کا بیان - فال  
اور شگون لینے اور متعدی مرض کا بیان وغیرہ  
وغیرہ - کتابت - طباعت - کاغذ دیدہ و زیب  
فحاشات - ۸۰ صفحات - قیمت چھ  
آغضر صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اسلام سوانح عمری - مرتبہ مولانا مولوی محمد  
عاشق اہلی صاحب - شائع کردہ کتب خانہ اعجاز  
اس کتاب میں آنحضرتؐ کے جدا جدا حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر مشہور  
غزوہ خندق تک مفصل و متعده واقعات و حالات  
دئے ہیں۔ لکھائی چھپائی دیدہ و زیب - فحاشات  
۲۵۶ صفحات - قیمت ۹

**تاریخ اہل الحدیث** - عربی - مولانا مولوی شیخ  
احمد صاحب دہلوی  
مولانا دہلوی صاحب نے اس کتاب میں  
جس میں تاریخ اہل حدیث بیان کرتے ہوئے  
فاضل مؤلف نے بعض معرکہ الآراء مسائل کو  
کیا ہے۔ مثلاً فرقہ ناجیہ کا مصداق طائف  
اہل حدیث ہی ہے اور ائمہ اربعہ بھی اہل حدیث  
ہی تھے۔ منگو اگر فائدہ حاصل کریں۔ لکھائی  
چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۱۰  
موصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

**تاریخ اسلام** - المعروف مبلغین سلام  
آغاز اسلام کے واقعات متعلقہ تبلیغ و اشاعت  
اور جہاد با کفار کا ذکر ہے۔ متبادل دیدہ ہے  
قیمت ایک روپیہ - وغایتی ۱۲  
یہ ایک نادرہ اور نئی تصنیف ہے  
**دیدار الہی** - جو آپؐ نے دیکھی نہ ہوگی اس  
کتاب میں حدیث اختصار ملاہ اعلیٰ جن میں  
جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق  
تعالیٰ کا دیدار فیض انوار پانے کی کیفیت بیان  
کی گئی ہے۔ اس حدیث شریف کی تشریح حائض  
الحدیث امام ابن رجب حنبلی نے عربی میں  
کی ہوئی ہے۔ یہ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۹ و مجلد ۱۲

**شانی برقی پر س امرت**  
میں اردو - انگریزی ہندی - گورکھی - بنگالی  
کی چھپائی بنایت عمدہ - رنگ دار - سادہ اور  
لوگوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ  
کوئی کتاب - پمفلٹ - اشتہار - سبسکریپشن  
خط لایز فارم - رجسٹر اڈیس وغیرہ چھپوانے  
ہوں تو بذات خود شریف لائیں یا بذریعہ خط  
کتابت فرخ و غیلے کریں۔  
پتہ - غیر شانی برقی پر س ال بازار امرتسر

**قہوی شرک شکن** - امام ابن قیمہ کے عربی  
میں ایک معرکہ الآراء مسائل کو حل کیا ہے  
چند جلی عکون حسب ذیل ہیں :-  
۱۔ قہوی کے پاس دعا - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۲۔ توسل کا طریقہ - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۳۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۴۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۵۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۶۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۷۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۸۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۹۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۔ دعا کے واسطے - ۱۲۰ روئے اجہر کے آد

اخلاقی مسائل کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے  
قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی  
سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے والے حلق رکھتا ہے۔  
لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ - قیمت ۵  
**خطبات احمد علی** - مولانا احمد علی صاحب  
دہلوی جو ایک ذی علم  
بورگ ہیں۔ آپ کے چھ خطبات کا مجموعہ ہے  
جو آپ نے حملہ مذہبی مباحث کے متعلق ارشاد  
فرمائے ہیں۔ قابلہ دید ہے۔ قیمت ۸  
میں حدیث شریف کی دو  
**انتخاب صحیحین** - سب بخاری و مسلم شریف  
کا خلاصہ جس میں ہر مسئلہ پر دو دو چار چار  
احادیث درج ہیں۔ اصل کتاب عربی میں تھی یہ  
اس کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵

**حدیث کی پہلی کتاب** - مولانا محمد علی صاحب  
کی انشائیں بجا حدیث مبارکہ جو کہ مختلف احکامات  
کے متعلق ہیں درج ہیں۔ جن کا ہر مسلمان مرد  
عورت کو بچے۔ بوڑھے کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہر  
حدیث شریف کے بعد اس کی تشریح و تفسیر کرنا  
اس میں نئی شان پیدا کر دی ہے۔ خوشخط آسان  
بااعراب ہے۔ قیمت ۴  
اسلام میں کیے گئے  
دو لمہند صحابہ صحابہ کرام نہ ہوتے ہیں۔  
جنہوں نے دین خلیف کی تبلیغ کے لئے اپنی دولت  
راہ خدا میں قربان کر دی۔ دولت کمانے کے صحیح  
طریقہ اور ادائے قرض کی منوں دہائیں ورنہ  
کی گئی ہیں۔ قیمت ۲

**نوشہ** - محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۱۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۲۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۳۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۴۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۵۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۶۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۷۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۸۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۹۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔  
۱۰۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

اصل مسئلہ میں اللہ علیہ وسلم کی برکت فیہ جو بیروز پر لکھی ہے۔ قیمت ۵

۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد  
۱۰۰ روئے اجہر کے آد

رجسٹرڈ ایڈیٹر: یہ اخبار ہفت روزہ ہر جمعہ کے دن امتیاز سے شائع ہوتا ہے۔

### شرح قیمت اخبار

وایمان ریاست سے سالانہ غلہ  
روساو جاگیرداران سے، غلے  
عام خسریداروں سے، غلہ  
ہشتمای چ  
ناک غیر سے سالانہ، اشنگ  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہوتا ہے۔

جلد خط و کتابت وارسل ذریعہ  
مولانا ابوالوفاء اللہ دہلوی کاغذ  
ناک اخبار لاء لکھنؤ امرتسر  
ہونی چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳۹ نمبر ۲۸

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّكَ لَمِنْ كَوْنِهِ

امرتسر

دفتر ایڈیٹر  
امرتسر  
چوک گڑھی بھائی

پس حدیث مصطفیٰ جان محمد

مدیر مسئول  
ہوانو  
ثناء اللہ

تایخ اجلا ۲۲ شعبان ۱۳۴۱ھ  
۱۳ نومبر ۱۹۲۲ء

### اغراض و فوائد

- ۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- ۲۔ مسلمانوں کی عموماً اہم جماعت اہل سنت کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا
- ۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- ۴۔ قراءت و ضوابط
- ۵۔ قیمت بہر حال ہنگی آتی چاہئے۔
- ۶۔ جواب کہ لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آکا چاہئے۔
- ۷۔ مضامین مسئلہ بطور پسند و نفرت دین ہونی چاہئے۔
- ۸۔ جس مراسلہ سے تعلق پیدا چاہئے گا وہ دیکھو وادیں نہ ہوگا۔
- ۹۔ سیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء یوم جمعہ المبارک

## مفت محمد حامد علیہ السلام سے خطاب

(ادب و امانت و شرف دینا ہماری)

آٹھ ذرا اے مسلم خوابیدہ کیوں، جو خواب  
کیا بھلا بٹھا ہے اپنی داستانِ اجواب  
ساری دنیا ہی مسخ رفتی تری شمشیر سے  
آسمان بھی گونجتے تھے نعرۂ تکبیر سے  
شوکتِ اسلام کا تھا تو حقیقی ترجمان  
اس لئے ہی دبیر تھا باعثِ صد عرشوں  
مال و جاہ کی تھی ہوس نہ آرزوئے سیم و زر  
بس خدا کے نام پر تھا ہی تھا تیرا ہنر  
تیج جو ہر دار تیری گردنِ اعداء پر  
برقِ خرمن سوز کا و اللہ رکعتی تھی اثر  
یہی مقصد کہاں ہے آٹھ ذرا کچھ ہوش کر  
کارواں ہے تیز گام اور تو ہے مفتوں جو جس پر

### فہرست مضامین

- مقدمہ (مسلم سے خطاب) - ۱
- انتخاب (اخبار) - ۱
- مسح ابن اللہ بلکہ اللہ - ۱
- عوس اجمری کی دعوت اور اس کا جواب - ۱
- تادیبانی مسیح موعود اور مسیح موعود کا جواب - ۱
- دعا و دانی شہ - ۱
- حق پرستی جو اب تنصیف پرستی - ۱
- علماء کرام کا فتوے - ۱
- ملک مطلع - ۱

البلاغ المبین فی اقباع عالم البینین۔ مسند شیخ محمد الدین صاحب لاہوری۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے ہر فرد کے پاس ہونی چاہئے۔ اہل حدیث

نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ جاپان میں ہندوستانی جنگی قیدیوں کے ساتھ غلط و کثافت رویہ کر اس کشنری و سافٹ کے خلاف نئی دہلی کی ایک کمیٹی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# افلحیت

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

## مسح ابن اللہ بلکہ اللہ؟

(۳)

عیسائیوں کا دعویٰ ہے بلکہ ان کے مذہب کا بنیادی چھتر ہے کہ مسیح ابن اللہ بلکہ خود اللہ تھا جو جسم ہو کر انسانوں میں نازل ہوا تھا۔ قرآن مجید نے اس امر کی تردید پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ مگر عیسائی اس روشنی سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس لئے قرآن مجید میں الوہیت مسیح کا ابطال کرنے کے بعد عیسائیوں کی غلط روئی کی شکایت ان نظروں میں کی گئی ہے۔

أَنْظُرْ كَيْفَ تَجْعَلُ مَسِيحَ الْإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ أَنْظُرَ آتِي يَوْمَ تَكُونُ دُحُوبٌ - ۱۲۷  
دیکھو ہم نے ابطال الوہیت مسیح پر کیسے دلائل بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھو وہ کہاں بیٹھے جاتے ہیں

آج ہم اس سلسلہ مضمون کا تیسرا نمبر شائع کر رہے ہیں۔ یہ بحث کچھ زیادہ طوالت نہیں چاہتی مگر ہم نے اس کو متعدد قسطوں میں پیش کیا ہے۔ تاکہ ہمارے مخاطب یہ شکایت نہ کریں کہ ہمارے دلائل اپنے ناظرین کے سامنے لائے بغیر جواب دیدیا۔ اس لئے ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارشاد الْقَوْلُ مَا آتَيْنَاهُ مُتَقَوِّنَ د کے ماتحت اپنے مخاطبوں کا سارا بیان ناظرین تک پہنچا دیا

کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پادری صاحب لکھتے ہیں:-

”کامل تابعداری کا مطالبہ آپ کی الوہیت کی طرف اشارہ ہے۔

انا جلی کے بہترے مقامات سے غلط ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند نے اپنے لوگوں

پر پورا اختیار رکھنے کا دعویٰ کیا۔ آپ کے پیروؤں کو آپ کی پوری پوری ممانعت کرنا ہے۔ اور آپ کے قدم بہ قدم ان کو

چلنا ہے۔ اور اپنی عادات و اخلاق میں آپ کی موافقت کرنا ان کا فرض عین ہے

آپ کے پیروؤں کو آپ کی خاطر کدھ اٹھانے اور مرنے کو ہمیشہ تیار رہنا ہے

اور اگر ضرورت ہو تو ہر دنیاوی تعلق کو آپ کی خاطر ترک کر کے اپنے عزیزوں

اور رشتہ داروں سے بھی جدا ہو جانے کے لئے انہیں مستعد رہنا ہے۔ آپ

اپنے ماننے والوں سے بے حد محبت اور کامل وفاداری اور سچی فرمانبرداری کا

مطالبہ کرتے ہیں۔ ہاں ہمیں اپنی ساری زندگی آپ کے مقدس اور مبارک مرتبی کے تابع کر دینا ہے۔ کون سوائے اُس کے

کہ جس کو اپنی اختیار حاصل ہو۔ یہ کہہ سکتا

ہے کہ جو اپنی جان میری خاطر اُسے بچاتا ہے وہ راقوت موزوں علیہ السلام

المجیدیت ہر ایک نبی نے اپنے اتباع سے مجسم خدا کا مل تابعداری کا مطالبہ ہی کیا تھا۔ قرآن مجید میں ہر ایک نبی کے ذکر میں یہ الفاظ ملتے ہیں:-

فَاتَّبِعُوا اللَّهَ وَاتَّبِعُوا رِاسُوهُ

خدا سے ڈرو اور میری تابعداری کرو

خاص پیغمبر اسلام علیہ السلام کو ارشاد خداوندی ان لفظوں میں پہنچتا ہے:-

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ لوگو! اگر تم زرا سے بہت کرنے کے دعویدار ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے محبت کرے گا۔

پھر کیا ایسا کہنے سے بقول پادری صاحب انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام کی الوہیت ثابت ہو سکتی ہے؟ (حاشا وکلام)

قرآن مجید نے اس طرز کلام کا فلسفہ ان لفظوں میں بتایا ہے:-

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (دپ - ۷)

ناظرین غور فرمائیں کہ رسول یعنی پیغمبر کے لفظ میں کس قدر حکمت پائی جاتی ہے۔ استاد

غالب اسی راز کی طرف اشارہ کرتے ہیں یعنی قاصد کے فعل کو اپنا فعل بتاتے ہیں

قاصد کی اپنے ماتحت سے گردن نہ مارنے اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا تصور تھا

پس یہ جملہ تو ایسا ہے کہ اس سے الوہیت مسیح کو دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اس سے آگے

چل کر پادری صاحب لکھتے ہیں:-

”خداوند مسیح کفر و کرم کو چھوڑ کر جانے وقت عجیب حالت اضطراب میں تھے۔ اور اس وقت

جوابات نصاریٰ - عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات اور ان کا جواب - بیت دوم - پیغمبر مجید



آپ کے دہن مبارک سے چند ہائیت ہی اہم کلمات نکلے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے۔ اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا۔ سو بیٹے کے اہل بیت کے جس پر بیٹا ہے ظاہر کرنا چاہیے۔ دمتی (۲۵:۱۱) آپ کا یہ قول پوری طرح آپ کی الوہیت کا اظہار کرتا ہے۔ (دمک)

الحديث | چونکہ پادری صاحب ایک مثال امر کو ثابت کرنے کے لیے جو فطرت معیوہ کی آواز کے خلاف ہے۔ اس لئے تعریف قدرت کاملہ ان کے اپنے قلم سے ان کی تردید نکل جاتی ہے۔ مثلاً یہ فقرہ کہ مسیح اضطراب میں تھے شاید پادری صاحب سمجھے نہیں کہ خدا مضطرب نہیں ہو سکتا۔ (اس مفہوم کی غلطی کے قطع نظر لفظ تسوینا گیا۔) بتا رہا ہے کہ مسیح میں الوہیت نہ تھی بلکہ اس ذات پاک میں تھی جس نے اس کو سونپا۔ اس لئے پادری صاحب کا یہ فقرہ کہ آپ کا یہ قول آپ کی الوہیت کا پوری طرح اظہار کرتا ہے؟ معترضی سی تبدیلی کے ساتھ یوں ہونا چاہئے۔ مسیح کا یہ قول ان کی عبودیت کا پوری طرح اظہار کرتا ہے۔

آگے چل کر پادری صاحب نے اس سے بھی زیادہ لطیف فقرات لکھے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ دوست دشمن گواہ تھے کہ آپ نے ابن اشہر ہونے کا دعویٰ کیا دمتی ۳۱۲۷۔ اور سردار کاہن کے سامنے جبکہ دشمن آپ کی زندگی کا خاتمہ کر ڈالنے پر تلے تھے۔ آپ نے ابن اللہ ہونے کا اقرار کیا دمتی ۳۱۲۶ و ۳۱۲۷ اور اسی دعویٰ پر اپنی موت سے آپ نے قہر کی۔ (دمک)

الحديث | لفظ ابن اللہ انجیل کے خاص لفظ

میں عبد اللہ کے معنی میں آتا ہے۔ چنانچہ جناب مسیح اخلاق فاضلہ کی تعلیم دیکر فرماتے ہیں۔ تم خدا کے فرزند ہو یا دمتی (۲۵:۵) ناظرین! دیکھئے تصرف قدرت پادری صاحب پر کس قدر عادی ہے۔ لکھتے ہیں کہ مسیح نے اپنی موت سے اپنے دعویٰ الوہیت پر قہر کر دی۔

قرآن مجید باطل معبودوں کے ذکر میں فرماتا ہے  
أَمْ تَوَاتُوا عَلَيْهِمْ أَعْيُنٌ أَوْ رُفُوعٌ  
دہمار سے معبود کی موت میں ہمیشہ زندہ نہیں ہیں پھر وہ معبود کیونکر ہو سکتے ہیں! اس کے مقابلہ میں مسیح معبود کی شان میں فرماتے ہیں  
هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ دمتی (۲۵:۵) وہ خدا تو ہمیشہ زندہ ہے اسی لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی رو سے موت الوہیت کی ضد ہے اور یہ اصول بالکل صحیح اور معقول ہے۔ کیونکہ موت انفعال و اثر قبول کرنے کا درجہ ہے اور خدا کسی سے متغفل و اثر پذیر نہیں ہوتا۔ جن لوگوں کو خدا کی معرفت حاصل ہے وہ اس نکتہ کو خوب سمجھتے ہیں اور دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ پرے سرحد اور اک سے اپنا معبود قہر کو بل نظر قہر نہ کہتے ہیں (باقی)

## عسلی جمیری کی دعوت اور اس کا جواب

ناظرین! الحمد للہ کو معلوم ہے کہ اجیر میں خواجہ معین الدین چشتی رح کا عرس ہر سال ہوتا ہے اس میں ہر قسم کی غیر مشروع رسومات ہوتی ہیں۔ اس دفعہ سجادہ نشین صاحب کی طرف سے مجھے بھی شرکت کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ جو مع جواب ہدیہ تارین ہے۔

نوٹ | مطبوعہ دعوت چونکہ انگریزی میں ہے

اس لئے اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔  
از نگاہ شریف حضرت خواجہ معین الدین چشتی  
رحمۃ اللہ علیہ

اجیر شریف  
۲۶ جون ۱۹۷۶ء  
خواجہ معین الدین چشتی رح  
یکنہ لاند محبت بالوہی  
بہتر انداز سادہ طرز  
تیرہ بار گردن زندہ

جناب محرم ایم شفاء اللہ صاحب۔ السلام علیکم میں آپ کو خوشی سے اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح رحمۃ اللہ علیہ کا عرس یکم رجب مطابق ۱۶ جولائی سے شروع ہو کر ۶ رجب مطابق ۲۱ جولائی تک جاری رہیگا۔ اگر آپ یا آپ کے رشتہ دار اس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں تو مجھے بذریعہ چشتی یا تار اپنی رودادگی سے قبل اطلاع دیں تاکہ آپ کے استقبال اور رہائش کا انتظام کیا جاسکے۔ بصورت عدم شرکت آپ مہربانی فرما کر خواجہ صاحب کی فاتحہ۔ نذر نیاز وغیرہ کے لئے جو رقم ارسال کر سکتے ہوں بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ تاکہ آپ کو تھمرک وغیرہ بذریعہ ڈاک بھیجا جاسکے۔ میں آپ کی طویل عمر کے لئے دعا گو ہوں۔ میری طرف سے سب کو سلام اور دعا پہنچے۔

آپ کا مخلص۔ ایس میر الدین چشتی  
خادم خواجہ صاحب گل غزائے درویش  
منزل اجیر۔

جواب | جناب ایس میر الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعلیکم السلام۔ دعوت نامہ عرس پہنچا شکریہ ہے۔ جناب من حقیقت یہ ہے کہ رسم اعراس کا ثبوت زمانہ رسالت۔ خلافت یا امامت میں نہیں ملتا۔ پھر ان مواقع پر جو رسومات

اسلام اور سیکیت۔ عیسائیوں کی بین جہیزہ برائی کتب کا جواب۔ قیمت پندرہ روپے۔ پورا الحديث



افعال شنیعہ ہوتے ہیں۔ عیاں راہ بیان۔  
اس کے میں جناب سے ملتی ہوں کہ آپ شہنشاہ  
اس رسم عرس کو بالکل بند کیجئے۔ یا کم سے کم  
اہل علم کے مشورہ سے اس میں اصلاح کیجئے  
خدا آپ کی ہدایت فرمائے۔

آپ کی دعوت کا کمر شکر یہ ہے مگر میں اپنے  
ناقص علم میں اس رسم کو ناجائز جاننے کی  
وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا۔

ہر غیر دینی کوئی یا عرفی توہم  
ظلمت نزدیکی دیکھنے والے راہ قرار دیتے۔  
آپ کا قول: ابو الوفا شہنشاہ اللہ امرتسری  
۱۸۔ جمادی الثانی ۱۳۵۰ مطابق ۱۰ جولائی  
غالباً بلکہ یقیناً ناظرین اجماع بھی اس  
جواب میں مجھ سے متفق ہونگے۔

## قادیانی مشن قادیانی مسیح موعود یا جوج ماجوج

عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت  
کا ثبوت دینے میں جس قدر زور آزمائی کرتے  
ہیں۔ مرزائی اصحاب مرزا صاحب کی مسیحیت  
ثابت کرنے میں اس سے کچھ کم زور نہیں لگاتے  
مگر یہ عیسائی دیوار میں جو قوت ہوتی ہے اسکو  
سب جانتے ہیں۔ آج ہم اس کی ایک جدید  
مثال پیش کر رہے ہیں۔

لاہور کے مرزائی اجازہ پیغام صلح میں  
ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں مرزا صاحب  
قادیانی کو مسیح موعود بنا کر زمانہ مسیح موعود  
کے نشانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً یا جوج  
ماجوج کا خروج، طاعون کا پھیلنا، ریح کا  
روکا جانا، رمضان میں کسوفِ خورشید وغیرہ۔  
”الحدیث“ میں ان باتوں کا مفصل جواب

کئی دفعہ دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ یہ لوگ اپنے  
اخباروں اور رسالوں میں بار بار ان باتوں  
کا ذکر کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا جواب دینا  
ضروری ہے۔ بقول مضمون نگار صاحب  
ماجوج ماجوج سے مراد یورپ کی اقوام ہیں جنکے  
مابین آج کل جنگ جو رہی ہے۔ اس اجال  
کی تفصیل یہ بتائی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ  
میں حدیث کی عیسائی اقوام تمام دنیا میں پھیل  
جائیں گی اور حنکی اور تری کے تمام مقامات پر  
ان کا تصرف ہو گا۔ دینام نور ذہن ۳ جون ۱۹۷۱ء  
الحدیث حیرت ہے کہ یہ لوگ مذہبی اور  
میں کتنے دلیر واقع ہوئے ہیں اور جو انی قلعے  
بنائے ہیں کس قدر متاق ہیں۔ پہلے تو اپنے

پیر در مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم کے ماتحت  
اقوام یورپ کو یا جوج ماجوج شہسرایا ہے  
رحمۃ البشری (پھر ان کے ملکی تصرفات کو  
ان کا خاص نشان قرار دیا ہے۔ مگر حدیثوں میں  
یا جوج ماجوج کا جو صریح نشان آیا ہے اسکو  
چھپایا اور حدیث کی ترمیم کر کے خوش ہو گئے  
کہ ہم نے مرزا صاحب کو مسیح موعود ثابت  
کر دیا۔ سچے احدثیوں میں دجال اور یا جوج  
ماجوج کے واقعات کا ذکر اس ترتیب سے ملتا  
ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو  
قتل کر کے فارغ ہوئے تو خدا ان کو اطلاع  
دیگا کہ میں ایسے انسان بھیجے والا ہوں کہ تم  
میں سے کسی کو ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کی  
طاقت نہیں ہے۔

فخر ز عبادی الی الطور و بیث اللہ  
ما جوج ماجوج دھم من کل حدیب  
ینسلون۔ الحدیث۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن  
باب علامات بین یدی الساعة

پس میرے فرمانبردار بندوں کو کوہ طور  
پر لے جاؤ اس وقت اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج  
کو بھیجے گا۔ اور وہ ہر ہندی سے پیچھے اتر آئیں گے

یہ حدیث جو بحوالہ ترمذی مشکوٰۃ شریف میں  
ملتی ہے۔ اس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ  
یا جوج ماجوج اس وقت خروج کریں گے جب  
مسیح موعود دجال کے قتل سے فارغ ہو جائیں گے  
لیکن ان کے خروج سے پہلے مسیح موعود کو  
حکم ہو گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ  
اور وہ ان کو لے جائیں گے۔ یہ ترتیب تو  
حدیثوں میں مذکور ہے اس کے مقابلہ میں مرزا  
صاحب کی تصریحات یہ ہیں کہ مسیح موعود میں  
ہوں، دجال سے مراد عیسائیوں کے پیشوا  
پادشہی لوگ ہیں اور یا جوج ماجوج سے مراد  
یورپی اقوام جرمنی روس اور انگریز وغیرہ  
ہیں۔ (رحمۃ البشری)

اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دجال  
یعنی پادشہوں کو کب قتل کیا وہ تو اب تک زندہ  
پھرتے ہیں۔ اقتبار نہ ہو تو پادشہی برکت اللہ  
صاحب اور ان کے اصحاب کو دیکھ کر کس طرح

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ  
نے مرزائیوں کے لئے ایک اور مشکل پیدا کر دی ہے  
آپ نے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ  
موجودہ زمانہ کی یورپین اقوام دجال ہیں  
پیغام صلح یکم جولائی ۱۳۵۰ء کالم اول صفحہ ۸  
بالفاظ دیگر جرمنی اٹلی روس اور انگلستان وغیرہ  
ہیسنے والی قومیں بقول موصوف دجال ہیں۔ ظلمت  
یہ ہے کہ مرزا صاحب دجال کو قتل کرنے کی بجائے  
مسلح حکومت کے ماتحت رہے اور اس اتھری پر عرب  
فخر کرتے رہے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ اب انکے  
اتباع بھی دجال ہی کے ماتحت ہیں۔ کیا خوب مسیح موعود  
میں کر آئے تو مجھے دجال کو قتل کرنے مگر خود اس کے  
غلام بن گئے مسیح ہے۔

الجماعہ ہاؤس یاد کا ذلک در الہیں  
لو آپ اپنے دام میں مبتلا آئیں  
ناظرین! یہ ہے اس جماعت مشکلیں کا علم کلام  
جو نہ دیکھا جائے نہ سنا جائے۔ امام کچھ کہتا ہے

اس کے تباہ کن نتیجے ہیں۔ لکھنؤ: ۱۹۷۲ء

ماتے پھرتے ہیں اور آئے دن اسلام کے  
 ہاں مرزا صاحب خود بدولت عرصہ بڑا  
 پائے ہیں۔ اگر کیا جائے کہ دجال کے قتل سے  
 مراد جلالی ہے بلکہ دلائل کے ساتھ قلم  
 پانا مراد ہے جو مرزا صاحب پائے ہیں تو جہاں  
 میں ہم کہیں گے کہ یہ تو شاہراہ قتل ہے جس کا  
 ذکر استاد دوق نے یوں کیا ہے۔  
 دیکھنا لے دوق جو جائے پھر لاکھوں کے خون  
 ہے لاکھ آج اس نے لب پر لاکھ پان کا  
 شارائے نقطہ نگاہ سے تو یہ خیل موزوں ہے  
 اگر واقعہ کے خلاف ہے اور شرعی اصطلاح میں  
 گنہگار ہے۔

مرزا صاحب کا دجال بھی زندہ ہے اور  
 یا جو جابجواب بھی خوب تر ہے۔ خود مرزا  
 صاحب آج دنیا میں نہیں ہیں۔  
 غنی محل کی مدق داغ کے ساتھ  
 وہی بس تھا غنیت وہ نہیں ہے  
 طاعون کا ذکر حدیثوں میں مسیح موعود کی علامات  
 کے سلسلہ میں نہیں آیا۔ ہاں مرزا صاحب نے  
 کہا تھا کہ قادیان میں طاعون نہیں آئیگا۔  
 اس لئے ان کی تکذیب کرنے کو قادیان میں  
 طاعون ضرور آیا۔ حقیقت انہی مسئلہ کا  
 حاشیہ ملاحظہ ہو

اس لحاظ سے تو طاعون کا نشان ٹھیک ہے  
 کہ اس سے مرزا صاحب کا دعویٰ نمایاں طور  
 پر باطل ثابت ہوتا ہے۔  
 مضمون نگار صاحب نے لکھا ہے کہ مرزا  
 صاحب کے زمانہ میں بگم سرکار راج روک دیا  
 گیا تھا۔ یہ رکاوت بھی آپ کی صداقت کی دلیل  
 ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جگمگ نہیں  
 روکا گیا۔ بہادری بھیل جانے کی وجہ سے صرف  
 تیکہ کر کے جانے کا حکم ہوا تھا۔  
 مسیح موعود کی علامتوں میں سے آگ ظاہر

ہونے کی علامات کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا  
 اسی طرح رمضان کی خاص تاریخوں میں  
 سورج گرہن اور چاند گرہن مسیح موعود کی  
 علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں ہے۔  
 اس کے علاوہ وہ گندہ مدایت جو اس کے  
 کے قلعہ پیش کی جاتی ہے۔ نہ آنحضرت مسلم  
 کا ارشاد ہے نہ کسی صحابی کا قول ہے۔ بلکہ  
 بہت پیچھے آئے والا ایک شخص محمد بن علی کہتا  
 ہے کہ ہمارے مسیح موعود کی دو بڑی نشانیاں  
 ہیں جب سے زمین آسمان پیدا کئے گئے وہ  
 واقع نہیں ہوئیں۔ یعنی رمضان میں قرہ کی پہلی  
 تاریخ کو چاند گرہن لگے گا اور نصف رمضان  
 میں سورج گرہن۔

مرزا صاحب کو اس بات کا اعتراف ہے  
 کہ علامت دآپ کی زندگی میں سورج اور  
 چاند کے دو گرہن جو وقوع پذیر ہوئے ایسے  
 گرہن پہلے ہی ہو چکے تھے۔ حقیقت مولوی صاحب  
 مختصر یہ ہے کہ وہایت مذکورہ نہ حدیث  
 ہے نہ کسی صحابی کا قول ہے۔ اگر کہے ہیں تو  
 اس سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں  
 ہوتی۔ کیونکہ ان کو تسلیم ہے کہ ایسے گرہن پہلے  
 ہی ہو چکے ہیں۔

ہاں ان کا یہ کہنا کہ پہلے گرہنوں کے وقت  
 کوئی شخص مدعی نہیں ہوا۔ ہوتا کیسے جبکہ دنیا  
 کے مطابق وقوع ہوا ہی نہیں۔ یہ تو آپ ہی کا  
 خاصہ ہے کہ قرآن حدیث کے صریح الفاظ  
 کے خلاف ان کے معانی بتاتے ہیں۔  
 ہوا عقاب بھی سر تسلیم قاصدوں کا  
 یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

المسیح الموعود۔ حضرت مسیح ماری کا دوبارہ  
 نزول فرمنا دلائل تو یہ کے ساتھ ثابت کیا ہے اور  
 مرزا کی اعتراضات کا منہ تو جواب دیا ہے بیت  
 ۸۰ نے کا پتہ بخیر الحدیث امرت سر

## حق پرستی جواب شخصیت مسیحی

داؤد مولوی ابا الطیب عبدالصمد صاحب کتاب و لکھنؤ  
 الحدیث ۱۰۰ مسی سلسلہ سے سلسلہ مضمون ہذا  
 جاری ہو کر آج تک مختلف دشا ہوتے ہیں  
 ہر دشا کے لئے مضمون اگرچہ طول طویں  
 ہو گیا ہے۔ تاہم مضمون نگار کی محنت قابلِ اد  
 ہے۔ الحمد للہ آج کی اشاعت میں یہ مضمون  
 جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب  
 کو کونکے اور انتہائی عمدے اور ان کی اس کوشش  
 کو قبول فرمائے۔ یہ مضمون اس قابل ہے  
 کہ اسے دسائے کی شکل میں یکا شائع کیا  
 جائے تاکہ صاحب ذوق مکمل طور پر استفادہ  
 حاصل کر سکے۔ مگر آج کل گزائی ہوئی کہانی کا ف  
 جرات اشاعت سے منع ہے۔ یہ شکایت  
 دور ہو گئی تو پھر کوشش کی جائیگی انشاء اللہ  
 سابقہ پرچہ میں چودہری صاحب کے  
 آخری سوال کے جواب کا نصف حصہ درج  
 ہو چکا ہے۔ آج عمل متواتر کا جواب پیش  
 دے گا۔

مزم چودہری صاحب! یہ سوال بھی آپ پر  
 وارد ہوتا ہے کہ عمل متواتر کو آپ نے کہاں سے  
 دیا یعنی جزو دین بنایا۔ یہ لفظ تو قرآن مجید  
 میں کہیں نہیں ہے اور اسوہ حسنہ کے معنی  
 عمل متواتر لینا بے ثبوت اور باطل ہے۔ اسوہ  
 حسنہ کا مطلب عمل متواتر کسی دلیل سے ثابت  
 نہیں بلکہ حق کے معنی قول و عمل دونوں کو جاؤ  
 و محیط ہے۔ جس کا ثبوت خود قرآن مجید دیتا ہے  
 سنئے! ارشاد ہے۔

قد کان منکم ائمة یوحی الیکم امورا من عند اللہ  
 والذین منکم ائمة یوحی الیکم امورا من عند اللہ  
 ۱۰۰ مسی سلسلہ سے سلسلہ مضمون ہذا  
 جاری ہو کر آج تک مختلف دشا ہوتے ہیں  
 ہر دشا کے لئے مضمون اگرچہ طول طویں  
 ہو گیا ہے۔ تاہم مضمون نگار کی محنت قابلِ اد  
 ہے۔ الحمد للہ آج کی اشاعت میں یہ مضمون  
 جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب  
 کو کونکے اور انتہائی عمدے اور ان کی اس کوشش  
 کو قبول فرمائے۔ یہ مضمون اس قابل ہے  
 کہ اسے دسائے کی شکل میں یکا شائع کیا  
 جائے تاکہ صاحب ذوق مکمل طور پر استفادہ  
 حاصل کر سکے۔ مگر آج کل گزائی ہوئی کہانی کا ف  
 جرات اشاعت سے منع ہے۔ یہ شکایت  
 دور ہو گئی تو پھر کوشش کی جائیگی انشاء اللہ  
 سابقہ پرچہ میں چودہری صاحب کے  
 آخری سوال کے جواب کا نصف حصہ درج  
 ہو چکا ہے۔ آج عمل متواتر کا جواب پیش  
 دے گا۔

مضمون نگار صاحب! یہ سوال بھی آپ پر وارد ہوتا ہے کہ عمل متواتر کو آپ نے کہاں سے دیا یعنی جزو دین بنایا۔ یہ لفظ تو قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے اور اسوہ حسنہ کے معنی عمل متواتر لینا بے ثبوت اور باطل ہے۔ اسوہ حسنہ کا مطلب عمل متواتر کسی دلیل سے ثابت نہیں بلکہ حق کے معنی قول و عمل دونوں کو جاؤ و محیط ہے۔ جس کا ثبوت خود قرآن مجید دیتا ہے سنئے! ارشاد ہے۔





# ملکی مطلع

## حالات جنگ

### وزیر اعظم برطانیہ کا تبصرہ

اس ہفتے پارلیمنٹ انگلستان کے دارالعوام دہنوس آف کاننرز میں کسی ممبر کی طرف سے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی۔ جس پر دو روز بحث ہوتی رہی۔ دارالعوام میں کل ۶۱۵ ممبر ہیں جن میں سے ۲۵ نے چرچل وزارت پر عدم اعتماد کا اور ۴۵ نے اعتماد کا اظہار کیا اور باقی ۱۱۵ غیر جانبدار رہے۔ یہ تحریک غالباً اس لئے پیش کی گئی کہ پچھلے دنوں برطانوی فوج کو یسبیا وغیرہ میں پاپا ہونا پڑا۔ جس پر انگلستان کے اخبارات میں غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پر کتہ چینی کی گئی۔ اس سے متاثر ہو کر دارالعوام کے حزب مخالف نے وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی جو بھاری کثرت آراء سے مسترد ہو گئی۔ اس کامیابی کے بعد وزیر اعظم نے حالات حاضرہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے نازک وقت میں پارلیمنٹ میں اس قسم کی بحث اس بات کا تین ثبوت ہے کہ انگلستان میں عوام کو آج بھی تقریر کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ یسبیا کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ گذشتہ سال جب جنرل ویول نے دشمن پر حملہ کیا تھا تو چالیس ہزار عورتی فوج قید کی گئی تھی۔ لیکن اس مرتبہ حالات نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ اکیلے یسبیا میں ہمارے پچاس ہزار سپاہی قید کئے جاتے ہیں۔ جبوقت

جنگ شروع ہوئی تھی یسبیا میں اتحادیوں کی فوج ایک لاکھ تھی اور عورتوں کی فوج ہزار جس میں سے پچاس ہزار کے قریب جرمن تھے۔ تعداد میں فوقیت کے علاوہ ٹینکوں۔ ہتھیاروں۔ گاڑیوں اور ہوائی جہازوں میں بھی ہمیں برتری حاصل تھی۔ یسبیا کی جنگ ٹھیک چل رہی تھی لیکن ۲۳ جون کو جب بیرٹھلم پر تصادم ہوا۔ اس دن صبح کو برطانوی فوج کے پاس قریباً تین سو ٹینک تھے مگر شام تک صرف ستر کے قریب رہ گئے۔ آپ نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا تھا تو آپ کو صرف واقعات سنا رہا ہوں۔ اس شدید نقصان سے برطانوی پلہ اہمیت ہلکا ہو گیا۔ مسامطہ روح ایک سپاہی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری آنکھوں میں فوج کے خوف حصوں کے درمیان ۱۲۰ میل بے آب صحرا کا فاصلہ حاصل ہو گیا۔ ہمارے جرنیلوں کو توقع تھی کہ ہمیں اپنے مورچے مضبوط کرنے کے لئے دس بارہ دن کی جہالت مل جائے گی لیکن خلاف توقع پانچویں روز یعنی ۲۶ جون کو جرمن جرنیل روویل مسامطہ روح کے مورچوں کے سامنے پہنچ گیا اور ۲۷ جون کو مصر کی لڑائی شروع ہو گئی۔

آگے چل کر مومنون نے کہا کہ برطانوی فوج نے کئی اہم دستے وسط مشرق سے ہٹا کر ہندوستان بھیجے گئے تھے۔ کیونکہ اس سے کچھ عرصہ پیشتر ہندوستان پر حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا اور جو فوجیں ہندوستان سے وسط مشرق کی طرف روانہ ہونے والی تھیں وہ اسی جگہ روک لی گئیں۔ مگر منت نے گذشتہ دو برسوں میں وسط مشرق کو فوج اور سامان جنگ بھیجے ہیں انتہائی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ساڑھے نو لاکھ (۹) لاکھ سے زیادہ سپاہی، ساڑھے چار ہزار ٹینک، چھ ہزار ہوائی جہاز، قریب پانچ ہزار توپیں، پچاس ہزار مشین گنیں اور

ایک لاکھ سے زیادہ فوجی لاریاں بھیجی گئیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اتحادی فوجوں کو اس محاذ پر زبردست تازہ کمک پہنچ رہی ہے۔ نو آبادیات کی طرف سے امداد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نیوزی لینڈ، دو اقیانوس (بھارت) کی حکومت نے اپنے ملک کا شدید خطرہ نظر انداز کرتے ہوئے ایک مکمل ڈویژن یسبیا بھیج دیا جو اس وقت مصر میں جرمزوں کا راستہ روکے ہوئے ہے۔

عام جنگی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میرا یہ کبھی خیال نہیں ہوا کہ یہ جنگ مختصر ہوگی بلکہ شروع سے میرا خیال یہی رہا ہے کہ یہ جنگ طویل ہوگی۔ پریزیڈنٹ روز ویلٹ سے میری کچھ ملاقات کے بعد جرمنی کی طاقات بڑھ گئی ہے۔ دوسری طرف اتحادی اقوام کا مستقبل بھی اچھا ہو گیا ہے۔ روس حملہ آور دشمن کی سخت مزاحمت کر رہا ہے۔ ہمارے طرف سے اس کی امداد کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ بہت سے ٹینک اور ہوائی جہاز بھیجے جا چکے ہیں۔ روس اور اتحادی اقوام جنگ جاری رکھیں گی اور مستقبل مزاحمتی سے لڑتی رہیں گی۔ نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو وہ مرجائیں گی یا فتح حاصل کریں گی۔

ہندوستان کی دفاعی قوت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب سے برطانیہ کا اس ملک سے تعلق ہوا ہے وہاں کبھی اتنی فوج جمع نہیں ہوئی جتنی اس وقت جنرل ویول کے ماتحت موجود ہے۔ لہذا میں بحری ہوائی اور بری فوجیں ملک کی حفاظت کر رہی ہیں۔ (انتہی)

**مصری محاذ**  
آج کل مصری محاذ پر جنگ پوری شدت سے لڑی جا رہی ہے۔ سو میل لمبے اور ۴۰ سے ۸۲ میل چوڑے محاذ پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ تازہ اطلاعات منظر ہیں کہ دشمن کی پیش قدمی نسبتاً

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل۔



۳۴۴ برٹش ہندوستان کی بھاری تعداد حملہ آور لشکروں کی امداد کر رہی ہے۔

کمزور پڑ گئی ہے۔ مرسا مطلوبہ برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جاسکتی کی وجہ سے اسکندر یہ اور نہر سوڈ کے لئے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اسکندر یہ مصر کے شکار میں مشرقی بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر برطانیہ کا بہت بڑا بحری اور ہوائی طاس ہے جہاں گودویوں کے علاوہ جہازوں کی مرمت کا انتظام بھی ہے۔ اگر یہ برطانیہ کے ہاتھ سے نکل گیا تو بحیرہ روم کے برطانوی بیڑے کو مشکلات پیش آئیں گی۔ کہا جاتا ہے کہ ایسی حالت میں مصر کی دوسری بندرگاہ پورٹ سعید اور فلسطین شام وغیرہ کی بندرگاہوں کو استعمال کیا جائے گا۔ گودوں اسکندر یہی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔

اسی طرح نہر سوڈ کی اہمیت بھی ناظرین سے مخفی نہیں ہے۔ اتحادی فوجوں کو کمک زیادہ انی راستے پہنچ رہی ہے۔ اس لئے دشمن انتہائی کوشش کر رہا ہے کہ اتحادیوں پر یہ راستہ بند کر دے تاکہ وسط مشرق کی اتحادی فوجیں بیرونی امداد سے محروم ہو جائیں۔ مصر اور روس کا کچھ مال معامہ برطانیہ کے الفاظ میں سننے! معاصران محاذوں کے تازہ حالات پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

جوں جوں جرمن اسکندر یہ کے نزدیک آ رہے ہیں۔ جنرل آگنلیک دائرہ گریز کی مزاحمت سخت ہو رہی ہے۔ جرمن فوجوں کی پتہ بندی کی اب وہ رفتار نہیں جو آج سے چند دن پہلے تھی۔ گذشتہ چار دن سے جنرل رومیل وجرمن الائن کے دروازوں پر مڑکر رہے ہیں۔ لیکن اتحادی فوجیں آگے بڑھنے نہیں دیتیں۔ یہ نہایت حوصلہ افزا اطلاع ہے۔ خاص کر اس لئے کہ سمجھا جاتا تھا کہ اسکندر سے پہلے جنرل رومیل کو روکنا نہایت مشکل ہے اگر گذشتہ تمام نقصانات کے باوجود جنرل آگنلیک کسی جگہ بھی جرمنوں کو اس قدر پریشان کر سکتے ہیں تو ماننا پڑیگا کہ مزید کمک مول

ہونے پر وہ جرمنوں کو پسپا بھی کر سکتے ہیں۔ دراصل انہوں نے الائن کے علاقہ میں جرمنوں کو پسپا کیا بھی لیکن اس عارضی پسپائی کو زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی۔ پھر سے جرمنوں نے آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔

برطانوی فوجوں کو نمایاں کمک پہنچ گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ نیوزی لینڈ اور امریکہ کی فوجیں اس وقت جرمنوں کے مقابل ہیں۔ آس پاس کے علاقوں سے بھی تازہ دم دستے بھیجے جا رہے ہیں۔ حالات کی نزاکت کو چھٹا منہ ہے کہ جس قدر ہو سکے امداد بھیجی جاسکے۔ اسکندر یہ کو خطرہ زبردست ہے اور ہر حالت میں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ برطانوی بیڑے کے پاس مشرقی روم ساگر و بحیرہ روم میں اس قدر محفوظ طاس اور کوئی نہیں۔ امداد اگر یہاں سے اسے نکلنا پڑ گیا تو اسے سخت دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ شام اور فلسطین میں چند ایک بحری طاس ہیں۔ لیکن اس قدر مستحکم کوئی نہیں اور جرمن مصر عبور کر کے ان دونوں علاقوں میں گھسنے سے گریز نہ کریں گے۔ لہذا لازمی ہے کہ اسکندر یہ کی خاطر ہر قربانی کی جائے۔

سیبٹ پول کے بعد جرمنوں کا دعویٰ کاہلوئے سیبٹ پول پر قبضہ کر لیا ہے۔ ابھی غیر مصدقہ ہے۔ حسب معمول انہوں نے روسیوں کے مورچے توڑتے ہی اعلان کر دیا کہ شہر بھی ان کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ روسی ہائی کمانڈ نے یہ تو اعتراف کر لیا ہے کہ جرمن شہر میں گھس گئے ہیں مگر یہ کہا ہے کہ زبردست دست بدست جنگ شروع

۱۵ ماسکو کے اعلان مورخہ جولائی میں بتایا گیا ہے کہ ہادی فوجوں نے آٹھ ماہ کی مزاحمت کے بعد سیبٹ پول خالی کر دیا۔ اس حال میں کہ تمام شہر کمندرات کا ڈھیر بن چکا ہے کوئی مکان یا کارخانہ سلامت نہیں۔

دکان کتہ لئن پالائٹس (۱) - ایلڈ

۵ ہے۔ تاہم سیبٹ پول کو ختم ہی سمجھنا چاہئے۔ جرمنوں کے مقابلہ میں ایک روسی لڑ رہا ہے۔ اولہ پھر ہوائی فوجیت امداد کو کہ باہری کی برتری جرمنوں کی ہے۔ ان حالات میں یہ روسیوں کی ہی شجاعت تھی کہ ایک ماہ تک اس شہر پر ٹھہر رہے تھے۔ سیبٹ پول چاروں طرف سے محصور ہو چکا تھا۔ پانچ لاکھ جرمن حملہ کر رہے تھے۔ دس دس ہزار ہوں سے زیادہ روزانہ بارش ہو رہی تھی لہذا آخری دنوں میں یہ بارش مسلسل ۲۴ گھنٹے ہوئے تھی۔ حتیٰ کہ ہوائی حملوں کے الائم تک بند ہو گئے تھے۔ سارے کریمیا سے جرمن ہوائی جہاز اڑ کر حملہ کر رہے تھے۔ اور اس کے مقابلہ میں روسیوں کے پاس صرف ایک ہوائی اڈہ تھا۔ کمک صرف بحری راستے سے آسکتی تھی۔ اور وہ بھی ایسی جس پر چاروں طرف سے جرمن طیارے تباہ کن بیماری کر سکتے تھے۔ باوجود اس کے روسی ڈٹے رہے اور ایک لاکھ کے قریب جرمنوں کی قربانی کی۔ تب چاکر کہیں سیبٹ پول خالی کیا۔ سیبٹ پول کا نقصان معمولی نہیں۔ کریمیا میں روسیوں کا یہ سب سے بڑا بحری طاس تھا لیکن یہ روسیوں کے لئے جنگ نہیں۔ سیبٹ پول سے ہٹ کر روسی بڑا نوڈر ووسک ہیں آگیا ہے۔ اس کے علاوہ روسیوں نے بحیرہ اسود کے کاکیشین ساحل پر ٹوہا ہے۔ سوکھ۔ اینجلیا اور ہالیم کی بندرگاہوں کو خوب ملح کیا ہوا ہے۔ سیبٹ پول کی بحری اہمیت آج سے چار ماہ پہلے ختم ہو گئی تھی۔ جب جرمن کریمیا پر قابض ہوئے تھے۔ اس دن سے سوویٹ ایٹی کمانڈ اس کے نقصان گنے لگے تیار تھا۔ اور کیا تعجب ہو کہ نازک حالت کے پیش نظر نئے بحری طاس تیار کر لئے ہوں۔ درتاپ لاہور ۶ جولائی شکم مستم ۱ بلڈ میٹ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ روس میں کرسک اور خارکوف کے درمیان ۱۵۰ میل کے محاذ پر شدید جنگ ہو رہی ہے جس میں



# مکمل حفاظت اور پوری نشی

یہ جیسٹ ہے جو کہ  
نیشنل بینک آف انڈیا بلڈ بینک مال بازار امرتسر

## امن کا زمانہ ہو یا جنگ کا

نیشنل بینک آف انڈیا بلڈ بینک مال بازار امرتسر

نیشنل بینک آف انڈیا بلڈ بینک مال بازار امرتسر

نیشنل بینک آف انڈیا بلڈ بینک مال بازار امرتسر

## تصانیف مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

تعلیم کالج باب پیش کیا گیا ہے اور سیکرٹری  
علی مباحث پر فاضلہ تنقید کی گئی ہے۔  
سائز ۲۰ تقطیع کے ۸۸ صفحات بلکہ

### تفسیر سورہ کہف

یہ آپ نے اپنے مخصوص  
اور دلکش پیرایہ میں  
لکھی ہے۔ مثلاً شریعت، طہقیت، حضرت موسیٰ  
اور حضرت خضر علیہ السلام کا مفصل ذکر کیا گیا  
ہے۔ اور بھی اہم مسائل تصوف کو حل کیا ہے  
لکھا ہے چھپائی کا غلہ عمدہ۔ قیمت ۱۰

تقریر فرمائی ہے۔ جس سے بچے۔ بوڑھے سب  
قسم کے لوگ لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ۲۰

قرآن اور حدیث کی روشنی  
میں حیات مسیح علیہ السلام  
کو عالمہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول  
جس میں لفظ توفی کی تحقیق ازبک کی گئی ہے اور حصہ  
دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے  
جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے  
دعوے (دغات مسیح) پر بطور استدلال کے  
پیش کی تھیں۔ مرزا یوں نے آج تک اس کا جواب  
نہیں دیا۔ حیات مسیح کے ثبوت میں یہ بڑی نچوڑ  
کتاب ہے۔ حصہ اول ۱۰۰۰ حصہ دوم ۱۰۰۰  
اس رسالہ میں حضرت مسیح مہدی  
تبرہ بفضل جہت کر کے کا لایا  
جس کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲۰

تفسیر واضح البیان  
یہ سورہ فاتحہ کی  
تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی

## مومیائی

معصومہ علماء اہل حدیث و ہذا سہ خدیوان الحمد  
علاءہ انیس روزانہ تازہ شہادت آتی رہتی  
ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو برصافی  
ہے۔ ابتدائی سال دوق۔ دوم۔ کھانسی۔ ریش۔  
کمزوری سینہ کو رنج کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو  
طاقت دیتی ہے۔ جو یاں یا کسی اور وجہ سے جن کی  
کمر میں درد ہو ان کے لئے اکیر ہے۔ دو چار دن میں  
درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال  
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت  
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو  
تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے  
برود۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید  
ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے  
ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے  
کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۰  
ماہ کے لئے کافی ہے اچ۔ آدھ پاؤ لیم۔ پاؤ بھر  
ستے صبح حصول ڈاک۔ مالک غیر سے حصول ڈاک  
علیحدہ ہوگا۔ غریب ایک۔ پاؤ سے کم روانہ کی جا سکتی  
اور نہ ہی ہندو یہ وی پی۔

### تازہ شہادت

جناب بکیمیا محمد بن صاحب شہنشاہ (دبئی) حضرت  
مولوی امیر علی صاحب متعدد بار مومیائی منگوائی گئی۔  
حسب فٹانک مفید ثابت ہوئی۔ ایک پاؤ مومیائی میرے  
پتہ سے ارسال فرمائیں ۱۰۔ (۱۰۰۰) (اپریل ۱۹۸۸ء)  
جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ (دبئی)  
جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی  
منگوائی۔ لاشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ صبر  
بھرا سال فرمائیں ۱۰۔ (۱۰۰۰) (اپریل ۱۹۸۸ء)  
منگوائی لکھا پتہ۔ حکم محمد مردار خان  
ہندو پانچویں میٹکین ایجنسی امرتسر

حلاوة الامیان تلاوة القرآن

میں قرآن مجید کی تفصیلات تلاوت کا جواب قرآن - برکات قرآن - فن تجوید - ادائیگی زدن آیات رحمت و عقاب - سجدہ تلاوت کے اذکار کے متعلق اپنی مخصوص طرز انجاء میں تحریر فرمایا ہے۔ کتاب جامع اور قابلہ ہے۔

انارة المصابیح لاداء صلوۃ التراويح

نماز تراویح آٹھ رکعت میں غلو اٹھان کی طرف سے اس کی تردید کی جاتی ہے اس - مالیت میں بیس رکعت والی روایت کو تفصیل قرار دیتے ہوئے چند علماء احناف و دیگر ائمہ کے اقوال کو اپنی تائید میں پیش کر کے آٹھ رکعت کا منقول ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴

صدائے حق

اس رسالہ میں مرزا صاحب صدائے حق قادیانی کی زندگی کے حالات ان کے دعاوی و عقائد بیان کر کے ان کی معقول تردید کی ہے۔ قیمت صرف ۴

قرۃ العینین بسیرۃ العیدین

عیدین کے حدیثیہ اور ان کے اسرار و حکم میں بے نظیر رسالہ ہے۔ یہ ایک نئی تصنیف ہے جو آج تک آپ کے مطالعہ سے نہیں گزری ہوگی۔ قیمت ۴

شعائر اور محافین کے اعتراضات کا بھی معقول جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۴

جس میں نماز تہجد کی فضیلت ادا نماز تہجد کرنے کا طریقہ - تعداد رکعات و تر دعائے وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۴

فضائل شعبان

مولا سید اکبر علی نے مولانا سید اکبر علی نے مولانا سید اکبر علی نے مولانا سید اکبر علی نے

شعائر برقی پرین امرتسر

میرزا آدو - انگریزی - ہندی - گورکھی - سندھی - گجراتی - پنجابی - تہذیب - مذہب - رنگ واد - سادہ اور نا کو غول - سب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پبلش - اشہادہ رسیدیں - دعویٰ خطوط - لیٹر فارم - رجسٹر اور لیبیل وغیرہ چھوڑنے ہوں تو بذات خود شریف لائسنس پائیں گے۔ خط و کتابت نجی و غیرہ بطور کرل۔

ذکر کی

از مولانا ابوالکلام آزاد - اس رسالہ میں موصوف کے دو مضمون تذکار مقدس اور افسانہ ہجو وصال مرتب کئے گئے ہیں جو پہلے آپ کے رسالہ البلاغ میں شائع ہو چکے ہیں۔ ہندو مذہب میں آنحضرت صلی علیہ وسلم کی ولادت، بعثت، روحانی تربیت اور عرب کی حالت قبل بعثت وغیرہ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔

شعائر برقی پرین امرتسر

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب شکایت ہوتی ہے تو دھڑک دھڑک کر بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خواب بوجھا دیتے ہیں۔ صحت میں جیسے لگ جاتے ہیں۔

شعائر برقی پرین امرتسر

دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب فراموش ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کی عزیب یا عزیبہ کی آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی میرے کا سرمہ بطور نمونہ ضرور ڈاک بھیج کر منگو لیں۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ان نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیمتاً منگو اور صحت حاصل کیجئے۔ نا انداز چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید پے موتیوں و کھیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قیمت اوسط بھورا کھیرے و دیگر برقی قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص ہندوستانی میرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکیرو لاثانی دوائیں ہیں۔

سیرت سید احمد شہید رائے بریلی

نئی تصنیف ہے۔ قابلہ ہے۔ قیمت ۴

سیرت سید احمد شہید رائے بریلی

فوت - محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوا۔

یادگار سنگم شہید جیلانی کی کتاب غیۃ الطالبین کا اردو ترجمہ صرف ۴ قیمت ۴

جہاں بیک

رجسٹرڈ اینڈ پبلشڈ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ج ۳۹

اغراض و مقاصد

۱۲۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت گزارانہ غور و نظر اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
قواعد و ضوابط  
۱۳۔ قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔  
۱۴۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا نمٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت  
درج ہوں گے۔  
(۴) جس مرسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ  
ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
(۵) ہر نمک ڈاک اور غلط واپس ہونے

یوم جمعہ المبارک

المربى ١٣٩١ هـ مطابق ١٢ جولاءى ١٩٧٢ م

امر

خطاب اخبار الحديث

## فہرست مضامین

(مرقوم مولوی محمد شفیع صاحب شجر اسلامہ پڈل سکول لاہور)  
 تری قدر و فضیلت کیا ہے اس کو کوئی کیا سمجھے  
 وہی سمجھے جو ہو توحید اور سنت کا شہدائی  
 ترا ہر حرف ہے تسکینِ جان و مایہِ راحت  
 ترا ہر ورق دیدہ زیب و پرتنزیہ و  
 جہالت کفر اور بدعت ترقی پر تھے جو کل تک  
 ترے زورِ کتابت سے ہوئی آ  
 نہیں کچھ شک کہ تو ہر ایک کی ہے آنکھ کا تارا  
 کوئی ہندو ہو یا سکھ  
 تجھے شکوہ ہے اور سچ ہے فزوں تر ہو تری رونق  
 خیال دستگیری مگر

مذ	تکلم و خطاب بہ اخبار المحدث
مذ	انتخاب الاخبار
مذ	خلافت علی اور شیخ
مذ	مذہب قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ
مذ	سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مذ	متفرقات
مذ	ملکی مطلع
مذ	مشہورات

**حیات طیبہ**۔ جدید ادیشن مولانا شبید  
 دہلوی کی مفصل سوانح عمری۔ از مرزا حیرت  
 دہلوی مرحوم۔ قیمت ۵ روپے۔ فیروز المیڈن پریس

**دوال غازی - امان اللہ خان سابقہ شاہ افغانستان کی محنت سے دستبرداری کے حالات**

وہاں کی روایت ہے کہ اس زمانہ میں ہندوؤں نے اپنے مذہب کو دروغ و دھوکے سے بڑھا کر اور مسلمانوں کے خلاف بغاوتیں کیں۔

## انتخاب الاخبار

دعوت جولائی ۱۹۰۲ء

مونی عبد اللہ ثانی کے مقدمہ میں لڑنے والے نائیکوں میں انتقال مقدمہ کی درخواست کی گئی۔ جو منظور ہو گئی۔ ثانی کو رٹ نے ٹکڑے کے ڈپٹی کمشنر کو اس کے حسب منشا انتقال مقدمہ کا اختیار دیدیا ہے۔ رائیڈہ لکھا جائیگا کہ کس حاکم کے سپرد ہوا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ اور پنجاب یونیورسٹی میں بکری ٹیکس کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے اس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ پلٹے کا ٹیکس بالکل معاف کر دیا گیا ہے۔ حاصل شدہ رقم اگر یو پارسی واپس لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں ورنہ آئندہ تھانہ جس کے موقع پر جو سنگڑ میں ہوگی یہ رقم ان کو عوامی جائے گی۔

گلگتہ کی اطلاع منظر ہے کہ جولائی کی درمیانی رات کو بردان ریلوے اسٹیشن پر دو ریل گاڑیوں میں ٹکر ہو گئی۔ جس سے ۳۰ اشخاص ہلاک اور ۱۰ مجروح ہو گئے۔

چینی سفیر مقیم لندن نے جنگ میں چین کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برما کو ضرور جاپان سے واپس لینا چاہیے تاکہ چین کو اتحادیوں کی طرف سے نوٹز ادا دل سکے۔ اس کے بعد ہندوستان، آسٹریلیا اور روس تینوں جاپانی حملہ سے بڑی حد تک محفوظ ہو جائیں گے۔

تباہی کی اطلاع مجریہ ۱۲ جولائی منظر ہے کہ الامین کے مغرب میں پانچ میل تک ہماری فوج پیش قدمی کر چکی ہے اور محوری فوج پیچھے ہٹ گئی ہے۔ اس وقت تک ۲ ہزار نو سو گرفتار ہو چکے ہیں۔ بہت سی قومی فوجی لاپرواہی ہمارے ماتھے لگی ہیں۔ اس کے جنگ اور ہوائی جنگ بھی نمودار

لندن میں ۱۲ جولائی کو روس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس وقت دریائے ڈان کے دونوں کناروں پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ اور روسی فوج شہر دورو نیز کو بچانے کے لئے سرٹوٹ کو شش کر رہی ہے۔ جو جرمن دستے دریائے ڈان کو پار کر چکے ہیں روسی ان کا صفایا کر رہے ہیں۔ اس علاقہ میں دیہات پر کبھی جرمنوں کا قبضہ ہو جاتا ہے اور کبھی روسیوں کا۔ روسیوں کے جوابی حملوں کی وجہ سے

## پڑتال رجسٹر

سے معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل خرید و فروخت کی قیمت ماہ جون میں ختم ہو چکی ہے مگر دفتر کی غلطی سے ان کو اطلاع نہیں دی جاسکی۔ اس لئے اب انکی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ عیوضاً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

نوٹ کسی مکریداد دہانی یا دوسری کی کا نظارہ فرمائیے۔  
۱۱۱۸۷ - ۱۱۱۳۵ - ۹۲۲۶ - ۷۹۷۳  
۱۱۲۶۴ - ۱۱۶۳۸ - ۱۳۶۸۵ - ۱۳۸۲۲

گرانی اشیاء خوردنی اور استعمالی چیزوں کی گرانی حد سے بڑھ گئی ہے۔ غریب طبقہ کی جان ضیق میں آگئی ہے۔ اگر حکومت نے جلد توجہ نہ فرمائی تو خوفناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

جرمنوں کو خندقیں کھودنے کا موقع نہیں ملتا روسی فوج چپ چپ زمین کے لئے بڑی بہادری سے لڑ رہی ہے۔

لندن کی اطلاع ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہاز جدیدہ مانا پر مسل ہوائی جہاز کر رہے ہیں۔ تاکہ جہاز روس کو جواب دہی جاری ہے

وہ صحیح سلامت مصری محاذ پر پہنچ گئے۔ جنگل دچین کے امریکن ہیڈ کوارٹر سے اعلان شائع ہوا ہے کہ صوبہ کیانگی میں دشمن پر دو جگہ حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں دشمن لچوان کی طرف بھاگ گیا۔ یہ مقام کیانگی کے صدر مقام ناچنگ کے مشرق میں واقع ہے۔ علاقہ میں چینیوں نے چار مقامات دشمن چھین لئے ہیں۔

انقرہ (ترکی) کے ایک اعلان مجریہ

۸ جولائی سے معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ ترکی کے وزیر اعظم ڈاکٹر رفیق مہمدام حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے۔ مرحوم کی عمر ۵۵ سال تھی۔ آپ ششہ تک ترکی کے وزیر خارجہ رہے بعد ازاں وزیر اعظم بن گئے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مرحوم کی جگہ ڈاکٹر سراج اوغلو وزیر خارجہ اور وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔

لاہور کی مقامی پولیس نے ڈیڑھ لاکھ روپے کا قانون و قمار ہند متعدد دوکان داروں کا چالان کیا ہے۔ جنہوں نے سرکار کے مقرر کردہ ٹوٹوں پر کھانڈ یا گندم فروخت کر بیسے انکار کر دیا تھا۔

مشاک الم کی اطلاع ہے کہ مقبوضہ یورپ میں اب تک نازی دس لاکھ یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں۔ یہ آٹھ لاکھ یورپ میں کل یہودیوں کا چھٹا حصہ ہے۔ دس لاکھ مقتولین میں سے سات لاکھ صرف پولینڈ میں مارے گئے۔

جرمنی اور اٹلی کے پاس اتحادیوں کے دو لاکھ جنگی قیدی ہیں۔ ان کے لئے کھانے کی چیزوں کے جو پارسل روانہ کئے جاتے ہیں ان پر روزانہ بیس ہزار پونڈ خرچ ہوتا ہے۔ نئی دہلی کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ ہندوستان میں اس وقت کمین کا جو ذخیرہ موجود ہے وہ کم از کم اڑھائی سال کے لئے کافی ہے۔

پیشہ کار ٹیکہ - روزانہ کی تردید میں مشہور اور مفید کتاب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

**امجدیٹ**  
مکتبہ امجدیٹ  
۱۳۶۱ھ

## خلافت علی اور شیعہ

بجواب اخبار شیعہ لاہور

عرصہ سے یہ بحث مسلمانوں میں چلی آرہی ہے۔ غامکر امجدیٹ اور اخبار شیعہ میں مدت سے یہ مذکرہ جاری ہے۔ آج ہم جس مضمون پر توجہ کرتے ہیں وہ ۲۲ جون کے اخبار شیعہ لاہور میں خلافت النبی کے عنوان سے شائع شدہ ملتا ہے۔ جس کے لکھنے والے کوئی مولانا کاظم حسین صاحب دہلوی ہیں۔ آپ نے اس مضمون میں حدیث من کنت مولاً پر بحث کی ہے۔ بہت سی کتابوں سے معینہ اور غیر معینہ حوالے نقل کئے ہیں جیسے جوابات اہل سنت خصوصاً اہل حدیث کی طرف سے بار بار دیئے گئے ہیں۔ آج ہم نفس و حدیث کے مضمون کو ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ حدیث کے پورے الفاظ یہ ہیں:-

من کنت مولاً فعلی مولا

یعنی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں جس کا مولا ہوں علی نہ بھی اس کا مولا ہے۔

شیعہ گروہ کہتا ہے کہ مولا کے معنی حاکم کے ہیں اور حاکم سے مراد خلیفہ ہے۔ اس کے خلافت سنی گروہ کہتا ہے کہ مولا کے معنی محبوب کے ہیں۔ دو سرے روایات سے قطع نظر کر کے صرف اسی روایت کے لفظوں پر غور کریں تو فیصلہ

آسان ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حدیث من کنت مولاً کا جملہ اس پر خبر یہ ہے جس کا طرف زمان دراصل زمانہ حال ہوتا ہے۔ اس اصول سے اس حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ عین وقت تکلم جبکہ زبان رسالت مآب سے یہ فقرہ نکلا دونوں کی ذات بوصف مولائیت موصوف تھی۔ پس اس اصول سے مولا کے معنی محبوب کے تو صحیح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کی محبوبیت زمانہ واحد میں جمع ہو سکتی تھی بلکہ واقعہ میں جمع ہو گئی تھی۔ لیکن مولا یعنی خلیفہ زمانہ تکلم میں متحقق نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ خلیفہ کے معنی میں بعدیت لازمی امر ہے۔ یعنی خلیفہ اس شخص کی زندگی میں جس کا وہ قائم مقام ہو خلیفہ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ اس کے بعد اس کو خلافت کا وصف حاصل ہوتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت جناب علی رضہ کو آنحضرت ص کی زندگی میں خلافت کا منصب بالفعل حاصل نہ تھا بلکہ بعد وفات حاصل ہوا۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ کوئی اپنی خوش اعتقادی سے اس وقت بھی انکو خلیفہ سمجھے۔ سو یہ بات ایسی ہی ہے کہ کسی مولوی کے روئے کو شیر خوار یا نابالغ کی

حالت میں مولوی کہا جائے۔ جبکہ وہ حقیقتہً مولوی نہ ہو۔ پس حدیث مذکور کے معنی بلحاظ جملہ اس پر بھی صحیح ہیں جو اہل سنت بتاتے ہیں۔ کیونکہ روایت مذکورہ کے متصل ہی جو الفاظ آئے ہیں ان سے بھی انہی معنی کی تائید ہوتی ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:-

اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

اسے خدا! د چونکہ یہ اصول تیسرے نزدیک بھی صحیح ہے کہ میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کا محبوب ہے اس لئے جو شخص علی سے محبت رکھے تو بھی اُس سے محبت رکھ اور جو اُس سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ۔

چنانچہ یہ دعائیہ جملہ زمرہ حق اہل سنت کی تشریح کی تائید کرتا ہے۔ پس ہماری بھی دعا ہے کہ اسے خدا! ہمیں بھی عباد علی میں زندہ رکھ انہیں میں ماریو اور انہیں میں ٹھاکو انہی معنی میں کسی اہل دل نے کیا خوب کہا ہے

سہ زائد: تیری نماز کو میرا سلام ہے

بے حجب اہل بیت عبادت حرام ہے مختصر یہ ہے کہ حدیث موصوف مولائیت رسالت اور مولائیت علی ایک زمانے میں نکلتی ہے۔ اور یہ اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے جبکہ مولا کے معنی محبوب کے ہوں۔ مولا سے مراد خلافت لینے کی صلاحت میں وحدت زمانہ نہیں رہ سکتی۔

کوئی ہے جو ہماری اس دلیل کو علی نامہ سے رد کر سکے۔

خلافت محمدیہ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے انکے مؤمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا اور مسئلہ باغ زندک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ روپے۔ نیچر امجدیٹ آئرن

خلافت رسالت۔ خلافت اصحاب ثلاثہ کو جدید و قديم کے پیرائے میں ثابت کر دینا













# مفتی محمد شفیع

**مفتی محمد شفیع** | الحمد للہ ۳۰ اپریل سن ۱۳۸۱ھ میں ایک مراسلہ ہجرت کے خواہاں بنے پریشان شائع ہوا تھا۔ جس کے بعض فقرات کو بھی جرائم نے دل آزار سمجھ کر احتجاج کیا ہے۔ حضرت مسیح ہم مسلمانوں اور مسیحوں میں منفقہ طرد ہوا ہندو میں بزرگ مسلم ہیں۔ اس لئے ہم خود بھی ان الفاظ کی اشاعت کو ناپسند کرتے اور افسوس کرتے ہوئے اپنے نامہ نگاروں کو بزرگ تاکید کرتے ہیں کہ ہر قسم کا مضمون لکھتے وقت فرمان خداوندی نقل لیا جائے یقولوا للہی حق آجسنت ذکو لوطا رکھا کریں۔ مفتی محمد شفیع مولوی محمد الشہ شامی کے مقدمہ میں ڈیڑہ الفقیہ نے جن لفظوں میں عدالت میں معافی نامہ داخل کیا ایدہ اخبار الفقیہ میں خود شائع کیا ہے۔ اصل الفاظ میں درج ذیل ہے:

بہالت محمد اردو اندر سنگھ اسے ڈی۔ ایم صاحب بہادری محمد شفیع مولوی محمد عبداللہ بنام امیر بخش وغیرہ جرم زبرد و دفعہ ۱۹۷۹ء میں مراجع الدین ولد حکیم محمد براہیم صاحب اخبار الفقیہ امرتسر کا ایڈیٹر پبلشر ہوں۔ عنوان مقدمہ میں لزم ہوں میرے اخبار میں مولوی عبداللہ صاحب ثانی مستنث کے متعلق جو مختلف مضامین ۱۷/۱۰/۱۹۷۹ء ۱۷/۱۱/۱۹۷۹ء ۱۷/۱۲/۱۹۷۹ء ۱۸/۱/۱۹۸۰ء میں شائع ہوئے ہیں۔ نیز پمفلٹ ایک مولوی کا کثرہ بھی شائع ہوا ہے۔ یہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جو الزامات مضامین مذکورہ بالا میں مستنث کے خلاف شائع ہوئے ہیں وہ محض افتراء ہیں۔ ان کی اشاعت جو مستنث کی توہین ہوئی ہے۔ میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔ ایدہ پندہ بھی اس کے متعلق کوئی توہین آمیز مضمون شائع نہ کروں گا۔ ایدہ مقدمہ ہدایں لزمین کی کسی طرح اجانت بھی نہ کروں گا۔ ۲۹/۱۲/۱۹۷۹ء مراجع الدین احمد قلم خودیہ والفقیہ جولائی ۱۹۸۰ء ص ۱۱

**الحمد للہ** | ہم اپنے معاصر موصوف کی نہ مایہ تکلیف کے بعد خلاصی پانے پر مبارک باد دیتے ہیں۔ دعائے صحت | جناب حاجی عبدالرحمن صاحب سوداگر جرم کے صاحبزادے حاجی عبدالحق صاحب سخت غلیل میں۔ ہاتھ میں زبردست ابریشم ہے۔ آپ کا وجود بہت غلیظ ہے۔ آپ پورے اسم باسمی میں اور ہر قوی مذہبی کام میں بہت فراخ دلی سے حصہ لیتے ہیں۔ ناظرین ہر دو حضرات کیلئے خلوص دل سے دعائے صحت کریں۔ دقاری احمد سعید مذکورہ بنارک

اور انہوں نے رہا ہے رسالت میں پیش نہیں کیا۔ پس ہم بھی اس امر میں کہ چکھنے کا کوئی حق نہیں۔ اور محض قیاس آرائیوں سے کسی امر کی ضرورت و واقعہ معین نہیں ہو سکتی۔ مایوں سمجھ لیتے کہ قیاس سے کچھ زیادہ (رنیٹ) نہیں بنایا جاسکتا۔ ہم صرف اجمالی طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں جتنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رعایت میں واجب ہے کہ آپ باوجود انہی کے لئے موات کوئی کئی راتوں تک غار میں بلوت نشینی کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اس حالت میں ایک دن جو خدا کے علم میں مقرب تھا، آپ پر وحی ہوئی۔ اور آپ کو منصب نبوت سونپا گیا۔ علامہ قسطلانی نے شرح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کی شرح میں فرماتے ہیں:-

وَلَمَّا يَأْتِ التَّشْرِيعُ بِعِفَّةٍ تَغْتَبِهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ (روح ۱-۱۰) یعنی آنحضرتؐ کے اس عہد کی صفت و کیفیت کی صراحت ثابت نہیں ہے۔

الحمد للہ کہ آج ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۳ جون ۲۰۲۱ء کو بروز شنبہ بوقت اذان نماز ظہر سیرت المصطفیٰؐ کی پہلی جلد اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد انشاء اللہ پہلے ان بعض اعزازوں کا مجموعی جواب دیا جائے گا۔ جو بعض احباب نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض آباء و اجداد کے متعلق بعض امور پر کئے ہیں۔ بعد ازاں انشاء اللہ سیرت المصطفیٰؐ کی دوسری جلد فارحاً میں نبوت کے لئے سے شروع کر کے حینہ کی طرف ہجرت کرنے تک بیان کر کے ختم کر دی جائے گی۔ واللہ ولی التوفیق! خداوند! جس طرح تو نے باوجود میری جلد تقصیروں اور کوتاہیوں اور کمزوریوں کے اس پہلی جلد کے ختم کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اسی طرح دوسری جلد کے اختتام میں بھی مدد کرنا۔

لَمَّا أَحْسَنَ اللَّهُ فِيمَا مَضَى  
كَذَلِكَ يُخَيِّرُ فِيمَا بَقِيَ

نیاز مند درگاہ عظیم و امیدوار شفاعت رسول کریم۔ محمد براہیم میرا لکھنؤ

**دانتوں میں نقص** | میرے بچے آٹھ نو دانت بعد وارثہ کے دو کر کے اور بچے ہیں۔ مسوہوں میں سوزش بھی ہے۔ پانی نقص دار دانتوں کو بہت لگا ہے۔ کوئی صاحب جو یاخو یا مفید دوائی کا پتہ دیں۔ دکانٹا لکھنؤ شہر اطلاع | سیرت المصطفیٰؐ کا سلسلہ مضمون ختم کرنے کے لئے اس دنہ تناوی درج نہیں ہو سکے۔ آئندہ ہفتے فرد درج کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ!

قرآن مجید و حدیث شریف کی دعاؤں کا مجموعہ۔ قیمت ۳۰ روپے۔ میرا لکھنؤ

# ملکی مطلع

## حالات جنگ

**معاہدہ مصر** مصری فوج پندرہ دن تک برائی سرگرمیوں کے ساتھ نام جنگی حالات میں سکون رہا۔ گزراہہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مہم میں فریقین بازہ دم ہو گئے ہیں۔ بلکہ ان کو کچھ کمک بھی پہنچ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ جنگ کا پہلا دور اتحادیوں کے حق میں ختم ہو گیا ہے۔ عجمی فوج جو مصر میں تھی اب یہاں سے اٹھ کر مصر کے جنوب میں رہے گی۔ اب عجمی فوج نے الامین کے جنوب میں دس چار فوجی کوسٹن سے نکالی کر لیا ہے۔ یہاں وہ اپنی فوجیں اکٹھی کر رہا تھا۔ اب عجمی فوج کو یہ خبر پہنچ گئی ہے کہ اس نے کئی بار فوج کو جمع کرنے کی کوشش کی مگر ہر بار ناکام رہی۔ مصر میں کا خیال ہے کہ دنیا بھر میں کا دیشا دشمن فوج کے مقابلہ میں ایک قدرتی ٹکڑا ہے۔ جہاں اتحادی فوج دبا کے پل اور بند توڑ کر سبیلاب پیدا کر دیگی۔ جس سے دشمن کے بیگن اور دشمنی دستوں کی حرکت ناگہانی ہو جائے گی۔ پھر اس شکل کا حل یوں بتایا ہے کہ اتحادی دشمن ہوائی جہازوں کے ذریعے ہر روز کے رات میں فوج آواز دینگا یا شام کو دشمن کے راستے سویز کنال میں پہنچے گی۔ دشمن کو یہ خبر ہو جائے گی کہ بہر حال مستقبل قریب میں اس کے دشمنوں کے کچھ نتیجہ نکل آئے گا۔

دشمن کے فوجی فریقین ایک دوسرے سے دور ہیں اور فوجی مقامات پر ہوائی حملے کر کے سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

**معاہدہ روس** روسی فوج پوری شدت سے

جنگ جاری ہے۔ روس کے صدر مقام ماسکو سے ایک ریلوے لائن پورپی روس کے مشہور شہر روسوف کو جاتی ہے۔ اس لائن کے بعض اہم جکشنوں پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ پہلے اس راستے کا کیشیا کی عمارت روسی فوج کو ٹکڑا پہنچ رہی تھی جو اب ٹکڑا گئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور لائن بھی ہے جو اگرچہ سیدھی کیشیا نہیں جاتی۔ تاہم کچھ ٹکڑے کاٹ کر پہنچ جاتی ہے۔ نیز موٹر لالیاں بھی جنگی سامان پہنچاتی ہیں۔ اسی لشکر روسی فوج کو کمک اور وسبہ حاصل کرنے میں کچھ زیادہ دقت پیش نہیں آئی تھی۔ تاہم اس معاہدہ کے حالات معاہدہ پاپ کے الفاظ میں پڑھیں۔

۱۲ جولائی کو ماسکو سے رائٹر کا سپیشل نامہ لگا کر لکھا ہے کہ روسی فوجیں آہنی عزم سے شہر وارڈینز کے درجہ پر ڈٹی ہوئی ہیں لیکن بعض مقامات پر صورت حالات نازک ہے۔ انبار زید سٹار کا نامہ لکھا کہ حادثہ لکھا ہے کہ سینچور وار کو مزید جرمن فوجیں روکنے کے لیے دوبارے ڈان کو پار کر گئیں۔ ماسکو کو انہیں شہر کے قریب دوبا کے مشرقی کنارے سے پیچھے ہٹایا گیا تھا۔ لیکن سینچور وار انہیں کمک پہنچ گئی۔ اور وہ پھر آگے بڑھ گئے۔ ہمارے سپاہی شہر کے مورچوں پر ابھی تک ڈسے ہوئے ہیں۔ لیکن چند مقامات پر جہاں جرمن ہمارے مورچوں میں گھس آئے تھے۔ صورت حالات نازک ہے۔ وارڈینز کے جنوب میں خاص کر گنٹی روڈ کا گے رقبہ میں وسیع پیمانہ پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ جرمن مزید دس میلان میں لادے ہیں۔

نامہ لگا کر مزید لکھا ہے کہ وارڈینز کی جنگ پورے دو دنوں پر ہے۔ گزشتہ دو دنوں میں ڈان کے مشرقی کنارے پر جنگ تیز ہوئی ہے۔ جرمنوں کے جو فوجی دستے اور جنگی ڈیٹا

پار کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انکی شدید مزاحمت کی جا رہی ہے۔ اور روسی ڈان کے مشرقی کنارے اور شہر وارڈینز کے درمیان ایک ایکسچینج جگہ کے لئے لڑ رہے ہیں۔ دیہات محلہ لکھا کہ تھک رہے ہیں۔ چونکہ روسی متواتر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ اس لئے جرمن کبھی خندقیں نہیں کھود سکے۔ شکار وار اور سینچور وار روسیوں کے دباؤ کی وجہ سے چھوٹوں کو وارڈینز کی طرف جانے والے راستوں سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ لیکن ابھی تک وہ ایک بڑے شہر کے "تھک" پر قابض ہیں۔ چارواک نامہ لگا کر لکھتا ہے کہ ہر حالت میں دشمن کو نکال دیا جائے گا۔ اور ڈان کے پار ہٹا دیا جائے گا۔

ایک دوسرے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن اپنے نقصانات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی فوجیں وارڈینز کی طرف جاتے والے راستوں پر جہاں لڑائی ہو رہی ہے۔ دھکیل رہے ہیں۔ ایک رقبہ میں ۱۹ جرمن ٹینک ۶۳ توپیں تباہ کر دی گئیں۔ اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے دشمن کا ایک بار بردار اور پٹرول لے جانے والی کشتی غرق کر دی۔

روسی میوزیکینسی کی اطلاع ہے کہ تقریباً دو ہزار جرمن افسر اور سپاہی ایک دیا کو پار کر رہے تھے۔ کہ روسی ٹینکوں نے حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔ ایکینسی کو یہ بھی اطلاع ہوئی ہے کہ اس وقت وارڈینز ڈان میں ٹینکوں کی جو عظیم جنگ ہو رہی ہے اس میں جرمنوں کو بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ ایک تصادم میں ۴۴ جرمن ٹینک دو مرتبہ میں ۳۳ ٹینک اور تیسریں میں ۱۱ ٹینک تباہ کر دیے گئے۔ یہ سارا نقصان دو دن میں ہوا ہے۔ (پرتاب لاہور ۱۲ جولائی ۱۹۱۴ء)

جنگ جاری ہے۔ روس کے صدر مقام ماسکو سے ایک ریلوے لائن پورپی روس کے مشہور شہر روسوف کو جاتی ہے۔ اس لائن کے بعض اہم جکشنوں پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ پہلے اس راستے کا کیشیا کی عمارت روسی فوج کو ٹکڑا پہنچ رہی تھی جو اب ٹکڑا گئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور لائن بھی ہے جو اگرچہ سیدھی کیشیا نہیں جاتی۔ تاہم کچھ ٹکڑے کاٹ کر پہنچ جاتی ہے۔ نیز موٹر لالیاں بھی جنگی سامان پہنچاتی ہیں۔ اسی لشکر روسی فوج کو کمک اور وسبہ حاصل کرنے میں کچھ زیادہ دقت پیش نہیں آئی تھی۔ تاہم اس معاہدہ کے حالات معاہدہ پاپ کے الفاظ میں پڑھیں۔



## سرکاری اطلاع

**محاذ چین** | چین اور جاپان کی لڑائی کو اس  
جہنم پورے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ  
میں جس بے جگری سے چینی اپنے حریف کا  
مقابلہ کرتے رہے وہ تاریخ عالم میں اپنی نظر  
نہیں رکھتا۔ اس میں شک نہیں کہ آج جاپان  
۱۰ ہزار مربع میل چینی زمین پر قابض ہے  
اور چین کی قریب قریب ساری بندرگاہیں  
اس کے قبضہ میں ہیں۔ نیز مشرقی اور جنوبی چین  
کے بہت سے علاقوں پر دشمن اپنا تسلط جا  
چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود چین کی  
قوت مدافعت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ چین  
میں اس وقت بھی ۶۰ لاکھ فوج کیل کاٹنے  
سے لیس کھڑی ہے۔

جاپانیوں کا نقصان عظیم { اس کے برعکس  
اس پنج سالہ لڑائی کے دوران میں جاپان کے  
۲۵ لاکھ آدمی ہلاک یا مجروح ہوئے۔ ان  
میں ۱۰ فی صدی ہلاک اور ۶۰ فی صدی زخمی  
ہوئے۔ اس کے علاوہ ۳۰ ہزار جاپانی گرفتار  
کئے گئے۔ چینیوں کے ہاتھ قریباً ۲ ہزار توپیں  
۸ ہزار مشین گنیں۔ ایک کروڑ دس لاکھ دانقلیں  
اور ۹ ہزار ٹینک اور موٹر گاڑیاں بھی آئیں۔

نیز ۲ ہزار سے زائد جاپانی طیارے مار گرائے  
گئے۔ اس وقت چین میں جاپان کے ۳۰ ہیل  
ڈویژن۔ ایک گھوڑ سوار رجمنٹ۔ ۱۰ توپخانوں  
کی رجمنٹیں اور ایک ہزار طیارے پھنسے پڑے ہیں  
چینیوں کی نئی کامیابیاں { اس ہفتہ میں  
جاپانیوں کو کئی مقامات پر پسپا ہونا پڑا۔ جبراً  
کو چینی فوجوں نے اپوائنگ پر دوبارہ قبضہ  
کر لیا۔ یہ مقام نان چنگ سے جنوب مشرق  
میں ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس سے ایک  
۴۰ میل پہلے جاپانی اس شہر میں داخل ہوئے  
تھے۔ اور اب مکمل طور پر پسپا کئے جا رہے ہیں

سو موہ کی رات کو چینیوں کی طرف سے جو جنگی  
اعلان شائع ہوا۔ اس میں بیان کیا گیا کہ جاپانی  
فوجوں کو جو صوبہ کیانگ سی کے جنوب میں  
بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ چینیوں نے حملہ کرکے  
پچھے ہٹا دیا ہے۔ اور اب وہ سنگ چین کی  
جانب بھاگ رہی ہیں۔ ان سب معرکوں میں  
جاپانیوں کو بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان  
اٹھانا پڑا۔ چینیوں نے ہونیس سانس کی  
سرحد پر تائی ہنگ کی پہاڑیوں میں جاپانی حملہ  
کرکے گزشتہ چند دنوں میں ۱۰ ہزار جاپانیوں  
کو ہلاک اور مجروح کیا۔ بہت سے جاپانی افسر  
گرفتار کر لئے گئے۔

امریکن ہوائی جہاز چین میں۔ کیا گنسی اور  
ہونگ کے صوبوں میں امریکی کی ہوائی برتری  
قائم ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ یکم جولائی کو امریکن  
بمباروں نے کینس اور ٹانگو کے ہوائی اڈوں  
پر زبردست حملے کئے۔ اور ۶۵ جاپانی بمباروں  
کو زمین پر ہی تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور ٹانگو کے  
جنوب میں ساوتھ ایک کے ہوائی اڈے پر  
حملہ کرکے ۵۰ جاپانی جہازوں کو جلا کر خاک  
کر دیا۔ ایک جاپانی اگن بوٹ کو بھی ڈبو دیا گیا

## بقیہ مہفقات

ایک مخلص صالح دوست کا انتقال | مرزا  
غلام جیلانی جو ضلع پشاور میں تحصیلدار سی کے  
عہدہ پر کام کرکے پنشن یاب ہوئے تھے۔ گزشتہ  
ہفتے لاہور میں اچانک فوت ہو گئے۔ انشاء  
ہو انالہ راجون! مرحوم کی بابت کیا کہیں  
اتنا کافی ہے کہ آپ نو نہ سلف تھے۔ نماز تہجد  
کے لئے وضو کرتے ہوئے انتقال کر گئے۔ عہدہ  
(۱۶) مولوی اسحاق صاحب ساکن حبوہ  
خیال ضلع لائل پور درجہ ایک صالح بزرگ  
تھے۔ انتقال کر گئے۔ انشاء!  
انتقال پر ملال | کل بروز جمعہ موتی مسجد

علیگڑھ میں نماز جنازہ غائبانہ مرحوم ڈاکٹر  
سیدام وزیر اعظم سلطنت ترکی کی کل فرما  
نے نہایت حضور و حضور سے ادا کی۔ اور  
دعاے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرما  
مع ہمارے۔ آمین! الواقعہ۔ یونس خاں رئیس  
دہلی ضلع علیگڑھ۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور  
ان کے حق میں دعاے مغفرت کریں۔

اللہ اعلم بالصواب  
تنظیم یتیم خانہ امرتسر | کی ابتدا اس  
ہوئی تھی۔ سب سے بڑی خوبی اس یتیم خانہ  
کی یہ ہے کہ یتیمی کو ان کے مناسب حال تعلیم  
دینی و دنیوی دیا جاتی ہے۔ دستکاری بھی سکھائی  
جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال دو یتیمی فٹ ڈریس  
اور ایک سیکنڈ ڈویژن اتھان میٹرک میں کامیاب  
ہوئے ہیں۔ درس قرآن پاک اور نماز پانچواں نہ  
خیال رکھا جاتا ہے۔ ماہ رجب المبارک پھر  
آگیا ہے۔ آپکی زکوٰۃ کے حقدار یتیمی بھی ہیں  
امید ہے آپ یتیم خانہ کے بچوں کو فراموش فراموش  
ترسیل در بنام شیخ سعید اللہ صاحب و اگر  
چرم ٹائیڈ مارکیٹ و نائنٹس سکرٹری تنظیم  
یتیم خانہ امرتسر ہونی چاہئے۔

الہدیٰ جاری کر دیجئے | کوئی صاحب خیر  
نی ہیں اللہ سال یا چھ ماہ کیلئے میرے نام اخبار  
جاری کرادیں۔ درخواست کنندہ محمد سراج الوہان  
محکمہ نیاتالاب جامع مسجد ڈیراؤں ضلع آہ۔  
غریب نڈ | میں سالین کی پھر کرٹ ہوتی جاتی  
ہے مگر آمد نہ ہونے کے باعث ان کے نام اخبار جلد  
جاری نہیں ہو سکتا۔ اصحاب خیراء رجب میں ہمدانی  
خیرات کرتے وقت ان غرباء کا بھی خاص طور پر  
خیال رکھیں۔

۳۰ جولائی تک | جن خریداروں کی قیمت اخبار  
بزدیر منی آرڈر وصول نہ ہوگی ان کے نام  
دی ہی بھیج دیئے جائینگے۔ جن خریداروں کی

یہ ساری باتیں اخبار میں ہوتی ہیں اطلاع دیجئے یہ وہ خاص طور پر مطلع رہیں۔

الہدیٰ امیرین فی اتباع خانہ النبیین۔ ہر روز حدیث کے گھر یہ کتاب ضرور چاہئے۔ قیمت ۵۰ روپے



[illegible]

قرآن مجید میں مختلف چیزیں  
میں مذکور ہیں جن کی کوئی مثال نہیں ملتی

ان کی مکتوں کا بیان اہل علم پر ایہ میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۳۰

اتباع الرسول اقربى منکرمہ حدیث

مولوی احمد دین صاحب اور مولانا شاہ محمد صاحب کے باہم جیت حدیث اہل اتباع الرسول پر

ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی جنت شریعت اور اتباع الرسول ماہ ہدایت ہے۔ برخلافت

اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کے شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا

تھا۔ قیمت پانچ آنہ (۵ روپے)

دلیل القرآن کتاب صلاۃ و نماز کا جواب ہے۔ اس میں فرقہ المذاہب کے طریقہ کا مکمل طور پر رد کیا گیا ہے۔ قیمت ۳۰

مسلک خلافت اصحاب ثلاثہ خلافت محمدیہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مؤمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ خلی کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۴۰

اس رسالہ میں بیانیہ اسلام اور پرورش لاء محمدیہ کو انگیزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۴۰

قرآن شریف کی تعلیم میں قرآنی قاعدہ شنائیہ ابتدائی قاعدوں کا

بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس شکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا گیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے

نی سینکڑہ عمر۔ فی عدد ۲۰

رجسٹرڈ مال نمبر ۳۵۲۰۱

شنائی پاکٹ بک

عیسائی۔ ہنسی۔ سحرشانی۔ شیعہ۔ نجری۔ دہوتہ منکرین۔ بوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ مذہب اور عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دودھ دلیلیں

ہی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶۰

مائتہ شنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ جہیں مائتہ شنائیہ آنحضرت علیہ السلام کی

مختلف عادات مثلاً ایمان اتباع سنت۔ نماز و راق نماز نماز باجماعت

شنائی برقی پریس امرت

اس امرت پریس میں ہندی۔ گورکھی۔ لہجہ کی کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ رنگ دار۔ سادہ۔

اونٹن اور خوں پر عرب و ہند کی باقی ہے۔ قیمت ۳۰

رسیدیں۔ دعویٰ خطوط۔ لیٹر فارم۔ رجسٹر اور لیل وغیرہ چھپوانے ہوں تو ہدایت خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت ترغیض کریں۔

پتہ ۱۰۔ مینجر شنائی برقی پریس مال بازار امرت

زکوٰۃ۔ عذہ۔ حج و جہاد۔ فضائل قرآن۔ اخلاق ذکر اللہ۔ وغیرہ کے تحت بیان کی گئی ہیں۔ ہر مسلمان کو یاد کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے قیمت صرف ۵۰

ادب العرب نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ ہندی طلباء کیلئے بے حد مفید ہے۔ کیونکہ بنیاد میں سمجھنے سے آئندہ ان کو سہولت رہتی ہے۔ قیمت ۴۰

التعریفات الفحیہ۔ طلباء مدارس

اس رسالہ میں صرف دعو کو

بہایت عمدہ اور آسان

طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ ہندی طلباء کیلئے بے حد مفید ہے۔ کیونکہ بنیاد میں سمجھنے سے آئندہ ان کو سہولت رہتی ہے۔ قیمت ۴۰

عربیہ کے علم نحو کی تعریفیں مع مثالوں

لکھی گئی ہیں۔ رسالہ کا ایک مستحق ان تعریفوں اور مثالوں کی مزید شتی کرنے کیلئے خالی

چھوڑا گیا ہے۔ تمام رسالہ عربی میں ہے۔ (کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب منکر مسائل کا

مذلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر تنقیدی نظر۔ قیمت ۴۰

تعلیمی شخصی و عمومی کہ سلف صالحین

مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ ہوتا۔ ۵۰

حدیث نبوی اور تعلیمی شخصی حصہ ہر جیت

حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل و اس کے فرقہ المذہب کا منہ بند کیا ہے۔ دوسرے

میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث

اور اصناف کا ہر ایک اہل حدیث ہے۔ یہاں تک کہ انصاف العین ایک ہے۔ اگرچہ تعلیمی شخصی کے اثبات میں سلف صالحین کھل کر آئی

عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۴۰

مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ آئین رفیعہ میں ہر مسئلہ پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث

نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقدمہ و تاخیر ان کے سنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت ۴۰

نوٹ ۱۔ محمول ذاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا۔ پتہ ۱۰۔ مینجر دفتر الحمد حدیث امرت

بہت مفید ہے۔

۱۰۔ مینجر دفتر الحمد حدیث امرت

کفریات مرزا۔ مرزا صاحب نادانی کے اپنی کتابوں سے حوالے کر کفریہ کلمات میں۔ قیمت ۴۰ روپے

رجب و ذیل نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## شرح قیمت اخبار

دلیان ریاست سے سالانہ غلہ  
روساو جاگیرداران سے  
عام خریداران سے  
مالک غیر سے سالانہ اشک  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے  
جلد خط و کتابت ارسال زر بنام  
مولانا ابوالوناشاہ احمد دہلوی فاضل  
مالک اخبار بلدیہ امرتسر  
ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹

نمبر

امریک

دفعہ الحمد للہ

چوک کٹرہ بھانی

تاریخ اجرا ۲۲ شہان ۱۳۲۱ھ  
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

پیر، حدیث مصطفیٰ برجان

مدیر مسئول  
ابوالوناشاہ  
شاء اللہ

## ارغاض مقاصد

دین اسلام اور ملت نبوی علیہ السلام  
کی اشاعت کرنا۔  
(۲) مسلمانوں کی عورتوں اور جماعت (مجلس)  
کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا  
(۳) جو رشتے اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات  
کی نگہداشت کرنا۔  
قواعد و ضوابط  
(۱) قیمت ہر حال پیشگی آتی چاہئے۔  
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ  
آنا چاہئے۔  
(۳) مضامین و رسائل پیشہ پسند مفت  
دفعہ ہونگے۔  
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ  
ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
(۵) بزرگ ڈاک اور خطوط واپس نہ ہونگے

امریک ۹ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۲۲ء

## نغمہ بیداری

(نام مرقوم نہیں)

وقت آپہنچا اٹھ اے مسلم ذرا  
آج تیری شیر مردی کیا ہوئی  
دیکھی جہاں کا حریت آموز تو  
برسر رکس ہے نہ لڑائی جو دشمن کر  
معنی اللہ اکبر یاد رکھ  
درس قرآن و حدیث مصطفیٰ  
رائیگال جاتے ہیں گب سعی و عمل  
لیس للانسان الا ما سعی

مہت مردانہ کے جو صدر دیکھا  
کیوں ہے چھانی تجھ پہ غفلت کی گستا  
آج خطرے میں ہے خود تیری بقا  
تفرقے آپس کے جتنے ہیں مٹا  
ذو دھرتی سے فوج باطل کو بھگا  
غور سے پڑھ اور اوروں کو پڑھا  
لیس للانسان الا ما سعی

## قہرست مضامین

مطبوعہ (نغمہ بیداری) - - - - -  
تقاب الاخبار - - - - -  
تجانیات اور اسلام - - - - -  
خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ  
قادیانی شن - - - - -  
سیح قادیان قابل مصنف نہ تھے - - - - -  
آریہ ورت پر اسلام کا غلبہ - - - - -  
پیادے پنجا کی پیاری بات - - - - -  
فتاویٰ - - - - -  
شذرات - - - - -  
ملکی مطلع - - - - -  
اشتہارات - - - - -

ذوالکافی - ان اشہ خان سابق شاہ افغانستان کی قتل سے دستبرداری کے اسباب و وجوہ - افغانستان کے تاریخی و جغرافیائی حالات

— تو کی سب سے بڑی آہو ہے؟ —

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اہل بیت

۹ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

## بہائیت اور اسلام

تحریک بہائی شیخ بہاء اللہ ایرانی کے نام سے مشہور ہے۔ اس تحریک کا ذکر اہل بیت میں بار بار آچکا ہے۔ مگر اب تو اس تحریک کے اتباع میں تبادلاً ذکر کئے ہیں۔ آج ہم ان کے تجاویز کا نمونہ بہائی رسالہ "پیامبر" بابت جولائی ۱۹۴۱ء سے پیش کرتے ہیں۔ پیامبر کے اڈیٹر صاحب نے اسلام اور بہائیت کا مقابلہ کرتے ہوئے بقول بابائی بانی باریش بابا بانی "شیخ بہاء اللہ کو سید الانبیاء کے مقابلہ میں لاکھڑا کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

ہو مسلمان امر بہائی کی سچائی کا انکار کرے وہ کسی غیر جانبدار کے سامنے اسلام کی حقانیت ثابت نہیں کر سکتا۔ کیوں؟ اگر بائنی اسلام کی شخصیت بلند تھی تو حضرت بہاء اللہ کی شخصیت کچھ کم نہ تھی۔ اگر اس کتاب کو جس پر اسلام کی بنیاد ہے مسلمان بے نظر سمجھتے ہیں تو حضرت بہاء اللہ کی کتاب کو تمام دنیا بے مثل بتاتی ہے۔ اگر وہ قانون جو اسلام نے دیئے تھے اس وقت کے لئے بہترین تھے تو جو قوانین حضرت بہاء اللہ نے دیئے ہیں وہ آج کے دن ہر مضطرب اور پریشان حال کی تسکین کا باعث ہیں۔ اگر اسلام کے چیلانچے والوں کی

قربانیاں بڑی تھیں تو حضرت بہاء اللہ کے فدام کی قربانیوں نے ہر حال پر فوقیت حاصل کر لی ہے۔ اگر اسلام کا اثر اپنے وقت کی تاریخ پر تیز اور جلد پڑا تو امر بہائی نے جو اثر تمام دنیا کے حوادث و رجحان پر ڈالا ہے اس سے ہر واقف کار متحیر ہے اگر اسلام نے ایک ایسی عام تحریک دینا اور اخلاق میں شریعت کی جس کے اثر کا اثر وسیع تھا تو اس عمومی تحریک نے جس کو حضرت بہاء اللہ نے شروع کیا ہے اور جو عالم انسانی اور عالم مادون تک محیط ہے بر بلند پرواز کو بہت پیچھے چھوڑ دیا۔

پیامبر جلی جولائی ۱۹۴۱ء ص ۱۸

اہل بیت! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور شیخ بہاء اللہ کی شخصیت میں جو نمایاں فرق ہے۔ انیسویں سے اڈیٹر صاحب پیغامبر نے اس کو نظر انداز کر دیا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ جس شخصیت کے مالک سید الانبیاء علیہم السلام تھے اس کی نظر دنیا میں نہیں ملتی۔ ہم تفصیل میں جانا نہیں چاہتے اور نہ اس کا موقع ہے۔ صرف اتنا جانتے ہیں کہ جس قوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے وہ بڑی جنگجو اور کینہ پرور قوم تھی۔ جس کی

جنگجوی اور جہالت کا نقشہ مولنا عالی مرحوم نے ان لفظوں میں کھینچا ہے۔  
چلن ان کے جھٹنے تھے سب وحشیانہ  
ہر اک لوٹ اور مار میں ممتا یگانہ  
فسادوں میں گشتا تھا ان کا زمانہ  
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ  
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے  
درندہ ہوں جہنم میں بے باک جیسے

ایسی جاہل، انکرا، جنگجو اور شرارت پسند قوم کو حضور نے سمجھا نا شروع کیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ فوراً چاروں طرف سے مخالفت کا طوفان اٹھ اٹھا۔ دھمکے مارے اور مار ڈالو کی آوازیں آنے لگیں۔ ادھر وعدہ خداوندی و اللہ تعالیٰ کے لئے لکھا۔ نہ حضور تبلیغ اسلام سے روکتے ہیں اور نہ آپ کے دشمن اپنی شرارتوں سے باز آتے ہیں۔ حتیٰ کہ مخالفوں کی جہالت اور شرارت سے آپ کے پاسے ثبات میں ذرا غرض نہیں آتی بلکہ بزبان حال فرماتے ہیں:-

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے  
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے  
آؤ فوجیہ ہوتا ہے کہ وہی سرکش دشمن اور مخالف  
سب رام ہو جاتے ہیں اور وہی ملک جو دشمنوں  
سے بھرا پڑا تھا آپ کے خادموں اور غلاموں  
کا دھن بن جاتا ہے جس پر یہ مسدس صادق  
آتا ہے

وہ بجلی کا کر کا تھا یا صوبہ مادی  
عرب کی نہیں جس نے ساری مادی  
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی  
اک آواز سے سوئی بستی جنگا دی

پڑا غلہ ہر طرف پیغام حق سے  
کہ گویا اٹھے دشت و جبل نام حق سے  
اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کی شخصیت  
کہنے کہ دعویٰ تو یہ ہے کہ میں منظر الہی ہوں

ایک نہیں - ہندوئی دعویٰ نبوت، جہودیت نبوت اور مسیحیت کے دیک حالات بیت کا نام - جنگجو



بناہ حکیم ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ ساری عمر دشمنوں سے غلوب رہے بلکہ سچے سچے ہمدی میں گزار دی۔ وہاں تک نصیب نہیں ہوئی۔ خدا کی طرف سے کوئی وعدہ حفاظت نہیں جاتا جس کا ظہور ہوا۔ آخر قید ہی میں انتقال کر گئے۔ ہم قید خانہ کی موت کو مورد لعن نہیں ٹھہراتے۔ صرف یہ جانتے ہیں کہ دونوں شخصیتوں میں بڑا نمایاں فرق ہے۔

آج کل کے جنگی زمانے میں اس کی مثال بالکل واضح ملتی ہے کہ ایک جو نیل لڑائی میں شدید دشمن پر غالب آجاتا ہے اور دوسرا باوجود ماہر جنگ ہونے کے دشمن کی قید ہی میں مر جاتا ہے۔ ان دونوں شخصیتوں میں جو فرق ہے وہ بالکل نمایاں ہے۔ دونوں میں سے ایک کو کامیاب اور دوسرے کو ناکام کہا جائے گا۔ کامیابی بڑی چیز ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار  
چلتے دریا کو پھیر لانا دشوار  
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتن  
مگر دھلی ہوئی قوم کا بنانا دشوار  
بتائی لوگ نہیں جتا سکتے ہیں کہ اس کامیابی اور ناکامی میں کچھ امتیاز ہے یا نہیں؟

ہیں تنگ نہ کرنا صبح نادان مجھے اتنا  
ماچل کے دکھا دے دھن ابا کمراسی  
ایک اور غلطی | مبران ہتھیار کی ایک بڑی غلطی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ بنیاء اللہ کے دعووں میں فرق نہیں جانتے

یا دانستہ فرق نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نبوت مستقلہ کا تھا۔ آپ نے اپنے دعوے میں نہ صبح موعود کا لفظ بڑھایا نہ ہمدی کا بلکہ اپنا نام رکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلاف اس کے شیخ بنیاء اللہ کا دعویٰ ہے کہ میں ہمدی موعود ہوں۔ میری پیشانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔  
هَذَا هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ مُحَمَّدٌ  
تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ  
رکتاب اقدس ص ۱۳۱

دینی شیخ بنیاء اللہ وہی شخص ہے جس کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بخود دی ہوئی ہے۔ اسے ہمدی موعود کہتے ہیں

اس کے علاوہ کئی ایک حوالہ جات بتا رہے ہیں کہ شیخ بیاء اللہ کا دعویٰ نزع ہے رسالت محمدیہ کی۔ اور نزع کو اصل سے جو تعلق ہوتا ہے اسے سب جانتے ہیں کہ ان دونوں مانتی اور انسری کی نسبت ہوتی ہے۔ دیکھنا اب یہ ہے کہ اس نزع کی بابت اصل نے کیا گمانات جتانے تھے اور وہ نشانات اس مدعی میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔

بشارت محمدیہ | بنائی ترقی کے مبرم و اور رسالہ پیا مبر کے ایڈیٹر صاحب خصوصاً ہیں بتائیں کہ اس بشارت کے الفاظ کیا ہیں جسکی طرف شیخ بیاء اللہ نے اشارہ کر کے کہا ہے کہ نبشیر بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے پیش ہونے پر اس امر کا فیصلہ آسان ہوگا کہ حکایت اور محکم عن میں مطابقت ہے یا نہیں۔

یا درے | قادیان سے آپ کے رقیب کی بھی یہی آواز آتی ہے کہ میں موعود کل ہوں خاص کر موعود محمد بلکہ بروز محمد علیہ السلام ہوں۔ ان کا یہ شریعتی ہے۔

معم صبح زماں و منم کلیم خدا  
منم محمد و احمد کہ بتلی باشد  
ترقیات القلوب

ہم اس مدعی سے بھی پوچھا کرتے ہیں کہ آپ بشارت محمدیہ کے وہ الفاظ جس نیچے تاکہ ہم ان پر غور کر کے صحیح نتیجہ پائیں۔ انہوں نے

آج تک جو الفاظ اشاعت پیش کئے ہیں ان سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ ہم آپ لوگوں کے الفاظ بھی سننے کے منتظر ہیں۔ پس آپ ہر بات کر کے وہ الفاظ اشاعت پیش کیجئے۔ ہم شکر گزار ہونے مختصر یہ ہے کہ جس ہمدی کی اشاعت ہو رہی

ہیں آئی ہے اس کو یہ اختیار نہیں ملا کہ دین اسلام کو مسوخ کر کے کسی نئے دین کی اشاعت کرے ایسا ہمدی جس کا ادعا ہے ہمدی موعود میں دین اسلام اور قرآن کو مسوخ کر چکا ہوں وہ بزبان رسالت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہتھی نہیں ہو سکتا۔ پس یہ ایک بنیادی غلطی ہے جو جاہل

سے سرزد ہوتی چلی آئی ہے۔ اگر وہ اس دعوے پر غور کریں گے اللہ اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں گے تو صاف کہہ دیں گے کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی صوبے کا گورنر مرکز سے قطعاً تعلق کر کے اپنی حکومت مستقلہ قائم کر لے۔ چنانچہ تاریخوں میں ایسے گورنروں کی مثالیں ملتی ہیں جو کسی تحمیل کے مستحق نہیں ہیں۔

نوٹ | قادیانی مدعی کا قصہ تو تقویم پارینہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہم آپ کو ایک نئے مدعی کا نشان بتاتے ہیں۔ کوئی صاحب سید بشر احمد الہمدی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی منسلح بکرات پنجاب سے حال ہی میں ظاہر ہوئے ہیں۔ جنہوں نے

فریٹ موسومہ اظہار الہمدی اپنے دعوے کے ثبوت میں شائع کیا ہے۔ فاضل اڈیشہ سلام نامہ اشاعت محمدیہ کے الفاظ نقل کرتے ہوئے اس رسالے کو بھی دیکھ لیں کہ اسکی مثل نہ ہوں ہمارا خیال ہے | جس طرح صبح کا دھب کے بعد جلد ہی صبح صادق کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ کیا

عجب کہ ہمدی صادق کے ظہور کا وقت بھی قریب آگیا ہو۔ ناخبر!

ہم ایسے دیمان ہمدیہ و سمیت کو دیا وہ کچھ کچھ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ صرف اتنا کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت ناز کی مصلح کر دینے

بیاد اللہ اور میرزا۔ ہمدیہ عثمان کے دعویٰ کا مذاق کیا ہے۔ قادیانیہ۔ حقیقت۔ دین محمدیہ



ان کے منزل کو ترقی سے بدل دیجئے۔ بس سے یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو جب جائیں کہ مدد دل عاشق کی دوا ہو رہی دوسری بات | کہ شیخ بہاء اللہ کی کتاب کو تمام دنیا نے منسل جاتی ہے، سو تمام دنیا سے مراد اگر بنائی گدہ کے افراد ہیں تو شاید یہ صحیح ہو۔ اور اگر اس سے مراد دنیا کی کل اقوام ہیں تو پھر شاعرانہ ادعا کے سوا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ عرب کا ایک شاعر اپنے ممدوح کی قدر افزائی کرتا ہوا کہتا ہے۔

کہ یہ مدحتی امدحہ - امدحہ والو ہی مہی واذا ما لمتہ - لمتہ و حدی دیر امدوح ایسا ہے کہ جب میں اس کی مدح کرتا ہوں تو ساری دنیا کے لوگ مجھ سے متفق ہوتے ہیں اور جب میں اس کی مذمت کرتا ہوں تو میں اکیلا رہ جاتا ہوں

سو یہ ایک شاعرانہ ادعا ہے۔ بہائی رسالے کے ایڈیٹر کا یہ قول اسی اصول دشاعرانہ خیال پر مبنی ہے۔ حقیقت پر نہیں۔

دینا قانون | کہ شیخ بہاء اللہ کے قوانین مضطرب اور پریشان حال کی تسکین کا باعث ہیں۔

ہم تو اس فقرے میں بھی کوئی صداقت نہیں پاتے۔ قرآن مجید کے ہر پارے ہر صورت اور ہر طرح میں پریشان انسان کو تسلی مل سکتی ہے صاف ارشاد ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (دینا) (۱۸) دسو لوگو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسکین ہوتی ہے کتاب اقدس میں ان معنی کا کوئی فقرہ نہیں ملتا۔ اگر ہے تو پیش کیجئے!

دوسری بنائوں کی قربانیاں | یہ صحیح ہے بنائوں نے جائیں دیں مگر قدرت کی طرف سے ان کو اس

کا ثمرہ نہیں ملا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قربانیاں قبول نہیں ہوئیں۔ صرف قربانی دینا مقصود نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس کا ثمرہ

میں ملے۔ باوجود تین سو سال گزر جانے کے آج تک بہائی تحریک کے لئے روز اول ہے۔ وہی ماتحتی وہی سکین۔ سچ ہے۔

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے قبی سواب بھی ہے وہی آلو کی ترکاری جو پہلے قبی سواب بھی ہے خلاصہ یہ ہے | کہ کسی ریفاہ مرکی شخصیت کا اندازہ اس کے کام سے ہونا چاہئے۔ دعویدار تو بہت پیدا ہوئے اور آئے دن ہو رہے ہیں جو زبان سے کل دنیا کو فرخ کر لیتے ہیں مگر کام کر کے دکھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ ہم سنتے ہیں کہ قادیان سے آواز آتی ہے کہ ہم نے انگلینڈ اور امریکہ کو فرخ کر لیا۔

مفتی محمد صادق مبلغ کا لقب فاتح امریکہ اور میان محمود احمد خلیفہ قادیان کا لقب فاتح انگلستان لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب واقعات دیکھیں تو وہی غلامی اور ماتحتی نظر آتی ہے سچ ہے۔

شیخے اندر را بہیمو ہاگت بھیو کہ نکال اس قسم کی بھول بھلیوں میں پھنسا ایسے لوگوں کا کام ہے۔ جن کا قول ہے۔

دل نگی چاہئے دہلی نہیں لاہور سہی تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

قادیانی مشن  
خلیفہ قادیان گورنمنٹ برطانیہ  
ایک اور سینٹر | بدلا  
(۲)

گذشتہ صفحے اس مضمون کی پہلی قسط میں ہم بتا آئے ہیں کہ خلیفہ قادیان نے اپنے سرمن رضا ملت انگلستان سے خود بخود سبکدوش ہونے کی بجائے انگریزوں کو کہا ہے کہ جنگ میں نقیانی کے لئے مجھ سے دعا کرنا کی درخواست کرو تو خدا تم کو یقیناً فتح دیگا۔

خلیفہ صاحب کا ایسا کہنا کسی غیر معقول بات ہے جبکہ خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ خدا نے انگلستان کی حفاظت کا کام میرے سپرد کیا ہے۔ افضل قادیان ۱۱ اپریل ۱۹۴۱ء

اس اعتراف ذمہ داری کے باوجود انگریزوں کو حکم دیتے ہیں کہ مجھ سے دعا کی درخواست کرنا آج ہم جو حوالہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اخبار افضل قادیان اپنے خلیفہ صاحب کے خطبہ جمعہ کا اقتباس یوں نقل کرتا ہے۔

’پھر خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ خدا تعالیٰ کے حضور راستہ عاقرین کہ ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ تیری صداقت جہاں یلگی ہم اسے ضرور قبول کرینگے۔ اور اگر متواریب قوموں سے کوئی اتنی جلدی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد مانگے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس سے مصیبت کو ٹال دیگا۔‘  
را افضل بہ جولائی ۱۹۴۱ء

الہدیث | متواریب قوموں کے معنی میں لڑنے والی قوتیں۔ ان معنی سے بنایا یہ لفظ ایک طرف انگریزوں اور ان کے اتحادیوں کو شامل ہے تو دوسری طرف برمنی اور اٹلی وغیرہ کو بھی شامل ہے۔ پس خلیفہ صاحب کے مندرجہ بالا کلام کے معنی یہ ہوئے کہ

اگر جرمنی اور اٹلی وغیرہ بھی خلیفہ صاحب سے دعا کی درخواست کریں تو آپ کی دعا ان کیلئے بھی مفید ثابت ہوگی یعنی انکو بھی نیت حاصل ہوگی ایسا ہی اگر جاپان بھی درخواست کرے تو وہ بھی نجات ہوگا۔

کیوں نہ ہو قادیانی فیض کا چشمہ سب کے لئے کھلا ہے۔

پاسو! سیل سے ہر کوثر لگی ہوئی ایک طرف بالخصوص انگریزی حکومت کو ادنیٰ الامر منکم کا مصداق ماننا دوسری طرف

یہاں پر ایک عجیب و غریب حالت ہے۔ قادیانیوں کی زبان سے نکلتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی مدد مانگتے ہیں۔ لیکن ان کے اعمال یہ ہیں کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی مدد مانگتے ہیں۔

کل تیار ہوا اقسام کو اپنی دعا سے فائدہ پہنچانے  
کا شوق دلانا اس شعر کا مصداق ہے  
حلقہ بند سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے  
انگ ہر ایک سے چاہت جھاٹ جاتی ہے

مسیح تا دایان قابل مصنف تھے

آج سے پچھلے کئی چوتھوں میں ہم نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے بلکہ جماعت مرزا ایشہ دقادیانی جو یا لاہوری پوربی ہو یا پکھی - دکنی ہو یا اتریں) کو چیلنج بھی دیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس موضوع پر بحث کرے۔

مولانا سیالکوٹی نے اس مباحثہ کے لیے  
سیالکوٹ میں اختتام کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا  
ملاحظہ ہو البتھ ۲۹ مئی سنہ ہواں۔

ہمارے اس جلیق پر نادیان کے رسالہ ریویو  
آف ریلیجنز بابت جولائی سندھواں میں توجہ  
کی گئی ہے۔ ادمہر ادمہر کی حقہ ذائد باتیں  
کرتے کے بعد لکھا ہے کہ ہمیں یہ مباحثہ منظور ہے  
مگر تحریری ہونا چاہئے۔ جس کی صورت یہ بتائی  
ہے کہ ایک طرف اہل حدیث میں مباحثے کے پرچے  
شائع ہوتے رہیں۔ دوسری طرف ہم ریویو میں  
شائع کرتے رہیں گے

**الہدیث** | تحریری مباحثہ میں منظور ہے مگر اس طرح نہیں جس طرح ایڈیٹر صاحب ریویو نے لکھا ہے۔ اس طریق سے مباحثہ بہت طویل ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ الہدیث ہفتہ وار ہے اور ریویو ماہوار۔ مثلاً الہدیث یکم جنوری میں جو مضمون چھپیکا یکم فروری تک اس کے جواب کا انتظار کرنا پڑے گا۔ لہذا ہم ایک ایسی تجویز پیش کرتے ہیں جس سے انکار کرنا جماعت مرزا کی کوثر اور جماعت قادیانیہ کو خصوصاً ہرگز جائز نہیں۔ وہ یہ ہے کہ تحریری مباحثہ اس طرح ہو جس طرح مرزا صاحب نے امت سدریں

ڈپٹی آفٹمز میاں نے مناظر کے ساتھ کیا تھا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ ہر ایک مناظر بصورت المظہیر کرتا جاتا تھا اور فریقین کے محرر لکھتے جاتے تھے اور پرچہ مکمل ہونے کے بعد سب کو سنا دیا جاتا تھا۔ اسی طریق سے عمری میں مباحثہ نہیں منظور ہوا۔ پس ہم نے قادیانوں کے سامنے ان کے نبی کا اسوہ حسنہ پیش کر دیا ہے۔ جس سے انکار کرنا ان کے لئے کسی طرح زیبا نہیں۔ بلکہ جائز بھی نہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے۔ ع

عالم بہت یک طرف - آن شوخ تنہا یک طرف

## آریہ ورت پر اسلام کا غلبہ

”آریہ عزوٹ“ لاہور نے ایک مغنی راز سے پردہ اٹھایا ہے۔ جسکی ہم داد دیتے ہیں۔ لکھا ہے کہ مصر پہلے آریوں کا ملک تھا۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں پڑھنے اور سننے کے قابل ہیں۔ لکھتے ہیں۔

۱۰ مصر جو آج کل جرمن حملوں کی آماجگاہ بن رہا ہے، کبھی آریوں کی ایک نوآبادی تھی، انگریزوں نے جو تھیبو، ماسیفیل، سوسائٹی کے لیدر تھے اور رشی دیانند کے بھارتی مداح تھے۔ یہ بات دنیا کے سامنے رکھی کہ بھارت (ہندوستان) کے آریہ لوگوں نے آج سے آٹھ دس ہزار سال پہلے مصر کو اپنی بلند پایہ تہذیب اور آرٹ سے منور کیا۔ اور کہ مصر کی تہذیب بھارتیہ تہذیب کی مروجہ منت ہے۔ یورپی لوگوں نے جب اس انکشاف کو پڑھا۔ تو ان میں ایک تعلقہ سا چمک گیا۔ کہاں تو وہ یہ بات دنیا کے سامنے رکھ رہے تھے کہ آریہ لوگ ۲ ہزار سال قبل از مسیح بھارت میں آئے۔ کہاں یہ بات کہ آج سے ہزاروں سال پہلے جبکہ یورپی اور دوری

ہندوؤں کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ بھارت  
ترقی کے شکر پر پڑھا۔ اور اُس کا اقتدار ساری  
دنیا پر تھا۔ مسٹر پوگل کی پُستک انڈیا ان عرب  
کا حوالہ دیتے ہوئے پرنسپل گرشن کمار ایم۔ نے  
نے اخبارات میں اس موضوع پر نئی روشنی ڈالی  
ہے اور سدھ کیا ہے کہ پرچین آریوں نے ہی  
مصر کو آباد کیا تھا۔ مصری دریاؤں اور صوبوں  
کے نام بھی ہندوستان سے لئے گئے ہیں۔ مصری  
راجاؤں کے نام بھی ہندو ناموں سے ملتے ہیں  
مثلاً رام اور رامیس۔ مصری بھاشا میں بہت  
سے متبذہ ایسے ملتے ہیں جو ہوسنکرت کے  
ہیں۔ مصر میں چاند شیو اور دشنو کے مندر ہیں  
دیوداسی سسٹم بھی وہاں پر چلتا رہا۔ مصری  
لٹریچر میں دنیا کی پیدائش اور زندگی کے فلسفہ  
میں ہندو و گرنہتوں سے بھاری مطابقت ہے  
ہندوؤں کی طرح مصری بھی سمجھتے ہیں کہ آتما یا  
روح لافانی ہے۔ مصریوں کے قول کے مطابق  
ان کا سب سے بڑا دیوتا مینس تھا۔ جس نے  
مصر کا قانون مرتب کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ منو  
شبد بگڑ کر مینس ہو گیا ہے۔ جس طرح منو سے  
بگڑ کر نوح۔ مناح۔ مینار بن گئے۔ مصری  
تہ خافوں میں ہزاروں برسوں کی جو پرانی میاں  
یعنی لاشیں برآمد ہوئی ہیں وہ بہت باریک ملل  
سے لپیٹی ہوئی نکلیں ہیں۔ واضح رہے کہ یہ ہیں  
اس وقت ہندوستان کے سواٹے اور کسی  
ملک میں تیار نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح مصر کے  
مندروں کے دروازے ساگو ان کی نگڑی  
کے بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ نگڑی ہندوستان  
کے سوا کسی اور ملک میں دستیاب نہیں ہوتی  
مسٹر پوگل کی اس پُستک میں ہندوستان کی  
منعت، جہاز رانی کی بھی بڑی تعریف کی گئی  
ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہندوستانی جہاز عرب،  
عراق، ایران مصر تک جاتے تھے۔  
مصر تک ہی کا محدود سے راجہ (قدیم)

**زینبات مرزا۔** مرزا صاحب کے اہلیات پر تبصرہ کیا ہے۔ تین - ۱۲ - ۱ - منجر المحدث امرت سر

آدیوں کی بستیوں دنیا کے ہر ایک حصہ میں آباد  
تھیں۔ افسوس کہ بھارت کا یہ اقتدار اور حشمت  
ماضی کی داستانیں بن کر رہ گئیں۔ اور آج ہمارے  
دہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ ہم اس  
کوئی ہوئی حشمت کو دوبارہ حاصل کر سکیں گے  
ہم تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے بھی دوستوں  
کا سہارا ڈھونڈ رہے ہیں۔  
لاہور ۵ جولائی ۱۹۳۲ء

الحديث | آج مصر کی کیا حالت ہے۔ عام طور پر  
مذہب اسلام اور زبان عربی ہے۔ حکومت  
اسلامیہ ہے۔ بس یہی ثبوت ہے کہ اسلام قدیم  
آریہ دت پر پورا غالب آگیا۔  
خدا کرے باقی آریہ دت کا انجام بھی ایسا ہی ہو

## پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں

(از قدّم مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل نظام آبادی)

ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا  
اقامة حید بارہین خیر ولا ھلکنا من منظر  
آمن قیمن متبناھا۔ یعنی یہ کہ کسی ملک میں  
شرعیات اسلام پر عمل کرنا اور حدود اللہ کا قیام اور  
احکام شریعت پر عمل کرنا اور کرنا اس ملک کے  
باشندوں کے لئے کئی دلوں کی بارشوں سے  
اچھا ہے۔ بارش سے ملک سرسبز و زرخیز ہوتا  
ہے۔ زرخیزی سے ملک میں تباہی بڑھتی ہے  
وہ ملک تمام دوسرے ملکوں سے زرخیزی اور  
آبادی اور کثرت خیر اور رزق کی وجہ سے بہتر  
کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی ملک میں اللہ تعالیٰ  
کی قائم کی ہوئی حدود میں سے کسی ایک حد کا  
جاری کرنا اور اس پر عمل و دخل ملک کے لئے  
بارشوں اور زرخیزیوں سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے  
خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور خدا کی رضا مندی سے  
اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ جس

ملک پر خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔  
اس سے بڑھ کر زرخیز اور خوش قسمت اور کون  
ملک ہو سکتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔  
یكون فی ہذہ الامۃ خسف و مسح و قذت  
فی متخذی القنن و شارب الخمر  
ولا یس الحبر۔ یہ کہ کوئی زمانہ ہوگا کہ اس  
امت میں تباہیاں اور بربادیاں ہوں گی۔  
زلزلوں سے مکانات اور انسان زمین میں  
دھنساے جائیں گے۔ عورتیں بدل جائیں گی  
دھیسے خیال میں مسخ کی ایک یہ صورت بھی ہے  
کہ شکل محمدی نہ رہے گی اور قذف ہوگا۔  
قذف کے لغوی معنی المرجی البعید ہے یعنی دور  
سے کسی چیز کا آکر گننا یا گرنا۔ دوسری وجہ

اس مذاب ابلی کی یہ ہوگی کہ لوگ عوام الامم  
یعنی شراب نوشی کے کثرت سے عادی ہونگے  
اور یہ چیز بھی دنیا کے فیشن میں داخل اور  
تہذیب زمانہ کا نشان سمجھی جائے گی۔ یعنی جس  
چیز کے متعلق قرآن نے تنبیہا اور نذر سے کہا  
ہے فھل انتہ منتھون۔ کیا شرابخوری  
سے نہیں رکو گے؟ یا فرمایا فیہ اثم کبیر  
یعنی شراب نوشی میں بہت بڑا گناہ ہے۔  
اس کو شیر اور سمجھ کر آزادی سے نہیں گئے  
اس وجہ سے اللہ کا غضب حرکت میں آئے گا  
اور لوگ طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار  
ہوں گے۔ منجملہ اذان دہنے ہوں گے۔ ششوں  
کی تبدیلی ہوگی۔ چہرے کی وہ رونق و بشت  
نور اور اسلامی چمک گم ہوگی اور لعنت و غضب  
خداوندی کی وجہ سے چہرے مسخ شدہ ہوں گے  
ہوں گے۔ جنگوں سے موتیں ہونگی۔ ہم باری اور  
گوہ باری سے لوگ فنا ہونگے۔ یہ سب کچھ خدا  
ورسول کے احکام کو پس پشت ڈالنے کا نتیجہ  
ہوگا۔ میرے بھائیو! یہ توبہ واستغفار کا

وقت ہے۔ انابت و رجوع الی اللہ سے غفلت  
مٹ سکتی ہے۔ کیونکہ حضرت سلمان راوی ہیں  
کہ رسول اللہ نے فرمایا ان اللہ حی کریم  
یستجی اذا سافح الرجل ید یدہ ھنا  
من ھنا ھذا ھذا خابین۔ یعنی رسول اللہ  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہمیشہ زندہ  
رہنے والا سنی ہے۔ جب کوئی اس کا بندہ  
اس کے سامنے دعا کرتا ہے اور اپنے ہاتھ  
پھیلا کر کچھ مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ ان باتوں  
کو بے مرام خالی واپس کرنا مروت نہیں سمجھتا۔  
ضرور مانگنے والے کو کچھ نہ کچھ عطا فرمادیتا ہے  
تو اگر ہم بچے دل سے سابقہ گناہوں کی معافی  
مانگ کر آئندہ کے لئے عافیت مانگ لیں تو  
یقیناً رب العالمین ہمیں اپنی رحمت سے محروم  
نہیں فرمائے گا۔ اور اس دروازہ کا سائل  
خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹے گا۔ جو دعا مسترد  
ہو کر واپس مولانا دیرم مدظلہ نے بطور قنوت  
نماز فجر میں پڑھنے کے لئے حکم دیا ہے وہ یہاں  
یہ جامع اور بر عمل ہے۔

اللھم استر عورتنا وامن دعا  
واحفظنا وانصرنا علی القوم الکافرین  
ولا تسلط علینا من لا یرحمنا انت و  
لینا فی الدنیا والاخر اللھم لا تقمنا  
بعضک ولا تھلکنا بعدا بلک وعافنا  
قبل ذلک واجعل لنا من لدنک ولیاً  
واجعل لنا من لدنک نصیراً یا ارحم  
الراحمین۔

ایک حدیث میں رسول اللہ نے فرمایا ہے  
کہ سورہ بقرہ کے ختم پر جو آیتیں ہیں اللہ تعالیٰ  
نے مجھے وہ اپنے عرش کے خزانوں میں سے  
عناث کی ہیں۔ فتعلموهن وعلموھن نا  
کہ وہ انشاء کہہ ناںوہ صلوٰۃ و دعاء۔  
وہ آیتیں خود بھی یاد کرو اور اپنی عورتوں اور بچوں  
کو بھی یاد کرو اور وہ پڑھا کریں کیونکہ ان میں

نار کا مزہ بھی ہے۔ اور دعا بھی ہے۔ وہ بھی اس آیت میں ہے۔ اور انھیں نازل علی النور الکافی بن ملک۔ فقط: رخصت نظام آبادی



# ملکی مطلع

## حالات جنگ

آج کل روس کی سرزمین پر جو خون کی جنگ

لڑی جا رہی ہے۔ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فریقین کے لاکھوں فوجان ہزار ٹینک اور ہوائی جہاز اس جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ جانبین کا جو جانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے اس کا اندازہ ماسکو کے ایک اعلان سے لگایا جاسکتا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ ۱۵ مئی اور ۱۵ جولائی کے درمیان عرصہ میں ۹ لاکھ جرمن سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے یا قیدی بنائے گئے۔ اس کے علاوہ دشمن کے ۲۹ سو ٹینک دو ہزار توپیں اور کم سے کم پانچ ہزار ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ اس عرصہ میں روسیوں کے انتالیس ہزار نو سو سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے یا قیدی بنائے گئے۔ انیس سو پانچ توپیں نو سو چالیس ٹینک اور تیرہ سو سپاس ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ اس اطلاع میں اگر کچھ مبالغہ سے بھی کام لیا گیا ہے تو بھی اس بات میں کیا شک ہے کہ اس محاذ پر فریقین جنگ جان و مال کے بھاری نقصانات برداشت کر رہے ہیں۔

روس کے خلاف جرمنی اکیلا نہیں لڑ رہا ہے بلکہ یورپ کے اکثر ملک خواہ جرمنی کے مفتوحہ میں یا اسکے زیر اثر میں۔ روسی محاذ پر واد شجاعت سے لڑ رہے ہیں۔ ہٹلر نے اپنے بڑے حملے کیلئے روس کے جس علاقے کو منتخب کیا ہے وہ کاکیشیا (کوہ قاف) کا علاقہ ہے۔ جہاں تیل کے علاوہ لوہا اور کوئلہ بھی با فراط پیدا ہوتا ہے۔ یہیں وہ چیزیں جنگ جاری رکھنے کے لئے نہایت

ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں اور اس کے قرب و جوار میں روس کے صنعتی کارخانے بھی پائے جاتے ہیں۔ جہاں دن رات سامان جنگ تیار ہوتا ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ پہلے تو جرمن ہائی کمانڈ کا ارادہ تھا کہ کاکیشیا کو فوراً فتح کر لیا جائے مگر اب وہ یہ چاہتا ہے کہ سردست کاکیشیا کے علاقہ کو باقی روس سے کاٹ دیا جائے اور پھر آہستہ آہستہ فتح کر لیا جائے۔ اس علاقے پر قبضہ کرنے میں جرمن فوج کے راستے میں دو بڑی مشکلات حائل ہیں۔ ایک کہ بحیرہ اسود کی مشہور بندرگاہ سبستاپول کے سقوط کے باوجود روس کا بحری بیڑہ بحیرہ اسود کی دوسری بندرگاہوں میں موجود ہے جو بحری راستہ سے حملہ آور فوج کو کافی پریشان کر سکتا ہے۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ خشکی کی راہ سے حملہ آور فوج کے راستے میں سولہ سولہ اور اٹھارہ اٹھارہ ہزار نڈ اور پچھڑا کھڑے ہیں اس لئے جرمن فوج کی کوشش یہ ہے کہ کاکیشیا کو باقی روس سے کاٹ دیا جائے تاکہ تفریق تقاضا کے بعد روسی فوج کی طاقت کمزور ہو جائے اور شمالی روس کے اسلحہ ساز کارخانے اس محاذ پر کمک اور فوجی سامان نہ بھیج سکیں۔ بلکہ کاکیشیا کی خام پیداوار لوہا، کوئلہ اور پٹرول وغیرہ سے محروم ہو جائیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر جرمن جرمنی کی یہ کوشش کامیاب ہوگئی تو کیا روس کی قوت مزاحمت ختم ہو جائیگی؟ ماہرین جنگ اس سوال کا جواب نفی میں دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ روس نے کوہ یوڈال اور سائیریا وغیرہ میں بھی اسلحہ سازی کے کارخانے بنائے ہوئے ہیں اور ان علاقوں میں بھی خام اجناس کی پیداوار حسب ضرورت کافی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ روس کا ملک شترتازہ تر شیا چھ ہزار میل لمبا ہے اس لئے روسی فوجوں کو سپائی کے لئے کافی گمشائش ہے لہذا کاکیشیا کے لائحہ سے نکل جانے کے بعد

بھی روسی فوجیں پسپا ہو کر جرمنی کی مزاحمت جاری رکھ سکتی ہیں۔ گو ان کی طاقت اس وقت کمزور ہو جائے گی مگر برطانیہ اور امریکہ کی امداد سے جو حصہ سردست راستوں سے بھی پہنچ سکتی ہے۔ روس کہہ سے کم سردی کا موسم شروع ہونے تک اتحادیوں کے مشترکہ دشمن کا مقابلہ جاری رکھ سیکے گا۔ اس عرصہ میں شاید اتحادی یورپ میں جرمنی کے مقابلہ میں دوسرا محاذ جنگ بھی پیدا کر دیں۔ ماہرین کی ان توقعات کے علاوہ ہیں ایک اور خطرہ بھی نظر آتا ہے۔ وہ یہ کہ ممکن ہے جاپان اس نازک وقت میں جرمنی کے دباؤ میں آکر سائیریا میں روس پر حملہ کر دے۔ جب کہ فردن سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان اور روس نے مشترکہ سرحد پر اپنی اپنی فوج بہت بڑی تعداد میں جمع کی ہوئی ہے۔ اگر یہ حملہ ہو گیا تو روس کا دو زبردست دشمنوں کے پیچھے سے بچ نکلنا بہت مشکل ہوگا۔

محاذ مصر (مصر) دو ہفتے سے زیادہ وقت گزر گیا مگر ابھی تک فریقین کے درمیان کوئی بہت بڑا فوجی تصادم نہیں ہوا۔ تاہم عنقریب کوئی زبردست ہکر ہونے والی ہے۔ ۱۵ جولائی کو تاہرہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت اٹلی کے جنوب میں ایک پہاڑی کے قریب ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے جو ساحل سمندر سے دس میل دور ہے۔ اس پہاڑی کے بیشتر حصے پر ہمارا قبضہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہاڑی فریقین کے نزدیک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ دو فوجی اس محاذ پر کمک لارہے ہیں۔ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا بحری اور ہوائی بیڑہ بحیرہ روم اور لیبیا میں دشمن کی کمک کو راستہ ہی میں سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔ روسی محاذ جنگ کا کچھ حال معاصر برطانیہ کے الفاظ میں سنئے!

• روسی محاذ کی حالت بدستور نازک ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ پہلے تو جرمن ہائی کمانڈ کا ارادہ تھا کہ کاکیشیا کو فوراً فتح کر لیا جائے مگر اب وہ یہ چاہتا ہے کہ سردست کاکیشیا کے علاقہ کو باقی روس سے کاٹ دیا جائے اور پھر آہستہ آہستہ فتح کر لیا جائے۔ اس علاقے پر قبضہ کرنے میں جرمن فوج کے راستے میں دو بڑی مشکلات حائل ہیں۔ ایک کہ بحیرہ اسود کی مشہور بندرگاہ سبستاپول کے سقوط کے باوجود روس کا بحری بیڑہ بحیرہ اسود کی دوسری بندرگاہوں میں موجود ہے جو بحری راستہ سے حملہ آور فوج کو کافی پریشان کر سکتا ہے۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ خشکی کی راہ سے حملہ آور فوج کے راستے میں سولہ سولہ اور اٹھارہ اٹھارہ ہزار نڈ اور پچھڑا کھڑے ہیں اس لئے جرمن فوج کی کوشش یہ ہے کہ کاکیشیا کو باقی روس سے کاٹ دیا جائے تاکہ تفریق تقاضا کے بعد روسی فوج کی طاقت کمزور ہو جائے اور شمالی روس کے اسلحہ ساز کارخانے اس محاذ پر کمک اور فوجی سامان نہ بھیج سکیں۔ بلکہ کاکیشیا کی خام پیداوار لوہا، کوئلہ اور پٹرول وغیرہ سے محروم ہو جائیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر جرمن جرمنی کی یہ کوشش کامیاب ہوگئی تو کیا روس کی قوت مزاحمت ختم ہو جائیگی؟ ماہرین جنگ اس سوال کا جواب نفی میں دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ روس نے کوہ یوڈال اور سائیریا وغیرہ میں بھی اسلحہ سازی کے کارخانے بنائے ہوئے ہیں اور ان علاقوں میں بھی خام اجناس کی پیداوار حسب ضرورت کافی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ روس کا ملک شترتازہ تر شیا چھ ہزار میل لمبا ہے اس لئے روسی فوجوں کو سپائی کے لئے کافی گمشائش ہے لہذا کاکیشیا کے لائحہ سے نکل جانے کے بعد





مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ علیہ کی  
تصنیفات

(متعلقہ اصل حدیث)  
 اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم  
 علم الفقہ فقہ مطابق قرآن و حدیث ہے۔ اور  
 اہل حدیث اصل فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیت  
 اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت  
 فقہ اور فقیہ اور فقیہ کی جامع تعریف اور  
 مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے  
 یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا  
 تقیہ تعلیم روضی حسن صاحب دیوبند می  
 کے مضمون مندرجہ اخبار العدل "جو برائوالم کے  
 جواب میں الحمدیث" امرت سر میں شائع ہوتا رہا  
 جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ  
 میں نقل ہیں۔ جس قصہ حصہ اخبار میں شائع ہوا  
 ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کر  
 گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔  
 قیت پانچ آنہ (۵)

فتوحات اہل حدیث

اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔  
ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی  
کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق  
میں ہوئے۔ قیمت ۸۔  
اجتہاد و تقلید پر عالما بحث کی گئی ہے  
اور مسئلہ اجماع کی حیثیت اور عدم حجت پر تحقیق  
ایضاً کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد  
کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت ۸۔  
اصول فقہ فقہ کے اصول عربی زبان میں  
مع مثالوں کے طبائے مار  
موسم کے لئے کتابی صورت میں لکھے گئے ہیں  
قیمت ایک آنہ

قید و غیر ۱۰۵۶  
 خاب میان قوم و کسب  
 و کسب و کسب و کسب  
 و کسب و کسب و کسب  
 و کسب و کسب و کسب

## اغراض و مقاصد

- ۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- ۲۔ مسلمانوں کی عوامانہ جماعت اور احادیث کی خصوصیات دینی و نبوی خدمات کرنا۔
- ۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- ۴۔ قواعد و ضوابط دینی قیمت بہر حال پیشگی آتی چاہئے۔
- ۵۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آتی چاہئے۔
- ۶۔ مضامین و رسائل بشمول مفت درج ہوتے ہیں۔
- ۷۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- ۸۔ ہرگز ڈاک اور خطوط واپس نہ ہونگے۔

جلد ۳۹

نمبر ۳۱



## شرح قیمت اخبار

والیان رسالت سے سالانہ مبلغ  
رو سادہ جاگیرداران سے  
عام خریداران سے  
" " " ششماہی  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشٹک  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے  
جملہ خط و کتابت وار سال دربرنامہ  
مولانا ابوالخیر ثناء اللہ (مدیر مسئول)  
مالک اخبار امداد امرتسر  
ہونی چاہئے

امرتسر ۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۴۲ء یوم جمعہ مبارک

## حیاتِ مسلم

میں حضرت محمود بن آدمی کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ نظم اہل حدیث کے لئے دی ہے۔ (مجید پرویز)  
فرط غم سے قلب محزون ہو گیا زار و نزار  
سامنا ہے ان مصائب کا، نہیں جن کا شمار  
گلشن دین محمد پر مسلط ہے حسد ان  
ہر نہال آرزو اس کا ہوا بے برگ و بار  
واسطے ملت ان دنوں بیگانہ احساس ہے  
غیرت مسلم جہان نو میں ہے مرموا و خوار  
طاقت پرواز کو مٹتی ہیں اب شاہیں کے پر  
ہو رہا ہے قدرتنا تیر حوادث کا شکار  
پایم گردوں کے بلیں کو آگنی پستی پسند  
اور کچھ اپنی طبیعت پر نہیں ہے اختیار  
کیا بتاؤں مجھ سے اس کی وجہ ناکامی نہ پوچھ  
اپنے ہاتھوں ہی سے اس نے کھو دیا اپنا وقار  
اپنی منزل چھوڑ کر گم کردہ منزل ہو  
خفیہ دوراں رہ گیا رستہ پاماند غبار  
ہاں اگر یہ چھوڑ دے یہ عادتیں تو بالیقین  
گلستانِ دین میں محمود پھر آئے بہار

## فہرست مضامین

- ۱۔ حیاتِ مسلم و نظم
- ۲۔ انتخاب الاخبار
- ۳۔ حساب دوستاں
- ۴۔ طاعون مرزا
- ۵۔ قادیانی مسیح اور حضرت مسیح
- ۶۔ پیری مریدی
- ۷۔ قتادے
- ۸۔ مستقرات
- ۹۔ ملکی طبع
- ۱۰۔ بقایا مستقرات
- ۱۱۔ اشتہارات

فلسفہ حجاب - شہزاد کا پردہ قرآن حدیث تعامل صحابہ اور عقل و دلائل کی روشنی میں قیمت ۴ روپے وصول در ذخیرہ امداد امرتسر

## محکمات و دستاویز

ماہ اگست میں چند جہ ذیل خریداروں کی قیمت  
انجام ختم ہو جائے گی۔ اگر ۲۰ اگست تک بند ریاضی نافذ  
وصول نہ ہوئی۔ اور بصورت دیگر مہلت یا انکار کی  
اطلاع بھی نہ آئی۔ تو ۲۰ اگست کا پرچہ وی۔ پی  
بھیجا جائے گا۔ وی۔ پی کی وصولی تک انجام بند  
رہے گا۔ وصولی کے بعد تمام بند پرچے بھیج دیے جائیں گے  
خریدار صاحب مطلع رہیں۔

0001-0011-4444-4444-4444  
1-19-4444-4444-4444-0000  
4-41-4444-4444-4444-4444  
1-21-1-2-4-1-44-4444-4444  
11-44-1-444-1-444-1-2-44-1-2-44  
4444-4444-44-44-11-44-11-4444  
4444-4444-4444-4444-4444-4444

١٢٩٥-١٣٤٩-١٣٥٦-١٣٥٨-١٣٦٢  
١٣٨٨-١٣٩٨-١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩  
١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩  
١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩  
١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩  
١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩  
١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩  
١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩-١٣٩٩

منوٹا۔ غریب خندے جن کے نام اخبار جاری  
 ہوتا ہے۔ قیمت ختم ہونے کے بعد بند کر دیا جاتا ہے۔  
 ادا خلد وصول ہونے پر مہوار جاری کیا جاتا ہے

سین احمد صاحب دیوبندی کو کسی تقریر کی بناء پر  
سال قبل ادھر پانچ سو روپے جواز کی سزا دی ہے۔

بے راہ پندہ کی کڑی سزا کرکے بمبٹریٹ نے حکم جاری کر دیا ہے کہ دوکاندار کنٹرول شدہ چیزوں کو اپنی قیمتیں پر لکھ کر اپنی دوکانوں میں آویزاں کر دیں۔

غریبوں کو رسید دینے سے انکار نہ کریں۔ ورنہ ۳ سال یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

---

1. *Journal of the American Medical Association*, 1990; 263: 2761-2765.

— مراد آباد رو۔ پی کے ایک مجسٹریٹ نے مولانا

---

\_\_\_\_\_

100

مفسر شریعی۔ از مولانا ابوالوفاء ابرہہ نقوی۔ پورے قرآن مجید کی تفصیل طے جلدوں میں۔ فی جلد ۱۰ (مجموعہ ۱۰ جلدیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اہلحدیث

۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

## دہلی کی جماعت امامیہ

دہلی میں ایک صاحب مولوی عبدالوہاب صاحب صدر بازار میں رہتے تھے۔ ابتدائی کتابیں انہوں نے پنجاب کے موضع لکھو کے ضلع فیروز پور میں پڑھی تھیں۔ صرف و نحو میں کچھ واقفیت حاصل کر کے دہلی میں حضرت میاں صاحب مرحوم و منصور کی خدمت میں حاضر ہو کر درس حدیث میں شریک ہو گئے۔ درس حدیث سے فارغ ہو کر دہلی ہی میں قیام اختیار کر لیا۔ آپ اپنے علم میں جس مسئلہ کو صحیح جانتے، اس میں متفق رہنے کی کوئی پرداہ نہ کرتے۔ اس لئے کئی ایک مسائل میں آپ جماعت اہلحدیث سے متفق ہو گئے۔ جن کی وجہ سے جمہور اہلحدیث انکی مخالفت کرتے رہے۔ نیز ان کے ایک مسئلہ جواز متغی النساء بھی تھوڑے دوسرے مسئلہ جس کی وجہ سے جماعت اہلحدیث میں آپ کے حق میں نفرت پھیل گئی۔ وہ یہ تھا کہ بوقت ضرورت رخصت کو شریک منتر سے دم کرنا جائز نہ تھے۔ ان مسائل کے علاوہ آپ نے اپنے حلقہ اثر میں یہ کہنا بھی شروع کیا کہ امام بوقت کی بیعت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ چنانچہ اپنے اپنے عقیدوں میں سلسلہ مبحث جاری کیا۔ چند آدمیوں کی جماعت آپ کے گرد جمع ہو گئی جس سے آپ کو کچھ عزت حاصل ہو گئی۔ مگر ان کی طبیعت میں ابھی اتنی سختی نہ آئی تھی کہ غیر مباحات کو گمراہ سمجھ کر ان سے علحدگی اختیار کر لیتے۔ اسی لئے آپ اہلحدیث کا نفرض

کی مجلس شوریٰ میں بحیثیت ممبر شریک ہوتے رہے اور جلسوں میں تقریریں بھی کرتے رہے۔ دہلی، علیگڑھ، بنارس وغیرہ کے جلسوں کی رؤسدادوں میں ناظرین یہ سب واقعات دیکھ سکتے ہیں۔ اس وقت آپ کو یہ خیال نہ تھا کہ میں ایسا امام وقت ہوں کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو درس تدیس یا وعظ و نصیحت کرنا بھی جائز نہیں۔ اسی لئے آپ جلسوں میں آمر ہونے کی بجائے مامور ہوتے۔ اور صدر جلسہ کے تابع فرمان رہتے۔ اس جماعت کی حقیقت سمجھنے میں بعض لوگوں کو بلکہ ان کے افراد کو بھی تپلی لگتی ہے۔ آج ہم نے انکی اس غلطی کو رنج کرنے کے لئے قلم اٹھایا ہے۔ اس سے پہلے بھی ہم کئی دفعہ اس جماعت کی حقیقت ظاہر کرنے کو تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ ملاحظہ کو اخبار اہلحدیث جلد ۲۲ نمبر ۱۲۷ اور جلد ۲۳ نمبر ۳۶ و ۳۷۔ آج اس جماعت کا ذکر کرنے کی وجہ وہ مباحثہ ہے جو موضع بھینی ضلع امرتسر میں مولوی عبدالستار صاحب (ولد مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم) امام جماعت جماعت غراراہ اہلحدیث دہلی سے ہوا۔ جس کی رپورٹ اس جماعت کے رسالہ صحیفہ دہلی میں شائع نہیں ہوئی جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ کیونکہ ایک مذہبی جماعت خاص کو اتباع سنت نبویہ کی مدعیہ جماعت سے ایسا سرزد ہونا بعید از قیاس

تھیں اس جماعت کی حقیقت دو جزوں پر مشتمل ہے۔ ایک جز یہ کہ افراد امت مسلمہ کو خاص کر افراد اہلحدیث کو امامت کے سلسلے میں مشکوک کر کے منظم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابل اعتراض نہیں۔ دوسرا جز یہ ہے کہ جو ان کے اس سلسلے میں منسلک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ جزو بے شک قابل اعتراض ہے ماسی جو انکی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہو گئی ہے۔ اس کی تفصیل بھی پہلے کئی مرتبہ اخبار اہلحدیث میں کر دی ہے۔ چونکہ یہی ایک بحث ہے۔ جو دہلی کی جماعت اہلحدیث میں نیا پیدا ہوا ہے۔ جہاں تک ہمیں واقعات کا علم ہے اس جماعت کے بانی مولوی عبدالوہاب مرحوم اس حد تک نہ پہنچے تھے کہ ان کے صاحبزادہ مولوی عبدالستار صاحب قادیانی ہولے متاثر ہو کر اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ جو ہماری جماعت میں داخل نہ ہوگا۔ وہ جاہلیت کی موت مرکز جہنم میں داخل ہوگا۔ دہلی کے استاد داغ مرزوم شاید انہی کے حق میں کہہ سکتے ہیں۔

آگیا داغ اس کے دل میں غرور  
شکل ہے دنیا میں لاشانی میری  
موضع بھینی کا بساتیوں شروع ہوا تھا  
کہ میں نے ابتدا میں مولوی عبدالستار صاحب کے خطبہ امارت سے یہ عبارت پڑھی تھی۔  
جلدی جلدی امام کی ماتمی میں اپنے نفس تانا  
اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غراراہ  
اہلحدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے حامل ہو جائیے۔ درنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں۔ بلکہ ان ملا سولوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدان حشر میں  
آپ کو کوف افسوس مل کر یہ بات کہنے ہوئے  
بے فائدہ رونا ہوگا ایسا نہ ہو کہ پہلی ہی ان  
مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے  
اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ اِنَّا اَلْهَعَا

ایمانی رسول۔ ایک نکر حدیث اور مولانا ابوالانوار کے درمیان مباحثہ کی روداد ثبت ہر دو جزو اہلحدیث امرتسر



سَادَاتُكُمْ وَبَرَاءُنَا فَاصْلَحُوا السَّيْلَ۔  
یہ عبارت پر مذکور میں نے سوال کیا تھا کہ اس وقت آپ کا یہ خیال ہے جو اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت میں داخل نہ ہونے والے جہنمی ہیں۔ یا اس خیال کو آپ چھوڑ چکے ہیں۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ وہ آپ ہی کے رسالہ ضخیمہ بابت جولائی صفحہ ۷۷ سے نقل کر دیتے ہیں۔

**دہلوی** (مولوی عبدالستار صاحب) نے خدا کی تعریف بیان کی۔ پھر فرمایا خدا نے عزوجل نے احکام کی تبلیغ بنی آدم کی اصلاح حضرت انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ فرمائی۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تبلیغ احکام اصلاح بنی آدم بذریعہ انبیاء رسول ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کَاَنْتُمْ بَشَرًا اِشْرَآئِلَ تَسْمُوْهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَكُلَّمَا هَلَكَ رَجُلٌ خَلَفَهُ نَحِيْبٌ وَرَاٰهُ لَا يَتَّبِعُ بَعْدَ نَحْيٍ وَتَسِيْكُوْنَ خَلْقًا وَفِيْكُمْ كُفْرٌ وَاِلٰهٌ مُّشْكُوْهُ۔  
یعنی بنی اسرائیل کی اصلاح انبیاء علیہم السلام فرماتے تھے۔ جب ایک بنی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا بنی آجاتا۔ یقیناً میرے بعد کوئی دنیا بنی نہیں آئے گا ہاں نائب ہونگے اور کثرت سے ہونگے۔ لہذا ہر زمانہ میں امام کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ تبلیغ احکام اصلاح بنی آدم کرے کیا آپ (مولانا ثناء اللہ صاحب) نفس مسئلہ امامت یعنی ہر زمانہ میں امام کے ہونے کے قائل ہیں؟ غلبہ امارت کی جو عبارت آپ نے پیش ہے مولانا احمد دین صاحب نے یہ عبارت نہیں پیش

مولوی احمد دین صاحب نے مجھ سے پہلے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ جس پر امامیہ جماعت نے بلند آواز سے کہا جھوٹ ہے۔ آخر ہم میں خاموش بیٹھا تھا۔ دہلوی پلٹ کی جرأت سے گمان ہوا کہ شاید ان کا خیال ہے کہ ہمارا غلبہ اس گاؤں میں نہ ہوگا۔ اس کے بعد میں نے غلبہ ہمارے ہاں ہے اور ان کی عبارت پر ہر سال کیا جو فرمایا (ابو انوار)

کی تھی۔ آپ ہماری تحریرات میں مجھ نے وہ عبارت دکھائی جس کو مولانا احمد دین صاحب نے دوران تقریر میں ہماری طرف منسوب کیا ہے۔ کہ جو شخص مجھ کو امام نہ مانے۔ میری بیعت نہ کرے، مجھ کو زکوٰۃ نہ دے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اس کی زکوٰۃ قبول نہ ہوگی۔ ناظرین کرام! خصوصاً ایمان دہلی خود فرمائی کہ اتنی لمبی چوڑی عبارت میرے سوال کا جواب ہے؟ میں نے نوید پوچھا تھا کہ اس وقت آپ کا یہ خیال ہے یا تبدیل ہو گیا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کا اہل یانہ کہنا کافی تھا اہل یانہ کہنے کی بجائے اچھا لبا جواب میرے علم میں کوئی اجنبی نہیں ہے۔ میرے پاس سالہ تجزیہ میں ایسے کئی منظر میرے سامنے پیش ہوئے جن پر میرا سوال بہت گراں گزرا۔ اس لئے انہوں نے ایسی ہی لمبی چوڑی تقریریں کر کے اپنی کمزوری کا ثبوت دیا۔ غالباً استاد غالب مرحوم ہی ایسے ہی شکوک کے حق میں کہہ گئے ہیں۔  
میں تو شرم میں بیلوں زبان نامح کی عجیب چیز یہ طول مدعا کے لئے

**حضرات** اگر دہلوی کی زبان ہے۔ اصحاب دہلی خطبہ کی مرقوم عبارت پڑھیں اور ہمیں اطلاع دیں کہ کیا اس عبارت کا دہی مفہوم نہیں ہے جو مولوی احمد الدین صاحب اور میں نے بتایا تھا۔ اور جس پر میں نے سوال کیا تھا۔

**دہلی والو!** آپ کبھی اردو زبان پر فخر کیا کرتے تھے؟

پاس داری ہی تھی حضرت کی خدا کو منظور نہیں تو آتا تھا قرآن بنیاد دہلی آج یہ کیا غضب ہو رہا ہے کہ ایک سیدھی سادی عبارت کا مفہوم بھی الٹ پلٹ بتایا جاتا ہے خیر! میں نے اپنے سوال کا جواب صاف نقطوں میں نہ پا کر نتیجہ نکال لیا کہ موصوف کا خیال اس وقت بھی یہی ہے۔ حاضرین بھی ایسا ہی سمجھ گئے اس لئے میں نے غلبہ نہ کر کے صفحہ ۷۷ سے مندرجہ ذیل عبارت پڑھی۔

تیاور ہے کہ ہر کس و نا کس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و دیگر اہل حدیث اور دیگر مدرس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر واقعی امام وقت کے دعوادرس کہے یا فتویٰ دے مسئلہ بنائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے۔ یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے۔ چنانچہ فرقہ بندی ہے۔ لَا يَهْتَمُّ إِلَّا اِيْمَانًا وَرَمَا مَوَدَّةً تَحْتَالُ (ابو داؤد)

یہ عبارت پیش کر کے میں نے پوچھا کہ اس عبارت میں جس امام وقت کے حکم کے بغیر کوئی کام درست نہیں وہ کون صاحب ہیں۔ اس کا جواب دینے میں ہمارے مخاطب کو بہت تکلیف ہوئی۔ سارا وقت گزر گیا، مگر انہوں نے اس امام وقت کا مصداق نہیں بتایا اس سوال کا جواب جو صحیفہ دہلی میں چھپا ہے اسے ہم پیش کرتے ہیں۔

(مولوی عبدالستار دہلوی نے کہا) ایسا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت آپ کے اخبار اہل حدیث میں لکھا ہے۔ سنئے! ہر وہ شخص جو جماعت سے بالشت بھر ملحد ہو اور پھر اسی حالت میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ یعنی وہ کافر مرے گا۔ ملاحظہ ہوا اخبار اہل حدیث صفحہ ۷۷ مورخہ یکم رجب الاول ۱۳۷۷ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء

**جواب** میں نے اس کے دو جواب دیے۔ جن کو صحیفہ نے نقل نہیں کیا۔ اور کہہ دیا کہ امر سنی نے اس کا جواب نہیں دیا۔ میرے جواب کے جو الفاظ نقل کئے ہیں وہ بھی ٹھیک نقل نہیں کئے۔ اس لئے میں اب اس کی حقیقت کھولتا ہوں۔ اہل حدیث کے جس مضمون سے یہ عبارت اخذ کی گئی ہے۔ وہ دراصل ایک مراسلہ ہے۔ جو برلن (جرمنی) سے کسی نامہ نگار کی طرف سے برائے اندر ملاحظہ آیا تھا اس نے غلطی میں نے ایک جواب یہ دیا تھا کہ کافر مرنے کے الفاظ میرے نہیں ہیں۔ دوسرا جواب یہ دیا تھا کہ کلی طبی



اور جزی حقیقی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دہلوی جماعت کے لوگ بقول اخبار اہل سنت امامت سسر منطقی اصطلاحات سے متوافق ہونے کی وجہ سے غالباً سمجھے نہیں جوتے اس لئے میرے جواب کو لا جواب کہہ کر ٹال دیا اس کا مفصل جواب میں نے کئی دفعہ لکھا ہے جس سے ان کی غلط فہمی دور ہو سکتی ہے مگر اس جماعت نے نہ تو ان مضامین کا جواب دیا اور نہ اپنی ہٹ کو چھوڑا اخبار اہل حدیث ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء میں مضمون بعنوان "دہلوی امامت اور اس کے اثرات" ملاحظہ ہو۔ نیز الحمد للہ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۷۱ء میں مضمون مسئلہ امامت دہلوی پڑھے پہلے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں امام کا لفظ چار منصب داروں کے لئے آیا ہے۔ (۱) نبی کے لئے (۲) سیاست امیر المؤمنین کے لئے (۳) امام ہدایت کے لئے (۴) امام صلوة کے لئے اس کی تفصیل مع دلائل بیان کر کے پوچھا تھا کہ ان ائمہ میں سے آپ کون سے امام ہیں۔ تعیین کیجئے! جب تک بحث کا موضوع مقرر نہ ہو بحث بے کار ہے۔ اس کا جواب جماعت غریبہ کی طرف سے ہم نے نہیں دیکھا۔ دوسرے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ جاہلیت کی موت دفعہ خمس مرتبہ جو امام سیاست کی موت سے پیدا ہو۔ دوسرے ائمہ کی بیعت ہے انحراف کے لہذا ایسی موت نہیں مرتبہ اس پر مفصل دلائل دے کر مضمون کو صحت کر دیا تھا۔ اس کا جواب بھی جلدی نظر سے نہیں گذرے۔

اس کے علاوہ کئی دفعہ وقتاً فوقتاً جماعت مذکورہ سے خطاب ہوتا رہا جس کا ذکر اہل حدیث کی فائلوں میں مل سکتا ہے۔ پس جو صاحب الحمد للہ کو جماعت امانیہ دہلی کے خطاب سے خاموش رہنے کا الزام دیتے ہیں وہ الحمد للہ کی فائلوں کو عموماً ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو خصوصاً بغور ملاحظہ

لے اہل سنت مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۷۱ء

کر رہے اور ہوسکے تو فرق ثانی سے اس کا جواب دو لیں۔ درنہ ہمیں اجازت دیں کہ استاد دہلوی کا یہ شعر پڑھیں۔

بچو دی بے سبب نہیں غالب!  
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مختصر یہ ہے کہ مولوی عبدالستار صاحب امام جماعت غریبہ دہلی نے ہمارے جواب میں امام وقت کی تعین نہیں کی۔ جو ضروری تھی۔ حالانکہ صاحب صدر جلسہ نے بھی آپ کو بار بار توجہ دلائی۔ چنانچہ صحیفہ نے بھی صاحب صدر کے توجہ دلانے کا ذکر کیا ہے۔ پھر جواب کیا دیا صحیفہ بھی اس سے بالکل ساکت ہے۔ آخر مجھے کہنا پڑا کہ اس خصوص میں آپ سے قادیانی بڑھے ہوئے ہیں۔ جو ہر وقت پر گھٹے لفظوں میں اپنے نبی کا دعویٰ پیش کر دیتے ہیں، مگر آپ اپنا نام پیش کرنے سے بھی جھجکتے ہیں! اسے مرغ سحر عشق زہر وادہ بیا موز

## قادیانی مشن طاعون مرزا

مرزا صاحب قادیانی متوفی گوٹھک آپ ہوا میں نہ رہے تھے۔ مگر ہوا کا کبغ خوب پہچانتے تھے۔ طاعون کے دنوں میں آپ نے دل کھول کر پیش گوئیاں کیں جن میں دو خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ چرکہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ جماعت مرزائیہ

لے قادیانی اخباروں میں میاں محمود احمد کو امیر المؤمنین لکھا جاتا ہے اس سے مسلمانوں کی دود جرحہ سے دلالت دہا ہوتی ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک امیر المؤمنین بڑا معزز لقب ہے۔ مثلاً امیر المؤمنین حضرت عمر اور امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہما میاں محمود احمد کو ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے۔ دوسری وجہ دل آزاری

نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو ۲۱ جولائی کے افضل میں شائع ہوا ہے ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے اس لئے ہم بھی ان دو کے ساتھ ایک تیسری پیش گوئی ملا کر تینوں کا ذکر کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی یہ تھی کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا۔ (اندازی القرعہ) بلکہ جو طاعون زدہ قادیان میں آئے گا چھاپو جائیگا دوسری یہ تھی کہ میرے گھر میں طاعون نہیں آئے گا۔

تیسری یہ تھی کہ میرے مریدوں میں طاعون نہیں آئے گا۔

پہلی پیشگوئی کی تکذیب تو حلیفہ مرزائیہ نے بھول کر خود ہی کر دی۔ چنانچہ انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ طاعون قادیان میں بھی آئی۔ افضل ۲۱ جولائی ص ۱۰ کالم اول) مگر کس جرات یا بے خبری سے لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے گھر میں طاعون نہیں آیا۔ اور اس بات کو مرزا صاحب کی پیش گوئی کی صداقت کا نشان بنایا ہے آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

• خدا تعالیٰ نے فرمایا آپ کے گھر میں طاعون نہ آئے گی۔ وہ کپڑے آپ کے مکان کے دائیں

ہو کی یہ ہے کہ میاں محمود احمد کو امیر المؤمنین کہنے سے غیر مرزائی مسلمانوں کے حق میں اشارۃ کفر کا فتویٰ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہم بدلیے کی نیت سے نہیں بلکہ محض بغرض اظہار واقعہ آج سے میاں محمود احمد کو حلیفہ مرزائیہ اور مولوی محمد علی لاہوری کو امیر مرزائیہ لکھا کر بیٹے۔ مرزائی کا لفظ اتباع مرزا کے حق میں تنک آمیز یا دل آزار نہیں ہے بلکہ متضمن مدح ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں جو جلسہ میں ہوا تھا مرزا صاحب کلاں حکیم نور الدین صاحب مولوی محمد احسن صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ سب ایمان شریک تھے جن کی موجودگی میں فحشی تاسم علی متوفی نے مولوی دانی مٹ کا کالم کے سچے

الحمد للہ کہنا دیکھا ہوا ہے۔ یہی مدعی دانی ہے۔ نیت



قادیانی مسبرو! ادیکھ نہ اپنے مزعوم دجا جملہ کی  
حمایت میں ایک مسلم پر حملہ کرنے کا نتیجہ تم کو کیا ملا یہی نا  
کہ اہل حدیث میں جو افظا لکھے گئے وہ (بقول مسیحی رسالہ)  
مرزا صاحب کی روح کے اثر سے درج ہوئے گو یادینا  
میں تو میں مسیح کا جو اتع پیش آئے بقول مسیحان اہیں  
مرزا صاحب کی روح کا داخل ہونا ہے۔  
کیونکہ مرزا صاحب یسوع مسیح کے حق میں ایسے  
کو وہ افظا لکھ دیا کہتے تھے جن کا نمونہ اس عبارت  
میں ملتا ہے :-

یہ تو وہی بات جوئی جیسا کہ ایک شریعہ کار نے  
جس میں سراسر یہ ہونا کی روح تھی لوگوں میں  
مشہور کیا کہ میں ایک ایسا درد بتا سکتا ہوں  
جس کے پڑنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر  
آجائے گا۔ (حاشیہ کتاب ضمیمہ انجام آخر معتمد  
مردا صاحب مث)

نظرن کیا ہی شیریں کا نام ہے۔ چچ ہے ۵  
 کیا ہی پیارے ہیں تیرے شیریں لب  
 گالیوں دے کر بھی بے مزہ نہ ہوئے  
 اخیر میں ہم مسیحیوں کی اس تلاش کی وادہ دیتے  
 ہیں کیا خوب سوغ لگایا ہے۔ اور بقا دیا نبیوں کو  
 جانتے ہیں کہ ایک مسلم کے خلاف لہا کشائی کرنے کا  
 تم کو کیا اچھا نتیجہ ملا ہے ۵

میرے پیلو سے کیا پالا ستم گرے پڑا  
مل گئی ہے دل تجھ کو کفرانِ نعمت کی نرل

پیری مخ مُریدی

از خاندان سید محمد شریف صاحب قریشی مالیا نوالوی  
علوم و فنون حسد تہ میں جو مرتبہ طلب اور پیری  
ریہ کی کو حاصل ہے کوئی پیشہ اور فن اس کا لگا نہیں  
لگا سکتا تجارت، خلافت اور ملازمت تو ان پیشوں  
کی گرد کو بھی نہیں پاسکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے  
علماء اور فضلاء بھی ان کی قبولیت عام کے معترف

ہو کر جب گذر اوقات کی اور کوئی سبیل نہیں پاتے تو چاروں چار کسی مسئلہ بزرگ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونا ہی بہتر خیال کہتے ہیں جب وہاں اثر و رسوخ اور اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ تو بشورہ اجاب کسی مدد فیر ملتا ہے کسی بزرگ کی قبر پر سیاہ پوشین بن جاتا ہیں۔ دیکھنے والوں کے دیکھنے دیکھتے امیر کبیر ہو جاتے ہیں۔ رستہ کشی اور حاکم رسی میں انہیں وہ یدِ مولیٰ حاصل ہوتا ہے۔ کہ قلب و جسد میں ان کے وارے نیار ہو جاتے ہیں۔ رازدار عالموں کو بات خواہ ملازم بھی رکھ لیتے ہیں۔ جو ہر مجلس میں ان کی ناشدنی کلمات کے شدنی ہونے کا چرچا کر کے مرد بزرگ کو آسمان پر چڑھا دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو موت و حیات عالم سے مستثنیٰ کرتے ہوئے اَن اَوَّلِیَّاءُ اللّٰہِ لَا یَمُوتُوْنَ کی بناوٹی حدیث بھی سنا دیتے ہیں۔ اَد تھیر رستہ الامور فاستغنیوا الاصحاب القبور سے اہل قبور سے استمداد حاصل کرنے کا جواز بھی ثابت کر لیتے ہیں۔ شرعی علوم سے استغنا اختیار کئے دیکو کہ قرآن حدیث کی طرٹ توجہ دلائی جائے۔ تو یوں گنگنا نے بگ جاتے ہیں۔ بہت علم پڑھنا شیطانی ہے۔ عمل ہی کافی ہے۔ راد سوچتے اتنا بھی نہیں کہ عمل کی صحت کے لئے علم کسوں ہی ہے۔ بذیر تحصیل علم انساب اعمال جہالت ہی جہالت ہے۔

جب عوام کا رجحان دیکھتے ہیں تو کسی الگ تھلک مکان میں چلے کشتی گاڑ ہونگ رچا کر باکمال بننے کی سعی کرتے ہیں۔ چلہ کے اختتام پر مرد و عورت بلا لحاظ مذہب و ملت نذرانے لکراتے ہیں۔ کئی مہینوں کی آمدنی صرف ایک دن ہو جاتی ہے۔ چالیس دن میں بے شمار دھاگوں میں گرہ دے لی جاتی ہیں۔ کئی دستے کا مذہب و قومیتوں کی نذر کھینکے تو غیر تحریر کر لئے جاتے ہیں۔ راسخ العلم والا اعتقاد مریدین شہرت دیتے ہوئے توجہ دلاتے ہیں۔ ہر قسم کے ذکر و فکر سے میرا

الحمد لله الذي جعل في الفقر حكمة  
والاعفرت بأمر من الله عليه

ہو کر لقا اگلی کے قیام میں حضور نے جس جس مرض کا تعویذ بنایا ہے۔ گو ان کا یہی عام دنوں میں لکھے جانے والے تعویذوں سے بہت ہے۔ تاہم فائدہ رسائی اور کامیابی میں بھی تو دوسروں سے سبقت لے گیا ہے ۵

عاشقو دوترو خريد و جلد نو  
نعت بر دو جهان حاصل کرو

بس نام لوگ اس ہاشمی اور پنجابی بزرگ کے  
چرنوں کی خاک لینے لگ جاتے ہیں۔ اس کا دھاکہ بھاڑ  
پھونک چل کر روٹی کی ایسی سیل ٹھل آتی ہے کہ پشتہا  
پشتہا تک عوام اس کے لطفہ کی تعظیم کو بھی اپنا  
معمول بنا کر سعادت آخری جاننے لگ جاتے ہیں۔  
کسی پنجابی بزرگ نے معمولی زندہ میں اولیاء اللہ  
بن جانے والے نوگوں کی ترقی کو دیکھ کر یہی فرمایا  
ہے۔

سارے عمر کے کمال کو بیشک نہ ہمیں ملے گا

دس بارہ کوں گھر سے دوزخ مل جاتا اور بتا دے میں  
سید ہوں دنیا تحقیق کے بغیر مان لے گی۔ چالیس  
دن چاند کشی کی نیت سے مجھ کوں ہو جا۔ لوگ فدا  
جان کر تیرے پاس اپنی حاجات لانا شروع کر دیئے  
مگر یاد رکھ ساری عمر لگا کر بھی انکو تو چاہے کہ ہل علم  
میں شمار ہو اور لوگ تیرے علم کا سکہ مان میں تو ہرگز  
یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ تیرے علم و اعتقاد کی کسوٹی پر  
اس عورت اور زلیخہ و ہفتا کے پاس موجود ہے  
جیسے اتنا بھی معلوم نہ ہو کہ ہنائے اسلام کے ہیں۔  
وہ جب تجھے خانقاہ پر عرس کرنے، قبر کو سجدہ کرنے  
کے مخالف پائے گی تو اعلان کر دیگی۔ یہ موعظی کوئی  
بزرگ مذہب اور مذہبی ہے، پیروں کی محبت سے روکنا  
ہے۔ اس کی مسلمان ہو کر کون مانے؟ (باقی)۔

آئمہ تکلیس یا غارتگران ایمان  
 اُن مشہور دجالوں کے سوانح حیات جنہوں نے  
 عہد رسالت سے پہلے آج تک الوہیت نبوت، مسیحیت اور  
 ہندویت وغیرہ کو لے کر عیسائیوں کے اسلام میں فتنہ پیدا کیا

کھائی چھپائی عمر۔ ساڑھے ۳۹ سال کا تھا۔ عورت تھی۔ عطا دہ محمولہ (میں) ہمارے پاس امر نسر

## فتاویٰ

مس ۱۱۱ کیا ایسے شخص کو مستقل امام بنانا چاہئے جو دالوی کٹر فانا ہو اور جبکہ اس کی دالوی ایک مٹھی سے بھی کم ہو۔ (شمس الدین نازدہریا ضلع گوجرانو، ج ۱۱۱) ایسے شخص کی اقتدا جائز ہے۔ بلکہ صلوات خلف کل بدو و خاجر البتہ اس کو سمجھاتے رہنا چاہئے۔ کہ خلافت سنت فعل نہ کرے۔

مس ۱۱۲ کتاب عبد حاضر کے بڑے لوگ حجت سوم عراق و عرب کے بڑے لوگ) مضیف محمد مرزا دہلوی ناشر دائرۃ ادبیہ دہلی پبلشنگ دہلی طبع اول مس ۱۱۳ پریوں حسب ذیل عبارت لکھی گئی ہے کیا یہ درست لکھی گئی ہے یا مضیف نے تعصب سے کام لیا ہے۔ اگر درست ہے تو کیا یہ فعل جائز ہے۔

ابن سعود کے نکاح میں ہر وقت چار بیویاں رہتی ہیں۔ لیکن مطلقہ بیویوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ وہ ہر مہینہ ہر ہفتے یا ہر روز اپنی خواہش کے مطابق ایک نئی شادی کرتی ہیں۔ اور دوسرے روز دوسرے ہفتے دوسرے مہینے طلاق دے دیا کرتے ہیں۔

اس کا جواب آپ الحدیث میں ضرور۔ بالضرور دیں۔ (شمس الدین احمد دہلوی)

ج ۱۱۱ ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ حسب ارشاد لکھا ماکسبیت و عیالھا ماکسبیت۔ ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اللہ اعلم

مس ۱۱۲ ہمارے شہر سرنگر میں ایک بڑے عالم و خطیب... نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تجسیم و تکفین کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب آپ کو غسل دیا گیا۔ تو علی مرتضیٰ نے آپ کو غلب کر کے کہا کہ آپ کی جدائی سے ہم سے جو کچھ جدا ہوا وہ کسی اور کی جدائی سے نہ ہوتا۔ یعنی انجاء ساوا و انجاد اکی۔ نبوت۔ رسالت وغیرہ۔ اب (عرض یہ ہے) کہ جب آپ کو مقام نمود عطا کیا جائے گا۔ تو مجھے بھولنا نہیں۔ کوثر پلٹے وقت مجھے بھولنا نہیں۔ وغیرہ

زاں محمد مولوی صاحب مذکور (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہنے لگے کہ اب ہم بھی کہنے والے ملائکہ کو کہتے ہیں۔ کہ اے ملائکہ! اس ساری جماعت کی طرف سے آنحضرت کی خدمت میں یہ عرض پہنچا دو۔ کہ حضرت جس وقت قبر میں ہم سے پرسش ہونے لگے۔ تب ہمیں یاد فرمانا۔ جب کوثر پلائیں تو ہمیں بھولنا نہیں۔ جب شفاعت کریں تو ہمیں بھولنا نہیں۔ جب میزان میں ہمارے اعلانے رکھے جائیں گے۔ تو عیال کا پورا ضرور ہی بھاری ہوگا۔ تو اس وقت اسے پورا کرنا۔ کیا آنحضرت کو اس طرح خطاب کرنا جائز ہے (موصوفی غلام احمد غلام بزم توحید سرگودھا)

ج ۱۱۱ اس سوال کا جواب یہی ہے کہ میرے ناقص علم میں اس واقعہ کا ثبوت نہیں ہے۔ جو صاحب ایسا بیان کرتے ہیں ان سے صحیح حوالہ پوچھئے۔ تب ٹھیک جواب دیا جاسکے گا۔ اللہ اعلم (اردو اعلیٰ غریب فنڈ)

## متفرقات

رفتار گرائی کا غلط اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ جو کافذ ڈیڑھ دو روپیہ فی رم دتا تھا چند روز جوئے ساڑھے سات روپیہ فی رم کے حساب سے دیتا تھا۔ جولائی کو دہی سوا روپیہ فی رم ملا۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا اس مصیبت کو باطن وجود جلد ختم کرے۔ آمین

انجاء محمدی دہلی کے اڈیٹر صاحب اپنی والدہ کی وفات پر وطن گئے ہیں اس لئے دفتر محمدی بند ہے۔ قالیگا ۳۰ جولائی کو دہلی پہنچ گئے ہونگے۔

مرض دندان کا نسخہ سائل کو دیا گیا۔ آئندہ بفرض ناکدہ عام شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

ضرورت کتب اہم دو مسکین نہایت نادار و بے کس طالب العلم ہیں۔ اور کتب مندرجہ کا از حد شوق رکھتے ہیں۔ لہذا اصحاب خیر سے مٹتی ہیں۔ کہ وہ فی سبیل اللہ اس زکوٰۃ کے جہنہ میں یہی کتب مندرجہ ذیل دو دو مدد دینے فرما کر خیر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے معزز فرمائے۔ کتب مندرجہ کتب خانہ ثنائیہ سے حاصل ہونگی۔

۱۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی ثنائی جدید ایڈیشن۔ دو عدد  
۲۔ فتاویٰ ندویہ ۲ عدد۔ (۳) مجمع محمدی ۲ عدد (۴) اجتہاد و تقلید ۲ عدد  
پتہ۔ عبد السمود رحمت اللہ شعلان مدرسہ پارو پوڈا کھانہ و گندوٹا تحصیل دارہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)

ضرورت معلم قرآن شریف۔ اردو اور حساب پڑھانے والے معلم کی ضرورت ہے۔ نخچہ پنہرو روپیہ بخشک۔ (پتہ) بہتم مدرسہ مانڈہ باؤلی ریاست پانچوہ تنظیم یتیم خانہ امرتسر میں امداد کا خواستگار ہے۔ (پتہ) پنج سید آنرییری جیمز ٹیٹ فنانشل سکریٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر

اہل حدیث کا نفرش ابھی اپنے ہی خواہوں سے امداد کی امید رکھتے ہیں۔ امداد کا پتہ۔ شیخ حمید الدین فنانشل سکریٹری کا نفرش پنا۔ صدر بازار دہلی میوہ مولوی محمد دین مرحوم ابھی مثل سابق زکوٰۃ میں سے اپنا حق طلب کرتے ہیں۔ (پتہ) بیوہ محمد دین محلہ بانگ نور پور بھارت پنجاب

مولوی عبداللہ ثنائی کا مقدمہ منتقل ہو کر نئے ای۔ ڈی۔ ایم امرتسر کے سپرد ہو گیا ہے۔ تاریخ مٹھی ۳۰ جولائی مقرر ہوئی ہے جس کی کارروائی آئندہ درج ہوگی۔ احکام شعیان ابو صاحب منگوانا چاہیں وہ آئے کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں۔ اگر صلوٰۃ الرحمان بھی منگوانا ہو تو اڑھائی آٹھ کے ٹکٹ بھیجیں۔ اگر صلوٰۃ الرحمان بھی مطلوب ہو تو گیارہ آٹھ کے ٹکٹ بھیجیں۔ صلوٰۃ الرسول کی قیمت ۲ روپیہ صلوٰۃ الرحمان مفت ہے۔ (پتہ) مولوی سلوچ الدین مدرسہ تبلیغ الہیہ پانچوہ

پانچوہ

شیخ الحدیث حضرت خاندین وید سید سائدا اسلام کی سوانح عمری۔ قابل مطالعہ ہے۔

## ملکی مطلع حالات جنگ

سیاسی مبقرین کا خیال ہے کہ اتحادیوں کی کامیابی کا دار و مدار زیادہ تر روس کی قوت مزاحمت پر ہے۔ کیونکہ روسی مزاحمت جاری رہنے کی صورت میں جرمنی کی جنگی مشینری کا دباؤ کسی اور محاذ پر پوری شدت سے نہیں پڑ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اپنی مخصوص ضروریات کے باوجود حتی الامکان روس کو امداد دے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے جرمن فوجوں کا دباؤ جنوبی روس کے صنعتی شہروں مثلاً گرگاڈ اور روسٹون وغیرہ کی طرف زیادہ ہے۔ روسٹون جس کو شمالی کاکیشیا کا دروازہ کہا جاتا ہے، کے متعلق تو جرمنی کا دعویٰ ہے کہ اس نے یہ شہر فتح کر لیا ہے۔ ماسکوت سرکاری طور پر بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ روسٹون کے محاذ پر ایک جگہ جرمنوں نے روسی مورچے توڑ دیے ہیں۔ اور ۱۲۵ میل مشرق میں دریائے ڈان کا جنوبی کنارہ عبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود امریکہ کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس شہر کے صنعتی وجہی کا رخائے کوہ یورپ کے علاقہ میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔ جو دشمن کی دسترس سے کافی دور ہے۔ تاخرین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال بھی جرمن فوج روسٹون پر قابض ہوئی تھی۔ مگر موسم سرما میں روسیوں نے جرمنوں کو یہاں سے پسپا کر کے دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔ روسی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے ڈان اور درونیش کا دو آب ٹینکوں کی زبردست جنگ کی وجہ سے رونما گیا ہے۔ اور اس علاقہ کی سیاہ زمین (جو پڑی نہ خیز ہوتی ہے) خون سے لالہ نہایت ہوئی ہے۔

روس کے اس اہم مورچے پر روسی فوج بڑی بہادری اور جراتوری سے لڑ رہی ہے۔ مگر دشمن کا

دباؤ اس قدر زیادہ ہے کہ وہ بعض جگہ پسپائی پر مجبور ہو جاتی ہے۔ تاہم خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ۶ لاکھ جرمن فوج ۲ ہزار ٹینک اور بہت سے ہوائی جہاز رہ سلٹون کے علاقہ پر حملے کر رہے ہیں۔ ان ناگوار خبروں کے باوجود بعض فوجی مبصرین کا خیال ہے کہ جرمنی کا موجودہ بڑا حملہ بھی پہلے حملوں کی طرح ناکام رہے گا۔ کیونکہ روس کی فوجیں بڑی حد تک سلامت ہیں۔ دشمن ان کو گھیرے میں لے کر تباہ کرنے یا قید کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ امریکہ اور برطانیہ کی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ خود روس کے اندر کئی ایک نقعات پر جو محاذ جنگ سے کافی دور ہیں سامان جنگ اور پٹرول وغیرہ کے ذخیرے محفوظ ہیں۔ بلکہ نیا سامان شب و روز بن رہا ہے۔ نیز ہر قسم کی خام اجناس حسب ضرورت دستیاب ہو سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جنگ میں کامیابی کا گروہام کی اور فوج کی عالی ہمتی ہے۔ روسی عوام اور روسی فوج کے بلند حوصلوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ علاقہ ہاتھ سے نکل جانے کی انہیں کچھ پروا نہیں، کیونکہ جہاں روسی جرنیل دشمن کا دباؤ ناقابل برداشت دیکھتے ہیں وہ اپنی فوج کو بے فائدہ تباہ کرانے کی بجائے پیچھے ہٹ کر محفوظ کر لیتے ہیں۔ یہ روسیوں کی جنگی چال ہے۔ اور ہر دشمن جان حال کے بھاری نقصانات کی پرہیز کرتے ہوئے پیش قدمی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس میں اس کو کامیابی تو ہو رہی ہے۔ لیکن اسکی یہ کامیابی انجام کار اس کے حق میں مضر ثابت ہوگی۔ کیونکہ ایک تو اس کے خطوط رسد بہت طویل ہو جائیں گے جن پر بھاری کر کے آئے والی ٹنک کو روکا جاسکتا ہے۔ دوسرے پیش قدمی کرنے والے ہراول دستوں کو محصور کر کے بہاد کیا جاسکتا ہے۔

مصری محاذ پر گزشتہ چند روز سے محاذ مصر جنگ پھر تیز ہو گئی ہے۔ اتحادی فوجیں آہستہ آہستہ پیش قدمی کرتی ہوئی دشمن

فوجوں کو پیچھے دھکیل رہی ہیں۔ پیش قدمی کی رفتار سست ہونے کی وجہ دشمن کی مزاحمت کے علاوہ صحرائی ریت کے طوفانوں کی آمد بتائی جاتی ہے۔ اس محاذ پر ٹینکوں کی زبردست جنگ کے علاوہ فریقین کے ہوائی جہاز بھی خوب سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ برطانیہ کا دعویٰ ہے کہ ہوا میں اس کو برتری حاصل ہے۔ اسکی فضائی بیڑہ دشمن کے ذرائع رسل و وسائل پر بمباری کر کے سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ چند دنوں میں جرمنوں کے بھاری نقصانات ہوئے ہیں۔ بہت سے اعلیٰ سپاہی ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ ابتدائی فتوحات کے باوجود جرمن برطانوی مورچے توڑنے میں ناکام رہے ہیں۔ آج وہ حالت نہیں جو دو ہفتے پہلے تھی۔ اس وقت دشمن جارحانہ کارروائی کرنے کی بجائے مدافعت کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود دشمن کے مورچوں کو توڑنا بھی آسان نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے زمین پر سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ اور اس کے مشینی دستے زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔ فریقین کو فوج اور سامان جنگ کی امداد مل رہی ہے۔ ممکن ہے حسب منشا امداد پہنچنے پر کوئی ایک فریق نمایاں غلبہ حاصل کرے جس سے اس محاذ کی قسمت کا فیصلہ ہو جائے۔

## سرکاری اطلاع

(۱۱ جولائی سے ۲۲ جولائی تک)

یورپ کے حصہ اعظم کو اپنے قابو میں لاکر مشرق وسطیٰ کو اپنے زیر نگین لانے کی غرض سے ہٹلر نے جوڑ حائی ہزار میل لمبا محاذ قائم کر رکھا ہے۔ اس کے دونوں سروں پر لڑائی جاری ہے۔ ایک طرف ہٹلر کی پانچ زبردست فوجیں موج در موج سالن کی نولادی دیواروں کے ساتھ ٹکرا رہی ہیں۔ اور دوسری جانب اس کی سپاہ مصر میں جزل آگن لک کی افواج سے نبرد آزما ہے۔ روس میں ڈان کے نواحی علاقے میں دھونیز جنگ برپا ہے کہ اس کی نظیر چشم نلک نے کم دیکھی ہوگی مصر

## ایکایا متفرقات

**یادرفنگشاں** آغا جی عبداللہ صاحب ٹھیکیدار جو کہ جماعت اہلحدیث میں ایک خاص رنگ تھے اور پتے موجود ۱۸ جولائی کو جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھی۔ اور ۱۹ تاریخ سینچر کو جمع کی نماز کے لئے دھوکہ کے جوئے کھائے گئے کہنے ہی رہے بقا ہوئے امان اللہ وانا لہ راجون دعا جی عبد الغفور حملہ عید گاہ اجیرا

۱۲۰۰ کرم محترم مولانا صاحب۔ نہایت ہی افسوس ہے آپ کو یہ اطلاع دے رہا ہوں کہ میرا نوجوان حقیقی بھائی محمد عثمان مورخہ ۱۲۰۵ کو اس دنیا سے فانی ہوئے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گیا۔ ہم سب کو غمنا اور ضعیف والدہ کو خصوصاً جدائی کا صدمہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ گیارہ ماہہ وانا لہ راجون (محمد عسکر شاہ اہلحدیث) ناظرین مرحوموں کے لئے دعا ہے مغفرت کریں اور جہانزادہ غائب پڑھیں۔ اللھم اغفر لھما ورحمھما۔

**امداد مدرسہ** اہم اپنے مخلصین جہودان کا شکریہ ادا کرتے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جن کی فیاضانہ امداد سے مدرسہ اسلامیہ عرصہ ۹ سال سے مکمل دینی تعلیمات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یعنی اس میں حدیث و تفسیر صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ برونی طلباء کو چاہئے کہ مدرسہ میں آنے سے پیشتر اجازت حاصل کریں۔ چونکہ اس اہم مذہبی و قوی درس گاہ کا انحصار بیرونی حضرات کی ہمدردی پر ہے۔ کوئی اور سبیل نہیں ہے۔ بخیر محضرات سے گزارش ہے کہ مولوی عبدالقدوس صاحب آپ کی خدمت میں بخدمت وصولی چندہ تشریف لائے ہیں۔ یہ خط کے لئے ان کی امداد کے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ (دخادم رحمت اللہ خاں سکریٹری مدرسہ اسلامیہ بالنسبہ ضلع بستی)

**فریاد مقروض** کوئی صاحب خیر میرے قرض کو جو زائد بہار میں مصیبت زدہ ہو کر لیا تھا بڑے زکوٰۃ سے یا صدقہ خیرات سے کچھ رقم دیکر ادا کرنے میں میری مدد کریں۔ اللہ خدا کے اس اجر پائیں۔ قرض کی مقدار

پر بیماری کی ہے۔ کیا جاپان روس پر حملہ آور ہوگا؟ اور جاپان چین کو آگ کرنے کے مدد ہے اور دوسری طرف اس کی یہ کوشش ہے کہ روسیوں کو ولاڈیواستک اور سوویٹ ساحلی صوبہ سے خارج کر دے۔ تاکہ وہ وہاں کے ہوائی اڈوں سے اس پر حملہ نہ کر سکیں۔ اس مقصد کے پیش نظر جاپان مانچو کو میں اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ لیکن جب تک ان کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین نہ ہو جائے وہ روس کے کسی حصے پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

اکیاب پر زبردست بیماری اتوار گذشتہ کو بندرگاہ اکیاب (برہما) کی کشتیاں پر برطانیہ بیابروں نے میت کم باندی سے بیماری کی۔ اور غریب باندہ باندہ گرفتار لے گئے۔ مشکل کو انہوں نے پھر اسی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ سرکاری عمارات پر بیماری کی۔ اس مقام سے جنوب میں اساکان کے ساحل کے پاس دشمن کے جہازوں پر حملے کئے گئے۔ ایک برطانیہ لیا ران کامیاب ہے۔ کہ اکیاب کے فوجی ٹھکانے کھنڈر ہو کر رہ گئے ہیں۔

## متفرق حملے

برطانیہ بیابروں نے شمال مغربی جرمنی کے اہم صنعتی مقامات پر اور جرمنی کے ہتھیارے ہوئے فرانسیسی بندرگاہ راٹا اور پر بیماری کی۔ اور اہم فوجی مقامات کو نقصان پہنچایا۔

بحیرہ منجمد شمالی کی روسی ساحلی توپوں نے ایک جرمن تجارتی قافلہ پر حملہ کر کے ایک جہاز کو آگ لگا دی اور چار جرمن طیاروں کو گرا لیا۔

جنرل میک آر تھر کے اعلان کے مطابق ۲۱ کی شب کو اتحادی بیابروں کی کثیر تعداد نے جزائر ساوٹن کے جاپانی اڈوں پر بیماری کی۔ دشمن کا ایک چھوٹا ہوائی جہاز غرق ہوا۔

۱۰ ایک سو پندرہ روپے ہے۔ علی صحن خاں آزاد واعظ اسلام برہنہ ڈاکا نہ سیتا پر ضلع مظفر پور

میں بھی جنرل رو میل اپنی پوری قوت حصول کامیابی کے لئے بروئے کار لارہا ہے۔ جہل کا مقصد یہ ہے کہ یورپ کے بعد مشرق پر بھی چھا جائے۔ اور دنیا کے بہترین وسائل و ذرائع پر قابو پا کر جرمن نسل کا اتحاد اور حکومت چار دانگ عالم میں قائم کر دے ماسی کے برعکس اتحادی طاقتیں اپنی قوت مسیحائی سے دنیا کے مستقبل کو عہد حاضر کی اس مہیب بلا سے بچائے اور امن و امان اور جمہوریت کو ہمیشہ کے لئے محفوظ بنادینے کے لئے جدوجہد میں مصروف ہیں۔

مصر میں عام حالات گذشتہ ہفتہ کی نسبت بہت حوصلہ افزا ہے۔ جنرل آکن لک کو نیٹوں اور توپوں کی کمک پہنچ گئی ہے۔ امریکہ کے بحاری بیمار طیارے دشمن کے ہوائی اڈوں اور لک کو برابر گولوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

مصر میں جنرل آکن لک کی سپاہ انگریز بندہ تانی جنوبی افریقائی۔ آسٹریلیوی اور نیوزیلینڈی افواج پر مشتمل ہے۔ اور یہ سب لک کی شہری محاذ کے مصری سرے کی مدافعت کا کام خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

## چین میں جاپان کی دستبرد

چین کے اندرونی حصے میں تو جاپانی دست برد کا اب وہ زور نہیں رہا۔ لیکن وہ ہوائی میدانوں اور بندرگاہوں پر قابض ہونے کی پالیسی پر برابر عمل پیرا ہیں۔ تاکہ اتحادی ان کو استعمال نہ کر سکیں۔ ہفتہ زیر تبصرہ میں انہوں نے صوبہ چیکینگ کے مشرقی ساحل پر فوجیں اتاریں۔ اور ونچو کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا۔ جاپانی جہاز ہیں کہ فلپائن ڈیج ایٹ انڈیز۔ سیام ملایا اور برہما کی حفاظت وہ اسی صورت میں کر سکتے ہیں۔ کہ چین کو سب سے الگ کر دیں۔ لیکن چین والے بھی کچھ کچھ گولیاں نہیں کھیلے ہوئے ہیں۔ وہ جاپان کی اس تدبیر کو مشکل ہی سے کامیاب ہونے دیں گے۔ وہ بھی گری دکھا رہے ہیں۔ انہوں نے مغربی چیکینگ میں۔ سنگیس اور نیوان کے جنوب مشرق میں قصبہ کسکی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور کنش کے ہوائی اڈے



# معجزاتی ماؤں کو امرت ہار اسٹوڈیو سے دوڑا

ٹیبلیٹس دیکھیں، مشہور معروف دوائی امرت دھارا میں مقوی ہاضمہ اور دافع ریح اور ترشی کی اشیاء مارکر تیار کی جاتی ہیں۔

## امرت دھارا کیلی ہی

ان سب امراض کا علاج ہے تو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ یہ دوائی کتنی مفید ہوگی۔ اس کام یہ ہے کہ معدے کے اندر جا کر اٹھتے ہوئے خیر کو بند کر دیتی ہے۔ درد اور بے آرامی دور ہوئی شروع ہوتی ہے۔ نفخ اور ہوا موقوف ہوتی ہے۔ پرانی تکالیف کے واسطے صبح و شام یا بعد از غذا کچھ مدت دینا چاہئے!

سب جگہ مل سکتی ہے۔ یا سہ تپے سنگوائیں۔ امرت دھارا لاہور۔  
نہ رکھنا کٹ بھیج کر نمونہ مفت منگوا سکتے ہیں۔  
المشتہ ۱۔

## امرت ہار اسٹوڈیو

بسن۔ ڈاکٹر منہ کی بد مزگی سے دوا  
انٹروں کی درد شعل۔ ہضم کی ہضم  
کی جھک۔ اندھی۔ تھپ کی جھک  
اچھا رگڑا گڑا ہٹ۔ تلی۔ تے  
اجیرن۔ دست و پیش قبض اور  
معدے کی ترشی کی زیادتی۔ آٹھ  
وغیرہ کو بہت مفید ہیں!  
امراض جلد قلی میں فائدہ بخش ہیں  
قیمت ۳۲ گولی صرف ایک روپیہ  
ہر گھر میں رہنی چاہئے۔

# امرت ہار کا خانہ امرت ہار اسٹوڈیو لاہور

## کتاب خانہ ثنائیہ امرت کی قابل دید کتابیں

بالتاقل اس کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ آپ توحید کے بہت بڑے علم بردار تھے۔ چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بڑے زور سے توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کتاب چند فوائد

صوبہ ذیل ہیں۔  
صحیح توحید کی خوبی۔ شرک کی برائی۔ توحید گنہگار  
وغیرہ۔ غیر اللہ کے نام پر رنج کرنا۔ غیر اللہ کی نذر۔ بخوبی اہل  
کاس کی حقیقت۔ شفاعت کا بیان۔ غیر اللہ سے فریاد کرنا  
قبروں کی تعظیم۔ مسلمانوں میں بت پرستی۔ ہاد و کابیان۔

مفصل دستند واقعات و حالات درج ہیں۔ لکھائی  
چھپائی دیدہ زیب ضخامت ۲۵۶ صفحات قیمت چار  
مؤلف شیخ الاسلام مولانا محمد بن  
کتاب التوحید عبد الوہاب نجدی مرحوم اصل  
کتاب عربی میں مرقی لکھن اب بااعراب عربی عبارات کے

آل حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی مفصل  
سوانح عربی مرتبہ مولانا مولوی  
محمد عاشق دکنی صاحب۔ شائع کردہ کتب خانہ اعجازیہ  
اس کتاب میں آنحضرت کے جد امجد حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کے زمانے سے لے کر سید محمد خودہ خنیں تک

کتاب خانہ ثنائیہ امرت کی قابل دید کتابیں

فائل اور نیکون کے اور متحدی میں ہر ایک اور نیکون کے  
کتابت - فہرست کا فہرستہ ہے۔

منہات - قیمت ۸  
ریاضی ایک نادر اور نیکون ہے جو  
آپ نے دیکھی ہوگی۔ اس کتاب  
میں ہر ایک اور نیکون کے حق تعالیٰ کا دیدار فیض آثار  
پس کی قیمت ۸ کی گئی ہے۔ اصل حدیث شریف  
کی تشریح کا فہرستہ امام ابن رجب نے عربی میں  
کی ہے۔ یہ آندو ترجمہ ہے۔ قیمت ۸

خطبات احمد علی  
مولانا احمد علی صاحب  
لاہوری ایک ذی علم  
بزرگ ہیں۔ آپ کے تیرہ خطبات کا مجموعہ ہے۔  
جو آپ نے مختلف مدنی مباحث کے متعلق ارشاد  
فرمائے ہیں۔ قابلہ ہے۔ قیمت ۸

اشیاء صحیحین  
مینی حدیث شریف کی دو  
اشیاء صحیحین مستند کتب بخاری و مسلم  
شریعت کا حصہ ہیں۔ ہر مسئلہ پر دو دو چار چار  
احادیث درج ہیں۔ اصل کتاب عربی میں تھی۔  
اس کا آندو ترجمہ ہے۔ قیمت ۸

حدیث کی پہلی کتاب  
مینی رسول کریم  
کی احادیث احادیث مبارکہ جو کہ مختلف احکامات  
کے متعلق ہیں۔ جن کا ہر مسلمان مرد و عورت  
پچھلے پورے کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہر حدیث شریف  
میں اس کی تشریح و تفصیل کر کے اس میں نئی  
شان پیدا کر دی ہے۔ خوشخط آسان باعواہ ہے قیمت ۸

دولت صحابہ  
اسلام میں کیسے کیسے دو تہند  
دولت صحابہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جنہوں  
نے دین حقیق کی تبلیغ کے لئے اپنی دولت راہ خدا  
میں قربان کر دی۔ دولت کماتے کے صحیح طریقے اور  
ادائے قرض کی مسنون دعائیں و روایات کی گئی ہیں قیمت ۸  
نوٹ: ہر محمول ڈاک بمذکب کا اس کے علاوہ ہوتا ہے۔  
پتہ: منیجر دفتر اہل حدیث امرتسر

# مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و سراج الہدایہ  
مذہب اہل حدیث کے شہداء کی رہنمائی  
خونِ بیکار کی لاشوں کی رہنمائی  
ابتدائی مسئلہ حق و باطل کی رہنمائی  
میرے کو رہنمائی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو فاش ہے  
دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور جگہ سے جن کی کہیں درد ہو  
ان کے لئے کھینچے۔ دو چار دن میں درد موقوف  
ہو جاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے فائدہ  
بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے اس کا ادنیٰ کرشمہ  
ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد  
موقوف ہو جاتا ہے۔ درد عورت، بچہ، بوڑھے  
اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العزم و عصبانہ  
پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی  
ہے۔ ایک چمچا تک سے کم بھال نہیں کی جاتی۔  
قیمت ۸ چمچا تک دو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ ہر  
آرہ پاؤں لہجہ، پاؤں پر شہرے، مع محمول ڈاک -  
ملک غیر سے محمول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ہر ایک پاؤں سے  
کم بھال کی جائے گی۔ آندو ٹی بڑی دی پی۔  
تازہ ترین شہداء میں

جناب مولوی ساجد اسرار الحق صاحب ورد صاحب ہیں  
بہت بامقام کے ہاں سے مومیائی منگو چکا ہوں۔ سائنس  
بہت مفید ثابت ہوئی۔ ایک چمچا تک عذابِ جلد روانہ فرمائی  
جناب شہال شاہ صاحب پہلی کتاب آپ کی مومیائی دوا  
واقعی مفید و فائدہ مند ہے۔ پہلے چار چمچا تک منگوائی  
لے لیں خدا اس سے بہت لطف فرمائیگا۔ اب ایک چمچا تک اور  
ارسال فرمائیں۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۰ء  
جناب مولوی سراج الہدایہ صاحب جو دعویٰ جو منگوئی  
منگوئی حق و دھرموں کے کھانی واقعی فائدہ کافی معلوم ہوا  
اللہ تعالیٰ اس کے سوا کو اور اس کے شاعت کنندہ کو جزا  
خیر دے۔ ۲۰ چمچا تک اور بھیجیں۔ دعا جلالی مستحکم  
منگوائے کا پتہ ۱ - حکیم محمد سراج خاں  
پر پورہ لاہور دی پٹی پٹی ۱۰۰۰

# عجائب انجمنِ مفت

عجائب انجمنِ مفت کی خدمت میں  
ہو رہی ہے تازہ شہداء کی کتاب کی کتابیں  
کون شہداء کر دیتے ہیں جن سے بجا سے صحت کے  
تعلیم اور شہداء ہو جاتی ہیں۔ صحت کے  
بھانت ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر کھاتے ہیں  
ہوتا۔ سب سے دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا  
ہے۔ جو اور صہب خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ  
کے کسی عزیز یا دوست کو انجمنِ مفت کی کتابت  
ہو تو یہ ذیل سے ہندوستانی عجیبے کا سرمہ بعد  
نمونہ نمبر ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو انجمنِ مفت کی  
بلد امراض میں نہایت مفید ثابت ہو گا۔ ۱۵ دن  
نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی  
معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل  
کیجئے۔ زائد از چالیس سال سے بڑے بچے کو  
اسی طرح فروخت ہوتا ہے۔ ہر ایک کو علم علی  
بچے کو بھی دیکھ کر مرگے کا مرکب و دس روپیہ تولہ  
قیمت ۸ منگوا کر منگوائے۔ ہر ایک کو علم علی  
ادویات کا ایک کتاب باج روپیہ تولہ جسم خاص سیاہ  
ہندوستانی میرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ تمام  
امراض چشم کی اکسیر و لاشانی دوائیں ہیں۔

صلنے کا پتہ:-  
ڈاکٹر ابو نعیم بنی محمد خاں یوفا لہجہ  
سمبھلی دروازہ ۵ شہر مراد آباد

تقویت الایمان خور و ریح منہ و لہجہ  
شہداء اس رسالہ کو دفتر محمدی دہلی کے شائع کیا ہے اس  
ان عبارت کا صحیح مضمون ہے۔ ہاں کہہ

نزدیک محل اعتراض  
منیجر  
۱۰۰۰

## اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تہکدراشت کرنا۔
- قواعد و ضوابط
- (۴) قیمت بہر حال پیشگی آتی چاہئے۔
- (۵) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
- (۶) مضامین مسئلہ شرط پسند مفت دئے جوں گے۔
- (۷) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۸) ہرنگہ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۳۲



مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
قضاء اللہ

تایخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۴۳۲ھ - ۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء

دفتر ابجدیت  
امریتسر  
چوک کڑہ بھائی

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ملے  
روسا و جاگیرداران سے ۷  
عام خریداران سے ۷  
۷ ششماہی ۷  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشنگ  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط و کتابت و ارسال در بشام  
مولفنا ابو الوفا ثناء اللہ مولوی ناسل  
مالک اخبار ابجدیت امرتسر  
ہونی چاہئے۔

امریتسر

۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۳۲ء

یوم جمعہ المبارک

## شب معراج

(از ابو سعید محمد شفیع صاحب نقیم پرشین ٹیچر دینا نگر ضلع گورداسپور)

نصیب خفہ مشکوئے ام بانی جا کا  
کہ اس شب بہر خواب آئیں شہر دنیا دیں آیا  
پسے نظارہ آیات کبریٰ دعوتِ امری  
اسی شب خدمتِ اقدس میں جبریل ایل لایا  
اسی شب قدرت و حکمت اُس خلاقِ عالم نے  
نشانِ سلطنتِ کبریٰ حبیب اپنے کو دکھلایا  
کہ غیر دو جہاں محبوبِ خلاقِ زمیں آیا  
اسی شب حضرت پُر نور کو بیت المقدس میں  
رسولوں کی امامت کا خدا نے تلج پہنایا  
اسی شب حضرت باری میں اُس سرورِ عالم نے  
ہر اک سے بڑھ کے آؤ آؤنی کا والا مرتبہ پایا

## فہرست مضامین

- شب معراج - - - - -
- انتخاب الاخبار - - - - -
- آریہ سماج کی نئی تجویز - - - - -
- مرزا صاحب کا بہت بڑا کارنامہ - - - - -
- مرزا صاحب کی برکت سے - - - - -
- عیسائیت پسپا ہو رہی ہے - - - - -
- پیری و مریدی - - - - -
- معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم - - - - -
- نفسا مل علم - - - - -
- حصولِ ذر کا عبرت انگیز طریقہ - - - - -
- فتاویٰ مکہ - متفرقات - - - - -
- ملکی مطلع - - - - -
- اشتہارات - - - - -

کتابت و اشاعت - کراچی - پاکستان - ۱۹۱۳ء - ۱۳۵۱ھ

کتابت و اشاعت - کراچی - پاکستان - ۱۹۱۳ء - ۱۳۵۱ھ

## انتخاب الاخبار

(۳۔ اگست تک)

لندن کی اطلاع مجرمہ ۲۔ اگست منظر ہے کہ روسیوں نے سلیمان سکا یا کے علاقہ میں ٹینکوں کی بھاری تعداد سے جوابی حملہ کر کے عثمان گراڈ کی طرف جرمنوں کی پیش قدمی کو کامیاب سے روک دیا ہے۔ اس کے علاوہ کلشکایا کے محاذ پر زبردست لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ اور دشمن کو بے پناہ نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ قاهرہ سے ۲۔ اگست کی اطلاع ہے کہ محاذ مصر پر گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ہمارے طیاروں نے دشمن کے مورچوں پر حملے کر کے گولہ بارود کا ایک ذخیرہ اڑا دیا سیدی برانی اور مرسی مطروح کے درمیان ۳ طیارے بر باد کر دیئے۔ اور متحدہ کو نقصان پہنچایا۔ نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ وائسرائے ہند نے چھٹی سپاہیوں کے لئے کونین کی پچاس لاکھ ٹیکیاں چھین بھیجی ہیں۔ کراچی سے ۲۔ اگست کی اطلاع ہے کہ کل جیل آباد سندھ کے سنٹرل جیل میں ۱۳ مزید قروں کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ اس جیل میں اب تک ۴۵ قروں کو پھانسی دیا جا چکی ہے۔ واشنگٹن ر امریکہ میں دشمن کے ایجنٹوں کی تحقیقات کرنے والے حکمران نے اس راز کا انکشاف کیا ہے کہ امریکہ میں جاپانیوں کا ایک گروہ موجود ہے۔ جس کو بلیک ڈیٹن کہا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دشمن کے حملہ کے وقت دشمن کو امداد پہنچانا ہے۔ اس گروہ کے منتظم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ شخص ایک لاکھ مہروں کی بھرتی کا دعویٰ کرتا ہے۔

لندن سے ۲۔ اگست کا اعلان منظر ہے کہ برطانوی طیاروں نے جرمنی کے مشہور صنعتی شہر ڈسلفورف پر ۴۸ واں حملہ کیا اور

۱۵ لاکھ ۴ ہزار ٹن دھننی بم گر کر شہر میں قیامت مچادی۔ اس شہر کی آبادی پہلے ۳ لاکھ ہے۔ اور جرمنی کی صنعت فولاد سازی کا مرکز ہے۔ چکنگ سے ۳۰ جولائی کا سرکاری اعلان منظر ہے کہ کیا انگلی کے علاقہ میں چینی فوجوں نے اہم پہاڑوں پر قبضہ کر لیا ہے اور تین شہروں سے دشمن کو نکال دیا ہے۔

لاہور کا ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ پنجاب کے جیلوں میں آئندہ سے اور بی کلاس کا اقتیاد اڑا دیا گیا ہے۔ تمام سیاسی قیدیوں کی آسائش کا معیار موجودہ سی کلاس سے بلند رہے گا۔ خاکسار تحریک کے بانی ماسٹر غنائت مشرقی نے گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو تار دیا ہے کہ کانگریس کو چاہئے کہ پہلے مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان منظور کرے پھر آزادی ہند کے لئے متحدہ مطالبہ پیش کرے۔ اس کے باوجود اگر مطالبہ آزادی منظور نہ کیا جائے تو سول نافرمانی شروع کر دی جائے۔

راولپنڈی میں اس شکایت کی وجہ سے کہ بازار میں ایندھن نہیں ملتا۔ پولیس نے بعض ٹالوں پر چھاپہ مار کر دس ہزار من لکڑی پر قبضہ کر لیا۔ اور ایک مشہور ٹھیکیدار کو گرفتار کر لیا۔ برلین ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے برما میں ایک ڈمی گورنمنٹ دما حکومت قائم کر دی ہے۔

سیلاب کی وجہ سے شکار پور لاڑکانہ اور سکھر ریو سے لاشیں طر معین عرصہ کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ اب گاڑیاں جبکہ آباد لاڑکانہ کو ٹری کے راستے آیا جایا کریں گی۔

دارالعوام لندن میں وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے بارہ میں مرکز نے جو تجاویز پیش کی تھیں حکومت برطانیہ اب بھی ان پر قائم ہے۔ اگر اس وقت کانگریس نے کوئی گروٹو پیدا کرنے کی کوشش کی تو گورنمنٹ اسے روکنے کیلئے فوراً قدم اٹھائے گی۔

دہلیہ متفرقات

نسخہ برائے مرض دندان | کچلہ سوختہ تولد۔ کف دیا ماشہ۔ مازو سبز ماشہ۔ کیس سبز ماشہ۔ مغز تخم کرچوہ اعدد۔ مصطلکی رومی ماشہ۔ نمک سیاہ ۲ ماشہ۔ نمک لاہوری ۲ ماشہ۔ نفل سیاہ ۳ ماشہ۔ عاقر قرحا ۲ ماشہ۔ ہیمبا بار یک بخودہ نمک دارند۔

ترکیب استعمال۔ تھوڑا سا اس سفوف میں سے لیکر روزانہ دانتوں میں ملا کریں۔ ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد تکی کریں۔

دیگر۔ عاقر قرحا ۱ ماشہ۔ نفل سیاہ ۶ ماشہ۔ نمک لاہوری ۶ ماشہ۔ نوشادر ۲ ماشہ۔ نمک کچور ۶ ماشہ۔ ہمر بار یک نمک بخودہ نمک دارند۔

ترکیب استعمال۔ جس وقت درہ کی شکایت زیادہ ہو اس وقت یہ سفوف دانتوں میں ملیں۔ دوائی خوردن۔ اطر فیل زمانی ۶ ماشہ۔

اطر فیل اسطوخودوس ۶ ماشہ۔ باہم آمینہ ہمر آب نیم گرم بوقت خواب بخورند۔ دیدہ دوا روزانہ رات کو کھائیں۔

حکیم عبدالننار محلیہ نیا تالاب ڈمراؤں خلیع شاہ آب از فتویٰ فند مع سابقہ ہے۔ از

غریب فند

بابا فخر محمد صاحب بٹالوی ۸ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۱۰۔ از سال ۲۵ مولوی نور محمد سیالکوٹی ۱۰۔ مسلم لاہوری ۲۵ چھپا ہے۔ ۲۵ مولوی محمد امین گمن ۱۰۔ از سال ۲۵ آٹھ ماہ ۲۵ مولوی سردار محمد نوشہرہ ۲۵۔ اہل حدیث لاہوری کا سنگی ہے۔ ۲۵ عبد الکریم شاہ دولہ سے۔ کل عیسے۔ سائل ۲۵ کے نام آٹھ ماہ اور باقی کے نام ایک ایک سال کیلئے اخبار جاری کیا گیا۔ ہذمہ فند ۴۔

ماسٹر محمد حبیب اللہ صاحب | بہاولپوری نے غار مدرسہ مکہ مکرمہ کے لئے چار مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے۔ کل عہدہ دفتر ہذا میں ارسال فرمائے ہیں۔ (غیر الجدیدت)

فقیر الایمان نور۔ مع مختصر سوانح مولانا شہید دہلوی۔ یہ نئی تصنیف ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

بسم الله الرحمن الرحيم

# افلاک

۲۳۔ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

## آریہ سماج کی نئی تجویز

آریہ سماج نے اپنی ترقی کے لئے شذیہ کی تحریک جاری کی تھی۔ شذیہ کے معنی ہیں پاک صاف کرنا۔ یعنی جو غیر آریہ آدمی بن جائے ان کی اصطلاح میں شذیہ یعنی پاک ہو جاتا ہے شذیہ کی اس تحریک پر ہندو مسلمان اور عیسائیوں کی طرف سے جب اعتراضوں کی بھرمار ہوئی تو آریہ لوگ بہت تنگ آ گئے۔ بہ نسبت ملازوں کے ہندوؤں کی طرف سے اس تحریک کی مخالفت بہت زیادہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ہندو جہاں سماج نے فیصلہ کر دیا کہ جو غیر ہندو ہندو دھرم کو سچا سمجھ کر قبول کرے اس کو ہندوؤں کے چار درجوں (ذاتوں) میں سے کوئی درجہ نہیں دیا جائیگا۔ ملاحظہ ہو ہندو جہاں سماج کے اجلاس چارں منعقدہ ۱۹۳۱ء کی رپورٹ۔ اس کے بعد کلکتہ میں ہندو جہاں سماج کا اجلاس منعقد ہوا اس میں یہ ریزولوشن مزید پاس ہوا کہ کوئی غیر ہندو ہندوؤں میں آجائے تو اسکو اور نہ تو کیا چوٹی اور جنیو بھی نہیں ملیگا۔ یہ طریق کار محض ہندوؤں یعنی ساتن دھرمیوں سے مخصوص بنے تھا بلکہ آریہ سماج بھی اس کی پابند رہی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جہاں دھرم پال بی۔ آ۔ ۱۰ سال تک آریوں میں رہے۔ مگر انکی شادی کا انتظام اندرونی مخالفت کی وجہ سے نہ ہو سکا

ان سب مشکلات کا حل آریوں نے اب یہ سوچا ہے کہ ایک سوسائٹی بنائی جائے جس کا نام غیر ہندو آریہ سماج رکھا جائے اس میں ایسے لوگ شریک کئے جائیں جو ویدک دھرم کو تو سچا مذہب مانتے مگر ہندوؤں میں شامل ہونا پسند نہ کریں۔ تاکہ ہندوؤں کی غالب اکثریت سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ آریہ گزٹ اخبار کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-  
ہندو مسلمانوں سے چھوٹ چھات کرنے پر روا بنا مجبور ہیں۔ کوئی غیر نہ۔ وائرہ یک سچائیوں کو قبول کر بھی لے تو جہاں دھرم ہوئے اس کا اچھوت پن دور نہیں ہوتا دراصل شذیہ کا رواج محض اس چھوٹ چھات کو دور کرنے کی خاطر اور ایک غیر ہندو کو ہندوؤں میں داخل کرنے کی خاطر ہی ڈالا گیا ہے۔ ورنہ سچائی کو قبول کرنے کے لئے کسی کی شذیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک غیر ہندو سماج کی موجودگی میں ویدک سچائیوں کو قبول کر کے ایک غیر ہندو بھی اپنے اہل و عیال اور خاندان اپنے دوستوں اور رشتہ داروں میں ایسی آزادی اور بے فکری سے رہ سکتا ہے۔ جیسے ایک ہندو آریہ سماج کی

ممبری اختیار کرنے کے بعد رہتا ہے۔ اسی لئے ایک غیر ہندو آریہ سماج کی ضرورت ہے۔ جس میں شذیہ کا اڑنگا کسی غیر ہندو کے راستہ میں گھڑا نہ کیا جائے۔ ہمارا مقصد صرف سچائی کو پھیلانا ہونا چاہئے۔ نہ کہ کسی قومیت کو بڑھانا۔ اگر کوئی ہندوؤں میں شامل نہ ہونا چاہے تو اس کو مجبور کیوں کیا جائے۔ آریہ سماج ہندوؤں کے اندر سے ان خرابیوں کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ جن سے تمام ہندوستانی قوم نالاں ہے۔ ذات پات۔ اچھوت پن۔ فرقہ بندی۔ عورتوں کی زبوں حالت بدستور موجود ہیں۔ اس لئے غیر ہندوؤں کو ان کے اندر شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی ہندو غیر ہندو سماج کا ممبر بننا چاہے تو وہ اس شرط پر بنایا جاوے کہ وہ غیر ہندوؤں سے رشتہ ناظر قائم کر کے اپنی جملہ خرابیوں کو چھوڑنے کی پرتگیا کرے۔  
(آریہ گزٹ لاہور ۵ جولائی ۱۹۳۲ء)

### المجدد

تجویز تو اچھی ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر ایسی جماعت بالقرض وجود پذیر ہو بھی گئی تو مردم شماری میں وہ غیر ہندو ہی رہے گی یا ہندوؤں کے ذیل میں شمار ہوگی غائب ہندوؤں سے الگ نہ رہے گی تو پھر کیا غیر ہندو کہلا کر ہندوؤں میں شمار ہونا صداقت اور دیانت ہے؟ علاوہ اس کے آریہ سماجی اس جماعت کے افراد سے رشتہ ناظر کرنے کو تیار ہونگے یا نہ؟

### ضروری سوال

یہ ہے کہ یہ تجویز نچانی ہے یا ویدک تعلیم کے ماتحت ہے۔ اگر نچانی ہے تو دھرم سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ویدک تعلیم کے ماتحت ہے تو ایسا ویدانت ہم سننا چاہتے ہیں۔

انصر آپاے ہنر آدماں  
تو تیر آدما ہم جگر آدماں

ویدانت کا یہ منہ پھٹا اعلان کے خلاف بتایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تجویز نچانی ہے۔



### قادیانی مشن

## مرزا صاحب کا بہت بڑا کارنامہ

### گوہ گندن و گاہ برآوردن

قادیانی پریس اس امر میں خاص مشغول رہتا ہے کہ معمولی بات کو بگڑا کر دکھایا جائے چنانچہ اہل قادیانی میں یثرب و اقصاء میں (مضمون) لکھا گیا ہے۔ جس کی سرخی ہے:-  
"حضرت مسیح موعود در مرزا صاحب کی مذہبی و علمی میدان میں شاندار کامیابی:-  
(لفظ قونی یعنی موت)

یعنی مرزا صاحب کی علمی تحقیق کا بڑا کارنامہ یہ ہے۔ آپ نے ثابت کر دیا کہ قونی کے معنی موت کے ہیں۔ واقعی ہم بھی اس تحقیق کی داد دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے یہ تحقیق سرسید اچھا مرحوم علی گڑھ میں کی تفسیر سے حاصل کی۔ مگر اپنے مریدوں کو اپنی ایجاد بتا کر اپنی تعریف کرائی حالانکہ آپ خود براہین احمدیہ میں اس لفظ کو اپنی زندگی میں اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ اور جس آیت میں لفظ قونی کا صیغہ اسم فاعل مثنوی آیا ہے۔ اس آیت کو بطور الامام خود اپنے اوپر وار د کر کے اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:-

راہقہ مثنوی قینک۔ (اے مرزا!)  
میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا۔  
(براہین احمدیہ ص ۵۱)

حالانکہ اس ننانہ میں بھی آپ مجدد اور شیل مسیح ہونے کے مدعی تھے۔ مگر جو نبی سرسید کی تفسیر پر نظر پڑی تو آپ کی مجددیت نے سرسید کا رنگ اختیار کر لیا اور آپ کے مرید بھی آپ کی کامیابی کے غرے لگانے لگے۔ جس پر ہمیں بھی یہ کہنے کا موقع ملا ہے

پس از صد سال اس معنی محقق شد بخدا قانی کہ بورانی است باد بخال باد بخان بورانی

### مرزا صاحب کی برکت سے

## عیسائیت پسپا ہو رہی ہے

(جل جلالہ!)

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میرے آنے کا اہل مقصد عیسائیت کو فنا کرنا ہے لیکن واقعات سے ثابت ہوا کہ عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ عیسائیت کی یہ ترقی قوی ہے مذہبی نہیں۔ جاں کہیں عیسائیوں کے مذہبی تنزل کا ذکر اجداد میں آتا ہے۔ قادیانی اخبار شور مچا دیتے ہیں کہ دیکھو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی برکت سے عیسائی مذہب دنیا سے اٹھتا جا رہا ہے۔ حالانکہ عیسائی مذہب کا تنزل زلزلے کی عام الحادی ہوا کا اثر ہے۔ جس سے ہندو و عہد اور اسلام بھی محفوظ نہیں رہے۔ مرزا صاحب کا اثر تو اتنا تو جو لوگ عیسائی مذہب کے بطلان کی وجہ سے لاد مذہب ہوئے تھے وہ اسلام میں آجاتے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا اس کا ثبوت اپنے مبلغ مولوی جلال الدین کی رپورٹ میں دیکھئے۔ جس میں سے بطور نمونہ چند الفاظ یہ ہیں:-

"یورپین اقوام مذہب سے بالکل نا آشنا اور بے گانہ محض ہیں۔ تبلیغ کا ان پر کوئی نمایاں اثر نہیں ہوتا۔ وہ دنیاوی اشتغال میں اس طرح مستغرق ہیں کہ گویا یہی مادی دنیا ان کی منتہائے مقصود زندگی ہے۔" در یو یو قادیان بابت جولائی سنہ ۱۸۸۱ء پس یہ مذہبی تنزل مرزا صاحب کا کمال نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہے وہ الحادی ہوا کا اثر ہے۔ ان مریدوں میں یہ کمال ضرور ہے کہ سب کچھ

مرزا صاحب کی طرف مذہب کر دیتے ہیں۔ کسی شاعر کا شعر ہے:-  
کار زلف تست مشک افشانی آما عاشقان  
مصلحت را چہتے برآہوئے چہیں بستہ اند

## پیری و مریدی

(۱۲)

(بقلم مولوی محمد شریف صاحب جلیں)  
گزشتہ پرچہ میں اس مضمون کی قسط اول شائع ہو چکی ہے۔ آج بقایا مضمون درج ہے۔ اس میں دو کار نگاری تھی اور جاہل مریدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ناظرین گزشتہ قسط کے ساتھ مل کر اس مضمون کو غور سے پڑھیں۔ (دبیر)

تمام مسلمانوں کے متکہ پشوا۔ روحانیت کے اعلیٰ سرتاج۔ علم و عمل کے سچے عہدہ سیدنا و مولانا جناب محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم عرب و عجمی علماء کا ورد کرتے رہے۔ اپنی معاش کیلئے حلال روزی ہاتھوں سے کمانے رہے۔ انہوں نے کسی بزرگ کی قبر پر اعتکاف کیا نہ کسی شہید کی قبر پر کسی صحابی کو جاوہر بن کر خدا نہ سمجھنے کی ہدایت فرمائی۔ تیرہ سو چار برس گزر گئے کسی مسلمان نے خدا کے برگزیدہ اور مسئلہ سرتاج اولیا اور زہدۃ الاعضیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے گنبد خضرا پر عرس کرنے کی جرات نہ کی۔ حمزہ شہید ہوئے کسی کو سجادہ نشین نہ بنایا۔ نہ کسی عالم دین نے اس فعل کو آپ کے روحہ یا گدی کے لئے موزوں ٹھہرایا۔ نہ معلوم ہمارے کرم فرما کس شخص کی سنت کو زندہ کرنے کی غرض سے خانہ ساز اولیاؤں کے مزارات پر سالانہ عرس کرتے ہیں؟ نبی معلوم کے کسی زمان کے ماتحت مسلمان مردوں کی قبر پر طوافوں کے مجرے کرتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کا یہ ڈھنگ

بیانات کے ثبوت میں ایک نظم کتاب - جلد اول علی - دوم - یہ ہے - بیانات کے ثبوت میں ایک نظم کتاب - جلد اول علی - دوم - یہ ہے -



کہ کعبوں سے مزار پر عزلیات اور نقیص خوش الحانی سے پڑھانا) خدا جانے قرآن مجید کی کس کس جہت سے ثابت کر لیا ہے؟ کوئی آیت یا حدیث نبوی کے ماتحت سجادہ نشینوں کی اولاد کو متبرک و معزز و سیدہ جان کر ادیباء کی گدی کا ادیا وارث بنایا جاتا ہے۔ اور کس حکم رسول کی پیشا پر ولایت کو وراثت میں منتقل ہوتا خیال کر لیا گیا ہے؟ حضور اقدس نے کس کی قبر پر قرآن پڑھ کر ختم کیا۔ کس حدیث کی روشنی میں بزرگان دین دمر عہد اولیاء کے شجرہ خوانی کی تلقین کی جاتی ہے۔ عصر نبوت میں کون سے ولی اللہ کی قبر پر عکالت اور عہد گئے۔ اگر یہ سب کچھ اور باب حیل کے تراشیدہ توہمات ہیں تو خدا را ایسی خرافات سے بچو اور اس پیری مریدی کی وہاں سے کناہہ کشی میں صلاحیت تلاش کر دو۔ پیری مریدی اعمال صالحہ سے روکتی ہے۔ بے کار کر دیتی ہے۔ جو عجیب ممکنات فی الارض کا حقدار بن جائے گا۔

## معراج رسول

از مولوی ابو الفاضل اللہ صاحب سند پوری از مالہ۔ ملک بنگال

ایام اقامت مکہ میں نبوت کے تیار دھوپ سال آپ کو معراج ہوئی جس کا مختصر ذکر یہ ہے کہ آپ بعد نماز عشا گھر میں تشریف فرما تھے کہ ہبت کھلی اور حضرت جبریل امین بحکم رب العالمین آپ کے پاس آئے اور آپ کو اٹھا کر مسجد حرم میں لے گئے۔ اول آپ کے سینہ مبارک کو اوپر سے اسفل بطن تک چاک کیا اور قلب مبارک کو نکال کر آپ زمرم سے دھویا اور ایک زریں طشت جو ایمان و حکمت سے پُر تھا اس سے قلب مبارک کو بھر دیا اور اس کو اس کے اصلی مقام پر رکھ کر درست کیا۔

پھر آپ کے واسطے براق لایا گیا۔ جب آپ نے اس پر سوار ہونے کا قصد کیا تو وہ شوخی کرنے لگا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے براق سے کہا کہ تجھ کو کیا ہوا۔ تجھ پر ایسا شخص سوار ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا رتبہ سب سے زیادہ ہے۔ بس وہ عرق عرق ہو گیا۔ تواریخ کی بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ براق نے درخواست کی کہ قیامت کے دن آپ میری ریشت پر سوار ہوں اور آپ نے اسکی درخواست منظور فرمائی۔ آپ براق پر سوار ہوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے رکاب پکڑی اور یکایکل نے لگام ہتھامی۔ آپ منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔ جبریل ہمراہ تھے۔ المختصر عجائب و غرائب مشاہدہ کرتے ہوئے آپ مبداء تھی پہنچے۔ وہاں انبیاء کرام کی روحیں حاضر تھیں اناں ہو کر آپ نے دور کعت نماز پڑھی۔ پھر آنحضرت جملہ انبیاء علیہم السلام حمد الہی بجالا یہاں سے نکلے تو جبریل نے شراب اور دودھ کے پیالے آپ کے سامنے پیش کئے۔ آپ نے دودھ کا پیالہ اٹھالیا۔ جبریل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا۔ اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ بعد ازیں آپ آسمانوں کو تشریف لے گئے۔ آسمان اول پر حضرت آدم۔ آسمان دوم پر حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ۔ آسمان سوم پر حضرت یوسف۔ آسمان چہارم پر حضرت ادریس۔ آسمان پنجم پر حضرت ہارون۔ آسمان ششم پر حضرت موسیٰ اور آسمان ہفتم پر حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے سب پیغمبروں سے بوقت ملاقات سلام کیا۔ اور سب نے آپ کو سلام کا جواب دیا اور مرجا کہا۔ آپ ساؤں آسمانوں کی سیر کرتے اور عجائبات مشاہدہ فرماتے ہوئے سدۃ المنتقی تک پہنچے۔ جب وہاں سے آگے جانے کا آپ نے قصد فرمایا تو جبریل وہاں

تھہر گئے۔ آپ نے جبریل سے اس کا سبب دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ یا حضرت! اب اس سے آگے جانے کی مجھ میں طاقت نہیں۔  
اگر یک سر ہوئے بر سر پریم  
نور غنہ تجلی بسوزد پریم۔  
بقول اہل تیسر آپ دہاں سے زون سبز پر سوار ہوئے اور وہ آپ کو کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور عجائبات فرانی طے کر کے عرش تک لے گیا۔ اللہ جل جلالہ سے اس رات میں آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ نہ کبھی کسی پیغمبر کو اور نہ کسی فرشتہ کو یہ قرب نصیب ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے علوم و فیوض عطا فرمائے کہ جس کے اظہار سے زبان بیان قاصر ہے اور وہ کچھ آپ نے مشاہدہ فرمایا جو اب تک دوسرے مقربان بارگاہ کی حد نظر سے باہر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی۔ لیکن جب آپ وہاں سے مراجعت فرما ہوئے اور چھٹے آسمان پر پہنچے تو حضرت موسیٰ نے آپ کو طلب تحفین کا مشورہ دیا۔ چنانچہ کئی مرتبہ کی تحفین کے بعد پانچ وقت کی نماز پڑھ گئی۔ شب معراج میں آپ نے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر فرمائی اور بہشت سے عجیب و غریب امور آپ نے مشاہدہ فرمائے۔ بوقت صبح آپ نے واقعہ معراج کو لوگوں کے سامنے بیان فرمایا۔ کفار کو سخت اچنبا ہوا۔ جو زیادہ کور باطن اور شقی القلب تھے انہوں نے دعوہ باللہ آپ کو جھٹلایا۔ بعضوں نے مختلف سوالات کئے۔ ان میں اکثر شام کے تاجر تھے اور انہوں نے بیت المقدس کو بار بار دیکھا تھا۔ اس لئے انہوں نے آپ بیت المقدس کی ہیشت دریافت کی۔ حضور فرماتے ہیں کہ میرے ذہن میں عمارت کا صحیح نقش نہ تھا۔ بہت بے وقاری ہوئی کہ ناگاہ نظر کے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

ساتھ پوری ہمارے جملہ نمائندگی کی۔ وہ سوال کرتے جانتے ہیں کہ دیکھ کر جواب دیتا جاتا تھا۔

## فضائل علم

از مولوی ابو الفضل محمد افضل صاحب گھریاوی  
اس عنوان سے جو مضمون اخبار الحیدر  
مورخہ ۹ جنوری ۱۳۲۸ء میں شائع  
ہوا ہے۔ اور جس کا بقیہ حصہ فاضل  
ہونے کی وجہ سے تکمیل کو پہنچ نہ سکا  
اس لئے دوبارہ روانہ خدمت ہے  
امید کہ جلد سے جلد شائع فرما کر منظر  
دعوت فرمائیں گے۔ (نامہ نگار)

علم کے بڑے بڑے فضائل و مرتبے ہیں  
علم اگر نہ ہوتا تو انسان و حیوان میں کوئی تمیز  
باقی نہ رہتی۔ اور نہ بڑے بھلے کا کسی کو اختیار  
ہوتا۔ علم ایک ایسی دولت ہے کہ اس کا  
ہر کوئی محتاج ہے اور اس کی سب کو ضرورت  
ہے۔ خواہ وہ کسی طبقے کا ہو۔ بادشاہ ہو یا  
گدا۔ امیر ہو یا فقیر، اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، عالم ہو  
یا جاہل۔ بغیر اس کے مل کا بند بے روح ہے  
علم ایک ایسا جوہر ہے کہ اس میں سے  
جس قدر بھی بے باقی ہے۔ صرف کیا جائے اسی  
قدر اس میں فراوانی ہوتی ہے۔ بخلاف دولت  
کہ اس میں سے اگر خرچ کیا جائے تو کام ہو جاتا  
علم ایک ایسا گوہر ہے کہ ہمیشہ سینے میں  
پرشیدہ رہتا ہے۔ اگر چور چوری کرنا چاہے  
تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بخلاف دولت کے  
کہ اگر چور چوری کرنا چاہے ڈاکو ڈکیتی کرنا  
چاہے تو اس کا معنیا کر دے مگر علم ہی ایک  
ایسا مونس و مخوار ہے کہ ہمد کاساعتی ہے  
رہ نہ دینی علماء  
خدا نے تعالیٰ بنی نوع انسان پر اپنا احسان

جلا تا ہے کہ الذی علمہ بالقلوبہ علمہ  
الانسان مالم یخلد۔ و خدا وہ ذات ہے  
کہ جس نے علم سکھایا ساتھ قلم کے انسان  
کو وہ (علم) سکھایا جو نہیں جانتا تھا۔

ف۔ یہ خدا کی شایان شان اور اس کی  
قدرت ہے کہ جس کو چاہتا ہے بذریعہ قلم کے  
سکھاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بلا قلم کے  
سکھاتا ہے۔ آنحضرتؐ پر نور کا علم بلا قلم اور  
بلا استاد تھا۔ خدا نے تعالیٰ نے آپ پر  
علم لدنی کا فیضان کیا۔ جس قدر چاہا سینے مبارک  
میں القاء کر دیا۔ چنانچہ آنحضرتؐ پر نور کو  
مخاطب کر کے فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ بِهٖ بِمَا مَلَكَ لَّيْجُزْ بِهٖ  
إِنَّمَا عَلَّمْنَا جَنَّتْهُ وَفَرَّانَهُ

(سورہ قیامتہ۔ رکوع ۱)  
اے نبی! قرآن کے دہرانے کے لئے اپنی  
زبان نہ بلا اس خیال سے کہ تو اس کو جلدی  
سے یاد کرے۔ ہمارا ذمہ ہے اس کا جمع کرنا  
اور اس کا پڑھانا۔  
ف۔ حضورؐ اور کی خصوصیت تھی کہ خدا  
تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا حفظ کرنا پڑھانا  
اور جمع کرنا۔ اور عام انسان کے لئے آنحضرتؐ  
کا فرمان ہے کہ قرآن ایک سرکش اونٹ ہے  
اس کو مضبوطی سے باندھو ورنہ بھاگ جائیگا  
یعنی اس کے تکرار و حفظ میں ہمیشہ لگے رہو۔  
ورنہ سینے سے نکل جائیگا۔ تفسیر ترجمان القرآن  
معتمد مولانا نواب صدیقی جن خزانہ علم  
کبھی اذیان و دماغ میں ہوتا ہے کبھی زبان  
و زبان میں۔ اور کبھی کتابت یا لہنان میں۔  
غرضیکہ ذہنی، لفظی، رسمی، ٹیڑھا۔ اور رسمی مستلزم  
ہے ذہنی و لفظی کو بغیر لکس کے و لہذا فرمایا کہ  
تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا  
سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا وہ بتایا۔ اثر میں  
آیا ہے کہ عقیدہ کہ علم کو ساتھ کتابت کے

نمک و ہالہ عبادت سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کے  
مرکز و منبع تین ہیں۔ دماغ، زبان۔ سر انگلیاں  
(نوک قلم بھی مراد لیا جاسکتا ہے) دماغ میں  
جو آئے ذہنی ہے اور جو زبان پر جاری ہوتا  
لفظی ہے۔ یہ دونوں صورتیں بے غس ہیں  
یعنی ان کی کوئی صورت و شکل نہیں۔ انکی کوئی  
رسم الخط نہیں۔ لہذا بہت ممکن ہے کہ کچھ  
تجزر جائے پر ذہن سے نکل جائے اور زبان پر  
جاری نہ ہو سکے۔ بلکہ نیا غشیا ہو جائے۔

اور تیسری صورت جو رسمی و بالکس رسم الخط  
رسم الخط ہے وہ چیز تحریر میں مقید ہوتی ہے  
لہذا وہ محو نہیں ہو سکتی۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ  
ایک عبارت متعدد مرتبہ پڑھوں تو بھی ذہن نشین  
نہیں ہوتی۔ اور اگر ایک مرتبہ لکھ لوں تو وہ گویا  
اڈہر ہو جاتی ہے۔

اگر معلم معلم کو کسی کتاب کے الفاظ مشکوک  
معنی و مطالب و رسم الخط ذہن نشین کرنے کو کہے  
تو اس کے لئے آسان صورت یہی ہے کہ اس  
کتاب سے الفاظ مطلوبہ کو دوسری جگہ نقل کرے  
بہت جلد تمام باتیں دل نشین ہو جائیں گی۔ لہذا  
تقریر سے تحریر مقدم اور ضروری ہے۔ اس کی  
مثال یوں سمجھئے کہ کسی کاریگر کا بننا ہوا کپڑا  
کسی لوہار کے بنانے ہوئے اوزار دیکھے۔ کسی  
معمار کی بنائی ہوئی عمارت دیکھی تو اس دیکھنے  
سے نہ کپڑا بننا آیا نہ اوزار بنانے آئے۔ اور  
نہ عمارت بنانی آئی۔ البتہ اس کام کو از خود  
انجام دیں انشاء اللہ العزیز ضرور کامیابی ہوگی  
لہذا میرے ناقص خیال میں معلمین بڑھانے  
سے زیادہ طالب علم کو لکھانے کی مشق کرائیں  
تو حصول علم کے لئے بڑی آسانی ہو جائے۔  
قلم گوید کہ من شاہے جہانم  
قلم کش را بدولت سے رسانم  
اللہ عزوجل نے قلم کی تم کھائی ہے۔ چنانچہ  
ارشاد ہے۔ ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْکُرُونَ

وہیاد الہی۔ اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ کا شرف زیارت ہوتا۔ ایک انوکھی تعریف ہے۔ قیمت ۱۲ روپے (مجلدین)

بڑی مفیدیت ثابت ہوئی۔ (درب زدن فی علما)  
(باقی)

### حصول زر کا عبرت انگیز طریقہ

۱۷ جولائی ۱۹۹۷ء کی صبح کو مقام شریف پورہ  
بابو عنایت اللہ صاحب سب پوشا سڑکی دو  
معصوم لڑکیاں کثرت بارش کے باعث چھپرے  
سے نیچے آکر جہاں بجت ہو گئیں۔ ماں باپ لاپرواہ  
گئے ہوئے تھے۔ لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ اس  
افراقی میں لڑکیوں کو لٹکا لٹکایا۔ بعض اشخاص  
نے ڈاکٹر کی ضرورت محسوس کی۔ ایک مشہور  
ڈاکٹر صاحب کو جو رفاہ عام کے ناشی کاموں  
میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ان کے ایک اچھے  
ملنے والے نے بلوایا۔ لول تو انہوں نے پتلون غیر  
حیث کرنے میں کچھ دیر لگا دی۔ موقع بہت  
تکلف سے پہنچے تو لڑکیوں کو دیکھ کر موت کا  
فقوی صادر فرمایا۔ اور اسی وقت اپنی فیس کا  
مدعا لہ کیا۔ دو روپے فیس اور آٹھ آنے تاکہ  
کا کر یہ بھی مانگ لیا۔ چنانچہ اڑھائی روپیہ  
لے کر واپس تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب  
کی اس حرکت پر سب لوگ حیران تھے۔ اس  
حادثہ جانکاہ کے موقع پر جبکہ ہر کہہ ملاحظہ  
کے موتی برسا رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب فیس مانگنے  
ہوئے ذرا تہ بچکپا نے۔ خصوصاً ایسی حالت  
میں کہ لڑکیوں کے والدین بھی موجود نہیں۔ اور  
ڈاکٹر صاحب بجائے خود کافی مالدار آدمی ہیں  
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(ایک نامہ نگار)

تراویح میں قرآن خوانی کے لئے حافظ کی فہرست  
ہو تو اخیر شہان ملک مجھ سے خط و کتابت کی بنا  
پر سید عبدالغفار رفوی معرفت سید احمد حسین ترجم  
چیف کورٹ لکھنؤ  
وہائے صحت امیر سے براہر شیر محمد صاحب  
آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا صحت

کے تعلقات میں، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے،  
سونے جاگنے، جلنے پھرنے اور لوگوں سے  
ملنے جلنے میں۔ علیٰ ہذا لقیاس کوئی ایسی بات  
نہیں کہ جہاں علم کی ضرورت نہ ہو۔ لہذا آنحضرت  
نے تحصیل علم کو ضروری اور لازمی سمجھ کر فرض  
کو دیا ہے۔ اس حدیث سے اصول علم کی اہمیت  
و ضرورت ہر مسلمان مرد و عورت پر ثابت ہے کہ  
اپنی بساط کے موافق ہر کوئی اس سے بہرہ و اندوز  
ہو۔ دوسری حدیث فرماتی کہ

لا حسد فی اثنتین رجل آتاه الله مالا  
فلسطه علی هلكته فی الحق ورجل  
اتاه الله الحکمة فهو یقضی بہا ویعلما  
متفق علیہ و مشکوٰۃ باب العلم

روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا  
رسول اللہ نے نہیں ہے حدیث دو شخصوں پر  
ایک وہ شخص کہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے  
مال اور توفیق دی اس کو خرچ کرنے کی۔ دینی  
مناسب مصرف پر بے جا و فضول نہیں) اور  
دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے  
علم۔ پس وہ حکم کرتا ہے ساتھ اس کے  
اور سکھاتا ہے اس کو یہ حدیث متفق علیہ ہے  
حد کے متعلق فرمایا ہے کہ حد نیکیوں کو  
اس طرح کھاتا ہے کہ جس طرح لکڑیوں کو آگ  
باوجود اس کے دو شخصوں پر حد کو جائز کیا  
ایک وہ مال دار کہ اپنے مال کو بوجہ خدا  
و رسول کے احکام کے خرچ کرتا ہے۔ دوسرا  
وہ شخص کہ اللہ نے اس کو علم دیا اس کے بوجہ  
لوگوں کو حکم کرتا ہے اور سکھاتا ہے۔ وہ حد  
اس طرح کا ہے کہ خدا مجھے بھی مال دے تو میں  
بھی اسی طرح خرچ کر دوں یا خدا مجھے بھی علم  
دے تو میں بھی اسی طرح لوگوں کو فائدہ  
پہنچاؤں۔ نہ کہ خدا اس کے بجائے مجھے ہی دے  
اور اس سے چھین لے۔ نوذ با اللہ منہا۔  
اس حدیث سے علم، مال، معتمد، حکم کی

(دکوح ۱۔ سورہ قلم)

علم ہی علم کی اور جو لکھتے ہیں بعض مفسرین  
نے لکھنے والوں سے مراد فرشتے لئے ہیں۔  
بہر کیف جو کچھ بھی ہو اس سے قلم اور کتابت کی  
بڑی فضیلت نکلتی ہے۔ علم ایک بڑی نعمت  
ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو علم دنیا سے ناپید رہتا  
قلم ہی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے پیدا کیا اور علم کیا  
کہ لکھ۔ عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا جو ہر  
ہے اور جو کچھ قیامت تک چلتا رہیگا۔ چنانچہ  
قلم نے لوح منوط میں سب کچھ لکھ لیا۔ سب  
سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ آدم تھے  
یا ابدیس۔ عرض لکھنا پڑھنا سنت انبیاء  
علیہم السلام اور عین خفاء الہی کے مطابق ہے  
کتابت کی تاکید قرآن مجید سے بھی ثابت ہے  
کہ آپس کے معاملات کو یادداشت کے لئے  
لکھ لو۔ لہذا لکھنا ضروری امر عظیم۔

حاصل کلام یہ کہ حصول علم کا طریقہ بندوبست  
قلم گسان تربیہ اور تحصیل علم تو لازمی ہے۔  
کیونکہ آنحضرت پر نور نے فرمایا ہے کہ  
طلب العلم فرضیۃ علی کل مسلم  
و مسلمۃ و مشکوٰۃ باب العلم

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد و عورت  
پر۔ اس لئے کہ ہمہ وقت اس کی ضرورت ہے  
خواہ امور دنیاوی ہوں یا امور دین۔ بغیر  
اس کے انجام نہیں پا سکتے۔ مثلاً طریقہ نماز  
کو سمجھنے کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ احکام نذکرہ  
کو معلوم کرنے کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ مناسک  
پا سیکھنے کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ غلادہ  
ازیں تمام دینی احکام کے معلوم کرنے کے لئے  
علم ہی کی ضرورت ہے۔ بلا اسکے چارہ نہیں۔  
الغرض دینی امور کے غلادہ و نبوی اور پر بھی  
نگاہ ڈالئے تو ہر آن اور ہر وقت اس کی  
ضرورت ہے۔ چنانچہ تجارت میں، زراعت میں  
ملازمت، صنعت و حرفت میں، فن و دشوہر

تاریخ اشاعرہ دنیا کے پاس مشہور رہنا مردوں و عورتوں کے حالات۔ قیمت چار روپیہ

مرد و عورتوں کی زندگی



# ملکی مطلع

## احمدیہ ڈبل کمپنی بھارتی انگریزوں کو فروغ دیتی ہوگی

اہمیت ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء میں مرزا صاحب کلاں کے ایک دعوے کی بنا پر دیکھ چالیں مومن بھگت کو مل جائیں تو تین ساری دنیا کو فتح کر لوں ہم نے لکھا تھا کہ حکومت برطانیہ پر وقت نازک ہے اس کو امداد کی سخت ضرورت ہے۔ خلیفہ مرزا اٹھ چالیں صاحب نوجوان لے کر ہمید ان بینک میں جا کر فتح پالیں۔ اس سے حکومت کی خدمت بھی ہوگی اور احمدیت کی ترقی بھی۔ کم بہت ملکر اور مسولینی کہ باجولان اپنے سامنے حاضر کر کر احمدیت میں داخل کر لیں گے تو احمدیت (مرزائیت) کو چار چاند لگ جائیں گے۔ اس وقت تو ہماری تجویز کو مخالفہ نظر سے دیکھا اور سنا گیا مگر الحمد للہ کہ آخر خدا دیاں میں اس پر عمل شروع ہو گیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

خلیفہ مرزا اٹھ پر زور ہدایات کے ذریعہ اپنے مریدوں کو حکم دیتے ہیں کہ حکومت لے جو احمدیہ ڈبل کمپنی منظور فرمائی ہے جو انان احمد اس میں بکثرت شریک ہوں۔ داجار الفضل محمد ۹ جولائی سنہ ۱۴۰۱ھ (۱۹۷۷ء)

ہم اس تجویز کی تائید کرنے کے علاوہ یہ بھی کہتے ہیں کہ پوری کمپنی بننے تک انتظار نہ کیا جائے بلکہ سرمدت ایک چلہ دجالیں کا گمراہ ہر گمراہی صاحبزادگان فوراً بھیج دینا چاہئے۔ پھر ہر چلہ کے ساتھ اپنا منوی ویلہد لکھ کر لکھ کر بھیجیں جو دعا کے ساتھ چلہ کو

رضعت کرے۔ پھر دیکھئے کتنی جلد ہی فتح ہوئی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ احمدیہ چلہ کو دیکھ کر افسران افواج برطانیہ یہ شعر پڑھیں گے سے آئے ہیں میکدہ کی طرف چند پارسا جائیں نہ بن پلائے ہوئے بے پئے ہوئے آج برمنی نے اپنی بہت بڑی فتنہ **کاکیشیا** روس کے مشہور زہریلے علاقہ کاکیشیا پر لگا رکھی ہے۔ جہاں دن رات خون کی ندیاں بہ رہی ہیں۔ اجادوں میں اس عجیب و غریب مرزین کے کچھ حالات شائع ہوئے ہیں جن کا ضروری اقتباس ناظرین کی واقفیت کیلئے درج ذیل ہے :-

کاکیشیا کا لفظ سلتی ہی بعض لوگوں کے ذہن میں پھانسی کے ایک لمبے چوڑے ٹک کا خیال آتا ہے۔ دوسروں کے نزدیک کاکیشیا ایک ملک ہے جس کے دریاؤں میں پانی کی جگہ مٹی کا تیل بہتا ہے۔ بعض عجائب پسند اسے پریوں کا ملک سمجھتے ہیں۔ مشرقی ادب میں کوہ قاف کی پریوں کی کہانیاں کثرت سے ملتی ہیں۔ یہی کوہ قاف اب اجادوں کے پہلے صفوں پر کاکیشیا کے نام سے روزانہ دکھائی دیتا ہے۔ روسیوں کے نزدیک کاکیشیا ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں وہ اپنے خواب کو پورا کرنے میں مصروف ہیں۔ مثلاً اسی کاکیشیا کے ایک صوبہ جارجیا کا باشندہ ہے۔ اس صوبہ سے اس کی دلچسپی کا اندازہ اسی ایک بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کاکیشیا نے دنیا کی ہر نافرمان قوم کو اپنی طرف متوجہ کیا دو ہزار سال کی کہانی اگلشتہ دو ہزار سال سے کاکیشیا یعنی بحیرہ اسود اور بحیرہ خزر کا درمیانی علاقہ نافرمانوں کی امیدوں کا مرکز بنا رہا۔ یہ علاقہ مشرق و مغرب کا مقام اتصال ہے۔ اسی مقام پر مشرقی اور مغربی تہذیبیں آپس میں ملتی ہیں۔ یہی وہ ملک ہے جہاں شکار میں بھی دکھائی دیتی ہیں اور پتلی نہیں مٹی۔ سردوں پر ریشمی مدام

بندے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں اور انگریزی ٹوپیاں بھی۔ فرش پر دسترخوان بچھا کر بھی کھانا کھایا جاتا ہے اور میز کرسی پر چھری کاٹوں سے کھانے والوں کی بھی کمی نہیں۔ کاکیشیا کی مصلیٰ دولت ہمیشہ سے حملہ آوروں کو دعوت دیتی رہی ہے۔ یورپ اور ایشیا کی جن قوم نے ساری دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے کاکیشیا کو اپنے پروگرام میں بڑے حروف سے لکھا۔ روسیوں نے اسے فتح کیا۔ بازنطینی اور ایران میں اس کے لئے صدیوں تک تلواریں چلتی رہیں ترقی نے اسی کاکیشیا کے لئے زوردار جھنڈیں کیں۔ اٹھارویں صدی کے آخری سالوں سے کاکیشیا تک کاکیشیا پر روس کے زادوں کی حکومت تھی۔ زادوں کے عہد میں کاکیشیا کے باشندوں سے بہت برا سلوک کیا جاتا تھا۔ ان سے تیل کے چٹنوں پر سستے داموں کام لیا جاتا تھا۔

**نئی زندگی** ۱۹۱۷ء تک جارجیا اور آرمینیا میں سرحدی جنگ ہمارے رہا۔ اس جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد کاکیشیا میں جارجیا، آرمینیا اور آذربائیجان کی الگ الگ جمہوریتیں بن گئیں ان جمہوریتوں نے آہستہ آہستہ ترقی اور تہذیب کے مرحلے طے کرنے شروع کئے۔ اب ان تینوں جمہوریتوں میں الگ الگ یونیورسٹیاں ہیں۔ ان یونیورسٹیوں میں صوبائی زبانوں کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیم کے علاوہ ان جمہوریتوں نے زراعت اور صنعت میں نمایاں ترقی کر لی ہے

**باکو کا تیل** نازی درجن کاکیشیا پر باکو کے تیل کے لئے قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ باکو بحیرہ خزر کی ایک بندرگاہ ہے۔ یہاں سے بحیرہ اسود کی بندرگاہ باطوم تک پائپ چلی گئی ہے۔ باطوم کو روسیوں کے ساتھ ریلوے لائن سے ملایا ہوا ہے۔ جب ۱۹۲۷ء میں بالشویکوں نے باکو پر قبضہ کیا تھا تو اس وقت تیل کے تمام

اسلامی سوشلسٹوں کی سرحد پر تیل کی صنعتیں - تیل کی صنعتیں - تیل کی صنعتیں

۱۰۱ - رجب المرجب - ۲۳ - رجب المرجب - ۱۰۱

جسے تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ ان جنوں کی مرمت کوئی آسان کام نہیں تھا۔ تاہم روسی انجینئر ایم بارنیوف نے ان جنوں کی مرمت کی ذمہ داری لی اس وقت سے لے کر اب تک زیادہ سے زیادہ تیل نکالنے کی کوشش جاری ہے۔ علاقہ میں باکو سے پندرہ لاکھ ٹن تیل نکالا گیا تھا۔ لیکن اب باکو سے دو کروڑ پچیس لاکھ ٹن سالانہ تیل نکالا جاتا ہے۔ تیل صاف کرنے والی بہت سی نئی فیکٹریاں باکو میں دکھائی دیتی ہیں۔ ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کیلئے صاف ستھرے مکان بنائے گئے ہیں۔ کالیکٹ کی ایک بہت بڑی جمیل سے بجلی پیدا کی جا رہی ہے۔ نازیوں کی لنگاپیں روسیوں کے نزدیک کاکیشیا کو۔ ایس۔ ایس۔ آر۔ روس کی مشترکہ جمہوریتیں) کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ جہاں ان کی تین پنج سالہ کمیوں نے نہایت مفید اور کارآمد نتائج پیدا کئے۔ نازیوں کے نزدیک کاکیشیا کا مطلب باکو کے تیل پر قبضہ کرنا ہے جنوب مشرقی روس میں اس وقت جو لڑائی ہو رہی ہے۔ وہ کاکیشیا ہی کے لئے لڑی جا رہی ہے۔

دہخایت لاہور ۲۸ جولائی ۱۹۴۱ء

**رفقہ جنگ** جنگ کی تازہ صورت حال کے متعلق معاصر پرتاپ کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ فرمائیے :-

روس اور جرمنی کاکیشیا میں جرمن فوجیں ایسی جگہ پر پہنچ گئی ہیں کہ انہیں مزید پیش قدمی کی اجازت دینا نہایت خطرناک اور مضرت رساں ہو گا۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مارشل ٹوشینکو (روسی) کس حد تک جنرل فان باک و جرمن کو روک سکتے ہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس وقت تک انہوں نے اپنی پوری طاقت سے کہیں بھی مقابلہ نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ روسی فوجوں کی پوزیشن ایسی عمدہ و مشرقی کہ کامیاب مزاحمت کے امکانات نہایت خفیف تھے۔ لہذا ان کے لئے صرف ایک

ہی چارہ تھا کہ جیسے ہی ہوا اپنے آپ کو جرمن رش سے بچائیں۔ اور بالآخر تصادم کے لئے منظم ہونے جائیں۔ اس میں کامیابی کے لئے لازمی تھا کہ کچھ علاقے خالی کریں۔ جو انہوں نے کئے۔ اس دوران میں کچھ فوج سے ماہ ضرور دھوا پڑا۔ لیکن گرتے کیا۔ جرمن دریائے ڈان پار کر کے روسی فوجوں کے دو فو بازوؤں سے آگے بڑھ رہے تھے۔ لہذا اگر روسی ہاتھ بڑھتے تو لازمی طور پر محصور ہو جاتے۔

اس وقت دو طرف سے جرمن ٹان گرڈ پر بڑھ رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے ہراول ہوائی اڈے اس شہر سے ۱۰۰ اور ۱۵۰ میل کے درمیانی فاصلہ پر ہیں۔ اور اس وقت جرمن ہوائی جہازوں نے دریائے ڈان کے تہاڑی جہازوں پر گولہ باری بھی شروع کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جرمنوں نے شمالی گرڈ کو جانے والی دو ریلوے لائنیں بھی کاٹ دی ہیں۔ یہ امر زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ خطہ پیدا ہو جاتا ہے کہ روسیوں کی سپلائی (رشد) نہ کٹ جائے۔

لیکن آخر کار سوویت مائی کمانڈ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جرمنوں کی عام مزاحمت شروع کی جائے۔ چنانچہ کئی ایک محاذوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ روسیوں کا مقابلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ اور کہ انہوں نے جوابی حملے بھی شروع کر دیے ہیں۔ جن میں انہیں کچھ کامیابی بھی ہوئی ہے۔ روسیوں کا فیصلہ جبر متوقع نہیں۔ کیونکہ پچھلے دنوں سے آنے والی تمام اطلاعات سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ سوویت مائی کمانڈ اپنے ریزرو جمع کر رہا ہے۔ اور موزوں وقت پر انہیں پیش کر دیگا۔ آئندہ چند دنوں میں ظاہر ہو جائیگا کہ روسیوں کی تازہ چال کہاں تک کامیاب ہوتی ہے۔

روس اور جاپان | چند دنوں سے بحر اطلالی

آرہی ہیں کہ جاپان نے منچوریا کی سرحد پر بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر لی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی وقت بمبئی روس پر حملہ کر دیا جائیگا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جاپان ایسا کر ہیگا یا نہیں۔ لیکن یہ محض بھی سمجھتا ہوں کہ جاپان ایسی غلطی نہ کرے گا۔ کیونکہ اسے ضرورت کوئی نہیں۔ اس کی اپنی مصوئیاں ہی بہت زیادہ ہیں۔ اس وقت تین پڑے محاذ اس کے دوہرہ ہیں۔ آسٹریلیا۔ چین اور ہندوستان تینوں میں سے کسی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ تینوں میں اس پر حملہ کی تیاری کی جا رہی ہے۔ سو ہیٹے اسکے کہ پہلے ان سے ہٹنے کا ہتھیار کرے۔ اپنے سرنئی مصیبت ڈال لینا وانشیہ نہیں۔ لیکن دوسری طرف روس پر کامیاب پوش کے نتائج بھی اتنے دور رس اور اہم ہونگے کہ ممکن ہے۔ جاپانی جھلناٹک لگا ہی دیں۔

لیکن جو مزاحمت روسیوں نے جرمنوں کو پیش کی ہے۔ اسے دیکھ کر جاپانیوں کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ روس پر فوج غالباً کاکیشیا میں جو فوقیت جرمنی کو حاصل ہے وہ جاپان کو نہیں جو بے پناہ سامان جنگ جرمنی نے تیار کیا ہوا ہے اور کر سکتا ہے۔ وہ جاپان کے پاس نہیں علاوہ ازیں روس یورپ میں اکیلا متحدہ و محارب کے خلاف لڑ رہا ہے۔ لیکن ایشیا میں چینی اور برطانوی فوجیں بھی جاپان کے خلاف اپنی سرگرمی جاری رکھیں گی۔ یہ مشکلات ہیں جاپان کے راستے میں۔ اور یہ ماننے کو تیار نہیں کہ جاپانی مائی کمانڈان سے واقف نہ ہو۔

مصر کا محاذ | مصر سے جو اطلاعات آرہی ہیں ان سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ جارحانہ سرگرمی کا دور ختم ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روسی اپنی مدافعت کے لئے مزنگیں بچھا رہا ہے۔ اور جب تک اسے تازہ کمک حاصل نہ ہو جائے۔ اس کے لئے آگے بڑھنا مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن آج تک آگے سے۔ جتنی کمک ہے وہ تو روس میں (مشرقی

۱۰۱ - رجب المرجب - ۲۳ - رجب المرجب - ۱۰۱



## مومیائی

مصدقہ علامہ اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہل حدیث  
 ہمارے ہمارے تازہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں  
 خون مصالح پیدا کرتی اور توت باہ کو بڑھاتی ہے  
 ابتدائی سہل و دق - دمہ کھانسی - ریش - کمزوری  
 سینہ کو رنہ کرتی ہے - گرہ اور مٹانہ کو طاقت دیتی  
 ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں  
 درد ہوا ان کے لئے اکیر ہے - دو چار دن میں  
 درد موقوف ہو جاتا ہے - ... کے بعد استعمال  
 کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو طاقت  
 بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے - چوٹ لگ جائے  
 تو ٹوٹی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے  
 مرد - عورت - بچے - بڑے اور جوان کو یکساں مفید  
 ہے - ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی  
 ہے - ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے - ایک  
 چمچہ سے کم ارساں نہیں کی جاتی - قیمت فی  
 چمچانک دو ایک ماہ کے لئے کافی ہے - عمار -  
 آدھ پاؤ للیم - پاؤ بھرنے سے معقول ڈاک -  
 مالک فیر سے معقول ڈاک علیحدہ ہوگا - نہ ہی ایک  
 پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

## تازہ ترین شہادتیں

جناب مولوی حافظ اسرار الحق صاحب درودھا  
 "میں بہت بار آپ کے ہاں سے مومیائی منگو چکا  
 ہوں - ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی - ایک چمچانک  
 بلند از جلد روانہ فرمائیں - دے دو جولاں شکرم  
 جناب بہال شاہ صاحب جلی - آپ کی مومیائی  
 دوا واقعی مفید و فائدہ مند ہے - پہلے چار چمچانک  
 منگوائی - بفضل خدا اس سے بہت فائدہ پہنچا -  
 چمچانک اور ارسال فرمائیں - راجولائی سے  
 منگوانے کا پتہ - حکیم محمد سردار خان  
 پور پراشردی میڈین ایجنسی لاہور

## بھائی آنکھیں بڑھی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے -  
 جب شکایت ہوتی ہے تو دھڑ دھڑکا بتائی ہوئی  
 دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں - جن سے  
 بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں  
 صحت میں جیسے لگ جاتے ہیں - اس پر بھی کسی  
 ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا - بلکہ دوسرے  
 تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے - جو اور  
 سبب خرابی ہوتا ہے - اگر آپ کو یا آپ کے کسی  
 عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو  
 پتہ ذیل سے ہندوستانی میرے کا سرمد بطور  
 نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے - جو آنکھوں  
 کی جلد امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا -  
 ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمد کی خوبیاں  
 بخوبی معلوم ہو جائیں گی - پھر تین منگوا کر صحت  
 حاصل کیجئے - زائد از چالیس سال سے یہ سرمد  
 بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے - قیمت  
 قسم اچھے سفید پچے موتیوں و میرے کا مرکب  
 دس روپیہ تولہ - قیمت ادسٹ بھورا میرے  
 د دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب یا پھر وہ  
 تولہ - قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے کا  
 سرمد ایک روپیہ تولہ - تمام امراض چشم کی اکیسویں  
 لاشانی دوائیں ہیں - منے کا پتہ -  
 ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان - نیوفا ریسی  
 سمبھلی دروازہ - شہر مراد آباد

## طبی کتابیں

تصنیفات حکیم حاجی غلام جیلانی رئیس امرتسری  
 اس کتاب میں فاضل و موصوف  
 مجربا جیلانی نے اپنے خاندانی مددی تجربہ  
 کو بلا جمل شائع کر کے ناظرین کے سامنے رکھ  
 دیا ہے - جو بار بار تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں  
 قیمت ہر دو حصہ ۲۲  
 اس کتاب میں لائق موصوف نے  
 کلید حکمت تمام امراض کے اسباب و  
 علامات ترتیب وار بیان کر کے ساتھ ساتھ انکے  
 علاج کے لئے اسی کتاب کا یا اپنے مجربات کا  
 حوالہ دیا ہے - بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ  
 اس کتاب کو زیر مطالعہ رکھ کر ایک غیر طبیب  
 اچھا خاصہ طبیب بن سکتا ہے - قیمت ہر دو  
 حصہ ۲۲ لکھائی چھپائی کا غرض  
 اس کتاب میں قریباً دو سو  
 نشاط زندگی سے زیادہ عنوان ہیں - جو  
 سب کے سب مردوں اور عورتوں کے مخصوص  
 امراض سے متعلق ہیں - قابل مطالعہ کتاب ہے  
 منورہ منگوائیں - قیمت دو روپے  
 حصہ اول - اس کتاب  
 اسرار جیلانی میں حکیم صاحب موصوف  
 نے تمام امراض کے اسباب و علامات مختصر  
 الفاظ میں بیان کر کے ان کے لئے صرف مفرد  
 چیزوں سے تیرہ ہدف علاج بتایا ہے اور ایک  
 ہی مرض کے لئے کئی کئی ٹوٹے بتائے ہیں -

## محبوب سیوطی

محقق مولانا جلال الدین عبدالرحمن  
 صاحب سیوطی - مصنف ممدوح کے نام نامی سے کون مسلمان واقف نہیں - یہ  
 آپ کی کتاب الرحمة فی الطب فی الحکمتہ کا اردو ترجمہ ہے - جس میں ممدوح نے ہر مرض کا  
 علاج ادویات و عملیات سے بتایا ہے - شائقین منگوا کر فائدہ اٹھائیں - قیمت ۲۲  
 اس کتاب میں امراض انسانی کے لئے مجرب نسخہ جات درج کئے ہیں جو بالکل  
 علاج الغریاء سے ادرک و امتول میں مل سکیں - قیمت ۱۲  
 جلد کتب منگوانے کا پتہ - میٹیر دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر

اس کتاب میں علاج سے متعلق تمام کتابیں ہیں

## ہندوستان میں علمی خدمات

اس کتاب میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے قابلِ مبالغہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل تشیعہ کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کا ابتدا کا حال حمید اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک نرا سے لے کر ہے اور فن و ادب نام مصنف کے ساتھ قرآن اخباروں کا نقشہ ہے۔ اہل حدیث نے غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہنیت و جانت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ قیمت ۱۰

تراجم علمائے حدیث ہند شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے لیکر آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی اور یوپی کی سوانح نمایاں درج ہیں اور موجودین کی بھی درج ہیں۔ آپ جو بول پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان رواں کلام اور سلسلہ مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ میں کہتے ہوں کہ اس کا مطالعہ کرنے والے پر قلم فرسائی کر کے جماعت اہل حدیث کو کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قیمت ۱۰

خطبات سلمان قاضی محمد سلیمان مرحوم خطبات جو آپ نے عمر بھر مختلف انجمنوں میں فرمائے۔ جن کے مطالعہ سے جذبہ تبلیغ پیدا ہو کر خدا اور رسول کی سچی محبت بڑھتی ہے۔ یہ خطبے خطیب و مبلغین حضرات کے لئے نہایت مفید معلومات کا مجموعہ ہیں۔ قابل دید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۰

## تاریخ المشائخ

امام احمدؒ امام محمدؒ امام ابو یوسفؒ امام غزالیؒ سید عبدالقادر جیلانیؒ ایسے بڑے بزرگان و امان دین، صوفیائے کرام و اولیاء عظام، شایان اسلام کے حالات مندرج ہیں قیمت ۱۰ دو روپیہ دھما

## تفسیر سورہ یوسف

مروجہ کی بڑی از معلومات تفسیر ہے۔ جس کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰

## شنائت برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی، ہندی۔ گورکھی۔ لہندہ کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگ دار۔ سادہ اردو نروں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ ریڈیو دعویٰ خطوط۔ لیٹر فارم۔ رجسٹر اور لیس وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت فرم وغیرہ کریں۔

## اسماء الحسنیٰ

اعادیت نبویہ سے ایسے انداز میں جمع کر کے ان کا ترجمہ۔ تشریح۔ ان کے خواص و فوائد اس خوبی سے علم بند کئے گئے ہیں کہ ناظرین ان کے مطالعہ سے بے حد معظوظ و مسرور ہونگے۔ یہ اس میں امام کے پیچھے معراج المؤمنین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

## معراج المؤمنین

مع ترجمہ عربی خط امام احمد رضاؒ ہے۔ اس کتابت میں شایستگی و سلام کی تفصیل

## مکاتیب سلیمان

قاضی سلیمان صاحب مرحوم جو آپ وقتاً فوقتاً سائین کے جواب میں تحریر فرماتے رہے۔ ان میں مرزائی۔ شیعہ۔ آریہ۔ دہریہ اور عیسائیت کی تردید میں بہت سے معلومات ہیں۔ قیمت ۱۰

## رحمۃ للعالمین

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحی مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے انہوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور

جامعہ ملیہ دہلی۔ دارالعلوم دیوبند اور ملک کی دیگر ممتاز درس گاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰

## دولت مند صحابہ

میں ایسے کیسے دولت مند صحابہ کرام ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دین خلیف کی تبلیغ کے لئے اپنی دولت راہ خدا میں قربان کر دی۔ دولت کمانے کے صحیح طریقے۔ ادائے قرض کی منون دعائیں بھی درج ہیں۔ قیمت ۱۰

## تقویۃ الایمان

مع مختصر سوانحی اس میں ان عبارات کا صحیح مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے جو مخالفین کے نزدیک عمل و اعتراض ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰

## نوٹ

موصول ڈاک جلد کتب کا علیحدہ ہونا چاہئے۔

## مینجر دفتر اہل حدیث امرتسر

رجب المکرم

## رجب المکرم

رجب المکرم

سنوڈات کاچہ قرآن، حدیث، آثار و سوانح اہل حدیث کی خدمت میں۔ قیمت ۱۰

یہ اجتماع ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسرے شائع ہوتا ہے

پندرہواں نمبر

### شرح قیمت اخبار

وایمان ریاست سے سالانہ غلہ  
رؤسا و آئینداران سے ۷۰  
عام قریبان سے ۷۰  
ششماہی ۷۰  
مالک غیرت سالانہ ۱۰ شنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام  
مولانا ابوالوفائشاہ اللہ دہلوی قاضی  
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر  
ہونی چاہئے۔

جلد ۳۹



۲۲ شوال ۱۳۴۱ھ  
۱۳ نومبر ۱۹۲۲ء

### اغراض و مقاصد

۱۔ اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
۲۔ مسلمانوں کی فکری و روحانی ترقی و ترقی حاصل کرنا۔  
۳۔ غور و فکر اور مسائل کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
۴۔ قواعد و ضوابط  
۵۔ قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔  
۶۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔  
۷۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔  
۸۔ جن مراسلہ سے فوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
۹۔ بزرگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

۳۰ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۲۲ء یوم جمعہ المبارک

### بیدار ہو مسلم

ذقیم افکار جناب محمود امین آبادی

۱۔ غفلت چھائی۔ مسلم ذرا بیدار ہو  
۲۔ دشمنان دین مٹانا چاہتے ہیں دین کو  
۳۔ ذرہ ذرہ دہر کا اب درپے آزار ہے  
۴۔ پھونکے سے مردہ دلوں میں روح بازہ پھونکے  
۵۔ ہاں دکھا کچھ اس طرح سے بڑش تیغ و فدا  
۶۔ بیدار ہو کچھ تیغ اجل بن کر تو اسپر ٹوٹ جا  
۷۔ تیرے اللہ نے تجھے بخشی ہے ایمان کی سپر  
۸۔ اک نظر سے رحمت حق یکسوں پر اک نظر  
۹۔ مردہ غفلت اٹھانے کے لئے تیار ہو  
۱۰۔ تو مٹانے کے لئے اُن کو ذرا ہشید ہو  
۱۱۔ تجھ کو لازم ہے کہ خواب خواب بیدار ہو  
۱۲۔ تیرا دم اعدائے ملت کے لئے تلوار ہو  
۱۳۔ دشمن ملت کی شمشیر جفا ہے کار ہو  
۱۴۔ مگر ترسے بد مقابل لشکر کفار ہو  
۱۵۔ لوگ اسپر جو بھی دشمن کی طرف سے دار ہو  
۱۶۔ سرخرو ہو جائیں ہم ملت کا بیڑا پار ہو

وقت ہے محمود کے پیغام پر کچھ غور کر  
یہ نہ ہو کہ سانس لینی بھی تجھے دشوار ہو

### فہرست مضامین

- ۱۔ نظم بیدار ہو مسلم
- ۲۔ انتخاب الاخبار
- ۳۔ مسئلہ امامت اور خلافت
- ۴۔ قادیانی مشن دکنہ بعد از قورق
- ۵۔ قادیانی اور لاہوری مناظرہ نہیں منصف
- ۶۔ الفقیہ اور حدیث نبوی
- ۷۔ شہرک
- ۸۔ فتاویٰ
- ۹۔ تنقیدات
- ۱۰۔ ملکی مطلع
- ۱۱۔ اشتہارات

خبر رسالہ اسلام پندرہواں نمبر ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۲۲ء

اگرچہ اخبار کے سلسلہ میں کئی کئی بار اشتہار شائع ہوئے ہیں مگر اب تک کسی نے اس پر عمل نہیں کیا ہے۔

نور اللغات اسلام - جامع اور مستند لغت عوام شائقین و طلباء کی ضرورتوں کو ملحوظ رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔ تمام الفاظ، عبارات

## انتخاب الاخبار

۱۔ آگست کی صبح کو گاندھی جی ہندو جو اہر لال نہرو اور مولانا آزاد گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے علاوہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں کو بھی گرفتار کر کے سپیش ٹرین کے ذریعہ پونا بھیج دیا گیا ہے۔ شام کے وقت ایک احتجاجی جلسہ کو اشک اور گیس اور لاشی ہمارے کے ذریعہ منتشر کیا گیا۔ بعض مقامات پر بے قابو پبلک ہجوم پر پولیس کو گولی چلائی پر دی جس سے کچھ اشخاص زخمی ہو گئے۔ اور بعض پولیس والے بھی پتھروں سے زخمی ہوئے۔

۲۔ احمد آباد اور پونا میں بھی کانگریس کے لیڈر گرفتار ہوئے ہیں۔ لاہور اور امرتسر وغیرہ میں بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ ایک ماہ کے لئے دلدہم ۱۳۱۲ لغاؤ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے پبلک جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کی گئی ہے۔ صرف ان جلسوں اور جلوسوں کی اجازت ہوگی جن کیلئے باقاعدہ لائسنس حاصل کیا گیا ہو۔

۳۔ اسکو سے ۹۔ آگست کا اعلان منظر ہے کہ دریائے ڈان کے مورچوں پر جن علاقوں میں لڑائی ہو رہی ہے وہاں جرمن اور زیادہ ٹینک اور پیدل اور موٹر سوار دستے میدان میں لارہ ہیں۔ کاکیشیا کے علاقہ میں روسی فوجیں مزید پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ شمالی روس میں لینن گراؤ وغیرہ مورچوں پر روسیوں کی حالت اچھی ہے۔ لندن میں برا کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کے ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ برما کے سابق وزیر مشر یو سا مصر میں فوت ہو گئے ہیں۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

۴۔ چکنگ کی اطلاع مجھ سے ۹۔ آگست ظہر ہے کہ چین فوجیں کیا گنگی کے صوبہ میں انچوان کے جا پانی آبے پر براہر چلے کر رہی ہیں۔ اور

جاپانوں کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ ٹوکیو دجاپان میں ایک فوجی افسر نے

کہا ہے کہ جب تک روس غیر جانبداری کے معاہدہ پر سختی سے کاربند رہے گا۔ روس اور جاپان کے باہمی تعلقات خوشگوار رہیں گے۔ لندن کی اطلاع مورخہ ۸۔ آگست منظر ہے کہ جرمن جوین میکوپ کے تیل کے کنوئل اور کاکیشیا کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اس نئے دعویٰ کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے آرا ماواہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر فوجی نوعیت کا ہے جو کاکیشیا کے تیل کے کنوئل سے پچاس میل شمال مشرق میں واقع ہے۔

## قرآنی دعاء

ہر مسلمان نماز میں دعاء قنوت کے طور پر یا آخری قعدہ میں یا سلام پھیرنے کے بعد یہ قرآنی دعا پڑھا کرے :-  
سَبِّحْ تَبَارَكَ تَعَالَى لَمَّا مِّنْ لَّدُنْكَ وَلِيْتَ  
وَاجْعَلْ لَّنَا مِن لَّدُنْكَ نَصِيْبًا

۱۔ قاہرہ سے۔ آگست کا اعلان ہے کہ مصر میں اتحادی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے رسا مطروح میں دشمن کی تار پید و کشیوں پر بمباری کی۔ اتحادی فوج کی طرح جرمن بھی زیادہ سے زیادہ رستہ اور ملک جیسا کر رہے ہیں۔ حکومت ہند نے قانون و فراع ہند کے ماتحت ہڑتال کے موقع پر دو کافوں اور ہٹلوں کو بند کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حسب ضرورت طاقت استعمال کر کے آٹا، چاول والی اگلی، کھانڈ وغیرہ کی دکانوں کو کھلوا سکتے ہیں۔ لندن کی اطلاع ہے کہ ملک معظم اور ملک مختل نے چین کے املا دی فٹڈ میں ایک ہزار پونڈ دیے ہیں۔

## مردی اطلاع

۱۔ حال میں ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے تحت حکومت ہریک سول ملازم کو چند وستان میں کسی جگہ ملازمت کے لئے بھیج سکتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس آرڈیننس کا پنجاب کے محض حصوں میں اسے۔ آر۔ پی کی بھرتی پر مخالف اثر بالکل غیر معقول اثر ہوا ہے۔ ایک مقامی اردو اخبار میں ایک رپورٹ کی بنا پر یہ شراغیں خیال پھیلا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ آرڈیننس آر۔ پی۔ سرو ستر پر عادی ہے ہی نہیں۔ آر۔ پی کا عملہ زیادہ تر رضا کاروں پر مشتمل ہے اور وہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی نشا کے مطابق سول ملازم نہیں۔ واضح رہے کہ اسے۔ آر۔ پی سرو ستر کو قائم کرنے کا اختیار اسے۔ آر۔ پی سرو ستر کے آرڈیننس اور قواعد کے متعلق ہے اور ان میں صاف درج ہے کہ اسے۔ آر۔ پی سرو ستر کے ممبروں کو صرف ان رتبوں میں کام کرنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔ جن میں وہ بھرتی ہوئے ہوں۔

۲۔ پنجاب اسے۔ آر۔ پی سرو س کے قاعدہ میں شہر چوڈیل دفتر شامل ہے۔ اسے۔ آر۔ پی سرو س کے ممبروں کو سول اس صورت کے جبکہ وہ خود رضا مند ہوں۔ اس کے اس رقبہ کے باہر کام کرنے کے لئے نہیں بھیجا جائیگا۔ جس میں وہ مقرر کئے گئے ہوں۔ یہ قاعدہ دستور نافذ العمل ہے۔ (تکمہ اطلاعات پنجاب)

۳۔ دہلی کی اطلاع ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ۳۱۔ آگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات کو ہندوستان بھر کی گھڑیوں کا وقت تبدیل کر کے ایک گھنٹہ آگے بڑھا دیا جائیگا۔

۴۔ بمبورن کی اطلاع ہے کہ جدیدہ یونٹوں میں جا پانی اڈوں پر شب وروز بمباری کر کے انہیں نقصان

۱۔ آگست کی صبح کو گاندھی جی ہندو جو اہر لال نہرو اور مولانا آزاد گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے علاوہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں کو بھی گرفتار کر کے سپیش ٹرین کے ذریعہ پونا بھیج دیا گیا ہے۔ شام کے وقت ایک احتجاجی جلسہ کو اشک اور گیس اور لاشی ہمارے کے ذریعہ منتشر کیا گیا۔ بعض مقامات پر بے قابو پبلک ہجوم پر پولیس کو گولی چلائی پر دی جس سے کچھ اشخاص زخمی ہو گئے۔ اور بعض پولیس والے بھی پتھروں سے زخمی ہوئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# اعلان

رجب المرجب ۱۳۹۱ھ

## مسئلہ امامت اور خلافت

بجواب رسالہ الواعظ شیعہ

مسئلہ الواعظ بابت جولائی سنہ ۱۳۹۱ھ میں  
ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرش ہے امامت  
پر ایک نظر۔ قابل ایڈیٹر صاحب نے بطور تمہید  
ایک نوٹ لکھا ہے۔ جو بہت ہی قابل قدر ہے  
لکھتے ہیں کہ  
امامت کے بارے میں بعض مسلمان فوتے  
ایک دوسرے سے جدا گانہ رائے رکھتے  
ہیں یہ جھگڑا بہت پہلے سے چلا آ رہا ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے  
بعد ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اس وقت  
سے اب تک برابر یہ کوشش ہوتی رہی کہ  
آپس میں ملے جو جائے نہ ہوتا تھا نہ ہوا۔  
مجاہدین بھی لگیں۔ زبانی مناظرے ہوئے  
ہشت ہشت کشت و خون تک نوبت پہنچی  
مگر معاملہ یکسو نہ ہوا۔ مسلمانوں میں آپس میں  
ایک کو دوسرے سے نفرت باقی رہی۔ بلکہ  
توتی کرتی گئی۔ بعض مسلمان بادشاہوں کے  
دربار مناظرے کا اکھاڑہ بن گئے تھے۔ حدیث  
و تاریخ کتاب و سنت کے عالم حکم سلطانی  
سے جمع ہوتے اور اپنی پوری معلومات سے  
مناظرے کا میدان گرم کرتے۔ دیں وجہ

کے ہتھیاروں سے لڑتے۔ مگر حسب منشاء  
کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ امامت کا مسئلہ جیسا  
اختلافی چلا آ رہا تھا دیا ہی رہا۔  
ایسے عظیم الشان مناظرے بھی اس مسئلہ  
کو کیوں ملے نہ کر سکے؟ اس کی وجہ اور کچھ  
سبھی میں نہیں آتی وائے اس کے کہ ہر  
انسان میں نفرت اور رغبت کی قوتیں موجود  
ہیں۔ کسی معقول سی معقول دلیل کا ادراک تو ہوتا  
پر غالب آ جانا اور ادراک پر اثر ڈالنا بہت  
مشکل ہے۔ جب تک ہم عقیدے دل کسی  
بات کو نہ سنیں خواہ معقول ہو یا نامعقول  
اوس بات کا کوئی اثر ہمارے قلب پر نہیں  
ہو سکتا۔ نہ ہمارا خیال بدل سکتا ہے  
دراوا اعظ لکھنؤ مسئلہ بابت جولائی ۱۳۹۱ھ  
آٹھویں اقسام میں اس تمہیدی نوٹ کی تائید  
کرتے ہیں مگر میں تفصیل کہ  
شیعہ کی سرود فریق کے علماء مناظرین دراصل  
خلفاء راشدین کے گویا وکیل ہیں۔ کیونکہ سرزنی  
اپنے نوکل کی تائید پر کمر بستہ ہے۔ شلا سنی کہتے  
ہیں کہ خلافت جس ترتیب سے واقع ہوئی ہے  
ہی حق ہے شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت علی بلا فصل

حق ہے اور اس کے خلاف جو ترتیب واقع ہوئی  
وہ غلط ہے۔ دونوں گروہ کے علماء اپنے اپنے  
دلائل دیتے ہیں اور بحث ختم نہیں ہوتی۔ بحث  
نہ ختم ہونے کے متعلق ہم ایڈیٹر صاحب الواعظ  
کے انوس میں شریک ہیں۔ مگر انوس کی وجہ سے  
اختلاف ہے۔ ہمارے نزدیک انوس کی وجہ سے  
ہے کہ فریقین کے وکیل اپنے اپنے نوکلوں کے  
حالات اور مقالات صحیحہ کو دیکھتے تو بحث چھوڑ  
دیتے۔ اس میں شک نہیں کہ فریقین کے دلائل  
مختلف ہیں جو مختلف مقدمات پر مبنی ہیں۔ عمر  
قدر مشترک ان میں ایسا صاف اور واضح ہے  
کہ کسی فریق کو اس کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں  
ہونا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کا باہمی تعاون  
انتظام حکومت کے متعلق فور سے دیکھیں جو  
شیعہ اور سنی ہر دو فریق کی کتابوں میں بطور  
قدر مشترک ملتا ہے۔ یہ سب صاحب خلیفہ  
اسلام کی موجودگی میں ذمہ دار ارکان سلطنت  
کے طور پر کام کرتے تھے اور خدمت سلطنت  
اسلامیہ میں کسی طرح پس و پیش نہیں کرتے  
تھے اور اس خدمت کو خدمت اسلام سمجھتے  
تھے۔ اس کا ثبوت دونوں فریقوں کی کتابوں میں  
ملتا ہے۔ اہل سنت کی کتابوں کا حوالہ دینا  
ضروری نہیں۔ کیونکہ وہ سب کو بیک نظر  
دیکھتے ہیں۔ البتہ شیعہ گروہ کی کتابوں سے  
خلفاء اربعہ غیر خلفاء کے باہمی تعاون و تناصرا  
حوالہ دینا مفید ہوگا۔  
شیعہ کی معتبر روایت ہے کہ حضرت عمرؓ  
خلیفہ ثانی نے ارکان سلطنت سے استفسار  
کیا کہ کیا میں خود ایمان کی لڑائی میں جاؤں؟  
تو حضرت علیؓ نے منع کرتے ہوئے کہا کہ  
خدا نخواستہ اگر داناں جا کر آپ کو کچھ گزند پہنچی  
تو اس سے سب مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔  
دریغ البلاغہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۶۴  
دیکھا ہی غلامانہ خدمت کا ثبوت ہے

مسئلہ امامت اور خلافت



میں مجید دوست اگر اس روایت کو غور سے دیکھیں گے تو اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ جناب امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کمال اخلاص اور قلبی عقیدت سے خلافت اسلامیہ اور خلیفہ اسلام کے ہمدرد اور ہوا خواہ تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو خلیفہ عمرؓ کو آپ کا مشورہ اس کے خلاف ہوتا۔

کیا آج شیعہ حضرات اتنی ذرا خدلی کا ثبوت دے سکتے ہیں شاید اس لئے ہم ایڈیٹر صاحب اواعظ کے انسوس میں شریک ہیں۔ سہ۔ آئندہ لیل کے کریں آہ و زاریاں تو اپنے گل بکاریں چلاؤں اپنے دل مسئلہ خلافت کے متعلق شیعہ سنی بنیادی اختلاف یہ ہے کہ خلافت اور امارت ملاؤں کے انتخاب سے ہے یا خدا کے نامزد کرنے سے۔ سنی پہلی صورت کے قائل ہیں شیعہ دوسری کے فریقین اپنے اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اواعظ کے الفاظ اس بارے میں عجیب بلکہ تعجب انگیز ہیں۔ فرماتے ہیں۔

”مور طلب بات ہے کہ آدمیوں کو امام بنا لینے کا اختیار بھی ہے یا نہیں؟ کم سے کم ملاؤں کو نہیں ہے۔ اس لئے کہ اسلام کو وہ خدا کا جایا ہوا دین مانتے ہیں۔ اسلامی احکام کو قانون الہی کہتے ہیں۔ خدا کی حکومت و سلطنت کو شخصی حکومت اور سلطنت تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ شخصی سلطنت میں رعایا اپنی مرضی سے کسی کو اپنا حاکم بنائے۔ بغاوت نہیں تو کیا ہے؟ جس بادشاہ کا قانون نافذ ہوگا اسی کے حکم سے حاکم مقرر ہوگا۔ کیا سلطان اپنی مرضی سے کسی کو نبی بنا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں بنا سکتے اس لئے احکام الہی کا اجرا اللہ ہی کے مقرر کردہ حاکم سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال نہ ہو

اس کے ماسوا کیا ہی عجیب بات ہوگی کہ خود ہی تو ہم کسی کو امام بنائیں اور پھر ہم ہی اس کے سامنے اطاعت کے واسطے جھکیں اس میں اور اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے معبود کی عبادت میں کیا فرق ہوگا؟ ایک لمحہ کے واسطے اس بات پر ہم کو خود گناہ چاہئے۔ امام نہ ٹھہرا جہودی سلطنت کا پریذیڈنٹ ہو گیا۔ سلطنت الہی میں یہ بات جہودوں کے اختیار سے خارج ہے۔“ (الواعظ تاریخ مذکورہ)

الجمہوریت آؤں شریف نے منصب نبوت کے متعلق صاف فرمایا ہے۔ ”اللہ اقلہ حیث یخلف یرسا لکم“ (دہ رپ۔ ع ۱۲) خدا تعالیٰ منصب نبوت کے لائق انسانوں کو خوب جانتے ہیں۔ انہی کو نبوت دیتا ہے۔ اس آیت میں فعل یخلف کا فاعل خدا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ منصب نبوت پر مامور کرنا خدا کا کام ہے۔ اور مسئلہ خلافت و خیر کی نسبت فرمایا۔

”أمرہ شورى بینہم دہ رپ۔ ع ۱۲) یعنی ملاؤں کا ہر کام باہمی مشورے سے ہونا چاہئے۔ اسی آیت سے جناب امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استدلال کر کے معاویہ کو خط لکھا تھا۔ انما المشورئ للنہما جریں دلائل و دلیل دلیل ابلاغت جلد دوم ص ۱۰۰) یہ تو ہے کتاب اللہ اور کلام خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسئلہ طرین کی شہادت کہ مسئلہ خلافت انتخابی ہے۔ اس پر فاضل ایڈیٹر صاحب اواعظ کا یہ کہنا عجیب بلکہ عجیب تر ہے۔ جو فرماتے ہیں۔

کیا ہی عجیب بات ہوگی کہ خود ہی ہم کسی کو امام بنائیں۔ اور پھر ہم ہی اس کے سامنے اطاعت کے واسطے جھکیں

عجیب بلکہ عجیب تر ہم نے اس لئے کہا ہے کہ موصوف نے جس امر کو عجیب کہہ کر اس کے غیر معقول ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کل مسلمان رات دن اسی پر عمل کرتے ہیں وہ نمازین کرام! امام صلوٰۃ بنانا مقتدیوں اختیار میں ہے۔ زید کو امام بناتے ہیں۔ پھر اس کی عمل اطاعت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی کام میں قبول جائے تو مقتدی کو حکم ہے کہ اس قبول میں بھی اس امام کی اقتدا کرے یا نہ کرے پر امام سیدہ سہو کرے تو مقتدی بھی اواعظ صاحب! کیا یہ بھی منکر گویا سے مشابہت ہے۔ (اوعظ آپ کے سوا کسی اور نے بھی کہا ہے کہ نماز میں امام کی اقتداء اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے جہود کی اطاعت کی طرح ہے۔ ہوا تھا کہیں سر تسلیم قاصدوں کا یہ تیسرے زمانے میں دستور نکلا (دبائی باقی)

## قادیانی مشن

## مکتہ بعد الوقوع

(نوٹ) جہات والہ کے وقوع کے بعد پیدا کی جائے۔ مثلاً کسی حاملہ عورت کے لڑکا پیدا ہونے کے بعد کوئی بخوبی کہے کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا حالانکہ اس نے ایسا نہ کہا ہو ایسی بات کو مکتہ بعد الوقوع کہتے ہیں۔

آج کل زمانہ جنگ میں قادیان کی الہامی مشین بہت تیزی سے چل رہی ہے۔ بڑے بڑے خواب الہامات اور کشوف خلیفہ مرزا ایشی کی طرف منسوب کر کے شائع کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک خواب کا ذکر ہم نے الہدیت ۷ جولائی میں کر کے اسے نکتہ بعد الوقوع کہا تھا اس کا مختصر

مکتہ بعد الوقوع۔ بعد الوقوع کا اردو ترجمہ مکتہ بعد الوقوع۔ غیر الجہود



مضمون یہ تھا کہ خلیفہ مرزا نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہا کہ جنگ لیبیا میں جو چند مرتبہ آثارِ پروردگار ہوا ہے وہیں کا نقشہ مجھے بہت پسند آیا گیا تھا۔ اپنا یہ خواب میں نے قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء میں ہزاروں کے مجمع میں سب کو سنا دیا تھا اور غالباً جلسہ کی مجلسِ شائع میں بھی ہو چکا ہے۔ (والفضل)

اس عبارت پر تعاقب کرتے ہوئے ہم نے دیکھا تھا کہ ہم نے جلسہ نکوئی دہراداد اور خلیفہ صاحب کی تقریر پر بھی ہے۔ ان دونوں میں اس خواب کا ذکر نہیں ہے۔ اب معاصر الفضل کا فرض ہے کہ ہمیں اس پر پتہ کا پتہ بتائے جس میں خلیفہ صاحب کا یہ خواب شائع ہوا ہے۔ ورنہ ہمارا نکتہ بعد الوقوع تسلیم کرے اس مطالبہ سے قادیان میں ایسی گھبراہٹ

پیدا ہوتی جیسی کہ ڈپٹی آفیم والی پٹیگوئی کے خاتمہ پر ہوئی تھی۔ (اسی گھبراہٹ میں الفضل نے حفاظت اقرار کر لیا کہ بے شک ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ کی شائع شدہ روداد میں اس خواب کا ذکر نہیں ہے) (الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء)۔ ہاں ہمہ چراغ کی روشنی میں دسی کالم کے اخیر میں لکھ دیا کہ مولوی ثناء اللہ کا مطالبہ پورا کر دیا گیا۔

پہلے تمام صلح لاہور انصاف کرت کہ ہمارا مطالبہ پورا ہو گیا ہے۔

اس کے علاوہ یہ معلومت بھی کی ہے کہ خلیفہ صاحب نے کہا تھا کہ غالباً روداد جلسہ میں خواب شائع ہو گیا ہے اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ (والفضل)

کیوں صاحب ایسا غالب یعنی لمن نہیں آتا جس کے مقابلہ میں وہم یا خیال ہوتا ہے۔ اگر غالب یہ مطالبہ نہیں ہو سکتا تو کیا وہم پر

ہو سکتا ہے؟ پھر اس آیت کے کیا معنی ہونگے۔  
وَكَلَّمَ اللَّهُ طُفْلًا (الشَّوْرٰہ)  
وَكَلَّمَ قَوْمًا بِكُودًا (طہ-۱۸)

اس طوفانِ سود پر عتاب کیوں کیا گیا؟ بہر حال الفضل کے تسلیم کرنے سے یہ فیصلہ ہو گیا کہ جلسہ کے جلسہ کی روداد میں اس خواب کا ذکر نہیں ہے بلکہ خلیفہ صاحب کی تقریر جلسہ مندرجہ الفضل یکم جنوری ۱۹۳۷ء میں بھی نہیں ہے۔ مگر یہ امر کہ آپ نے یہ خواب پکیس ہزاروں کے مجمع میں بیان کیا تھا۔ سو خواجہ کے ہزاروں گواہ ..... جب ہمارے سامنے آئیں گے تو ہم ان سے بھی پوچھ لیں گے۔ اس وقت تو ہمارے سامنے شائع شدہ تحریر ہے اس کی تہ سے فیصلہ ہو گیا کہ یہ خواب نکتہ بعد الوقوع کے حکم میں ہے۔ ان معاصر الفضل نے ہم کو اخبار الفضل، ۱ جنوری ۱۹۳۷ء پر توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ مولوی صاحب نے یہ پرچہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں یہ دو تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ پھر خود کریں کہ ان کا الزام نکتہ بعد الوقوع کیسے بنایا دے۔ (حوالہ ایضاً)

معاصر کی روایتیں پر ہم نے الفضل کا پرچہ لکھ کر بڑے غور سے پڑھا۔ اس میں بھی اپنے خیال کی تائید پائی۔

جنگ لیبیا میں چار مرتبہ آثارِ پروردگار ہوا جا کے بعد قادیان کے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۳۷ء میں خلیفہ صاحب اپنے خواب کا ذکر کرتے ہیں۔ جو الفضل، ۱ جنوری ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

میں نے پچھلے سال ایک خواب دیکھا تھا جس کا دوسرا حصہ اب پورا ہوا ہے۔ اس کے چل کر جنگ لیبیا کے آثارِ پروردگار کا ذکر کیا ہے۔ (الفضل، ۱ جنوری ۱۹۳۷ء) اس بیان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ کے

دفعہ پذیر ہونے کے بعد یہ قصہ سنایا گیا ہے۔ اسی کا نام نکتہ بعد الوقوع ہے۔

ڈپٹی صاحب الفضل علیہ عقیدہ تہذیب کی وجہ سے اس مضمون کو غور سے نہ پڑھیں۔ تو ان کا اعتقاد ہے۔ مگر اہل دانش جانتے ہیں کہ فعل ماضی کے صیغے ہی نکتہ بعد الوقوع بتانے کو کافی ہوتے ہیں اس کی صحیح اور ناقابل تردید مثال ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ الفضل نے ہمیں مرعوب کرنے کو یہ فقرہ بھی چیت کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب لاکھوں کی جماعت کے مقدس امام پر یہ اتہام لگاتے ہیں کہ اس نے یہ خواب حالات کو دیکھ کر بنالیا ہے۔ (حوالہ ایضاً)

ہمیں یقین ہے کہ ہم نے اس فقرہ میں خلیفہ مرزا کی کوئی ہتک نہیں کی۔ بلکہ ان کو پندی و رش میں شریک کیا ہے۔ بڑے حضرت (مرزا صاحب کلان) کے نکتہ بعد الوقوع کی مثالیں ہمارے پاس بکثرت موجود ہیں۔ ان میں سے ایک یہاں درج کر کے ہم معاصر الفضل سے انصاف چاہتے ہیں۔

مئی ۱۸۹۷ء میں بیتام امیر مرزا صاحب کا ڈپٹی آفیم کے ساتھ مباحثہ ہوا تھا۔ جس کے اخیر میں مرزا صاحب نے بالہام الہی شائع کیا تھا کہ عیسائی مناظر پندرہ ماہ کے اندر ہزارے موت لادے میں ڈالا جائے گا۔ ملاحظہ ہو روداد مباحثہ معروف بہ جنگ مقدس۔

اس عبارت کا مضمون صاف ہے کہ عیساء کے اندر عید اللہ آفیم کی صرف موت کا ذکر ہے لیکن واقعہ یہ ہوا کہ جب عیساء مقررہ گورنر کے بعد بھی ڈپٹی آفیم زندہ رہا تو مرزا صاحب پر اعتراضوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اور نظم و نثر میں ان کے خلاف تحریروں شائع ہوئیں جن میں سے اکثر ہم نے رسالہ انہاء مرزا میں بغرض حفاظت درج کی ہوئی ہیں۔

یہ سب باتیں مولوی ثناء اللہ صاحب کی مدح و تحسین کے لیے کہی گئی ہیں۔

آخر جب آتم میاں مذکور دہندہ ماد کے بعد  
۴۰ جینے کر کر جلائی غفلت میں فوت ہو تو  
مرزا صاحب نے نکتہ بعد الوقوع پیدا کیا کہ  
میں نے دینی آتم کے مباحثے میں قریباً  
ساتھ لاکھوں کے روپوں کا تھا کہم بدلتا  
میں سے جو جو ہوتا ہے وہ پہلے مرے گا۔ سو  
آتم اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی  
دے گیا۔ داشتہ دار انہی پانچ سو  
ناظرین کرام کیا ہی اچھا نکتہ بعد الوقوع ہے  
جب آپ نے دیکھا کہ آتم میرے سامنے مر گیا  
گو میاں مقربہ کے بعد مدت دراز دہائیں ماہ و تین  
ڈیڑہی مدت گزار کر مراد اپنی شائع شدہ  
مہارت کو فوراً تبدیل کر دیا۔ اس کی کچھ پروا  
نہی کہ لوگ میری شائع شدہ تحریر کو دیکھ کر  
کچھ کیا کہیں گے۔ چونکہ معاصر الفضل کے  
قول کے مطابق لاکھوں کی جماعت کا مقدس ام  
نکتہ بعد الوقوع پیدا نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ  
میں جو لاکھوں کی جماعت نے اس پر توجہ  
نہیں کی۔ کیونکہ ان کا قول ہے کہ  
پھر زمانہ پھر آسمان ہوا پھر جا  
ہوئی سے ہم نہ پھر ہیں ہم جو خدا پھر جا  
معاصر الفضل اگر مہارت منقولہ از اشتہار انہی  
پانچ سو کتاب جنگ مقدس سے دکھاوے۔ تو  
لوہیانے کی انہی رقم تین تینوں سے ایک سو روپے  
اس کی نذر کیا جائے گا۔ ورد بڑے میاں کے  
حق میں نکتہ آفریں کا لقب منظور کرے۔ نیز  
اس امر کے متعلق بھی انصاف کرے کہ ہم نے  
خلیفہ مرزا اشیہ کو نکتہ بعد الوقوع کا قائل بتا کر  
ان کو میراث پوری میں شریک کیا ہے یا پتہ تان  
لگایا ہے۔ سچ ہے کہ  
نامریاں روپوں کے کچھ چوں کریم چوں  
روپوں خانہ خوار داد پرما  
اطلاع افضل نے اپنے حلقہ مریدین کو قابو  
میں رکھنے کے لئے ہم۔ اگست کی اشاعت میں

خلیفہ مرزا اشیہ کے خوابوں اور الباموں کا ذکر کر کے  
ان کو باپ کے برابر با کمال دکھایا ہے۔ چونکہ  
ان کا مقصد دراصل لاہوری جماعت پر مخالفت  
اثر ڈالنا ہے۔ اس لئے ہم اس کا جواب لاہوری  
انجیل پیغام صلح کے سپرد کرتے ہیں۔ کیونکہ  
وہ ہم صاحب البیت ادرسی ہما نیہ  
ان الباموں کی حقیقت خوب سمجھتا ہے۔ ہم تو  
بقول المشہورۃ تنبئ عن الثمرۃ بعدئ  
میاں کو بڑے میاں کی فرع سمجھتے ہیں۔ بغوائے  
پنہاں مثل۔ ۸  
مرد و چنانچہ اپنے چیلے جاہن شرپ

قادیانی اول لاہوری ظروں میں میں میں؟  
مولوی عمر الدین رکن جماعت لاہوریہ اور  
مولوی احمد دم مکن جماعت قادیانیہ میں  
ادعا ہے نبوت مرزا میں اختلاف ہو کر مباحثے  
کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ اول الذکر نے مجھے اطلاع  
دی ہے کہ ہم دونوں آپ کو اس مباحثے میں حکم  
مانتے ہیں۔ فیصلہ بدین شرائط دینا ہوگا کہ  
(۱) فیصلہ حلقہ مدلی لکھنا ہوگا۔ (۲) فیصلے  
کا مدار فریقین کی پیش کردہ دلائل اور مرزائیت  
کی عبارات پر ہوگا۔ (۳) آپ کی ذاتی رائے چاہے  
کچھ ہی ہو۔ (۴) تشریح طلب امر فریقین  
سے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ مگر کوئی مہارت  
جو بحث میں پیش نہیں کی گئی اس کو بعد میں پیش  
کرنے کا حق نہیں۔ نہ ہی ایسی مہارت پر فیصلہ  
لکھا جاسکتا ہے۔  
المجربہ پیش میرے لئے باعث مسرت ہے۔ مد  
شریت کامنوں ہے کہ کسی کو معتبر یا امین سمجھنا  
اس کی ایمان داری کا ثبوت ہے۔ دالمومین  
من آمنۃ الناس علی دماءہ و اموالہم  
اس لئے فریقین اگر اس امر پر متفق ہیں  
تو مجھے اس خدمت کے ادا کرنے سے بدوثر لگتا

انکار نہیں ہے۔  
(۱) مباحثہ تحریری ہو میرے سامنے ہوا یا غیر  
میں اس امر کا فریقین کو اختیار ہے۔  
(۲) بعد فیصلہ فریقین منصف کے حق میں ہوگا  
اور قلم کار برائی سے استعمال نہ کریں جلیا  
مباحثہ لاہیانہ میں حضور الرحمن سنگہ ثالث  
کے حق میں کیا گیا۔ اللہ اعلم  
(ابوالوفاء امرت سراج)

## الفقیہ اور حدیث نبوی

(بقلم مولوی نور الہی صاحب گرجا کی)  
اس مکتوب میں ہمارا دوشے سخن ہے اور  
کے حنفیوں سے نہیں۔ جو قرآن و حدیث اور  
اقوال امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دستور العمل  
جانتے ہیں۔ بلکہ ہمارے مخاطب صرف نام کے  
حنفی ہیں۔ جو فی الحقیقت قرآن و حدیث و ائمہ  
اسلام کو چھوڑ کر صرف اپنی رائے اور قیاس  
پر عمل کرتے ہیں۔ اور اپنے خود ساختہ اسلام  
کو اسلام اور نقلی حنفیت کو حنفیت سمجھتے ہیں۔  
جس کا حقیقی اسلام اور حنفیت سے دور کا بھی  
واسطہ نہیں۔  
جس کا تین ثبوت یہ ہے کہ قرآن و حدیث  
بلکہ تمام ائمہ فقہاء کا یہی مذہب ہے کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں تھے۔ اور  
جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ خیال  
یا عقیدہ رکھے کہ آپ علم غیب کا منتجب تھے وہ  
کافر ہے۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر مامرہ۔  
بحر الرائق۔ فتاویٰ قاضی خان۔ مختار الفتاویٰ۔  
در مختار۔ ہدایہ۔ رد المحتار۔ مالابہ مند وغیرہ  
کتب معتبرہ علماء حنفیہ سے صاف ظاہر ہے کہ  
علماء حنفیہ کے نزدیک جو شخص غیبیہ  
رکھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیب ان  
ہیں اور ہمارے اہل و اعمال کو دیکھ رہے

الحیات مرزا۔ مرزا صاحب کے خیالات کی تکذیب ثابت کی۔  
ناہیدہ۔ بیعت امر مرزا۔

ہیں۔ اور ہر جگہ حاضر ناظر میں۔ ہم کا فائدہ اسلام سے خارج ہے۔

اب جو شخص خفی کہلا کر ملا، حنفیہ کے خلاف  
عقیدہ رکھے، وہ خفی کہلانے کا عقدار ہو سکتا  
ہے، مگر نہیں۔

اور یہ جھڑپائی و حدیث کی مخالفت کے سلام سے خارج ہو کر تبصرع علماء احناف کا زور بجا مانا۔ لیکن ان کا بظاہر مسلمان کہلاتا وہ نبی و رسول کی طرح ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کہتے تھے (اِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ) کہ ہے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور غافلانہ و غیرہ بھی پڑھتے تھے۔ بلکہ جہاد میں بھی شامل ہوتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام اور بہتان بھی لگاتے تھے۔ (اِنَّهُ يَدْعُ الْغَيْبَ)۔ معاملہ التنزیل (کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں)۔

دُعا مانا جب رسولِ فاطمہؑ بقول (اللہ منافق) پھر جبرائیلؑ نے آکر کہا یا رسول اللہ فلاں منافق آپ کی نسبت یہ مشہور کر رہا ہے کہ آپ غیب جانتے ہیں۔ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا دعا اذ عمداً علیٰ (الغیب) کہ میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں غیب جانتا ہوں۔ اس منافق کے کہو اس کا کچھ اعتبار نہیں (وما اعلمہ) اُس لوٹیں سرگز غیب نہیں جانتا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان کہے وہ منافق  
ہے جو درپردہ کافر ہوتا ہے۔۔۔ جیسا کہ علماء  
احناف کی تصریح سے ثابت ہو گیا ہے کہ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان کہنے والا کافر ہے  
الحمد للہ | پنجاب کے ایک موفیع دان بھجراں  
منلیع میاؤالی میں ایک حنفی عالم مولوی حسین علی  
صاحب ہیں جو مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

کے شاگرد ہیں۔ ان کا نعتی ہے کہ جو شخص علم  
غیب آنحضرت معلوم کا قابل ہو۔ اس کا ذبیحہ بھی  
حلال نہیں۔ اللہ اکبر! یہ ہے حقیقت اور یہ  
ہے غیرت اسلام۔

شکر

تَمْخُذُ الْكِتَابَ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ  
إِنَّمَا آتَيْنَا لَكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ قَائِمًا  
وَاللَّهُ مُخْلِصُ لَهُ الْيَمِينَ ذُو الْفَلَاحِ  
الْمُخْلَصُ ذُو الْكِبَرِ وَالْعِزِّ وَالْمُتَكَبِّرِ  
أَوْ يَسَاءَ مَا نَحْنُ بِهِ إِلَّا بِرَحْمَةِ قَوْمِنَا  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ يُخَالِفُ بِمَا تُهْمُونَ  
فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ  
لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝

(الترغیب ۱۲) ترجمہ ۱- امارنا اس کتاب کا  
 اللہ عزت والے حکمت والے کی طرف سے ہے۔  
 تحقیق ہم اللہ نے امار ہی ہے طرف تیرے دے  
 نبی کتاب ساتھ حق کے۔ پس بندگی کرو دے  
 بنی اللہ کو خالص کر کرو واسطے اوس اللہ کے  
 عبادت کو۔ خبردار ہو واسطے اللہ کے ہے جلاوت  
 خالص۔ جن لوگوں نے بناٹے ہیں سوائے اوس  
 (اللہ) کے دوست۔ کہتے ہیں نہیں عبادت کرتے  
 ہم اون کی مگر تاکہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دی  
 تحقیق اللہ حکم کریگا۔ درمیان انکے بیچ اوس  
 چیز کے کہ وہ بیچ اوسکے اختلاف کرتے ہیں تحقیق  
 اللہ نہیں راہ دکھاتا۔ اوس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے  
 کفر کرنے والا۔

ابن زید رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ یقیناً جو نالا یہ  
کی تفسیر میں کہتے تھے کہ ہم اون کو اس لئے پوجتے  
ہیں۔ اور ان کے نام پر نذر نیا زمانتے ہیں۔ کہ  
یہ معبود اللہ کے پاس ہماری سفارش کریں اور  
ہم کو ان کے پوجنے سے اللہ کے پاس قرب حاصل

تو معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں  
 بھی وہ کار اپنے معبودوں کو اللہ کے برابر نہیں  
 جانتے تھے۔ بلکہ اُسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ سمجھتے  
 تھے۔ اور اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں  
 کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور فتنیں مانتا اور نذر  
 نیا ذکر فی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا  
 اُن کا فکر اور شرک تھا۔ جیسے کہ اس زمانہ کا  
 مسلمان کلمہ گو کوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا سمجھتا  
 ہے اور کوئی سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کو غوث  
 الاعظم اور فریاد رس جانتا ہے۔ اور ان کو دور  
 دور سے پکارتا ہے اور کوئی کسی اور ولی کو دور  
 بزرگ کو پکارتا ہے۔

طحاوی میں جو فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب ہے لکھا  
من قال لیثیلاً للہ عند بعض یکنف و یحشی علیہ  
والکفر و ..... یعنی بعض علماء کے  
نزدیک شیئ شہ کہنا کفر سے ..... بعض علماء کے  
نزدیک اس میں کفر کا ڈر ہے ۔ اسماعیل و سنی  
روایت الہدایہ میں لکھتے ہیں لا یجوز الاستعانة  
بأولادہ و الصلحاء بعد موتہم ۔ یعنی نہیں  
جائز اولیاء اور بزرگوں سے مدد مانگنا ان کے  
قوت ہونے کے بعد ۔ جمیع الہدایہ میں لکھا ہے ۔ بعض  
ایسے لوگ ہیں جو نبیوں ، ولیوں اور بزرگوں کی  
قبروں کی طرف ہاتھ ہیں وہاں ان کی قبروں کے  
پاس نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں اور ان بزرگوں  
سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں ۔ سو یہ کلام مسلمانوں  
کے علماء میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے  
اس لئے جو جا کر نبی اور حاجتیں اور مدد مانگنی خواہ  
اللہ تعالیٰ کا حق ہے ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی  
رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فقہیات میں فرماتے ہیں ۔  
جو شخص شہرہ اجیر یا سالار مسعود غازی کی قبر  
یا کسی بزرگ کی خاک تھامے یا جاوے کسی حاجت  
مانگنے کے واسطے تو اس شخص کا گناہ خونی اور  
کے گناہ سے زیادہ ہے ۔ گناہ میں اس شخص  
برا بروٹی نہیں نکر وہ شخص جو توبہ کر لوے ۔

اپنی، ہم سب مسلمانوں کو اس پل سے بچاؤ۔ آمین! (تو ہم محمدؐ اور ان کے ہم کمری ہو گئے۔) سچو سچو جھگڑا۔

## فتاویٰ

س ۱۲۲ { زید غلام کی جو بی ہندہ کو بیس روپیہ دیکر خلع کر دیا۔ مگر نہ کہ حنفی ہے اس لئے طلاق بحریر نہیں کیا۔ مگر زبان سے طلاق دیا اور تحریر میں تین طلاق لکھ دیا۔ بعد طلاق ہندہ مذکورہ اپنے والدین کے ہاں تیرہ روز تک رہی۔ ہندہ کو بعض لوگوں نے بھانپ کر زید کے غلامہ دوسرے سے عقد کر لو۔ تب تیرہ روز کے بعد ہندہ مذکورہ زید کے مکان میں چلی آئی۔ اور زید کے گھر اٹھارہ روز رہ کر بعد اکتیس دن کے بعد زید سے عقد ثانی کر لیا۔ ہندہ ثیبہ کے والدین نے زید کے مکان پر جا کر اجازت دیدی کہ ہم موجود رہیں یا نہ تم نکاح پڑھو۔ چونکہ زید اہل حدیث ہے۔ بعد مدت ختم کے قاضی نے ہندہ کا نکاح پڑھا دیا۔ بعد نکاح چند لوگوں کو شبہ ہے کہ زید نے ہندہ سے قبل نکاح ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ لہذا زید کا نکاح جائز نہیں۔ قاضی نے بوجہ شبہ زید سے قبل نکاح قبہ کر کے نکاح پڑھا دیا۔ اب یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں ایک خریدار اخبار الحمدیث

س ۱۲۳ { گم شدہ مرقوم میں سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام ہوا۔ مگر تحریر میں نہیں لکھا کہ زبانی کہنا بھی صحیح ہے۔ نکاح ثانی بھی عدت کے بعد ہوتا ہے لہذا وہ بھی صحیح ہے۔ اگر خلع نہیں کیا تو پھر طلاق شکستہ ہے۔ اسکی عدت تین حیض ہے۔ اللہ اعلم !

س ۱۲۴ { کیا زبانی ہے فلا دین کہ فیصلہ کس طرح کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ یعنی موافق کتاب و سنت و اجتہاد کے عمل کرے۔ جب حاکم فیصلہ کرنے لگے تو مدعی اور مدعا علیہ دونوں کو اپنے سامنے بٹھالے اور دونوں کی کلام سننے اور فیصلہ کرے واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہے جب تک کہ نہ سنے کلام دوسرے کی۔ پھر اگر قرآن میں اس کا حکم پائے تو اس کے ساتھ فیصلہ کرے اور نہیں تو حدیث کے موافق اس کا فیصلہ کرے اور اگر قرآن و حدیث دونوں میں اس کا حکم نہ پائے تو جائز ہے اسکو کہ اجتہاد کرے۔ (دہلیغ الزکا) سوال دوم کے مطابق ہر مسلمان شرعی بیچ کو فیصلہ کرنا چاہئے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ یہود اور مسلمان کی روائی کے بارے میں ایسا بھڑا تھا اس وقت کا نہیں ہے۔ اور بکر کہتا ہے کہ ہر مسلمان کیلئے ہر زبان میں ہر وقت یہی کافی ہے بلکہ نبی ولی سے لیکر کے آج تک ایسا ہی فیصلہ کرنا چاہئے۔ آیا زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا؟ (محمد شہادت اللہ)

س ۱۲۵ { شریعت کے احکام تاقیامت عام ہیں۔ کسی زمانے کے ساتھ منصوص نہیں ہیں۔ جس طرح حدیث شریف میں آیا ہے اسی طرح عمل کرنا چاہئے۔ جس کا قول حدیث کے موافق ہے وہ صحیح ہے۔ جس کا موافق نہیں

## متفرقات

گرائی کا فائدہ | کا ذکر اہل حدیث میں اکثر ہوتا رہتا ہے۔ ماہواری آمد اور خرچ کی روٹ بھی درج ہوتی ہے۔ کا فائدہ گرائی کے ساتھ یہ امر مزید تکلیف دہ ہے کہ ہر ماہ میں خریدار کم ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہندہ میں خریداروں کی کمی ۱۶ اور بقابلہ خرچ آمد کی کمی ۹۱ روپیہ ہے۔ یہی خیال ان اہل حدیث | اذناہ کر سکتے ہیں کہ اس حالت کا انجام کیا ہے۔ واقعات جنگ کی وجہ سے ناگزیر ہیں۔ ہم کو بڑے صبر و استقامت سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ مگر تدبیر صبر کے خلاف نہیں۔ بس ایک غلط فہمی ہے جس پر بھی خیالوں کو ہمیشہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر بی خواہاں کو جس سے کم از کم ایک حدید خریدنا ضرور پیدا کرے۔ اس پر بہت کم عمل ہوا ہے۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ اخبار اہل حدیث پورے ۲۰ صفحات پر چند روزہ نکلا کرے۔ قیمت سالانہ پوری مبلغ پانچ روپے۔ حالت موجودہ کے لحاظ سے حکم عر۔ مرقوم میں مبادی ہندہ ایست

آئندہ کی بابت سوچنا ہمارا فرض ہے۔  
ضلع گورداسپور کی اہل حدیث کانفرنس۔ بمقام دھانیوال  
برادران تبلیغ و اشاعت اسلام نیز نظام جماعت کے لئے ۱۶۔ اکت کو بروز اتوار اوقات ربانی میں اہل حدیث کانفرنس قرار پائی ہے۔ اس لئے برادران اہل حدیث اپنا جاہلی فرض سمجھتے ہوئے شامل جلسہ ہو کر غمناک فرما دیں۔ غالب امید ہے کہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی تشریف لائیں گے۔ خادم۔ حافظ گوہر دین آن ورک از دھانیوال شکر یہ اجاب | میرے جن احباب نے میرے تحت جگر محمد خالد کی وفات پر مجھے تعویذ خطوط لکھے ہیں۔ ان کا فردا فردا جواب دینا مشکل ہے۔ سب سے بذریعہ اخبار ہذا ان احباب کا دلی شکر گزار اور دعا گو ہوں۔ (خادم۔ عبد الرحمن خٹن نظام آبادی)

برائے اطلاع ہر خاص و عام | اس امر کی اطلاع دی جاتی ہے کہ وقف مکان مسجد فقیر شاہ مرحوم کی آمدنی گرایہ مکان مذکور از یکم مئی ۱۹۳۱ لغایت ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ جو مبلغ ۲۰۵/۱۱/۴ ہوتی ہے اور جس میں مرمت مکان و تنخواہ امام مسجد بھلی و نلکہ وغیرہ پر از یکم مئی ۱۹۳۱ لغایت ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ - ۱۹۲/۹/۱ خرچ ہوا ہے۔ جس کا مفصل حساب موجود ہے۔ ہر مسلمان کو ملاحظہ کر دیا جاسکتا ہے۔ در اقصاء۔ عبد الغنی نانم مسجد فقیر شاہ مرحوم محلہ تالاب ٹنڈا امرتسر۔ فلسفہ روزہ | صیام کا حکم اور حکمت کا بیان بلا قیمت برائے محسول واک ار۔ پتر۔ ۱۔ دفتر اکبر نظام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور۔

# ملکی مطلع

## کانگریس اور حکومت ہند کی قراردادیں

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بمبئی میں ۲۷ اگست کو کانگریس کی اس قرارداد کی تصدیق کر دی جو ورکنگ کمیٹی دہلی جلسہ عالم ہونے والے دنوں میں پاکستان کی تھی۔ جس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ ہندوستان کے علاوہ خود اتحادیوں کا مفاد اسی میں ہے کہ حکومت برطانیہ فی الفور اپنا اقتدار ہٹا کر ہندوستانیوں کے حوالے کر دے۔ بالفاظ دیگر فوراً ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دے اس کے بعد کانگریس بہت جلد مرکز میں ایک عارضی حکومت قائم کرنے کی جو ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندہ ہوگی۔ اور زمانہ جنگ میں اتحادی فوجیں ملک کی حفاظت کی غرض سے قومی حکومت کی اجازت سے یہاں رہ سکتی ہیں۔ اگر حکومت برطانیہ نے کانگریس کا مطالبہ آزادی ہند بلا تامل منظور نہ کیا تو عنقریب ملک میں اجتماعی سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے اجلاس بمبئی میں بھاری اکثریت کی تائید سے اس قرارداد دریز دیویشن کو منظور کر دیا۔ اڑھائی سو ممبروں میں سے صرف تیرہ نے قرارداد کے خلاف رائے دی۔ تمام مخالف ترمیمیں روک کر گئیں گاندھی جی نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب ہندوستانیوں کو محسوس کرنا چاہئے کہ وہ آزاد ہیں۔ آپ نے والیان ریا کو تلخیں کی کہ وہ مطلق العنان حاکموں کا رویہ اختیار نہ کریں بلکہ اپنی رعایا کے امانتداروں کے طور پر کام کریں۔ آپ نے ہندوستانی

اخبارات کو مٹو دیا کہ وہ اپنی اشاعت بند کر دیں جب ہندوستان آزاد ہوگا تو پھر اخبارات جاری کیے جاسکتے ہیں۔ سرکاری ملازموں کے متعلق کہا کہ ان کو مردست متعلق ہونے کی ضرورت نہیں البتہ انہیں حکومت کو مطلع کر دینا چاہئے کہ ان کی حیدروی کانگریس کے ساتھ اسکو لوں کا جوئے کے طالب علموں اور استادوں کو غائب کر دے ہوئے کہا کہ وہ تعلیم کا سلسلہ بند کر دینے کے لئے تیار رہیں۔

فہرست جو ہر لال نہرو نے اپنی تقریر میں کہا کہ بعض غیر مالک ہمارے متعلق کہتے ہیں کہ ہم غلطی کر رہے ہیں، وہ جس ماحول میں ہیں وہاں اس کے سوا وہ دوسری بات سوجھ ہی نہیں سکتے۔ یہ ریزولوشن ہمارا وی اختیار نہ فیصلہ ہے۔ اگر حکومت برطانیہ پہلے ہی ہمارا مطالبہ مان لیتی تو جنگ کا تمام نقشہ بدل جاتا۔ اگر جنگ ختم بھی ہو جائے تو بھی اس انقلاب کا چکر پورا ہو کر رہے گا۔ حکومت کی دھمکیاں ہمیں اپنے اختیار کردہ راستہ سے منحرف نہیں کر سکتیں۔ اخیر میں آپ نے کہا کہ ہم نے آگ میں چھلانگ لگا دی ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس آگ سے کامیاب نکل آئیں یا جھل کر مارے ہو جائیں۔

ادھر حکومت ہند بھی کانگریس کی سرگرمیوں سے غافل نہیں ہے۔ چنانچہ جونہی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد بمبئی میں منظور ہوئی فوراً وائسرائے نے اپنی کونسل کی معیت میں اس قرارداد پر اظہار اسوس کرتے ہوئے ایک ریزولوشن پاس کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حکومت ہند ایسے مطالبہ پر بحث کرنا جسکو منظور کرنے سے ہندوستان میں گڑبڑ اٹھے طوائف الملوک و بد انتظامی پھیل جائیگی اہل ہند کے متعلق اپنی ذمہ داریوں اور اتحادیوں کی طرف اپنے ذرائع کے خلاف سمجھتی ہے

گورنر جنرل ان کونسل کانگریس پارٹی کی تمام غیر قانونی اور بعض حالات میں تشدد آمیز خوراک تیار یوں سے بخوبی واقف ہے۔ کانگریس آمدورفت اور عوام کے فائدہ کی تمام سرگرمیوں میں خندہ ملانے سڑاٹگوں کی تنظیم، سرکاری ملازمین کی وفاداری میں خلل اندازی اور عام بھرتی کے علاوہ ملک کی دفاعی تیاریوں میں گڑبڑ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ حکومت ہند صبر سے انتظار کرتی رہی کہ شاید دانشمندی سے کام لیا جائے لیکن اسے مایوس ہونا پڑا۔ ہندوستانی عوام اور اتحادیوں کے دفاع اور ہیروئی نے حکومت پر جو فرائض عائد کئے ہیں انکی موجودگی میں ایسے مطالبہ پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی جس سے ملک کے اندر ہدایتی پھیل جائے اور مجموعی آزادی کے مقصد میں تدریجی دھڑلے پیدا ہو جائے نہ ہی کانگریس لیڈر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس طرح ہندوستان کا مستقبل یقینی طور پر روشن ہو جائے گا۔

اس ملک کے متعلق برطانیہ کی پالیسی یہ ہے کہ جونہی جنگ ختم ہو جائے گی ہندوستان میں صرف ایک پارٹی کی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ تمام پارٹیوں کے سمجھوتے سے ایک ایسی حکومت قائم کی جائے گی جو کہ اس کے لئے موزوں ہوگی۔ اس وقت خود ہندوستانی ہندوستان کے لئے قطعی آئین کا فیصلہ کریں گے۔ آزادی کی یگانگت (رضانت) برطانیہ کے عوام اور ملک منظم کی منظوری سے دی گئی ہے۔

## رفتار جنگ

مازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ روس میں جرمین فوجیں کاکیشیا کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں اور روسی فوجیں مزید پیچا ہو گئی ہیں۔ جرمین کی برہی کو شمش یہ ہے کہ کسی طرح کاکیشیا کے تیل پر قابض ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو نہ صرف جرمین کی ضرورت پوری ہو جائے گی بلکہ روس

ایک ایک رپہ - قابل ملاحظہ ہے - تمام غلاموں کی سونہری - قابل ملاحظہ ہے -



ہو گیا۔ تو اس کے بعد بحری بیڑے کیلئے کاکیشیا کی صرف ایک بندرگاہ باطوم رہ جائے گی۔ لیکن وہ روسی بیڑے کے لئے اس قدر مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ جیسی کہ نوڈر سسک۔ اسلئے نوڈر سسک پر قابض ہونے کی صورت میں وہ روسی بیڑے پر قابض ہوں یا نہ۔ اسے نکالنا ضرور کر سکتی ہیں۔ تیسری پیش قدمی مائیکاپ کے تیل کے چشموں کی طرف ہے۔ یہاں روسیوں کی حالت بہت ہی خطرناک ہے۔ اور ہمیں اس سے بھی بدتر خبریں سننے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ دراصل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاکیشیا میں مارشل ٹوشینکو (روسی جنرل) کے پیراکھڑائے ہیں۔ کیونکہ باوجود تمام کوششوں کے وہ ایک جگہ کھڑے ہو کر جرمن فوجوں کا ڈاکر مقابلہ نہیں کر سکے۔

پیدا ہو گیا ہے۔ جس رفتار سے جرمن فوجیں بڑھ رہی ہیں اگر وہ جاری رہی تو ممکن ہے کہ شمالی گراڈ بھی غالی کرنا پڑے۔ لیکن واروینز کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے۔ ایک وقت ایسا آیا تھا جبکہ یہ سمجھا گیا تھا کہ اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی مگر نے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ اس کی فوجیں واروینز پر قابض ہو چکی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک جرمن فوجیں اسے فتح نہیں کر سکیں اس لئے تعجب نہ ہو گا۔ اگر وہ شمالی گراڈ کو بھی فتح نہ کر سکیں۔ لیکن وہ شمالی گراڈ میں روسی فوجوں کے لئے کافی مشکلات ضرور پیدا کر سکتی ہیں۔

دوسری پیش قدمی اس وقت بحیرہ اسود کی رہنمائی بندرگاہ نو دورسک کی طرف ہو رہی ہے بحیرہ اسود میں روسیوں کی صرف ایک ہی اہم بندرگاہ رہ گئی ہے۔ باقی تقریباً سب پر جرمن قبضہ ہو چکا ہے۔ اگر اس پر بھی جرمن فوجیں قابض ہو جائیں تو بحیرہ اسود میں روسی بیڑے کے لئے بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اور مٹلر کی یہ کوشش ہے کہ روسی بیڑا تباہ ہو جائے۔ یا اس کے قبضہ میں آجائے۔ اگر وہ اس میں کامیاب

ہٹلر ان کی اس مشکل کا پورا فائدہ اٹھا رہے تھے  
اس نے اپنی بیشتر طاقت کا کیشیا کے محاذ پر لگا دی ہے  
اور اگر اتحادیوں نے اس کی طاقت کو وہاں کمزور  
کرنے کے لئے کوئی اور محاذ قائم نہ کیا تو شاید ٹوشیکو  
نیاہوہ ویریک مقابلہ کر گھرے نہ رہ سکیں۔  
(نیا پاپ لاہور ۱۱ اگست ۱۹۴۵ء ص ۳)

معرفت اگر کثرت فیض امرت مر

انٹرنی پبلک کو ایک سخت تکلیف ہے جس پر حکومت کو بار بار قوجہ دلائی گئی مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔ صرف ایک دفعہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء کو دارو فزندی پر پتہ چلنے کے بعد میں بیکر مفصل دریافت کرنے کو آیا۔ چاراب بیکر چلا گیا۔ پھر آج تک خاموشی رہی۔ اصرار بے نتیجہ کو معلوم ہے کہ قلعہ گو بند گڑھ کے میدان میں لاہوری دروازہ کی جانب آتشا نشیب ہے کہ ایام برسات میں پانی کی خاصی جھیل بن جاتی ہے۔ بندرہ سے کی دھڑ پانی دھوپ سے سڑھتا ہے تو شہر میں اسکی بید پواتنی پھیلی ہے کہ بااوقات نیند حرام ہو جاتی ہے۔ اگر کہ بید یہ کہتی ہے کہ میدان قلعہ کیسے کی حدود میں

۱۱۱ "شاہجہان رنٹ بوی کبرو، دے کر قلعہ اور میدان قلعہ غازی انسر وادے کے طاقت ہے۔ ہم اس کے جواب میں عرض کر چکے۔" وہ ملاؤں میں سرخی حرز م۔ اس میں شک نہیں کہ ان ملاؤں کو رنٹ کی بنیاد ہے۔ ۱۲۔

اس میں ہم شک نہیں کہ جیوہ عالمی شہر کی صحت کی ذمہ داری ہے۔ اہل شہر کے حال پر تو ہر کریں تو کیوں تکلیف دہ نہ ہو۔ ہم جس کی تدبیر جاننے کے ذمہ دار نہیں۔

حکومت اور بندوبست کے انجیئرزم سے زیادہ اس کام کے ماہر ہیں۔ ہمارا کام تکلیف پر توجہ دلانا ہے۔ جو ہم کر رہے ہیں۔ اسکے آگے حکومت اور بندوبست کا فرض ہے۔



## بقیہ متفرقات از ص ۵

یا درفشگان آہ ایک مخلص دوست جدا ہو گیا  
ڈاکٹر نبی محمد خان ساکن ہردوئی طول علاقے  
کے بعد مرض فالج سے مراد آباد میں فوت ہو گئے۔  
صاحب اولاد تھے۔ خدا ان کی اولاد کو ان کی  
دوستوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ غفر اللہ لہ وجہ  
امر تسر کے ایک اہل حدیث رئیس ڈاکٹر میاں  
فیروز الدین صاحب آفریدی بمطرت امرتسر میں  
بہر بیٹھ سال انتقال کی گئے۔ بیچ کی ناز پر خدا کو  
ناشتہ کرتے ہی فوت ہو گئے۔ ہم توحید اور  
ہل توحید کے حق میں خاص غیرت رکھتے تھے۔  
ایضاً میرا رشتہ دار ملک محمد فوت ہو گیا۔ انا  
راہم بنیاد بنیاد ۱۸۵۲ء  
ایضاً مولوی محمد عمر امام اہل حدیث ریاست  
پونچھ فوت ہو گئے۔ انا اللہ !

مرحوم کی بہت سے پونچھ میں مسجد اہل حدیث  
کی کافی ترقی ہوئی۔ خدا کرے مرحوم کا قائم مقام  
کوئی لائق آدمی پیدا ہو جائے۔ رحمہ اللہ۔ ع ۴  
الہدیت ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین  
کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت پڑھیں۔  
اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

مفت رسالہ خلق محمدی نظم پنجابی۔ جس میں  
نابت کیا گیا ہے کہ مذہب اسلام تلوار سے  
جس بھیلہ بلکہ نبی علیہ السلام کے اخلاق کی برکت  
کسی۔ دوشیہ کا ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سر منگالیں۔  
ڈاکٹر یا علی محمد امام مسجد ساہوکی ملیاں  
ڈاک خانہ چیمو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ۔

ایضاً آہ! مولانا محمد سورتی، جولائی کو  
فوت ہوئے تھے۔ دطا ہر سورتی  
مرحوم علی حیات سے فاضل کامل تھے۔ انا اللہ !

مہاشین آئندہ | اومح ازہاں صاحب۔ شیخ  
مکرم شری جات، املین مہاشین۔

محمد اؤد صاحب شکراوی نظم ہم عدد ۵  
پیام اسلام | اس نظم کا ایک ہفتہ وار اخبار شیخ  
محمد مشتاق محمد صاحب دوسلم سابق پادری ایلم  
اے۔ پال نے بغرض تبلیغ اسلام جاری کیا ہے  
قیمت سالانہ لکیر ششماہی سے۔ مکھائی چھپائی ملد  
ملنے کا پتہ۔ مینجر پیام اسلام علی کنٹونمنٹ روڈ  
لکھنؤ۔ یوپی۔

## بھائی آنکھیں میں نعمت میں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب  
شکایت ہوتی ہے تو دوسرا دوسری بتائی ہوئی  
دوا میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے  
بھلے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں  
صحت میں بھینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک  
علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے دوسرے  
دن علاج بدل دیا جاتا ہے۔ جو اور سب خرابی  
ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست  
کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو بہت ذیل سے  
ہندوستانی میرے کا سرمہ بطور نو نہ مرند ڈاک  
بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض  
میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ  
استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم  
ہو جائیں گی۔ پھر قیقا منگوا کر صحت حاصل  
کیجئے۔ دائم از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت  
اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم: بھلے  
سفید سے موتیوں و میرے کا مرکب دس روپیہ  
قولہ۔ قیمت اوسط بھورا میرے و دیگر بیش قیمت  
ادویات کا مرکب پانچ روپیہ قولہ۔ قسم خاص سیاہ  
ہندوستانی میرے کا سرمہ ایک روپیہ قولہ تمام  
امراض چشم کی اکیر و لاثانی دوائیں ہیں۔  
(ملنے کا پتہ)

ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی  
منبھلی دروازہ شہرہ راہ آباد

## مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و بزرگ مآثریہ داران ہند  
علامہ انیس روزانہ تازہ ترازہ شہادت آتی رہتی  
ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی  
ہے۔ ابتدائی سل و دو۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش  
کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو  
طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی  
کمر میں درد ہو ان کیلئے اکیر ہے۔ دو چار دن میں  
درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد استعمال  
کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت  
بخشنا اس کا ادنیٰ کر رہا ہے۔ چوٹ لگ جائے  
تو تھوڑی سی کھال لینے سے درد موقوف ہو جاتا  
ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید  
ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے  
ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چمچا ایک سے  
کم ارساں نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چمچا ٹک (جو  
ایک ماہ کے لئے کافی ہے) ۱۰ روپیہ۔ آدھ یا ڈبل  
پاؤ بھریشٹھ مع حصول ڈاک۔ مالک غیرت  
حصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم  
روا نہ کی جائے گی اور نہ ہی بند بچہ دی پی۔

## تازہ ترین شہادتیں

جناب مولوی حافظ اسرار الحق صاحب وردھا  
"میں بہت بار آپ کے ہاں سے مومیائی منگوا چکا ہوں  
شاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ ایک چمچا ٹک جلد از  
جلد روانہ فرمائیں" ۷ جولائی ۱۹۲۲ء  
جناب نہال شاہ صاحب سیلی۔ آپ کی مومیائی دعا  
"میں مفید و قائمہ مند ہے۔ پہلے چار چمچا ٹک منگوائی  
بفضل خدا اس سے بہت فائدہ پہنچا۔ اب ایک چمچا ٹک  
اور اس سال فرمائیں" ۱۰ جولائی ۱۹۲۲ء  
منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان  
پردہ پراثر دھرمی میڈیسن ایجنسی امرتسر

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان  
پردہ پراثر دھرمی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# مکمل خلافت اور پوری نشانی

۷۸ سالہ زندگی میں اپنے فکروں پر پوری روشنی ڈالی ہے۔

## امن کا زمانہ ہو یا جنگ کا

اور میں کہیں بھی زندگی کے مضبوط اصولوں پر چلتے ہوئے آپ کے لئے یہی رہ سکتی ہے۔

کلمہ ادا شدہ	۲۶	کروڑ	روپیہ
جمادی ثانیہ	۲۵	کروڑ	روپیہ
سالانہ آمدنی	۳	کروڑ	روپیہ
لکھنؤ	۳	کروڑ	روپیہ

اور نیشنل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس، بمبئی قائم شدہ ۱۸۷۲ء

برانچ آفس - میٹروپولیٹن بینک آف انڈیا بلڈنگ ہل بازار امرت

لاہوری مرحوم نے فارسی زبان میں تصنیف فرمائی  
مکمل خلافت اور پوری نشانی اس کا اردو ترجمہ ہے۔ جو  
مسائل خلافت و شریعت کے بیان میں بہت  
کتاب ہے۔ لکھنؤ چھپائی وغیرہ اچھی  
تخلیق ۲۶۵۲۰، صفحات ۹۲، قیمت ۱۲ (دو روپے)

خطبہ حسینی  
ابن مولانا عبد اللہ صاحب  
ترجمہ اشقی ضلع کو برائوالہ اس کتاب میں خطبہ  
نکاح کے علاوہ باون خطبات درج ہیں جن  
میں سے ہر ایک مستقل موضوع پر ہے۔ قیمت ۱۲

درد و ترجمہ مصنفہ امام  
کتاب الروح  
مجموعہ ۲۰، قسط ۲۰، قسط ۲۰، قسط ۲۰

کی حقیقت کو دیکھنے کے طریقے سے بدظن عقل و نقل  
ثابت کیا گیا ہے۔ انکار نہیں چھٹی قیمت ۱۲

اشقی  
اردو ترجمہ خطبہ معلوم کے بعض مشہور  
مباحث پر بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲

اسرار العلوم  
امام غزالی رحمہ اللہ کی مشہور و معروف  
کتاب آجاء العلوم کا شہسوی مولانا دم کے دن  
پر قابلیت سے نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ وغیرہ

کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲  
امام غزالی رحمہ اللہ کی تصنیف  
یہ کتاب اردو ہے۔ اگر آپ فلسفہ

کو اپنے عقلی و فطری وجود سے سمجھنا چاہتے ہیں  
ادراک کے مطابق جاننا چاہتے ہیں

پڑھیں۔ اردو ترجمہ  
نوٹ بہ معمولی ڈاک جلد کتب کا بزم خریدیں۔

طے کا پتہ:- پتھر و پتھر  
پتھر و پتھر

تھے کہ آج تک الوہیت، نبوت، مسیحیت  
اور جہد ویت وغیرہ کے جھوٹے دعوے کر کے

اسلام میں رخنہ اندازیاں کیں۔ لکھنؤ چھپائی  
اور کاغذ عمدہ۔ تخلیق ۲۶۵۲۰، صفحات ۵۴۰

صفحات۔ قیمت ۱۲ (اردو معانی روپے)  
کشف المحجوب  
اصل کتاب صوفی کامل حضرت

علی الحسینی عرف داماد جامع بخش  
میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گرجا کی۔ لکھنؤ  
کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگ دار۔ سادہ اور

نوریں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے  
کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔

دعویٰ خطوط۔ لیر فارم۔ رجسٹر اور لیل وغیرہ  
چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ

نط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں  
پتہ:- پتھر و پتھر

کتاب التقدیر  
شیخ الاسلام شمس الدین محمد بن  
امام ابن القیم کا مشہور کتاب

شفاء العلیل فی مسائل القضاء والقدر والحکمت  
والتعطیل کا اردو ترجمہ ہے۔ تقدیر جیسے اہم  
اور محکمہ الآراء علماء کے متعلق امام موصوف

نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تحقیق کی ہے  
کتاب قابلہ یہ ہے۔ تخلیق کلاں ۲۶۵۲۰

صفحات ۷۷، قیمت ۱۲ (اردو معانی روپے)  
از تصنیف امام المناظرہ مولانا

نور علی چاویہ سید ناصر الدین محمد ابوالخیر  
مرحوم۔ اس کتاب میں مصنف موصوف نے  
غیر مذہب خصوصاً عیسائیت کی طرف سے

اسلام پر وارد ہونے والے اعتراضات کے  
دندان شکن جوابات دیے ہیں۔ لکھنؤ چھپائی

اور کاغذ عمدہ۔ تخلیق ۲۶۵۲۰، صفحات ۱۱۲  
۱۱۲ صفحات۔ قیمت ۱۲  
ان مشہور و جہانوں کے سوانح

کتاب احسانی - علم طلب برائے شوق ایک جدید تصنیف - قیمت ۱۲

پتھر و پتھر



رجسٹرڈ اول نمبر

## شرح قیمت اخبار

دلیان ریاست سے سالانہ خط  
رؤسا و جاگیرداران سے ۵  
عام خریداران سے ۵  
ششماہی ۲۵  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہوتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی فیاض  
مالک اخبار (امریٹس) امرتسر  
ہونی چاہئے۔

نمبر ۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹



## افراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام  
کی اشاعت کرنا۔  
(۲) مسلمانوں کی عزت اور جلال کی اشاعت کرنا۔  
(۳) گورنٹ اور مسلمانوں کے باہمی  
تعلقات کی ہمہداشت کرنا۔  
قواعد و ضوابط  
تحت ہر حال پیش آتی چاہئے۔  
مقام کیلئے جوانی کا رویہ نکالنا چاہئے۔  
(۴) مصلحتیں مرشد بشریہ پسند ہفت  
درج ہونے۔  
(۵) جس مسئلہ سے ٹوٹ لیا جائے گا وہ  
ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
(۶) ہر رنگ ڈاک اور خط و طے واپس ہونے

امریٹس ۵ شعبان المعظم ۱۳۶۱ ۲۲ اگست ۱۹۴۲ء یوم جمعہ المبارک

## مسلم کے نام

راؤ شیخ محمد اشکور صاحب تاسد از حسن آبا و منسلک راولپنڈی

نور و حدت سے جہاں کو جگمگاتے جاٹھے  
میں طوفانِ شرک و بدعت کو بہاتے جاٹھے  
گوشہ گوشہ میں جہاں کے کیچے تبلیغ حق  
کیئے دل سے اطاعت احمد ختمی کی  
گو برقصود پالینا کوئی مشکل نہیں  
ہے عمل سے زندگانی، زندگانی ہے عمل  
ہاں ذرا یہ پردہ ظلمت اٹھاتے جاٹھے  
خزمین باطل پہ برقی حق گراتے جاٹھے  
حق کے پیاسوں کو سٹے عرفاں ملاتے جاٹھے  
اُن کے ہر حکم پر گردن جھکاتے جاٹھے  
بحیرہ میں ذرا غوطے لگاتے جاٹھے  
کام کرتے جاٹھے، انعام پاتے جاٹھے  
نغمہ آواز میں خوشنودہ بے سیر زندگی  
لگاتے جاٹھے، یہ گیت گاتے جاٹھے

## فہرست مضامین

نظم و نظم کے ۲۴  
کتاب الامارہ  
مسئلہ امامت اور خلافت  
کانگریس گورنٹ اور خلیفہ مرنا ٹیم  
دعا دیانی مشن  
اہل حدیث کا فرض اور جماعت اہل حدیث  
جماعت اہل حدیث کا سیاسی مسئلہ  
غنائی مسلم  
مکتبہ مطبع  
اشہارات

لغمانی کاغذہ جملہ سرترہ حکیم عبد الرحیم صاحب نظام آبادی - جس میں کل اسی اسی کے متعلق ہایت مجرب اور تیرہ ہفت نسخہ جات دیئے گئے ہیں۔

**SECRET**

بیل کا چرہا تو آپ نے مشاہد کیا۔ اب  
 سوچ کا چرہا بھی ایجاد ہو گیا ہے۔ جس کی مدد  
 سے نگرانی کو اندیا بیل کے بغیر ہی بڑی آسانی  
 سے کھانا پک سکتا ہے۔ یہ چرہا بڑا دیرپا ستا  
 اور کم خرچ ثابت ہوا ہے۔ (ریجنٹ لاہور)

دریائے وشواندی میں سیلاب آنے کی  
رج سے شہر بڑا دھڑا کر رہا ہے۔ کئی لوگ

لندن کی اطلاع ہے کہ ایک بہت بڑا  
ہرطافوی بھری قافلہ دشمن کی زبردست مزاحمت  
کے باوجود بالائی پہنچنے میں کامیاب رہ گیا۔ اس

ہندوستان میں آج کے لئے نہایت بڑی قیمت چھٹی رہا مان چکے ہیں کیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# احادیث

شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

## مشکل امامت و خلافت

جواب رسالہ الواعظ شیعہ

(۲)

**نوٹ** | گذشتہ پرچہ میں ہم نے شیعہ کی حجت کتاب نبی البلاغت سے ایک روایت کا خلاصہ درج کیا تھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ خلافت راشدہ کے زمانے میں سب اصحاب خصوصاً حضرت علی رضی اللہ عنہم خلافت کے کاموں میں خلیفہ وقت کو غلامانہ مشورہ دیا کرتے تھے۔ آج مزید وضاحت کے لئے ابن بعایت کے اصل الفاظ مع ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔ کیسی واضح اور فیصلہ کن عبارت ہے۔

من كلام له عليه السلام

وقد شاوره عسرى الخروج الى  
فروا الروم بنفسه وقد وكل الله  
لاهل هذا الدين باعنا الحوزة  
وستر العورة والذى نصرهم و  
هم قليل لا يتصرون ومنعهم و  
هم قليل لا يمتنعون حتى لا يموت  
انك متى تسير الى هذا الحد  
بنفسك فتلحقهم فتنب لا تكن  
للمسلمين كالفة دون اقصى  
بلادهم ليس بعدك مرجع يرجعون

اليه فابعث اليهم رجلا مجربا واخبره  
معه اهل البلاد والنعيمية فان اظفر  
الله فذاك ما تحب وان يكن الاخرى  
كنت رد للناس ومثابة للمسلمين  
ونصح البلاغت مطبوعة مصر جلد اول

**ترجمہ** | حضرت عمرؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف جانے کی بابت مشورہ پوچھا۔ تو حضرت علی نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نخواستہ اس دین کی حمایت اور قلیبیوں میں پردہ پوشی کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ آپ (خلیفہ عظمی) جب خود دشمن کی طرف جاؤ گے اور میدان میں اس سے مقابلہ کریں گے اگر اس حال میں آپ کو تکلیف پہنچی تو مسلمانوں کے لئے دور دراز ملکوں میں پناہ کی جگہ نہ رہیگی۔ لہذا آپ کے بعد کوئی دوسرا مرجع نہیں رہے گا جس طرف مسلمان رجوع کریں گے آپ ان کی طرف ایک تجربہ کار آدمی بھیجیں گے جو ان کے ساتھ ہوگا اور ان کے لئے اگر اللہ تعالیٰ

ان کو غالب کر دے تو یہی آپ کا مطلوب ہے اگر خدا نخواستہ دوسری صورت ہو تو آپ ان لوگوں کے مددگار اور مسلمانوں کے مرجع بنے رہیں گے۔  
ابن جریر | اس روایت سے ہم نے نتیجہ نکالا تھا کہ صحابہ کرام خصوصاً جناب علی رضی اللہ عنہ وقت کے ساتھ دلی خلوص سے تعاون کرتے تھے یہ قیہم ایسا صاف ہے کہ کسی ادنیٰ فہم کے آدمی کو بھی اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ باوجود اسکے شیعہ جماعت آج تک یہی کہتی چلی آئی ہے۔ کہ خلیفہ رابع خلفاء ثلاثہ کو اپنے حق کا غاصب سمجھتے تھے۔

در اصل یہ اختلاف ایک اور اختلاف پر مبنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خلیفہ وقت کا انتخاب کرنا خدا کا کام ہے یا مسلمانوں کا فرقہ ہائے مذہب اس کو انتخابی مسئلہ سمجھتے ہیں۔ بطریق اس کو خداوندی فعل سمجھتے ہیں۔ یعنی عام مسلمانوں کو اس میں رائے دینے کا حق دار نہیں مانتے چنانچہ رسالہ الواعظ "کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں۔

یہ بھی غور طلب بات ہے کہ آدمیوں کو امام بنالینے کا اختیار بھی ہے یا نہیں؟ کم سے کم مسلمانوں کو نہیں ہے۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو وہ خدا کا بتلایا ہوا دین مانتے ہیں۔ اسلامی احکام کو قانون الہی کہتے ہیں خدا کی حکومت و سلطنت کو شخصی حکومت اور سلطنت تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شخصی سلطنت میں رعایا اپنی مرضی سے بھی گواہا حاکم بنالے۔ بغاوت نہیں تو کیا ہے؟ جس بادشاہ کا قانون نافذ ہوگا اسی کے حکم سے حاکم مقرر ہوگا۔ کیا مسلمان اپنی مرضی سے کسی کو نبی بنا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں بنا سکتے اسلئے احکام الہی کا اجرا ان کے لئے مقرر کردہ حاکم سے

خلافت شیعہ کی بنیاد پر یہ روایت صحابہ کرام سے ثابت کی جاتی ہے۔



تعلق رکھتا ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال  
ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب

الحديث | اس دعوت پر غلطاء شیعہ کی  
تصنیفات میں انصوص قرآن سے کوئی دلیل  
ہم نے نہیں پائی اور نہ الواقعہ نے کوئی دلیل  
نقل کی ہے۔ بر غلاف اس کے بیچ ابلاغت  
سے جناب علی رضی اللہ عنہ کا قول پہلے نمبر میں نقل کر چکے

ہیں۔ جو یہ ہے۔  
انما الشوری للہماجرین والانصاف  
اسی حوالے کے اخیر میں یہ بھی ملتا ہے کہ جس  
شخص کو یہ لوگ (مہجران شوری) امام مقرر کرے  
"کان من جن عند اللہ"

(دہی اللہ کے نزدیک پسندیدہ امام ہوگا)  
ایک طرف تو یہ زمان اہل رہم موجود ہے جو  
دعا صل قرآن مجید کی آیت  
آخرہ حمۃ شوریٰ بنی لمحمد  
کی صحیح تفسیر ہے۔ دوسری طرف فاضل ایڈیٹر  
الواقعہ کا محض اذعان ہے جو بقابلہ انصوص کے  
بجوتے نہ ارزد کا مصداق ہے۔

افسوس | علماء شیعہ کن بھول بھلیوں میں  
پھنسے ہوئے ہیں وہ نبوت اور امامت میں  
فرق نہیں کرتے یا نہیں سمجھتے۔ دہمارے  
گمان میں پہلی دعوت ہے۔ (نہی براہ راست  
طا کا امام ہوتا ہے۔ وہ نبوت کہ دشمنی میں  
حکم جاری کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے :-

يُشَٰخِصُكُمْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ بِمَا اَمَرَ اَكْ اَللّٰهُ  
امام وقت یعنی خلیفہ برحق منتقد احکام شریعت  
ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ذاتی طور پر  
وغیرہ کی سزاؤں کے متعلق احکام آئے ہیں۔

جو خدا کی طرف سے نبی کی معرفت میں پہنچے ہیں  
خلیفہ وقت ان احکام کو اور ان کے علاوہ  
دیگر احکام شرعیہ کو نافذ کرتا ہے۔ اس کے  
سامنے اس قسم کے جوہر ہم آئیں بعد ثبوت حرا

ان پر یہ احکام جاری کر دیتا ہے۔ اپنے نابول  
کو جو متعلق کے اکثر ہوتے ہیں ان کو بھی یہی  
حکم دیتا ہے کہ ہر امر میں احکام شرعیہ کا لحاظ  
رکھو۔ یعنی مضابطہ و بعد از مضابطہ دیوانی  
اور محمود تعزیرات۔ خلیفہ کے ہاں وہی ہوتا ہے  
میں جو شریعت مطہرہ کے جاری کئے ہوں۔  
بہن یہ ہے خلیفہ وقت اور امام وقت کا کام  
اما السهو واللسیان فقلعما  
يخلو اعنه الانسان

یہی طریق خلافت راشدہ میں عموماً اور خلافت  
فقویہ میں خصوصاً جاری تھا۔ اس کے علاوہ  
قابل کی ہر ایک بات ذہنی ہونے کی وجہ سے  
ناواقف قبول ہے۔ اسی لئے اہل حق کا مسلک  
اور قول یہ ہے :-

آنچه نہ قال است نہ قال الرسول  
فصل بعد فصل عنواں سے فضول  
نوٹ | آج دنیا میں جتنی اسلامی حکومتیں

ہیں سب پر نظر ڈالئے تو کسی حکومت یا ریاست  
میں یہ بات نہ ملے گی کہ وہاں طریق حکومت  
شرعی اسلامی ہو بلکہ سب میں قانون ساز  
کمیٹیوں کے بنائے ہوئے قوانین جاری ہیں  
جو وہ اصل یوں کا طریق عمل ہے۔ اسی پر وہ  
فخر کرتے ہیں۔ ہاں صرف نجد و ہجاز کی حکومت  
ہی ایسی ہے کہ جہاں حد و شرعیہ جاری ہیں  
اور احکام اسلامیہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔  
پہن آج ملک مجاہد و کلمہ مدینہ فخر کر سکتا ہے  
کہ جو پر خلافت راشدہ کا گھس ہے۔ اور اسی  
فخر میں یہ شر پڑھ سکتا ہے :-

كُنْ بِنا فَضْلاً عَلٰی مَنْ خِلَفاً  
محمود علیہ السلام

خلافت خلافت نبوت و خلافت نبوت کی بنا  
پسندیدہ ہے۔ خلافت نبوت کی بنا  
پسندیدہ ہے۔ خلافت نبوت کی بنا

## قادیانی مشن

### کانگریس گورنمنٹ اور خلیفہ

عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کی لون مزاجی کا  
ذکر کرتے ہوئے یہ شعر لکھتا ہے :-  
فلا تدم علی حال تکنون بها  
کما تکنون فی احوال اطفال

رات سلام  
یعنی عجب یہ کسی ایک حال پر نہیں رہتی جس طرح  
جنگل غول (جھلاہ) مختلف شکلیں پہنتا ہے  
یہی حال محبوبہ کا ہے۔  
محبوبہ میں ایسا صفت مدوح سمجھا جاتا  
ہے۔ مگر قوم کے لیڈروں اور مذہبی رہنما میں

میں یہ عیب ہے افسوس نہیں بلکہ یہ واقعہ ہے  
کہ قادیانی تحریک میں ہم شروع ہوئے ہیں  
چلے آئے ہیں کہ اگر حکومت سے کچھ ملے گا  
تو تحریف کر دیتے ہیں اور اپنے مریدوں کی  
ہدایت کر دیتے ہیں کہ انگریزی حکومت سے  
اوری الا فیر منکندہ والی حکومت سے کچھ ملے گا

گرو۔ در سالہ ضرورت الامام مصنفہ مرزا  
کلاں)۔ لیکن جو نبی خدا تیور بد لے تو انگریز  
قوم کو یا جوج ماجوج کہہ دیا۔ دکتا بامہ البشری  
یہ کیفیت ان کے صا جزا دے میاں میں  
خلیفہ مرزا شیعہ کی ہے۔ جب سے یوں ہی  
جنگ شیعہ ہوئی ہے خلیفہ مرزا شیعہ کی

کو ہدایت پر ہدایت کرتے ہیں۔  
کی فتح کے لئے مخلصانہ دعائیں گرو۔ روضہ  
رکھو، جہ کی دوسری رکعت میں دعا بقوت  
پڑھو۔ بلکہ ہر ایک کہہ دیا کہ آخر میں انگریزوں  
کی فتح ہوگی۔ مگر کانگریس کی آواز سے متاثر ہو کر  
انگریزوں کو کہتے ہیں کہ

وہنایت ہی کر پ و بلا کے پیام میں خوب  
دعائیں کرو۔ خدا تعالیٰ مجھے صحیح فیصلے پر پہنچے

مذہب جدید - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابوں کا ذکر



کی توفیق دے۔ (الفصل ۱۱۔ اگست ۱۹۴۲ء)  
 کیا خوب ؟ ان امور کے متعلق مختصر حوالہ جات  
 درج ذیل ہیں :-  
 اخبار الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء میں ایک  
 نوٹ لکھا ہے جس کی مثنوی ہے :-  
 "موجودہ جنگ میں جماعت احمدیہ کا  
 حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون  
 چونکہ ہم انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے  
 ہیں اس لیے اس قرآنی اثر کے باعث  
 جو اس نے "وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا  
 الرَّسُولَ" و اولی الامر منکم  
 میں بیان فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ  
 ہم حکومت برطانیہ کی مدد کریں۔"

(الفصل مذکور ص ۱۱)  
 پھر ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء کے الفضل میں خلیفہ  
 کا خطبہ درج ہے جس کا مختصر مثنوی میں یوں  
 بتایا گیا ہے کہ :-  
 "دعا میں کرو اللہ تعالیٰ انگریزوں کی  
 مشکلات کو دور فرمائے۔"  
 ۱۰ اپریل بروز جمعرات روزہ رکھا  
 جائے اور ۱۱ اپریل کو جمعہ کی آخری کھوت  
 میں ہر جگہ دعا کی جائے۔ (صفحہ ۱۱)  
 پھر ایک خطبہ میں خلیفہ مرزا نے ان لوگوں پر  
 عقاب کیا ہے جو حکومت کی کوئی خدمت کر کے  
 معاوضہ کے طالب ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے  
 الفاظ یہ ہیں :-

"ہمارا معیار اس قدر بلند ہونا چاہئے کہ  
 ہم کسی خدمت کے بدلہ کسی معاوضہ کے  
 طلبگار نہ ہوں اور اپنے ملک کو بدامنی  
 سے بچانے کے لئے کانگریسوں سے بڑھ کر  
 ایشیاء و قربانی سے کام کریں۔ مجھے تعجب  
 آتا ہے ابھی تک ہماری جماعت میں یہ  
 بلندی پیدا نہیں ہوئی۔ کئی لوگ ہیں جو  
 کہہ دیتے ہیں کہ فلاں موقع پر میں نے

گورنمنٹ کا فلاں کام کیا تھا اب مجھے  
 ضرورت ہے میرا فلاں کام کرا دیا جائے  
 مجھے اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس  
 نئے گویا میرے منہ پر چیر مار دی۔ میں  
 حیران ہوتا ہوں کہ عوام نے کسی ذاتی فائدہ  
 کی تمنا کے ہم کیوں کام نہیں کر سکتے۔ یہ  
 نہایت ہی الجھوسناک بات ہے اور یہی  
 ہندوستانیوں میں نقص ہے کہ اول  
 تودہ کام نہیں کرتے اور جب کرتے ہیں  
 تو معاف خیال آجاتا ہے کہ میں کچھ اس کے  
 بدلہ میں ملنا چاہئے۔ حالانکہ میرے نزدیک  
 اگر ہم کوئی کام اس لئے کرتے ہیں کہ ہمیں  
 اس کے بدلہ میں کچھ ملے گا تو اس کام سے  
 ڈوب مرنا بہتر ہے۔" (الفصل ۲۰ مثنوی ص ۱۱)  
 (صفحہ اول)

ناظرین ان حوالہ ہات کو بخوبی دیکھیں۔ اور  
 متوجہ ذیل عبارت جو خلیفہ مرزا انیم کی تقریر  
 ہے پڑھیں۔ آپ غفلت کے لیے میں فرماتے ہیں  
 ہم نے سالہا سال تک انگریزوں کا ساتھ  
 دیا۔ مگر گزشتہ چند سالوں سے جب بھی  
 موقع آیا۔ پنجاب اور بعض دوسرے  
 صوبوں میں ان میں سے بعض نے ہماری  
 پیٹھ میں خنجر گھونپنے سے دریغ نہیں کیا۔  
 جس قوم کے تعاون اور تائید سے انگریزوں  
 نے پچاس سال تک فائدہ اٹھایا۔ اسے  
 بعض انگریز افسروں نے باغی ثابت کرنے  
 کی کوشش کی۔ اور اس جنگ کا نتیجہ خواہ  
 کچھ نکلے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ  
 انگریز اب ہندوستان میں نہیں  
 رہ سکتے۔ فتح کی صورت میں تو وہ خود  
 اعلان کر چکے ہیں کہ ہندوستان کو آزاد  
 کر دیں گے اور حکومت کی صورت میں  
 وہ خواہ کہیں یا نہ کہیں نہیں جانا ہیں۔  
 اور اگر ہم سابقہ تجربہ پر نگاہ رکھیں تو

کہنا پڑے گا کہ وہ دوست کو دشمن  
 بنا کر جانے کے عادی ہیں۔ گویا ان کا ساتھ  
 دینے کے معنی اپنے لئے موت کو بلانا ہیں  
 اور اس طرح ہمارے لئے دوسرا خطہ  
 ہے۔ گزشتہ سالوں کے تجربہ سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ کم سے کم جو سولین انگریز  
 افسر اس وقت ہندوستان میں ہیں ان  
 میں سے بہتوں کی دوستی پر اعتبار نہیں  
 کیا جاسکتا۔ اور وہ اعتبار کے قابل  
 نہیں ہیں۔ جن لوگوں نے ذاتی اغراض  
 کے لئے ان سے تعاون کیا۔ ان سے تو  
 وہ کہہ سکتے ہیں کہ تمہیں ہم نے اس کا ساتھ  
 ادا کر دیا کسی کو خان صاحب بنا دیا کسی  
 کو خان بہادر بنا دیا کسی کو مرہٹے دے  
 دیے۔ تمرو دنیا کا کوئی انگریز ایسا  
 ہے جس کے اندر شرافت ہو۔ اور وہ میری  
 آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ سکے۔  
 کہ تمہیں یا تمہاری جماعت کو ہم نے فلاں  
 فائدہ پہنچایا ہے۔ اور کوئی دنیا میں  
 ایسا انگریز ہے جس کے اندر شرافت ہو  
 اور وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر  
 کہہ سکے کہ تمہاری جماعت سے ہمیں نہ  
 نہیں پہنچا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ  
 پچاس سال تک ہم نے بغیر کسی بدلہ کے  
 ہر موقع پر انگریزوں سے تعاون  
 کیا۔ اور ان کو فائدہ پہنچایا۔ اور ہمیں  
 دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس عرصہ میں  
 ہم نے حکومت سے کبھی ایک پیسہ کا بھی  
 فائدہ نہیں اٹھایا۔ نہ اٹھانے کے لئے  
 تیار تھے۔ اور نہ اٹھانے کے لئے تیار  
 ہوں گے۔ پس ان حالات میں ہمارے  
 لئے یہ بہت مشکل سوال پیدا ہو گیا  
 ہے کہ آیا ہم اس فائدہ کو جو سارے

خلفہ مرزا نے اس موقع پر فرمایا ہے

بیشک تقدیر خلیفہ مرزا نے انگریزوں کی خدمت پر بیعت کر لی ہے۔

ملک کو جسم کرنے کے لئے جلا تھا ہے۔  
دبانے کے لئے انھیں۔ اور اس قوم کی مدد  
کریں جو پچھلے تجربہ کی بناء پر اپنے دوستوں  
سے بے وفائی کرنے کی عادی ہے۔ یا  
اس کی بجھلی بے وفائی کا خیال کر کے ملک  
کو اس آگ میں جلتے دیں۔ مدفنوں طرف  
مطرات ہیں اور ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے  
کہ ان مدفنوں میں سے کونسا فتنہ بڑا ہے۔  
یہ فیصلہ ہمیں بہت جلد کرنا پڑے گا۔“

والفضل قادیان ۱۱۔ آگست ۱۹۸۷ء  
اہل بیت | اناظرین الفضل سے نقل شدہ  
عبارات و احکام پھر ملاحظہ کریں۔ جن میں  
خلیفہ مرزا شیعہ تاکید پر تاکید کرتے ہیں کہ انگریزوں  
کی فتح کے لئے خلاصانہ دعاؤں کی جائیں اور  
ایسا کرنا مذہبی حیثیت سے فرض بتاتے ہیں۔  
اور یہ پیشگوئی بھی کرتے ہیں کہ اگرچہ انگریزوں  
کو فتح ہوگی۔ مگر جو بھی زمانے کے انقلاب سے  
ان کو کچھ شبہ ہونے لگتا ہے تو جھٹ انگریزوں  
کو بے وفائے کہہ کر تیور بدل لیتے ہیں۔ اس پر  
تقصید مذکور کا یہ دوسرا شعر خوب صادق  
آتا ہے۔

لَا تَقْتَصِدُ بِالْوَعْدِ الَّذِي تَرْتَمِثُ  
إِلَّا كُنَّا تَقْصِدُ الْمَاءَ الْخَرَابِيلُ  
(سعاد)

مبہوت و دھڑے کو اسی طرح معمولی رکھتی ہے  
جس طرح چھلنی پانی کو۔ یعنی نہیں رکھتی۔  
یہی حال آپ قادیانی خلیفہ کا دیکھتے ہیں۔ کہیں  
تو اتنی وفاداری ہے کہ نہایت خلاصانہ دعاؤں  
پر زور دیا جاتا ہے۔ فتح برطانیہ کی پیشگوئیاں  
کی جاتی ہیں اور کہیں انگریزوں کو بے وفائے کہہ کر  
ان کی مدد کرنے سے جماعت کو روکا جاتا ہے  
حالانکہ خود اپنی بے وفائی کا ثبوت دے  
رہے ہیں۔ تعجب نہیں کہ حکومت کی طرف سے  
خلیفہ صاحب کو جواب میں یہ شعر سنایا جائے

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو  
دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو

## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

اور

### جماعت اہل حدیث

از مولوی محمد نوکیل صاحب خطیب معتدل آل انڈیا  
اہل حدیث کانفرنس دہلی

دنیا میں صرف وہی قوم زندہ رہی یا زندہ رہنے  
کے قابل ثابت ہوئی۔ جس نے اپنے مقاصد  
سامنے رکھ کر صحیح نظریہ کے ساتھ جدوجہد کی۔  
خدا کی نظر میں بھی وہی بندہ پیارا ثابت ہوا جس  
نے خلوص و ایثار سے اپنے مقصد زندگی  
کو سامنے رکھا۔ خدا کی حمایت و اعانت ہمیشہ  
اس کے ساتھ رہی جو اپنے ذاتی مفاد کو قوم و ملت  
کے مفاد پر قربان کر کے شب و روز نیک اور  
بلند مقاصد کا جو یاں رہا۔

تمام انبیاء بالخصوص محمد الرسل محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کی قبل از نبوت زندگی اس دعوے کی  
دلیل ہے۔ بعد از نبوت بھی علاوہ تبلیغ کے  
ملک و قوم کی فلاح اور وجود اصلح اور امن کی  
بھی پوری کوشش کی۔ اسی لئے قرآن مجید نے  
امت مسلمہ کو لہذا کان لکھ فی رسول اللہ  
احسن حسنہ کی تعلیم دی تاکہ مسلمان کی زندگی  
عام انسانوں کی زندگی سے بدرجہا افضل ہو۔  
بالخصوص جماعت اہل حدیث جس کا لائحہ عمل  
ما انا علیہ و اوصیائی ہے۔ اس جماعت کا  
اولیں فرض ہے کہ یہ ملک و ملت کا گہرا مطالعہ  
کرتے۔ کمزوری وغیرہ کے اسباب و علل سے  
آگاہ ہو۔ جماعتی تفریق، باہمی اختلاف، آپس  
میں ایک دوسرے سے بے پردہی جو حق تبارک  
کا دشمن اور اہل حق کو کھودینے والا مرض  
ہے۔ اس کے ذائل کرنے میں ہر کس و ناکس

تکلیف حال ہو کر اس کا علاج کرے۔ تاکہ  
اور پھر مسلمان کھلانے کے مستحق ہو سکیں۔  
یہ اس سے قبل بھی علماء جماعت و زعماء  
جماعت سے جماعت پر رحم کرنے کی درخواست  
کر چکا ہوں کہ وہ مقامی اور ذاتی مفاد سے قطع نظر  
گمراہی کے وسعت نظری سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ  
نے جو ان کو اثر و اقتدار دیا ہے اس کا صحیح  
استعمال کریں۔ مذہب اسلام خاموش مذہب  
نہیں نہ کسی خاص طبقہ اور رشتے سے ہی متعلق ہے  
یہ تو عالمگیر ہے۔ اس لئے فرزندان اسلام کا  
فرض ہے کہ اس کی عالمگیر خدمات بخلوص انجام  
دیں۔ اس زبردست نظریہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے  
جماعت کے درمندیوں اور مفید دعاؤں نے  
یہ طے کیا تھا کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس  
قائم ہو۔ پھر تمام افراد اہل حدیث اس سے  
صحیح تعلق قائم کریں۔ تاکہ دینی برادری اور ملی  
ہمدردی اور انسانیت کا صحیح مظاہرہ ہو سکے۔  
اس اتحاد کے ذرائع کی تجدید آہ کے سالانہ  
اجلاس میں ہوئی۔ جس کو تقریباً دو سال ہو رہا  
ہے۔ جس کے متعلق یاد دہانی اخبار کے ذریعہ  
کی جاتی رہتی ہے۔

لیکن تعجب ہے کہ جماعت کے مقتدر علماء  
وغیرہ نے قطعاً توجہ کا حق ادا نہ کیا۔ اگر کسی قسم  
کا اعتراض ہو تو معترضانہ توجہ ہی رہی۔ ہم تو  
الفتات اور تعلقات کے خواہاں ہیں۔ ممکن ہے  
کہ پھر بعد میں ہی کوئی مستقیم اور مفید راہ نکل  
آئے۔ اور جماعت ابھر آئے۔ ممکن ہے کہ میں  
بعد میں ذمہ دار حضرات اور معزز علماء کو تمام  
ہمام مخاطب کرنے پر مجبور ہو جاؤں۔ اور پھر  
شاید کسی صاحب کو کچھ ناگوار معلوم ہو۔ لیکن ملت  
و جماعت کے مفاد کے سامنے کسی ذاتی مضرت  
وغیرہ کی پمداہ نہ کروں گا۔ اور ساتھ ہی مالکان طیار  
وغیرہ سے پہلے ہی درخواست ہے کہ وہ جماعتی  
مفاد کے مضامین بلا کم و کاست اور بے تاخیر

شائع کر کے اپنے اخبار وغیرہ کا جماعتی ہونا  
 خواہتھیں۔ محض قلمی جوش سے پر مضامین اور  
 نظریوں کے شائع ہونے سے چٹان نامہ نہیں  
 اوس لئے ان کی تاخیر بھی مضر نہیں ہوگی۔  
 اہل حدیث کی حدیث کا انفرنس نے اس وقت  
 تک جس کام کو نبھایا وہ دیانت داری اور قلمی  
 جہد و جدی کا پورا ثبوت ہے۔ اگر کسی ہے تو  
 سرمایہ کی اور مخلص اعلیٰ فارغ مغفروں کی تمام  
 یہ نہیں۔ زبردست چیز سرمایہ ہے۔  
 موجودہ اقتصادی حالت اور کشمکش میں غلامانہ  
 کسی نے بیٹ پر پھر تو باندھے ہی نہیں۔ جو  
 کم از کم ہر فی کس سالانہ مرکز کے دفتر میں دینے  
 سے پہلے ہر کسی قسم کی بدگمانی ہو۔ قلمی جہد و جدی  
 سے غمگینانہ اپیل ہے کہ وہ عملی سرگرمی دکھائیں  
 تاکہ ملت بھری زندگی قائم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ  
 مصائب و آفات سے بچائے۔ میری ذمہ داری  
 جماعت کے ارکان تک آواز پہنچانا اور شور و  
 چاہنا تھا۔ جس کو میں وقتاً فوقتاً ادا کرتا رہا  
 ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ بھی۔ ہجر مضمون بالا  
 دو سن نشین رہے۔ فقط !  
 اہل حدیث | لَا تَأْتِيكَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ  
 ۷ کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

## جماعت اہل حدیث کا سیاسی مسلک

۱۔ از جناب ذاب صاحب فاروقی دہلوی؛  
 جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو۔ انگریز رہیں یا  
 جائیں، بدلی ہوئی دنیا کے نئے نظام میں ہونا  
 اپنا حصہ لیکر رہے گا۔ اب یہ ناممکن ہے کہ اس  
 اس سے الگ تھلگ رکھا جاسکے۔ اس صورت  
 میں ہندوستان کی جماعت اپنے حقوق مندا  
 محفوظ کرنے کی کوشش کرے گی۔ جماعت  
 اہل حدیث اپنا ایک خاص امتیاز رکھتی ہے  
 اور اسی لئے اسے اپنے حقوق کے لئے لڑنا

پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام جماعتی حیثیت سے  
 ہی ہو سکیگا۔ لیکن کس قدر قابل انوس ہے  
 یہ حقیقت کہ ہم بحیثیت جماعت کوئی سیاسی  
 پوزیشن نہیں رکھتے ہیں۔ اگرچہ ہماری جماعت  
 کے بہت سے افراد ملک کی مختلف جماعتوں  
 میں شریک ہیں اور نمایاں حیثیت بھی رکھتے  
 ہیں۔ لیکن چونکہ وہ انفرادی حیثیت سے شریک  
 ہیں۔ اس لئے ان کی خدمات کی کوئی خاص  
 وقعت بھی نہیں ہے۔ اس لئے آج سب  
 اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہم جماعتی حیثیت سے  
 اپنا صحیح سیاسی مسلک متعین کر لیں۔ اور جو  
 کچھ کریں اسی کے ماتحت رہ کر۔ تاکہ آئندہ  
 سنے نظام میں اپنا صحیح مقام حاصل کریں۔  
 تین آج اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے  
 حضرت مدیر سے درخواست کروں گا کہ وہ خود  
 بھی اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوں اور دیگر  
 اعیان جماعت کو بھی متوجہ کریں۔

اہل حدیث | نامہ نگار موصوف کی تقریر بہت  
 طویل ہے۔ موصوف جماعت اہل حدیث کو  
 ضرورت سیاسیہ پر توجہ دلا کر کامیاب اور  
 مسلم لیگ کی وسیع خلیج میں جا پڑے۔ اس لئے  
 اس حصے کو غیر متعلق سمجھ کر الگ کر دیا گیا۔  
 مدایہ کہ جماعت اہل حدیث کو مدبر اہل حدیث  
 توجہ دلائے۔ اس یاد دہانی کا شکریہ ہے۔  
 شاید موصوف کو معلوم نہیں کہ مدبر اہل حدیث  
 نے اس میں کہاں تک توجہ دلائی۔ عرصہ دراز  
 کی محنت سے بہت سے موانع کو اٹھا کر  
 جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے موقع پر چہرہ میں  
 اہل حدیث لیگ قائم کی گئی جس کے صدر  
 مولانا ابوالقاسم بناری تجویز ہوئے۔ اس کے  
 بعد اس لیگ نے کیا کیا اور وہ کہاں گئی؟  
 اس کا جواب موصوف اور ان کے جوشیے کارکن  
 بھائی مولوی قمر صاحب سے پوچھئے۔ جو اس  
 امر میں سیاہ سفید کے ذمہ دار تھے۔ مدبر

اہل حدیث اب بھی خدمت کے لئے تیار ہے  
 کسی طرح رحمت الہی سے مایوس نہیں ہے۔ ۷  
 کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

## فضائل علم

از مولوی ابوالفضل محمد افضل کھڑائی کیونہر گڑھی  
 (بعد از ۴۔ اگست)

ایک اور حدیث میں ہے کہ فضل العالم  
 علی العالم کفصلی اذنی کہ در مشکوٰۃ باب العلم  
 عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسا کہ میری  
 فضیلت تمہارے اوٹھے پر ہے۔ اب غور کرنے  
 کی بات ہے کہ آنحضرت مسلم کی فضیلت ہمارے  
 اذنی پر کس قدر ہے۔ اب اس سے بڑھ کر علم  
 کی خوبی اور فضیلت کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن انوس  
 موجودہ زمانہ میں نہ علم کی قدر ہے نہ عالم کی۔  
 گمان غالب ہے کہ اسی زمانہ کے متعلق آنحضرت  
 پر نور نے فرمایا ہے کہ یوشک ان یأتی  
 علی الناس زمان لا یقی من الاسلام  
 الا اسمہ ولا یقی من القرآن الا رسمہ  
 مساجد عامرۃ وھی خراب من الہدی  
 در مشکوٰۃ باب العبد یعنی قریب ہے کہ آدینکا  
 لوگوں پر ایک زمانہ نہیں باقی رہے گا اسلام سے  
 مگر ایک نام اُس کا کہ اسلام ہے اور ماننے  
 والے مسلمان ہیں اور نہ رہیں باقی قرآن سے  
 مگر رسم اُس کی یعنی لوگوں کے گھروں میں قرآن  
 ہوگا پڑھتے بھی ہونگے لیکن اس پر عمل نادر  
 اور مسجدیں ہونگی ان کی آباد اور حقیقت میں خراب  
 ہوں گی ہدایت سے یعنی لوگ جمع ہوں گے  
 ان میں لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور دینی علم  
 نہیں کریں گے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
 توکل علیک اللہم انی استلک علما  
 ما فکرا و عمللا متقیلا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد  
 فرماتا ہے کہ یوفی الحکمۃ من یشاء و من

كُنْتَ الْخَيْرَ فَقَدْ اُذِقْتَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذْكُرُ اِلَّا اُولَ الْاَلْبَابِ

دال عمران - ع ۱) وہ میں کو چاہتا ہے علم دیتا ہے اور جو کوئی علم دیا گیا  
میں تحقیق بہت بھلائی دیا گیا اور میں نصیحت قبول کرتے مگر صاحب عقل  
فہم اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم والوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے  
کہ انہی بات بھلائی کی بات مصلحت کی بات پر غور کرتے اور قبول کرتے  
ہیں وہ نااہل کی مثال تو یہ ہے کہ گنبد پر گنبد چھینکا جائے تو نہیں  
ٹھیک رہتا بلکہ لوہا لوہا ٹھکانا چاہئے آجائے گا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ  
الْعُلَمَاءُ ط راق اللہ عیون یونہی غفور رحیم (ع ۴) سوائے  
اس کے نہیں کہ اللہ سے تو وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک  
اللہ غالب ہے بخشنے والا۔

ف ۱- ہمارے لئے کہا کہ عالم وہی ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس سے  
معلوم ہوا کہ خدا سے ڈرنے کی تخصیص عالم کی ہے اور عالم کی پہچان خدا  
سے ڈرتا ہے۔ اور عالم بے عمل کی مثال گدے کی فرمائی ہے کہ اس پر  
لاوی جاوے کتاب اور نہ سمجھے کہ کتاب ہے یا مٹی۔ پس ایسا عالم  
دعالم بے عمل درخت بے پھل ہے یا بے خوشبود بے سایہ۔ جیسا ہے  
کہ بجز جلانے کے کوئی کام ہی نہ آوے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ جس نے  
علم سیکھا لوگوں میں عالم کہلایا لیکن نہ خود عمل کیا نہ لوگوں کو بھلائی اور  
مصلحت کی بات بتائی۔ اس پر جہل مرکب کا اطلاق ہوتا ہے کہ گویا سمجھ  
بوجھ کر بھی پتیل کو سونا یا سونا کو پتیل کہتا ہے۔ ایسے عالم بھی سوائے جہنم  
کے اندھن کے کسی کام کے نہیں۔ خود باللہ منہا۔ حاصل کلام یہ کہ جس قدر  
عالم باعمل کی خوبی و فضیلت آئی ہے اسی قدر عالم بے عمل کی برائی اور  
وحید آئی ہے۔ پس عالم کی شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی  
قدرتوں کا معائنہ کرتا ہے۔ اس سے اس کو خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے  
سے برگ درختاں سبز در نظر ہو شمار

ہر وقت و ہر لیست معرفت کر دگا  
ایک اور مقام میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے - تَمَلَّظْ خَلْقَ يَسْتَوْسِي الْاَلْبَابِ  
يَعْلَمُونَ وَالْاَلْبَابِ لَا يَعْلَمُونَ ط اِنَّمَا يَذْكُرُ اُولَ الْاَلْبَابِ  
نہم ص ۱) یعنی اسے جی تو لوگوں سے کہہ کہ علم والے اور بے علم  
کہا دو توں برابر ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ نصیحت تو عقلمند ہی قبول  
کرتے ہیں ف ۱- اس آیت سے ثابت ہوا کہ علم کیلئے عمل کی ضرورت ہے ورنہ  
عالم اور نااہل میں کوئی امتیاز باقی نہ رہیگا۔ اعاذنا اللہ حدیث شریف میں  
آیا ہے کہ عالم بے عمل کی اتھڑیاں دوزخ میں شل چلے کے جلائی جائیگی۔ (باقی)

## متفرقات

مولوی عبداللہ ثانی نے اپنے خلف ایک رسالے کی طباعت  
کی بنا پر ہنگ عوت کا جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ اس میں یہ لکھا  
تو پہلے ہی معذرت کر کے نکل چکے تھے۔ باقی ملائوں میں سے دو کو  
رسالے کی طباعت اور اشاعت میں شریک ہونے کی وجہ سے جو مذمت  
ہوا۔ اس کے سوا چند ملزم بوجہ عدم ثبوت شرکت بری کئے  
عدالت نے مولوی عبداللہ ثانی کو اس الزام سے جو ان پر لگایا گیا  
بری قرار دیا۔

عملہ اہل حدیث مولوی صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔  
تقریب نکاح امیرے فاسر خان علی غزوی کا نکاح مولوی عبد  
صاحب مرحوم دہلوی کی دختر سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ جانہیں کے لئے  
باعث برکت کرے۔ (مولوی عبدالقواب غزوی علیہ رحمۃ اللہ)

عملہ اہل حدیث بھی اس تقریب پر ذلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔  
مسجد اہل حدیث لاٹل پور کی تعمیر کے لئے وصول شدہ خدہ کی اطلاع  
اہل حدیث یکم مئی سن ۱۳۵۵ء میں دی جا چکی ہے۔ اس کے بعد مبلغ صاحب  
(۹۳-۲-۱۳۵۵) مزید وصول ہوئے ہیں۔ میزان کل رقم مع سابقہ  
۹-۶-۲۲۳ روپے۔

اس جگہ مسجد اہل حدیث کی اشد ضرورت ہے۔ احباب کرام اس  
کار خیر میں شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ راقم عبدالواحد ناظم  
انجمن اہل حدیث لاٹل پور  
نماز تراویح کے لئے کسی مسجد یا کسی صاحب ذوق کو گھر پر توکل  
کے لئے قاری حافظ کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

حافظ سید عبدالغفار رضوی معرفت سید احمد حسین صاحب رضوی  
مترجم جیت کورٹے لکھنؤ

مولوی عبدالحجید بھوانی پوری ریاست کپورتھلہ جہاں ہوں اپنے  
پیر سے اطلاع دیں۔ وقاضی منظور حسین باندرا ٹوکریاں امرت سر  
دعاے صحت میں دو ہفتہ سے بیمار ہوں۔ ناظرین  
میرے لئے دعاے صحت کریں۔ (مولوی محمد امین مدرس گمن ضلع  
گوبدا سپور حالوار درجت آباد۔ ضلع امرت سر)

اخبار جاری کرادیں کوئی صاحب خیر ایک سال گئے میرے تمام اخبار  
اہل حدیث جاری کرادیں۔ راقم محمد مسیح الزماں عملہ تکریم تالاب ڈمرائے ضلع آٹک  
مولوی عبدالرحمن صاحب رائے والوی کی سلسلہ رقم مبلغ آٹھ روپے  
ان کی تحریر کے مطابق حسب ذیل بات میں تقسیم کی گئی۔ ۱- مدرسہ مکہ مکرمہ

فہم ص ۱- ہمارے لئے کہا کہ عالم وہی ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس سے  
معلوم ہوا کہ خدا سے ڈرنے کی تخصیص عالم کی ہے اور عالم کی پہچان خدا  
سے ڈرتا ہے۔ اور عالم بے عمل کی مثال گدے کی فرمائی ہے کہ اس پر  
لاوی جاوے کتاب اور نہ سمجھے کہ کتاب ہے یا مٹی۔ پس ایسا عالم  
دعالم بے عمل درخت بے پھل ہے یا بے خوشبود بے سایہ۔ جیسا ہے  
کہ بجز جلانے کے کوئی کام ہی نہ آوے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ جس نے  
علم سیکھا لوگوں میں عالم کہلایا لیکن نہ خود عمل کیا نہ لوگوں کو بھلائی اور  
مصلحت کی بات بتائی۔ اس پر جہل مرکب کا اطلاق ہوتا ہے کہ گویا سمجھ  
بوجھ کر بھی پتیل کو سونا یا سونا کو پتیل کہتا ہے۔ ایسے عالم بھی سوائے جہنم  
کے اندھن کے کسی کام کے نہیں۔ خود باللہ منہا۔ حاصل کلام یہ کہ جس قدر  
عالم باعمل کی خوبی و فضیلت آئی ہے اسی قدر عالم بے عمل کی برائی اور  
وحید آئی ہے۔ پس عالم کی شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی  
قدرتوں کا معائنہ کرتا ہے۔ اس سے اس کو خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے  
سے برگ درختاں سبز در نظر ہو شمار

# ملکی مطلع

## ملک میں شورش

ملک میں ہفتے لوگوں کی توجہ میری حالت کی نسبت اپنے ملک میں پیدا شدہ شورش پر مرکوز رہی۔ کانگریس رہنماؤں کی گرفتاریوں کے بعد برصغیر میں شورشیں بھڑک اٹھیں۔ دہلی، لاہور، کلمتہ، ڈھاکہ اور الہ آباد وغیرہ میں شورشیں سرنگوں نے مختلف قسم کی خلاف قانون حرکات کا ارتکاب کیا۔ مثلاً دھڑ جگہ دیوے لائن اکھاڑ دی گئی اور تار و ٹیلیفون کے سلسلہ کو نقصان پہنچایا گیا۔ تاکہ گاڑیوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو۔ بعض جگہ سرکاری عمارتوں (داد خانوں اور بینکوں وغیرہ) کو لوٹنے اور آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ بعض شہروں میں ٹراموے اور ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر پتھر پھینکے گئے۔ اور یہ شکایت تو عموماً سنی گئی کہ سرکاری لیٹر بکوں میں بڑی ہوئی چیمپوں کو جلا دیا گیا۔ ان دنوں میں ملک کے تمام شہروں اور قصبوں میں غیر ملکی سی پڑتال ہو رہی۔ جو بعض مقامات میں آج ۱۰ اگست تک جاری تھے۔ مذکورہ بالا امور کا رد و اثبات کے پیش نظر حکومت کی طرف سے بھی سخت انتظام کیا گیا۔ چنانچہ کانگریس خلاف قانون جماعت قرار دی گئی۔ بعض رقبوں میں پولیس اور فوج متعین کی گئی۔ اس کے علاوہ دفعہ ۱۴۱ اور کنوینشن نافذ کیا گیا۔ جس کی رو سے جلسوں اور جلوسوں پر پابندی عائد کی گئی اور کسی جگہ پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کا اکٹھا ہونا ممنوع قرار دیا گیا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے جلسوں اور جلوسوں پر حسب ضرورت

طاقت کا استعمال کیا گیا۔ یعنی ان کو اشک و آتش اور لathi چارج وغیرہ سے روک دینے روکنے کی کوشش کی گئی۔ بعض خاص حالات میں گولی بھی چلائی گئی جبکہ مشتعل ہجوم نے پولیس اور سرکاری افسروں پر حملہ کیا یا سرکاری جائے اداؤں کو آگ لگانے یا لوٹ لینے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں بہت سی جگہں غیر متعین کے آدمی ہنگامہ یا ہرج مرجہ کرتے تھے۔ انا اللہ! یونائیٹڈ برس آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق اب اکثر نفاذ شدہ شہروں میں صورت حالات بہتر ہو رہی ہے۔ دکانیں کھل رہی ہیں اور کاروبار شروع ہو گیا ہے۔ اس قسم کی خلاف قانون سرگرمیاں کانگریس کے پردہ گام سے یقیناً خارج ہیں۔ گاندھی جی جو موجودہ طریقہ کار پر قائل تھے قائل ہیں۔ ہمیشہ عدم تشدد کی تلقین کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کو کانگریس کے نفاذ پر دست کھینا چاہئے۔ جن کی امن شکن کارروائیوں سے ملک میں تباہی پھیل گئی۔ اور خود کانگریس کو اس قدر ناقابلِ عملانی نقصان پہنچا کہ وہ حکومت کے نزدیک خلاف قانون جماعت قرار پائی۔

## رفتار جنگ

روس سے لندن میں ہوا تازہ افلاعات آئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے جرمنوں کو شان گراؤ سے کافی دودھ روک رکھا ہے۔ اور صرف قازان کے محاذ پر دشمن کی پیش قدمی کی رفتار مدہم پڑ گئی ہے اب جرمنوں نے کوئٹل بیکون سے بہت کراستوں کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ جنگ کی مزید صورت حالات معاصر پریس کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

برطانیہ کی ایک بندرگاہ میں امریکی فوجوں کی آمد سے روس میں اظہارِ مسرت کیا جا رہا ہے اور اس سے روسیوں کو دوسرے محاذ کے لئے پہلے کی نسبت زیادہ امکانات نظر آ رہے ہیں ایک روسی اخبار کا بیان ہے کہ اگر مغربی یورپ

میں اتحادی فوجوں نے حملہ کر دیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یورپ میں ہٹلر کے خلاف آگ بھڑک اٹھے گی۔ اور جرمنوں پر ضربیں لگتی شروع ہو جائیں گی۔

ہٹلر آج اپنی فتوحات پر کتنا ہی ناز کرے لیکن اس حقیقت سے کوئی شخص جو یورپ کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے انکار نہیں کر سکتا کہ مقبوضہ ملک میں اندر ہی اندر زبردست بے چینی کی آگ سلگ رہی ہے۔ ناروے۔ بلجیئم۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ یوگوسلاویہ۔ رومانیہ اور یونان وغیرہ جیسے ملک جنہوں نے سینکڑوں سال آزادی کی فضا میں پرورش پائی ہو۔ ہٹلر کے آہنی پنجے کو یکے بعد دیگرے برداشت کر سکتے ہیں۔ ڈیٹش شپ کے ماتحت غلامی نے محسوس ہی عرصہ میں ان ملک کا کچھ مر نکال دیا ہے۔ یہ ملک تو موقع کی تاڑ میں ہیں۔ کہ کہیں ہٹلر کے پاؤں ڈگسکائیں۔ اور وہ اس کے خلاف اپنی گہری نفرت کا اظہار مسلح بغاوت کی صورت میں کر سکیں اس وقت بھی ان ملک میں سے کئی ایک جگہ خودیہ جنگ جاری ہے۔ ہٹلر نے ان ملک کے ہزاروں لاکھوں اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مگر ان کے جذبہ وطنیت میں ذرا بھی ذوق نہیں آیا۔ اس لئے روسی اخبار کا یہ بیان بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اگر ان ملک کو پتہ لگ جائے کہ مغربی یورپ پر اتحادی لشکر کشی کرنے والے ہیں تو ان کی جو حملہ افزائی ہو جائے۔ اور ہٹلر کے لئے یورپ بھر میں ایک بھاری مصیبت کھڑی ہو جائے۔

دشمن کا وزیر اعظم لاو ہٹلر کی زبردست حمایت کر رہا ہے۔ اور اس کے اہلکاروں میں کھپتی پٹی بنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمنی جو رنٹ کو دوسرے محاذ میں کھڑی خطہ نظر آ رہا ہے اور اس نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے محاذ کا ذکر نہ کرے۔ کیونکہ اس سے عوام میں اشت

جنگ عظیم - ایشیاء و افریقہ میں جاری جنگ کی ترقی - قائدِ فوج - قائدِ بحریہ - قائدِ ہوا - قائدِ زمین



جہاں پہلے سے تھا۔ اگر دوسرا عاذا  
تلازم ہو گیا۔ تو اس کی حکومت خطرے میں پڑ جائیگی  
اور ہنگامی حالت دوسری کی دوسری رہ جائیگی۔  
چین میں جاپان کی پیش قدمی کی رنڈا رہت  
دوسری بڑھتی ہے۔ اس وقت دیلویہ قزاقوں  
شنگھائی ناچنگ ریلوے پر قبضہ کے لئے  
ہوری ہے۔ جاپانی اچھی طرح جانتے ہیں کہ  
اگر اس ریلوے کے جنوبی حصے پر ان کا قبضہ  
ہو گیا۔ تو وہ اپنی شمال مشرقی ہم کیلئے شنگھائی  
سے سامان جنگ اور فوجیں لاسکتے ہیں۔ اگر  
جاپانیوں کی یہ ہم کامیاب ہو گئی، تو چین کا جنوب  
مشرقی حصہ جو ابھی تک جاپانیوں کی زد سے  
بچا ہوا ہے۔ سخت خطرے میں پڑ جائیگا چینوں  
کی ہوائی طاقت کم ہو جائے گی۔ اگر ان کے پاس  
ہوائی جہازوں کی تعداد زیادہ ہوتی تو وہ جاپان  
کی اس ہم کا زہر دست مقابلہ کرنے میں کب  
کے کامیاب ہو سکتے ہوتے۔ مگر ہوائی جہازوں  
کی کمی ان کی ماہ میں رکاوٹ ثابت ہو گئی ہے  
اب چونکہ امریکہ سے کافی ہوائی کمک پہنچ گئی  
ہے۔ تو قریح کی جاتی ہے کہ شاید جلد ہی جنگ کا  
پانسہ پلٹے جائے۔

جنوبی روس میں اس وقت حالات بہت  
تشویشناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ سوک  
فوجیں چرمک کے رقبہ سے جو کاکیشیا کی پہاڑیوں  
کے دان میں واقع ہے۔ پیچھے ہٹ گئی ہیں۔  
جرمنوں کی زبردست کوشش ہے کہ خواہ کتنا  
بھاری نقصان جان ہو۔ سامان جنگ کی کتنی  
زبردست تباہی ہو۔ ایک دفعہ کاکیشیا پر قبضہ  
ہو جائے۔ بحیرہ اسود سے بحیرہ کیپٹین تک  
کاکیشیا۔ ۶۰ میل لمبا پھیلا ہوا ہے۔ اس میں  
یورپ بھر میں سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ اس واقع  
ہے۔ جس کی اونچائی ۸۵۶۰ فٹ ہے۔ ساحلوں  
کے ساتھ ساتھ دونوں طرف تنگ سے میدانی  
علاقے ہیں۔ اس کے علاوہ اس پہاڑ میں کوئی

اہم درہ نہیں۔ صرف ان پہاڑیوں سے جن کی  
اونچائی کم ہے۔ دو سڑکیں جاتی ہیں۔ یہ تقریباً  
۱۲۰ میل لمبی ہے۔ ہنگامی یہ کوشش ہے کہ وہ  
کوہ قاف کو پار کر کے کسی طرح باکو کے تیل کے  
چٹوں تک پہنچ جائے۔ کوہ قاف میں دو چوٹوں  
چھوٹے درے ہیں۔ مگر ان دونوں میں سے  
پہلے کے لئے اپنی فوجیں گزارنا سخت مشکل  
ہو گا۔ اس سارے علاقے میں باکو کے علاوہ  
اور بھی کئی مقامات میں تیل کے چشمے ہیں۔ لیکن باکو  
سے جتنا تیل نکلتا ہے۔ اتنا کسی اور جگہ سے نہیں۔  
میکسب، کروینینڈ و سو فیرو شہروں کے نزدیک  
بھی بھاری مقدار میں تیل نکلتا ہے۔  
دیر تاپ لاہور ۱۷۔ اگست ۱۹۱۴ء

**واقعات جنگ پر قبضہ وار تبصرہ**  
(۶۔ اگست سے ۱۷۔ اگست تک)  
بحر الکاہل میں جاپانیوں کے خلاف جارحانہ اقدامات۔  
سامیریا کی سرحد پر جاپانی فوجوں کا اجتماع۔ چین  
میں جاپانی فوجوں کی مزید شکستیں۔ تفتاز میں  
تین کے علاقے میں عثمان کی جنگ۔ دیا بے  
ڈان کے محاذ پر جرمنوں پر جوابی حملے۔ جرمنی پر  
برطانوی ہوائی جہازوں کی بمباریاں۔

شمالی اور جنوبی بحر الکاہل میں جاپانیوں  
کے خلاف امریکہ نے جارحانہ اقدامات کا سلسلہ  
شروع کر کے دنیا کی توجہ کو کسی حد تک روس  
مشرق بعید کی طرف منتقل کر لیا ہے۔ آسٹریلیا کے  
شمال میں جاپانیوں نے جزیرہ سالومن (سلیمان)  
پر قبضہ کر رکھا تھا۔ وہ اسے آسٹریلیا پر حملہ  
کرنے کے لئے اڈے کے طور پر استعمال کرنا  
چاہتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے شمالی بحر الکاہل  
میں جزائر آلیوشن میں سے ایک جزیرہ کس کا  
رہنہ کر لیا تھا۔ اس طرح امریکہ سے روس  
کو سامان جنگ بھیجنے کا یہ راستہ مخدوش ہو گیا  
تھا۔ جزیرہ کس کا پر امریکہ ہوائی طاقت کے

۲۲ جولائی کو حملے شروع کئے تھے۔ مگر ان حملوں  
کی مختصر سی تفصیل ہفتہ زیر تبصرہ میں ظاہر کی گئی  
ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۲ جولائی سے اب تک  
۵ برسے حملے جاپانیوں کے اس اڈے پر کئے گئے  
چار ہوائی جہازوں نے کئے تھے۔ اور جب پانی  
جھاڑی میں تباہی اور بربادی بپا کر دی تھی۔  
اس کے بعد پانچوں حملہ امریکہ پر ہوئے۔  
پانے کیا اور جاپانیوں کو شدید نقصان پہنچانے  
کے بعد سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

جزیرہ سالومن پر حملہ  
جنوبی بحر الکاہل میں جزیرہ سالومن پر امریکہ  
فوجیں باقاعدہ طور پر اتریں۔ اس اقدام کی  
تفصیل ابھی تک موصول نہیں ہوئی۔ مگر بیان کیا  
جاتا ہے کہ جزیرہ کی جاپانی فوجوں کی شدید مزاحمت  
کے باوجود امریکہ فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں  
گذشتہ چند روز سے اس جزیرے میں بھی  
عثمان کی فوجیں آئی ہو رہی ہیں۔ امریکہ کے ایک  
سرکاری اعلان میں اس اقدام کے متعلق کہا  
گیا ہے۔ کہ بحر الکاہل میں اب تک امریکہ طاقتوں  
نے جو اقدامات کئے تھے وہ بلا فائدہ نوعیت  
کے تھے۔ یعنی محض اپنے بچاؤ کی خاطر تھے  
جزیرہ سالومن پر حملہ بحر الکاہل میں امریکہ کا  
پہلا جارحانہ اقدام ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے  
کہ جزیرہ جاپانیوں سے چھین کر اتحادیوں  
کے جنگی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس  
اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حملے کے  
دور رس نتائج حاصل ہونے سے قبل کافی  
نقصانات ہونے کا امکان ہے۔

جرمنی پر ہوائی حملے  
مغربی جرمنی اور شمالی فرانس پر برطانیہ سے ہوائی حملوں  
کا سلسلہ جاری رہا۔ اس ہفتے میں زبردست حملہ  
روزنبرگ پر ہوا۔ جو ریلوے کا مرکز اور کارخانوں  
کا ڈھ ہے۔ برطانیہ کی ہوائی فوج کے سپر سلاٹ کے  
باری باری جرمنی کے شہروں پر حملے کرنے کا جو اعلان

دیکھیں کہ تربیت کے لئے بہترین کتابیں



# مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث دہزارہ اخیر کار کی ہے۔  
 علامہ انیس روزانہ تازہ تہذیب شہادت آتی رہتی  
 ہیں۔ خون مصالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے  
 ابتدائی سل ووق۔ ورم۔ کھانسی۔ ریش۔ کوروی  
 سینہ کو رنج کرتی ہے۔ گردہ اور شانہ کو طاقت  
 دیتی ہے۔ جریں یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں  
 درد ہو ان کے لئے اکیر ہے۔ دو چار دن میں  
 درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال  
 کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ داغ کو طاقت  
 بخشتا اس کا ادنیٰ کر شہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو  
 صوفی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے  
 مرد و عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید  
 ہے۔ غصیف العرق و عسائے پیری کا کام دیتی ہے  
 ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چٹانک سے  
 کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چٹانک درجہ  
 ایک ماہ کے لئے کافی ہے) یا۔ آدھ پاؤ لیبر۔  
 پاؤ بھر شے مع مصولی ڈاک۔ مالک غیر سے  
 محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم  
 دھکی جائیگی اور نہ ہی ذریعہ وی پی۔  
 تازہ ترین شہادتیں

جناب مولوی سراج الدین صاحب جو دھ پور  
 جو مومیائی مقلوئی مقلوئی و شخصوں نے کھائی و اتنی ٹانڈ  
 کافی معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے موجد کو ان  
 اس کے اشاعت کنندہ کو جزائے خیر دے۔  
 چٹانک اور بھینس ۴ و ۱۰ جولائی ۱۹۷۲ء  
 جناب مولوی حافظ اسرار صاحب صاحب  
 تیر بہت بار آپ کے ہاں سے مومیائی ملگا چکا  
 ہوں۔ ماشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب ایک  
 چٹانک جلد از جلد روانہ فرمائیں  
 ملگا انے کا پتہ۔ حکیم محمد سرور صاحب  
 پڑھیا ٹھوڑی میٹھ لین لکھنؤ امرتسر

# انکھوں کی طبیعت میں

انکھوں کی طبیعت میں  
 شکایت ہوتی ہے۔ نوامبر و سردی کی طبیعت میں  
 دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے  
 بجا شہرہ کے انکھیں اور غراب ہو جاتی ہیں  
 صحت میں جھپٹے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی  
 ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ طبیعت  
 دن علاج بدل دیا جاتا ہے۔ جو اور صوبہ خراب  
 ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست  
 کو انکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے  
 ہندوستانی میر سے کام لیں بطور نمونہ صرف ڈاک  
 بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو انکھوں کی جلد امراض میں  
 نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لیتے  
 سے مزید کی خبریں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔  
 پھر تین منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ ڈاکہ انداز چار لکھ  
 سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت  
 ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید بچے مویوں  
 میر سے کام لیں دس روپیہ تولہ۔ قیمت اوسط  
 قسم بھورا میر سے دو لکھ بیس قیمت ادویات کا  
 مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی  
 میر سے کام لیں ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض  
 چشم کی اکیر و لاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی  
 سیمملی دروازہ۔ شہر مراد آباد

کلیات احسانی کے اصول و قواعد سے  
 روشناسی چاہتے ہیں۔ اس کے دلچسپ علمی مسائل  
 سے واقفیت کے خواہشمند ہیں صحت و مرض۔ بول  
 و براز۔ نبض و قارورہ کی مکمل تفصیل کے خواہاں  
 ہیں تو کتب احسانی۔ قیمت بے جلد ۱۰۔ جلد  
 ڈائی دار ۱۰ پتہ۔ منیجر المحدث امرتسر

# امام ابن تیمیہ کی تصانیف کے

## اردو تراجم

اس رسالہ میں امام موقوف نے  
 ولی اللہ کیا ہے کہ صبی اور مجنون موقوف  
 چھوٹے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں  
 اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۸  
 ترجمہ رسالہ السماع والرقص امام موقوف  
 قوالی نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کون  
 سارہ بیاح ہے اور کون سا حرام ہے اور کون سا  
 اپنی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸  
 تفسیر آیہ کریمہ لانی لا الذی الا انت سبحانک  
 کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر متعلقہ بحث کی ہے  
 اس کے بعد ہر لفظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیر  
 نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں درجہ  
 مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ قیمت ۱۲  
 اجتہادی اور ذوقی مسائل میں فقہ  
 ائمہ اسلام دین کے اختلاف کی وجہ بیان  
 کی ہے۔ قیمت ۱۲

## الوصیۃ الکبریٰ

فرقہ ناجیہ اہل سنت کے عقائد  
 کا خلاصہ نہایت مختصر و مفید  
 جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸

## الوصیۃ الصغریٰ

دعوت حق عربی و اسلامی  
 خلاصہ اعلیٰ علیہ وسلم نے  
 معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی۔ اس کی  
 پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۱۲

## تفسیر سورہ فلق والناس

آیہ من الجنة  
 کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے  
 کما اور وسوساں پر نہایت جامع اور معقول بحث  
 کی ہے۔ قابلہ ہے۔ متن عربی۔ قیمت ۹

## خط کا پتہ

منیجر دفتر المحدث امرتسر

ایک سالہ۔ مولانا محمد رفیع الدین صاحب کے حالات و غیرہ۔



### اغراض مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی فحشا اور جماعت اہل ایمہ کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- (۴) قواعد و ضوابط قیامت پر حال پہنچی آئی چاہئے۔
- (۵) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
- (۶) مضامین مرسلہ بشرط پندرہ منٹ حد تک ہونگے۔
- (۷) جس مراسلہ سے فائدہ لیا جائے وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۸) بیگزنگ ٹکٹ ہر خطوط میں ہونگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



### شرح قیمت اخبار

دایمان ریاست کے سالانہ  
روٹا ساوا جاگیر داران سے ۵  
عام خدیہ داران سے ۵  
مشماہی  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت دار سال زندہ جام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی (مضامین)  
مالک اخبار الحمدیشہ امرتسر  
ہونی چاہئے۔

میر مشول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

چوک کروڑ پائی  
تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱  
۱۳ - نومبر ۱۳۲۱

### امرتسر

۱۲ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۸ - اگست ۱۹۴۲ء

پیر جمعہ المبارک

### بچہ کا جذبہ

(از مولوی محمد عبدالحی صاحب کٹر خطیب مسجد اہل حدیث چٹا پور بنگلہ)

میں پڑھ رہا تھا کہ مدرسہ میں باطل گویا دونگا  
بکیر کا غرہ میں دنیا کو سنا دوں گا  
یاں جب کو دیکھتا ہوں ہے راہ ضلالت پر  
دنیا پہ مٹی ہمارے اسلام کی حکومت  
چھوٹا ہوں مگر مجھ میں ہے قوت ایمانی  
پندہ دن میں بڑا ہو کر پھر دیکھ لینا مجھ کو  
اللہ کے سوا جو فیروں کو پوجتے ہیں  
تعلیم کے پھندوں میں ہرگز نہ پڑوں گا میں  
نہ جوش غزل یا رو کٹر کی سنو دل سے  
جلسہ میں کھڑا ہو کر میں سب کو سنا دوں گا

### فہرست مضامین

- مقدمہ و بچہ کا جذبہ
- انتخاب الاخبار
- مروجہ مسیحی مذہب کا ذریعہ نجات
- قادیانی مشن ڈکٹر صلیب
- مرزا صاحب بحیثیت مسلمان
- میلہ شاہ جہاںگیر گمراہی و فحشا
- میں کیا دیکھا
- فتاویٰ
- متفرقات
- ملکی مطلع
- اشتہارات

نقمانی کاظم - جلد - مرتبہ حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آبادی - جس میں کل اربعہ انسانی کے مشق نہایت مجرب اور تیرہ ہفت شہ جات دیئے گئے ہیں۔



بسم الله الرحمن الرحيم

# الحمد لله

۱۳ - شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

## مروجہ مسیحی مذہب کا ذریعہ نجات

ہم اس امر میں عیسائیوں کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ اپنے پسندیدہ مذہب کی تصویر صحیح لفظوں میں بیان کر دیتے ہیں۔ کوئی مخالف اگر اس تصویر پر مذہب کو شائع کرے تو عمل اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ارباب مذہب اس کو خود ہی بیان کر دیں تو اس کی صحت نقل میں کچھ شبہ نہیں رہتا۔ چنانچہ مسیحی رسالہ المائدہ نے مسیحی مذہب کا ذریعہ نجات مسیح کی صلیبی موت بتایا ہے۔ جسے ہم اسی کے الفاظ میں پیش کر کے اس پر تنقید کرتے ہیں۔ المائدہ کے قابل مضمون نگار نے تاریخی واقعات میں بتایا ہے کہ پرانے زمانے میں صلیبی موت ذلت کی موت سمجھی جاتی تھی۔ پھر اس پر سوال کیا ہے کہ مسیح نے یہ ذلیل موت کیوں اختیار کی۔ پھر اس کا جواب دیا ہے۔ ہم سوال و جواب کے سلسلے الفاظ ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اندریں حلقہ خداوند نے ایسی حقیر موت کو کیوں قبول کیا اس کا جواب اگرچہ زمانہ ہر زمانہ مفکرین نے دیا ہے۔ تاہم جتنے جوابات دیے گئے ہیں وہ اتنے کسی بحث نہیں جتنا کہ خود خداوند کے ارشادات اور اقوال سے مترشح ہوتا

ہے۔ خداوند نے لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ تکمیل پر جاوے۔ ان کے لئے ممتحن اور امتحان کا محبت تھی جس کا فیضان بلا امتیاز نیک و بد سب کے لئے عام تھا۔ خداوند اپنی قربانی سے ایسی شخصیتیں معرض وجود میں لانا چاہتا تھا جو محض مصائب کی برداشت کرنے اور خدمت کرنے سے وہ قوت حاصل کر سکیں اور غالب آئیں جو خداوند کی پیر کی سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی آمد صرف اس لئے تھی کہ وہ خدمت کرے اور اپنی جان کو سب کے لئے فدیہ میں دے۔

المجددیت | اس جواب کا پورا مطلب مجیب صاحب ہی سمجھ جاتے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح نے صلیبی موت کو جو بقول نامہ نگار مصائب و ذلت کی موت ہے اس لئے اختیار کیا کہ سب کو اس کا فیض پہنچے اور سب کے سب انسان اس حقہ پائیں۔ اسی لئے آپ نے انجیل متی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اپنی جان کو سب کے لئے فدیہ میں دے۔ حالانکہ امریکن اور برٹش ڈوٹن بائبلوں میں سب کا لفظ نہیں۔ بہتروں کا لفظ ہے۔ یعنی فقرہ مذکور یہی ہے کہ

"اپنی جان بہتروں کے لئے فدیہ میں دے۔" وائٹیل مطبوعہ امریکن پریس لدھیانہ ۱۸۸۲ء نیز بائبل شائع کردہ وائٹیل مطبوعہ انارکلی لاہور ۱۹۱۶ء

معلوم نہیں نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحب المائدہ نے اس تبدیلی میں کیا فائدہ سوچا ہے۔ آگے چل کر اصل مضمون یوں شروع ہوتا ہے:-

"انسانی شعور اور صلیب | خداوند کی شخصیت کے ذریعے جس کا بحث ذرا اس کے اقوال سے ہوتا ہے۔ ہم پر یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ صلیب انسانی شعور کی تاریکی کو خدا کی قربت سے منور کرتی ہے۔ اور صلیب کو اگر مسیح کی نسبت سے دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہماری انسانی شعوری تاریکی کا کفارہ ہے اور تاریکی کو نور میں تبدیل کرتی ہے اور اس کی شخصیت میں صلیب ہمارے شعور کو ایک نئے روحانی نظام میں ڈھالتی نظر آتی ہے۔ جس میں تجلی جلال الہی سے مستعین ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم سے ذات خداوندی کا کلی عرفان ہو جاتا ہے اور خواہش نفس انسانی کو خدا کی صورت پر تبدیل کر دیتی ہے کیونکہ وہ یک جہتی سے اس کے لئے کوشاں ہوتی ہے اور یہاں ارادہ خدا کے مقصد کو پورا کرتا ہے کیونکہ اس کی نیت مقصد الہی ہو جاتی ہے۔ فی الحقیقت خداوند کی شخصیت سے اس کی صلیب کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ انسانیت کے لئے خدا کا بلند ترین مکار خفا ہے۔" المائدہ تاریخ مذکور

المجددیت | مثل مشہور:-  
پیر من حسن است و اعتقاد من بس است  
سے قطع نظر کی جائے تو صلیبی موت میں بگاڑے فہم کے مرا سر ظلمت نظر آتی ہے۔  
(اولاً) اس لئے کہ اگر یہ موت روشنی اور نجات

جو بات نصرتی۔ جہانوں کے اسکا پر اعتراضات اور ان کا جواب۔ تاریخی صورت میں نہیں۔



## قادیانی مشن کسر صلیب

حضرت علی موعود علیہ السلام کی تشریف گزشتہ کی علامتوں میں سے ایک علامت کسر الصلیب کہلاتی ہے۔ یعنی حضرت موعود صلیب فساد فی کو توڑ دیں گے۔ کیسے توڑینگے۔ اسی طرح جس طرح فتح مکہ کے دن پیغمبر اسلام علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے ارد گرد رکے ہوئے بت اٹھوا دیے۔ ہر بت کو توڑا دینے تھے۔ ایسا ہی حضرت علی علیہ السلام بھی کریں گے۔ کیونکہ صلیب اسلامی تعلیم کے لحاظ سے بتوں کی طرح مبود باطل بھی گئی ہے۔ مضمون باطل صاف ہے۔ مگر قادیانی کٹ جنتوں کا جواب خدا کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو ان پر دیگر سوالات کی طرح ایک سوال یہ بھی ہوا کہ مسیح موعود کی علامتوں میں سے ایک علامت کسر الصلیب بھی آئی ہے۔ جو آپ میں نہیں پائی جاتی۔

مرزا صاحب نے جواب دیا کہ کسر صلیب مراد صلیب عظام یعنی عیسائی مذہب کا ابطال ہے جو میں نے بہت اچھی طرح کر دیا۔ اس کا جواب کافی دیا گیا۔ مگر قادیانی اور حق پسندی؟ چنانچہ اخبار الفضل یکم اگست میں فز کے طور پر لکھا ہے: حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے بدل عظام ہی عیسائیوں کے بنیادی عقائد اور مسیح کا ابن اللہ ہونا شلیٹ اور کفارہ کی تردید کرتے ہیں۔ اس کے بالقابل علماء کا جات مسیح کا عقیدہ تو انشا مخرجی الشکر ہے۔ (الفضل یکم اگست ۱۳۸۵ء)

الحمدیہ مشن: غور طلب بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی تصنیفات میں مسیحی عقائد کے ابطال میں جو دلائل دیے ہیں وہ سب قرآن مجید سے ماخوذ ہیں چنانچہ آپ کا بڑا مایہ ناز مباحثہ جو ۱۸۹۳ء میں

جو اسے انسان ہے اور جس سے انسان کا ملاپ خدا سے دوبارہ ہوتا ہے۔ تصلیب یسوع کی زندگی اور اس کے مقصد کا فیصلہ کن نفل ہے۔ یہی خوشخبری ہے اور یہی اس کا نجات بخش نفل ہے۔ یہ ہمارے مقدس ایمان کا مقدس اعتقاد ہے۔ اور یہ دن صلیب کے نیچے خاموشی سے غور کرنے کے دن ہیں۔ کیونکہ یسوع کی تصلیب خدا کے اس تمام مکاشفہ کا جو اس نے انسان پر وقتاً فوقتاً کیا خلاصہ ہے: (المائدہ ۴۰) اور بابت جون ۱۹: ۳۰ (ملاحظہ)

الحمدیہ مشن: ہم اس قسم کی خوش اعتقادی کا کیا جواب دیں۔ چاہتے تو یہ تھا کہ اس کا جواب قادیانی اخبار دیتے جو بڑے غزوہ عقل سے لکھا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تشریف آوری سے مسیح مذہب کی صلیب ٹوٹ گئی اور ان کی ترقی ترک گئی اور مسیح مذہب دنیا سے فنا ہو گیا۔ مگر آج ہم رسالوں اور اخباروں میں مسیح مذہب کی تبلیغی آواز سنتے ہیں۔ تو خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ آواز خواب میں آئی ہے۔

آپ نے من شوم بہ بیداری است یا رب یا جواب مسیحی مضمون کے اس حصے کا جواب پہلے دو مرتبہ (نبریں) آچکا ہے۔ ماہ جون کے بعد جولائی کے پرچے میں بھی اس مضمون کی دوسری قسط آئی ہے اس کا جواب آئندہ پرچے میں دیا جائے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ!

مسیحی مضمون نگارو! ۱۳

ہاں تامل و دم ناوک غلٹی خوب نہیں میری چھائی ابھی تیروں جہنم خوب نہیں

اسلام اور مسیحیت: پادری برکت اللہ نے اسلام کے خلاف تین کتابیں لکھی ہیں۔ ان کا جواب عالمائے دین لکھا ہے۔ مصنف مولانا ابوالفداء اللہ صاحب۔ تبت میر۔ پتہ: نیو دفتر الحمدیہ امرت سر

کا ذریعہ برقی توانیہا سابقین اور ان کی امتوں کو اس سے کیوں محروم رکھا جاتا۔ ان کے اہل ہوں میں تو کیا ان کے خوابوں میں بھی یہ خدایہ نجات نہیں آیا ہوگا۔

ثانیاً: یہ کیا عدل و انصاف ہے کہ گنہگار انسان تو ابدی جہنم کے مستحق ہوں مگر خدا کا بیٹا یسوع مسیح سب گنہگاروں کا بارگاہِ شفا کی صلیب موت کی تکلیف چند منٹ برداشت کر کے صلیب کے لئے ذریعہ نجات ہو جائے۔

(ثالثاً) اگر مسیح کی صلیب موت کفارے کی غرض سے ہوتی تو آپ اسے بخوشی قبول کرتے۔ حالانکہ انبیاء سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے خوشی سے جان نہیں دی۔ بلکہ سخت گھبراہٹ میں کہتے رہے اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا (انجیل متی باب ۲۷)

(رابعاً) اگر یہ صلیب موت سب کے لئے کفارہ ہے تو مسیحی قوم میں شریک ہونے کی ضرورت کیا ہے پھر تو یہ کفارہ مثل آب و ہوا کے ہوا۔ جس میں سب انسان بلکہ جملہ حیوان شریک ہیں۔ کسی قوم کے نزدیک کسی ملک کے باشندے ہوں۔

(خامساً) اگر محض مسیح کی صلیب موت سب انسانوں کے لئے ذریعہ نجات ہے تو نیک اعمال کرنے اور بڑے کاموں سے بچنے کی ضرورت کیا ہے۔ مقصود تو نجات ہے۔ جو مسیح کی صلیب موت سے سب کو حاصل ہے۔ اب کسی کو بڑے کاموں کے نتیجے سے ڈرایا جائے گا تو وہ جواب میں صاف کہیگا کہ

واعظاً خوب معاصی کا مجھے کیا معنی جس کے بندے میں ایسی ہے سو کار پنا قابل مضمون نگار کے مضمون کا آخری حصہ قابل دید و شنید ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اہمیت صلیب: خداوند یسوع کی صلیب خدا کی کل کائنات اور مخلوقات پر مسلط ہے تصلیب خدا کی اس دائمی محبت کا نشان ہے

نجات ملے۔ قرات: انجیل اور قرآن مجید کی تفسیر کا مقابلہ اور قرآن کی تفصیل۔ قیت: میرے پروردگار! میرے پروردگار! میرے پروردگار!





مرزا صاحب نہ جھڑکتے نہ مسج موعود نہ  
کوشن گویاں تھے نہ ہمدی مسعود اور قابل مصنف۔  
سے نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں  
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

## میلہ شاہ جہانگیر (شہر گجرات) میں کیا دیکھا؟

اذکار ایم محمد خان سینٹ گوندل ناظم بزم توحید مونگ  
ضلع گجرات

سے آئیم جو کچھ دیکھتی ہے لب پہا سکتا نہیں  
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی  
برادران ملت! راقم الخیر عنوان بالاکے تحت  
چشم دید حالات و واقعات موصوفہ تبصرہ پیش خدمت  
رکھتا ہے۔

محل وقوع (شہر گجرات پنجاب) سے ایک میل مشرق  
کی جانب ایک مقبرہ بنام شاہ جہانگیر مشہور ہے  
جو بزمانہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ  
ہوئے ہیں۔ ان کے مقبرہ پر ہر سال موسم  
کرم میں میلہ لگتا ہے۔ جو اس سال بتاریخ ۱۸  
منعقد ہوا۔

اللہ اگر زور دے رہا ہے تو روٹھے  
بے خوف و خطر عرس مناتے رہتے  
یوں تو شہر گجرات میں کئی نیلے ہوتے ہیں۔ جن سے  
متعدد کے چشم دید حالات ناظرین الحدیث کی خدمت  
میں گاہے بگاہے پیش کر چکا ہوں۔

آج سنئے اور میلہ کے حالات سمجھ کر نہ سنئے۔ بلکہ  
ایک دیکھنے کا اظہار درود دل سنئے۔  
سنئے ہونگے جن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے  
کلیوہ تمام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں  
زائرین کی آمد! اطراف و اکناف دود و زور دیکھتے  
زائرین میلہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ جو میلہ  
میں شمولیت کو باعث نجات آخری خیال کرتے ہیں  
مستورات کی آمد! میلہ مذکور میں مستورات

جو حق و دوجو رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر ٹرے  
اور ٹنگوں تل کر ستر و پردہ کو بالائے طاق رکھ کر  
شامل ہوتی ہیں۔ مقبرہ کی چار دیواری کے باہر  
جوتے اتار کر قبر پر سجدہ میں جا گرتی ہیں۔ چوٹی  
چائنی اور بنگلیر ہوتی ہیں۔ اور قبر سے خاک  
رو خاک پاک خیال کر کے) لے کر اپنے منہ اور حیم پر  
لمتی ہیں۔ اور پوری آزادی رہے جیائی) سے  
مردوں کے پہلو بہ پہلو ٹھہر جہل کر میلہ میں نمائش  
کرتی اور کراتی ہیں۔

مردوں کی آمد! مرد ہی غول در غول نوحہ نوحہ  
کے کپڑوں میں لمبوس ہو کر میلہ کی رونق کو دوبارہ  
کرنے کی خاطر دود و زور دیکھتے آتے ہیں۔ اور  
طرح طرح کے مشرکانہ و بتدعانہ کاروائی نمایاں  
ہے دریغ کرتے ہیں۔

رواہے انہیں سب کو جو ناروا ہے  
بزم وقوت مست قلندر! مقبرہ کے نزدیک ہی  
فرقت قلندر را کھالیدہ اور ایک لنگوٹی زینت  
کئے ہوئے ہیں پچیس نفوس پر مشتمل دھونی رانہ  
بیٹھا تھا۔ جن میں سے اکثر کے دست و پا کے  
ناخن ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو انچ لمبے تھے۔ بھلوں  
کے نیچے چار چار انچ لمبے بال۔ بعضوں نے سر  
مونچ کے بال چھوڑ رکھے تھے اور بعض نے ان کا  
بالکل استرے سے صفایا کر رکھا تھا گلے میں  
اہل ہند کی طرح جود زنار پہن رکھے تھے مگر  
رسول عربی کا کلمہ پڑھ کر دعویٰ مسلمان کرتے تھے  
و خدا تعالیٰ اسلام کو ایسے نادان پرووں سے  
بچائے! آمین! بھٹک و چرس کے خوب دود  
چلتے تھے۔ یہ ہینگ کو نوش جان کر کے  
دماں دم مست قلندر۔ دماں دم مست قلندر  
کہتے ہوئے ناچنے کودنے لگ جاتے۔ گھنٹہ آدھ گھنٹہ  
اس بیودہ شغل میں صرف کر دیتے۔

بزم چرس و بھنگ نوشاں! ایک طرف چرس  
بھنگ نوشوں کی عقل گرم ہوتی۔ جو پڑے ذوق شوق  
سے نوش جان کر دے تھے۔ عارب افلاق اور

جاسوز اشعار لاپتے تھے۔  
بزم چنگ نوازاں! ایک طرف چنگ نواز گھڑ  
تھے۔ جو چنگ دستار کے ساتھ گارہے تھے۔ اور  
ساتھ ساتھ ناچنے کودتے ہی تھے۔ ان کثیت  
سراسر تعلیم اسلام کے خلاف اور شرک آلودہ تھے۔  
راقم خدا اشعار بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔ آپ  
ملاحظہ فرما کر ان بدنام کنندگان اسلام کے دعویٰ  
مسلمان کو دیکھیں۔

(۱) اگر مجھ کو ملنا چاہے تو کر سجدہ بتوں کو  
سب میری ہی صورت ہیں میں ہی بیجان ہوں  
(۲) ہند نہ مسلمان ہوں نہ ہوں طفل برہمن  
ہوں عشق کا بندہ درجائانہ میں ہی ہوں  
(۳) مرنے کے بعد ساقی کون آئے گا پینے  
نے کش کی زندگی ہے میخانہ زندگی کا  
(۴) حاجی لوگ تھے وچہ ہاندے  
میرا پیر گھسرو وچہ سکرہ پنجابی  
ترجمہ: حاجی لوگ ج کی خاطر کہہ میں جاتے  
ہیں۔ مگر میرا پیر میرے گھر میں ج کے لئے  
مکہ ہے۔

محفل پیر! ایک طرف ایک پچیس سالہ نوجوان پیر  
بدن میں چستی۔ آنکھوں میں مستی۔ دل میں سرور۔  
دماغ میں غرور۔ لمبی لمبی مونچھیں۔ ریش نازد۔  
غرضیکہ بڑی شان سے محفل آرا بن کر مرد و عورتوں  
کے حلقہ کے درمیان تکیہ لگائے ایک مست و  
بند بنے بیٹھا تھا۔ عورتیں اور مرد آتے ہی پیر  
کے آگے بلاتامل اپنی جہینوں کو سجدہ میں رکھ دیتے  
دھیر برستی تیرا بڑا جو!

زائرین میلہ کا مقبرہ کے ساتھ سلوک! چارٹا  
وچہ دگور قبر پر اپنی اپنی جہینیں جھکا کر موجب  
نجات خیال کر کے مصروف کار تھے۔ قبر کے ارد  
گرد چکر لگاتے۔ جب ایک چکر پورا ہو جاتا۔ تو  
بعدا شیشاں سجدہ میں گر پڑتے۔ اور اسی حالت  
میں گڑا گڑا کر حاجات و استمداد طلب کرتے  
پانچ پانچ منٹ سجدہ سے سر ہی نہ اٹھاتے۔

مکہ سے سرائٹاتے تو ایک بیٹی جو پاس ہی پڑی ہوئی تھی۔ اس میں حسبِ نسا پیسے ڈالتے۔ کوئی پتاشے، کوئی پراٹھے اور گندم کے دانے و آٹا بطورِ چڑھاوا چڑھااتا۔ قبر کے جنوب کی طرف گندم کے دانے ہی دانے نظر آتے۔

**ایک عجیب واقعہ** ایک پندرہ سالہ نوجوان کو مجاوروں کے سامنے ہند آہ و زاری روئے ہوئے دیکھا۔ جو مجاوروں سے حلقہ آہٹا تھا کہ میں نے بیٹی میں دو پیسے ڈالنے تھے۔ غلطی سے دو پیسہ کی بجائے ایک پیسہ اور ایک اٹھنی ڈال دی گئی ہے۔ خدا کے لئے مجھے آٹھ آٹھ واپس دیجئے۔ مجاور کہتے تھے کہ ہم کیا جانیں کہ تم نے اٹھنی ڈالی ہے یا پیسہ۔ وہ لڑکا قبر والے کی قسمیں اور خدا کی سوگندیں کھاتا۔ روتا۔ چلاتا۔ نیتیں اور خوشامدیں کرتا۔ مگر وہ سنگدل مجاور اس بے چارے کی ایک بھی نہ سنتے۔ آخر اسے دھکے دیکر حدودِ مقبرہ سے باہر نکال دیا گیا۔

دخوب (انصاف ہے)

میرا دران اسلام! آج زمانہ ترقی پر ہے اور روز بروز ترقی میں گوشاں نظر آتا ہے۔ لیکن مسلمان تضرعت میں گرے ہوئے نظر آ رہے ہیں ترقی کا نام نشان کہاں۔ ملک کے گدی نشینوں نے ریم اعراس و میلہ بتائیں ایسی بیچ و بیچ جادری کی ہیں۔ جن سے ہر قسم کے دینی و دنیاوی نقصانات (ظہر من الشمس ہیں۔

بجائے اسے آٹھ و گدہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی دوڑ و زمانہ چال قیامت کی چل گیا

معلوم نہیں ان اعراس اور میلوں کا طریقہ انہوں نے کہاں سے لیا۔ نہ دوسیدہ الانبیاء صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ خلفائے راشدین نے اثر عظام نہ ہی صوفیائے کرام نے کہا۔ بلکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا تَقْبَلُوا قَبْرِی عِیْنًا

بنانا نہ قربت کو میری منہ تم۔ ذکر نامیری قبر پر مرکوز تم

آپ نے امت سے یہ زور کر جناب باری میں دعا کی  
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِی عِیْنًا  
”اے اللہ! میری قبر کو عید نہ بنائو“  
یعنی اس پر میلہ نہ لگے۔

جب زمانہ قدیم میں ان کا وجود نہیں تھا۔ اور نہ ہی کوئی چہرہ چلتا ہے۔ نہ کیا وجہ ہے۔ قلم امام بن کر دائرۃ تعلیم سے نکل رہے ہیں۔ کیا اس بارے میں امام اعظم کا قول پیش کر سکتے ہیں درگزر نہیں بلکہ فرمان نبوی ہے۔

لَنْ تَرَوْهُ شَوْیَ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
نَرَاتُ الْقُبُورَ۔

لست فراتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر جانے والی عورتوں پر۔

اے اس ہے ان کی عقل پر کہ متورات کو عید گاہ اور مساجد میں نماز جماعت کے واسطے مردوں کے ساتھ شامل ہو کر کھڑا ہونے سے باز رہنا منع کرتے ہیں۔ جو حدیث سے ثابت ہے۔ مگر انفسِ صدادہ انہوں نے میلوں اور عرسوں میں شامل ہونے کے لئے مردوں کے ساتھ پہلو پہلو شانہ بشانہ چلتے پھرنے، آٹھنے بیٹھنے، نقل و حرکت کی عام اجازت دے رکھی ہے۔ یہ خود تہی بڑی شان و شوکت سے مزین ہو کر ستر و پردہ کو بالائے طاق رکھ کر گھروں سے چل کھڑی ہوتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی پوچھتا ہے نہ روکتا ہے۔

حالانکہ پردے کا حکم سب مسلمانوں میں مستم ہے۔ الحمد للہ! کیا اربابِ توحید اب بھی اس قسم کے واقعات سن کر بزمِ توحید قائم نہیں کریں گے اور جہاں قائم ہے وہاں کام شروع نہیں کریں گے اگر بی سستی اور بی میل و ہند ہے تو ان خوابوں کے وزر کے ذمہ دار اربابِ توحید ہی ہوں گے۔ کیونکہ ہر مسلمان کو یہ حکم ہے کہ خدائی حکم گمراہوں کو پہنچائے۔

مَا عَلٰی الْاٰیْمِنِ یَتَّقُوْنَ مِنْ جِئَابِہِمْ  
مِنْ شَیْءٍ وَ لَکِنْ ذِکْرٰی تَعْلَمُوْنَ

یَتَّقُوْنَ (رسورہ انعام)

پس اربابِ توحید پر لازم ہے کہ کمر ہمت باندھیں اور جہاں جہاں مزارات پر عرس ہو رہا ہے وہاں کے قوب و حواری کے مہران بزمِ توحید مزارات پر پہنچ کر تقریری اور تحریری اشاعت کریں۔ یہ صحیح ہے کہ فی زمانہ جنگ و جدل کے اثرات ہر مذہبی کام پر غالب ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرغ باز مرغ بازی میں، شیر باز شیر بازی میں، سنیا بین سنیا بین میں برا بر مشغول ہیں۔ پھر کیا عاشقانِ توحید ہی ایسے غافل ہیں کہ جنگ کے اثرات سے مغلوب ہو کر دینی خدمت چھوڑ دیں۔ اگر یہی ہے تو حضرت امیر خسرو مرحوم کا یہ شعر سن لیجئے۔

خسرو اور عشق بازی کم زہد وزن مہاش  
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

مدرسہ ضیاء العلوم | بسر پرستی انجن محمد سعید

مؤامہ منقطع! اب آج چار سالوں میں غیر معمولی ترقی حاصل کر گیا۔ مدرسہ میں طلباء کی تعداد بھی کافی ہے۔ اس وقت ۵۵ لڑکے زیر تعلیم ہیں اور معلم تین ہیں۔ چونکہ یہاں کی جماعت (اولیٰ مدرسہ و طلبہ پورا کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی سلسلہ سفارت مولوی محمد شفیع صاحب انصاری مٹوئی مدرسہ مدرسہ ہذا مقامات ذیل کا دورہ کریں گے بمبئی۔ دہلی۔ آگرہ۔ کانپور۔ قنوج۔ لکھنؤ۔ بنارس۔ کلکتہ۔

امید ہے کہ اصحابِ خیر حضرات حتی الامکان مدرسہ و انجن کی امداد فرما کر عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے اور عذری مشکور۔

دعائی، عبدالرفیق سرپرست مدرسہ ضیاء العلوم و انجن محمد سعید مؤامہ منقطع! اب آج چار سالوں میں غیر معمولی ترقی حاصل کر گیا۔ مدرسہ میں طلباء کی تعداد بھی کافی ہے۔ اس وقت ۵۵ لڑکے زیر تعلیم ہیں اور معلم تین ہیں۔ چونکہ یہاں کی جماعت (اولیٰ مدرسہ و طلبہ پورا کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی سلسلہ سفارت مولوی محمد شفیع صاحب انصاری مٹوئی مدرسہ مدرسہ ہذا مقامات ذیل کا دورہ کریں گے بمبئی۔ دہلی۔ آگرہ۔ کانپور۔ قنوج۔ لکھنؤ۔ بنارس۔ کلکتہ۔

## فتاویٰ

س ۱۳۱۱ { بکر کی شادی ہندہ سے ہوئی۔ جس سے چند لڑکے بھی ہوئے۔ اب بکر ہندہ کے بھائی کی لڑکی سے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ شرعاً صحیح ہے یا نہیں؟ اجتماع جائز ہے یا نہیں۔ (واقعہ رہے کہ ہندہ زندہ ہے) (نیاز مند۔ منظر امام از چرکنڈہ)

س ۱۳۱۲ { صورت مرقومہ میں نکاح ناجائز ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بھوپتی بھتیجی اور خالہ بھائی کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔ اللہ اعلم! (در غریب فذصول)

س ۱۳۱۳ { مسلمانوں کی ایک کاروباری جماعت جمعہ والے روز جمعہ ادا لئے فریضہ نماز جمعہ اپنی دوکانیں کھولا کرتی تھی۔ لیکن اب وہی کاروباری جماعت جمعہ والے روز تمام دن دوکانیں کھولتی اور نماز جمعہ کے وقت بھی کھلی رکھتی ہے اور جمعہ کی بجائے اتوار کو تمام دن دوکانیں بند کرتی ہے ایسی صورت میں جبکہ اخلاقی یا قانونی طور پر مسلمانوں کو جہینہ میں چار چھٹیاں کرنی ضروری ہوں۔ مسلمان جمعہ والے روز کی چھٹی کریں یا اتوار کی؟ فرٹ۔ مملکت دہلی کی طرف سے ایک قانون نافذ ہونے والا ہے جس میں ہر دوکاندار کو جہینہ میں چار چھٹیاں کرنی ضروری ہوگی۔ (محمد السار عزت دکن اسٹور صدر بازار دہلی)

س ۱۳۱۴ { جمعہ یا کسی اور دن کا نام نہ کرنا شرعی حکم نہیں ہے۔ دینی اور دنیاوی ضروریات کے لئے اور تعمیل حکم سرکار کے لئے مسلمانوں کو جمعہ کا نام نہ کرنا چاہئے۔ تاکہ دفتروں کام ہو جائیں۔ نماز جمعہ بھی بافراحت پڑھی جائے اور دوسری ضروریات بھی پوری ہو جائیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۱۵ { مقصود از خود پابندی بعد نماز پنجگانہ مقبول کیلئے دعائے مغفرت و توفیق بذراعی اعمال کی غلوں قلب سے دعا کیا کرتا ہے اور مقبول سے محسن سلوک کا دل میں متمنی رہا کرتا ہے۔ مقبول اوس کے صلے میں اگر بطور خواہ یا وظیفہ کچھ مانہ مقصود کے لئے مقرر کردے تو از روئے شرع شریف کیسا ہے۔ کیا دیگر کار خیر کی طرح مستحق ثواب ہو سکتا ہے؟ (محمد السار دکن اسٹور صدر بازار دہلی)

س ۱۳۱۶ { بنیت غریب پروری مقصود کو دینا جائز ہے۔ غریب کو بطور شکر یہ اس کے حق میں دعا کرنے کا حکم ہے۔ اللہ اعلم!

## متفرقات

گرائی کاغذ | روز افزوں ہے۔ اس پر مزید یہ کہ کیا ہی ہے۔ آٹا مل اجاروں کی حالت مویشیوں کی طرح ہے۔ زمینداروں سے پوچھنے قحط کے ایام میں اپنے مویشیوں کو عیال سے مقدم جانتے ہیں۔ یہی حال آج مالکان اجارات کا ہے۔ خصوصاً ایسے اجاروں کا جن کی اشاعت کم۔ عدالتی اشتہار بند۔ تجارتی مدارد۔ پھر بقا کی کیا صورت؟ مرنے تک یہی خواہم ترقی اشاعت پر توجہ کریں۔ اصحاب ثروت ناداروں کے نام اپنی طرف سے قیمت دیکر جاری کرائیں۔

مبشرہ عذاب عیسائی اقوام پر | اس نام کی ایک کتاب لکھنؤ سے کسی شیعہ مصنف نے شائع کی ہے۔ جس میں موجودہ جنگ کو عذاب شدید قرار دے کر عیسائیوں کو خدا کی نافرمانی سے ڈرایا ہے۔ صفحات ۸۸۔ قیمت ۲۰ روپے کا پتہ۔ ایس۔ ایس۔ جدر معرفت علی سجاد صاحب عدالت ڈسٹرکٹ جج لکھنؤ ایک متن بزرگ | امت سری جماعت اہل حدیث میں سب سے سن بزرگ مولوی طالع مند پیشتر ۹۰ سال ۲۰۔ اگست کو فوت ہو گئے۔ مرحوم مولوی غلام علی صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے استاد کی یاد گارتے سماعت درس قرآن کا اتنا شوق تھا کہ اس کبرئیں میں بھی مکان بعید سے چل کر درس ثنائی میں شریک ہوتے تھے مرحوم کی اولاد سب فوت ہو چکی ہیں۔ اپنے محلہ میں بچوں کو بلا معاوضہ درس قرآن دیا کرتے تھے۔ غرض مرحوم عجیب نمونہ سلف تھے۔ (غفر اللہ لہ ورحمہ)۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار | خدا کے فضل سے مدرسہ ہذا عرصہ دراز سے دینی خدمت میں سرگرم ہے۔ مدرسہ کی طرف سے جہرض و صولی چندہ مولوی محمد الرحیم صاحب اور مستری عبدالحمید صاحب آپ حضرات کی جانب تشریف لارہے ہیں۔ اس لئے مدرسہ ہذا کی معاونت و اعانت فراہم کرنا ضروری ہے جن اصحاب کے پاس سفیر نہ پہنچ سکے تو امداد براہ راست مدرسہ کو بھیج دیں۔ فرٹ۔ بیرونی طلبہ آنے سے پیشتر ہدیہ درخواست اجازت لیں۔ (المعلن۔ حاجی محمد ابراہیم سکرٹری مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار)۔ اشاعت ضرورت معاش | میرے ایک نوجوان خلص دوست ڈل پاس جو نہایت نیک چلن۔ دیانتدار اور کارکن آدمی ہیں۔ پیشہ تعلیمی اور محمدی کے مشاغل ہیں۔ خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

محمد خان سیف ناظم بزم توحید مونگ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات پنجاب۔ پانچ پیہ کے گٹھ برائے حصول ڈاک وغیرہ پتہ ذیل پر بھیجا کر مت حاصل کریں۔ پتہ۔ سیف مونگ ڈاک ناظم بزم توحید مونگ ضلع گجرات پنجاب۔

بہارِ نبویؐ کے لئے ہر شے کو فلاح و نجات دینا ہے۔

# ملکی مطلع

## مجلس عالمہ مسلم لیگ کی قرارداد

اس ہفتے مسلم لیگ کی مجلس عالمہ نے بیٹی میں ایک طویل قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں ملک کی موجودہ حالت کے متعلق اظہار خیالات کیا ہے۔ قرارداد میں کانگریس کی سول نافرمانی پر اظہار افسوس کرتے کے بعد کہا گیا ہے کہ کانگریس کا نفاذ حکومت کو پریشان کر کے اقتدار حاصل کرنا اور مسلمانوں کو مطالبہ پاکستان سے باز رکھنا ہے۔ آگے چل کر کہا ہے کہ سرکرہ کی تجاویز میں کانگریس کے دونوں مطالبے منظور کئے گئے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کو سلطنت برطانیہ سے علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔ دوسرے یہ کہ ہندوستان کا آئندہ آئین بنانے کے لئے ایک فائنل اسمبلی بلائی جائے گی۔ جس میں غیر مسلموں کی اکثریت ہوگی۔ ان تجاویز میں پاکستان کا محض امکان تھا کہ مسلم اکثریت والے صوبوں کو مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔ قرارداد میں مزید کہا گیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عالمہ اتحادی ملک کو متوجہ کرتی ہے اور برطانیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ صاف لفظوں میں اعلان کرے کہ وہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو آزادی دینا چاہتی ہے اور جہاں ان کی اکثریت ہے وہاں آزاد صوبے قائم کرنے میں ان کی امداد کریگی۔ اگر مسلم لیگ کا یہ مطالبہ تسلیم کر کے واضح لفظوں میں اعلان کر دیا جائے تو مسلم لیگ ملکی دفاع کے معاملہ میں پوری طرح تعاون کرے گی۔ جس میں اس کو مساوی درجہ حاصل ہو۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ مجلس عالمہ پورے خود و غرض کے

بعد مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ کانگریس کی موجودہ تحریک میں کسی قسم کا حصہ نہ لیں۔ مسلم لیگ کو قوی امید ہے کہ مسلمانوں کو ڈرانے دھمکانے یا ان کو تنگ کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ اگر ایسا کیا گیا تو وہ پوری طرح مقابلہ کریں گے۔ اور اپنے جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر ضروری طریقہ اختیار کریں گے۔

مسٹر محمد علی جناح نے مجلس عالمہ کی قرارداد کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ حکومت برطانیہ پاکستان کے متعلق خواہ کوئی اس پر ریمانڈ ہو یا نہ ہو ایک غیر مبہم اور صاف اعلان کر دے ایسا اعلان ہوتے ہی مسلم لیگ ملک کی حفاظت اور اجرائے جنگ کے لئے مساوی شرائط پر ناراضی حکومت کی تشکیل کے لئے تیار ہو جائیگی ایسے اعلان کے بغیر عارضی حکومت قائم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اس قرارداد کی نقلیں والسٹون ہندو وزیراعظم برطانیہ اور اتحادی ملک کے اعلیٰ ارباب اختیار کو ارسال کی جائیں گی۔

ایک سوال کے جواب میں موصوف نے کہا کہ اگر برطانیہ نے کوئی جواب نہ دیا تو مسلم لیگ اپنی پوزیشن پر دوبارہ خود کریگی۔

## رفتار جنگ

چین اور روس میں جنگی محاذوں کی تازہ صورت حالات کے متعلق معاصر پرنٹپ کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ ہو۔

”کاکیشیا د کوہ قاف میں جنگ ایک نازک مرحلہ پر پہنچ رہی ہے۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار ماسکو کی اطلاع ہے کہ سٹالن گراڈ کے محاذ پر لڑنے والی فوجوں نے سمر صمد کی بازی لگا رکھی ہے۔ ماسکو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سٹالن گراڈ کی لڑائی بہت خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور چین فوجوں کے دھتے گراڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ دوسری طرف

جرمن کالے سمندر پر بحیرہ اسود کی بندرگاہ فودور کی طرف پیش قدمی کرنا کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روسی اپنی سرزمین کے چپے چپے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور جو منہ کی زبردست مزاحمت کر رہے ہیں سٹالن کے مشرق میں جو جرمن فوجیں رہ گئی ہیں۔ انہیں روسی ٹینک تباہ کر رہے ہیں۔ دریائے ڈان جرمنوں کے خون سے سرخ ہو گیا ہے۔ جرمن اسٹے بھاری نقصانات کے باوجود آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ان کی رفتار بہت دھیمی پڑ گئی ہے۔ لیکن اس سے یہ برکوزہ سمجھا جائے کہ کاکیشیا کے تیل کے چشموں کو خطرہ کم ہو گیا ہے۔ شمال مغربی کاکیشیا کی حالت بھی تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ جرمن فوجیں کراسنود کے جنوبی پہاڑوں تک پہنچ گئی ہیں اور وہ کالے سمندر کی طرف بڑھتی جا رہی ہیں۔ گویا اس وقت تین طرف سے پشتہ می کی جا رہی ہے۔ یعنی سٹالن گراڈ گراڈ کی اور نوڈورسک کی طرف۔ اگر اس سرفرہ پیش قدمی کو بروقت نہ روکا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کاکیشیا سمیت خطرے میں پڑ جائیگا۔

سیلان جزیروں میں امریکن فوجوں کی پشتہ می کی جو رفتار جاری تھی۔ اس سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ اب ان جزیروں میں جاپانی کے پاؤں اکھڑنے والے ہیں۔ چنانچہ یہی ہوا۔ امریکن فوجوں نے ان جزیروں میں سے بعض پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب باقی ماندہ جزیروں پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جاپانی شانت جہا ساگر دیکھ انکابل میں بھاری فوجی اہمیت کے اڈوں سے محروم ہو جائیں گے اور ان کا یہ خیال بھی دور ہو جائے گا کہ وہ شانت جہا ساگر میں غیر مقبوضہ جزیروں پر آسانی سے چلے کر سکتے ہیں۔ گویا جاپانیوں کو اس وقت دو ڈن طرف سے مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ ایک تو چین میں وہ پسپا ہو رہے ہیں۔ دوسرے

سورہ یوسف نائیم عالمہ لڑ رہے۔ انڈیا جہاں کی ناقصی قیامت تحریر ہے۔

سلمان جزیروں میں۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جبکہ چینی ایک دو شہروں پر دوبارہ قبضہ نہ کر لیں اگرچہ میں حالات اسی طرح رہے۔ تو خیال کیا جاتا کہ یہ کہ تھوڑے سے عرصہ میں چینی اپنے کھوئے ہوئے بہت سے علاقے پر دوبارہ قابض ہو جائیں گے معلوم ہوتا ہے کہ جزائر سلیمان اور چین میں ناکامیوں کے باوجود جاپان نے روس پر حملہ کا خیال ترک نہیں کیا۔ اندرونی منگولیا پر چین کی سرحد روس سے ملتی ہے۔ جاپان کا اقتدار ہے اور وہ اس کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ وہاں جاپانی فوجیں اندرونی منگولیا کے صوبہ سوئیٹون میں جمع ہو رہی ہیں۔ اور وہاں شروں کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ اور مانچوریا اور ساہیریا کی سرحد پر بھی جاپانی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ شاید جاپان کا یہ خیال ہو کہ دو طرف سے بیک وقت حملہ شروع کیا جائے۔ بہر حال صورت ایسی بن رہی ہے کہ جس سے دوسرے کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ جاپان کہیں بے خبری میں ہی اس کی پٹھان میں جھڑپوں سے ڈر کر اپنا ہاتھ نہ پھینکے۔ (۲۴۔ اگست ۱۹۳۷ء)

## سوویت روس میں مسلمانوں کی تنظیم

موجودہ عالمگیر جنگ سے پہلے سوویت روس کے صحیح حالات پردہ خفایں تھے۔ برطانوی روسی اتحاد نے اس پردہ کو اٹھا لیا اور برطانوی ذرائع ہی سے روس کے حالات کی دلکش تصویریں منظر عام پر آنے لگیں۔ خصوصاً عربی زبان کے ذریعہ جو حالات چھپتے رہتے ہیں، ان سے روس میں مسلمانوں کی عام زندگی کا ایک اندازہ ہوتا ہے۔

سوویت روس کے زیر علم تقریباً ۵۰ لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ جو پوری روسی آبادی کی تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ ان میں سے ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ترکستان میں ہیں۔ ایک کروڑ فقاز میں ۲۰ لاکھ ساہیریا میں، ۲۰ لاکھ لینن گراڈ کے

اطراف میں، اور بقیہ اسی طرح روس کے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے دس لاکھ سے اوپر روس کی سرخ فوج میں بھی داخل ہو چکے ہیں۔ اور فقاز کے محاذ پر وہ اس وقت دشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

روسی مسلمان سوویت اتحاد میں مساوی حیثیت سے شریک ہیں۔ اس کے ساتھ ان کی جداگانہ داخلی تنظیم بھی قائم ہے۔ روسی علماء دین کی ایک مجلس مشورت قائم ہے۔ اور مسلمانان روس کے عام انتخاب سے ان علماء دین میں سے ایک مفتی کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ جنکو شیخ الاسلام کا مرتبہ حاصل ہے۔ آج کل اس جلیل القدر منصب پر رسولین عبدالرحمن فائز ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں انہیں مسلمانان روس کی نمائندہ انجمن نے اس عہدہ کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس عہدہ پر ان کا انتخاب سابق مفتی روس فخر الدین رضا الدین کی وفات کے بعد عمل میں آیا تھا۔ مفتی رسولین عبدالرحمن جمعیتہ علماء اسلام روس کی صدارت فکلی کے منصب پر بھی فائز ہیں۔ جمعیتہ علماء مسلمانان روس نے ۸ جولائی ۱۹۳۷ء کے ایک منشور میں مسلمانان روس کو موجودہ جنگ میں شریک ہو کر دشمنوں سے ملک کو بچانے کی دعوت دی تھی مفتی رسولین عبدالرحمن روس کے ممتاز اہل علم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ دینی و علمی موفقیوں پر ان کی قابل قدر تصنیفات ہیں۔ اس وقت ۶۰ سال کی عمر ہے۔ قد درمیانی۔ آنکھوں میں کدورت و فراست چمکتی ہے۔ چہرہ پر خوبصورت خانی واری ہے۔ جسم پر ڈھیلے ڈھالے مشرقی کپڑے اور سر پر ترکی ٹوپی۔ ان کے کمرے میں عربی، فارسی، ترکی اور تاتاری زبان کی کتابوں کا قیمتی ذخیرہ موجود ہے۔ جن میں تقریباً ۱۰۰ نادر قلمی کتابیں ہیں۔ روس میں اسلامیات پر کتابوں کا یہ نادر ذخیرہ تصور کیا جاتا ہے۔ سوویت روس کے مختلف خطوں میں اس وقت ہزاروں اسلامی مدرسے کھل چکے

اور کتب خانے قائم ہیں جن سے مسلمانان روس کی ہیئت اسلامی کی تنظیم قائم ہے۔ اس طرح مسلمانان روس ایک طرف سیاسی حیثیت سے سوویت روس میں مساوی طور پر شریک ہیں۔ اور دوسری طرف اپنی دینی جمیعتوں کے ذریعہ آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی تنظیم بھی قائم کئے ہوئے ہیں۔ (معارف بات جولائی ۱۹۳۷ء)

## الجامعۃ الاسلامیہ مریول کا افتتاح

مسلمانوں کی صحیح دینی و دنیوی تعلیم دینے کی غرض سے جماعت المسلمین بمبئی قصبہ مریول دہلی میں درس گاہ الجامعۃ الاسلامیہ کے نام سے تعمیر کر رہی ہے۔ عمارت کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے جس میں سرمدت مقامی بچوں کی ابتدائی تعلیم کی غرض سے ایک مدرسہ گذشتہ اتوار ۱۷۔ اگست ۱۹۳۷ء کو جناب الحاج شیخ محمد علی زبیل صاحب رئیس بمبئی کے دست مبارک سے کھولا گیا۔

تقریب افتتاح میں بمبئی اور مضافات بمبئی سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں سے تقریباً چار سو شخص شریک تھے۔ خاص طور پر الشیخ عبداللہ فزنان صاحب نمائندہ حکومت سعودیہ و بمبئی کے دیگر عرب حضرات بھی تشریف لائے تھے۔ تلاوت قرآن کے بعد جناب مولوی محمد الدین صاحب تصویر می۔ نے صدر جماعت المسلمین نے ایک مختصر تقریر میں جماعت کے اعراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد جماعت المسلمین کے معلم عربی نے جماعت المسلمین کے درجہ عربی کے طلبہ سے متعدد سوالات فصیح عربی میں کئے جن کے جوابات طلبہ نے عربی میں نہایت بے تکلفی سے دئے ساتھ ہی حاضرین جلسہ کے سامنے ایک جدید درس درجہ عربی کو سکھایا گیا۔ جس سے مجمع پر یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ عربی زبان جو اس قدر مشکل تصور کیا جاتا ہے، نہ صرف کس قدر آسان ہے بلکہ کس قدر دلچسپ طریقہ پر پڑھائی جاسکتی ہے۔ سیکرٹری جماعت المسلمین نے حاضرین کا

الغرض۔ امام خزانہ کی سوانحی۔ قابل مطالعہ۔ قیمت صرف پندرہ پیرا۔



# موسیقی

مصدقہ علامہ اہل حدیث و ہزارہا فریدمانا اہل حدیث  
 حضرت مولوی سید احمد تاجہ پٹنہ شہادات آتی رہتی  
 ہے۔ یہ صاحبِ پیدائش اور وقت باہ کو بڑھاتی ہے  
 اچانک میں رونق دے دے کھانسی، ریڑس، کمزوری  
 سید کو بخ کرتی ہے۔ گردہ اور شہ کو طاقت دیتی  
 ہے۔ جہاں کسی لود و دھ سے جن کی کمریں درد ہو  
 قے کے لئے اکیر ہے۔ وہ چاند دن میں درد موقوف  
 ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کر لینے سے  
 طاقت جہاں رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا اس کا  
 ادنیٰ اگر تھ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانچ  
 سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرو۔ عورت۔ بچے  
 پڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ خفیف التمر  
 کو عصا کے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں  
 استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چٹانک سے کم ارسال  
 نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چٹانک دو روپے ایک روپے  
 کافی ہے۔ آدھ پاؤ لیٹر۔ پاؤ بھر شہ رخ  
 معمولی ڈاک۔ مالک غیر سے حصول ڈاک علیحدہ  
 ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم دوا کی جائے گی۔ اور  
 شہی بڑھانے والی ہے۔

## تازہ ترین شہادتیں

جناب مولوی سراج الدین صاحب جو دھوہ پور  
 جو موسیقی نگارانی مٹی دو شخصوں نے گمانی۔ مائٹی  
 نانہ کالی معلوم ہوئے۔ آئندہ قلعے اس کے شہر کو  
 رہائشی کے دستِ شہادت کو جو آئے پھر دے۔  
 چٹانک اور پچھیں۔ دوا جو لائی سنگھ  
 جناب مولوی حافظ اسرار الحق صاحب دھوہ  
 شہادت ہے آپ کے ان سے موسیقی نگار  
 ہوں۔ مالک شہادت شہادت ہوئی۔ وہ ایک  
 چٹانک چلدا جلد دوا فراہم  
 چٹانک ہے۔ حکیم محمد سرور  
 پردہ شہر دی مڈل سٹریٹ

# بھائی آنکھیں بڑھی نہت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب  
 شکایت ہوتی ہے تو دوسرا دوسری بتاتی ہوئی  
 دوا میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے  
 ہمارے صحت کے آنکھیں اور خواب ہو جاتی ہیں  
 صحت میں جھینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی  
 ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے  
 تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے۔ جو اور سبب  
 خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا  
 دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو تہ ذیل  
 سے ہندوستانی میرے کا سرمد بطور نمونہ صرفہ  
 ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض  
 میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۵ اداں نمونہ استعمال  
 کر لینے سے سرمد کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی  
 ہر قیشا منگو کر صحت حاصل کیجئے۔ زائد از چالیس  
 سال سے یہ سرمد بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا  
 ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید پے موتوں و میرے  
 کارکب دس روپیہ تولد۔ قیمت اوسط قسم پورا  
 میرے دو پیریش قیمت ادویات کارکب پانچ  
 روپیہ تولد۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی میرے  
 کا سرمد ایک روپیہ تولد۔ تمام امراض چشم کی گہرے  
 ولانی دوائیں ہیں۔

پتہ:- ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمی  
 سمبھلی دوا دہ۔ شہر مراد آباد

# کتاب شائع کردہ جامعہ ملی

تخصیفات خواجہ محمد علی صاحب فاروقی

عبرت۔ سورہ یوسف کی تفسیر کی گئی ہے جو پیش  
 معلومات کا خزانہ ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور شائع  
 نہایت عمدہ ہے۔ تقطیع ۲۰ ۳/۴۔ ضخامت  
 ۱۰۰ صفحات۔ قیمت ۵/-  
 بصائر۔ اس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں  
 قصص قرآن کی فلاسفی۔ دوسرے باب میں قرآن  
 مصرعہ کے حالات اور تفسیر سے متعلق معانی  
 ہیں۔ قیمت ۸/-  
 برہان۔ سورہ نمل کی تفسیر۔ اس میں نہایت  
 معرکہ آلا شرعی احکام و مسائل پر بحث کی گئی ہے  
 قابلہ یہ کتاب ہے۔ قیمت ۵/-  
 سبیل السلام۔ اس میں پارہ ۸ کی تفسیر  
 کی گئی ہے۔ جس میں کوئی ایک سو تیس ہیں۔ جن  
 میں نہایت اہم احکام دیکھ سکے ہیں۔ کتاب بڑا  
 میں چند جلی حقیقتات حسب ذیل ہیں:-  
 مجلس شوریٰ۔ قیام مملکت۔ ترک موالات۔  
 جہاد و سبیل اللہ۔ علماء ملت۔ ارباب دولت۔  
 اطاعت انبیاء۔ دین اور سیاست۔ تصدیق  
 کی حفاظت۔ جلی عنوانات کے نیچے کوئی ایک سو  
 عنوان ہیں۔ جن میں کوئی مسائل پر مفصل بحث  
 کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/-

اس کتاب میں حضرت ابو بکر صدیق  
 خلفاء اربعہ حضرت عمر فاروق۔ حضرت عثمان

غنی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہم کے حالات زندگی۔ خدمت اسلام اور محبت رسول۔ تمام عادات و  
 اخلاق و رخصت کے تفصیل میں۔ قیمت ۸/- ہمارے نبی۔ یہ کتاب چھوٹے بچوں کے درس میں شامل  
 ہے۔ سیکھنے والوں کے اس میں پڑھانی جاتی ہے۔ قیمت ۲/- ہمارے رسول۔ دوسرا نمونہ پڑھنے  
 کے بچوں کے لیے۔ حضرت امیر کے حالات نہایت سلیس و آسان ہیں۔ لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۴/-  
 بچوں کے لیے۔ حضرت آدم سے تھکے حضرت علیؑ کے حالات بچوں کے لیے  
 لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۵/- چالیس حدیثیں۔ حضرت علیؑ کے حالات چالیس حدیثیں  
 دوا دہ۔ شہر مراد آباد۔

## کل باضمہ کا پورا خیال رکھیں

آج کل اس کی زندگی کا جو بیان ہے۔ حجاز و مدینہ میں سب اسی کے فلو ہیں۔ ہاضمہ کا پر خیال رکھیں تو تمام مریض تکلیفوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس میں بھی صحت کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہاضمہ کو مکمل صحت میں رکھنے کے لئے

امرت و صارا

[illegible]

نوٹ :- میرزا جیدہ اندیشہ بھی لکھی اور امرت دھارا کے مول ایٹھ ہیں۔ ایٹھ کے واسطے بات چیت ان سے بھی ہو سکتی ہے !!

# شہنائی برقی پریس امرتسر

میں اودھ - انگریزی - ہندو کی چھائی نہایت عمدہ - رنگ دار - سلتھ ادا  
 ترخوں پر حسب و عہدہ کی باقی ہے - اگر آپ کوئی کتاب - پمفلٹ - لیسر فارم - دعویٰ - یا جو چیز پوانے  
 یوں تو بذات خود تعریف لائیں یا پذیریں -  
 عطا و کتابت ترخ و چیزے کرے -  
 پتہ - منیر خانی برقی پریس - مال بازار امرتسر

عمر بن عباس فاتح مصر مرتبہ مولانا محمد اسلم صاحب

کتاب میں حضرت عمرؓ کی خاص صحابی کے حالات اور ان کی فتوحات کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔

یہ کتاب بھی مولانا اسلم صاحب کی

جغرافیہ اور تاریخ اہل نجد کی عادات اور رسوم کے علاوہ شیخ عبدالوہاب کے حالات ان کی تعلیم معترضین کے اعتراضات اور موجودہ سلطان ابن سعود کے ذاتی و خانہ دانی حالات و واقعات پر نہایت تحقیق سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت عمر مرتبہ مولانا اسلم جیرا چوری۔

**تاریخ القرآن** میں بیع و خرید و ترک۔ اجماع

اور دیگر کتب آسمانی کے تعلق بنیاد مفید معلوم  
دفعہ کی غنی ہے۔ قیمت صفر

صحبت و صفائی حقائق پر مبنی ہو کر ہوگی۔

انتظام کتب خانہ مرتبہ سید بشیر الدین لاہوری  
لن لاہوری مسلم فونڈ

علی گڑھ اور سید جمیل احمد صاحب امپریل  
لائبریری مکتبہ - اس رسالہ میں محافظ کتب خانہ  
کے لئے مفید معلومات و دعا کی گئی ہیں قیمت ۸  
پچھ کی تندرستی - مرتبہ خاندانہ ڈاکٹر محمد امین صاحب  
سلطان پوری معالج خصوصی امراض چشم و امراض اطفال  
ہندوستان میں بچوں کی شرح اموات کی کثرت کا ہر  
جگہ و ہر محفل بالا علی اور چات ہے - اس رسالہ میں  
بچوں کی صحت اور تندرستی کا حفظ نہایت مفید  
ہدایات و دعا کی گئی ہیں - قیمت ۴  
لکھنے کا پتہ - فیروز آباد - راجپوت امرت

100

## الغراض مقام

۱۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
۱۲) مسلمانوں کی عمر و ثروت اور جماعت میں ترقی دینا۔  
۱۳) کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔  
۱۴) عمر و ثروت اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
۱۵) قواعد و ضوابط قیامت بہر حال پیشگی آتی چاہئے۔  
۱۶) جواب کیلئے جوابی کارڈ دیا گئے۔  
۱۷) مضامین مرسلہ بشرط پندرہ مفت درج ہوں گے۔  
۱۸) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
۱۹) ہر رنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

۴۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۶



شرح قیمت الجہار

والیان ریاست سے سالانہ غلہ  
 روٹاوا جاگیداران سے ،  
 عام خمدیداران سے ،  
 ششماہی  
 مالک خیر سے سالانہ ، اسٹنگ  
 اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
 بدترمیم  
 خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط و کتابت و ارسال در بعام  
مولانا ابوالحسن الله (مولانا)  
ملک اخبار المحدثات امرتسری  
محمدی چابک

در پرسنل

ابوالموننا

ثناء الله

تاریخ اجرا ۲۲- شمعان ۵۳۲۱  
۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر الحديث

است

طوبیٰ لکھنؤ

۱۴۰۰

۲۲ شعبان المعظم ۱۳۴۱ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۲۲ء

یوم جمعہ المبارک۔

## فہرست مضامین

[illegible]

مومن کامل

انجمنی محمد اؤد صاحب راز شکرادی۔ گورنمنٹ

وہ دانا جو کہ غیر اللہ سے بیزار ہو جائے  
جو تن من سے فدائے ملت مختار ہو جائے  
جو اسلامی اخوت کا علم بردار ہو جائے  
کرے قدموں تلے پا مال باطل آرزوؤں کو  
وہ جس کا قلب ملت کیلئے ہے چین رہتا ہو  
کٹ دے اپنی گردن کو جو ناموس شریعت پر  
نہ کرتا ہو مجھ دسا جو کبھی ظاہر برستی پر  
وہ جس کے دل کو اطمینان ہو ذکیر الہی سے  
وہ مردِ دور رس عاقل جسے احساسِ ذلت ہو

مٹے تو حیدری کر مست اور مرثا ہو جائے  
وہ جسکے دل نشیں محبتِ شہِ ابرار ہو جائے  
جسے محبوبِ جان و دل سے یہ عیار ہو جائے  
جو راہِ حق میں مرنے کے لئے طیار ہو جائے  
صدائے صبور جسکے سانس کا ہر تار ہو جائے  
جسے اس راہ میں شوقِ ستون دار ہو جائے  
جسے ہو نکر یہ ہر دم کہ رل بیدار ہو جائے  
و غنائف میں جسے مرغوبِ استغفار ہو جائے  
جو اس غم میں گھلے اس نکر میں پیار ہو جائے

اسی کو راز میں: اک مومن کامل، سمجھتا ہوں

خداوندی امانت کا اسے "عامل" سمجھتا ہوں

خطبات محمدی ہر حصہ - مولانا محمد دہلوی مرحوم کے خطبات جمعہ و عیدین وغیرہ - قیمت مکمل سٹ - ۲ - فقہ محمدیہ - اہل حدیث کے فقہی مسائل کا بیان

مکتبہ

از آباء و ائمه است که ابرار مقام

ماہنامہ ۳۰ اگست۔ ٹی بی گراؤ کے شہا

منسوج تھوڑا سا

مدرسہ تفسیر قرآن

ساتھ ہیں۔ اسی طرح دوسرے کانگریسی لیڈروں کی صحت اچھی ہے اور ان کو بھی ہر قسم کی سہولت حاصل ہے۔ انہیں ذاتی معاملات میں گھروالی سے خط و کتابت کی اجازت ہے اور انہیں پڑھنے کو اجازت دینے جاتے ہیں۔

— واشنگٹن سے ۲۵ اگست —

ہے کہ امریکن فوجوں نے جزائر سلیمان کے چار چھوٹے  
جزائر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپان کے ۲۴ شاہنشاہان جزائر فریق  
کر رہے ہیں۔ اور ۱۳۲ جنگی جہاز تفریق کر لیا گیا ہے۔

**SECRET**

وہی سے ۲۴ اگست کی اطلاع ہے کہ حکومت نے ایک ہنگامی قانون کی رو سے سرکاری باغیچوں کو نقصان پہنچانے میں اعانت کرنے والوں کے لئے ایسی متعلقہ اشروں کو سفرائے موت اختیار سے دیا ہے۔

لندن سے ۲۷ اگست کو اعلان کیا گیا ہے۔  
 ٹریوک آن کینٹ ربادشاہ سلامت کے چھوٹے  
 بیٹے آئن لینڈ کو جا رہے تھے کہ ان کے چھوٹے  
 بیٹے حادہ پیش آیا۔ جس سے آپ اپنے تمام ساتھیوں  
 سے فوت ہو گئے۔

— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ وائسرائے ہند  
جسٹس دستاویزوں کے تمام طبقوں سے اپنی  
کہ وہ مردہ اقوار ہستمبر کو قومی دعا کا دن  
اون جنگ کی تیسری سالگرہ کے بعد پہلا اقوار  
کا۔

قال بر ملاں جناب سیدہ ابراہیم حسین رسول  
کے متعلق دن علی الصبح چھ بجے راجی کوٹ  
ٹھے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

چنان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جہنم سے  
 بہکے دے اور متعلقین کو صبر جمیل دے اور  
 دنیا قہر جہنم اہل ہر دو طرفہ سے  
 اوارہ الصلیح بجا رہے اور  
 کے خدمت ہر نے کافرت  
 پائی فی نسخہ آنا چاہئے حاجی ابراہیم



بسم الله الرحمن الرحيم

# افلک دیش

۲۲ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

## مروجہ مسیحی مذہب کا ذریعہ نجات

(۲)

اور وحیاً نہ ملو کہ کیا " را المائدہ لا جود  
باب جولانی سکتہ مسیح  
الحمدیش آج کل تعلیمی طریقہ یہ ہے کہ ایک منظر  
پر واقعات درج ہوتے ہیں اور دوسرے پر  
تصویر دی جاتی ہے۔ جس سے وہ مضمون خوب  
سمجھ میں آ جاتا ہے۔ عیسائیوں نے اس تعلیمی  
قاعدہ سے مسیح کی صلیبی تصویر شائع کی جو فی  
ہے۔ مسیحیوں کی تبلیغ میں بغرض تفسیر ہم سالہ  
المائدہ کی شائع کردہ تصویر بادل نا خواستہ  
پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو حضرت مسیح اور  
مروجہ عیسائی مذہب کی حقیقت سمجھنے میں سہانی ہو  
اے ہرے خدا لے ہرے خدا نوئے مجھے کیوں  
چھوڑ دیا۔ (مضولہ مسیح در انجیل)



دیسو مسیح صلیب پر

الحمدیش ناظرین اس تصویر کے سر پر انجیل کا  
جوزفہ لکھا ہے۔ یہ اس وقت کا ہے جس وقت  
دبقول مسیحیاں) مسیح صلیب پر چڑھا جانے کے  
پہلے خیال میں مسیحیاں الوہیت مسیح کے ابطال

مستفید اور اس کی دعا میں شریک ہوتے  
ہیں۔

تعلیب اور کفارہ | یسوع مسیح تعلیب

میں وہ قربانی پیش کرتا ہے جس سے الوہیت  
اور انسانیت میں رفاقت ہوتی ہے۔ اس کا  
وہ خون جو مجروح مصلوب جسم سے بہا انسانی  
داعمل کو دھونے کے لئے کافی ہے تعلیب

ایمان کی بشارت اور کفارہ کی قربانی ہے  
مسیح کے خون کے قطرے ذات الہی کی صفت  
عدل کے تقاضا کو پورا کرتے اور معافی عام  
کی خوشخبری ہر ایماندار کو دیتے ہیں درج ذیل

منظر صلیب | اب ہم ایک نظر سے اپنے  
خداوند کا شاہد کریں۔ جو صلیب پر پرورش  
کے باہر کو لگتا ہے مقام پر کلوری کی پہاڑی  
پر تنہا ہے یا رومہ دکار آویزاں ہے۔ جس سے

بہودہ اسگریختی نے خدای کی اور قریبیوں  
نے استغاثہ کیا۔ اہ جے پلاطوس حاکم نے  
سنزادی۔ جس کی توہین رومی سپاہیوں نے کی

خدا کے جسم سے؟ لا حول۔ راہدیش،  
وہ قطرے معنی انسانیت کے پتھر الوہیت سے  
لے ہوئے؟ (الحمدیش) بکشتہ نمان یا بکشتہ

گلاشتہ پرچہ میں اس مضمون کا نمبر اول درج  
ہو چکا ہے۔ ناظرین اس پر پے کو ساتھ ملا کر اسکو  
پر خفیں اور لطف اندوز ہوں۔

اس نمبر کی تہذیبیں لکھا ہے کہ مسیح کی مصلوبی  
کے چہ غمنٹوں میں ہم توجہ مسیح کی آواز سنیں  
اور اپنے ایمان کی تازہ کریں۔ اس کے بعد لکھا  
ہے کہ:-

تعلیب اور نجات | یسوع اپنی تعلیب

کی وجہ سے جو کہ اس کا نجات بخش نعل ہے  
یسوع ہے۔ وہ آسمانی باپ اور زمینی فرزند  
کے مابین عہد کے طور پر آویزاں ہے۔ کون  
بلکہ قادر مطلق باپ ہی اپنے گنہگار بچوں کے  
جرم کو معاف کر سکتا تھا۔ کون بلکہ معنی ازلی  
بیٹا ہی ان کو نئے طور پر خدا باپ سے ملا سکتا  
تھا۔ اسی واسطے یسوع کی صلیب سے پہلی

پکار مسیحی عقیدہ قائم کرتی ہے۔ یعنی کفارہ  
سے نجات۔ اے خدا ان کو معاف کر۔ کیونکہ  
وہ جنہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں؟ (لوقا ۲۳:۴۶)

معصوم بیٹا گنہگار رز نہوں کی ولادت کرتا  
ہے۔ جس کے طفیل ہم یسوع کے اس نعل سے

۱۰-۱۳ میر تو رو جوئے۔ راہدیش

پر سودا ل ایک طرف اور صرف یہ تصویر دوسری طرف رکھی جائے تو قوت اثبات دماغ میں یہ تصویر قوی تر ہوگی۔ یہ تصویر مسیح کی الوہیت کے ابطال اور عبودیت کے اثبات میں بالکل اس شرکی مصداق ہے۔ جو کسی عارف نے اپنی اور خدا کی نسبت بتانے کو لکھا ہے۔  
 جہنم جہنم تک گفت کہ نازم این است سر زور بروم و خفتم کہ نیازم این است

### قادیانی مشن الحاد کا اثر مسلمانوں پر نہ اسلام پر

قادیانی افواجوں میں یا بالفاظ دیگر مرزائی افواجوں میں جس قدر اسلامی ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے وہ دراصل انھوں پر مسرت کے مقررہ اٹالہ لکھا نظر ہوتا ہے کی تعبیر ہوتی ہے۔ یعنی نظار اسلام کی نیر خواہی اور بیاہن پر خواہی۔ مگر چرب لسانی سے اپنے حلقہ مریدین کو ایسا متاثر کرتے ہیں گویا وہ دوا تشریف کر توالے ہو گئے ہیں۔

ہم نے اچھڑیٹ مورخہ ۷۔ اگست میں لکھا تھا کہ موجودہ زمانے کی الحادی ہوا کے اثر سے صرف عیسائی مذہب ہی متاثر نہیں ہوا بلکہ ہندو دھرم اور اسلام بھی متاثر ہو گئے۔ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے قادیانیوں کو تو اس سے ہرگز انکار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب دنیا کے نوے کروڑ مسلمانوں میں سے ان کے چند اجتماع کے ماسوا باقی سب جہنمی ہیں۔  
 (میارالاختیار مٹ)

مگر قادیانی اخبار الفضل پینتیرا۔ چل کر اچھڑیٹ کے سامنے آیا۔ چنانچہ وہ اپنی ۹۔ اگست کی اشاعت میں پوچھتا ہے کہ جس حالت میں

الحادی ہوا کا اثر تمام مذاہب اور اہل مذاہب پر یکساں ہوا ہے تو پھر اسلام کی خصوصیت کیا رہی؟ اس کے بعد لکھا ہے کہ اگر کسی شہر میں تین باغ ہوں اور تینوں اجڑے ہوئے ہوں تو کہا جائے گا کہ مالک نے کسی باغ کی حفاظت نہیں کی۔ پھر اپنا مقصد یوں بتاتا ہے۔ کہ ہمارے نزدیک خدا نے اسلام کی حفاظت کا یہ انتظام کیا کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کے عہدہ پر مامور کر کے محافظ اسلام بنا کر رکھا۔ آپ نے اسلام کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ چنانچہ معاصر کے اصل الفاظ اس پارے میں یہ ہیں۔

خصوصیت ایسی ہونی چاہئے جو صحیح مسنون میں خصوصیت کہلا سکے اور دوسروں میں جس کی نظیر نہ مل سکے اور وہ یہی ہو سکتی کہ اسلام میں ایسا مرد کامل پیدا ہو۔ جو خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق رکھنے کا مدعی ہو اور جو کہہ سکے کہ اسلام کی متابعت نے اُسے ایک ایسا مقام عطا کر دیا ہے جو دیگر ادیان کے لوگوں میں سے کسی کو حاصل نہیں جو خدا تعالیٰ سے صرف تعلقات رکھنے اور مہکلائی کے فخر سے مشرف ہونے کا دعویٰ ہی نہ کرے بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی پیش کر سکے اور اس تعلق کے نشانات دیکھ سکیں۔ اس کے ساتھ دوسروں کو دکھا کر انہیں میدان مقابلہ میں بلا سکے۔ اگر یہ سب کچھ ہو تو اسلام کی خصوصیت اور تفصیل کی دلیل ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔  
 (الفضل ۱۹۔ اگست مٹ کا لم ۱۵)

اچھڑیٹ اس بھارت میں دوا مرہار سے پیش نظر ہیں۔ ایک کا جواب ہمارے ذمہ ہے اور دوسرے کا جواب الفضل کے ذمہ۔ الفضل نے ہم سے سوال کیا ہے کہ الحاد اور گمراہی کے زمانہ میں اسلام کی مخصوص حفاظت کی کیا صورت

ہے؟ ہم اس کے جواب میں پہلے مرزا صاحب مٹوئی کے الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اپنے دنیا کی عمر حضرت آدم سے لیکر اپنی بعثت تک چوبہزار سال لکھی ہے۔ اس کے چھٹے ہزار میں اپنی پیدائش سے پہلے ایک ہزار سال تک زمانے کا حال بیان لکھا ہے کہ

ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سترک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اعوان رکھا ہے اور ساقاں ہزار ہدایت کہلے جس میں ہم موجود ہیں، دیکھو سیالکوٹ مٹ اچھڑیٹ | پس جس طرح سنت ضلالت کے اس ہزار سال میں اسلام کی حفاظت ہوتی رہی ہے اسی طرح اب بھی ہو رہی ہے۔ یعنی علماء حقانی کی خدمت سے جن کے حق میں حدیث شریف میں یہ الفاظ وارد ہوئے۔

لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ اللہم یعنی حضور نوازے ہیں کہ میری امت میں قیامت تک ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔

اب الفضل ہی جانتے کہ اس ہزار سالہ عرصے میں کوئی مسیح موعود نہیں آیا تھا؟ اگر آپ جانتا تو اس کا زمانہ اس کے نام اور وطن کا نشان بتایا جاتے۔ اگر کوئی نہیں آیا اور علماء حقانی کی خدمات آپ کے نزدیک صحیح ہیں تو بتائیے اس طویل عرصے میں اسلامی باغ کی حفاظت کون کرتا؟

ہمارا سوال | الفضل نے اپنے مسیح موعود (مرزا صاحب) کی شخصیت کو بڑی عظمت و شان سے پیش کیا ہے اور ان کو خدا کا مخلص اور مظلومی نشان دکھا کر اپنے مخالفوں کو قائل کر دینا چاہتا ہے۔ ہم خوش ہیں کہ ہمارے اور الفضل

اسلام اور مسکین - مسیحیوں کی تین بڑی کتب کا جواب - قادیانی مشن - حدیث - پینتیرا - چل کر - اچھڑیٹ





کے آباؤ اجداد کے مذہب کے متعلق جو مسلک  
میں نے اختیار کیا ہے۔ اس میں جو مشکلات مجھے  
معلوم ہوئیں۔ ان کے حل کے لئے میں نے الگ  
عنوان "دلائل خلائیہ اور ان کے جواب" قائم  
کیا ہے۔ جو اجازت دے کر مجھے ۱۴ نومبر ۱۳۶۱  
سے شروع ہوتا ہے (مثلاً) اس میں بدلائل  
بیان کر دیا تھا کہ آذرندہ کو فی القرآن حضرت  
ابراہیم کا چچا تھا باپ نہیں تھا۔ اور اس میں  
میں قصود نہیں ہوں۔ بلکہ حضرت مجاہد تابعی  
اور ابن جریر کی روایت تابعی بھی اسی کے  
قائل ہیں کہ آذرندہ ابراہیم کا باپ نہیں تھا۔  
والجملہ ۲۱ نومبر ۱۳۶۱ (مثلاً) چچا کو باپ  
کہنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

وہ میرے صاحب ایک اور ہیں۔ جن کا  
نام نامی اور نامہ گرامی اس وقت میرے حافظہ  
میں اور نظر میں نہیں ہے۔ وہ غالباً حنفی ہیں۔  
انہوں نے نہایت ہی حاشا و تنقید سے مجاہد  
مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے حضرت ابراہیم  
کے والد کے متعلق جو کچھ امام مازنی رحمہ اللہ کے  
حوالہ سے لکھا ہے۔ امام مازنی کی تفسیر میں  
اس کے خلاف ملتا ہے دو کچھ تفسیر کے متعلق  
سورت انفاس (پ)۔ ان کی شرافت و شانت  
سے میں بہت متاثر ہوا۔ سو ان کو ملحوظ رکھتے  
ہوئے التماس ہے کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے امام راوی  
کا حوالہ ان کی تفسیر سے ذکر نہیں کیا۔ بلکہ انکی  
ایک کتاب "اسرار التنزیل" کے حوالہ سے ذکر  
کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو مسالک الخفاء ص ۱۶)  
علمی تحقیقات میں علماء کی رائے میں تبدیلی غیر معمولی  
بات ہے۔

ان ہر دو اصحاب کے سوا جس میں صاحب  
نے کوئی اعتراض کیا۔ اس میں انہوں نے  
میری گزارش کو نظر انداز کرنے کے علاوہ  
طریق اعتدال سے بھی تجاوز کر کے لکھا ہے۔  
انہوں نے اپنے مضامین براہ راست و قریباً

میں اشاعت کے لئے بھیجے۔ مولانا مددو نے  
ان میں سے صرف ایک مضمون جو ایک خانی خانہ  
صاحب نے بعض طلباء سے نقل کر دیا اگر دفتر  
المجلد میں اشاعت کے لئے بھیجا تھا۔ جن  
کا توں میرے پاس سیالکوٹ میں بھیج دیا۔ اگر  
وہ مولانا عثمینی صاحب اپنی شخصیت کو ظاہر  
کر دیتے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ نیز  
چونکہ انہوں نے یہ تحریر طلباء کے نام سے  
پہنچائی ہے۔ اس لئے ہم اپنی عزیزوں کو خطاب  
کر کے جواب دیجئے۔ اور بصورت ضرورت  
ان مولوی صاحب کا ذکر بصورت غائبانہ  
بالفاظ خانی خان صاحب، یا مولانا عثمینی یا  
عثمینی صاحب کریں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے  
آپ کو عثمینی رکھا ہے۔ واللہ الموفق! (باقی)

## چتر وید انوکرمی

۱۳ مارچ ۱۳۶۱ء کے بعد

یعنی فہرست مضامین ہر چہار وید کا  
مرتبہ جناب پنڈت مقصود حسن صاحب حنیف  
چتر ویدی۔ متوطن روڑکی

باپ دوم مضامین سام وید  
ناظرین! پہلی نو فصلوں میں ہندوؤں کے  
سب سے بڑے وید رگ کے مضامین کا مفصل  
بیان پڑھ چکے ہیں۔ اس امر پر سب کا اتفاق  
ہے کہ چاروں ویدوں میں سب سے پہلا نمبر  
رگ کا ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی متفق علیہ ہے  
کہ آخری وید اتھرو ہے۔ لیکن دوسرا نمبر کس  
وید کا ہے۔ اس میں کسی قدر اختلاف ہے۔ اکثر  
لوگ سام کو دوسرے نمبر پر رکھتے ہیں اور بعض  
لوگ رگ کے بعد یجر کو سمجھتے ہیں۔ ہم اکثریت  
کی پیروی کرتے ہوئے سام وید کو دوسرا نمبر  
دیتے ہیں۔ علی الخصوص اس لئے کہ سام وید  
رگ وید سے الگ نہیں ہے بلکہ رگ ہی کا

انتخاب ہے۔ صرف ستراتی ستر ایسے ہیں جو  
رگ میں نہیں پائے جاتے۔  
اگرچہ سام وید میں کوئی نیا مضمون نہیں ہے  
بھیر بھی ہم کو اس ویدی فہرست مضامین دینا  
ضروری ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ رگ کے کون کون  
سے مضامین کس مقدار میں سام وید میں آئے  
ہوئے ہیں۔ سام وید کے چونکہ دو حصے ہیں یعنی  
پورب آردھ (نصف اول) اور آردھ (نصف آخر)  
اس لئے ہم اس کے مضامین کو  
دو فصلوں میں لکھتے ہیں۔

فصل دسویں۔ سام وید نصف اول  
سام وید کے اس حصہ میں ۴۴ گیت ہیں۔  
اور آخر میں ایک نپیسٹواں گیت بطور منہیہ کے  
اور ہے۔ جس کا نام ہانامنی گیت ہے جن گیتوں  
میں سے ہر ایک میں اوسطاً دس دس نمبر ہیں  
اس لئے یہ گیت دستی کہلاتے ہیں۔

جس طرح رگ وید کی تقسیم دو طرح سے کی  
جاتی ہے یعنی منڈلوں میں، یا انگشٹوں میں۔  
اسی طرح سام وید کے پہلے ۴۴ گیتوں یا منڈلوں  
کی تقسیم بھی دو طرح سے ہوتی ہے۔ بعض لوگ  
ان سے چھ پر پانچ اور بعض چھ اور چھ پانچ  
بناتے ہیں۔

پہلے انگشٹوں کے حساب میں یہ ۴۴ گیت ۱۱  
طرح میں ہیں۔ ۱۔ پہلے میں ۱۰۔ دوسرے  
میں ۱۰۔ تیسرے میں ۱۰۔ چوتھے میں ۱۰۔ پانچویں  
میں ۱۰۔ چھٹے میں ۱۴۔ میزان ۶۴۔  
اوچھاؤں کی تقسیم میں یہ ۴۴ گیت اس  
طرح آتے ہیں۔ ۱۔ پہلے میں ۱۳۔ دوسرے میں ۱۳۔  
تیسرے میں ۱۲۔ چوتھے میں ۱۲۔ پانچویں میں  
چھٹے میں ۵۔ میزان کل ۶۴۔

اوچھاؤں کی تقسیم نسبت بہتر اور زیادہ مناسب  
لگتی ہے۔ کیونکہ یہ تقسیم اعتبار مضامین کے ہے  
چنانچہ پہلے اوچھاؤں میں انکی دو تہائی تقریباً  
ہے۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے اوچھاؤں

چتر وید انوکرمی - شیارہ پیدائش کے بعد ہر چہار وید کا مرتبہ جناب پنڈت مقصود حسن صاحب حنیف چتر ویدی

جہان نامی - یہ دس مغزوں کا پیٹھوں  
گیت ہے۔ بعض اس کو نصف اول میں اور  
بعض نصف آخر میں شمار کرتے ہیں۔ ہمارے

۳+۳+۳+۳+۲+۲+۲+۲+۲  
میزان کل ۲۲۔ یعنی جملہ نوپر پانچک ۲۲ حصوں  
میں منقسم ہیں۔ یہی ۲۲ حصے ہیں جو دوسری  
تقسیم میں ۲۲ ادعیا پر جاتے ہیں۔ اس طرح  
گو بہ ظاہر سام وید حصہ دوم کی بھی دو تقسیمیں  
ہیں۔ لیکن فی الواقع یہ دو جداگانہ تقسیمیں نہیں

تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ گیت ۱۴ اور ۱۵ میں کی بجائی  
تعریف میں ۱۰ گیت اشونیوں کی تعریف میں۔  
۲ گیت مردون کی ۳ گیت سورج کی ۴ گیت دھنوں  
کی ۵ گیت اشا (شفق) کی اور ۶ گیت اندر  
ہر ہستی کی تعریف میں ہیں۔ میزان ۹ گیت۔  
۱۰ گیت۔ انکی دیناؤں کی تفصیل یہ ہے





کا امداد ترک کر کے اس کے جنوب اور شمال میں  
دیا گئے والنگانگ پہنچنے کی کوشش شروع کر دی  
ہے۔ جرمنوں نے شمالی گراڈ کے شمال مغرب  
اور جنوب مغرب سے بار بار حملے کئے مگر وہیں  
نے سب کو روک دیا۔ ایک جگہ جرمن فوج کو  
گھیر کر ہرا کر دیا۔ قفقاز کے مشرق میں  
کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ مغرب  
میں تیل کے مرکز گردانی سے ساڑھے میل دور  
گلمان کی جنگ جاری ہے۔ شمال میں لینن گراڈ  
کے محاذ پر اپنے کھوئے ہوئے موقوفہ علاقے  
واپس لینے کے لئے جرمنوں نے پانچ دن سے  
جو حملہ شروع کر رکھا تھا۔ اس میں انکو شکست  
کھا کر ہٹنا پڑا ہے۔ وسطی محاذ پر رزین اور  
ویاسا کے علاقے میں روسیوں نے ۵۰ میل  
لیے محاذ پر نہایت زور دار حملے کر کے جرمنوں  
کو پچاس میل تک پیچھے ہٹا دیا اور چھ سو دس  
دھپات اور شہروں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔  
اور بہت سا سامان جنگ ان کے ہاتھ آیا۔  
ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن  
جرمنی خان باگ نے شمالی گراڈ پر حملہ کرنے  
کے لئے دس لاکھ فوج جمع کرنی ہے مگر روسی  
بھی ہر طرح تیار ہیں۔ کیونکہ کاکیشیا کی لڑائی میں  
روسی شمالی گراڈ کی اہمیت کو اچھی طرح  
سمجھتے ہیں۔ اگر جرمنوں نے شمالی گراڈ کا  
حملہ کر لیا تو ہمیں امید ہے کہ انہیں اسی طرح  
بھاری ناکامی کا سامنا ہو گا۔ جس طرح کہ گذشتہ  
سال ماسکو کے قریب پہنچ کر ہٹا تھا۔ انہوں نے  
ماسکو کو محاصرہ میں لینے کی زبردست کوششیں  
کیں جو سب کی سب ناکام بنا دی گئیں۔ (اتنی)  
بعض مہرنگ لہال ہے کہ موسم سرما سر پر ہے مگر  
ابھی تک جرمنی کا پورا ملام پورا نہیں ہوا۔ غالباً  
آئندہ بھی پورا نہیں ہو گا۔ گذشتہ سردیوں میں  
جرمنوں کو اپنا بہت سا موقوفہ علاقہ خالی کرنا پڑا  
تھا۔

ایک اور خطرہ یہ ہے کہ یورپ میں جرمنی کے  
غلاف اتحادی و دوسرا محاذ قائم کر دیتے۔ جسکی  
مانعت کے لئے جرمنی کو بہت سی فوج مع ساز  
سامان روسی محاذ سے واپس بلانی پڑے گی۔  
جس کے نتیجے میں روس کا موقوفہ علاقہ جرمنی کے  
ہاتھ سے نکل جانے کا احتمال ہے۔

**محاذ بحر الکاہل** | لاکھ حال معاصر ہر تپا کے  
الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے |

سالوں ٹاپوڈوں رجسٹر سیلین) میں جاپانی  
کو جب سے امریکن فوجیں واپس آ رہی ہیں۔  
شکست ہو رہی ہے۔ ان کے پاؤں ایسے  
اُکھڑے ہیں کہ کہیں جھنے میں نہیں آتے۔ امریکہ  
کے محکمہ بحرنے اعلان کیا ہے کہ جاپانی بری  
فوجیں اس لڑائی سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ کچھ  
جاپانی فوجیں منتشر ہو گئی ہیں۔ اور شرفالہ  
ناشن کے جو واشنگٹن میں نیوزی لینڈ کے  
سیفر ہیں۔ قول کے مطابق حقیقی فائدہ ہوا ہے  
جاپانیوں نے بہتری کوشش کی کہ جنوب مشرق  
میں جن اڈوں پر امریکنوں کا قبضہ ہوا ہے۔  
ان پر دوبارہ قبضہ کیا جائے۔ مگر ان کی تمام  
کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ پچھلے چند ماہ  
میں شانت جہا ساگر (بحر الکاہل) میں جاپانیوں  
کی یہ تیسری شکست ہے۔ پہلی شکست مونگے  
کے سمندر میں ہوئی۔ اور اس میں جاپانیوں کا  
بھاری نقصان ہوا۔ دوسری شکست ڈوے  
ٹاپوڈوں کی لڑائی میں ہوئی۔ اس میں جاپانیوں  
کے سمندری بیڑے کو جو بھاری نقصان پہنچا  
وہ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اب لاوس  
ٹاپوڈوں کی لڑائی میں زبردست شکست ہوئی  
ہے۔ اس لڑائی کے دو مرحلے ختم ہو چکے ہیں  
اول جب امریکن فوجیں آتری تھیں۔ دوسرا  
جنوب مشرق میں امریکنوں کی فتح۔ اب نہ معلوم  
تیسرا مرحلہ کب شروع ہو گا۔ امریکنوں نے جو  
علاقہ فتح کیا ہے۔ اس پر ان کا پورا تسلط ہے

اور جاپانی اسے واپس لینے میں بالکل ناکام ہیں  
موجودہ جنگ کا ایک پہلو یہ ہے کہ جب  
تک بری فوجوں اور سمندری بیڑے کو جوائی جانا  
کی پوری امداد حاصل نہ ہو۔ اول الذکر دھپوں  
کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ افریقہ میں  
آئندہ جو جنگ ہونے والی ہے۔ اس میں اتحادیوں  
کو ٹکسن ہے کہ ایسی شکل پیش آئے۔ اس میں  
شک نہیں کہ روم ساگر (بحیرہ روم) میں برطانیہ  
کا زبردست بیڑہ موجود ہے۔ اور دشمن کو بھاری  
نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ان کی فوجی تیاریاں بھی  
ہر طرح سے مکمل ہیں۔ مگر ایک مشکل یہ ہے کہ  
الامین کی طرف دشمن کی پیشقدمی نے اتحادیوں کو  
کئی ہوائی اڈوں سے محروم کر دیا ہے۔ جن سے  
کہ بعض رقبوں میں بڑا لڑائی بیڑے کو امداد  
پہنچائی جا سکتی تھی۔ اس کے علاوہ دشمن بڑے  
بڑے فوجی ہمدار ہوائی جہازوں سے روم  
ساگر (بحیرہ روم) کے پار فوج لارہا ہے۔  
دولوں طرف سے قہاریاں ہو رہی ہیں۔ اتحادیوں  
کو ابھی تک اس بات کا کافی فائدہ ہے کہ روم  
ساگر (بحیرہ روم) میں ان کی بھاری طاقت موجود  
ہے۔ جو کہ دشمن کی پریشانی کا موجب ہوگی۔  
دہر تاپ لاہور ۳۱۔ اگست ۱۳۸۰ھ (جست)

### چین کی تازہ کامیابیاں

بہم ناکامیوں سے بھی مایوس نہ ہونے والے  
چینی ایک بار پھر اپنے جانی دشمن جاپان کے  
غلاف اپنے تازہ جارحانہ اقدام میں کامیاب  
ہو رہے ہیں۔ چین کے شرقی صوبوں چیک یاٹنگ  
اور کیاٹنگ میں جو پیشقدمی انہوں نے حال  
ہی میں شروع کی تھی۔ اس میں انہیں نمایاں  
کامیابی ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں انہوں نے  
کتنے ہی اہم شہروں اور قصبوں پر قبضہ کر لیا  
ہے۔ مشہور شہر کیوکی پر ان کا قبضہ ہو جانے  
سے جاپانیوں کی عزت چیک یاٹنگ یاٹنگ

بہم ناکامیوں سے بھی مایوس نہ ہونے والے چینی ایک بار پھر اپنے جانی دشمن جاپان کے غلاف اپنے تازہ جارحانہ اقدام میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ چین کے شرقی صوبوں چیک یاٹنگ اور کیاٹنگ میں جو پیشقدمی انہوں نے حال ہی میں شروع کی تھی۔ اس میں انہیں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں انہوں نے کتنے ہی اہم شہروں اور قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مشہور شہر کیوکی پر ان کا قبضہ ہو جانے سے جاپانیوں کی عزت چیک یاٹنگ یاٹنگ





# کتاب سیرت ابن ہشام

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب  
سیرت ابن ہشام علیہ السلام  
مواہظہ فی سیرتہ و مناقبہ  
اپنی خوبی کے لحاظ سے انہوں اور بیگانوں میں کیا  
مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامع عثمانیہ حیدرآباد  
دکن اور جامعہ عباسیہ پھانسی پور۔ جامعہ طبع  
دہلی۔ دارالعلوم دیوبند اور ملک کی دیگر قائد  
درس گاہوں کے نصاب میں داخل ہے۔

کتابت۔ طباعت۔ کاغذ اچھے۔ قیمت جلد اول  
۶۔ جلد دوم ۶۔ جلد سوم ۶۔

سیرت ابن ہشام  
میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد محمد  
نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا  
باقاعدہ سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت و اعتبار  
کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فی السیرۃ الخیر البشر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع  
سوانح عمری ہے۔ اور ان مشہور اہل نام کا بھی جواب  
جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے  
آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ مصنفہ مولوی  
محمد شفیع صاحب دیوبندی۔ قیمت ۱۲۔

نشر الطیب فی ذکر النبی الجلیل مولانا  
اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مختلف حالات و واقعات اور پیدائش تا وفات تک  
کے ہیں۔ قابلہ پڑھنے۔ قیمت ۶۔  
پیائے نبی کے پیائے حالات  
مولانا فیروز علی صاحب ڈسکوی

جو قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب  
ہے۔ زبور۔ توریت۔ انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں  
پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں ان میں سے اکثر  
کتاب ہمارے درج کی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے  
یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی تین  
جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۱۔ ہر جلد دو روپے  
پیائے نبی کے پیائے اخلاق محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان کیا  
گیا ہے۔ ہر جلد میں دعوت دیکھنے  
والے کے لیے قیمت ۱۱۔

## شہنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ سندھی  
کی چھپائی نہایت عمدہ رنگ دار۔ سلاہ ابرا  
نہوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے  
کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ جیڑ  
لیں۔ لیٹر فلام۔ دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے  
ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ  
خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔  
پتہ۔ منیجر شہنائی برقی پریس۔ ٹال پانا۔ امرتسر۔

شمالی ترندی مترجم۔ حضور علیہ السلام کے  
کے اسوہ حسنہ کا مفصل بیان ہے۔ حدیث کی  
عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے۔  
ہر مسلمان کے مطالعہ کیلئے ضروری ہے۔ قیمت ۱۲۔

سید البشر  
مولانا مولوی عبدالرحمن بدیع  
توریت۔ ترجمہ اوسانجیل کی پچاس پیشگوئیاں و دفع  
کی گئی ہیں۔ جو رسول عربی کی نبوت کی تائید میں  
ہیں۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴۔  
عرب کا چاند سیرت طیبہ ایک غیر مسلم سوانح  
عمری

لکھنؤ برقی پریس کے۔ ہوں تو آپ نے اکثر  
غیر مسلموں کے خیالات سنے ہونگے اور پڑھ چکے ہونگے  
مگر سوائی ہی موصوف نے پورا پورا حق انصاف  
ادا کر دیا ہے۔ ملک کے مشہور صحافیوں نے اسے  
پسند کیا ہے۔ قیمت ۶۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
صدقہ الکریم کے حالات اور عبداللہ بن مسعود  
شاذ روایات کا بیان۔ از خواجہ جاما عبداللہ  
قیمت ۴۔  
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح

اور ان کی سیاسی۔ انتظامی تدابیر و فتوحات  
اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شہا  
غیر قوموں سے حسن سلوک۔ قیمت ۴۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ  
ذوالنورین خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی  
عہد کے واقعات کا حال۔ قیمت ۴۔  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح  
اسد اللہ اور عبداللہ بن علی کے واقعات  
سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار

ذوالنورین عثمانیہ کی مختصر سوانح عمری۔ قیمت ۴۔  
سیرت الکبریٰ  
حضرت خدیجہ

سوانح عمری۔ قیمت ۱۲۔  
صیر الصبا  
معاہدہ گرام جیسی مقدس جہتوں  
عقائد۔ عبادات۔ معاملات۔  
حسن معاشرت اور علوم و فنون و زندگی کے  
حالات درج ہیں۔ قیمت پانچ روپے۔  
نوٹ۔ ۱۔ محصول ڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار۔  
نگوانے کا پتہ۔ ۱۔ منیجر الحدیث امرتسر

الحدیث امرتسر  
خدمت شریف ایڈیٹر صاحب  
رسالہ جامعۃ قادیان  
Bellary

فہرست اساتذہ  
نورانیہ  
اساتذہ کرام کے نام و نشان



## تشیب النجم

والله عند الله

بسترنگ

بہارِ گشت کے ایک مراحل میں کہا گیا ہے کہ ۲۵۔ اگست کو حاجی پورہ کے قریب ایک ہجوم نے فوجی دستوں اور پولیس پر حملہ کر دیا۔ جسے طاقت سے منتشر کرنا پڑا۔ اس سے پہلے روز ایک کانسٹیبل اور دو فوج دار پر حملہ کیا گیا تھا۔ ۵۔ اگست کو کبول میں بھی فساد ہوا۔ اور پولیس کو گولی چلائی پڑی۔ ۲۴۔ اگست کو ضلع پوریا میں ایک ہجوم پر جو ایک ریگس اسٹیشن جلانا چاہتا تھا۔ گولی چلائی گئی۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ پرائیویٹ اور گریہ کی موٹر کاروں کے مالکوں کو چاہئے کہ ان کے قبضہ میں موٹروں کے قبضے ٹائٹریں وہ ان سب کے بنانے والوں کے نمبر حکومت کے پاس رجسٹر کرائیں۔ ورنہ انہیں پھڑول کے کون نہ مل سکیں گے۔

ہندو قبائلیوں کی سب کیٹی کے ممبران ڈاکٹر شیم پشادکر جی وغیرہ مختلف مقامات کا دورہ کر کے ملک کی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے مل کر تہادہ خیالات کر رہے ہیں۔

نئی دہلی کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ حکومت نے سڑکوں کی شورشی کی جڑ کاٹنے کا نچہ ارادہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس گروہ کا مرکز یعنی پیرگارد کا قلعہ مسمار کر دیا جائے۔ قلعہ کی مسجد اور دیگر آثار کو ماتہ نہیں لگایا جائے گا۔

چنگنگ دچین سے ۲۴ ستمبر کا چینی اعلان منظر ہے کہ جو چینی فوجیں کینٹن جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہیں انہوں نے ۳۵ میل شمال مغرب میں واقع شہر لوانو پر قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو۔ ۲۴ ستمبر روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شمالی گراڈ پر جنگ کا سب سے بڑا حملہ ہو رہا ہے۔ روسی فوج اور پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ آج کل ہندوستان میں جنگی تیاریاں زور سے جاری ہیں۔ ممکن ہے اسی سال جاپان پر حملہ کرنے کے لئے اسے اڈہ بنایا جائے۔

ہندو قبائلیوں کی سب کیٹی کے ایک ریزرویشن پاس کیا ہے۔ جس میں ہندو قبیلوں کی مطالبات کے لئے ہیں۔

۲۰۔ اگست کو چاہئے کہ موجودہ قلعہ کو ختم کر کے کھلے ملک کی مشہور سیاسی جماعتوں سے فوراً بات چیت شروع کرے۔

۲۱۔ ہندوستان کی آزادی کا فوراً اعلان کیا جائے۔ ۲۲۔ ہندوستان میں فوراً قومی حکومت قائم کی جائے۔ قومی حکومت میں تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندگی ہو۔ وہم جنگ کے بعد ہندوستان کی قومی حکومت جمہوری اصولوں کی بنا پر آزاد ہندوستان کا جدید آئین مرتب کرے۔

شمالی گراڈ کے محاذ پر جرمنوں نے جو اپنی چھاتا فوج اتاری تھی۔ روسیوں نے اس کا صفایا کر دیا ہے۔

نئی دہلی کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کے کسی رپڈ یونے یہ خبر نشر کی تھی کہ وائسرائے ہند پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

ریاست بھوپال نے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو ۱۲ فیصدی گرائی الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز ایسے ملازمین کو ضروریات زندگی خریدنے کے لئے دو ماہ کی تنخواہ پیشگی دی جائے گی۔

ہندوستان میں پچاس ہزار اشخاص ہر ماہ فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ آج کل ہندوستان کے جنگی اخراجات ۷۰ لاکھ روپیہ روزانہ ہیں۔

ہندوستان میں گندے نگر واقع ایک ساڈا ہنٹن ریاست نیپال میں ایک طالب علم شریک امتحان ہوئے۔ بھارتیہ اعلیٰ تعلیمی امتحان اور سالوں سے بہت زیادہ حوصلہ افزائی کے ایک طالب علم کے باقی سب کامیاب رہے۔

تحریر و تقریر اور جماعت و مدرسہ میں اول آنے والے طلبہ کو معقول انعام بھی دیا گیا۔ ہندو مدرسہ و حائیمہ دہلی کے نصاب کے مطابق اول سے چوتھی جماعت تک کی تعلیم کا انعام ہے۔ حافظہ کا شعبہ بھی قائم ہے۔ تین مدرسین اور باہرچی ملازم ہیں۔ مدرسہ سے متعلق قریباً پانے والے تین طالب علم ہیں۔ یہ مدرسہ سر اپنے علاقہ کی عشری آمدنی سے چل رہا ہے۔

نیز ریاست نیپال نے عین مدرسہ کے ساتھ حالی زمین پر بازار بنا شروع کیا ہے۔ اس لئے موقع سمجھ کر چار مکانات کے لئے عین کے ایک جانب سے درخواست دیکر قیمت و رجسٹری فیس داخل کر کے باضابطہ رسید حاصل کر لی گئی ہے۔ ان مکانات کی تعمیر کے لئے ریاست کی طرف سے محدود مدت بھی مقرر ہے۔ چونکہ یہ مکانات مدرسہ کے لئے ایک مستقل جائیداد کی صورت میں رکھتے ہیں۔ اس لئے معاونین گرام اسکی امداد فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کر سکے۔

خط و کتابت و ترسیل و رکابہ۔ ضلع بستی ڈاک خانہ راجدات میں۔ مدرسہ جھنڈ سے گزر واقع راج نیپال۔ نائب ناظم و مدرسہ ہندو مولوی عبد الرؤف خان رحمانی۔

خدا کی قدرت کے نشان | مولانا مولوی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں قرآن مجید کی آیت ولین محمد لیسنت اللہ تبدیلاً لہ کی تفسیر کی گئی ہے اور حضرات انبیاء علیہ السلام کے معجزات اور بعض واقعات قادمہ بھی لکھے ہیں۔ قیمت ۲ روپے مع معمولی پوسٹ۔

پتہ۔ منیجر دفتر الحمدیث امرتسری

دور رسالہ و جدید ڈیزائن و تصاویر خوبصورت و متنوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عبدالرشید

۲۹۔ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

خطبہ آمد رمضان شریف

خصوصاً جدید خریداروں کیلئے

مسلمان بھائیو! معزز بہان در رمضان شریف آنے والا ہے۔ اس بہان کی خاطر  
ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ایک خطبہ  
پڑھا تھا۔ مسلمان بھائیوں کی اطلاع کے لئے اس کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔  
مسلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان  
کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہم کو ایک خطبہ سنایا فرمایا۔ اسے لوگو!  
تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بارکت حیدر  
آیا ہے۔ وہ ایسا حیدر ہے کہ اس میں ایک  
روز ہے جو ہزار ہندسوں کی دلوں سے بھی  
اچھی ہے۔ خدا نے اس حیدر میں روزہ  
رکنے فرض کئے ہیں۔ اور رات کو قیام کرنا  
مسل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس حیدر میں غفلت  
سیکھی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور  
دنوں میں گویا فریضہ ادا کیا۔ اور جس اس میں  
حیدر ادا کرے، وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں  
گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ وہ ماہ رمضان  
میں حیدر ہے اور مہر کا بدلہ جنت ہے۔ وہ  
باجی، ملوک اور مروت کا حیدر ہے۔ وہ ایسا  
حیدر ہے کہ مومن کا رُوح اس میں پڑھ جانا  
ہے یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب

نمبر ہو گا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے، ورمیانی حصہ بخشش ہے۔ آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس جہنم میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کم کرائے خدا اُس کو بخش دے گا۔ اور اُس کو جہنم کے مذاب سے نجات دے گا۔ (خدا توفیق بخشنے)

علم غیب الہی کا مسئلہ حل ہو گیا

بریلوی حنفیہ اور دیوبندی حنفیہ اور اہل حدیث میں یہ مسئلہ عرصہ سے معرکہ الآرا چلا آ رہا ہے۔ اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار عموماً علم غیب کی کجی کا اثبات کرتے رہے ہیں۔ اور مجددی کے مضمون نگار عموماً اس کا ابطال کچھ دن ہوئے اخبار محمدی دہلی میں مسئلہ علم غیب پر ایک مضمون نکلا تھا۔ جس کے جواب میں اخبار الفقیہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کے نامہ نگار ہمارے خیال میں ایک ذی علم بزرگ ہیں۔ جن کا نام نامی مولوی محمد عالم صاحب آسی ہے۔ اگرچہ آپ کے مضامین عموماً اہل حدیث اور دیوبندیہ کے خلاف نکلا کرتے ہیں۔ لیکن مسئلہ علم غیب رسالت مآبہ الہیہ لسانی مقصد ہے کہ کسی ذی علم کو اس میں کلام نہیں ہو سکتا موصوف ایک زمانے میں مدرسہ نعمانیہ لاہور میں درس لیتے۔ مدرسہ مذکورہ کے منتظمین اس مسئلے میں پختہ بریلوی ہیں۔ جب مولوی صاحب موصوف کے خیالات کی جعلی کٹ پر پڑی تو ایسی سود مزاجی پیدا ہوئی۔ جسے مولوی صاحب موصوف دماغ سے الگ ہو گئے۔ یا الگ کئے گئے۔ یہ ایک بہت پرالٹا واقعہ ہے۔

اجاد محمدی کے جواب میں مولوی صاحب نے لکھا تھا۔ اور مضمون کی سرغی لکھی تھی۔

کیا نبی علیہ السلام غیب دان نہ تھے؟

اسلام اور صحیحیت :- علامہ انشاؤندہ صاحب کی نئی تصنیف - قابلہ یہ ہے - قیمت پندرہ روپے - پبلیشر: پیچر انڈیا



یہ استفہام دراصل استفہام تقریری ہے۔  
جیسے قرآن مجید کی آیات مرقومہ ذیل میں  
اَلَمْ یَجْعَلِ الْاِنْسَانَ کَذَّابًا ۚ اَلَمْ یَجْعَلِ  
عِیْنُوْنَ ۚ اَکْثَرُ کَیْجِدُوْنَ کِتَابَنا فَاِذْ  
عُذُوْنَ ۚ بیان سے معلوم ہوتا تھا یا معلوم کرایا  
تھیکہ کہ آپ رسالت کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
میلے علم غیب کی ثابت کرینگے۔ کیونکہ اس میں  
اختلاف ہے۔ علم غیب کی کیا ہوتا ہے ؟  
اہل توحید جس کے منکر اور بدیہی حمایت  
جس کی قائل ہے۔ یہ وہی علم ہے جس کا  
ذکر آیات قرآنی میں یوں ملتا ہے۔  
یَعْلَمُ مَا فِی الْبَیْرِ وَالْبَحْرِ وَمَا کُنْتَ تُظْهِرُ  
مِنْ قَدَرِ قُوَّةٍ ۚ اِلَّا یَعْلَمُهَا اللّٰہُ

دھنکی اور پانی کی کل چیزیں خدا کو معلوم  
ہیں۔ جو یہ گزرتا ہے وہ بھی اس کو معلوم ہے  
رطب پائیں سب کچھ جانتا ہے  
اہل توحید کہتے ہیں کہ یہ علم خاصۃً الہی ہے۔  
اس لئے رسالتا کے لئے ایسے علم سے  
انکار کرتے ہیں۔ بدیہی حضرات اس کے قائل  
ہیں۔ ہاں فرق اتنا جلتا ہے کہ خدا کا ذاتی علم  
ہے۔ اور رسول اللہ کا تعلیمی اور وحی  
مولوی صاحب موصوف نے اس کے مطلق  
جو رویہ اختیار کیا ہے۔ ہم اس بارے میں آپ  
کے پورے الفاظ نقل کر دیتے ہیں۔ جو الفاظ  
ہم نقل کریں گے اُن کی سرخی اخبار محمدی واصلی  
کے مضمون کی تردید سے۔ مگر اصل مضمون  
قابل دید ہے۔ محمدی کے نامہ نگار نے چند  
واقعات لکھے تھے کہ ثلاثی فلان موقع پر آپ  
علیہ السلام کو اطلاع نہ ہوئی۔ منجملہ اُن کے  
افک عائشہ صدیقہ کا قصہ پیش کیا تھا۔  
مولوی آسی صاحب اس کی تردید میں لکھتے ہیں  
"علم غیب کا تسلسل اور دوام ضروری نہیں  
ہوتا۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس بحر میں

موجود جزو اکر تا ہے۔ کھیل تماشا نہیں کہ  
ہر وقت دکھایا جائے۔ اس کا تعلق غیر ضروری  
اشیاء سے نہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر  
پیش کیا جائے۔ بلکہ اس وصف کا ظہور  
کسی اہم اور نہایت ضروری موقع پر ہوتا  
ہے۔ حدیث میں صاف بیان ہے کہ آپ  
نے کسی موقع پر وحش میں آکر قیامت تک  
کے حالات بتا دیئے تھے۔ کسی نے اپنے  
باپ کا نام پوچھا تھا تو وہ بھی بتا دیا  
تھا۔ کسی نے اونٹنی پوچھی تھی تو فوراً  
آپ کا اس کا نشان بتا دیا تھا۔ ایسے  
واقعات کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ آپ کو  
علم غیب کا مل طور پر حاصل تھا۔ مگر اس  
ظہار حسب موقع اور تقاضائے وقت  
سے وابستہ تھا۔ بچوں کا کہیں نہ تھا کہ  
برکس و ناگس کے سامنے اسے پیش کیا  
جاتا۔ قدر شفا سی بھی اس کیلئے شرط  
ہے۔ کفار نے ہر چند کہا کہ اگر تم پہنچے ہو  
تو خدائی قدرت دکھاؤ۔ یہ سوال اس  
بنیاد پر تھا کہ وہ لوگ رسول کو خدا کا  
ادنا سمجھتے تھے اور خواہاں تھے کہ خدائی  
افعال آپ سے سرزد ہوں۔ مگر آپ کو  
اس خیال کے باطل کرنے کے لئے یوں حکم  
دیا گیا کہ آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے علیہ  
بشر ہوں تمہا نہیں اور خدا کی صفات کا  
ادنا نہیں۔ مگر اہتاج وحی میرا فرض ہے  
اور وحی سے میرا مدد و منکر شرح ہے۔ مجھے  
کو شرف عطا ہوا۔ علم و فضل کی کثرت بخش  
عمی۔ مجھے وہ غیب دیا گیا جو رسالت سے  
تعلق رکھتا ہے۔ ہاں معجزہ دلیلی کے  
جواب میں خدا نے پھر وہی علم غیب پیش  
کیا تھا اور مخالفین سے کہا گیا تھا کہ قرآن  
میں اخبار الغیب ہے رحمت و ہدایت ہے  
اصلاح عالم ہے۔ اور طریق وصول الی اللہ

کا بیان ہے۔ تم بھی کوئی ایسی کتاب یا اس  
کا ایک مختصر پیش کرو۔ جس میں صفات  
موجود ہوں۔ اور انصافاً یہ کہتے ہیں  
الحدیث آپ کا یہ مضمون محمدی کی شہادت میں  
ہے بلکہ تائید ہے۔ کیونکہ اس میں علم غیب  
رسالت ماب کو تفسیر دائرہ مطلقہ کی شکل میں  
بیان نہیں کیا۔ بلکہ تفسیر مطلقہ عامہ کی شکل میں  
بتایا گیا ہے۔ جس کو شیخ سعدی نے حضرت  
یعقوب علیہ السلام کے حق میں یوں لکھا ہے  
کے پر سیدہ زہرا غم کردہ غم نہ  
کھائے روشن گھر پیرا نور مستند  
زمین بر سر پر امن شہید سی  
چرا در چاہ کفانش نہ دیدی  
حضرت یعقوب علیہ السلام سے کسی نے پوچھا  
کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام  
آپ کے قریب ہی کنوئیں میں پڑے رہے۔ مگر  
آپ کو معلوم نہ ہوا۔ لیکن جب مصر سے قافلہ چلا  
تو آپ نے بتا دیا۔ راوی نے کہا کہ یہ تو شوق  
مغت احوال ما برق جان است  
منے پیدا و دیگر دم نہاں است  
تھے بر طاریم اسیلے نشین  
تھے بر پشت پائے خود نہ بیلم  
یعنی ہماری حالت یہی کی سی ہے جو کہیں چلتی ہے  
اور کہیں لٹا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہم بھی  
کہیں آسمان کی تہا دیتے ہیں اور کہیں اپنے  
پیروں کی بھی خبر نہیں ہوتی  
یہی مضمون مولوی آسی صاحب نے ادا  
کیا ہے جو بالکل ٹھیک ہے۔ جو لوگ ایجاب  
کے قائل ہیں جیسے چڑیا چاہے وہ بھی غلطی پر ہیں  
بلکہ بقول فقہا کفر کا عتیدہ رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو  
سامرہ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ جو غیب  
سلب کلی کے قائل ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں حقیقت  
یہی ہے کہ دونوں طرف دائرہ مطلقہ نہیں ہے  
بلکہ مطلقہ عامہ صحیح ہے۔ یعنی جب خدا پرستی

جو بات نصارتی۔ عیاں کی کت کے جواب میں لکھا۔



آپ کو علم غیب کی اطلاع دے دیتا تھا۔ اس لئے صاف لفظوں میں کہلوا یا گیا۔  
 قُلْ لَا أَقُولُ تَكْفُرُ عِبَادِي  
 تَحْزَنُ لِقَاءِ اللَّهِ وَلَا أَغْلِبُ الْغَيْبَ  
 دیکھئے ۱۱۱ لے بی کہہ دیجئے کہ میں خدا کے خزاؤں پر اختیار نہیں رکھتا اور نہ میں غیب جانتا ہوں  
 لَا أَغْلِبُ صَيْفَهُ وَاحِدٌ كُلُّ فِعْلٍ مَعَارِفِ مَنْ هُوَ  
 جو علم غیب کی نفی کرتا ہے۔ چاہے بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ اسی عقیدہ عدم علم غیب کی کو منطقیانہ طریق پر قیاس استثنائی کی شکل میں یوں بیان کیا گیا ہے۔  
 تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْغَيْبُ لَا شَيْءٌ مِّنْهُ  
 مِنَ الْخَبِيرِ وَمَا مَسْنُونِ السُّورَةِ دیکھئے ۱۱۱  
 اسے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ اگر میں غیب کی جانتا تو میں ہر قسم کی خبر جمع کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی  
 جو لوگ اپنے عقیدے کے ماتحت اس قرآنی قیاس استثنائی کی قدر نہیں کرتے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ دوسرے قیاس استثنائی کی بھی بے قدری کریں جو توحید کے متعلق قرآن مجید میں ان لفظوں میں مذکور ہے۔  
 لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلُفَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا  
 دیکھئے ۲۱۷ اگر زمین آسمان میں متعدد معبود ہوتے جیسا کہ مشرکوں کا خیال ہے تو یہ دونوں اب تک برباد ہو چکے ہوتے  
 آج کل کے مسلمان تو اس قسم کے استثنائی قیاسوں کی تاویل یا تحریف کرتے ہیں۔ محمد عربی کے لوگ قبل اسلام بھی ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ اس قسم کے کلاموں کو جو قیاس استثنائی کی شکل میں ہوتے ہیں اعتراض و بے غبار بالکل صحیح سالم سمجھتے۔ کیونکہ عرب کا شاعر کہتا ہے

لو كنت من مازن لم تسج ابلى  
 بنا لعلقة من ذهل ابن شيبان  
 دیکھئے اگر قوم مازن سے ہوتا تو دشمن میرے اونٹ نہ چھالے جاتے  
 یہ قیاس استثنائی کی شکل ہے۔ کسی اپنے پرانے اس پر اعتراض نہیں کیا کہ یہ تلازمہ کیا ہے مختصر یہ ہے کہ مولوی اسی صاحب نے جو خیال ظاہر کیا ہے وہ ایک مصالحیہ خیال ہے اس لئے ہم محمدی کو اس مصالحت پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور محمدی کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ یہ بھڑکے نہیں  
 شکر تہ کہ میان من و تو صلح فتاد  
 صلح جو یاں بخوشی بہہ شکر نہ زود

## قادیانی مشن اخبار ایمان صدق پیغام صلح اور مسیح موعود

مرثی اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۰۲ گنت روایت کرتا ہے کہ پتی کے اخبار ایمان نے اور صدق لکھنؤ نے یہ مان لیا ہے کہ مارجون مارجون یورپ کی اقوام ہیں، پیغام صلح ان دونوں اخباروں کے اس تسلیم کرنے پر ان سے سوال کرتا ہے کہ مسیح موعود کہاں ہے؟ یعنی جب تم دونوں اقوام یورپ کو یا جوج مارجون ان گئے تو مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لو۔ ورنہ بتاؤ مسیح موعود کہاں ہے؟  
 اس سوال کا معقول جواب تو یہ اخبارات ہی دینگے مگر الجھیش، اس سوال کا جواب ملتی رہے کہ پوچھتا ہے کہ  
 یا جوج مارجون کہاں رہتے ہیں؟  
 پیغام صلح کے اسی پرچے کے صفحہ پانچ پر یا جوج

کے متعلق ایک روایت لکھی ہے جس میں گو اپنے مجدد قادیانی کی طرح پوری تحریف کی ہے تاہم اصل مطلب فوت نہیں ہو سکا۔ پہلے ہم روایت مذکورہ کے الفاظ کتاب قرندی سے نقل کرتے ہیں۔ پھر ان پر بحث کریں گے۔ وہ روایت یہ ہے۔  
 یونی اللہ الیہ ان خیرا عبادی  
 الی الطور فانی قد انزلت عبادا لی  
 لا یدان لاحدا بقتا لہم قال فی بیت  
 اللہ یا جوج وما جوج بہ فی رغبت  
 عیسیٰ ابن مریم الی اللہ واصحابہ  
 قال فیہرسل اللہ علیہم اللغف فی  
 مرقاہم فیصبحون فی سہی موقی کہوت  
 نفس واحدہ۔ درندی باب قسنتہ الدلیل  
 اس روایت کا ترجمہ یہ ہے کہ۔  
 اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو اطلاع دیگا کہ میرے ایماندار بندوں کو کوہ طور کی طرف لے جا۔ میں ایسے لوگ بھیجے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ یا جوج یا جوج کو بھیج دیگا (یہاں تک کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف واپس کرتے ہوئے متوجہ ہونگے تو خدا تعالیٰ یا جوج مارجون کی گردنوں میں زہریل پھنسی پیدا کر دے گا۔ جس سے وہ سب ایک دم مر جائیں گے۔  
 ناظرین! حدیث کے الفاظ اور ترجمہ ملحوظ رکھ کر پیغام صلح کے الفاظ سنئے۔ پیغام صلح اپنے مسیح موعود کے زمانے کے طاعونی کیڑوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔  
 یہ وہی طاعونی کیڑا ہے جس کا ذکر حدیث میں ان الفاظ میں موجود ہے۔  
 فی رغبت عیسیٰ واصحابہ فیصبحون  
 علیہم اللغف فیصبحون

السیح الموعود۔ مسیح موعود کی آمدنی اور کھٹانے کی بات۔ درندی قسنتہ الدلیل۔ قسنتہ مرثیہ۔ جبرائیل

فرہنگی کموبت نفس واحدہ۔  
دینام صلح ۲۷۔ اگست ۱۹۵۷ء  
اس روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے:-

پس خدا کا نبی مسیح موعود اور اس کے  
اصحابی متوجہ ہونے اور خدا تعالیٰ ان کے  
مخالفوں کے قیاموں میں ایک بھڑا  
ظاہر کریگا۔ پس ایک جیسے بھاڑے  
ہوئے شخص کی موت کی طرح ہو جائیں گے  
دینام صلح ۲۷۔ اگست ۱۹۵۷ء

الحمدیہ [مضمون نگار نے اس فرقے میں جو  
کمال کیا ہے۔ اسے ہم اہل علم کی تفریح کے  
واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ ان اس پر ہم یہاں  
کرتے ہیں کہ پورے اقوام جن کو مرزا صاحب  
اور آپ لوگ اور آپ کے ہم فوج یا جوج  
ماجوج کہتے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ ان کی گردنوں  
میں یا بقول پیغام صلح چیمپوں میں پھوٹے گب  
پیدا ہوئے اور مسیح موعود اور ان کے ساتھیوں  
کی دعا سے یہ لوگ کس زمانہ میں مرے؟  
ارے بھتیجا! سچ تو یہ ہے کہ اگر پورے  
اقوام یا جوج ماجوج ہونے کی حیثیت سے  
اس حدیث کے مصداق ہوتے تو آپ کے  
مسیح موعود کی زندگی ہی میں عرعر ختم ہو گئے  
ہوتے۔ اور آج دنیا ان کی وجہ سے اس نسبت  
میں مبتلا ہوتی جس میں کہ ہو چکی ہے۔

مرزا صاحب کے مریدو! ان کے مانعہ اس  
سوال کا جواب بھی بتا دو کہ کوہ طور کا مقام کہاں  
ہے جہاں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت  
کے لئے جانا تھا۔ کیا قادیان کے منارہ پر نہیں  
تولے گئے؟ ہم بھی اس تاویل کو مان لینے مگر  
مشکل یہ ہے کہ منارہ مرزا صاحب کی زندگی  
میں تعمیر ہوا ہی نہیں۔ کہ اس کا نام منارہ آج  
ہے۔

بھئی واللہ! تمہاری ایسی ایسی باتیں سن کر  
سید ابوالحسن ملا و پیازہ مرحوم کی زندگی

کے واقعات سامنے آجاتے ہیں۔ کیسا اچھا  
شاعرانہ تخیل ہے۔ جو استاد ذوق نے اس شعر  
میں پیش کیا ہے:-

نام میرا شن کے محبتوں کو جانی آگئی  
پیر مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

## حضرت خواجہ صاحب دہلوی کی دعوت قبول

خواجہ صاحب چونکہ ہمراہ امت عقیدے  
کے بزرگ ہیں۔ اس لئے آپ ہر رنگ میں  
جلوہ نمائی کرتے رہتے ہیں۔ ہم بھی وجہ  
دیرینہ تعلق مودت کے ان کی رفتار گفتار سمجھتے  
میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری  
طرف سے یہ جواب ہوتا ہے:-

پھر رہتے کہ خواہی جامے پوش  
من اذ از قدرت را سے شفا سم

آپ نے ازراہ محبت علماء اہل حدیث کو دعوت  
دی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

”میں اس کے لئے تیار ہوں کہ تمام  
ہندوستان کے اہل حدیث اپنے  
علماء کو کسی جگہ جمع کریں اور میں اپنے  
ہم عقیدہ علماء کے ساتھ وہاں آؤں اور  
ان بنادنی حدیثوں کو درأست اور روایت  
کے دلائل کے ذریعہ موضوع اور بناوٹی  
ثابت کروں۔“ دمنادی یکم ستمبر ۱۹۵۷ء

الحمدیہ [علمائے اہل حدیث آپ کی دعوت  
قبول کرتے ہیں صرف اتنی مزیت کے ساتھ  
کہ جتنی حدیثوں کی تحقیق کرنا چاہیں ان کی  
فہرست مع مکمل حوالہ کے دفتر اہل حدیث کائنات  
دہلی میں بھیج دیں۔ وہاں سے بعد مشورہ آپ کو  
تاریخ معین کر کے گفتگو کے لئے اطلاع دی  
جائے گی۔

اس دعوت علمی کے علاوہ اگر آپ دعوت

بھی دینے تو میں ذاتی حیثیت سے کہتا ہوں کہ میں  
خود قبول کرونگا۔ ہاں میں آپ کو مشورہ دیتا  
ہوں کہ اگر آپ اس امر میں حافظہ مسلم صاحب  
جیرو چوری کو بھی شریک کر لیں تو بیک کر شہر  
دوکار کا مضمون ہو جائے۔ اور مجھے اجازت  
دیجئے کہ اخیر میں آپ کی دعوت کی قبولیت کا

اظہار ایک شعر میں کروں:-  
ادھر آ پیار سے ہنر آزمائیں  
تو تیرا زما ہم جگر آزمائیں

## چتر وید انوکر منی

مرتبہ جناب ہندت مضمون حسن صاحب خلیف چتر ویدی  
موطن روزکی  
(۲۷ ستمبر ۱۹۵۷ء کے بعد)

(۱) آدیتھ - (۲) سرسوتی - (۳) سرسواں پنی  
سرسوتی کا خاندن (۴) دمنون - (۵) وشوکرمن  
(۶) پوشن (۷) زمین و آسمان (۸) نیازکی  
کڑھائی (۹) پانی (۱۰) وات یعنی بادیا ہوا۔  
(۱۱) دین - (۱۲) آگھ مینی گناہ یا بدعت مخالف  
فوج پر (۱۳) دیوتاؤں کی مجلس (۱۴) دھو دیو  
یعنی تمام دیوتا (۱۵) منرا - ورون - ارجمان -  
(۱۶) سویتا - برہسپتی - آگنی - (۱۷) دایو اور اندرا  
دایو - (۱۸) اندر مروت - (۱۹) سوم ورون  
(۲۰) اندر اور تمام دیوتا - (۲۱) اندر اور دیگر دیوتا  
سام وید کے متعلق تمام لٹریچر کا بیان  
ہم اپنے مضمون دیدوں کے تراجم اور تفاسیر  
میں لکھ چکے ہیں۔ دیکھو الحمدیہ کے پرچے  
نمبر ۳۳ جنوری ۱۹۵۷ء اور ۳۴ ستمبر ۱۹۵۷ء۔ یہاں ہم  
سام وید کے صرف انگریزی اُردو اور ہندی  
کے تراجم کا ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کی  
یادداشت تازہ ہو جائے۔ اور ایک اور ترجمہ  
جو پہلے ہاری نظر سے نہیں گزرا تھا اس کا  
ذکر بھی آجائے۔

الحمدیہ [مضمون نگار نے اس فرقے میں جو کمال کیا ہے۔ اسے ہم اہل علم کی تفریح کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ ان اس پر ہم یہاں کرتے ہیں کہ پورے اقوام جن کو مرزا صاحب اور آپ لوگ اور آپ کے ہم فوج یا جوج ماجوج کہتے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ ان کی گردنوں میں یا بقول پیغام صلح چیمپوں میں پھوٹے گب پیدا ہوئے اور مسیح موعود اور ان کے ساتھیوں کی دعا سے یہ لوگ کس زمانہ میں مرے؟ ارے بھتیجا! سچ تو یہ ہے کہ اگر پورے اقوام یا جوج ماجوج ہونے کی حیثیت سے اس حدیث کے مصداق ہوتے تو آپ کے مسیح موعود کی زندگی ہی میں عرعر ختم ہو گئے ہوتے۔ اور آج دنیا ان کی وجہ سے اس نسبت میں مبتلا ہوتی جس میں کہ ہو چکی ہے۔



## شہادت

الجمہیت کی حقیقت | اخبار الجمہیت ناظرین تک عموماً جہد یا ہفتہ کو پہنچتا ہے مگر گذشتہ ہرچہ ایک دو دن پہلے پہنچتا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اخبار جمہرات کو ڈاک خانہ میں دیا جاتا ہے۔ اور گذشتہ ہفتہ جمہرات کو ڈاک خانہ میں تعطیل تھی۔ اس لئے تاخیر مناسب نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ تقدیم کر کے بدھ کے روز اخبار پوسٹ کر دیا گیا۔ ناظرین محمد نواز میں کہ اخبار پورے صابے مگر ادائیگی فرض میں چست ہے۔ امید ہے کہ اس کی اس حقیقت کا عزم ناظرین کی طرف سے اس کی توسیع اشاعت کی صورت میں ملے گا۔ تاکہ مآلہ نقصان پورا ہوتا رہے۔

گرانی کا غذا | بھی دوسری اشیاء کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ہے خلا آسانی کر مولوی محمد ابراہیم صاحب | ساکن جنیال ضلع گورداسپور نے اہل حدیث کا نفرین۔ مدرسہ مکرمہ اور مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے پانچ پانچ روپیہ جملہ پندرہ روپیہ دفتر ہذا میں ارسال فرمائے۔ جزاۃ اللہ !

میاں رحیم بخش صاحب ورنی | ساکن موضع جنیال مذکور نے مدرسہ مکرمہ و مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے اڑھائی اڑھائی روپیہ۔ جملہ پانچ روپیہ ارسال کئے۔ جزاۃ اللہ !

غریب فاضل | میں از مری عبد العزیز صاحب ناگ کوٹلی لوہاراں مغربی صہ۔ بقایا فاضل ۱۳۵۲ از سائل ۱۳۵۲ مولوی محمد ایوب نیلگری ۱۳۵۲ عمر الدین فتح آباد ہے۔ ۱۳۵۲ ملام رسول ناگ فو ہے۔ میزان ۱۳۵۲ بقایا فاضل ۱۳۵۲

درخواست مفلس | مجھے اخبار الجمہیت کا بہت شوق ہے مگر قیامت خرید کرنے سے معذور ہوں۔ کوئی صاحب خیراہ صیام میں میرے نام ایک سال کیلئے

اخبار الجمہیت جاری کر دیں۔ عاجز منظور احمد سکندر پور براہ گورداسپور عجم۔ ضلع فرخ آباد۔

دعائے صحت | امیرہ ڈاکٹر محمد یونس صاحب کانپوری اور مری عبد العزیز صاحب ناگ کوٹلی لوہاراں والے بیمار ہیں۔ ناظرین ان کیلئے دعائے صحت کریں رمضان المبارک میں | صدقات و خیرات ادا کرتے وقت جعیتہ مرکز یہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کو بھی یاد رکھیں۔ و مقدمہ عوامی

یاد رفتگان | مولوی سید عبدالعلی صاحب پٹنوی جو صاحب نوجوان اور انجلی علمی مذاق رکھتے تھے۔ عالم شباب میں رحلت کر گئے۔ انا اللہ ! (۲) محمد صدیق مبار کوٹلی لوہاراں کا پسر غور و فہم ہو گیا۔ انا اللہ ! ناظرین مرحومین کا جازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہ اعظم لہجہ و لہجہ مولوی محمد عمر صاحب جالندھری | نے تحصیل زیرہ کے متعدد دکانوں میں

## فتاویٰ

مس ۱۳۵۲ | رویت ہلال کے لئے شرع شریف میں کوئی مسافت نہیں ہے اگر ہے تو کتنے میل کی؟ (سید عزیز اللہ از مدراس)

ج ۱۳۵۲ | مسافت متینہ کی روایت میرے علم میں نہیں ہے۔ ہاں علم بیست سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ غائبتیں میل کے فاصلہ پر اختلاف مطالع ہو جاتا ہے۔ اور تر لاہور کا فاصلہ ۳۳ میل کا ہے۔ اتنے فاصلہ پر تین منٹ کا اختلاف ہے۔ اور میں اگر چہ بچے سورق غروب ہوتا ہے تو لاہور میں چھ بج کر تین منٹ پر ہوتا ہے۔ اس لئے اختلاف مطالع کی وجہ سے رویت قبول نہیں کی جائے گی۔

مس ۱۳۵۲ | کیا مدرسہ اس کے مسلمان دہلی کی زفات کا اعتبار کر سکتے ہیں؟ جبکہ دہلی ایک ہزار میل سے زائد فاصلے پر واقع ہے۔ نیز دہلی اور مدراس کے غروب وقت میں صرف نصف گھنٹہ کا فرق ہے۔ رسائل مذکور ج ۱۳۵۲ | اس کا جواب پہلے جواب میں آ گیا۔ اختلاف مطالع میں حکم بھی مختلف ہوتا ہے۔

مس ۱۳۵۲ | کیا ریڈیو۔ تار۔ ٹیلیفون کی خبریں اور شہادتیں شریعت اسلامیہ میں قابل تسلیم ہیں؟ (وسائل مذکور)

ج ۱۳۵۲ | اگر بولنے والا ثقہ مسلمان ہے تو خبر یا خبر میں ورنہ نہیں۔ کیونکہ کافر کی شہادت دیانات میں معتبر نہیں ہے۔ لیکن یہاں بھی اختلاف مطالع کا لحاظ رکھا جائے گا۔

مس ۱۳۵۲ | ریڈیو پر ایسا آدمی جو شہادت شرعی کے معیار پر صحیح اترتا ہے۔ ثقہ ہے۔ اعلان کرے کہ ہندوستان کے کسی حصہ سے میں نے حجیم خود چاند بکھا۔ تو کیا تمام ہندوستان کو عید کرنی جائز ہے؟ اسی طرح ٹیلیفون اور تار کو قیاس فرماویں۔ (وسائل مذکور)

ج ۱۳۵۲ | اہل حدیث کے نزدیک دور دراز کی رویت حجت نہیں ہے یہ فیصلہ صحابہ کرام کے زمانے میں ہو چکا ہے۔ حنفیہ کے اہل دور کی رویت تسلیم کی جاتی ہے۔

مس ۱۳۵۲ | اگر بارہ بجے دن کو چاند کی شرعی تحقیق ہو جائے تو شہاد شرعیہ کے ذریعہ ثابت ہو جائے کہ ۲۹ رمضان کو چاند نوا تو بارہ بجے

۲ تبلیغی دورہ کر کے توحید و سنت کی اشاعت کی۔ ان کی کوشش سے سات خاکرب داخل اسلام ہوئے لاہور! (مولوی محمد عبد اللہ از زیرہ) فلسفہ روزہ | ایک آنہ کا ٹکٹ بیچ کر انجمن خدام الدین و دوازدہ شہر نواز لاہور سے مفت طلب کریں۔

فارسی نذیر یہ۔ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے۔ دو خیمہ جلدوں میں۔ قیمت طبعی و غیرا (پیش) کے بعد دورہ نورنا جائز ہے۔ (وسائل مذکور) ج ۱۳۵۲ | وہی رویت ہلال و شہادت شرعی نہیں ہے۔ حسب کے حدیث کی حقیقت ہے۔

فارسی نذیر یہ۔ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے۔ دو خیمہ جلدوں میں۔ قیمت طبعی و غیرا (پیش) کے بعد دورہ نورنا جائز ہے۔ (وسائل مذکور) ج ۱۳۵۲ | وہی رویت ہلال و شہادت شرعی نہیں ہے۔ حسب کے حدیث کی حقیقت ہے۔

## ملکی مطلع

## جنگ کا چوتھا سال

جنگ کا چوتھا سال  
سال میں قدم رکھا ہے۔ ابتدا اس طرح ہوئی تھی کہ جرمنی کے ڈیٹھڈ ہٹلر نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ اس حملہ کی وجہ یہ تھی کہ جرمنی کو پولینڈ کی بندرگاہ ڈینزنگ کی ضرورت تھی۔ یہ شہر گزشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمنی کے پاس تھا۔ جنگ کے بعد ملک کے روسی اتحادیوں نے پولینڈ کے حوالے کر دیا۔ جرمنی سے اس شہر تک پہنچنے کے لئے راستہ پولینڈ میں سے گزرتا ہے۔ جرمنی کو اپنی تجارتی اغراض کے لئے اس راستے اور بندرگاہ کی ضرورت تھی۔ جرمنی نے پولینڈ کو بہتر کر دیا دھمکایا مگر وہ دھمکیوں میں نہ آیا۔ کیونکہ برطانیہ اور فرانس نے اس کو جرمنی کے خلاف امداد دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اس کھمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ ادھر برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ مگر پولینڈ کو بڑا راستہ امداد نہ دے سکے تھے۔ کیونکہ درمیان میں جرمنی اور وہ سرے سے غیر جانبدار طاقت حاصل تھے۔ جرمنی اور فرانس کی سرحدیں ملتی ہیں مگر برطانیہ کلاں جزیرہ ہونے کی وجہ سے الگ تھلک ہے۔ اس لئے انگریزی فوج فرانس میں داخل ہو کر فرانسیسی فوج کی امداد سے جرمنی کے خلاف صف آرا ہو گئی۔ مگر جرمنی اور فرانس نے گزشتہ جنگ عظیم کے بعد اپنی اپنی سرحدوں پر نہیں دوزخوں کی

قطاریں بناسکی تھیں۔ اجباری اصطلاح میں فرانس کی حفاظتی لائن کا نام میچو لائن یا مارچو لائن تھا اور جرمنی کی حفاظتی لائن کا نام سیگنڈ لائن تھا۔ اپنی اپنی لائن کے متعلق فریقین ناقابل شکست ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے یہ دعویٰ غالباً ٹھیک تھا۔ کیونکہ کئی ماہ تک فریقین کی فوجیں اپنے اپنے زمین دوزخوں میں پڑی رہیں۔ کچھ موسمی نرمی کی وجہ سے ہوائی سرگرمیوں کے سوا کوئی بڑا فوجی تصادم نہیں ہوا۔ آخر ستمبر کے موسم بہار میں جرمن فوج بلجیم اور ہالینڈ کو پامال کرتی ہوئی فرانس کی حدود میں داخل ہو گئی۔ حالانکہ یہ دونوں ملک اپنی غیر جانبداری پر سختی سے قائم تھے فرانس کی یہ بڑی غلطی تھی کہ اس نے جرمنی کی سرحد پر تو حفاظتی لائن بنائی مگر بلجیم والی سرحد غیر محفوظ چھوڑ دی۔ حالانکہ فرانس کو معلوم تھا کہ گزشتہ جنگ عظیم کے موقع پر جرمن فوج اسی راستے فرانس میں داخل ہوئی تھی۔ جرمنی بہت عرصے سے جنگ کی تیاریاں کر رہا تھا۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں برطانیہ اور فرانس وغیرہ جو گزشتہ جنگ عظیم میں فتوحات حاصل کرنے کی وجہ سے فتح کے نشہ میں سرشار ہو گئے تھے لمن الہلک الیوم کے اصول پر اپنے مقابلہ میں کسی حکومت کو قابل اعتناء نہ سمجھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ جنگی تیاریوں سے بالکل غافل رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولینڈ جو اکیلا ہونے کے باوجود کافی طاقتور تھا اڑھائی ہفتوں میں شکست کھا گیا۔ اس کے بعد جرمنی نے بلجیم اور ہالینڈ پر توجہ کی۔ باوجودیکہ ان کو برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ امداد حاصل تھی مگر یہ بھی جرمنی کی بے پناہ طاقت کے مقابلہ میں چند روز سے زیادہ نہ ٹھہر سکے۔ ان سے نارس ہو کر جرمن فوج کی اتحادی افواج سے

فرانس کی سرزمین پر براہ راست ٹکر ہوئی۔ مگر دنیا سوا جینیہ تک مزاحمت کرنے کے بعد فرانس نے برطانیہ سے علیحدہ ہو کر ہتھیار ڈال دیئے اور برطانوی فوج ڈنکرک کے مقام پر محصور ہو گئی۔ تین طرف جرمن فوج نے گھیر ڈالا ہوا تھا۔ چوتھی طرف سمندر تھا آخر برطانوی بیڑا کئی لاکھ انگریزی فوج کو کچھ سامان جنگ سمیت لے کر انگلیس میں چوڑی رودار انگلستان کو عبور کر کے ساحل انگلستان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور بھاری سامان جنگ تھا ڈر چھوڑ دیا گیا جو جرمنی کے ماتھے ٹک گیا۔ انگریزوں نے اس کامیاب واپسی پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ مگر دراصل انگلستان کے واسطے یہ بڑا نازک وقت تھا۔ اس وقت اگر ہٹلر نے ملک پر فوج کشی کر دیتا تو اس کی فتح یقینی تھی کیونکہ بقول مشر چرچل انگلستان کی حفاظت کا سامان بالکل ناکافی تھا۔ ہٹلر بھری بڑا نہ ہونے کی وجہ سے انگلستان پر فوج کشی تو نہ کر سکا۔ البتہ اس ملک پر اس نے بے پناہ ہوائی حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تاکہ برطانوی عوام کو خوفزدہ کر کے ان کے حوصلوں کو پست کر دے۔ جس سے ان کی قوت مزاحمت سلب ہو جائے۔ مگر ان حملوں نے کمال سمیت اور بہادری کا ثبوت دیا۔ جان مال کا کافی نقصان ہونے کے باوجود ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ جنگی تیاریوں میں زیادہ سے زیادہ مشغول ہو گئے۔ آخر ہٹلر نے اپنے فضائی نقصانات سے تنگ آ کر وسیع پیمانہ پر ہوائی حملوں کا خیال چھوڑ دیا۔

اس اثنا میں برطانیہ آہستہ آہستہ تیار ہو گیا۔ ادھر امریکن کارخانوں کا جنگی سامان انگلستان پہنچنے لگا۔ اب حالت یہ ہے کہ برطانیہ کے سینکڑوں طیارے جرمنی اور

جنگ کا چوتھا سال  
سال میں قدم رکھا ہے۔ ابتدا اس طرح ہوئی تھی کہ جرمنی کے ڈیٹھڈ ہٹلر نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ اس حملہ کی وجہ یہ تھی کہ جرمنی کو پولینڈ کی بندرگاہ ڈینزنگ کی ضرورت تھی۔ یہ شہر گزشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمنی کے پاس تھا۔ جنگ کے بعد ملک کے روسی اتحادیوں نے پولینڈ کے حوالے کر دیا۔ جرمنی سے اس شہر تک پہنچنے کے لئے راستہ پولینڈ میں سے گزرتا ہے۔ جرمنی کو اپنی تجارتی اغراض کے لئے اس راستے اور بندرگاہ کی ضرورت تھی۔ جرمنی نے پولینڈ کو بہتر کر دیا دھمکایا مگر وہ دھمکیوں میں نہ آیا۔ کیونکہ برطانیہ اور فرانس نے اس کو جرمنی کے خلاف امداد دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اس کھمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ ادھر برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ مگر پولینڈ کو بڑا راستہ امداد نہ دے سکے تھے۔ کیونکہ درمیان میں جرمنی اور وہ سرے سے غیر جانبدار طاقت حاصل تھے۔ جرمنی اور فرانس کی سرحدیں ملتی ہیں مگر برطانیہ کلاں جزیرہ ہونے کی وجہ سے الگ تھلک ہے۔ اس لئے انگریزی فوج فرانس میں داخل ہو کر فرانسیسی فوج کی امداد سے جرمنی کے خلاف صف آرا ہو گئی۔ مگر جرمنی اور فرانس نے گزشتہ جنگ عظیم کے بعد اپنی اپنی سرحدوں پر نہیں دوزخوں کی



اس کے مقبوضات پر سخت حملے کر کے جنگی کاغذوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔

فرانس کی شکست کے تحت برطانیہ میدان جنگ میں اکیلا تھا، لیکن اس تین سال میں اس کو کئی ایک سامتی مل گئے۔ امریکہ اور روس بھی جنگ میں شریک ہو گئے۔ ان کی شمولیت کی وجہ یہ جوئی کہ جون ملٹن میں جوئی نے روس پہ اور دسمبر ۱۹۱۷ء میں جاپان نے بحر الکاہل میں امریکین جزائر پر حملہ کر دیا تھا۔ چین بھی اتحادیوں کی صف میں شامل ہو گیا۔ ادمر جرمن کو بھی یورپ میں مفتوحہ ممالک کے علاوہ آٹلی جیسا سامتی مل گیا اور ایشیا میں جاپان اتحادی طاقتوں سے متصادم ہو گیا جس سے جرمنی کو یہ فائدہ پہنچا کہ امریکہ اور برطانیہ کی بہت سی طاقت ایشیا میں مصروف جنگ ہو گئی اور روس کو ساہیریا میں جاپان کے متوقع حملہ کو روکنے کے لئے کئی لاکھ فوج مع سامان جنگ محفوظ رکھنی پڑی۔ ورنہ اگر روس کی ساری فوج جرمنی کے مقابلہ میں صرف آما ہو جاتی تو آج روس پر جرمنی کا اتنا دباؤ نہ پڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ اتحادی ممالک میں جرمنی کے خلاف یورپ میں دوسرا محاذ قائم کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور اتحادی حکومتیں اس کام کے لئے مناسب موقع و محل کا انتظار کر رہی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اس عرصہ میں اتحادی اقوام کو بہت نقصان پہنچا۔ مثلاً بحر الکاہل میں کسی جزائر ان کے ہاتھ سے نکل گئے۔ برما بھی گیا۔ چین کا بڑا علاقہ جاپان کے قبضہ میں آ گیا۔ افریقہ میں لیبیا پر جرمنی قابض ہو گیا۔ روس کا کافی علاقہ جرمنی نے ہتھیالیا۔ ان نقصانات کے باوجود اتحادیوں کی قوت مزاحمت میں زرق نہیں کیا۔ وہ ہر محاذ پر دشمن کا مقابلہ مقابلہ کر رہے ہیں۔ حال ہی میں برازیل اور میکسیکو

جیسی زبردست امریکین ریاستوں نے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ جس سے اتحادیوں کو بڑا فائدہ پہنچا۔

**نفاذ جنگ** محاذ مصر پر کچھ عرصہ سے جو سکوت طاری تھا۔ وہ

۳۱۔ اگست کی صبح کو ٹوٹ گیا۔ جبکہ جرنل رومیل (جرمن) نے اتحادی افواج پر ایک نیا حملہ شروع کر دیا۔ یہ حملہ الحمیت کے مقام پر برطانیہ کی آٹھویں فوج کے بائیں بازو پر کیا گیا۔ الحمیت العالمین سے ۲۵ میل جنوب کی جانب ۲۱۴ فٹ بلند ایک اہم پہاڑی ہے جو انقطاع کے نشیب کے کنارے پر واقع ہے۔ اس روز مرکزی علاقہ میں دشمن کا حملہ روک دیا گیا۔ البتہ جنوب کی طرف سے جرمن فوج آٹھ میل پیشہ کی گئی۔ انگریزی جرنیل کو پہلے سے اس حملہ کی توقع تھی۔ کیونکہ جرمن جرنیل کو کمک پہنچ رہی تھی۔ اور وہ مناسب موقع کی انتظار میں تھا۔ اس اثناء میں انگریز جرنیل کو بھی کافی کمک پہنچ گئی۔ اس محاذ کی تازہ خبر یہ آئی ہے کہ محمدی فوج مغرب کی طرف مزید پیسا ہو گئی ہے۔ اس کی بہت سی بارود سے بھری ہوئی گاڑیاں تباہ کر دی گئی ہیں۔ ایک برطانوی افسر نے تو یہاں تک کہا ہے کہ ہم نے جرنیل رومیل کی ٹانگ توڑ دی ہے۔

**محاذ روس** روس میں شمالی گراڈ۔ نووہ اور گورونی تین شہروں کی طرف جرمن فوج زبردست دباؤ ڈال رہی ہے۔ آخر الامر مقام تو تیل کا مرکز ہے۔ نووہ سسک بحیرہ اسووا میں روس کی مشہور بندرگاہ ہے۔ جہاں روس کا بحری بڑا مقیم ہے۔ اس کے علاوہ ایک بندرگاہ باطومیاتی ہے۔ جہاں یہ ہیرا چٹان سے سکتا ہے۔ باقی بندرگاہوں پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ شمالی گراڈ کی اہمیت یہ ہے کہ یہ شہر بڑا صنعتی مرکز ہے۔ دریائے ڈون پر

واقع ہے۔ جو شمالی۔ روس اور کاکیشیا کے درمیان آخری شاہراہ ہے جو روس کے پاس باقی رہ گئی ہے۔ جرمنی کا زیادہ دباؤ اسی شہر کی طرف ہے۔ محاذ روس کے متعلق سوئٹ۔ روس کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوج نے شمالی گراڈ کے جنوب مغرب اور شمال مغرب کے مودچوں اور نووہ سسک ووزداک کے میدانوں میں جرمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ صورت حالات میں کوئی مزید تبدیلی نہیں ہوئی ایک ضمنی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شمالی گراڈ کے جنوب مغرب میں ٹینکوں اور پیدل فوج کے خلاف شدید جنگ جاری رہی۔ دشمن کے ٹینک اور پیدل فوج شہر کے مورچے توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وسطی محاذ پر روسی فوج نے دشمن کو کئی آباد مقامات سے نکال دیا ہے۔ اور اسے سخت نقصان پہنچایا ہے۔

## سکریاتی اطلاع

### ۱۰ ہزار ہوائی جہاز تیار ہوا

واشنگٹن ۳۰۔ اگست۔ بقول سیرٹوٹے ایئرنگ پوسٹ وہ دن دور نہیں۔ جب امریکہ کے طیارے کارخانے، ایئرلائن ہوائی جہاز تیار کر رہے ہوں گے اس وقت بھی امریکہ کے کارخانے برقیں ہوائی جہاز تیار کر رہے ہیں۔ جو تمام محوری ملکوں کی متحدہ طیارہ سازی سے زیادہ ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی امریکہ کے سکولوں اور کالجوں میں طلبہ کو ہوا بازی کی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ہوائی جہازوں کے لئے ہوا بازوں کی کمی نہ ہونے پائے۔ علاوہ ان کے ہوا بازوں اور انجنوں نے نوجوانوں کو ہوا بازی کی تعلیم اور تربیت دینے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

استاد روزگار۔ بے روزگار صاحب اس بات کے فائدہ کو لے لیں گے۔



## مکمل حفاظت اور پوری ترقی

یہ چیز ہے جو کہ

اورٹیل نے اپنی ۷۸ سالہ زندگی میں اپنے لاکھوں پالیسی ہولڈروں کو دی

### امن کا زمانہ ہو یا جنگ کا

اورٹیل کمپنی ہمیشہ زندگی کے مضبوط اصولوں پر چلتی ہوئی آپ کے لئے بھی یہی کر سکتی ہے

کلیم اداس	۲۶ کروڑ	روپیہ
جاسمی شہ پالیسیاں	۱۵۵ کروڑ	روپیہ
سالانہ آمدنی برائے ۱۹۷۸ء	۵ کروڑ	روپیہ
فخرو	۳۰ کروڑ	روپیہ

اورٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشرنس کمپنی لمیٹڈ  
ہیڈ آفس ممبئی قائم شدہ ۱۸۸۷ء

پراج افس۔ میٹل بنک آف انڈیا بلڈنگ ہال بازار امرت سر

## قرآن شریف اور حمائیں

خففا کی سوانح نمایاں اور قرآن کے متعلق شریف ترین تحقیقات و معلومات ہیں۔ ہدیہ لکچر روپیہ

حماثل شریف مترجم از شاہ عبدالغفار صاحب مرحوم دہلوی جلد پارچہ

ہدیہ صرف غیر قرآن شریف مترجم از شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم دہلوی۔ خاشا

جلد چرمی۔ ہدیہ صرف ستر روپے

حماثل شریف مترجم ترجمہ باقاعدہ از مولانا دہلوی مرحوم۔ اس حماثل کی خوبیاں تقریباً

مطلق نہیں۔ قابلہ ہدیہ۔ ضرور منگوائیں۔

جلد چرمی۔ ہدیہ صرف روپے منگوانے کا پتہ۔ ۱۔ منبج دفتر الحدیث امرت سر

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدترجم

ترجمہ اول شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔

ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب اودھاشیہ پر کامل تفسیر اردو ہے۔ شروع میں تمام پیروں

کے حالات و عملیات و فہرست مضامین۔ خاشا ہدیہ قسم اول ستر۔ ہدیہ قسم دوم ستر روپے

خاشا شدہ جلد اعلیٰ معجز نما حماثل شریف ترجمہ باقاعدہ ہے

حاشیہ پر تفسیر ابن جریر۔ تفسیر کبیر۔

در مشورہ وغیرہ سے فوائد شان نزول۔ ۸۰ صفحہ کا مقدمہ ہے۔ جس میں فضائل مسائل قرآن کے ساتھ ہی ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل سوانح مری ہے۔ اور آپ کے

نیت فی جہنم جو ایک ماہ کی سیرت

مصدقہ تفسیر اس حدیث و ہزار بخیر داران ہدیہ

علاء الدین روزانہ تازہ شہادت آتی

میں۔ خون صلیح پیدا کرتی اور قوت باہ کو

تقویت دیتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی

میں کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور

جگر کی کمزوری میں درد ہونے کے لئے اکیس ہے۔ دو چار

دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد

استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے ہاضم

کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ

جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف

ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان

کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری

کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے

ایک چمکانے سے کم از سال نہیں کی جاتی۔ قیمت

ایک چمکانے کا ایک ماہ کے لئے کافی ہے (۱) آدھ

آدھ پائے للہ۔ پاؤ بھر شے مع حصول ڈاک



**انگراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عونا اور جماعت میں کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال سب سے کم ہوتی ہے۔

(۲) جواب کیلئے جواری کاڈ یا لکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط ہفت روزہ

درج ہونگے۔

(۴) جس مرسلہ سے جواب نہ ہو۔

وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بزرگ ٹاک اور خطوط واپس نہ ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳۹

۳۸

۳۹

۳۸

**قیمت اخبار**

وایان ریاست سے سالانہ

رؤساد جاگیرداران سے

عام خسویداران سے

ششماہی

ماگ غیر سے سالانہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

خط و کتابت ہو سکتا ہے

خط و کتابت و ارسال زر بنام

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی قائل

ٹاک اخبار المہدیٹ - امرتسر

امرتسر

۴ مہینہ اخبار ۱۱ روپے مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء

یوم جمعہ المبارک

**پیام بیداری**

(لاجناب مولانا آثم طرہ نگر)

تو احناس علم و عمل کھو چکا ہے

خبردار مسلم بہت سوچ چکا ہے

عمی شایع علم لیش آرہی ہے

مہراپنے انوار بھیلے

شفق بادۂ ناب برسا رہی ہے

یہ آؤنے شہروں میں

ہر اک قافلہ گام زن ہو چکا ہے

خبردار مسلم بہت سوچ چکا ہے

زمانے نے انداز رفتار بدلے

یہ سب کچھ ہے حق عمل کا نتیجہ

مگر تو نے یہ راز اب تک نہ سمجھا

جنت کھوئے گا اور بہت کھو چکا ہے

خبردار مسلم بہت سوچ چکا ہے

دعوم لا جوم

**فہرست مضامین**

نظم د پیام بیداری

انتخاب الاخبار

حمین یادگار اور جماعت

مولانا اسماعیل صاحب علی

اور مرزا صاحب قادیانی

الانتہاس لدفع الامراض

جات ثنائی

نما و

مستقرات

کی مطلع

اشتیارات

(مشتاقی برقی پریس ہالی بازار امرتسر میں شائع ہوتا ہے)

## استخاب الاخبار

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

روزہ انوار کے روزہ چار ہے۔

دہلی کی مصالخانہ کانفرنس میں

مسم بیک مشرجان لے بیڈروں کے نقطہ

سے اتفاق نہیں کیا۔ آپ نے ایک برس

کانفرنس میں بتایا کہ اگر بیک کا مطالبہ

منطوق نہ کیا جائے اور بیک ہندوؤں کی

متوقع قومی حکومت میں شامل ہو جائے

تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمان بھی کی طرح

کڑی کے جال میں پھنس جائیں گے، جس سے

بابرنگلانا ان کے لئے مشکل ہوگا۔

راٹھڑ کی اطلاع ہے کہ شالین گراڈ

کی صورت حالات تازہ دم جرمن اور اطالوی

فوجوں کے پیچھے پر بند ہو گئی ہے۔ روسی شہر

کے جنوب مغرب میں مزید پھیل چکے ہیں۔

نقصانات کے باوجود جرمن ہوائی طاقت

کو برتری حاصل ہے۔

قاہرہ کی اطلاع ہے کہ مصری عاز

مرگشتی دستوں کی سرگرمیوں اور توپوں کی

خودباریوں کے علاوہ کوئی خاص بری سرگرمی

نہیں ہوئی۔

واشنگٹن کے ایک اعلان میں بتایا

گیا ہے کہ چائینی فوج جزیرہ سیلان کے گڈال

اور تھائی کے رقبہ جات سے امریکن فوجوں کو

نکلانے کے لئے زبردست ہوائی حملے کر رہی

ہے۔ گڈال کنال کے اندرونی حصہ میں دشمن

کی فوجوں سے زبردست تصادم ہو رہا ہے۔

ملک کے مختلف حصوں سے خلاف

قانون سرگرمیوں اور ان کی مددک تمام کیلئے

فاثر ہوئے۔ لامعنی چارج، گرفتاریوں اور اچھا

کے خلاف کی گئی ہے۔ جن کی

تفصیل رہنما اخبارات سے معلوم ہو سکتی

ہے۔ مختلف خبروں میں دفعہ ۴۴۱ اور ۴۴۲

کا نفاذ کیا گیا ہے۔

حکومت پنجاب نے لیڈر لیا ہے

کہ میں نہیں کیٹیاں نہک یہ معمول جنگی حالت میں

کو سکتیں۔ اگر کسی نے لٹاکر گھاہو تو اسے

ختم کر دیتے۔

مشرجان لے بیڈروں کے نقطہ

سے اتفاق نہیں کیا۔ آپ نے ایک برس

کانفرنس میں بتایا کہ اگر بیک کا مطالبہ

منطوق نہ کیا جائے اور بیک ہندوؤں کی

متوقع قومی حکومت میں شامل ہو جائے

تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمان بھی کی طرح

کڑی کے جال میں پھنس جائیں گے، جس سے

بابرنگلانا ان کے لئے مشکل ہوگا۔

## رمضان شریف میں

امام، مقتدی اور منفرد یہ دعا ضرور پڑھیں

وَجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا

وَجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا

آمین!

لندن کی ایک اطلاع منظر ہے کہ جرمنوں

نے بحیرہ اسود کی مشہور روسی بندرگاہ نوووسک

پر قبضہ کر لیا ہے۔

قاہرہ کی اطلاع ہے کہ مصر کی لوائی

میں عسکری طاقتوں کی دو تہائی فوجی طاقت

ضائع ہو گئی ہے۔

نئی دہلی کا سرکاری اعلان منظر ہے

کہ ہندوستان کے ہندوؤں کے ہندوؤں کے ہندوؤں

اہم مقامات پر ہوائی جہازوں کے حملوں سے

بچاؤ کے لئے عمارتوں کے جال بچھا دیئے گئے

ہیں۔

امریکی میں پانچ ہزار ماہرہ کی توسط

ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں۔

## سرکاری اطلاع

جہاز سازی میں امریکہ اور برطانیہ کا مقابلہ

۱۹۴۱ء میں برطانیہ میں جہاز سازی کی

رفتار کے متعلق ایک بیان شائع کیا گیا

ہے کہ نئے جہاز تین دن کے اندر اندر مکمل

کر کے آپ انداز کئے جا رہے ہیں۔ جہاز سازی

کی رفتار میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً

جنگ سے پہلے برطانیہ کے جہاز ساز کارخانوں

نے جس قدر جنگی اور تجارتی جہاز بنائے تھے

ان سے چار گنا زیادہ جنگی جہاز اور دو گنا

زیادہ تجارتی جہاز ۱۹۴۱ء کی آخری سہ ماہی

میں بنائے گئے تھے۔ مثلاً ۱۹۴۱ء کی آخری سہ ماہی

میں اگر ۱۰۰ تجارتی جہاز بنائے گئے تھے تو جول

۱۹۴۱ء سے ۱۵۰ تجارتی جہاز بنائے گئے تھے

تھے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے

جہاز کارخانوں سے بھی برطانیہ کے کارخانوں

کو تین گنا زیادہ جہاز بنائے گئے ہیں۔ ۱۰ امریکی جہاز

سازی کی رفتار یہ ہے کہ ۱۴ دن میں ایک

جہاز مکمل کر کے آپ انداز کر دیا جاتا ہے۔

اور ایک جہاز جسے ۱۰۵ دن میں تیار ہونا تھا

صرف ۴۶ دن میں تیار کر کے آپ انداز کر دیا

گیا تھا۔

اصحابِ غیر | اپنی مرکزی ضرورتیں

اہل حدیث کانفرنس کی ضروریات کا بھی رمضان

شریف میں خیال رکھیں۔

عربیہ فنڈ | کے سائنس بھی اصحابِ غیر

کے خیر کے امیدوار ہیں۔

واشنگٹن میں حکومت امریکہ کی طرف

سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند کی

بر امریکہ سے بہت سے انجینئرز اور کارکن

ہندوستان بھیجے جا رہے ہیں۔

امریکی میں پانچ ہزار ماہرہ کی توسط

ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں۔

یہ امریکہ کے فائدہ کے لئے ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# اعلانت

۹ رمضان ۱۳۹۱ھ

## حسینی یادگار اور جماعت شیعہ

بزرگوں کی اصل یادگار تو یہ ہوتی ہے کہ  
ان کی تعلیم اور مسکن کی اشاعت کی جائے  
اور اس پر عمل کیا جائے۔ مصیبت کا موقع ہو  
یا خوشی کا، عبادت کا موقع ہو یا جہاد کا ویسا  
ی عمل کیا جائے۔ جیسا کہ ان بزرگوں نے کیا  
تھا۔ یہ نہ ہونا چاہئے کہ محض نقارے بجا کر کسی  
واقعہ کی شہرت کی جائے۔ شیعہ اور سنیہ میں  
کو بہت کچھ اختلاف ہے۔ مگر زمانہ رسالت  
کے واقعات بطور امر مشترک دو فرقوں  
میں منظم ہیں۔ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ  
تبوک اور فتح مکہ وغیرہ ایسے واقعات ہیں کہ  
نہ سنی ان سے منکر ہیں اور نہ شیعہ۔ اور یہ  
بھی فریقین کو مسلم ہے کہ ان غزوات میں بڑے  
بڑے صحابہ شہید ہوئے جیسے حضرت جعفر  
عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شہادت  
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ  
ہوا۔ بلکہ غزوہ ذات رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو بعض جنگوں میں تکلیف پہنچی۔ دندان مبارک  
شہید ہوئے اور سر مبارک کو بھی زخم آیا۔  
اس کے علاوہ خلفاء راشدین کے زمانہ  
میں بھی شہادت کے واقعات ہوئے ہیں۔  
حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی

رضی اللہ عنہم کی مظلومانہ شہادت کسی سے  
غنی نہیں ہیں۔ ذرا اور نیچے آجائیے۔  
حضرت عبد اللہ بن زبیر اور حضرت حسن  
رضی اللہ عنہما کی شہادتوں کے واقعات بھی  
کچھ کم اہمیت نہیں رکھتے۔ مگر مسلمانوں کا  
کوئی فرقہ بھی شہادت کے ان واقعات کو  
ڈھنڈو رہ پیٹ کر یاد نہیں کرتا۔ ہاں اگر  
کبھی ایسا موقع آجائے تو مسلمان عمل کرنے کو  
تیار ہیں۔ چونکہ یہ سب حضرات اہل سنت  
کی نظر میں معزز ہیں اس لئے وہ سب سے  
یکساں برتاؤ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو کتاب  
خداوندی یتلک ما اذا قمتہ فمیلین علی  
کا اندیشہ نگار رہتا ہے۔ معلوم نہیں کہ شیعہ  
حضرات کے لئے کونسا امر محرک ہے۔ جو  
انہوں نے شہادت حسین کا اتنا اہتمام کیا کہ  
امام موصیوں کی سالانہ عزا داری کو کافی نہ  
جان کر تیرہ سو سالہ یادگار حسینی منانے کے  
لئے بڑے زور سے پروا لگاتا کیا۔ کئی ماہ پہلے  
سے اشتہارات چھپتے رہے۔ مختلف تجویزیں  
پیش ہوتی رہیں۔ ہم نے بھی اپنی طرف سے  
ایک تجویز پیش کی تھی۔ نواب شامعلی خان  
صاحب قدلباش لاہور رئیس شیعہ نے بھی

ہماری رائے دریافت کی تھی۔ تو ہم نے وہی  
رائے دی جسے ہم مستحسن سمجھتے تھے۔ ہم نے لکھا  
تھا کہ شہادت حسین کے متعلق بہت سی غلط  
روایات مشہور ہو گئی ہیں۔ اس لئے ایک کمیٹی  
مقرر کی جائے جو تحقیق کر کے صحیح اور منقطع  
روایات کا مجموعہ مرتب کرے۔ کیونکہ غلط روایات  
پر اعتقاد رکھنا اور ان کو مدار ایمان سمجھنا گمراہی  
کو اختیار کرنا ہے۔ مگر ہماری رائے صدر اجلاس  
مابت ہوئی۔ اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا۔  
کیونکہ اس میں کوئی شویا منافش نہ تھی۔ جو  
ہر سال شیعوں کے پیش نظر ہوتی ہے۔ بلکہ  
ایک خالص عمل کارنامہ کی طرف تھی۔ اس  
کے مقابلہ میں ہوا کیا؟ وہی جو اخبار شیعہ  
نے لکھا ہے کہ

لکھنؤ میں یادگار حسینی کا بہت بڑا جلسہ  
ہوا۔ جس میں دھواں دھار تقریریں ہوئیں  
اور جلسہ باوجود کئی ایک موانع کے کامیاب  
رہا۔ دشیہ لاہور، سترسنہ روالہ  
یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ اتنی  
بڑی یادگار کے لئے ایسے جلسے کیونکر کافی  
ہو سکتے ہیں۔ جن کی بابت یہ کہنا بجا ہے کہ  
نشتند و گفتند و برخواستند

شیعہ سے مخلصانہ سوال! شیعہ دوستو!  
جواز نہ ماننا۔ ہم آپ لوگوں سے ایک مخلصانہ  
سوال کرتے ہیں کہ آج ہندوستان میں جو سیاسی  
رو چل رہی ہے۔ اس میں کسی ایسے واقعہ کو  
بطور مثال پیش کرنا جس میں حکومت کا مقابلہ  
کرنے والے سخت ناکام رہے ہوں۔ سیاسی  
حیثیت سے کچھ مفید ہو سکتا ہے؟ کیا شیعہ کو  
اپنی ملک شگاف اور زبردست تفریروں سے  
ہندوستان کے دشمنان حریت کو واقعہ کر بلا  
سنا کر کہتی دے سکتے ہیں کہ وہ یکسو ہمارے غفلت  
ہمارے نے حکومت وقت کا مقابلہ کیا تھا۔  
جس میں اپنے احوان و انصار کے ساتھ جان

کشمیر مجاہدین۔ حضرت محمد ابراہیم علیہ السلام کی شہادت کا تصور۔



دہریہ لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ کیا ایسی  
تقریر تشنگانِ حریت کی پاس بجا سکتی ہے؟  
ان کو تو ایسی مثال بتانی چاہئے جو ان کے  
بلند حوصلہ کے لئے موجب ترقی ہو اور وہ  
سمجھیں کہ فلاں گروہ نے حکومت کا مقابلہ  
کیا جو آخر کار کامیاب ہو گیا۔ جس طرح  
سلطان عبدالحمید خان کے مقابلہ میں افغانوں کا  
کامیاب ہو گئی تھی۔

والفح رہے کہ ہمارے دوشمن مذہبی  
تقدس کی بنا پر نہیں ہے بلکہ موجودہ سیاسی  
تحریک پر ہے۔ جس کی طرف اچھا شیعہ کے  
پرچم مذکور میں اشارہ کیا گیا ہے۔ جہاں تک  
قدیم علم سیاست اور آج کل کا پالیٹکس تہائی  
کرتے ہیں اس کی روشنی میں کوئی سیاستدان  
اس بات کی اجازت کی بھاد نہیں دینگا  
کہ طالبانِ حریت کے سامنے کسی ناکام جماعت  
کا ذکر کیا جائے۔ رہا مذہبی نقطہ نگاہ سو  
اس کی رو سے شہداء کے گولہ کے حق میں  
ہمارا قول ہے

بنا کر دند غوش رہے خاک و خون غلطیدن  
خدا رحمت این عاشقانِ پاک طینت را

### قادیانی مشین

مولانا اسماعیل علی گدھی  
آپ  
مرزا صاحب قادیانی

مجھ کو اپنا پیغام صلح لاکھو

مرزا صاحب نے جو دقبل اتباعِ علوم اپنا  
علم کلام ایجاد کیا تھا۔ اس میں ایک طریق  
استدلال یہ تھا کہ کوئی طاقت مر جاتا تو فوراً  
آپ اس کی بابت لکھ دیتے کہ اس نے کہا تھا

کہ ہم میں سے جو لوگ مر جائے گا۔ چنانچہ وہ مر گیا  
اس لئے وہ جو لوگ تھا اور میں بچا ہوں۔ چاہے  
متونی کو یہ مضمون خواب میں بھی نہ سوجھا ہو  
بھارے پاس اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔  
پیغام صلح لاہور نے مولانا اسماعیل علی گدھی  
مرحوم کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے آج ہم اس  
مثال پر بحث کرتے ہیں۔

مولانا مرحوم جماعتِ اہلِ حدیث میں  
بڑے قوی اقتدارِ عالم اور رئیس تھے۔  
مرزا صاحب قادیانی نے شش ماہ میں دعویٰ  
سمجھت کیا تو مرحوم نے فوراً شش ماہ میں  
ان کی تردید میں ایک رسالہ لکھا۔ جس کا نام  
اعلاء الحق الصریح بتکذیب شیل المسیح  
اس کتاب کا جواب مرزا صاحب کی طرف سے  
ہم نے نہیں دیکھا۔ مرحوم مثال اللہ مطہرین  
ہم مئی ۱۳۷۷ء کو فوت ہو گئے رحمة اللہ علیہ  
کتاب کی اشاعت کے دو سال بعد  
ناظرین یہ بھی سی ٹوٹ یاد رکھیں اور اسے حلین  
مرزا صاحب نے اپنے جدید علم کلام سے  
دوسرے لفظوں میں جس کا معنی لقب  
افزا پر داری ہے) جھٹ لکھ دیا

مولوی اسماعیل نے صفائی سے خدائے  
کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں  
میں سے جو جھوٹا ہے وہ مر جائے۔ سو  
خدا نے اس کو بھی اس جہان سے جلد تر  
رحمت کر دیا۔ ان وفات یافتہ مولویوں  
کا ایسی دعاؤں کے بعد مر جانا خدا ترس  
مسلمان کے لئے کافی ہے؟ داشتہ بار  
انعامی پانچ سو روپیہ مستحق

مضمون بالکل صاف ہے۔ ہم نے مرزا صاحب  
کی زندگی ہی میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ مولوی  
اسماعیل صاحب کی عبارت کا حوالہ بتائیے!  
مرزا صاحب نے اس کا ثبوت نہ دیا۔ ہم نے  
سمجھا کہ یہ سب کرشمے قادیانی جدید علم کلام کے

کے ہیں۔ جس کے مجدد مرزا صاحب ہیں۔  
مال ہی میں کسی مستحق نے مولانا علی گدھی  
کی بابت یہ سوال اٹھایا تو پیغام صلح نے اپنے  
پیشوا اور اپنے مجدد سلطان اعظم کی حمایت  
میں جو لکھا تھا کہ قادیانی میں اصل سے بھی  
بدرجہ ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ پیغام صلح کا  
نامہ نگار لکھتا ہے۔

رہا مولوی محمد اسماعیل علی گدھی کا معلم  
یہ صرف آپ جیسے مولویوں کی ہدایت  
اور انداز ترسی کا نتیجہ ہے کہ ان کی کتاب  
کے وہ الفاظ اور وہ بددعا جو ان کی موت  
کا باعث ہوئی۔ آج ہمارے سامنے نہیں  
کیونکہ کتاب ابھی زیرِ طبع تھی کہ مولوی  
اسماعیل مر گیا، اور حضرت مرزا صاحب  
کی صداقت کا ثبوت اپنے پیچھے چھوڑ کر  
اس کی موت کے بعد مولویوں نے اس  
خیال سے کہ وہ الفاظ حضرت مرزا صاحب  
کی صداقت کے لئے ایک زہرِ دست گزار  
کا کام دینگے۔ انہیں کتاب میں سے نکال  
دیا۔ اصل کتاب کو ایک احمدی مولوی جو  
سنور سی نے دیکھا تھا۔ جن کی شہادت  
کی بنا پر حضرت مرزا صاحب نے حقیقت کو  
میں لکھا کہ  
مولوی محمد اسماعیل نے اپنے ایک رسالہ  
میں میری موت کے لئے بددعا کی تھی  
پھر بعد اس بددعا کے جلد مر گیا اور  
اس کی بددعا اسی پر پردہ گئی  
اگر یہ صحیح نہیں تو چاہئے تھا کہ حضرت  
مرزا صاحب کی زندگی میں آپ پر اعتراض  
کیا جاتا۔ لیکن اس وقت تمام آپ جیسے  
معرضین کو سانپ سونگے گیا۔ اب  
کی وفات کے پچیس تیس سال بعد اس کو  
جھوٹ قرار دینا اپنے جھوٹا ہونے کی شہادت  
دینا ہے؟ پیغام صلح ۲۳ ستمبر ۱۳۷۷ء

محمد پاک بک بک۔ مرزا شیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ قیمت ۵۰۔ جلد نمبر ۱۔ غیر اہل حدیث اتر



الہدیٰ امیر نے حکم کا یہ مقولہ نہ مٹا ہوتا کہ ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے تو یہی وہ جھوٹ ثابت ہوئی۔ تو ہمیں اس مضمون نگار کی بدگوئی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ مگر اس قسم کی باتیں ہماری عقل میں نہیں داخل ہیں بلکہ ہم نے اخلاق نویس استادوں سے سنا ہے۔

چو جنت نماند خفا جوئے را  
بہ پیکار کردن کشد و دے را

کوئی قادیانی مسیح کے حواریوں سے پوچھے کہ تمہارے اس بیان کا ثبوت کچھ ہے جس کو تم نے ہندو یا نٹ مولویوں کی طرف منسوب کر کے اپنی اور اپنے سالار قافلہ کی غلط بیانی اور ظالموں ایک ایک نادانوں کی آنکھوں میں خاک ڈالو گے۔ یہ کتنا جھوٹ ہے درجہ

(لا سماع) جو تم نے لکھا ہے کہ کتاب ابھی زیر طبع تھی کہ مولوی اسماعیل مرزا اور عقلمندوں کا کیا تم سمجھتے ہو کہ مرحوم کی کتاب لایا یا ہو گئی ہے۔ سنو دفتر الہدیٰ میں پچھم نمبر دیکھ لو اس پر سنہ طباعت ۱۳۲۷ء لکھا ہے اور مرحوم کی تاریخ وفات کا ثبوت درکار ہو تو مرحوم کے صاحبزادہ کی تحریر دیکھ لو۔ یعنی دو سال بعد وفات ہوئی۔ علاوہ اس کے مولانا اسماعیل مرحوم کوئی مولوی آدمی نہ تھے۔ علی گڑھ میں عالمانہ اور ریشہ نہ حیثیت رکھنے والے اب بھی آپ لوگ علی گڑھ میں جا کر موتی مسد کے متولی خاندان سے مرحوم کی تاریخ وفات معلوم کر سکتے ہیں۔ مگر اس تحقیق کے بعد ظاہر کرنا ہو گا کہ مرزا صاحب نے غلط لکھا ہے۔ ان ۱۳۲۷ء سے پہلے کی کوئی مطبوعہ کتاب ان کی ہو تو پیش کر دو۔ مگر یاد رہے کہ مرزا صاحب نے ۱۳۲۷ء میں دعویٰ کیا۔ دعویٰ سے پہلے

کافی نہیں۔ ممکن ہے کہ چھپکلی نے گلاب کے چول تھامے ہوں اور چھت پر چلتے ہوئے مشرخ پیشاب کر دیا ہو۔ آخر اس نزاع میں وہ چلے گئے۔

دوسرا نشان ابن عبد اللہ صاحب کا یہ ہے آپ نمازیں رفیعہ سنّت سمجھ کر کیا کرتے تھے مرزا صاحب چونکہ حنفی المذہب تھے۔ انہوں نے کہا عبد اللہ رفیعہ سنّت سمجھ کر چلے۔ عبد اللہ نے صرف آٹھ فقرہ سن کر رفیعہ سنّت چھوڑ دی۔

دسرت المہدی (کوئی ایسے مریدوں سے پوچھے کہ جس کام کو تم سنون سمجھ کر کرتے رہے اسے فیض شریعہ مرزا صاحب) کے کہنے سے تم نے چھوڑ دیا۔ تو تمہارے حق میں یہ آیت صادق نہ آئے گی؟  
اَمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَنْزِلُ مَوْحَاثًا وَفَهَّمَهُ لَدَا  
مُحْكِمًا رَوْنًا دُكِيَا اِنْهَوْنَ لَآ اِنَّا رَسُوْلُكُمْ  
جہاں ہمیں ہے کہ دس کی بدعادت اور سنّت سے انکار کر بیٹھے ہیں

سلسلہ ناظرین! یہ عبد اللہ سنوری وہ معتبر گروہ ہیں جن کو مرزا صاحب اپنے اس دعوے پر پیش کیا کرتے تھے کہ میں نے دنیا کی قضاء و قدر کی ایک مسلح عرب کی اور اس پر خدا سے دستخط کرانے چاہے خدا نے سرفی سے دستخط کرنے کے لئے جو قلم چھڑکا تو وہ ہشتائی کے مشرخ نشان میرے کہتے پر پڑ گئے وہ گروہ عبد اللہ سنوری کے پاس موجود ہے۔ میرے مطالبہ پر ایک دفعہ عبد اللہ سنوری مع چند گان قادیانیہ کے صبح سیر سے ہی ثنائی درس قرآن میں آگئے اور کہا کہ ہم حلف اٹھانے کو تیار ہیں آپ ہم سے حلف لیجئے۔ میں نے کہا آپ یوں کہتے کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خدا نے میرے سامنے مشرخ و دوات میں قلم ڈوبایا اور چھڑکا اس کا نشان مرزا صاحب کے کرتے پر پڑ گیا۔ بولے یہ حلف تو میں نہیں اٹھاتا۔ میں تو یہ حلف اٹھاؤنگا کہ میں نے مرزا صاحب کے کہتے پر مشرخ نشان دیکھے۔ میں نے کہا یہ شہادت

تردید کی کتاب شائع نہیں ہو سکتی۔ لطیف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ جھوٹا آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کے منہ سے بے ساختہ جھوٹ نکلتا رہتا ہے۔ اس جھوٹ کی خبر کسی نہیں ہوتی۔ حدیث کے جملہ حنفی و سنی علماء اللہ کذابانہ کے یہی معنی ہیں۔

مضمون نگار کا بے ساختہ کذب دیکھتے لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی وفات پر پچیس تیس سال گزر گئے ہیں! حالانکہ ان کی وفات مئی ۱۹۰۵ء میں ہوئی تھی۔ جسے آج پورے ۳۳ سال ہوتے ہیں۔ بعد اگرچہ تیس لکھ دیتے تو آپ کے مضمون میں کچھ ضعف آجاتا ہے نہیں بلکہ قوت پیدا ہو جاتی۔ ترکیب لکھتے۔ قدرت کو منظور تھا کہ حدیث نبوی کا اثر دکھائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

تابع تبووع کے نقش قدم پر ناظرین کی تفریح کے لئے ہم مرزا صاحب کی تحریر سے بھی ایک ایسی ہی مثال پیش کرتے ہیں۔

موصوف ایک موقع پر قادیان کا محل وقوع بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ہے جو لاہور سے جنوب مغرب میں ہے۔ حالانکہ ضلع گورداسپور لاہور سے شمال مشرق میں ہے۔ صحیح لکھ دیتے تو اصل مطلب میں کمی نہ آجاتی۔ لیکن حدیث موصوف کا اثر ثابت نہ ہوتا جو ہونا ضروری تھا۔

ناظرین کرام! یہ ہے قادیانی علم کلام کے نمونے جن کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں ہے۔  
کانت ہوا عہد عرجوب لہا مثلاً  
ما ہوا عہد ہا الا بالاطیل

خواجہ کے گناہ ایسے ہی ہوتے ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے۔  
وہ میرے چنیں شہر یا میرے چنیں  
جہاں چوں نہ گمرو تو را میرے چنیں

یہ سب کچھ لکھ کر ناظرین کی تفریح کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

## الانتهاض لدفع الاعتراض

(۱۲)  
راؤ مولانا محمد امجد علی صاحب میرزا لکھنوی  
الاعتراض کا جواب میں اس  
مضمون کی تہدید و حیرت و مہم جوئی  
بجائے ناظرین اس مضمون کو مکمل  
ملاحظہ فرما کر آج کی کسط مطالعہ  
فرمائیں۔

مولانا محمد امجد علی صاحب میرزا لکھنوی  
آپ صاحبان نے لکھا ہے۔  
عبدالمطلب کا امجد کہہ پاس اپنے  
اونٹ مانگے کو آنا اور بلاکت اصحاب کی  
میں مندر کی طرف سے عجیب قسم کے ہندو  
کا چونچ اور انہوں میں سے کہ ادا تحریر  
فرمایا ہے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق  
ایک مولوی صاحب نے جو بڑے ادیب  
اور مفسر قرآن کہے جاتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ  
دونوں امر غلط اور واقعہ کے خلاف ہیں۔  
الجواب | ان لوگوں نے ان مولوی صاحب کو  
بڑے ادیب و مفسر قرآن سمجھا ہے۔ خدا جانے  
وہ کس قابلیت کے ہیں۔ وہ جو شخص آیت  
ترجمہ و تفسیر دیکھا کرتا ہے تو اس کی نسبت ایسا گمان کوئی  
صاحب علم و دانش نہیں کر سکتا۔ تعجب و تامل  
کسی کے کمال کی گواہی نہیں ہو سکتی۔  
پھر آپ نے لکھا ہے۔

آخراول کی بابت کہا مولانا خانی خان  
صاحب (۱) کہ جن لوگوں نے یہ واقعہ لکھا ہے  
ان صاحب کا لفظ اسحاق ہے۔ جو یہود  
اور غیر معتبر لوگوں سے روایتیں لیتا ہے۔  
الجواب | محمد بن اسحاق کی نسبت ایسا لکھنا  
ورست نہیں۔ اور پھر ایک اہل حدیث کا یہ  
لکھنا بہت ہی نادرست ہے۔ لا توفی عن الامام

کی حدیث کے راوی یہی ہیں۔ جن کی حدیث کو  
آپ لوگ حنفیہ کے مقابلہ میں پیش کیا کرتے  
ہیں۔ اور اہل کتاب سے اخذ کرنے سے ان کی  
اہل روایات پر جو اہل کتاب کے متعلق نہیں  
ہیں۔ کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ درجہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو اہل کتاب سے  
نقل کرتے ہیں۔ ان کی روایات بھی علی الاطلاق  
وہذا لا یشک فیہ معتبر ماننی پڑیں گی۔ اور ایسی  
جہات آپ کے بڑے ادیب و مفسر قرآن ہی  
کر سکتے ہیں۔ دیگر کوئی اہل علم نہیں کر سکتا۔  
پھر امجد بن اسحاق ابن معاذی و سیر کے  
بلاتواضع امام ہیں۔ خلاصہ میں ان کی بابت  
لکھا ہے۔ احلام الامم الاعلام لا  
سہما فی (المغازی والسیر) یعنی وہ ان  
بزرگ اماموں میں سے ایک ہیں جو علم میں  
جھنڈے اور نشان سمجھے جاتے ہیں بالخصوص  
فن معاذی اور فن سیرت میں۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے۔  
سأیت علی بن عبد اللہ یحییٰ بہ  
یعنی میں نے دیکھا کہ امام علی بن عبد اللہ  
اس کی روایت سے حجت پکڑتے تھے۔  
اور تہذیب التہذیب میں امام شعبہ کا قول  
ہے وہ حدیث میں امیر المؤمنین ہیں۔  
اب چاہے آپ امام بخاری رحمہ اللہ کی مائیں چاہے  
اپنے مولانا خانی خان کی۔  
پھر آپ نے اپنے مولانا خانی خان صاحب  
کی زبانی لکھا ہے۔

ان لوگوں کی غرض واقعہ مذکور سے  
عبدالمطلب اور کل بنو ہاشم اور قریش  
کی توہین کرنا ہے۔  
الجواب | توبہ! استغفر اللہ! اگر آپ کے  
مولانا صاحب کے اس قول کی تصدیق کی جائے  
تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ وہاذا اللہ ائمہ  
اہل سنت اہل بیت نبوت کے دشمن بنے

اور جھوٹی روایتیں بنا کر خاندانی جوہر  
ہٹک کرتے اور کرواتے تھے۔ پھر تہذیب  
اہل سنت کا کچھ بھی اعتبار نہ رہیگا۔ مولانا  
مفتی صاحب نے یہ فرب مذہب اہل حدیث  
بالخصوص مذہب اہل حدیث پر اس طعن کی  
لگائی ہے جس طرح کی محمد بن اسحاق  
نے دین اسلام پر لگا کر دین میں ہمیشہ رہنے  
والا فتنہ قائم کر دیا۔ اور اس سے پہلے یہود  
وزیر نے جن کا قصد مولانا روم صاحب نے  
ثنوی شریف میں لکھا ہے۔ اور نیز بولوس  
یہودی نے حضرت علی کے دین پر لگائی تھی۔  
میں حیران ہوں کہ آپ لوگوں نے در سبیل  
کے طلباء ہو کر ایسی باتیں کس طرح برداشت  
کر لیں؟ اور آپ کا ایسے موقع پر لفظ توہین  
بولنا غلط ہے۔ توہین مثال وادی کا باب  
تفصیل ہے۔ اور امانت جس کے معنی میں  
لفظ توہین استعمال کیا گیا ہے۔  
کا باب افعال ہے۔ دونوں الگ الگ لفظ  
ہیں۔ مثلاً میں ان کے الگ الگ ہیں۔ معلوم  
نہیں۔ لفظ آپ کے مولانا صاحب کا  
ہے یا خود آپ لوگوں کا ہے۔

پھر آپ صاحبان نے لکھا ہے۔  
تمام اولاد اسمعیل جن کی شہادت، غیرت  
اور ہمارے حرب مسلم ہے۔ وہ ابراہیم کے  
شکر سے بغیر بڑے بڑے کس شخص  
اپنے مجد کو خدا کے سپرد کر کے بھاگ کر  
پھاڑوں میں جا چھپیں گے؟  
الجواب | واقعات قیاس سے نہیں بنا  
جاسکتے۔ اور طاقت مقابلہ کی نہ ہو تو اپنی  
اند اپنے رفقاء کی حفاظت کے لئے کسی محفوظ  
مکان میں چلے جانا بہادری کے منافی نہیں۔  
حضرت علی علیہ السلام کو باجور باجور کے فتنے سے  
حفاظت اختیار کرنے کے لئے بھی  
بالی الطور مسلم کی ولی ہوگی کیا حال

مولانا محمد امجد علی صاحب میرزا لکھنوی کی تصنیف ہے۔

حضرت عیسیٰؑ پر بھی اُس وقت کے اپنے اصحاب کو جو پہاڑ پر لے جائیں گے تو وہیں سے ان کی ہنگامہ انت ہے۔ دیکھئے تاریخ طبری میں حضرت عبدالطلب کے قریش کو پہاڑ پر لے جانے کے لئے جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ بھی قَتَحَتْہ قریش ہے (فصل فی تاریخ طبری) اگر آپ کے مولانا غنی صاحب یہ کہیں کہ یہ صحیح مسلم کی یہ روایت بھی ایسی جیسے راویوں کی بنائی ہوئی ہے تو یہی وہ خطرناک بات ہے جس سے وہ اہل حدیث و اہل سنت کی روایات کو بے اعتبار بنانا چاہتے ہیں۔ خدا آپ کو لوگوں کو گمراہی سے بچائے۔

## حیات ثنائی

دعوتِ محمدؐ ملکِ ابدی امامِ خانِ مبارک (نور محمدی)

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذریعہ

خدا بھلا کرے مولوی نور محمد صاحب میاؤں کا چینوں نے مولانا سے ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے سوانح لکھنے کی تحریک فرمائی۔ عجب امن کے عین قریب ان میں سے درد پیدا کر دیا مگر جماعت کے اہل کلمہ پر انہوں نے کہہ کر اس کی مخالفت نہ کی۔ افلاسی محمد خاں صاحب نے ان کے میں کا یہ کام نہیں اچھا ہوا وہ خود بخود یہ خیال چھوڑ بیٹھے۔ حالانکہ ہمارے اس محبوب و مشہور مورخ کی ترتیب سوانح کا ترک خیال ایسی بے گشتی ہے کہ اگر اس کی تلافی نہ کی گئی۔ تو بعد میں آنے والے لوگ جب اخبارِ اہل حدیث کے فائل میں یہ چیز نہ پائیں گے تو بے جا موجدِ اہل کلمہ اہل حدیث کو ملامت کریں گے۔ اور اگر کبھی کسی کو اس فہم کی سرانجام دی کا خیال آیا بھی تو وہ تمام ہندوستان میں ماما مارا بھرے گا۔ اگرچہ

حالات مرتب ہو جائیں گے۔ مگر غٹ و سہیل سے اصل واقعات کی تیز مشکلی ہوگی۔ اس لئے یہ موقع غنیمت ہے کہ ممدوح الصدر کے سوانح کی ترتیب شروع کر دی جائے۔ میرے ناقص تجربہ میں اس کی جو صورت ہو سکتی ہے۔ بعد اظہارِ عجز و نیاز عرض کرتا ہوں بہتر یہ تھا کہ جماعت کی طرف سے اس فہم پر چند اہل کلمہ کام شروع کریں۔ اور یہ جتن صرف کا نفرنس ہو سکتی تھی۔ اگر اس میں شکست ہوتی۔ مگر انہوں نے خود کا نفرنس ہی نہیں چھوڑا ہے۔ اس لئے یہ تجویز قابلِ توجہ نہیں ہو سکتی۔ اب چونکہ جماعت کی طرف سے اس پر کوئی جماعت کام شروع نہیں کر سکتی۔ اس لئے تعلیم کار کے طور پر یہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے سردار جماعت کے تعلق شناسا حضرات اہل علم اور شرکائے مجلس مدد سے وہ واقعات تلمذ کریں جو ان کے سامنے یا ان کے سامنے گذرے اور یہ سب مضامین اہل حدیث میں چھپنا شروع ہو جائیں۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ مولانا ممدوح کے گوشگزار ہونے کے بعد ہی تو چھپیں گے۔ اس لئے ان کی تصحیح و توثیق بھی ہوتی جائے گی۔ ان مضامین میں فی الحال ترتیب کا سوال نہ ہوگا۔ بلکہ جب کتاب حیات ثنائی مرتب ہوگی۔ تو مولف خود ترتیب دیکھا۔ یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ مولانا نے عمر کی تعلیم و تدریس کا ذکر دو مقامات میں آچکا ہے۔ ۱۱ و ۱۲ سالہ نور توحید میں اور ۲۳ اخبارِ اہل حدیث ۲۳ جنوری ۱۳۳۷ء میں بھی میری عرض کتاب میں اس لئے اس نوع کو چھوڑ دیا جائے۔ البتہ آپ کی تدریسی زندگی کے واقعات اگر کسی کو معلوم ہوں تو حوالہ کلمہ نویسی میں مصداقہ نہیں۔ اسی طرح مولانا کے صرف حامد و فضائل میں خاموشی ضروری نہیں بلکہ خب و واقعات لکھے جائیں گے۔ تو فضائل و

مناقب خود بخود زبانِ قلم سے بیان ہونا شروع ہو جائیں گے۔ واضح ہو کہ ان سوانح میں یہ جواب ہوئے مثلاً فلاں مناظرہ فلاں مقام پر ہوا۔ اب اس میں مولانا زاد جہاد کا حریف سے مواخذہ۔ غلط استدلال۔ قوت بیان وغیرہ منقول ہوگا۔ جیسا کہ اگر میں لکھوں تو ایک واقعہ اس طرح لکھوں گا۔ ۱۱ تقریباً ۲۵ سال ہوئے۔ صمد بازار اہل میں علمائے اہل حدیث کے وعظ ہوئے۔ اس جلسہ میں مولوی محمد علی میرد اعظم اترسری مرحوم نے بھی تقریر فرمائی۔ دہلی کے اہل دل نے عرض کیا کہ آپ پنجابی زبان ہی میں بیان فرمائیے کیونکہ مرحوم میرد اعظم کا پنجابی لب و لہجہ بہت دلکش تھا۔ وہ جب شہزادہ ظفریت اور تفسیر محمدی کے شعر پنجابی لہجہ میں پڑھتے تو گویا نظم عبودیت پڑھتی تھی میں نے کچھ ایسے لہجے میں ہنس کے جواب دیا تھا ان دنوں البتہ نے میر صاحب کے یہ تعلق فرماتے ہوئے کہا۔ ”بھائیو! انہیں رنڈیاں دا خیال رکھیا کرو۔“ اس پر جلسہ میں ایک بھتیجہ بلند ہوا کہ یہ لفظ رنڈی پنجابی لہجہ آردو میں تباہی لگاتی ہے۔ پھر مولانا ثناء اللہ صاحب نے جھک کر رونجھی۔ آپ کی تقریر اسلام کی خوبی پر تھی۔ اور اس پر مناظرہ بھی قرار پا چکا تھا۔ دو افراد فریق آریہ جہا شہرام چندر دھماڑی تھے، مناظرہ شروع ہوا۔ مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں لفظ شیطان بول دیا۔ جہا شہرام نے فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ شیطان شیطان بہت کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے شیطان کو دیکھا بھی ہوگا! ذرا شیطان کو بتائیے! مولانا نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا ”رات شیطان کو خواب میں لکھا“ صاف ہی صورت جناب کی سی تھی جہا شہرامی سے اور کچھ جواب نہ بن آیا۔ فرمایا کہ

دہلی کا جلسہ برکاتی اثر نہ تھا۔ مگر اس کا جلسہ برکاتی اثر نہ تھا۔



دہلی میں مصالحانہ کانفرنس

جنگ کے فوراً بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا۔ اور عربوں کو خاص حالات میں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔ مسروست وائسرائے کی آگے کٹو کونسل میں توسیع کر دی جائیگی مگر ملکی دفاع کا صیغہ جنرل مت کے پاس رہے گا۔

ادھر وہی میں ملکی رہنماؤں کی کانفرنس  
 چورہی تھی، ادھر انگلستان کی پارلیمنٹ میں  
 میرا عظیم، طانیہ مسٹر چرچل نے اعلان کر دیا  
 کہ جس کی شجارد میں نہ کہ روڈ بدل نہیں

• دہلی میں جو پولیٹیکل بات چیت ہو رہی تھی اس میں حصہ لینے والے لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ جس میں برطانیہ کے وزیر اعظم سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کریں۔ اپیل میں یہ ہے کہ برطانیہ اس امر کا اعلان کرے کہ وہ تمام قتلا و عداوتوں کو ملتوی کرتے ہوئے حکومت کے حقیقی اختیار ہندوستانیوں کے حوالے کرنے کو تیار ہے۔ اس بیان کی ایک نقل بذریعہ بھرتی مارٹر

ہندوستان کا مطالبہ | اس جنگ کے آغاز سے ہی ہندوستانی یہ مطالبہ کرتے آ رہے ہیں کہ برطانیہ جہاں کہیں اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اپنے جنگی مقاصد کو عملی شکل دے سکتا ہے۔ اُسے فوراً ایسا کر کے اپنے دعوؤں کو عملی شکل دینی چاہئے۔ لیکن وہ کسی دنگنی وجہ سے اس وقت تک اس مطالبہ کو نظر انداز کرنا آیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستانی عوام کو اس بات کا احساس کرایا جائے کہ موجودہ جنگ ان کی اپنی ہے۔ اور وہ اپنی عزت و ناموس اور وطن کی حفاظت کے لئے اس میں مصروف رہے ہیں۔

**عوام کی جنگ** | روس اور چین کی مثالوں  
 سے ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں جنگ  
 کی صورت میں بڑی جاسکتی ہے جبکہ  
 عوام کی جنگ بنا دیا جائے۔ لیکن ہندوستان  
 میں برطانیہ کی حکمت عملی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک  
 کی سب سے زیادہ با اثر پولیٹیکل جماعت  
 مایوسی کی حالت میں برطانیہ کو پریشان نہ کرنے  
 کی پالیسی ترک کر کے یہ سمجھ بوجھ ہو گئی۔ اور اس  
 کی وجہ یہ ہے کہ جرطانیہ نے ہندوستان پر  
 کئے جانے والے مطالبہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی  
 لیکن اس جماعت نے اپنے اس ارادہ کا بھی  
 عملی شکل بھی نہ دی تھی کہ حکومت نے سخت گیری  
 کی پالیسی اختیار کر لی۔ اور یہی وجہ ہے کہ  
 ہندو اور جوائی اتحاد سے پہلے

بہارِ شباب - حکیم و مصلحانِ دہلی و حرم کے والد کی تعریف - قیامت تک میرا گندیشہ



ماحول نے ہندوستان اور برطانیہ میں بھونکے  
کے امکانات ختم کر دیئے۔ لیکن سوال یہ ہے  
کہ برطانیہ اپنے وعدوں کو عملی شکل کیوں نہیں  
دیتا۔ حملہ آوروں کے خلاف جنگ میں امداد  
دینے کی حامی نیشنل گورنمنٹ کے قیام سے  
بہت حد تک مشکل حل ہو جائے گی۔ کیونکہ  
اس طرح فوراً ان جنگ کے لئے ہندوستانیوں  
کو مکمل طور پر آزادی نظم و نسق میں خود مختار  
حاصل ہو جائے گی۔ یہاں یقین ہے کہ اگر  
ایک انتظام ہو جائے تو اس سے تمام  
پولیسکل پارٹیوں کی تسلی ہو جائے گی۔ اور  
ہر ایک مطمئن ہو جائے گی۔

برطانیہ کیا کرے | ان حالات میں ہم یہ  
تجزیہ کرتے ہیں کہ برطانیہ اس امر کا اعلان  
کرے کہ وہ حکومت کے حقیقی اختیارات  
ایسے ہندوستانیوں کے حوالے کرنے کو  
تیار ہے۔ جو متنازعہ امور کو طواری کرنے پر  
آمادہ ہیں۔ اگر برطانیہ ہندوستان کا سیاسی  
مسئلہ حل کر دے تو اس سے خود اس کا اپنا  
مقصد مضبوط ہو جائے گا۔ اور یہ چیز ان  
جارجان طاقتوں کی شکست کا باعث بن جائے گی  
جو دنیا اور تہذیب کے لئے خطرہ بن رہی  
ہے۔ ہمیں اس بات کی کوئی وجہ نظر نہیں  
آتی کہ برطانیہ اب مزید تاخیر سے کام لے گا۔  
برطانوی حکومت کو فوراً یہ اعلان کر دینا  
چاہئے کہ ہندوستان آزاد ہے۔ یہاں یقین  
ہے کہ آزاد ہندوستان اتحادیوں کی دشمن  
طاقتوں کے ساتھ کوئی علیحدہ معاہدہ نہ کرے گا  
ہندوستان میں واقعات خطرناک انتہائی  
طرف تیزی سے حرکت کرتے جا رہے ہیں۔  
اور برطانوی حکومت کے پچھلے سو سال میں  
ہندوستان میں اس کے خلاف اس قدر نفی  
کبھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ جس قدر کہ آج موجود  
ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ برطانوی وزیر اعظم

حوصلہ اور تدبیر کا راستہ اختیار کر چکے۔ اور  
اس سے پیشتر کہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے  
ہندوستان کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل کر دیئے  
ہندوستان اور برطانیہ دو دو کے مفاد کا یہی  
تقاضہ ہے ۴ درپاز لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۴۷ء  
تازہ خبروں سے معلوم  
**رہنما جنگ**  
ہوتا ہے کہ شان گراڈ

اور کاشیہ کی جنگ نازک مرحلہ پر پہنچ گئی  
ہے۔ اگرچہ آج ۱۱ ستمبر تک جرمن فوج روس  
کے نہایت اہم اور صنعتی شہر شان گراڈ  
تک نہیں پہنچ سکی۔ مگر جرمنوں نے کچھ فاصلہ  
پر اس شہر کے مغرب میں پانچ بستیوں پر  
قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن جان و مال کے بھاری  
تقصانات کے باوجود پیش قدمی کر رہے ہیں  
روسی بھی سخت مزاحمت کر رہے ہیں مگر دشمن  
کے دباؤ سے مجبور ہو کر پسپا ہو جاتے ہیں  
کیونکہ جرمنوں کی نسبت ان کے پاس فوج  
اور سامان جنگ کم بتایا جاتا ہے۔ اگر شان  
گراڈ پر دشمن قابض ہو گیا تو پاکو اور گردنہ  
کے تیل کے چشموں کے علاوہ کاشیہ کا  
سارا علاقہ شمالی روس سے کٹ جائے گا۔  
اس وقت بھی جرمنی کے طیارے اس شہر پر  
سخت بمباری کر رہے ہیں۔ یہاں کا سلسلہ  
تاریخیوں باقی ملک سے کٹ چکا ہے۔  
کچھ دن ہوئے خبر آئی تھی کہ روسیوں نے  
شان گراڈ کے صنعتی کارخانوں کا سامان  
کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ حکومت  
روس کی طرف سے شان گراڈ کے محافظوں  
کو حکم دیا ہے کہ وہ اس شہر کو ہاتھ سے  
نہ نکلے دیں اور آخر دم تک دشمن کا مقابلہ  
کرتے رہیں۔ شہر سے باہر جانے والے تمام  
راستے منقطع ہو گئے ہیں۔  
لندن کی ایک اطلاع کے مطابق بحیرہ  
اسود کی روسی بندرگاہ فودر ووسک پر

جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ روسیوں نے یہاں  
بھی کئی پہلے تک دشمن کا سخت مقابلہ کیا مگر  
آخر اس بندرگاہ کو چھوڑنا پڑا۔ اس بندر  
کی اکثر روسی بندرگاہیں دشمن کے قبضہ میں چلی  
گئی ہیں۔ اب باطوم اور پوتی ایک دو بندرگاہیں  
باقی ہیں۔ جہاں بحیرہ اسود کا روسی بندرگاہ  
لے سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ روسیوں نے  
اس عرصہ میں باطوم وغیرہ کو بھی کافی مستحکم  
کر لیا ہے۔

جزیرہ مدغاسکر | بحر مند میں جنوب مشرقی  
افریقہ کے ساحل کے بالمقابل فرانس کا متبعضہ  
ایک بہت بڑا جزیرہ ہے۔ جس کا نام مدغاسکر  
ہے۔ چند ماہ ہوئے برطانوی فوج نے اسکی  
ایک بندرگاہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ معمولی سی  
مزاحمت کے بعد وہاں کے فرانسیسی گورنر جنرل  
نے برطانیہ کو کچھ مراعات دے کر صلح کر لی تھی  
مگر اب اس نے شرائط صلح پر عمل کرنے سے  
انکار کر دیا ہے۔ اس لئے برطانیہ کو اس  
جزیرہ کے باقی حصہ پر حملہ کرنا پڑا ہے۔ یہ  
نیا حملہ کامیابی سے جاری ہے۔ تین مزید  
بندرگاہوں پر برطانیہ کا قبضہ ہو گیا ہے۔  
جزیرہ مدغاسکر اپنی پوزیشن کے لحاظ سے  
نہایت اہم مقام ہے۔ اگر یہ محوری طاقتوں  
کے ہاتھ میں پڑ جاتا تو وہ وہاں سمندری اور  
ہوائی اڈے قائم کر کے افریقہ کے مشرقی ساحل  
اور ہندوستان کے مغربی ساحل کے لئے  
سخت خطرات پیدا کر دیتیں۔

یاد رفتگان | جناب عبدالحمید صاحب داماد  
عاجی عبدالرحیم صاحب سوداگر مرحوم ایک طویل  
عظمت کے بعد، ۱۱ ستمبر کو انتقال کر گئے۔ انا اللہ  
مرحوم مولوی حافظ عبدالوہاب صاحب مدرس جانا  
رحمۃ اللہ علیہ منجورہ بنارس کے والد بزرگوار تھے۔  
فقاری احمد سعید مدظلہ پورہ بنارس،

افریقہ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زندگی کے حالات تفصیل قیامت پر پورے پورے بیان



۱۲) حافظ عبدالرحیم صاحب محدث ساکن  
ٹانڈہ باولی ضلع مراد آباد کا انتقال ہو گیا۔  
انٹہ وانا الیہ راجعون۔ (عبدالصمد پسر  
حافظ عبدالرحیم صاحب محدث مرحوم)  
ناظرین مرحوم کا انتقالہ غائب پر دھیں اور  
حق میں دعاے مغفرت کریں۔  
اللھم اغفر لھم وارحمہ۔

## امرت سر کی صحت

قابل توجہ

### حکومت اور صیغہ صحت

ہم نے حکومت اور صیغہ صحت کو بار بار  
ایک خاص امر پر توجہ دلائی ہے۔ خصوصاً  
الحديث مورخہ ۱۴ اگست میں منسلک کیا تھا  
کہ میدان قلعہ گوہر گڑھ میں بارش کا پانی تنا  
جمع ہو گیا ہے کہ اچھی خاصی جھیل بن رہی ہے  
توچ پھر اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ پانی کے  
مرٹنے کی وجہ سے سخت بدبو پیدا ہوتی ہے  
بدبو کے علاوہ پھر اس کثرت سے ہیں کہ سارے  
پیر میں طیر یا پھیلنے کو کافی ہیں۔ بلیغہ افسر  
صاحب اور آگن کٹر افسر صاحب حکومت پر  
لہو ہیں کہ بارشوں کی کثرت سے اور ان  
پھول کی وجہ سے سخت خطرہ ہے کہ شہر میں  
طیر یا شیت سے چھل جائے گا۔ اس لئے  
اس پانی کا لائی انتظام ہونا چاہئے +

## حیرت انگیز رعایت

(چار روپیہ کی کتب صرف ایک روپیہ میں)  
مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمت مبلغ  
چار روپیہ ہے۔ مگر بغرض افادہ عام  
و رمضان المبارک کی خوشی میں  
یہ حیرت انگیز رعایت کر دی گئی ہے۔ معمولہ ایک غلامہ جو  
قال اللہ۔ قال الرسول۔ تعلیم الزکوۃ۔  
تعلیم الصیام۔ تعلیم الحج۔ اسلام کی خوبیاں۔  
اسلام کے حسنات۔ تحویم الخیر والعشق والزنا۔  
مشرکایان۔ تہذیب و شائستگی۔ عالم کلب بزرگ  
یکصد طبی مجربات۔ ام القرئی۔ فتح اسلام۔  
معجزہ اور نیچر۔ خون شہادت کے دو قطرے۔  
بزم فائز یا گفتار غلام۔ عقائد اسلام۔  
شاہ شریب۔ اسلام کی صداقت۔  
پتہ ۱۔ قاضی منظور حسین بازار ٹوکریاں امرتسر

## کلیات احسانی

قدیم یونانی اطباء کی معلومہ ماحصل کرنے کے لئے  
اسے ضرور پڑھئے

اگر آپ قدیم یونانی طب کے اصول و قواعد سے  
روشناسی چاہتے ہیں۔ اس کے دلچسپ علمی ماحصل  
سے واقفیت کے خواہشمند ہیں۔ صحت و مرض  
بول و برار۔ نبض و قارودہ کی مکمل تشخیص کے  
خواتین میں تو فوراً کلیات احسانی با تصویر  
منکا کر مطالعہ فرمائیں۔ قدیم طب یونانی کے  
تمام علمی مسائل پر نہایت عمدگی اور سلاست

سے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب حکیم ابوالحسن احسان الحق صاحب دانش پرنسپل طبیہ کالج امرتسر  
نے ان حضرات کے لئے لکھی ہے جو طب یونانی میں ترقی کی راہیں ڈھونڈتے ہیں مگر گایا  
نہیں جوتے۔ جن لوگوں نے اس کتاب کو منگایا ہے ان کی رائے ہے کہ یہ کتاب اطباء کیلئے  
آب حیات سے کم نہیں ہے۔ ملک کے مشاہیر حضرات، اطباء صاحبان اور ایڈیٹران مکی آباد  
طبی رسائل نے اس کتاب پر بہترین ریویو لکھے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ صفحات ۲۲۲  
قیمت ہے جلد ۱۔ جلد ۲۔ معمولہ ایک غلامہ۔ پتہ ۱۔ منیجر دفتر الحديث امرتسر

## مومیائی

مصدقہ علامہ اہل حدیث رہنما ناخبرداران الہیہ  
علاوہ انہیں روزانہ تازہ تازہ شہادت آتی رہتی  
ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو شہدائی  
ہے۔ ابتدائی سن و وق۔ دوسرے کھانسی۔ رنڈش  
کمزوری سینہ کو رنج کرتی ہے۔ گرہ اور شانہ کو  
طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے  
جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکیسر ہے۔ دو چار  
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ .... کے بعد  
استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ باغ  
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کر ٹھہرے۔ چوٹ لگ  
جائے تو محوثری سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا  
ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ ورھے اور جوان کو یکساں  
منید ہے۔ غصیف العمر کو عصائے پیری کا کاڑھتی  
ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک مٹھا مک  
سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی جھاٹک  
رجو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۱۰۔ آدھ پاؤ لکڑی۔  
پاؤ بھر سے مع حصول ڈاک۔  
تازہ ترین شہادات ماہ اگست ۱۹۷۲  
جناب سید ابوالاچھر حافظ نذیر احمد صاحب  
کان پورہ۔ اجاب کرام کے واسطے کئی بار  
آپ کے یہاں سے مومیائی منگوا چکا ہوں مجھے  
ان لوگوں کو بہت مفید ہوئی اور وہ بہت تعریف  
کرتے ہیں۔ آدھ پاؤ اور میرے اجاب کے  
لئے ارسال فرمائیں ۵۔  
جناب حکیم محمد طہین صاحب بونڈ مارہ  
بارہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگوا کر مریضوں  
کو استعمال کرا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیر ہدف ہے  
آدھ سیر امدار سال فرمادیجئے ۱۰ (رحیم اگت)  
(بائی آئینہ)

مومیائی منگوانے کا پتہ: حکیم محمد سرداران  
پروپرائٹری میڈیسن ایجنسی امرتسر

ایک مٹھا مک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی جھاٹک رجو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۱۰۔ آدھ پاؤ لکڑی۔ پاؤ بھر سے مع حصول ڈاک۔ تازہ ترین شہادات ماہ اگست ۱۹۷۲ جناب سید ابوالاچھر حافظ نذیر احمد صاحب کان پورہ۔ اجاب کرام کے واسطے کئی بار آپ کے یہاں سے مومیائی منگوا چکا ہوں مجھے ان لوگوں کو بہت مفید ہوئی اور وہ بہت تعریف کرتے ہیں۔ آدھ پاؤ اور میرے اجاب کے لئے ارسال فرمائیں ۵۔ جناب حکیم محمد طہین صاحب بونڈ مارہ بارہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگوا کر مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیر ہدف ہے آدھ سیر امدار سال فرمادیجئے ۱۰ (رحیم اگت) (بائی آئینہ) مومیائی منگوانے کا پتہ: حکیم محمد سرداران پروپرائٹری میڈیسن ایجنسی امرتسر

## رعایتی اعلان

مینجی دفتر ابجدیث امت سر

2000

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اغراض و مقاصد

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام  
مولانا ابوالوفا ثناء اللہ دہلوی قس  
مالک اخبار الہدیث امرسر  
ہونی چاہیے۔

امریکہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء یوم جمعہ المبارک

باد و تو حید

(از مولوی محمد اژده صاحب راز شکر اودہ گردگانوہ)

مست تیرے عشق میں ہر عاقل و مجذوب ہے  
پاک ہے ہر عیب تو خلقِ مکمل معیوب ہے  
ہے تو غالب سامنے تیرے ہر اک مغلوب ہے  
نیک ہوں یا بد مگر میرا تو ہی محبوب ہے  
جان و دل سے مجھ کو یہ دیوانگی مرغوب ہے  
اسکی صحبت سے بچا جو کازر و مضروب ہے  
میں سمجھتا ہوں کہ اب میرا نصیبِ خوب ہے  
دندہوں پر مغفرت تیری مجھے مطلوب ہے

لوخ دل پر نام تیرا اے خدا مکتوب ہے  
ایک تو دیر و حرم میں ہر جگہ مطلوب ہے  
قادر مطلق تجھے کہتے ہیں رند و پارسا  
لطف آتا ہے محب تیری محبت میں مجھے  
مجھ کو مستانہ بنادے باوہ توجسد کا  
اپنے پیاروں کی محبت سے مجھے سرشار کر  
وقت پر جب پہنچ جاتا ہوں ترے دربار میں  
بندہ غاصی ہوں میں غفار ہے تو اے خدا

مرا آخر قدرت کے منظر آج کل نہ لطف ہے  
موسم برسات نے جنگل کا منظر خوب ہے

فہرست مضامین

نظم (بادۂ توحید) . . . . .  
انتخاب الاخبار . . . . .  
انفراق میں ایک نیا فرقہ پیدا ہوا ہے  
ہمارے سوال کے جواب میں . . .  
قادیانی مشن و موضوعات قادیانیہ  
لیکچر ام اور مرزا . . . . .  
تحریر آریہ . . . . .  
الانتہاں لدفع الاعتراض . . . . .  
حیات ثنائی . . . . .  
فتاویٰ مشن . . . . . متفرقات . . .  
ملک مطلع . . . . .  
اشتمارات . . . . .

بانتارة المصالح لا داء صلوة التراويح .

ان مصلحتوں میں اس کے سرکارِ حلیا کو الہام بھی شامل ہے۔

افلاک

۱۳۹۱ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

القرآن میں ایک نیا فرقہ پیدا ہوا ہے

## ہمامے سوال کے جواب میں

المقران اس جماعت کا نام ہے جو حدیث نبوی کے حجت شرعی ہونے سے منکر ہے۔ یہ تو بے قسم آگے اس کی کئی قہیں ہیں۔ بعض حدیث کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ یہاں تک کہ حدیث کا نام تک مستنا نہیں چاہتے۔ مولوی عبد اللہ چکری الہوی اور ان کے أتباع اسی قسم کے تھے۔ مولوی حافظ اسلم صاحب جیرا چوری (مدرسہ جامعہ ملیہ دہلی) حدیث کو تاریخی حیثیت سے مستہر سمجھتے ہیں۔ امرتسری المقران جو اپنا نام امت مسلمہ رکھتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ مقول حدیث مان لینی چاہئے۔ ہمامی طرف سے ان صاحب پر ایک ہی سوال ہوتا رہا ہے کہ فرض کر دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مبارک مولیہ کرام نہ کہ کوئی ایسا شرعی حکم فرماتے جو قرآن میں نہ ہوتا تو اس حکم سے ان کو مجال انکار ہو سکتا ہے اس مضمون پر ہم ”الحدیث“ مورخہ ۱۹۱۱ء میں مفصل بحث کر چکے ہیں۔ جس میں ہمارا رویہ مطلق امت سیری رسالہ البیان کے کسی نامہ نگار مولانا تمنا عبادی کی طرف تھا۔ ان مولانا صاحب نے ہمارے جواب الجواب کیلئے

پھر قلم اٹھایا ہے۔ مگر جواب سے پہلے چند باتوں کا محکمہ بھی کیا ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ (۱) اخبارِ اہلحدیث جس میں جواب تھا مجھے نہیں بھیجا۔ یہ خلافِ قاعدہ ہے۔ (۲) ایڈیٹر صاحب اہلحدیث مجھے جانتے ہیں میں ان کے ہاں ایک دفعہ دعوت بھی کھا آیا ہوں۔ پھر میری نسبت عدم معرفت کا عذر لکھنا تجاہلِ عارفانہ ہے۔ (۳) اہلحدیث کے ادب پر قمری جینے کا نام جہادی الاول لکھا ہے حالانکہ صحیح جہادی الاولیٰ ہے۔ یہ ایڈیٹر کی عربی دانگی کا نقص ہے۔ (۴) دہرہ فرماتے ہیں کہ مجھے بے حد افسوس ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث حدیثوں سے بھی روکے ہوئے ہیں جس طرح قرآن سے۔

**جواب** (۱) آپ کا مضمون رسالہ البیان کے جن پرچوں میں دو دفعہ نکلا ہے۔ اُس کے دونوں نمبر دفترِ اہلحدیث میں نہیں آئے۔ کیونکہ البیان نے کسی مصلحت سے ”اہلحدیث“ سے تبادلہ نہیں کیا حالانکہ اہلحدیث کی سالانہ قیمت البیان سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس رسالہ کا مذکورہ پرچہ

ہم نے کسی شخص کی معرفت دیکھا تھا۔  
(۲) میں نے آج تک آپ کو بحیثیت تخلص نہ  
کے نہیں پہچانا۔ آپ نے غریب خانہ پر جس وقت  
کھانا کھایا ہو گا اپنے تخلص تمنا کی بجائے  
اصل نام سے اپنی معرفت کرا فی ہوگی۔

۱۴۴) دفتروں میں کاتب تاریخ اور مہینہ  
جنتری دیکھ کر خود ہی لکھ لیتے ہیں۔ کوئی ایڈیٹر  
نہیں لکھ سکتا۔ جنتریوں میں عموماً جادوی لادول  
ہی لکھا ہوتا ہے۔ یہ عربی اردو میں مذکور  
ٹونٹ کا اختلاف کسی ایک لفظ میں نہیں ہے  
بلکہ کئی ایک میں ہے۔ مثلاً عربی میں شمس ٹونٹ  
ہے اردو میں مذکور ہے۔ عربی میں یل مذکور ہے  
اردو میں ٹونٹ۔ علیٰ ہذا القیاس بہت سے  
الفاظ ہیں۔ ایسی باتوں میں الجھنا اہل علم کی  
شان سے تعد ہے۔

۴۴) اس فتن کے جواب میں میں اپنے  
نقصان علم کا اعتراف کر کے دعا کرتا ہوں۔  
سَرِّبْ زُفْرَیْ عَلَیْہَا اِس کی مزید تفصیل  
آگے آئے گی۔ ہم اہل ظلم کو شیخ سعدی مرحوم  
نے ایک نصیحت کی ہوئی ہے جو ہمیں ہمیشہ یاد  
رکھنی چاہیے۔ ۵

ہنرمند نذیر مہم عیسیٰ جو  
ہم نے پرچہ مذکور میں مثال کے طور پر لکھا تھا  
کہ قرآن مجید میں شیر خواہی کی وجہ سے دودھ  
اور دودھ بہن کی حرمت تو ثابت ہے۔ مگر  
دودھ ماں کے خاوند کی دوسری بیوی کی لڑکی  
کا رشتہ حرمت ثابت نہیں ہے۔ حالانکہ  
حدیثوں میں اس کی حرمت بھی آتی ہے۔ مثلاً  
کسی شخص کی دو بیویاں ہیں۔ ایک بیوی کا دودھ  
کسی لڑکے نے پیا۔ اس بیوی کی لڑکی بغیر  
اس لڑکے کی بہن نہ ہو گئی۔ لیکن اس شخص  
کی دوسری بیوی سے جو لڑکی پیدا ہو اس شیر خواہ  
لڑکے پر حکم قرآن حرام نہیں ہے بلکہ حکم حدیث  
حرام ہے۔ کیونکہ کئی ایک حدیثوں میں یہ

تاجع الرسول۔ از سرری لکھنوی عیثی، ماس فی اللہ علیہا، ابوالوفا کے درمیان تحریری مباحثہ۔ قیمت ۵ (پنج روپیہ)



مقام سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک شخص افغان نالی آیا۔ اس نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت صدیقہ نے اس کو روک دیا کہ میں آنحضرت علیہ السلام سے پوچھاؤں۔ آپ نے اجازت میں فرمایا کہ یہ تیرا چاہے اسکو آنے دو۔ صدیقہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور! اس کے بھائی کی بوی نے میری اسکی بھانجی کے بچے کو دودھ پلایا تھا مرنے نہیں پلایا۔ حضور نے فرمایا نہیں وہ تیرا چاہے۔ اس موقع پر مزید فرمایا کہ

یحرم من الرضا ع ما یحرم من النسب یعنی دودھ کی وجہ سے بھی اتنی ہی حرمت ثابت ہو جاتی ہے جتنی نسب کی وجہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انلیج کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا چچا قرار دینا اس امر پر متفرع ہے کہ انلیج کا بھائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دودھ باپ قرار دیا گیا۔

یہ ہے ہماری دلیل کی تقریر۔ اب ہم تمنا صحت کی حدیث دانی اور اپنی ناواقفی کا مقابلہ ناظرین کو دکھاتے ہیں۔

جناب موصوف نے نیل الاوطار جلد ۶ کے ص ۲۵۷ سے کچھ عبارت نقل کی ہے۔ جس میں ان صحابہ کے اسماء لکھے ہیں جن کا خیال اس حدیث کے خلاف ہے یعنی وہ دودھ پلانے والی (محوریت دودھ ماں) کے خاوند کو شیر خوار کے لئے بمنزلہ باپ نہیں مانتے۔ اسی لئے اُسکے بھائی کو چچا بھی نہیں مانتے تھے۔ ان اقوال پر تو فرم سے جناب تمنا نے اپنی تمنا را بطلان حدیث

پوری کر کے بہت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث ہوتی تو یہ لوگ اس مسئلہ سے انکار نہ کرتے۔ مگر اہل علم کی نظر میں یہ خوشی نہیں ہے بلکہ ندامت ہے۔ جناب تمنا صاحب ہمارے تفصیل سننے کے منتظر ہونگے۔ تفصیل سے پہلے ہم ایک شعر

اُن کی نذر کرتے ہیں۔ پس وہ غور سے نہیں سمجھتے لیکن اتنی دین تدابیرت وای غریبہ فی التقاضی غم مہیا ناظرین! یہ بات ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ میں نے حدیث نبوی پیش کی تھی۔ حدیث نبوی کی تردید کے لئے قول صحابی یا صحابہ کا فعل پیش کرنا اہل علم کا طریقہ نہیں ہے۔ چنانچہ خود صاحب نیل الاوطار تمنا صاحب کی تردید میں لکھتے ہیں:-

اجیب بان الراجتھا و من بعد القضاة و المتابعین لا یعارض من النص ولا یصح دعوی الاجماع ذیل مشتم یعنی صحابہ یا تابعین کا قول حدیث نبوی کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ اجماع کا دعوی صحیح ہے۔

مولانا تمنا صاحب! کیا یہ عبارت آپ کی نظر سے نہیں گزری۔ نہ گزرنے کا تو احتمال نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کا پیش کردہ حوالہ صفحہ ۲۵۶ کا ہے۔ اور اسی بحث میں اس کے متصل ہی صفحہ ۲۵۶ پر یہ مضمون مرقوم ہے باب ایک ہی ہے تو پھر آپ نے اس شریف نوم کا اجماع کیوں کیا جنہوں نے دربار رسالت میں آپ پر ہم پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ آپ نے خواہ مخواہ ان کی ریس کر کے ہمیں یہ کہنے کا موقع دیا ہے میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پرہا دل گئی اسے دل ابھنے کفران نعمت کی مغلا

تمنا صاحب کے اس طعن کا جواب جو انہوں نے قرآن و حدیث سے میری بے خبری کے متعلق دیا ہے۔ میں پہلے دے چکا ہوں۔ ضرورت نہیں کہ اسے دہراؤں۔ ناظرین اہل علم سے عرضنا اعدا ملائے بقلع پٹنے سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ نیل الاوطار کی عبارت منقولہ تمنا صاحب اور میری درخواست پڑھ کر فیصلہ دیں کہ جناب موصوف کا

استدلال صحت پر مبنی ہے یا خیانت پر۔ اسی کے ساتھ یہ فیصلہ بھی ہم علماء کلمہ کے سپرد کرتے ہیں کہ تمنا صاحب نے جو نیل الاوطار کی یہ عبارت لکھی ہے

حکى ذالك عنهم ابن عباس

اس کا ترجمہ یوں کیا ہے

اس اجماع کو ابن عباس نے فرمایا ہے۔

کیا یہ ترجمہ صحیح ہے۔ اس میں بھی خیانت ہے یا ہے۔ یعنی اجماع کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اگر کس لفظ کا ترجمہ نہیں ہے تو اسے ترجمہ میں کیوں لکھا گیا۔

تمنا صاحب میری اس بات پر بھی خفا ہیں کہ میں اہل قرآن کو منکر حدیث لکھتا ہوں۔ آپ جو بات کہتے ہیں کہ میں بھی آپ کو منکر قرآن کہہ سکتا ہوں، میرا جواب یہ ہے اگر میں بھی قرآن کو حجت شرعی نہیں مانتا تو آپ کہہ سکتے ہیں۔ منکر حدیث کہنے کا مطلب یہی ہے کہ آپ لوگ حدیث کے حجت شرعی سے منکر ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم القرآن کو حدیث کے وجود سے منکر کہتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارا اور آپ کا فیصلہ قرآن مجید میں ملتا ہے جہاں یہود کے ذکر میں فرمایا ہے:-

يَكْفُرُونَ بِمَا اقْرَأُوا وَ كَانُوا يَلْعَنُونَ

و پ ۱- ع ۱۱

یہود اس کلام کے منکر ہیں جو ان کے الہامی نوشتوں کے ماسوا ہے۔

بتائے! ان کا یہ انکار قرآن کے وجود سے تھا یا قرآن کے حجت شرعی ہونے سے یقیناً دوسری صورت تھی۔ اسی طرح اہل حق کی اصطلاح ہے کہ جو لوگ حدیث نبوی کو حجت شرعی نہیں مانتے ہم ان کو منکر حدیث کہتے ہیں۔ جیسا قرآن مجید میں بھی دیکھنا وغیرہ کفار کو منکر قرآن کہتا ہے۔ حالانکہ قرآن کو چھاپتے ہیں اور جیتے ہیں۔ اب اس اصطلاح کے تحت ہم کو منکر قرآن کہنا اگر انصاف

جمع القرآن والحدیث۔ قرآن مجید اور حدیث نبوی کے جمع ترتیب، صحت اور مخالفت کا ذکر قیامت پر چاہئے۔ میرا اظہار



آپ کو اختیار ہے۔ ہم اس کے جواب میں  
ہیں گے۔

ہم مفتی و خزانہ مفاک اللہ کو مفتی  
باب نے اسی مضمون میں اپنے عقیدے  
پر بھی لکھا ہے۔ جو القرآن کی کل شاخوں  
کے خلاف ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:-

۱۔ احکام شریعہ کے لئے سوائے وحی قرآن کے  
کوئی ذریعہ نہ تھا۔ احکام دین کے علاوہ  
اور طریقہ وحی قرآن سے باہر اگر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے انکار نہیں  
تھا۔ بلکہ بالقرآن کہ اس سے انکار ہے نہ ملتا  
تھا۔ ہم کہہ چکے ہیں جو حدیث حرمت معصیت  
کی کہتی ہے وہ حکم شرعی ہے دینا ہی نہیں ہے  
بلکہ اس سے فارغ ہو جائیے۔ اسے تسلیم کیجیے  
کیجیے۔ پھر روایات پڑھ لی۔

ظہر ن کرام! یہ ہدیہ عقیدہ ہے جس کی آواز  
قرآن کے موافق سے نکلی ہے۔ جس کا مضمون  
یہ ہے کہ:-

قرآن کے علاوہ بھی وحی الہی کا ہم (القرآن)  
انکار نہیں مگر وہ وحی احکام شریعہ میں نہ  
ہوتی تھی بلکہ واقعات میں ہوتی تھی۔

ہم اس مزیت پر اہل قرآن کو مبارکباد  
دیتے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں:-

راہِ حق کو تو لے آئے ہیں ہم باقیوں میں  
اور کس چلنے کے مدد چار ملاقاتوں میں

### قادیانی مہیشن

### موضوعات قادیانیہ

مہیشن کے مہیشن میں کسی روایت کو اس  
کا جائزہ تو اس کے معنی یہ ہونے میں کہ یہ  
میں نہیں ہے۔ اسی طرح آج مسلمانوں کی  
قریبوں میں روایت قادیانیہ کا لفظ طے تو  
اس کے معنی میں ہی سمجھے جاتے ہیں کہ یہ روایت

جعلی ہے۔ اخبار الفضل قادیان میں سلسلہ  
روایات شروع کیا گیا ہے۔ جس کے دیکھنے سے  
معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے سے کم نہیں ہے  
حسب تنفیذ افشاء اللہ ہم بھی اس کے متعلق  
وفاقتاً لکھا کریں گے۔ کیونکہ تنقید ردایا  
قادیانیہ کا حکم بفضلہ تعالیٰ ہمیں حاصل ہے

مرزا صاحب قادیانی نے سلسلہ میں  
کتاب اعجاز احمدی شائع کی۔ جو ایک معنی  
سے میرے ہی لئے موضوع تھی۔ اس میں مرزا  
صاحب نے مجھے بصورت چیلنج دعوت دی کہ  
میں قادیان میں پہنچ کر ان کی ڈیڑھ سو بیگونیوں  
کی تحقیق کروں۔ اور اس تحقیق پر کل انعام  
ایک لاکھ چھ سو ہزار روپیہ دینا منظور کیا۔

آخر میں ۱۲ جنوری ۱۳۱۹ھ کو مرزا صاحب کے  
اس چیلنج پر قادیان میں جا پہنچا۔ لیکن میرے  
پہنچ جانے پر مرزا صاحب نے ٹھکڑو کرنے سے  
انکار کر دیا۔ اس کی تصدیق ہمارے رسالہ  
"الہامات مرزا" میں درج ہے۔ اب جبکہ یہ واقعہ  
پیدا ہو گیا ہے۔ قادیانی زاوی سلاطین کو قادیانی  
روایت گھڑنے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ یکم ستمبر  
کے اخبار الفضل میں حکا۔ پر ایک روایت  
یوں درج ہے:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے  
زمانہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری  
قادیان میں پولیس کے سپاہیوں کے  
ساتھ آئے۔ اور آریوں کے مکان میں  
اترے۔ جس میں پہلے کبھی پنڈت لیکرام  
آڑا تھا۔ پولیس کو اس لئے ساتھ لائے  
کہ احمدی مجھے نہ ماریں۔ ان کی آمد کی خبر  
یہ تھی کہ حضرت اقدس و مرزا صاحب کی  
بیگونیوں کے متعلق دریافت کریں کسی  
صحابی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق  
ڈکڑ چھڑا کہ وہ حضور کی بیگونیوں کے  
متعلق تحقیق کرنے آئے ہیں۔ اور اس

مکان میں ٹھہرے ہیں۔ جس میں لیکرام  
آڑا تھا۔ اس پر حضور (مرزا) نے فرمایا اگر  
وہ ہمارے پاس آئے تو ہم ان کو مکان  
دیتے اور جان نوازی کرنے اور بیگونیوں  
کے متعلق بھی سمجھا دیتے۔ حضور نے اور  
بھی بہت سی عمدہ باتیں فرمائی تھیں۔ مگر  
انوس کہ وہ مجھے یاد نہیں رہیں؟  
والفضل یکم ستمبر ۱۳۱۹ھ

تنقید | ہم اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا  
نہیں چاہتے۔ بلکہ اسی زمانہ کے قادیانی اخبار  
"البدیع" مودفہ ۱۲ جنوری ۱۳۱۹ھ سے یہ واقعہ  
نقل کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"عصر کے وقت خدا کے برگزیدہ حضرت  
مسیح کو خبر ملی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری  
قادیان میں آئے ہوئے ہیں۔ مگر آپ نے  
اس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہر روز  
ہزاروں راہ روگ آتے ہیں۔ میں اس  
سے کیا؟ روحانہ تذکرہ

ناظرین! اس عبارت میں لفظ صرف ا کے  
میں سے قادیانی روایت مذکور ہو جا چکے  
ہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ قادیان پر  
ہمارا کوئی مکان نہیں تھا۔ آریوں نے ازراہ  
مسافر نوادی ہیں جگہ دی۔ جنوری کا مہینہ  
بڑا سخت سرد ہوتا ہے۔ ہم نے سر پہننے کے  
بسا غلیظ سمعہ۔ اس میں کیا عیب ہوا؟ اگر  
ہم تو کس پر یہ داعی پر یا مدعو پر؟ مرزا صاحب  
کی طرف سے کوئی پیغام ان کے مکان میں پہنچنے  
کا نہیں نہیں ملا۔ غلیظ ہے قادیانی راہ کی  
نے ہی اس پیغام مرزا کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ  
ایک چلتا فقرہ کہہ دیا کہ

"مولوی ثناء اللہ ہمارے پاس آئے  
لے اللہ سے بے پناہی ہے

ہزاروں دل مل کر پاؤں کے ٹوڑے بولے  
کو پیٹا تو کہا ان دلوں میں کونسا دل ہے  
(البدیع)

ایمانات مرزا۔ مرزا صاحب کے ایمان کی تائید و توثیق

تو ہم ان کو مکان دیتے ؟  
 حقیقت یہ ہے کہ پادشاهی کی یہ دعاوت بھی  
 موضوع ہے۔  
 قادیانی ممبروں اس رکھو گوشہ دل سے  
 سن رکھو کہ  
 وہ دہلیس و رحمان خیریت نیست کہ نیست  
 دیکھیں قادیان کا پرانا اخبار الحکم اس کے  
 متعلق کیا کہتا ہے ؟

## لیکھرام اور مرزا

مرزا صاحب متولی اور ان کے اتباع کو  
 پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی پر بڑا ناز ہے۔ ہم  
 نے اس کے متعلق رسالہ ابہامات مرزا میں مختصراً  
 ذکر کیا ہوا ہے۔ مگر میدان مرزا کی بار بار  
 نقلی اور اصرار کی وجہ سے ہم نے مزید تحقیق کی  
 تو اس پیشگوئی کو دوسری پیشگوئیوں سے زیادہ  
 غلط اور جھوٹا پایا تو اس کے متعلق ایک رسالہ  
 لکھا جس کا نام زیب عنوان ہے یعنی  
 لیکھرام اور مرزا

یقین ہے کہ کوئی راسخ العقیدہ مرید مرزا بھی  
 اس رسالے کو بنظر انصاف دیکھ سکتا تو اس کا  
 دل ہی مان جائے گا کہ یہ پیشگوئی نہ صرف غلط  
 ہی ثابت ہوئی بلکہ مرزا صاحب کی بہت سی  
 کارضائیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے وہ  
 جو قادیانی دعاوی کو باطل سمجھ کر اس کا دغیبہ  
 کرنا چاہتے ہیں وہ اس رسالے کو خرید کر  
 اپنے اپنے حلقہ میں مرزائیوں تک پہنچائیں۔  
 باوجود گرائی کاغذ وغیرہ کے قیمت فی نسخہ اٹھائی  
 آنہ دو درہم وصول ڈاک تین پیسے علاوہ۔ فی روپیہ  
 آٹھ نسخے۔ شائقین رمضان شریف ہی میں فوراً  
 منگوا کر تقسیم کریں۔

تحریف آریہ  
 آریہوں نے اپنی مستند  
 کتاب ستیا رتھ پر کاش

میں جو تبدیلیاں کی ہیں اور آریہوں کی تحریف  
 ان کو پبلک کے سامنے لانے کا جسے غرضت ہے  
 تھا۔ جس سے اس قوم کی کوشش کا علم ہو سکے کہ  
 کس طرف یہ لوگ اپنے مذہب کی اشاعت میں  
 ناجائز طریقے کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ رسالہ زیر طبع  
 ہے۔ قابل دید ہوگا۔ شائقین اس کی خریداری  
 کے لئے تیار ہو جائیں۔ طباعت مکمل ہو جانے پر  
 قیمت شائع کی جائے گی۔  
 ناظرین اس سے سمجھ جائیں گے کہ دفتر اہل  
 باوجود مصائب زمانہ میں گہرے ہونے کے اپنے  
 فرض منصبی سے غافل نہیں ہے۔

## الاستہاض لدفع الاعتراض

(۱۳)  
 (از مولانا ابوالقاسم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)  
 (مکذشتہ سے پیوستہ)  
 پھر آپ نے راقم مضمون) نے لکھا ہے کہ  
 "بلکہ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ابراہیم کے  
 شکر سے جنگ کی۔ اور پھر ہی طرح مقابلہ کیا۔  
 شعراء عرب نے اس امر کو اپنے قصائد میں غزلاً  
 ذکر کیا ہے ؟

الجواب | عرب لوگ جو ابراہیم سے لڑے وہ  
 مدحرم سے باہر لڑے تھے۔ اسکے مکہ میں آنے پر  
 حرم کعبہ کے اندر لڑائی نہیں ہونی اور نہ وہ مکہ  
 تعلقے نے حکم کنوینی سے حرمت کعبہ کی وجہ سے  
 لڑائی ہونے دی۔ سفر مدیہ میں بھی ایسا ہی  
 حکم کیا۔ چنانچہ آنحضرت م کے الفاظ طیبہ میں۔  
 جَسَمُهَا حَابِسُ الْفِطْلِ دَعَامُ وَخَانِ  
 اور قرآن شریف میں ہے۔ هُوَ الَّذِي كَفَّ  
 آيِدِي النَّاسِ عَنْكُمْ وَآيِدِيكُمْ عَنْهُمْ  
 بِمِطْنٍ مَّكَتْ دَفْعِ

اور دفع مکہ کے مدعی رہائی نہیں ہونے دی  
 بلکہ بغیر جنگ کے فتح کر دیا۔ یہ سب کچھ حرمت کعبہ

کے لئے تھا۔ اور مدیہ کے موقع پر آنحضرت  
 نے بھی محض حرمت حرم کی وجہ سے یہ شرط  
 صلح کر لی تھی۔ اور مدیہ کے موقع پر  
 گئے تھے۔ اور پھر اگلے سال مطابق شرط  
 کے عہد ادا کیا تھا۔

عبدالمطلب نے خانہ کعبہ میں جا کر خدا تعالیٰ سے  
 دعا کی اور اُس کا گھبراہٹ کے پیر دیکھا۔ وہ  
 الدعوات تھے۔ خدا تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول  
 کی اور اُن کے دل میں وہاں کیم سب ہمارے  
 چلے جاؤ۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ کو فرمایا تھا۔  
 فَمِنْ ثَمَرِ عِبَادِي رَأَى الطَّوْرَ دَمَلَا  
 اور جس طرح یا جوح ماجوح کو عذاب آسمانی  
 ہلاک کر دیا اسی طرح ابراہیم اور اسکے  
 کو عذاب آسمانی سے ہلاک کیا۔ اور خدا تعالیٰ  
 کی سنت ایسے موقعوں پر اسی طرح ہے۔  
 طبری میں جن جہانوں کی لڑائیوں کا ذکر  
 وہ سب مدحرم سے باہر تھیں۔  
 پھر آپ نے ..... لکھا ہے۔  
 پھر پچھلے والے عرب میں جوح کے  
 آئے ہوئے تھے۔

الجواب | خدا تعالیٰ تو فرماتے کہ پھر  
 والے طلیثاً ابائیل تھے۔ لیکن آپ کے مولانا  
 نے ان کو حاجی بنا دیا۔ چہ خوش! شاید قادیانی  
 لوگ غر کر گئے کہ تفسیر اللہ کے لئے کی طرف مدیہ میں  
 طرح ہم نے ڈالی تھی۔ وہ ایسی مقبول ہو رہی ہے  
 کہ جماعت اہل حدیث جن کا طہ امتیاز اتباع  
 تھا۔ ان میں سے بھی بڑے اوجب اور غفرت  
 اس کی پیروی کر رہے ہیں۔ رافاذا اللہ  
 اور آپ کے مولانا مفتی صاحب نے تیس  
 (صحیح ابوقیس) میں اسلست کا جو شعر شہادت  
 پیش کیا ہے۔ اور اُس میں خدا کی شکر ہے  
 عرب جوح مراد بتائی ہے۔ اُس میں انہوں نے  
 کمال ہی کر دیا ہے۔ اول تو وہ شر اور اُس نے

یہ پاک بک - مرزا شکی تو دیدہ میں بک - قیمت جلد - غیر جلد مرزا شکی

ساتھ کے سب اشارے اسی محدث بن اسحاق کی روایت سے ہیں۔ روایت تاریخ طبری و سیرت ابن ہشام جیسے وہ معاذ اللہ عبد المطلب اور کل بنو ہاشم اور دیگر قریش کی توہین کرنے والا قرار دے چکے ہیں۔ اور یہود اور غیر معتبر لوگوں سے روایت لینے والا کہہ چکے ہیں۔ پس اُن کی روایت کا یہ شعریوں معتبر و غیراً، دیگر یہ کہ جب معلوم ہو چکا کہ محدث بن اسحاق کے نزدیک پتھر مارنے والے طیاراً ابابیل تھے تو اس خدائی شکر سے مراد وہی طیاراً ابابیل ہی ہونگے۔ نہ کہہ اور۔ پس مولانا مختفی صاحب کا جنود اللہ اور جنود الہیک سے عرب حجاج مراد لینا ایسا بدبندہ ہے۔ دیگر یہ کہ سیرت ابن ہشام میں ابوقیس مذکور کا یہ شعر اس طرح مروی ہے۔

فَلَمَّا أَنَا كُنْتُ نَصْرُ ذِي الْقُرْبَىٰ شَرُّ ذَهَبَةٍ  
جُنُودُ الْبَيْلَانِ بَيْنَ سَابِثٍ وَحَاصِبٍ  
اور نصرت ذی القربى سے مراد وہی نصرت آسمانی طیاراً ابابیل کی صورت میں ہے۔ چنانچہ روایت ابن عجم شاعر کہتا ہے۔

وَمَسْتَهْمَةً مَّامَسَتْ أَفْخَابَ الْفَيْلِ  
تَرْمِيهِمْ جَنَاحُ قَوْسٍ سَجَّيْلٍ  
وَلَقَبْتُ طَيْرًا بِهَيْبَةِ آبَاءِ بَيْلِ  
ابن ہشام بطور حوالہ

اور شامل واقعہ فیل بن جبیب جس نے باہمی مجاہد کا کان بکڑ کر کہا تھا۔ اسے محمود ابو بلدا اللہ الحارثی میں ہے۔ جہاں سے آیا ہے وہاں پر سلامتی سے لوٹ جاؤ۔ وہ کہتا ہے۔

حَمْدُكَ اللَّهُ إِذَا بَصُرْتُ طَيْرًا  
وَوَحْمَتُ جِحَارَةٍ تُلَانِي عَلَيْكَ

دیکھیں یہ کہ وادی محصب جہاں کا یہ واقعہ ہے وہاں پر اتنا نزدیک کوئی پہاڑ نہیں اور وہ ملک اور پتھر کا ملہا پہاڑ ہے کہ وہاں سے وادی میں خاک اور پتھر مارے جاتے ہیں تو ایک لشکر واد سے ڈھیر رہ جاتے یا زار کی راہ اختیار کرتے

جیسا کہ مولانا غانی خاں صاحب فرماتے ہیں:-  
یہ لوگ پہاڑوں سے اسباب قیل کے سر پر پتھر کنکر خاک و معمول جو چیز بھی ہاتھ میں آجاتی تھی پھینکتے تھے۔  
یہ بچوں کو پر جانے کی باتیں ہیں کہ پہاڑ کے اوپر سے جو بہت دور فاصلہ پر ہو وادی میں خاک اور معمول پھینکی جلتے۔ اور اُس سے ہزار ہا کی تعداد کا لشکر جرار مرکز ڈھیر رہ جاتے اور اُس کا کچھ مرسل جانے یا وہ فرار ہو جاتے۔  
دیگر یہ کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کے مولانا اسے ایام منی کا واقعہ بتاتے ہیں۔ اور اس پر کوئی تاریخی شہادت پیش نہیں کرتے۔ حالانکہ با اتفاق اہل سیرت واقعہ اصحاب الفیل ماہ محرم میں ہوا۔ ماہ محرم میں حجاج منی میں کہاں ہوتے ہیں؟ اُس وقت تو ہندوستان کے لوگ بھی گھروں میں لوٹ آتے ہیں۔ غانی ہذا منی (باقی)

## حیات ثنائی

(اداک امام خان صاحب سوہدروی)  
(نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں)  
۱۴۱۱ھ کا نفس علی گڑھ میں مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی (ممدری) نے فرمایا کہ یہ ہر جگہ کے آثار میں اشعار پڑھو نا کوئی حدیث سے ثابت ہے؟ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے برسر اجلاس جواب دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جان بن ثابت سے جس طرح اشعار پڑھواتے تھے اسی طرح یہ بھی ثابت ہے۔ معروض صاحب مطمئن ہو گئے۔

۱۴۱۲ھ و تین سال سے میں نے اپنا معمول کر لیا ہے کہ سال میں ایک مرتبہ مولانا کی زیارت کر لیا کروں۔ اس سعادت کے لئے دو تکرار پر رات رات حاضر ہوتا ہوں۔ میں جس ہفت خواں منزل کا آج کل جا رہا ہوں۔ اجاب کو معلوم ہی ہے۔

اس لئے ہر جگہ اپنے ملازمین کا شرف نیاز حاصل ہو جاتا ہے۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر بلا ل کہہ سکتا ہوں کہ مولانا ابوالوفاء خلوص و محبت و سادگی میں ایک نمونہ ہیں۔ مثلاً تیس سال ہوا ۳-۴ روزہ حاضر خدمت رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دونوں وقت دسترخوان پر اپنے ہمراہ کھانا، سیر کے لئے مشایعت میں رکھنا، اپنے مذاق کی نہیں میرے ہی ذوق کی گفتگو کرنا اور مشائعت و ملاقات پر فرمایا کہ جانے میں بہت جلدی کی۔ اور سنئے! اتنا نگہ تک ساتھ تشریف لاتے ہیں۔ مانگہ والے سے گرایہ خود طے فرمایا۔ اور میرا سامان اٹھا کر تانگہ میں رکھا۔ مسافہ کیلئے ہاتھ بڑھایا اور دعا دی۔ اللہ نے اس شخص کو خشونت سے آلودہ نہیں کیا۔

(۴) ایک مرتبہ درمضان میں حاضر ہوا۔ روانگی شب کی ٹرین سے تھی۔ مغرب کے کھانے کے بعد فرمایا۔ دسترخوان اور کٹورا لائی۔ میں حیران تھا کہ کیا فرما رہے ہیں! عرض کیا۔ میرے ساتھ تو ایسا سامان نہیں رہتا۔ فرمایا۔ سفر میں رہنا اور یوں غالی ہاتھ؟ (اپنے بچوں کو آواز دی۔ ایک سفید رومال میں ہندو ہوا سحری کا کھانا آگیا۔ میں نے عرض کیا۔ صاحب! آپ تکلیف نہ فرمائیے۔ میں مثال سے کھالوں گا۔ فرمایا۔ تو یہ کسی اور روزہ دار کو دے دینا۔ کیونکہ میری نیت اُس شب کو روزہ کی نہ تھی۔ مگر اس دیانت کی داد دیجئے کہ میں نے بھی آخر نیت کر ہی لی۔ اور روزہ رکھ ڈالا۔ (باقی باقی)

عرب کا چاند یہ کتاب ایک غیر مسلم اہل قلم نے حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر تالیف فرمائی ہے۔ کوئی صاحب خیر مجھے و فرما حدیث امر سے خرید کر کے ارسال کر دیں۔ سائل ایک غریب طالب علم معرفت مولوی ابو زکریا علی عمر

## فتاویٰ

س ۱۳۱ { ایک شخص قرآن مجید سادہ پڑھتا ہے اور ترجمہ نہیں جانتا کیا ملود ہے یا نہیں؟ کوئی شخص کہتا ہے جو کوئی بغیر ترجمہ کے قرآن پڑھے وہ جہنم کو محمول کرتا ہے اور مسلمان جس جگہ تک ترجمہ قرآن پڑھے لہذا کیا حکم ہے؟ (شیخ غلام نبی انصاری)

ج ۱۳۱ { جو شخص قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہے چاہے قرآن مجید سادہ پڑھے یا ترجمہ - اس کے مسلمان ہونے میں کوئی شک نہیں جو اس کے مسلمان ہونے سے انکاری ہے وہ غلطی پر ہے۔ قرآن مجید کے ایک سو پانچ پارہ کے شروع میں ارشاد ہے: "مَنْ قَرَأَ مِنْهُ آيَةً" من الكتاب - سادہ پڑھنے والا اس حکم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۲ { زکوٰۃ میں بجائے روپیہ کے نوٹ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل عبد العزیز عبد الجید سوداگران از دیواری)

ج ۱۳۲ { آج کل بلکہ اس سے پہلے بھی نوٹ بمنزلہ چاندی کے ہیں اس لئے زکوٰۃ میں ادا ہو سکتے ہیں۔ ایسے کاموں میں عرف عام کا لحاظ ہوا کرتا ہے۔ بحکم و امر بالعرف۔

س ۱۳۳ { مال خریدنا ہوا گذشتہ سال کا جو بکتا جائے تو اس وقت کی خرید لگانا چاہئے یا اس وقت کا زرع لگایا جائے۔ چونکہ قیمت بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۳ { اس مال کا چھٹا بنانے کا طریقہ یہ پاری جانتے ہیں۔ اوسط نکال لی جاتی ہے۔ اس وقت قیمت ایک روپیہ تھی آج دو روپیہ ہے۔ اوسط ڈیڑھ سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ترقی آہستہ آہستہ ہوئی ہے۔ اللہ اعلم! (رحمہم اللہ)

س ۱۳۴ { ایک عورت جو اپنے پرہیزی خاوند کی موجودگی میں غیر سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ شوہر کا پردیس ہی میں انتقال ہو گیا۔ اس دوران میں شوہر نے اسکی دو شادیاں کیں۔ عورت دونوں کے لڑ بکر امت چند چند دن رہی۔ ابھی ان میں سے کسی نے طلاق بھی نہ دی تھی کہ اس کا ماضی سفر سے آگیا۔ عورت سب کو چھوڑ کر اسی سے جا ملی۔ پھر اس سے عدولہ کے بھی ہوئے اب سوال یہ ہے کہ ماضی جو بے طلاق اولیں و بے نکاح خود رکھے ہوا ہے پھر سے نکاح کر کے تو بکرے یا ویسے ہی رکھے؟ (دعا علی انبئی)

ج ۱۳۴ { بغیر نکاح شرعی کے کسی طرح رکھنا جائز نہیں ہے۔ باقی احوال اپنے ہاں کے کسی عالم دین کو سن کر مفصل جواب حاصل کر لیں۔ اللہ اعلم! (دعوتِ فتنہ ہندوستانی)

## مستفادات

ضروری تصحیح | الحدیث "استبرأ بنفسہ من اعداء غریب فتنہ مستری" عبد العزیز صاحب نام کی طرف سے پانچویں شائع ہوئی ہے۔ موصوفہ لکھتے ہیں کہ اصل رقم محمد صادق صاحب نے ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی کی ہے۔ اصل حدیث کانفرنس کا سنیفر | مولوی ہناب دین صاحب کے ہاتھ تحصیل چند مختلف بلاد میں بھیجا گیا ہے۔ اجاب اپنی کانفرنس کے کام میں مدد دیں۔ (دعا علی انبئی از دیواری)

دفتر محمدی دہلی | کی ضروریات کے لئے تصانیف محمدی پر رمضان ۱۳۹۱ میں فی روپیہ ۱۰۰ روپے رعایت دی جائے گی۔ تین غلیل ہوں۔ اجاب کسی بات کے جواب میں دیر ہونے پر معذرت سمجھیں (خاکسار اذیت محمدی دہلی)

اوقات سحری و افطاری | آج کل اسلامی اخباروں میں عام طور پر اوقات سحری و افطار کے نقشے چھپتے ہیں مگر الحدیث میں (باوجود مذہبی پرچہ ہونے کے) نقشہ نہیں چھپا۔ کیونکہ دور دار بلاد میں اختلاف مطابح ہونے کی وجہ سے ناظرین کو غلطی لگ جانے کا امکان بلکہ یقین ہے۔ علاوہ اس کے ایک ہی شہر کے دو اسلامی اخباروں میں بے حد اختلاف ہے۔ مواہر انقلاب لاہور میں ۵ رمضان کو بندش سحری ۵ بجکر ۵۶ منٹ (جدید ٹائم) افطاری ۵ بجکر ۳۳ منٹ (جدید ٹائم) مرقوم ہے۔ اسی شہر لاہور کا اخبار پیغام صلح ۵ بندش سحری ۶ بجکر (جدید ٹائم) افطار ۵ بجکر ۵۰ منٹ (جدید ٹائم) سحری میں تم منٹ کافرق اور افطاری میں ۵ منٹ کافرق۔ دونوں صاحب

شہر لاہور میں رہتے ہیں۔ غروب کا صحیح وقت دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ علیٰ بذا دوسرے شہروں کے اخبارات بلکہ ہر شہر کے دکان دار و دکانوں کے اشتہارات میں سحری و افطاری کے نقشے چھاپ دیتے ہیں۔ خود تو علم نبی کے ماہر نہیں ہوتے، ادھر ادھر سے سن سنا کر شائع کر دیتے ہیں۔ ان وجوہ سے اہل حدیث میں نقشہ سحری و افطار نہیں دیا جاتا۔ بلکہ بحکم قرآن و حدیث ہر صائم کو اسکی رویت پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

یاد رفتگاں | امیر اعزیز و امام عبدالحق دہلوی ڈاکٹر طبی غلات کے بعد فوت ہو گیا۔ چھوٹے بڑے ۸ بچے یتیم رہ گئے۔ خدا مرحوم کو بخشے اور پھر ان کا معولی ہو۔ ناظرین مرحوم کے لئے دعا و مضرت کریں اور پسماندگان خصوصاً میرے لئے صبر و تسکین کی دعا کریں۔ (دعوتِ فتنہ ہندوستانی)

درخواست بیوہ | مولوی محمد الدین مرحوم معلم قرآن گجرات کی بیوہ کی طرف سے اصحاب خیر کی خدمت میں التماس ہے کہ فی سبیل اللہ میری امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تم یہ ہے۔ مسماۃ غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم محلہ نور پور ارباباں شہر گجرات پنجاب

(باقی اگلے صفحہ پر)

# ملکی مطلع

## مرکزی اسمبلی میں حال حاضرہ پر بحث

اس ہفتے دہلی میں چار روز تک مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہوتا رہا۔ جس میں ملک کی موجودہ صورت حالات پر خوب بحث ہوئی۔ سرکاری ممبروں نے بھی تقریریں کیں اور غیر سرکاری ممبروں نے بھی۔ ان کانگریس پارٹی کا کوئی ممبر اجلاس میں شریک نہیں ہوا۔ مگر کئی ایک ممبر نے کانگریس کے مطالبہ آزادی ہند اور قومی حکومت کے قیام کی تائید کی۔ مثلاً سر عبد اللہ غزنوی نے کہا کہ ملک کی تمام جماعتیں آزادی چاہتی ہیں۔ ان کے درمیان اگر اختلاف ہے تو آزادی حاصل کرنے کے طریق کار میں اور آزادی کی تفصیلات میں ہے۔ نفس آزادی میں نہیں۔ اور اصولاً یہ مطالبہ ایسا ہے جس کا خطرہ اتحادی حکومتیں جنگ لڑ رہی ہیں۔ پارلیمنٹ انگلستان میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ اور مشائیر وزیر ہند نے کہا تھا کہ ہندوستان کے وکروں میں آزادی اور قومی حکومت کے قیام کے مطالبہ میں کانگریس کے ساتھ نہیں ہیں۔

فاضل مقرر کے اس بیان سے اس فقرہ کی تردید ہو گئی۔ حکومت کے ہوم ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے پاس جو اطلاعات پہنچی ہیں ان کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم ان خوفناک واقعات کے متعلق کانگریس کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے۔ اس گروہ کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ پولیس کی گولیوں سے ۳۰۰۰ اشخاص ہلاک اور ۸۵۰ زخمی ہوئے۔

ایک سوال کے جواب میں سرکاری ممبر نے کہا کہ مختلف صوبوں کی طرف سے مطالبہ ہوا ہے کہ مسلمانوں سے اس وقت تک جرمانہ وصول نہ کیا جائے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ مسلمان بھی ایسے کاموں میں شریک ہیں جن کی وجہ سے جرمانہ ہوا۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ کہنا مبہم و آئینی ہے کہ موجودہ گزشتہ کے دوران میں پولیس اور فوج کی گولیوں سے بیس ہزار مرد عورتیں اور بچے ہلاک ہو گئے۔ سر فیاض الدین علی گڑھی نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب تک کانگریس مسلم لیگ کے مطالبات پورے نہیں کرے گی وہ قومی حکومت نہیں بنائے گی۔ کانگریس کا عدم تشدد تشدد میں تبدیل ہو جائے گا۔ جن کا انجام انقلاب کی صورت میں رونما ہو گا۔ اس کے بعد جمہوری حکومت کی بجائے ڈکٹیٹر شپ قائم ہوگی۔ مسلم لیگ قومی حکومت میں مساوی نشستوں اور حق خود اختیاری کی طالب ہے اور کانگریس کا مطالبہ اکثریت کی حکومت کا ہے۔ اجلاس کے چوتھے روز جو آخری دن تھا۔ سر سلطان احمد مہر قانون نے اپنی تقریر میں کہا کہ دنیا کی کوئی حکومت کسی ایسی جماعت کے ساتھ گفت و شنید نہیں کر سکتی جو اپنے دائیں ہاتھ میں مطالبہ اور بائیں میں پستول لے ہوئے آئی ہو۔ سب سے زیادہ قابل عزت بات یہ ہے کہ اس تحریک پر شوخ رنگ صرف انہیں صوبوں میں چڑھا جا جاں کانگریس حکومتیں برسر اقتدار رہ چکی تھیں۔ سرکار کے ہوم ممبر کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر پرنسپل لائونگسٹون نے کہا کہ۔

”کانگریسی لیڈر اس وقت جیلوں میں ہیں اسمبلی میں کانگریس پارٹی کا کوئی ممبر موجود نہیں کانگریس کی تمام مشینری اس وقت معطل ہو گئی ہے۔ اس لئے اس کی طرف سے ان الزامات کی

تردید نہیں کی جاسکتی۔ برطانوی انصاف کی یہ قدیمی روایت ہے کہ جب تک دوسرے فریق کو جہن پر کوئی الزام لگایا جائے۔ اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ اسے مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور نہ ہی اس الزام کو قانونی اور اخلاقی لحاظ سے قطعی طور پر مست تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے سر سیدنا لڈ دہوم ممبر نے کانگریس پر جو شدید الزام لگائے ہیں۔ انہیں حق بجانب اسی صورت میں قرار دیا جاسکتا ہے۔ جب کانگریسی لیڈروں کو ان الزامات کی تردید کرنے یا ان کا جواب دینے کی اجازت ہو۔ گاندھی جی اور دوسرے سرکردہ کانگریسی لیڈر ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے کہ تمام کانگریس مشینری کی بنیاد عدم تشدد پر ہے۔ اور وہ سورا جیہ عدم تشدد سے حاصل کرے گی۔ گاندھی جی تو اپنے کسی بدترین دشمن کے لئے بھی عدم تشدد کو سب سے مؤثر ہتھیار سمجھتے ہیں۔ اس لئے گروہ کے موجودہ واقعات کے لئے کانگریس کو ذمہ دار قرار دینا محض یک طرفہ فیصلہ دینا ہے۔ ہوم ممبر نے جو الزامات لگائے ہیں وہ محض پولیس اور دیگر سرکاری افسروں کی اطلاعات کی بنا پر لگائے ہیں۔ انہوں نے کانگریس کی طرف سے کوئی ایسا تحریری سرکلر یا کوئی اور دستاویز پیش نہیں کیا۔ نہ ہی آل انڈیا کانگریس کمیٹی یا کسی صوبائی کانگریس کمیٹی یا کسی کانگریسی لیڈر کے دستخطوں سے کوئی تحریری ہدایات پیش کی ہیں۔ جن کی بنا پر وہ اپنے افسروں سے موصول شدہ اطلاعات کی تصدیق کر سکتے۔

دہلی پرنسپل لائونگسٹون نے کہا کہ۔

**رفتار جنگ** | روسی عاز پر شمالی گروہ کے شہر میں جرمن فوج داخل تو ہو گئی ہے مگر آج ۲۰ ستمبر تک روسیوں کے ساتھ دست بدست جنگ جاری ہے

ایک سالہ - مولانا محمد الحسن دہلوی نے تقریر کی کہ وزیر اور واقعات پر ہفتے







قیت فی چشاک و خوشنواک  
مومنی  
حرفی چاکر  
خوبکاه یکتا

مصدقہ غلام اہل حدیث در ہزار نا خریداران بلوریش  
 ملاحظہ فرمائیں روزانہ تازہ تباہ شہادات آتی رہتی  
 ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی  
 ہے۔ ابتدائی سہل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش  
 زور سے سینہ کو رنج کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو  
 طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی  
 میں درد ہو ان کیلئے اکیڑ ہے۔ دوچار دن میں  
 رد موقوف ہو جاتا ہے۔ . . . . کے بعد استعمال  
 کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ داغ کو طاقت  
 شناسا اس کا ادنیٰ اثر شہ ہے۔ چوٹ لگ چلائے  
 تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے  
 عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور بزرگ کو یکساں  
 فید ہے۔ ضعیف العمر کو معاشے پیری کا کام  
 آتا ہے بہرہ وسلم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک  
 نامک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی  
 نامک دو ایک روپے کیلئے کافی ہے۔ ع۔ آدھ پاؤ  
 پاؤ بھر شے مع مصلول ڈاک۔

۱۔ ترمین شہزادات ماہ اگست ۱۹۷۷ء  
 ب اللہ و صاحب لائسنسین ڈیپارٹمنٹ  
 جون میں ایک چھٹانک موبائی آپ کے ہاں  
 منگو کر استعمال کی۔ ماشاء اللہ بہت مفید  
 ہوئی۔ ایک چھٹانک اور ارسال خواہیں؟  
 ۲۔ محمد بخش صاحب حضور پورہ آپ سے  
 فی کئی بار منگوائی۔ مفید ثابت ہوئی۔ ایک  
 ۳۔ اور جلد بیچیں؟ ۲۔ اگست ۱۹۷۷ء  
 حکیم محمد حسین صاحب بونڈہ بارہ بارہ  
 ہاں سے موبائی منگو کر مریدوں کو استعمال  
 ہوں۔ ماشاء اللہ تیر بہن ہے۔ آدھ سیلوا  
 ۴۔ دیکھ اگست ۱۹۷۷ء  
 حکیم محمد حسین صاحب  
 انٹرویو میں دیکھیں اگست ۱۹۷۷ء

ما فیہ من حکم و فیہ من نعمت

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔  
جیب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی  
گئی دواؤں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں  
ن سے، ہمٹائے موت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی  
ہیں۔ موت میں جینے لگے۔ جاتے ہیں۔ اس پر بھی  
ای ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے  
سے دن علاج بدل دیا جاتا ہے۔ جو اور  
ب خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی  
زیادہ دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو  
پتہ ذیل سے ہندوستانی میرے کا سر مونگوا  
ٹھٹھے۔ جو آنکھوں کی جلد امراض میں نہایت مفید  
ت ہوا ہے۔ زائد اڑچالیس سال سے یہ  
ب بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔  
م قسم اعلیٰ سفید پچے موتیوں و میرے کا  
ب دس روپیہ تولہ۔ قیمت ادو۔ ستم بھورا  
بے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب  
د روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی  
بے کا سر۔ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض  
کی اکیر و لاثانی دوا میں ہیں۔

نوٹ :- نمونہ صرف ایک روپیہ تولد کے  
کا بھیجا جاتا ہے۔ باقی ہر دو کا نہیں۔  
- سلمیٰ برادر اس اودھ فارمیسی ہر دوئی

## رسائل ثلاثه

زمان و جہدی منتظر و مجدد دوسرا۔ اس  
میں امام زمان اور امام جہدی وغیرہ  
ماخت بتائی گئی ہے۔ روئے سخن خصوصاً  
حاجب قادیانی کی طرف سے۔ لکھائی۔  
کاغذ عمدہ۔ قیمت بہت کم حاصل ہوگی۔  
مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

درسہ دار الفکیل مظفر پور۔

(عبر اشاعت فہد و مصلو)  
 کی شہادت انجبار کوئی صاحب نیر ماری  
 مرزا احمد کے نام پر ایک سال کے لئے انجبار اہلحدیث  
 چھپا دیا۔ راقم نے ناظم مجلس طلباء اہل حدیث  
 میرزا احمد صاحب خانہ چغچرا فاضل دینا چور



### غراض و مقاصد

- دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی تشریح و تفسیر۔
- مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اس کی علمی خصوصیات دینی و دنیوی خصوصیات کو
- تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- قواعد و ضوابط
- درا قیمت بہر حال پیشگی آتی چاہئے۔
- جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
- مضامین و رسائل بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
- جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس بھیجے۔

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نمبر ۴۰



میرمنول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

دفتر المحدث  
امرتسر  
چوک کراچی

شمارچہ اجراء ۲۲ - شہان ۱۳۲۱  
نمبر ۱۳ - نومبر ۱۹۳۹ء

### شرح قیمت اخبار

وایان ریاست سے سالانہ  
رؤسایا گیرداران سے  
عام خریداران سے  
ملک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال مذہب نام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فضل)  
مالک اخبار المحدث امرتسر  
ہونی چاہئے۔

امرتسر

۴۰ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء

یوم جمعہ المبارک

### فہرست مضامین

- نظم (سلسلہ اصلاح الرسوم)
- انتخاب الاخبار
- مولود کتب مسجد عالم ہے
- مولانا آسی امرتسری اور مسئلہ تراویح
- مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں ناکام گئے
- دعاویٰ (مشن)
- الفیقہ امرتسر اور حدیث مصطفیٰ
- حیات ثنائی
- فتاویٰ و متفرقات
- ملکی مطلع
- اشتہارات

### سلسلہ اصلاح الرسوم

(از جناب بہادر احمد صاحب فہیمہ امیرتسر)

باجے بھانا نہ ہم کو گیت گانا چاہئے  
قوم کے رکھنے ذرا قدر نظر افلاس کو  
قوم مسلم اس پہ مائل کر عوام الناس کو  
بدعتوں کی پاس تک آنے نہ دو جو پاس کو  
اتھ سے اپنے نہ ہرگز چھوڑیے انصاف کو  
دی خبر قرآن نے مسرف بھائی سے شیطان کا  
اے ماں نو مشادو اس لئے اسراف کو  
قوم کی غیرت سے اشتیاق ہے صدائے احتجاج  
مغلی کا قوم کی اب تو یہی اک ہے علاج  
شادیوں میں چھوڑ دیں پابندی رسم و رواج  
بات اپنی قوم کی بگڑی بنانا چاہئے  
دہائی

اور مزید قرائن کے دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت جو مع وصول تحریر ہے۔ غیر ذمہ دار ہدایت امرتسر

شانی سنی پرنسپل بلڈ و سٹریٹ امرتسر

## انتخاب الاخبار

۲۸۔ ستمبر تک

پنجاب صوبائی مسلم لیگ کے ایک وفد کی درخواست پر جو سرسکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب سے ملا تھا۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ رمضان کی وجہ سے ۲۰-۲۱ اکتوبر کو رخصتی پر پابندیاں نہیں لگائی جائیں گی۔ وہ ۲۲۔

لندن کی اطلاع بمطابق ۲۵ ستمبر تک ہے کہ برطانوی قوت نے جو ہمہ دفاع کے دار الحکومت پر قبضہ کر لیا ہے۔ جب تک کوئی دوستانہ حکومت قائم نہیں ہو جاتی غارنی طور پر فوجی انتظام رکھا جائیگا تا کہ یہاں فرانسیسی جیٹا ہی لہرائے گا۔

جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی مڈ کواریٹ سے اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ یوجینی میں آسٹریلین دستے دشمن کے مورچوں پر متواتر حملے کر رہے ہیں۔ آئندہ جنگ کے لئے فریقین زور و زور سے فوجی تیاریاں کر رہے ہیں۔

چنگنگ دچین کی اطلاع ہے کہ چینی فوجیں چین میں جاپان کے مفتوحہ علاقہ میں کئی مقامات پر پیش قدمی کر رہی ہیں (الحرب بحال) ماسکو روس کی اطلاع مورخہ ۲۴ ستمبر میں بتایا گیا ہے کہ قربانیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے شمالی گراڈ کی حفاظت کی جا رہی ہے اگر گھر کبھی جرمنوں کے قبضہ میں آجائے ہیں اور کبھی روسیوں کے۔ آدمیوں اور سامان جنگ کا بھاری نقصان ہونے پر بھی جرمنوں کا ہلکا بھاری ہے۔ وہ ابھی تک کمک لا رہے ہیں۔

مرکزی اور لینن گراڈ کے مورچوں پر روسیوں کا دباؤ جرمنوں کو پریشان کر رہا ہے۔ واشنگٹن دار کیم کی اطلاع ہے کہ ایوان نمائندگان نے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی اس نے تحقیقات کے بعد ۹۳ غیر امریکن سوسائٹیوں کا

سراغ لگایا ہے جن کو جرمنوں سے ہمدردی ہے۔ شاپی مجدد لاہور میں تقریر کرتے ہوئے چینی وفد کے رئیس شیخ عثمان نے کہا کہ میں تمام اسلامی ممالک کا دودھ کر کے آیا ہوں۔ میرا مقصد براہمدان اسلام سے رشتہ جوڑنا ہے۔ چین کے مسلمان تہذیبیت اسلام کے پابند ہیں۔ اس وقت چین میں ۲۲ کروڑ مسلمان ہیں۔

کونسل آف سٹیٹ میں چینی سرکار نے کہا کہ ہندوستان کے دار الحکومت چاول اور ۲۰ لاکھ ٹن گندم باہر بھیجی گئی۔ آپ نے مزید کہا کہ جزیرہ انڈیمان پر جاپانیوں کے قبضہ کے وقت ۵۸۵ قیدی تھے جن میں ۱۰۰۰ وہ قیدی کہہ رہے تھے۔

## ترکی

اجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا  
وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا

سو پٹنہ کی سرکاری اطلاع ہے کہ گورنر بہار نے صوبہ کے مختلف حصوں میں جو اجتماعی جرمانے کئے ان کی مقدار ہونے بارہ لاکھ ہے۔ واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جرمنی اور جاپان کے درمیان سمندر کے راستے آمد و رفت کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ یہ راستہ کیپ ہارن اور کیپ ٹاؤن سے ہو کر گزرتا ہے۔

کونسل آف سٹیٹ دہلی کے اجلاس میں ڈپٹی کمانڈر انچیف نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان پر حملہ کی صورت میں ساڑھونک کی پالیسی پر عمل نہیں ہوگا۔ البتہ یہ کوشش کی جائے گی کہ دشمن کو فوری جنگی اہمیت کی کوئی چیز نہ مل سکے۔

گورنمنٹ پنجاب کے بارہ نقشے سے معلوم ۲

## حساب دوستاں

حساب اعلان کردہ شدہ رجب  
ماہ اکتوبر کا حساب

درج ذیل ہے:-

۱۳۲۵	۲۴۰۹	۱۵۱۲	۱۹۰۰	۲۰
۱۵۵۲	۱۶۰۸	۱۶۶۵	۱۷۸۰	۱۰
۲۱۱۳	۲۱۲۳	۲۲۲۵	۲۳۲۵	۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۳۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۴۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۵۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۶۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۷۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۸۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۰۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۱۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۲۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۳۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۴۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۵۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۶۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۷۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۸۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۹۹۰
۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۲۳۲۵	۱۰۰۰

۳ ہوتا ہے کہ جاپان ۹ ماہ کے عرصے میں ۱۴ لاکھ ۲۵ ہزار مربع میل رقبہ پر قبضہ کر چکا ہے۔

بکھرا اور ریزہ ریزہ ہوا اور خاں صاحب کی لڑائی تصنیف ہے۔ فی ثلث ۲۰۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم

# افلاک

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

## مولود کعبہ مسجود عالم ہے؟

اسلام جیسا کچھ موجدِ مہیب ہے سب  
 نیا کو معلوم ہے مگر مسلمانوں نے اس کی توحید  
 کو جو طرح گرد لایا ہے اس سے بھی سب جانتے  
 ہیں۔ ہندوستان کے قومی شاعروں دمولنا  
 داسی مرحوم اور سراجبال مرحوم نے مسلمانوں کی  
 جو شکایتیں کی ہیں ناواقف لوگ ان کو مبالغے  
 پر محمول سمجھتے ہوں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ  
 وہ اپنے اندر پوری صداقت رکھتی ہیں۔  
 راجبال مرحوم کا یہ شعر کس قدر جامع ہے۔  
 مسلمان ہے توحید میں گرم جوش  
 مگر دل ابھی تک ہے زنا پر پوش  
 شیعہ مگر وہ اسلام ہی کا ایک فرقہ ہے۔ اس نے  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں جو کچھ غلو کیا ہے  
 اس پر عربی مصرع بالکل موزوں ہے۔  
 فلیک علی الاسلام من کان باکیا  
 عزمہ ہوا کہ انبارِ شیعہ لاہور یکم اپریل سنہ ۱۳۵۸  
 کے پرچم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح میں ایک  
 قصیدہ شائع ہوا تھا۔ جس میں ایک شعر  
 یہ تھا۔

عظیم گمان و جہنم ہے بینی  
 علی کل شئی قدیر علی ہے  
 ناظرین غور کریں کہ یہ شعر اسلامی توحید کا کیا

نمونہ پیش کرتا ہے۔ مولانا حالی نے سچ کہا ہے  
 وہ دینِ مجازی کا بے باک بیڑا  
 نشان جس کا اقتضائے عالم میں پہنچا  
 مزاحم ہوا کوئی نظریہ نہ جس کا  
 نہ عثمان میں شیعہ کا نہ قلم میں جمہور کا  
 کئے بے سپرس جس نے سقاؤں سمند  
 وہ دوباہ دانے میں گنگا کے آکر  
 لکھنؤ سے جماعتِ شیعہ کا ایک رسالہ (الواعظ)  
 نکلتا ہے۔ جو ان کے تعلیمی مرکز مدرستہ الاعظمین  
 کا آرگن ہے۔ اس لئے اس میں جو مضامین نکلتے  
 ہیں تعلیمی مرکز سے منسوب ہونے کی وجہ سے  
 اس کے ناظرین کی نظروں میں خاص وقعت  
 رکھتے ہوتے۔

رسالہ الواعظ بابت اگست میں ایک مضمون  
 نکلا ہے۔ جس میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
 کو مسجودِ عالم لکھا گیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت  
 نہیں کہ اس دعوے پر کیسے زبردست دلائل  
 ہونے چاہئیں۔ جن سے ثابت ہو کہ حضرت علی  
 مسجودِ عالم ہیں۔ لیکن الواعظ نے جو دلائل  
 دیے ہیں ان کا نمونہ اس کی عبارت مندرجہ ذیل

لے یعنی ہندوستان میں۔  
 لے دنیا کے لئے قابلِ سجدہ یعنی مجبود۔ ۱۲۰

میں ملاحظہ ہو۔ عام رکھتا ہے کہ۔  
 واذ قلنا ادخلوا هذه القرية  
 فكلوا منها حيث شئتم سرعدا۔  
 وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة  
 فنغفر لكم خطاياكم۔ سنن ترمذ  
 المحسنین ۵۰۰۰  
 یاد کرو وہ وقت جب ہم نے کہا کہ تم  
 گاؤں (اریجا) میں جاؤ اور اس میں  
 جہاں چاہے کھاؤ پیو۔ اور دروازہ پر  
 سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے حطہ  
 (بخشش) کہتے ہوئے آؤ۔ تمہاری خطا میں  
 بخش دیجئے۔ اور نیکی کرنے والوں کی نیکی  
 بڑھا دیجئے۔  
 لہذا وہ بابِ حطہ جس کے آگے سجدہ  
 کرنے کا حکم تھا اس سے علی بن ابی طالب  
 علیہ السلام کی مثال دیکر سمجھا یا ہے کہ بابِ  
 حطہ کی طرح علی مرتضیٰ ہی سجدہ کے قابل ہے  
 اور ان کے بغیر بخشش نہیں ہو سکتی۔ ان کا  
 بابِ دروازہ ہونا تو میرے اس مشہور  
 کلام سے سمجھ میں آ ہی چکا ہو گا۔  
 انا ملینۃ العلم ہیں علم کا شہر جوں  
 وعلی بابہا اور علی اس دروازہ  
 ہیں۔  
 لہذا اب یہ امر تسلیم ہو چکا کہ علی مرتضیٰ  
 علیہ السلام کے مسجود ہونے کا حکم ہے اور  
 آپ کے بغیر نجات ناممکن ہے اس کے بعد  
 اس سے بھی زیادہ کھیلے ہوئے الفاظ میں  
 ارشاد فرماتے ہیں۔  
 یا علی انت اسے علی تمہاری مثال  
 بمنزلۃ الکعبہ کعبہ کی ہے۔  
 وجامع الصغیر حرف الیاء۔ کنوز اللغات  
 حرف الیاء  
 یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کعبہ ہو اور اسکی  
 طرف سجدہ نہ ہو۔ ایک حدیث نے بتلایا  
 کہ علی مرتضیٰ کعبہ کے مانند ہیں۔ دوسری

میں ملاحظہ ہو۔ عام رکھتا ہے کہ۔  
 واذ قلنا ادخلوا هذه القرية  
 فكلوا منها حيث شئتم سرعدا۔  
 وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة  
 فنغفر لكم خطاياكم۔ سنن ترمذ  
 المحسنین ۵۰۰۰  
 یاد کرو وہ وقت جب ہم نے کہا کہ تم  
 گاؤں (اریجا) میں جاؤ اور اس میں  
 جہاں چاہے کھاؤ پیو۔ اور دروازہ پر  
 سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے حطہ  
 (بخشش) کہتے ہوئے آؤ۔ تمہاری خطا میں  
 بخش دیجئے۔ اور نیکی کرنے والوں کی نیکی  
 بڑھا دیجئے۔  
 لہذا وہ بابِ حطہ جس کے آگے سجدہ  
 کرنے کا حکم تھا اس سے علی بن ابی طالب  
 علیہ السلام کی مثال دیکر سمجھا یا ہے کہ بابِ  
 حطہ کی طرح علی مرتضیٰ ہی سجدہ کے قابل ہے  
 اور ان کے بغیر بخشش نہیں ہو سکتی۔ ان کا  
 بابِ دروازہ ہونا تو میرے اس مشہور  
 کلام سے سمجھ میں آ ہی چکا ہو گا۔  
 انا ملینۃ العلم ہیں علم کا شہر جوں  
 وعلی بابہا اور علی اس دروازہ  
 ہیں۔  
 لہذا اب یہ امر تسلیم ہو چکا کہ علی مرتضیٰ  
 علیہ السلام کے مسجود ہونے کا حکم ہے اور  
 آپ کے بغیر نجات ناممکن ہے اس کے بعد  
 اس سے بھی زیادہ کھیلے ہوئے الفاظ میں  
 ارشاد فرماتے ہیں۔  
 یا علی انت اسے علی تمہاری مثال  
 بمنزلۃ الکعبہ کعبہ کی ہے۔  
 وجامع الصغیر حرف الیاء۔ کنوز اللغات  
 حرف الیاء  
 یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کعبہ ہو اور اسکی  
 طرف سجدہ نہ ہو۔ ایک حدیث نے بتلایا  
 کہ علی مرتضیٰ کعبہ کے مانند ہیں۔ دوسری



حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ سجودِ اہل میں  
لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک طرف خاندانِ کعبہ  
سجود و دوسری طرف علی مرتضیٰ سجود و خلافت  
ان دونوں قبلوں میں سے ایک متحرک  
ہے دوسرا ساکن۔ ایک صامت ہے  
اور دوسرا ناطق۔ یہ ناممکن ہے کہ بیک  
وقت دونوں طرف سجدہ کیا جائے۔  
شاید اس عقدہ کے حل کرنے کے لئے  
۱۰۔ رجب المرجب مقرر کی گئی تھی تاکہ ناطق  
و صامت دونوں سجود ایک جگہ اس طرح  
جمع ہو جائیں کہ جب تک رسولِ سلام  
تشریف لائیں ناطق ہی صامت ہے اور  
صامت صامت کا حامل ہے۔  
والوا عظم لکھنؤ ہایت اگست ۱۳۵۵ھ  
الحجریٹ | کہی زبدست دلیل ہے آیت  
موصوفہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے  
متعلق ہے اسے تو علی رضی اللہ عنہ سجود عالم ہونے  
سے اتنا بھی تعلق نہیں ہے جتنا چاندلوں کی  
سفیدی کو زمین کی گولائی سے ہے یعنی زمین  
گول ہے اس لئے کہ چاند سفید ہیں۔  
رہی حدیث مدنیۃ العلم یہ ابنِ سنت محمدین  
کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ خطہ برکات  
منہاج السنہ مصنفہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔  
اگر بالفرض اس کو صحیح مان لیا جائے تو اس میں  
علی مرتضیٰ کے باپ علم ہونے کا ذکر ہے۔  
سجودیت کا نہیں ہے۔ اس کا مطلب صرف  
اتنا ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم  
علی مرتضیٰ سے حاصل کرو۔  
یہ مضمون بالکل صحیح ہے یہ حدیث گور وایت  
صحیح نہیں مگر معنی صحیح ہے۔ ممکن ہے کسی شخص  
کو یہ شبہ گزرے کہ اس صورت میں دوسرے  
صحابہ کی روایات غیر معتبر نہیں کی سو اس کا جواب  
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
دوسری روایت میں جو اسی روایت کے ہم آہنگ

ہے یوں فرمایا ہے کہ  
اصحابی کا انجوم ایتھم اقتدیتم  
اھتدیتم و مشکوٰۃ تریف  
اسے میرے بعد آنے والے لوگ! میرے  
اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم جی پیروی  
کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔  
یعنی جو صحابی آنحضرت کا قول و فعل  
نقل کرے اس پر عمل کرنے والا شخص نجات  
پا جائے گا۔ باب العلم ہونے کے ہی معنی ہیں۔  
اس وقت میں سب صحابہ برابر ہیں۔  
شیعہ مضمون نگار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ  
ہونے کی بڑی دلیل یہ دی ہے کہ آپ کی پیدائش  
حرم کعبہ میں ہوئی تھی۔ چونکہ کعبہ شریف  
سجود عالم ہے اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سجود عالم  
میں ہم حیران ہیں کہ اس دلیل کا جواب کیا دیں  
مضمون نگار صاحب غالباً حج بیت اللہ سے  
مشرق نہیں ہوئے ہونگے۔ مدینہ وہ دیکھ لیتے  
کہ حرم کعبہ میں ہزاروں کعبہ تراشے دیتے  
ہیں جن سے بچے نکلتے ہیں۔ کیا یہاں پسدا  
ہونے والے سب کعبہ تراشے ہیں۔ اس کے  
علاوہ حق تو یہ ہے کہ کعبہ شریف کو بھی سجود عالم  
کہنا مخصوص صریح کے خلاف ہے۔ چنانچہ  
ارشاد ہے۔  
(۱) فَلْيُعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ  
(۲) لَا تُسْجَدُ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ  
وَأَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنِّ  
لَكُنْتُ مِنْ أَيْتَانِ مُقْبِلَتَيْنِ ۝ ۱۹  
ترجمہ ۱۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس گھر و کعبہ کے  
پروردگار کی عبادت کریں۔  
(۲) سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو صرف  
اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا  
اگر تم اسی کے عباد نہ گزرا ہو۔  
ابھی معنی میں استاد غالب کہہ گئے ہیں

یہ سب صحابہ ہونے اور ان کے اسے  
لہذا کو ابنِ نظر قبلہ نما کرتے ہیں  
**مولانا آسی مرتضیٰ رحمہ اللہ**  
تراویح کی تعداد و رکعات کا مسئلہ بالکل باطل  
ہے مگر ہر رمضان میں اس کے متعلق متغیر  
تجزیہ نکلتی رہتی ہیں۔ خدا بے شک اسے  
امرتہ کے نامہ نگار مولانا آسی صاحب کا  
نے نہایت غامض طریق سے دریافت فرمادیں  
گمراہی کا طریق دیدی ہے۔ ان کا ذکر تو ہم آگے  
ہی کر کریں گے پہلے ہم الحدیث کے اصول کا  
ثبوت دیتے ہیں۔ آج اس ذکر کا باعث یہ ہوا  
ہے کہ ہمارے دل بندے ایک اشتہار نکلا  
ہے۔ جن میں مسائل رمضان کے ضمن میں  
تراویح کے متعلق لکھا ہے کہ  
عشا کے فرض اور سنت کے بعد میں  
رکعت تراویح یا جماعت مننون ہے۔  
بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں غلط  
الحجریٹ | مدرسہ دینیہ میں حدیث کا مشغل  
اچھا خاصہ ہوتا ہے۔ اس لئے باری جوت  
کی حد نہ ہی جب ہم نے مدرسہ مذکورہ کے  
اشتہار میں آٹھ رکعت تراویح کے غلط  
ہونے کا فتویٰ دیکھا۔  
تراویح یا جماعت کا انتظام و حاصل غلط  
ثانیہ میں ہوا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے مع وتر کیا رکعت پڑھنے کا حکم دیا  
کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تراویح کی آٹھ رکعت ہی پڑھی تھیں۔ ایک  
بعد حضور نے وتر پڑھے تھے۔ اس روایت  
پر بنا کر کہ جناب فاروق اعظم نے آٹھ تراویح  
مع تین وتر کل کیا رکعت پڑھنے کا حکم  
دو روایتوں کے الفاظ مبارکہ درج ہیں  
اللہ الذی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ شاہ ولی سبیل الرشاد - تعلیق شخصی کی تردید میں ایک بے نظرباب - قوت پر مدد - بی بی دین



فی رمضان فی لیلة ثمانية رکعات  
تسجدات۔ در حضرت صلعم نے رمضان  
کی ایک رات میں آٹھ رکعت تراویح پڑھے  
کو تین سو پڑھے۔  
دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ابو عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ  
وتسجد المداہی ان یقوموا للباس  
یا حادی عشر من رکعات قیام الیل  
المرفعی۔ ایضا موطا امام مالک

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح باجائے  
پڑھانے کے لئے دو امام مقرر کئے اور ان  
دونوں کو حکم دیا کہ لوگوں کو تراویح کی گیارہ  
رکعتیں پڑھائیں۔ اس روایت کے الفاظ  
رسالہ قیام اللیل سے منقول ہیں۔ موطا امام  
مالک کے الفاظ بھی یہی ہیں۔

ہم گمان نہیں کر سکتے کہ دیوبند کے مشہور  
صحابان سے یہ روایتیں غنی ہوئی۔ اس لئے  
آٹھ رکعت تراویح کے غلط ہونے کا فتوے  
پڑھ کر میں مت تعجب ہوا۔ حالانکہ رئیس نقباء  
حنفیہ شیخ ابن ہمام رحمہم بھی منون تراویح کی  
تعداد آٹھ رکعت ہی لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو  
فتح القدیر

مولانا آسی صاحب اترسری کا یہ قول بھی  
ہمارے لئے حیرت انگیز ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حافظ ابی کو امام تراویح  
مقرر کیا تھا۔ آپ بیس رکعت پڑھاتے  
تھے۔ والفقیر امت سرور حضرت ترمذی

ابو یوسف ثبوت در بطن قائل! اگر اب ثابت

ہو جائے تو بیگانہ لاکوہ کہنے کا موقع ملے گا کہ

حافظ ابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نازان تھے یا کوئی

اور وجہ ہوگی جو مولانا آسی کے ذہن میں ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو آٹھ رکعت کا حکم دیں مگر حضرت  
ابی بیس رکعت پڑھائیں۔ اس کے بعد

آپ کے دل میں گھٹکا ہوا کہ چھتیس اور

اکتالیس رکعتوں کی روایتیں بھی آئی ہیں۔ تو  
اس کا جواب یوں دیا ہے کہ جتنی رکعتیں بیس  
سے زائد ہیں وہ نفل ہیں۔ والفقیر ۱۳ ستمبر  
بڑی معقول بات ہے۔ آپ سے پہلے شیخ ابن ہمام  
نے بھی یہی کہا ہے کہ آٹھ رکعت سے جتنی زائد  
ہیں وہ نفل ہیں۔

ہم ان دونوں صاحبوں کے شکر گزار ہیں  
کہ آپ نے مختلف روایات میں اسی طرح تطبیق  
دی ہے جس طرح اہل حدیث دیا کرتے ہیں کہ  
تراویح کی رکعتوں کی منون تعداد تو آٹھ ہی  
ہے جتنی رکعتیں کوئی زائد پڑھے وہ نفل ہیں۔  
شکر اللہ کہ میان من اولیٰ قتاد  
حوریان رقص کنانی مجدد شکرانہ زندہ

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی

اپنے دعوے میں

ناکام گئے

مرزا صاحب قادیانی کے اذکار و اخراج  
سے ہمیں آثار عجیب نہیں ہے جتنا اس بات سے

کہ وہ اپنے دعوے میں ناکام گئے۔ اس لئے  
ان کا صدق و کذب پر کھینے کے لئے ہی ایک  
معیار کافی ہے۔ آپ کا دعویٰ کیا تھا؟ ہم  
اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قادیان کے آئین  
انبار الفضل کے الفاظ میں بتائیں گے۔ مگر  
پہلے ہم ناظرین کو مسلمانوں کی حالت کا نقشہ  
دکھاتے ہیں۔

فہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ کل

دنیا کے مسلمان اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی

کرتے ہیں مشغول ہیں۔ اپنی زبانوں پر آٹھ

آٹھ رکعت آنسو رو رہے ہیں۔ ان کے پاس نہ

دولت و ثروت ہے نہ اخلاق حسنہ ہے نہ

دینداری بلکہ ان چیزوں کی بجائے بد اخلاق  
رسوم شرکیہ اور بدعات ہرجہ ترقی پر ہیں۔  
اس بد حالی کا مجمل ذکر مولانا حالی مرحوم کے  
اس شعر میں ملتا ہے۔

وہ دین باقی نہ اسلام باقی

اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اس بد حالی کی اصلاح کے لئے مرزا صاحب  
آئے تھے۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے کہ۔

موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں

کی اسی حالت کو بدلنے کے لئے جس پر

وہ مقرر کرنے کے لئے وقف ہو رہے ہیں

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو بھیجا

اور آپ نے ایسے باکمال افان پیدا کئے

ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہیں۔

آج اگر کوئی اپنی کورحشی کی وجہ سے انہیں

شناخت نہ کرے تو نہ کرے۔ عنقریب

وہ زمانہ آنے والا ہے جب تسلیم کیا جائیگا

کہ فی الواقعہ شجر اسلام بائیں شجر ہے اور

اس نے اپنے شریک رکھے ہیں جن کی مثال

اور کہیں نہیں مل سکتی۔ والفضل

۱۳ ستمبر سن رواں مسلم

ابو یوسف۔ اہل نظر کے نزدیک قابل غور بات

یہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے مسلمان اپنی جس

حالت زار پر رو رہے تھے جب بیان الفضل

موجودہ زمانہ کے مسلمان بھی اسی بد حالی پر رو

رہے ہیں تو مرزا صاحب کے آنے سے ان کی

اصلاح کیا ہوئی؟

بڑے فخر سے کہا جاتا ہے کہ قادیان کے

سالانہ جلسے میں پچیس تیس ہزار نفوس جمع

ہو جاتے ہیں جو سب اصلاح شدہ ہوتے ہیں

مرزا صاحب کی پہچت بڑی کامیابی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ کامیابی ایسی ہے کہ اس پر

مثال مشہور کوہ کندن و کاہ بر آوردن صادق

آتی ہے۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب

ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا صاحب قادیانی کی بدکاری کا رعبت وار مکتوب۔ قیامت ہمارے

دن پنجاب نہیں بلکہ کل دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ (الافتاح ص ۱۰۰)

لیکن واقعہ یہ ہے کہ کل دنیا میں دینی اور اخلاقی لادینی اور لادینی رفاہی ترقی ہو رہی ہے۔ مگر قادیانی لوگ ہمیں ہزار کی حاضری پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ اس موقع پر تماشہ میں غیر مرثائی اصحاب بھی بکثرت شریک ہوتے ہیں۔

اے کاش! یہ لوگ ذرا ہندوستان نہیں صرف پنجاب کے مزارات کی سیر کرتے جہاں ہر سال لکھوں ہوتے ہیں تو وہاں لاکھوں کا شمار دیکھ کر خود ہی شرماتا ہے۔

اجیر میں کیا ہوتا ہے؟ ہم اپنے نظروں میں نہیں بلکہ ایک مقبرہ عالم مولوی معین الدین صاحب مرحوم مدرس مدرسہ عثمانیہ اجیر کی بنیادی سناتے ہیں۔ مرحوم نے اجیر میں عداوتیں نہیں بنایا کہ میں اجیر کے زائرین اور ساکنین کو کہا کرتا ہوں کہ تم لوگ مشرک نہیں ہو۔ جو کوئی تمہیں مشرک کہتا ہے غلط کہتا ہے کیونکہ مشرک تو وہ ہوتا ہے جو خدا کے ساتھ کسی غیر کو شریک کرے یعنی خدا سے بھی مانگے اور غیر خدا سے بھی مانگے۔ مگر تم تو خدا سے مانگتے ہی نہیں تمہیں تو سب کچھ دینے والے خواجہ صاحب ہیں اس لئے تم مشرک نہیں ہو۔

مولوی صاحب مرحوم کا یہ فقرہ بڑا اعلیٰ ہے اے کاش! مرزا صاحب قادیانی صرف اجیر کے عرس کی اصلاح کر جاتے۔ اگر اجیر کو دور سمجھ کر وہاں تہنیں بنائے تو صرف لاہور میں حضرت علی علیہ السلام کے عرس کے مزار پر جو سالانہ عرس ہوتا ہے اسی کی اصلاح کر جاتے تو ہم سمجھتے کہ آپ بہت بڑا کام کر گئے۔

مزارات پر بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتے ہیں۔ بہتے خانے بھرے ہوتے ہیں۔ عیسائی دعا میں جن کے مٹانے کے لئے مرزا صاحب

تشریف لائے تھے دن بدن ترقی کر رہے ہیں نادر مالک برادر اجیر میں بقول مرزا صاحب عیسائی پانچ چھ لاکھ تھے مگر آج ان کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ کیا اندیش حالات مرزا صاحب کی ناکامی میں کچھ شک ہے؟

خلیفہ مرزا ائمہ میاں محمود احمد صاحب نے ایک موقع پر بالکل سچ کہا تھا کہ مرزا صاحب کے مواقع میں سے ابھی اب جو ان معصم ہیں پھر نہیں ہوتا۔ ہمارا یہی یہی قول ہے۔ ہر دار و مدین میں مگر ایک بھی نفا کرتے۔ ہم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے۔

## الفقیہ اور حدیث مصطفیٰ

(بقلم مولوی نور الہی صاحب حجر جاکسی)

”الفقیہ“ اور اس کے نامہ نگار کہتے ہیں کہ اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں۔ مطلب ان کا یہ ہے کہ ہم لوگ حدیث مانتے ہیں اور اہل حدیث نہیں مانتے۔ خدا کی شان۔ جو لوگ اپنی من مانی باتوں پر چلتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ تو درکنار۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے مذہب کا دعویٰ کر کے بھی ان کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ بھی اہل حدیث پر آواز سے کہتے ہیں کہ اہل حدیث حدیث نہیں مانتے۔ جن کا دعویٰ ہے کہ ہم کسی کا پورے کوئی نبی کے پورے جینگے ہم اس لئے مناسب ہے کہ ان کی حقیقت اصلیت سے لوگوں کو واقف کیا جائے کہ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ لیکن حدیث پیش کرنے سے پہلے حضرت سلطان باجوڑ جن کو یہ لوگ بھی اولیاء اللہ ہیں سے شمار کرتے ہیں) کا انتہائی منکرین حدیث کے متعلق لکھ دینا ضروری ہے۔ وہ ہر دہا۔

۱۱) حضرت سلطان فرماتے ہیں۔ جو شخص

قرآن و حدیث کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ شیطان مخالف ہے۔ (الآن کہا کان (نیچ پر ہوش)

۱۲) نیز فرماتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث کا مقصد نہیں وہ جلیث ہے اس کی کوئی بات قابل نہیں (راونگ شاہی ص ۱۳)

۱۳) جس راہ کو شریعت نے رکھا وہ راہ کا ہے اور شریعت کی اصل قرآن و حدیث ہے جو شخص شریعت خرا اور کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے منکر ہے تاہم وہ فیض رحمانی سے محروم رہتا ہے (محاسن النبی ص ۱۴)

۱۴) نیز فرماتے ہیں۔ جو حدیث کا منکر ہے وہ کافر ہے (مفتاح العارفین ص ۱۵)

۱۵) تمام عالم کا راہنا سوائے قرآن و حدیث کے اور کوئی عالم میں نہیں ہے جو کوئی اس کا منکر ہے وہ کافر ہے (دعویٰ الفقر ص ۱۶)

۱۶) جو شخص قرآن و حدیث کے ماننے کا دعویٰ کرے اور اس کے ساتھ عمل و حدیث درکے وہ گمراہ ہے (دعویٰ الفقر ص ۱۷)

۱۷) میری امت وہ ہے جس کا عمل نص و حدیث پر ہے (دعویٰ الفقر ص ۱۸)

۱۸) قتل وہ ہے جو موافق نص و حدیث کے ہووے جو اس سے باہر ہے پیشہ ابلیس ہے (دعویٰ الفقر ص ۱۹)

۱۹) نیز فرماتے ہیں کہ جو شخص شرع محمدی سے خلاف ماہ چلے اور آپ کی اور آپ کے صحابہ کی پیروی نہ کرے وہ ملعون و مردود ہے۔ (کلید توحید ص ۲۰)

۲۰) جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی راہ پر چلیگا وہ اہل سنت والجماعت سے ہوگا۔ (دعویٰ الفقر ص ۲۱)

۲۱) دس مجالات کو سامنے رکھ کر دیکھئے کہ نقلی حنفی کس کس حدیث کا انکار کرتے ہیں۔

۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا۔

کاویہ علی الفاہ۔ مزارات کی تردید میں ایک غلط فہمی۔

تم میں سے کوئی ہے؟ جو جائے اور مدینہ میں کوئی باقی نہ چھوڑے۔ اور سب کو توڑ دے اور کوئی ادنیٰ قبر باقی نہ چھوڑے سب کو توڑ دے۔ اور کوئی نور نہ چھوڑے۔ اس پر ایک صحابی تیار ہوئے کہ حضور میں موجود ہوں۔ یہ کہہ کر مدینہ کی طرف گئے اور اہل مدینہ سے خائف ہو کر واپس آئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ میں اس کام کے لئے جاتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور واپس آکر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہی ہے جسے میں نے توڑ دیا ہے اور تمام ادنیٰ قبریں برابر کر دیں۔ اور سب مورتیں توڑ چھوڑ دیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا: اب ان گھوڑوں میں سے کسی کو بھی جو کرے وہ کافر ہے اور اس کا منکر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تڑا۔ (مسند احمد)

یعنی جو شخص میت بنائے یا قبریں بلند کرے ان پر قہر یا عمارتیں بنائے اور تصویریں بنائے وہ قرآن کا منکر اور کافر ہے۔

(۳) امام محمدؒ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ نے اپنے شیخ سے اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور نے قبر کو

بڑا کرنے اور قبروں کو حج کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی حکم ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا (کتاب الاثمار ص ۹)

رسولؐ نیز امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جو مٹی قبر سے لے کر اس پر اور نہ ڈالی جاوے۔ اور مگر وہ رکھتے ہیں کہ قبر گچ کی جاوے۔ یا مٹی سے لپی جاوے۔ اس کا سبب مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جاوے۔ پر لکھا جاوے اور مگر وہ ہے کسی آیت کہ بتائی جاوے ساتھ اس کے یا داخل کی جاوے

قبر میں۔ اور یہی حکم ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔ (کتاب الاثمار ص ۹)

گویا امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک قبر کو تختہ بنانا۔ اور قبر کی مٹی کے سوا اس پر نہ اند مٹی ڈالنا اور قبر کو چھو نہ گچ کرنا۔ یا مٹی سے لیپنا۔ یا قبر کے پاس مسجد بنانا یا کوئی نشان کھرا کرنا۔ یا قبر پر خیار بنا کر کچھ لکھنا۔ اور قبر کے اندر یا باہر کی اینٹ لگانا۔ سب مکروہ اور حرام ہے۔

اب جو شخص حنفی کہلا کر حضرت امام صاحب کے حکم کے خلاف کرے اس پر بقول مصنف مسقطان الفقه لمطانی تمام دنیا کی ریت کے ذرات کے برابر لعنتیں پڑتی ہیں۔

وہ! امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبروں کو برابر رکھنا سنت ہے اور بلند کرنا۔ ان پر عمارتیں بنانا پھود و نصاریٰ کا فعل ہے۔ پس تم مسلمان ان کی مشابہت نہ کرو۔

اب اس حدیث کا انکار صاف ہے۔ اور انکار حدیث کرنے والا بقول سلطان باہر کافر مردود اور ملعون ہے۔ اور مطابق حدیث کافر اور قرآن کا منکر ہے۔ اور بوجہ انکار قول امام صاحب لغتی ملعون اور حرام کا مرتکب ہے اللہ تعالیٰ ایسے خفیوں کو راہ ہدایت نصیب کرے۔

## حیات شہنائی

رازل ملک امام خان صاحب سوہدروی

(گلدستہ سے چوسٹہ)

کچھ عرصہ ہوا۔ میں دہلی میں کسی پریشانی کی وجہ سے ایک مدت مقیم رہا۔ اس زمانہ میں میری آمد رفت مرحوم مولانا محمد صاحب کے ان زیادہ متقی کہ وہ اپنے حاشیہ نشینوں کی بڑی جگہ فرمایا کرتے۔ مولانا ابوالخا صاحب اپنے پوتے

مولوی رضا اللہ صاحب کو رحمانیہ میں داخل کرانے کے لئے تشریف لائے۔ میں اور مولوی محمد صاحب ہم روز تک ملازم خدمت گرامی رہے مولانا صاحب کو میری حالت کا خیال آگیا۔ کچھ روپیہ بٹوسے سے نکال کر فرمایا۔ لو! میں نے عرض کیا۔ نہیں مولوی صاحب! یہ نہ ہوگا۔ فرمایا۔ چپ رہو۔ اور روپے میری جیب میں ڈال دیئے۔

تم کو ہم بتائیں کہ جہنم نے کیا کیا فرصت کش کش غم جہنم سے مرے

(۵) اس شعر پر یاد آگیا کہ میں امرت سر ملازم خدمت ہوا۔ شعر کہنے کی مجھے بھی اس قدر دھت ہے کہ

ہر چند ہوتا شہداء حق کی محنت کو

بنتی نہیں ہے مینا و ساغر کچھ بغیر

مگر مولانا شہ اطلال اللہ عمو کی شعر بند ہی کے

ساتھ میری یہ تنگ دوپوگر ہے۔ کہ ممدوح

اس باب میں بھی مصداق ہیں اس قول غالب کے

سہ کون ہوتا ہے حریف عئے مرد انگشت

بے مکر لب ساقی پہ صد امیرے بعد

فرمایا کہ جب معنوں میں شریک تھا ہوں۔ تم میرے

ساتھ آجاتے ہو۔ گویا

آج ساقی نے مجھے تیرے سے دیا کر دیا

(باقی باقی)

درسہ عربیہ اسلامیہ موقع ہیراں نکت

شرک و بدعت زدہ علاقہ میں بفضلہ قائم کیا گیا

ہے۔ بیرونی مقامی طلباء کی تعداد ساٹھ تک ہے

آدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں۔ ارباب کرم

و شائقین اشاعت توحید و سنت کی سہیل

اس مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب حاصل کریں

العارض۔ مولوی ابوسعید عبدالعزیز

صدر مدرسہ عربیہ اسلامیہ مقام خاص

ہیراں ضلع لدھیانہ۔ و داخل اشاعت ختم

## فتاویٰ

من عہد ۱۳۶۵ھ کیا اصحاب ثلاثہ رفو کو منافق دے ایمان کہنے والے  
شخص کی میت کو غسل دینے والے مولوی کے پیچھے نماز وغیرہ جائز ہے  
یا ناجائز؟ درجہ ہدایہ جو سر شہر جہلم

ج ۱۳۵۷ھ کیا اصحاب ثلاثہ کو برا کہنے والا خود مجاہد ہے جب تک غسل  
دینے والے کی نیت کا حال معلوم نہ ہو اس پر فتویٰ دینا مشکل ہے اس کا  
بیان پہنچنا چاہئے کہ اس نے کس نیت سے غسل دیا۔ ایسے احوال میں نیت  
کو بہت کچھ دخل ہے۔

من عہد ۱۳۵۷ھ ایک شخص روزے کی حالت میں سخت بخار میں مبتلا  
ہو جاتا ہے۔ کیا وہ روزہ افطار کر سکتا ہے؟ اس کے عوض روزے سے  
کتنے رکعتیں؟ ایک خریدار (الجمہیت)

ج ۱۳۵۷ھ ایک شخص مذکور افطار کر سکتا ہے۔ ایک روزہ قضا کرے  
اس مسئلہ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجاہدین کی تکلیف محسوس کر کے روزہ افطار کرنے کا حکم دیا تھا۔ بلکہ  
خود بھی افطار کر دیا تھا۔ چونکہ مسافر اور مجاہد افطار صوم میں ایک  
ہی حکم رکھتے ہیں۔ اس لئے ایسے مریض کو بھی اجازت معلوم ہوتی ہے  
س ۱۳۵۷ھ تراویح کی بیس رکعت کسی حدیث یا صحابی سے  
ثابت ہیں؟ مسائل مذکورہ

ج ۱۳۵۷ھ بیس رکعت تراویح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح روایت  
سے ثابت نہیں ہے ہاں بعض صحابہ ان خود بیس چھتیس بلکہ چالیس رکعت  
تک بطور نفل پڑھا کرتے تھے۔ (مفصل بحث اسی پرچہ میں کسی دوسری  
جگہ ملاحظہ ہو)

س ۱۳۵۷ھ صدقہ فطر بعض بعض جگہ لوگ امام مسجد کو دیدیتے  
ہیں۔ اس کا لینا اس کے لئے جائز ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ اس کو اور  
دیتے بھی کچھ نہیں اور صدقہ فطر کتنا ہونا جائز ہے۔ مسائل مذکورہ

ج ۱۳۵۷ھ صدقہ فطر امام مسجد کو غریب مسجد کو دینا تو جائز ہے۔ مگر  
امامت کے عہد میں دینا جائز نہیں۔ صدقہ فطر ایک صاع دھانی پر

س ۱۳۵۷ھ ایک شخص کہتا ہے کہ نبی کریم بشرہ تھے۔ آپ مطابق شرع  
شریف اس کا ثبوت عنایت فرمادیں۔ ایک خریدار (الجمہیت)

ج ۱۳۵۷ھ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے۔ تِلْكَ آيَاتُ  
الْقُرْآنِ الَّتِي نُنَزِّلُ بِهَا الْقُرْآنَ۔ دیکھ دیجئے کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ جس کو  
قرآن مجید سے تسلی نہیں ہے اس کے حق میں یہ وعید کافی ہے۔  
فَلْيَتَنَبَّهُوا مَعْدَةً فِي النَّسَارِ۔

## متفرقات

گرائی کا غلط آرہی گزشتہ ایک بڑی مال دار سوسائٹی کا آرگن ہے۔  
اس نے بھی گرائی کاغذ کی وجہ سے اپنے ناظرین سے ایک ہزار روپیہ کی  
امداد مانگی ہے۔ اس لئے (الجمہیت) باجائز غذا وندی میں امداد دینی  
الی اللہ کی آواز بلند کرے تو اس کا حق ہے۔

رومانی گجرات کے تعلق ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔  
گواہ وغیرہ کا اعلان ہوا ہے۔ شاید گزشتہ سال کی طرح یہ وقت بھی  
تقصیر (الجمہیت) ۲۵ ستمبر ۱۳۵۷ھ میں شہر کا نام خیل پور غلط  
تھا ہو گیا ہے۔ صحیح جن پور ہے۔

مدرسہ گم و ہدیہ کے لئے از محترم محمد و محمد ابراہیم صاحب جمہاوا  
مدرسہ مہیشہ۔ جملہ فاضلہ۔ اللہ رکھا جٹ چک عیشہ چرائی ضلع سرگودھا  
غریب فٹڈ سابقہ بقایا مہیشہ از مسائل مکتبہ فضل اللہ کوکالائی سے  
مکتبہ دوست محمد جن پور سے۔ جملہ مہیشہ۔ ہر دو سالین کے نام ایک  
ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا۔ بقایا فٹڈ مہیشہ

ضرورت امام ام کو ایسے امام کی ضرورت ہے جو مجتہد اور جماعت کے  
علاوہ دینیات بچوں کو پڑھائے۔ ترجمہ قرآن مجید اہل علم انکم بلوغ اللہ  
اور مشکوٰۃ شریف پڑھانے کی پوری قابلیت رکھتا ہو۔ مذہب اہل حدیث  
کا پابند اور بااخلاق ہو۔ تنخواہ مبلغ لاکھ روپیہ ماہوار تک دی جائیگی  
ضرورت مند پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

شیخ محمد شفیع سوہاگر چرم بوتلی ضلع لاہور  
ضرورت تفسیر عربی (مکتبہ مولانا امیر شری۔ میں ایک غریب آدمی کو  
مجھے یہ تفسیر پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ کوئی صاحب خیر و فراہم حدیث سے

خرید کر مجھے پتہ ذیل پر بھیج دیں۔ مولوی فضل دین مولوی فاضل  
بھٹی ڈھلوں ڈاک خانہ چیمو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ۔

درخواست اخبار ماہ رمضان میں کوئی صاحب فی سبیل اللہ ایک سال  
کے لئے اخبار (الجمہیت) میرے نام جاری کرادیں۔ مجھ کو قیسا اخبار خریدنے  
کی طاقت نہیں ہے۔ محمد عبدالعزیز خان ساکن ہرمندہ۔ ڈاک خانہ  
نیٹاپور۔ ضلع مظفر پور۔ (دہلی)

یاد رفتگان ہمارے معزز کن شیخ تراق حسین فوت ہو گئے۔ انشاء  
وہما اسماعیل ذبیح الوری باجمہد ری فف اللہ لہ ورحمہ۔

انداد محروم علی بن دوسرو پرہ کا قرضدار ہوں۔ کوئی صاحب فی سبیل  
میری امداد فرمائیں۔ محمد عثمان معلم مدرسہ شوکتہ الاسلامیہ کراچی  
ہولبو بازار مکان ۵۷

انکہ المصباح لا ادا صلوة التراویح۔ آخر رکعت تراویح کا سبب فوت۔ قیمت ۳ روپیہ پورٹ

ملکی مطلع

جرمنی اور روس کی جنگ تاروس کا ستیاد

قرآنی و حدیث پر عمل ہے

جنگ جو یہ ہیں روس نے جو استقلال  
دکھایا ہے قابلِ تعریف ہے۔ اس میں کچھ شک  
نہیں کہ روس کی زمین کے کافی حصے پر جو  
کھلی ہو گیا ہے۔ مگر روس نے کسی قسم کی بڑی  
یا ضعیف نہیں دکھایا۔ مثالاً گراڈ سے جنگ  
کے متعلق جس قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ ان سے  
تو روسیوں کا کمال استقلال معلوم ہوتا ہے  
روس کی حکومت گمراہ دیں ہے۔ بقول عوام  
خدا کی ہستی سے بھی منکر ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں  
کہ اس وقت یہ حکومت قرآن اور حدیث کی  
تعلیم پر دیگر غمناک عمل پیرا ہے۔ قرآن شریف  
میں مسافروں کو ارشاد ہے: **وَلْيُحَدِّثْ**  
**فِيكُمْ غِلَظَةً** (جنگ جہاد میں ایسے  
مضبوط رہو کہ کفار بھی تمہاری مضبوطی کے  
قابل ہو جائیں) نیز فرمایا: **يَقَاتِلُونَ**  
**فِي سَبِيلِهِ حَتَّى كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ**  
**مِّنْ صُفْحَةٍ** (مسلمان جہاد میں ایسی مضبوط  
صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ چوکنے والے  
دیوار ہیں)۔ حدیث شریف میں صحابہ کرام کا  
یہ فعل ملتا ہے: **يَا أَيُّهَا رَسُولَ اللَّهِ**  
**تَقَاتِلِ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَوْتِ** (ہم نے  
جہاد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ ہم مرشیں گے مگر  
مجھے نہیں نہیں گئے)

عجب تک یہ وقت مسلمانوں میں رہا۔ فتح  
ان کے قدم چومتی رہی۔ مسلمانوں میں پہنچتے  
اس وقت تھا جبکہ یورپ ابھی فتنوں جنگ

لے اڑی طرہ نغاں بیل نالاں ہم سے  
گل نے سبھی روں چاک گریباں ہم سے  
کے متعلق لندن میں جو نازہ  
محاذ روس اطلاعات آئی ہیں۔ ان میں

بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے ۲ ہزار میل لیے محاذ پر دشمن کو ہرجنگہ روکا ہوا ہے۔ بلکہ کئی جگہ اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا ہے۔ شمالی گراڈ بدستور مقابلے پر ڈٹا ہوا ہے۔ شہر کے اندر بازاروں میں لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ مگر دشمن کہیں پیش قدمی نہیں کر سکا۔ شمالی گراڈ کے شمال مغرب میں روسیوں نے کئی جگہ جوابی حملے کر کے دشمن سے بہت سے مورچے چھین لئے ہیں۔ دریائے وانگا کے مشرقی کنارے پہ رات کے وقت سامان جنگ اور ایشاء خود دنی کے ذخائر شہر میں باقاعدہ پہنچ رہے ہیں۔ اس سہلائی درسد کو روکنے کے لئے جرمن بیمار طیارے دریائے وانگا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بیمار کر رہے ہیں۔ مگر اس مقصد میں جرمنوں کو کامیابی نہیں ہوئی۔ ورونیس کے جنوب میں روسیوں کو مزید کامیابی ہوئی ہے۔

انہوں نے کئی چڑکیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔  
 ماسکو کے وسطی بحالیہ روسی فوجیں جرمن  
 لائن توڑ کر آگے نقل گئی ہیں مگر بارش کی وجہ  
 سے کچھ روکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ بحیرہ اسود  
 کی بندرگاہ نوو روٹسک کے جنوب مغرب  
 میں روسیوں نے دشمن کی پیش قدمی روک دی  
 ہے۔ حال ہی میں انہوں نے ایک ہوابازی حملہ  
 کر کے رومانی دستوں کو رومانی کی فوج  
 میں شامل ہو کر روس کے خلاف بغاوت اڑا دی ہے۔  
 سوویت نقصان چھڑایا۔ بہت سے سپاہی پکڑ لئے  
 اور بہت سے سامان جنگ پر قبضہ کر لیا۔

## پنجاب میں ملیریا

مشرقی جغقان میں موزوں رک کے علاقہ میں دشمن  
 نے ایک سخت حملہ کیا مگر روسیوں نے اس کو  
 شدید نقصان پہنچا کر پیچھے ہٹا دیا۔

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب بتوسط سہیلیہ افسر  
الحديث کنی مہفتوں سے یہ اندیشہ ظاہر  
کر رہا ہے کہ ہارٹوں کی کثرت سے میریا کا ٹوٹ  
ہے۔ اب گورنمنٹ پنجاب نے بھی اعلان کیا  
ہے کہ پنجاب میں میریا کی شدت کا خطرہ ہے  
بلکہ آج کل انقلابِ مودِ نہم ہمبر کے ایک ٹوٹ  
سے معلوم ہوتا ہے کہ میریا پوری ہیزی سے  
لاہور اور اس کے مضافات میں شروع ہو گیا  
ہے۔ میریا کا باعث ڈاکٹروں کی تحقیق میں  
مچھروں کی کثرت ہے۔ ہم نے کئی دفعہ امرتسر  
کی بابت لکھا کہ قلعہ گوہند گڑھ کی زمین  
دو پیروں دروازہ لوہنگڑھ دلاہوری میں  
جو نشیب ہے اس میں پانی کھڑا ہو کر بہت  
بڑی جھیل کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس  
مچھروں کی اس قدر کثرت ہے کہ الانان!  
پانی کے سڑنے سے جو بدبو پیدا ہوتی ہے  
وہ اس کے علاوہ ہے۔ اس کا انتظام ہونا  
ضروری ہے۔ میونسپل کمیٹی کہتی ہے کہ یہ زمین  
میری حد سے باہر ہے۔ یہ جواب صحیح تو ہے  
مگر کمیٹی کو شش کر کے گورنمنٹ کو اس کام پر  
متوجہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ وہ شہر کی صحت کی  
مہم دار ہے۔ اگر کمیٹی نے اس سلسلے میں کوئی  
کوشش کی ہے تو ہمیں اطلاع دے۔ تاکہ ہم  
اس کے آگے قدم بڑھا سکیں۔

موقع ذیل کو یقیناً کیٹی کی حد میں ہے۔  
گزشتہ بھائی سنت سنگھ سے نئے دروازہ سے  
باہر نکلے ہی پائیں اٹھ کو گندے بجے کے  
ٹوئیر گھائے جا رہے ہیں۔ معلوم نہیں پکس  
ضرورت کے لئے ہیں۔ کیوں ان کو جگہ ہی نہیں

حضرت عمرؓ کی اشعل سے روایت ہے۔ رعایا سے حسن سلوک کے واقعات۔ قیمت پر رنجیز بھرت (۱)

اٹھایا جاتا۔ شہر کے ارد گرد گندہ نالہ شہر کی تکلیف اور بدنامی کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ ملحق یہ ہے کہ پولیس گارڈ کے ساتھ ساتھ نالے پر محبت ڈال دی گئی ہے۔ باقی سب جگہ خالی ہے۔ اس کے یہی ہیں کہ اس کی بدبو سے بیماری کا خطرہ صرف پولیس والوں کو ہے شہر والوں کو نہیں۔

ان واقعات کی بابت 'الجمہوریت' ہمیشہ توجہ دلاتا رہتا ہے۔ مگر ہماری میونسپل کمیٹی جاتا کنبہ کرن کی طرح بہت گہری مینڈ سٹے کی عادی ہے۔ لیکن 'الجمہوریت' کمیٹی کی اس غفلت سے اپنے فرض سے خاموش نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا قول ہے۔  
حافظ! وظیفہ تو دعا گفتنی است و بس در بند آں مہاش کہ نہ شنید یا شنید

## سرکاری اعلان

حکومت کو بتایا گیا ہے کہ مستثنیٰ اشیاء کے بعض بیوپاری اور ایجنٹ سال رواں کے لئے (۲۳-۱۹۲۲) وہ درخواستیں محمول تشخیص کرنے والے افسروں کو وقت پر پیش نہ کر سکے جو انہیں پنجاب بکری فیکس معصومہ ۱۹۲۲ کے قواعد ۱۸۵۱ کے ماتحت وٹنس حاصل کرنے کے لئے دینی چاہئے تھیں۔ چونکہ وہ میعاد جو قاعدہ ۲۰ (د) کے ماتحت مقرر کی گئی ہے ختم ہو چکی ہے۔ وہ اب رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اگر ایسی درخواستوں کے پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع نہ کی جائے تو ان پر ان کی سال مذکور کی اصلی بکری کے اعتبار سے محمول تشخیص کیا جائے گا۔ حکومت نے عرضداشت پر ہمدردانہ غور کیا ہے۔ اور اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ قاعدہ ۲۰ (۱) کی شرائط کو اتنا نرم کر دیا جائے کہ قواعد ۱۸۵۱ کے ماتحت سال رواں

(۲۳-۱۹۲۲) کے لئے وٹنس حاصل کرنے کی درخواستیں محمول تشخیص کرنے والے افسروں کے پاس ۳۱- اکتوبر ۱۹۲۲ء تک پہنچ جائیں۔ اس غرض کے لئے ہدایتیں جاری کر دی گئی ہیں۔ (نور احمد ڈاکٹر کٹر حکمران اعلانات پنجاب)

## سرکاری اطلاع

احمال عراق اور عراق کے رستے جاز کے مقدس مقامات کو جانے والے ڈائریں کو سفر کی اجازت ہے۔ فائین سفر کے لئے پاس جاری کر دیئے جائیں گے۔ نجف اور مدینہ کے درمیانی رستے کی حالت خراب ہے۔ اور گذشتہ سال ڈائریں کو بہت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے پیش نظر فائین سفر کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی اور رستے سفر اختیار کریں نیز انہیں اس امر سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس اجازت کو منظوری مہلت کی اطلاع دے کر روک لیا جاسکتا ہے۔

دلا ہور ۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء

## جرمنی میں پانچویں کالم کے ۳ لاکھ آدمی

لندن ۱۱ ستمبر۔ جرمنی کی ایک سرحد سے ایک نامہ نگار کے پیغام کے مطابق جرمن اپنے ہاتھوں جرمنی میں اپنی تباہی کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ اس وقت جرمنی میں پانچویں کالم کے افراد کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ جرمنی نے خود اب تک کسی ملک میں اتنے نہیں بھیجے تھے۔ اور ان میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے یہ پانچویں کالم کے افراد وہ لوگ ہیں جو مقبوضہ ملکوں سے جبراً پکڑ کر جرمنی میں مزدوری کے لئے لائے گئے ہیں۔

نامہ نگار کو خود جرمن ذرائع سے جو اطلاعات میسر ہو سکی ہیں۔ ان کی ہمارے اس لئے لکھا ہے کہ پولینڈ سے ۱۰ لاکھ۔ بلغاریہ ملک سے ۵

لاکھ۔ بلجئیم سے ۲ لاکھ۔ اٹلی سے ۳ لاکھ۔ ہالینڈ سے ۲ لاکھ۔ چیکو سلواکیہ سے ۲ لاکھ۔ فرانس سے ۱ لاکھ اور ریاستہائے ہالنگ سے ۱ لاکھ آدمی جرمنوں نے جرمنی میں درآمد کئے ہیں۔ تاکہ انہیں کارخانوں میں لاکر جرمن مزدوروں کو فوجی خدمات کے لئے سبکدوش کر سکیں۔ جس طریقے سے ان غیر ملکوں کو پکڑ کر جرمنی میں لایا گیا ہے اور جرمنی میں ان پر جو جبر روا رکھا جاتا ہے۔ اس کی بنا پر نامہ نگار کا بیان ہے کہ موقتہ آلے پر یہ ۳ لاکھ غیر ملکی جرمنوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس وقت اگرچہ گمشادہ ان کی کڑی نگرانی کرتی ہے۔ مگر جوں جوں ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ کام مشکل ہو رہا ہے۔ اس نگرانی کے باوجود کارخانوں میں خراب کاری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔

## مزدور حاصل کرنے کا نازی طریقہ

مزدور فرانس سے ۲ ستمبر۔ فرانس۔ ہالینڈ اور بلجئیم سے مزدور اور کارگر حاصل کرنے کیلئے انازیوں نے ایک نیا جبر اختیار کیا ہے۔ انہوں نے ان ملکوں کے کارخانوں کو کوئلہ مہیا کرنا بند کر دیا ہے۔ تاکہ یہ کارخانے بند ہو جائیں۔ اور جن کے پاس ابھی کوئلہ ہے۔ انہیں جبراً بند کر دیا ہے۔ تاکہ بے کاری سے تنگ آکر یہ مزدور اور کارگر از خود جرمنی کے کارخانوں میں کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہ جان کیا جاتا ہے۔ فرانس کی وشی گورنمنٹ نے جرمنوں کے اس طریقے کو منظور کر لیا ہے۔

اسیر والٹا۔ مولانا محمد الحسن دیوبندی مرحوم کے حکومت نے گرفتار کر کے جزیہ ماٹا میں نظر بند کر دیا تھا۔ گرفتاری اور نظر بندی کے حالات وغیرہ۔ قیمت ۱۲ روپے۔ نیچر ایڈیٹ امر



دارالعلوم احمدیہ سلفیہ درہنگہ دارالعلوم

احمدیہ سلفیہ گزشتہ پچیس سال سے جاری ہے سینکڑوں طلبہ یہاں سے فارغ ہو کر ملک کے مختلف گوشوں میں اشاعت دین و تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اس وقت بھی سوا سو سے زیادہ طلباء دور دراز مقامات سے آکر یہاں علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ جس میں تقریباً پچیس طلبہ کی پوری کفالت دارالعلوم کے ذمہ ہے تعلیم اور رہائش کا اعلیٰ نظم و نسق یہاں موجود ہے۔ لیکن بلند اخسوس یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ موجودہ کساد بازاری نے اس کی آمدنی پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر آپ کی خصوصی توجہ اور عنایت کی ضرورت ہے۔ لہذا آپ مضرت سے امید قوی ہے کہ اس ادارہ کی امداد و اعانت میں پہلے سے زیادہ فراخ دلی سے حصہ لے کر خدا اللہ باجور ہونگے۔ نیز یہ بھی عرض کر دینا ازہیں ضروری ہے کہ بعض ریلوے لائنوں پر ٹکٹوں کی گاڑیاں منہور بند ہیں۔ اور جہاں ٹرین جاتی بھی ہے وہاں پاس کا مرحلہ ایسا ہے کہ سفراء تمام پہنچ نہیں سکتے اس لئے ہی خوامان دارالعلوم سے التماس ہے کہ اپنی اپنی رقمیں بذریعہ منی آرڈر ذیل کے پتہ سے روانہ فرما کر نمونہ منگور فرمائیں گے۔

کاپی خدام:- ڈاکٹر سید محمد فرید  
دارالعلوم احمدیہ سلفیہ۔ تمام لہراہ لڑائے  
(درہنگہ) (عمر اشاعت فند و معلول)

نماز تہجد۔ مصنف مولانا سیالکوٹی۔ یہ رسالہ سلسلہ برکات محمدیہ کا چوتھا نمبر ہے۔ جس میں نماز تہجد اور قرآن دین یا پانچ کے ادا کرنے کے طریقے بیان کرنے کے علاوہ دعاء تنوت وغیرہ کئی ایک مسائل کو حل کیا گیا ہے۔ قیمت امر پتہ۔ نیچر الجڈیٹ

## اصلی نیپالی سلاحت

خون کو بڑھانے والی۔ تمام جسم کی کمزوریوں کو دور رکھنے کے پھر از سر نو تازہ خون پیدا کر دیتی ہے۔ الغرض بے بہا چیز ہے۔ قیمت پچھتی تولہ آٹھ آنہ دہرہ قلم چار آنہ دہرہ تولہ۔ خرچ ڈاک خانہ پندرہ خریدار ہوگا۔ اصل نہ ہو تو قیمت واپس کر دی جائیگی۔ المشاہدہ۔ ایم حقیقہ اللہ۔ کٹرہ گرم سنگد کو چہ سلطان پہلوان امرت سر

## کتب مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صنیاسیالکوٹی

تفسیر واضح البیان کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقت اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ ساڑھے ۳۰۰ صفحات ۳۰۰ صفحہ قیمت بے جلد پتہ۔ مجلد لکھ روپے

تفسیر سورہ کہف۔ مولانا صاحب نے اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں مسئلہ شریعت طریقت اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہا السلام کا قصہ ذکر ہے۔ قیمت پتہ

## انارۃ المصابیح لاداء صلوۃ التراویح

اس میں آٹھ رکعت تراویح کی منوہیت کا ثبوت اور فرق مخالف کے دلائل کا جواب دیا گیا ہے ضرور منقولہ ایش۔ قیمت ۳۰۰ مع محصول پتہ

## حلاۃ الایمان بتلاۃ القرآن میں تلاوت

اس رسالہ

قرآن مجید کے فضائل اور آداب اور بعض دیگر مفید باتیں درج ہیں۔ قیمت پتہ  
اس رسالہ میں شیعوں کی پشکرہ حدیث بمصیر غدیو کا اعانہ و محققانہ جواب دیا گیا ہے۔ شیعہ اصحاب سے مذہبی بات چیت کرنے والوں کے لئے نہایت مفید رسالہ ہے قیمت ۳۰۰ مع محصول پتہ

ترۃ العینین بمسیرۃ الیومین اس رسالہ کے متعلق مسائل و احکام درج ہیں۔ قابل دید ہے قیمت ۲۰۰ مع محصول پتہ

رسائل ثلاثہ امام زمان و مہدی منتظر و مہدی دورانی۔ اس رسالہ میں امام مہدی اور امام مہدی وغیرہ کی شناخت بتائی گئی ہے۔ روئے سخن خصوصاً صاحب قادیانی کی طرف ہے۔ قیمت ۳۰۰ مع محصول ڈاک پتہ

انہتر خصائل ایمان فی تبیع الرسالت والہدایت۔ اس میں غصائل ایمان بیان کرنے کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ رسالت اور ہدایت میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کے دلائل قابل دید و شنید ہیں قیمت ۳۰۰ مع محصول پتہ  
سیرۃ محمدیہ۔ آنحضرت صلیم کی سوانح عمری۔ ایک رسالہ کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں مفسر نے لکھا تھا کہ دین اسلام کے قائم کرنے سے آنحضرت صلیم کا مقصد الودیت جمع کرنا تھا۔ قیمت ۳۰۰ مع محصول پتہ

## غازہ رغائب پر جنازہ غائب پتہ

جنازہ غائب کے قائل نہیں ہیں۔ مولانا موصوف نے اس کو احادیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے قیمت ۲۰۰ مع محصول پتہ

جلد کتب منگوانے کا پتہ۔ ۱۔ نیچر دفتر الجڈیٹ امرت سر

حضرت علامہ ابن حدیث و جلیل زاد خیر الانام حضرت  
عزیز بر ذیادہ تازہ و تازہ شہادت آتی ہے  
ہیں۔ کون سا علاج پیدائش کے وقت ایسا ہے کہ  
بچہ وراثتی سل بدقت و دوا کے بغیر نہ ہو  
بلکہ طبی تدبیر کو برفع کرتی ہے۔ گردہ اور جھلک کر

طاقت دیتی ہے۔ چوڑی داکس پر وہ جسے جن کو  
کمر میں درد ہوان کے لئے اکیر ہے۔ طاقت  
درد سو فوج ہو جاتا ہے.....  
کھنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کی طاقت  
بخشنا اس کا ادنیٰ کر شر ہے۔ چوتھ گد جانتے  
تھوڑی سی کھا لیخے سے درد سو فوج ہو جاتا ہے  
مرد۔ عورت۔ بچے۔ لوٹھے اور جوان کو کھانا

مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصا پر بری کا کام  
 دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔  
 ایک چھانک سے اسرارِ نہیں کی جاتی۔ قیمت فی  
 پیماس ایک روپیہ (ایک روپیہ کافی ہے)۔ آدھا پیماس  
 لالہ۔ یا دھرمیہ مع مراد ڈاک۔

جناب! میں ایک جیٹنگ موبائی آپ کے اس

سے منگو کر استعمال کی۔ ماشاء اللہ بہت مفید  
 ہوئی۔ ایک ہفتہ تک اور اسل فرمائیں  
 صاحبہ ہم بخش صاحبہ حضور پور۔ آپ سے مویائی  
 کئی بار منگوائی۔ مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھانک اور  
 جلد بخود ۴ (۲۰ اگست ۱۹۸۸)

جناب حکیم محمد نسیم صاحب بونڈ مارہ بارانچک  
 یہاں سے موبائی منگو اکرم رضیوں کو استعمال  
 کیا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیرہ ہدف ہے۔ آدھ خیر  
 اور ارب سال فرادیجیے۔ " دیکم اگست ۱۹۸۸ء  
 منگو انے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان  
 پروپرائٹرز وی میڈکین ایجنسی امرتسر

رجسٹر دال ۳۵۲۔

لیکن اگر خدا نخواستہ ایسا نہ ہو سکا تو ہم آپ کے اوصیاء کو مالی طور پر محفوظ کر دیں گے۔  
بزرگوار آپ ہمارے پاس بیٹھ سہو ہوں۔ نیز فوجی اشخاص کو زندگی پر جنگی خطرات کا پریشانی  
محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تکلیف ادا شدنی و غیره  
 جاری یا لیسیاں زائد  
 سالانہ آمدنی برائے حکومت تقریباً  
 ...

اور میل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشرنس کمپنی لمیٹڈ  
ایس دولت سنگھ بی۔ پرنسپل سیکرٹری اور میل لائف ایشرنس کمپنی لمیٹڈ  
تعم شدہ ۱۹۸۴ء

تتعلق بکلی پیریں امرت

پیش کردہ۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لہندہ  
کی چھپائی نہایت عمدہ رنگ دار۔ سادہ  
اور زان ترخوں پر حسب وودہ کی جاتی ہے۔ اگر  
آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ ریویو  
رجسٹر۔ یس۔ لیٹر فارم۔ دعوتی خطوط۔ امتحان  
کے پرچے وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود  
نشرین لائیں۔ یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ  
طے کریں۔

منجھڑستانی برقی پریس، مال بانارہ امرتسر

مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی رح  
 حیات طیبہ کی مفصل سوانح عمری مع مختصر  
 سوانح حضرت سید احمد صاحب دہلیؒ  
 محسنہ مرزا حیات دہلوی مرحومؒ کا بلدیہ ہے  
 چھپداؤیشن - قیمت صرف دو روپے 76  
 ملنے کا پتہ - ۱۔ میٹرو دفتر المحدث امرت سر

نمائندگان ایمان

۱۔ حضرت علیؑ اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے  
 لے کر چودھویں صدی تک جن جن فرمانگراں  
 ایمان نے الوہیت، نبوت، بیعت، ہدایت  
 اور اسی قسم کے دعوے کئے ان کے منسل حالات  
 ان کے کارنامے نمایاں وغیرہ درج کئے ہیں۔  
 اسکے مطالعہ سے جدید ایمان کے چند مسائل  
 انسان نہیں پنتا۔ سائز ۲۰×۲۵ صفحات  
 ۵۳۶ صفحات - قیمت ۲

میرزا غلام احمد قادیانی کی  
رہنمائی میں قادیان کے حالات - حوالہ رکھی

کتاب میں درج نہیں ہوئے۔ قیمت غیر  
مقررہ دفتر الجریڈ افسر

الطريق الى الله  
بخدمت شريف ابي  
السلام جامع قول

2

### اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
 ۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل سنت کی خصوصاً دینی و دنیوی فلاح و بہبود کے لئے۔  
 ۳۔ غور و بحث اور مسائل کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
 ۴۔ قواعد و ضوابط قیمت بہر حال پیشی آتی چاہئے۔  
 ۵۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا کٹھنا چاہئے۔  
 ۶۔ حضامین مرسلہ بشرط پسند و نفرت درج ہوں گے۔  
 ۷۔ جس مراسلہ سے فٹ لیا جائے گا وہ برک واپس نہ ہوگا۔  
 ۸۔ پیرنگہ ٹوٹا اور خطوط واپس نہ ہونگے۔

جلد ۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۲۴



### شرح قیمت اخبار

دایان ریاست سے سالانہ رو ساو جاگیر داران سے ۷۷ عام حسیداران سے ۷۷ ششماہی مالک غیر سے سالانہ ۷۷ اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی نافع مالک اخبار الحمدیہ امرتسر ہونی چاہئے۔

مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

۲۴ شعبان ۱۳۳۱ھ  
۳ دسمبر ۱۹۱۲ء

دفتر الحمدیہ  
امرتسر  
چوک کٹرہ بھائی

### امرتسر

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء  
۴ شوال  
یوم جمعہ المبارک

### فہرست مضامین

تقریب عید پر اجاب رنگاں کے تصور میں مل  
 انتخاب الاخبار مل المیزان کا بندہ نیل مل  
 آریہ اور گائے مل۔ مرزا صاحب کی صلیب جوئی  
 عید مصالحت مل مولوی مقبول احمد صاحب  
 دہلوی کی شہادت مل۔ تعاقب برسلع موتی مل  
 خواجہ صاحب نظامی اور مرزا حیرت دہلوی مل  
 الانتفاض لدفع الاعتراض مل حیات ثانی مل  
 تقریب الی انشکا اعسے دسید مل زرد و بزم  
 مکتوب ہے ۷ مل۔ نف نغم مل۔  
 نفا ویت مل۔ متفرقات مل۔  
 کی طرح مل۔  
 اشتہارات مل۔

### تقریب عید پر اجاب رنگاں کے تصور میں



اطلاع : یہ مجلہ الحمدیہ کی دو اشاعتوں ۱۹ و ۲۰ اکتوبر کو طائر نیچے شائع کیا گیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیے۔ دینجر، الحمدیہ امرتسر

100-443887-100

۵- انورنگ

پیدا ہو گیا تھا۔ پولیس کی رپورٹ پر رقبہ  
سے ایک سال کے لئے حفظ امن کی ساتھی

نظر  
کے لئے ایک چوک پر قبضہ کر لیا  
اتحادی (انگریز عینہ) اب اپنی چوکیوں  
مضبوط کر رہے ہیں۔

حکومت کے ہوم سیکریٹری نے دارالعوام لندن میں بیان کیا کہ جنگ کے تین سالوں میں برطانیہ پر ہوائی حملوں سے قریباً ایک لاکھ اشخاص ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تعداد اہل لندن کے ہے۔

جرمن ڈاکٹر ٹیلر نے موسیٰ کو یہ کہہ کر ایک تقریر کی۔  
جس میں جرمنوں کو بتایا کہ تازی فوجیں دوس

میں نے اس غلام کو کھجوریں دیں۔ جاپانی کا یہ بیوی  
کا بھی ذکر کیا۔ مزید کہا کہ ہم ہر جگہ پیش قدمی  
کر رہے ہیں اور دوسرے محاذ پر لڑائی کیلئے  
ہمیں بالکل تیار ہیں۔ ہم نے روس کے ۶۰  
فیصدی کو بے پروا قبضہ کر لیا ہے۔ اسی طرح  
اس کے کئی تیس کے چٹنوں اور گندم کے علاقوں  
پر بھی ہمارا قبضہ ہو گیا ہے۔

چٹنگ (چین) سے ۲۔ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ چینی فوجوں نے لائچی پر حملہ کر دیا ہے۔ اور شہر کے حفاظتی مراکز پر حملے کر رہی ہیں۔ شہر کے باہر نہ بدست لڑائی لڑی جا رہی ہے۔

چنگ کی ایک سری اظہار

میں بتایا گیا ہے کہ ہمیں اپور بندہ وستان کی  
 سرحدیں غنم کے پاس طلباء کا تبادلہ کر کے  
 بندہ وستان کے پاس کے دس طلباء طلب  
 کئے ہیں۔ جن کا غنم کے پاس ادا کر گئی۔  
 اس کی وجہ سے غنم کے پاس دس طلباء کا  
 خرچ برداشتہ کر کے

میں سٹالن گراڈ کی جنگ اور بھی تیز ہو گئی تھی۔  
میں شہر کے شمالی سرے کے قریب ایک  
گاہوں پر قبضہ کر کے اس کا قیام ہو گئے تھے۔  
سٹالن گراڈ کے قریب گاؤں میں جرمن  
میں قسم کے آتشگیر گولے برسا رہے ہیں۔ جس  
ان میدانوں میں زمین جھلس گئی ہے۔ روسی  
جو بھی سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں والگا  
اور ڈون دریاؤں کے درمیان چوٹی جملہ کرتی  
ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

ناظرین کرام کو  
عید مبارک  
(ادارہ)

لندن ۲۴ ستمبر جنوبی بحر الکاہل کے  
 اتحادی ہند کو کھڑے اعلان کیا گیا ہے کہ  
 ہندوستان جو کبھی میں اوون سینے کی پہاڑیوں  
 میں اتحادی فوج کی پشتدہمی جاری ہے۔  
 لاہور کے تمام کالوں میں حالات

قریباً اعتدال پر آگئے ہیں اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ نیز لاہور ہائیکورٹ کھل گیا ہے اور عدالتی کام حسب دستور شروع ہو گیا ہے۔ حکومت پہار نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ فسادات میں جو سرکاری ملازم ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں ان کو اور ان کے متعلقین کو قوا عدل کے مطابق پیش دی جائے گی۔

اربت سر میں ۲۔ اکتوبر کو کچھ ریڈ کیوں کا  
 نکالا۔ جس کے ساتھ جیت سے لوگوں کا  
 ہجوم ہو گیا۔ پولیس نے جلوس کو منتشر کرنا چاہا  
 مگر ریڈ کیوں نے انکار کر دیا۔ جس پر انگو گن فار  
 کر لیا گیا۔ ہجوم پولیس کے ساتھ تصادم ہو گیا  
 جس کے نتیجہ میں فریقین کے بہت سے آدمی زخمی  
 ہو گئے۔ لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا  
 گیا ہے کہ اس وقت برطانیہ کے اسلحہ ساز  
 کارخانوں میں ساڑھے لاکھ عورتیں کام کر رہی ہیں  
 ————— بمبئی ۳۰۔ اکتوبر۔ چالیس گاؤں بمبئی  
 کے قریب ڈاؤن پٹاور اکسپریس کو حادثہ پیش  
 آیا۔ جس سے ۱۲ آدمی ہلاک اور چالیس زخمی  
 ہو گئے۔

پنجاب گورنمنٹ کے ایک غیر معمولی گزٹ  
 نہیں اعلان ہوا ہے کہ گورنر پنجاب نے کانگریس  
 کی پیشکش کو امن عامہ کے لئے خطنہاک سمجھ کر  
 ان کو سناٹے میں رکھ دیا۔

یو پی بھی موبائی مسلم لیگ کے جواب میں حکومت یو پی نے لکھا ہے کہ شورش کے ایام میں مسلمانوں نے من حیث الجماعت جو رویہ اختیار کیا ہے حکومت اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے مگر کرنیوآرڈر وغیرہ پابندیوں سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

نئی دہلی، ۲۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں جایا گیا ہے کہ یکم مئی تک شتم اور جارح شتم دمو جوہ بادشاہ کی قبر کے چاندی کے روپے اور تیشیاں قانوناً چلنے کے ناقابل ہو گئی۔ لیکن اس اگتہ برس تک صرف سرکاری خود انوں، ڈاک خانوں اور دیو شیشینوں پر انہیں لیا جائے گا۔

\_\_\_\_\_ اڈیسہ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ  
چھ اشخاص ضلع بالا سوریہ کے سب ٹوہ ڈیوٹی پاس  
کے کرہ میں گھس گئے۔ ریکارڈ چھاڑ دیا، انکی  
مگر فاری کیلئے پولیس آئی تو چار ہزار اشخاص

70



بسم الله الرحمن الرحيم

## الحدیث

مجمع المصنفین دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

## القرآن کا جدید خیال

م نے اہل حدیث مورخہ ۲۵ ستمبر میں ذکر کیا ہے۔  
 القرآن بحیثیت مقسم وہ فرقہ ہے جو دینی امور  
 میں صرف قرآن مجید کو حجت اور دلیل جانتا ہے  
 دیگر هیچ۔ اس کی کئی شاخیں ہیں۔ آج ہم جس  
 شاخ کا ذکر کرنے کو ہیں وہ دھلی کی شاخ  
 ہے۔ جس کا آرگن رسالہ "طلوع اسلام"  
 ہے۔ اس کے راہ نما ایک بڑے عالم حدیث  
 نے صاحبزادہ (حافظ اسلام صاحب جیراچوری)  
 کو نمبر چار (۱۵) میں۔ آپ کا عقیدہ ہے  
 کہ تب حدیث کو حجت شرعیہ کی حیثیت حاصل  
 ہوگی۔ تاریخ اسلام کی حیثیت ضرورہ حاصل  
 ہوئے ہو اس پر ہم نے استفسار کیا تھا  
 بڑا سلی کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مجرم نہ بنا سنگسار کیا تھا۔ یہ واقعہ  
 کتب حدیث میں ملتا ہے۔ بقول آپ کے  
 تاریخی حیثیت سے صحیح ہے۔ کیا آنحضرت کا  
 یہ حکم شرعی تھا یا غیر شرعی؟ اگر شرعی تھا  
 تو قرآن مجید کے خلاف نیا حکم کہاں سے دیا  
 گیا۔ حکم شرعی نہ تھا تو کیا یہ ناحق خونریزی  
 ایت کریمہ لَوْ تَقَاتَلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ  
 اللَّهُ (۶۷) کے ماتحت تھی۔

فرقہ ثانی کی طرف سے اس سوال کا جواب  
 ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اس رسالہ  
 "طلوع اسلام" بابت جون سنگھ میں حافظ  
 صاحب جیراچوری کے ہم خیال پرویز صاحب  
 کی طرف سے ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی  
 سرخی یہ ہے۔

## حدیث کے متعلق میرا مسلک

اس مضمون میں طوالت اتنی ہے کہ پڑھنے والا  
 اصل مقصد کی تلاش میں گمراہ جائے۔ پہلے  
 ہم سمجھتے تھے کہ بے فائدہ طول کلامی مزاج  
 قادیانی کا خاصہ ہے مگر پرویز صاحب اور  
 پادری برکت اللہ صاحب کی تحریروں کو دیکھ کر  
 معلوم ہوا کہ طول نویسی مزاج صاحب کا خاصہ  
 نہیں بلکہ عرض عام ہے۔  
 اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ

حجت فی نفسہ تو قرآن ہی ہے حدیث جو  
 قرآن کے موافق ہوگی قبول کی جائے گی۔ اسکے  
 علاوہ امت مسلمہ میں جو امور متواتر چلے آئے  
 ہیں وہ بھی قبول کئے جائیں گے۔

آپ کے مضمون میں سے چند فقرے خاص  
 توجہ طلب ہیں جن کو ہم بالفاظ اٹھا نقل کرتے

ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے زمانے میں خدا اور رسول کی اطاعت  
 دو الگ الگ چیزیں نہ تھیں اسی طرح  
 اب خلیفۃ الرسول کے زمانے میں خدا اور  
 رسول اور خلیفۃ الرسول کی اطاعت تین  
 جدا گانہ چیزیں نہ تھیں۔ بلکہ اس مرکز  
 کا فیصلہ خدا اور رسول کی اطاعت تھا  
 و رسالہ طلوع اسلام بابت جون سنگھ ۱۵

اہل حدیث | یہ دعویٰ تشریح طلب ہے۔ ہم  
 پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے زمانہ میں خدا رسول کی اطاعتیں اگر الگ  
 نہ تھیں تو مندرجہ ذیل مثالوں کا کیا مطلب ہے  
 (۱) خدا کا حکم ہے کہ نکاح کرو اور نکاح  
 میں گواہ مقرر کرو۔ یہ اطاعت خداوندی ہے  
 لیکن خطبہ نکاح میں خطیب جو چند آیات  
 مخصوصہ تلاوت کرتا ہے یہ فعل بالمتواتر مسلمانوں  
 میں چلا آیا ہے اور آپ کی جماعت کے ہر فرد  
 حافظ جیراچوری بھی ایسا ہی کرتے ہوئے۔  
 یہ کس کی اطاعت ہے۔ کیا یہ دو اطاعتیں ہیں  
 یا ایک اطاعت؟

(۲) نماز جمعہ کے لئے بے شک خدا کا حکم ہے  
 اِذَا دُعِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ط

چونکہ یہ حکم خداوندی ہے اس لئے اس کی  
 تعمیل بھی اطاعت خداوندی ہوگی مگر امام کا  
 مقتدیوں کو مخاطب کر کے خطبہ دینا اور وہ  
 خطبوں کے درمیان بیٹھ کر کھڑا ہونا جس کا  
 ثبوت اس حدیث میں ملتا ہے۔

کانت لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خطبتان یقرء القرآن فیہما ویذکر الناس  
 (الحدیث فی المسند کبیر)

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دو خطبے پڑھا کرتے  
 ان میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔ ۱۰۔

تقریر (الایمان) - از مولانا اسماعیل شہید صاحب تکریم نقشبندی مدظلہ العالی دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

یہ طریقہ مسلمانوں میں بالتواتر جلا آیا ہے۔  
ایسا کرنا کس کی اطاعت ہے۔ اللہ کی یا  
رسول کی؟ — یاد رہے کہ اللہ کی اطاعت  
کہتے ہوئے اللہ کا حکم بتانا ہوگا۔ کیونکہ اللہ  
حکم کی فراموشی سے نہ

رسول (ﷺ) خلیفہ ثانی یعنی اللہ نے باجماعت  
نماز قرار دیا جو مسلمانوں کے عبادات  
میں بالتواتر جلا آ رہا ہے۔ یہ کس کی اطاعت  
ہے۔ اگر اللہ کی ہے تو قرآن میں اللہ کا حکم  
کہاں ہے؟

سرورست ہم ۷ تین شالیں پر وزیر صاحب  
اور ان کی جماعت کی توجہ کے لئے پیش کرتے  
ہیں۔ باقی پھر انشاء اللہ تعالیٰ!

آگے چل کر وزیر صاحب لکھتے ہیں کہ  
قرآن کریم میں بجز چند تصریحی احکام کے  
دین کے اصولی قوانین بیان کئے گئے ہیں  
مرکزیت کا کام یہ ہے کہ ان اصولی احکام  
کی روشنی میں تشریحی اور فروعی احکام مرتب

کرے۔ نبی اکرم نے جو تشریحی احکام مرتب  
فرمائے ان کی دو مشکلیں تھیں۔ بعض تو  
ایسے جن پر زمانے کے اقتضات اور  
تغیرات اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ مثلاً  
قرآن کریم میں اقامت صلوٰۃ کا اجمالی اور

اصولی حکم ہے۔ اس کی عملی شکل نبی اکرم  
نے متعین زمانائی جو زمانے کے تغیرات  
سے اثر پذیر نہیں ہو سکتی۔ ان احکامات  
میں قیامت تک کے لئے کسی قسم کا رد و بدل  
یا حک و اضافہ نہیں ہو سکتا۔ ان کی پیروی

امت پر واجب ہے۔ یہ محسوس اعمال  
عمل متواتر کی شکل میں مثلاً بعد نیل امت  
میں متواتر چلے آتے ہیں (۱ ص ۱۱۱)

الحمدیہ آپ نے اقامت صلوٰۃ کا حکم اجمالی  
بتایا ہے۔ حالانکہ اہل قرآن کی شاخ چٹہ جس کے  
سرکردہ حافظ حب الحق صاحب ہیں۔ اس کو

مفصل قرار دیتے ہیں۔ ان کی کتاب شریعت الحق  
ملاحظہ ہو۔ مگر اس وقت چونکہ ہمارا روشنی  
آپ کی طرف ہے۔ اس لئے ہم آپ ہی سے  
اس کے متعلق چند استفسارات کرتے ہیں۔  
(۱) اقامت صلوٰۃ کے لئے جو پانچ اوقات  
مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کا تقرر کس کے حکم سے  
ہے اور یہ کس کی اطاعت ہے۔

(۲) صبح کی دو رکعتیں، ظہر، عصر اور عشاء کی  
چار چار رکعتیں۔ مگر مغرب کی صرف تین رکعتیں۔  
اقامت صلوٰۃ کی یہ مختلف تشریحات کیوں  
ہیں۔ حکم ایک ہے اور تشریحیں تین ہیں۔

(۳) یہ تشریحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے ذاتی اختیار سے کی تھیں یا خدا سے  
وحی پاکر؟ اگر ذاتی اختیار سے کی تھیں تو  
امت میں سے کوئی عالم یا عالم، علامہ یا حافظ  
مجاز ہے کہ اس کے خلاف تشریح کر سکے۔

یعنی دو کی جگہ چار اور چار کی جگہ تین پڑھے  
اور آپ لوگ اس پر عمل کریں۔

سرورست اس اصول پر بھی یہی قول وارد  
کرتے ہیں۔ باقی پھر انشاء اللہ!  
آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:-

دوسری قسم کے احکام وہ ہونگے جن پر  
زمانے کے اقتضات و تغیرات اثر انداز  
ہوتے رہیں گے۔ ایسے معاملات میں مرکز  
امت قرآن کریم کے اصولی امامت کبریٰ  
کے اسوہ اور اپنے پیش رو مراکز کے  
اجتہادات کی روشنی میں استنباط کرے گا۔  
اود یہ فیصلے خدا اور رسول کی اطاعت کی  
جگہ لیں گے (۲ ص ۱۱۱)

الحمدیہ | اس قسم پر آپ نے حکم لگایا ہے  
کہ یہ احکام خدا رسول کی اطاعت کی جگہ لیں گے۔  
یہ فقرہ تشریح طلب ہے۔ تشریح کرتے ہوئے  
واقعوں کو بھی ملحوظ رکھئے کہ اگر خلافت راشدہ  
یا بتور آپ کے مرکز اسلام شریابی کے لئے

اسی دوسرے مارنے کا حکم دے اور اعمال خلافت  
اس حکم کی تعمیل کریں۔ تو یہ کس کی اطاعت ہوگی  
اگر آپ جواب میں کہیں کہ آیہ کریمہ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
الَّذِي مَلَكَكُمْ

کے ماتحت خدا کی اطاعت ہے تو یہ بھی  
بھی صواب ہے۔ اگر آپ ایسا کہیں گے تو یہ بھی  
آپ کا نزاع بالکلیہ ختم ہو جائے گا۔ اور یہ  
یہ قول آپ کو ماننا پڑے گا کہ جن کا معنی کوئی  
اصطلاحاً مسنت کہتے ہیں وہ بھی دراصل

ارشاد خداوندی اطیعوا اللہ واطیعوا  
کے ماتحت واجب العمل ہیں۔ چاہے مسما  
کرنا ہو یا آمین رفیعین کرنا۔ کسی سے انکار  
کی گنجائش نہ رہی اور ارشاد خداوندی  
مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطاع  
کی روشنی خدا کی اطاعت ہوگی۔

جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ کا  
بروہنی قول و فعل واجب العمل ہوگا۔ چاہے وہ  
ہماری سمجھ میں آئے یا اس سے بالاتر ہو۔ انہی  
معنی میں شیخ سید محمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:-  
پندار سعدی کہ راہ مصفا  
توان رفت جز در پے مصطفیٰ

آپ نے یہ بھی لکھا ہے اور اس پر  
ہے کہ  
حدیث کو پرکھنے کے لئے قرآن معیار  
یعنی حدیث قرآن کی تائید و تصدیق  
کی محتاج ہے

الحمدیہ | قرآن تصدیق کرنے کو آپ  
نزدیک حدیث معتبرہ اگر تکذیب کرے تو غیر  
لیکن اگر قرآن کسی حدیث کے مضمون سے زیادہ  
ہو تو کیا؟ اگلی ذکر آپ نے نہیں کیا۔ اگر تیسری  
لے جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی اطاعت  
کرتا ہے۔

اجماع الرسول۔ حکمیں حدیث اور مولانا ابوالخاکہ درمیان تحریری مباہلہ۔ قیمت ۵ روپے (مجموعہ احادیث)



صورت میں بھی حدیث غیر معتبر ہوگی تو سوالات  
مذکورہ بالا کے جوابات میں قرآنی تصدیق کے  
اظہار کا حوالہ دیکھئے گا۔

اس کے علاوہ اس حدیث کے معنی میں  
کیے جاوے امت مسلمہ میں غلط باتواتر پہلی آتی ہے  
جس کے الفاظ میں :-  
یحرم من الزنا ما یحرم من الغضب  
دودھ کی وجہ سے بھی اتنے ہی رشتے حرام  
جتنے غصے کی وجہ سے (دودھ ماں اور دودھ بہن یقیناً قرأت میں  
داخل ہیں مگر دودھ ماں دودھ بہن کی ہیں یعنی  
رہنمائی خالہ اور دودھ ماں کی دوسری بیٹی  
جس نے شیر خوار لڑکے کے ساتھ دودھ نہیں  
پیا بلکہ حدیث حریمات میں داخل ہے۔  
اہل قرآن کا اس میں کیا فتویٰ ہے؟ جو فتویٰ  
ہیں دیں اس کے ساتھ قرآن کی تصدیق یا  
تکذیب بھی بتائیں۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر  
بندہ پروردہ صنفی کرنا خدا کو دیکھ کر

## آریہ اور گائے

یہ دونوں کے گرد سوامی دینا بندے بڑا  
فصلہ گر کے پڑانے خیال کے ہندوؤں کا  
تہا بلکہ کیا بالفاظ دیگر اصلاح کی۔ سب سے  
بڑی بات جس پر سوامی جی کا حوصلہ قابل تہلیل  
ہے دو مضمون ہیں۔ (۱) آبت پرستی۔ (۲)  
گوشت خوری خصوصاً لحم البقر کا کھانا۔  
بت پرستی کی مخالفت پر تو آریہ سماج مضبوط  
رہے۔ کیونکہ انگریزی تعلیم کی روشنی میں  
انہوں نے بت پرستی کی رسم کو غلط جانا۔  
بلکہ اس پر مضبوط رہے۔ مگر لحم البقر سے پرہیز  
کرنا نہیں ہندوؤں سے لے رہے۔ ان فرق  
استا جی یا کہ۔ روہی حیثیت سے گائے کی

عزت کرتے ہیں مگر آریہ لوگ بطور اقتصاد  
دو تہائی قلع) کے گائے کی تعظیم کا اظہار  
کرتے ہیں۔ چنانچہ آریہ گزٹ مورخہ ۱۹ اگست  
سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں  
پچھلے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ زمانہ سابق  
میں دودھ گئی بڑا مستطاف تھا۔ اب بہت  
گراں ہے۔ اس کی وجہ گوشت خوردہوں کی  
مورست خوردہی اور مسلمانوں کی قربانی گائے  
ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے :-

مجلسی کے کارن ہند دو گئی بھی گٹھوں  
کی پرورش نہیں کر سکتے۔ جب گائے کا  
دودھ خشک ہو جاتا ہے تو اس کا استعمال  
ان کے واسطے آفت بن جاتا ہے۔ اور  
اس کو فروخت کر کے نجات حاصل کرتے  
ہیں۔ جو جو لوگ ہرامن کا نہیں دھارن  
کرتے قصوبوں اور منڈیوں میں پہلے  
جاتے ہیں۔ اور سستے مول گائیں خرید  
کر کے گوشت اور چمڑے کے واسطے ان  
گٹھوں کو ذبح کر ڈالتے ہیں۔ اور جس  
قیمت پر گائے کو خرید لائے تھے اس سے  
دو گنی قیمت چمڑے کی مل جاتی ہے۔ ہندو  
جاتی جو گائے کو اپنی ماما سمجھتی ہے۔ اس  
کا دھرم ہے کہ گٹھوں کی رکشا کی جائے  
سوچے اور اس میں لادے۔  
آریہ گزٹ لاہور ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۱ء

ایک ہیٹ | جلد و تو اس بارے میں جو خیال  
بھی رکھیں متعدد ہیں مگر آریہ سماجی جو سوامی  
دیانند کو گرد اور اسی کی کتاب ستیا رتھ پکا  
کو دھرم و شریک مانتے ہیں وہ ایسا نہیں کہہ  
سکتے۔ کیونکہ سماجی جی نے ستیا رتھ پر کامل  
مطبوعہ شریک کے دسویں نمونہ اس دبا جم  
میں صاف لکھا ہے کہ جو گائے دودھ چھوڑ  
جاتے اس کو کھالینا کسی طرح کا پاپ نہیں۔  
پس حسب تعلیم سوامی جی کی آریہ گو

حق نہیں پہنچا کہ وہ ایسے فعل پر اعتراض یا  
افسوس کرے۔ جس کی اجازت سوامی جی نے  
دی ہوئی ہے۔  
یہ کہنا بھی غلط ہے کہ مسلمانوں کی گائے کی  
قربانی سے دودھ گئی میں کمی آگئی ہے۔ ہندو  
دیاستوں بلکہ بعض مسلمان دیاستوں میں بھی  
گائے کی منوع ہے۔ پھر وہاں گئی اور دودھ  
کیوں گراں ہے۔ ڈرا پنجاب کی بڑی ریاست  
جوں کشمیر کا حال تو دیکھئے۔ جہاں ایک چھوٹا  
ذبح کرنے پر سائے گمرانے کو طویل قید کی سزا  
ملتی ہے۔ وہاں بھی پنجاب ہی کا رخ کیوں  
ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دودھ گئی کا ذبح  
بہت زیادہ ہو گیا ہے۔  
اسکی مزید تفصیل اہل سوامی جدید کتاب  
”تحریف آریہ“ میں ملے گی۔ انشاء اللہ!

## قادیانی مشن مرزا صاحب کی صلاح جوئی اور مصالحت

عرب کی عباسی حکومت جب مکہ سے ہٹ کر  
ہو گئی تو ہرگز سے کاوالی اپنی جنگ پر بادشاہ  
بن بیضا اور ان کے درباری شاعروں ان کو  
بڑھانے چاہتے تھے۔ ایک شاعر اپنے  
بادشاہ کی تعریف میں کہتا ہے :-  
یصعد حتی یظن الجہول  
ان لہ حاجۃ فی السماء  
وہو المدوح ترقی کے درجات چڑھا جاتا  
ہے یہاں تک کہ ناواقف لوگ سمجھتے ہیں کہ آنکھ  
آسمان میں کوئی کام ہے)  
ہم دیکھتے ہیں کہ یہی کیفیت دربار قادیان  
کی ہے۔ مرزا صاحب آسمان کے جانشین کا  
کوئی کام کتابیں پڑھنا اور قادیان کے اہل علم  
اس کو ایسا خوشنما ظاہر کرتے ہیں کہ عرب کے

مرزا صاحب کی صلاح جوئی اور مصالحت

خوشامدی شاعروں کو بھی مات کر دیتے ہیں  
 عرب کا ایک خوشامدی شاعر اپنے مدوح  
 کی تعریف میں کہتا ہے  
 مَلُوكُهُ قَسَدِي الدَّيْنِ بِجَعْتَهَا  
 شَمْسُ النُّجِيِّ دَاوُوا سَحَابَ الْقَرَارِ  
 (دنیا کو تین چیزیں صوری جہاندار میرے  
 مدوح اور اسحاق سے روشنی ملتی ہے۔)  
 آج ہم قادیانی دیباہ میں اس شخص کی  
 مثال دیتے ہیں۔ اخبار الفضل، ستمبر میں  
 ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی ہے  
 ہندو مسلم اتحاد کرنے والی بہترین تجویز  
 یعنی ہندو مسلمانوں میں مصالحت کی سب  
 سے اچھی تجویز وہ ہے جس کی بنیاد مرزا صاحب  
 متوفی نے رکھی تھی۔ اور جس پر خلیفہ مرزا  
 نے عمارت کھڑی کر دی۔ اس کے ثبوت  
 میں الفضل نے مرزا صاحب کلام کی کتاب  
 پیغام صلح سے کچھ اقتباسات نقل کئے ہیں  
 ہم ان کو اصل الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔  
 مرزا صاحب فرماتے ہیں۔  
 (۱) ہم دیکھ کر بھی خدا کی طرف سے اتنے ہیں  
 (۲) خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے  
 کہ وحید انسان کا انفرادی نہیں ہے۔  
 (۳) ہم خدا سے ڈر کر دیکھ کر خدا کا کلام مانتے  
 ہیں۔ (ص ۲۳-۲۵)  
 اس کے بعد لکھتے ہیں کہ  
 (۴) اگر اس قسم کی صلح تمام کے لئے ہندو مسلمان  
 اور آج کے مسلمان تیار ہوں کہ وہ ہمارے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان  
 لیں اور آئندہ تو ہمیں دکن دیب جھوڑیں  
 تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامے پر  
 دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ہم  
 احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے  
 محقق ہونگے۔ و کتاب پیغام صلح ص ۲۵  
 مرزا صاحب کلام (۲۵)

ناظرین غور کریں کہ ان دونوں اقتباسوں میں  
 کہاں تک اختلاف ہے۔ پہلے تین نمبروں میں  
 بلا شرط ویدوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن  
 چوتھے نمبر میں شرط لگا دی ہے کہ ہندو صاحب  
 ہمارے پیغمبر پر ایمان لے آئیں تو ہم ویدوں  
 کی تصدیق کریں گے۔  
 اس کی مثال تو یہ ہوئی کہ ایک شخص کسی  
 کے متعلق تین مجلسوں میں علی الاعلان کہتا ہے  
 کہ یہ میرا باپ ہے۔ لیکن حقوڑی ذریعہ کے  
 بعد کہتا ہے کہ اگر یہ شخص اپنی جائیداد کا  
 نصف حصہ مجھے ہیہ کر دے تو میں اسے  
 باپ ماننے کو تیار ہوں۔  
 کیا قرآن مجید کی تعلیم یہی ہے۔ اور کسی دانا  
 کا یہ شیوہ ہو سکتا ہے کہ پہلے کسی بات کو اس  
 لحاظ سے تسلیم کرے کہ وہ واقعی ہے۔ پھر اس کی  
 تسلیم کے لئے کوئی ایسی بھونڈی شرط لگا دے  
 جو پوری نہ ہو سکے۔  
 ہم مرزا صاحب کے اس رویہ کی تردید  
 قرآن مجید سے ہی پیش کرتے ہیں۔ قرآن مجید  
 میں یہود کے ذکر میں ارشاد ہے۔  
 وَ يَكْفُرُونَ بِمَا وَدَّعُوا  
 رہو دی اپنی کتاب کے علاوہ باقی الہامی کتب  
 قرآن وغیرہ کا انکار کرتے ہیں) باوجود اسکے  
 مسلمانوں کے لئے یہودیوں کی الہامی کتاب کو  
 ماننا داخل ایمان قرار دیا۔ اس شرط سے  
 مشروط نہیں ٹھہرایا کہ تم یہودی ہمارے  
 قرآن کو مان لو تو پھر ہم تمہاری تورات کو  
 مان لیں گے۔ بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا  
 يَوْمَ يُنْفَخُ الْكِتَابُ وَ تُنْزَلُ الْاُكُتَابُ  
 مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ دِي - ع (۱)  
 یعنی متنی وہ لوگ ہیں جو قرآن کو اور اس  
 سے پہلے تمام الہامی کتب کو مانتے ہیں۔  
 پس مرزا صاحب کا پہلے ویدوں کو بلا  
 کلام الہی تسلیم کرنا۔ پھر ان کی تسلیم کے لئے

ایک جدید شرط لگانا۔ اقرار کرنے کے بعد  
 انکار کر جانے کے مترادف ہے۔ جس کی پہلی  
 یہ کہنا بالکل بجا ہے۔  
 میں نے قرآن کا اور ہمیشہ قول ہے کہ  
 جو اس نے مان لیا وہ میرے لئے ہے  
 علاوہ اس کے مصالحت کی یہ کوئی صورت  
 ہے کہ ہندو اور یہود کے ہمارے ہمارے  
 مصالحت کی تصدیق کریں۔ پھر ہم ان کے  
 وید کی تصدیق کریں گے۔ اس کے مصالحت  
 یعنی یہ ہیں کہ ہندو و مسلمان جو جائیں جو صلح  
 ہو سکتی ہے۔ یہ اصول بھی قرآن مجید کی تجویز کردہ  
 مصالحت کے خلاف ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے  
 قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَعَنَ اللّٰهُ اُولٰٓئِیْ  
 كَلِمَةً سََوَّآءٍ مِّثْقَلُ ذَرَّةٍ مِّنْ لَّا  
 كَذَّبُوا بِاللّٰهِ وَ لَآ لُتْرٰكُ بِهٖ شَيْءٌ  
 وَ لَآ يَنْفَعُكُمْ بَعْضُنَا بَعْضًا وَ اُولٰٓئِیْ  
 مِنْ حُكْمِ اللّٰهِ ط رپ - ع (۲)  
 اسے اہل کتاب! اوہم ایک ایسی بات  
 پر متفق ہو جائیں جو ہم دونوں میں برابر  
 وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت  
 نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک  
 نہ کریں۔ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے  
 صحاب نہ بنائے)  
 دیکھئے! اس آیت میں نبوت محمدیہ اور قرآن  
 مجید کی تسلیم کا کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ ہمارے  
 فریقین میں مساوی نہیں ہے۔ تنازعہ نہ یہ ہے  
 تنازعہ ذمیہ کو بنائے مصالحت قرار دینا گویا  
 مازعت پیدا کرنا ہے۔  
 ناظرین کرام! اس جگہ ہم زمانہ رسالت  
 کا ایک واقعہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے معلوم  
 ہو جائیگا کہ مرزا صاحب کی پیش کردہ مصالحت  
 مصالحت بھی سنت نبویہ کے خلاف ہے۔  
 صلح خدیجیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور قریش مکہ کے مابین ایک صلحنامہ

میں قرآن مجید کی رو سے حقیقت یہ رہی ہے کہ

لکھا جانا تجویز بڑا تو صلح نامہ کے کاتب نے  
اپنی خوش اعتقادی سے اس کی پہلی سطر  
یوں لکھ دی ۔

یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ اور قریش مکہ کے درمیان ہوا ہے۔

قریش مکہ نے اس پر سوال کیا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ مان لیں تو پھر تو جھگڑا ہی ختم ہو گیا۔ اس پر آنحضرت مسلم نے ان کا عذر معقول قرار دیکر حکم دیا کہ محمد رسول اللہ کی بجائے محمد بن عبد اللہ لکھ دو۔ کیا ہی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ انصاف اور عقلمندی کا ثبوت ہے۔ مگر مرزا صاحب مصالحت کے لئے ایک ایسی شرط لگاتے ہیں جو ناممکن ہونے کے علاوہ اسوہ حسنہ نبویہ کے بھی خلاف ہے۔ شاید یہ غرض ہو کہ بقول "نؤمن بیل ہونہ را دھانا ہے" مصالحت ہونے کی فوٹ ہی نہ آئے۔ اب ہم ایک اور واقعہ بتاتے ہیں جس سے ثابت ہوگا کہ مرزا صاحب نہ تو کوئی بلند پایہ مصنف تھے اور نہ اپنی بات کے پتے۔

آپ جس وید کی تصدیق ان حوالہ جات میں  
کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو عموماً اور اپنی جماعت  
کو خصوصاً تاکید کرتے ہیں کہ وہ بھی وید  
کی تصدیق کریں۔ ناظرین سینے پر ہاتھ رکھ کر  
اسی وید کے متعلق مرزا صاحب کا مقولہ سنیں  
آپ فرماتے ہیں :-

نہ کئی مرتبہ ہم لکھ چکے ہیں کہ وہ توحید اور  
 معرفت الہی کا سخت مخالف اور دشمن  
 ہے اور ایک گمراہ کرنے والی کتاب  
 ہے۔ پس جس کتاب نے ایسی گندی تعلیم  
 پھیلائی ہے کہ نہ توحید کو باقی حیوٹا اور۔

بے حیائی ہے اور خواہ مخواہ فدا کی  
کتابوں پر بے جا حملہ ہے۔  
در چشم معرفت صفحہ ۱۸۵

خلافت رسالت بہ خلافت اصحاب ثلاثہؓ کہ جبریل اندر میں آیت کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ روپے۔ بیرونی پورٹ

صفحہ ۳۰ و ۳۱ کے مطابق مولوی مقبول احمد صاحب شیعہ تھے جس سورہ تحریم کے حاشیہ پر جو اہل تفسیر تھے یہی لکھا ہے جو حضرت مولانا محمد رشید دیرالہندیش نے لکھا۔ بقول غیر ملکی دہلی یہ قرآن شریف شیعہ قراجم کا سراج ہے یا ایہا النبی لم تحرم ما اهل الله ملک والی العظیم الخلیفہ تفسیر تھی میں ہے کہ سبب نزول اس سورہ کا یہ تھا کہ جناب رسول خدا ایک دن حفصہؓ کے گھر تھے اور اسے تبطیہ حضرت کی خدمت گاہ تھیں۔ اور حفصہؓ کی کام کو کٹی تھی۔ آنحضرتؐ نے ماریہؓ سے ہمبستی کی۔ حفصہؓ کو اس کی خبر ہوئی تو بہت ہی غصہ لائی اور جناب رسول خدا کے درود فرمایا کہ کیا رسول اللہ میرے ہی دن میرے ہی گھر میں؟ ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بس کر بس کر میں ماریہ کو آئندہ سے اپنے پر حرام کرتا ہوں اور تجھ سے میں ایک راز کی بات کہتا ہوں اگر تو نے اس سے کسی کو آگاہ کر دیا تو تجھ پر اللہ کی بھی لعنت ہوگی اور کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی بھی۔ حفصہؓ نے کہا بہت اچھا۔ فرمائیے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ بن بیٹھے گا اور پھر اس کے بعد تیرا باوا حضرت عمرؓ (حفصہؓ نے کہا من ایاک هذا فرمایا) تبنا فی العلم الخلیفہ۔ پس حفصہؓ نے دن کے دن عائشہؓ کو خبر پہنچائی اور عائشہؓ نے ابوبکرؓ کو اور ابوبکرؓ کے پاس دوڑا ہوا گیا اور کہا کہ عائشہؓ نے مجھے ایسی ایسی خبر حفصہؓ سے سن کر پہنچائی ہے۔ مگر مجھے اس کے قول پر اعتماد نہیں ہے جیسا تم ذرا جا کر حفصہؓ سے پوچھ لو۔ عمرؓ حفصہؓ کے پاس دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ تو نے عائشہؓ کو یہ کیا خبر پہنچائی ہے اس نے صاف صاف انکار کیا کہ میں نے عائشہؓ سے کچھ بھی نہیں کہا۔ عمرؓ نے کہا

کہ اصل معاملہ کا تیرے توٹ چکا۔ اب جو کچھ سنا ہے بتا دے کہ ہم کو کبھی جو جو کچھ کرنا ہے کر گزرتا تو اس نے کہا کہ اے رسول اللہ نے یوں اور یوں فرمایا تھا۔ بالآخر چاروں اس امر پر مجتمع ہو گئے کہ جناب رسول خدا کو لہرو سے دیں پس چڑھیں امین جناب رسول خدا پر اس سورہ نے کرنا لیا ہوئے اور حفصہؓ کا اطلاع کرنا اور بن سبب کا آنحضرتؐ کے قتل ہمارا وہ کرنا۔ یہ سب کچھ حضرت کو بتلادیا۔ آنحضرتؐ نے بعض باتوں کی بابت حفصہؓ سے باز پرس فرمائی اور بعض کے متعلق اعتراض کیا۔ قرآن مجید مترجم مولوی مقبول احمد شیعہ دہلی ص ۸۹ حاشیہ سورہ تحریم) کہتے جناب نامہ نگار صاحب! آپ تو آپ کی تسلی ہو گئی۔ اگر نہیں ہوئی تو مولوی مقبول صاحب کی قبر پر جا کر کہو کہ جناب قبلہ و کعبہ تفسیر تھی میں یہ کہاں لکھا ہے؟ الحمد للہ تفسیر تھی تو کسی کو لے یا نہ لے تفسیر عمرؓ کی مطلوبہ ایران میں یہ روایت صاف لکھی ہے۔ جو دیکھنا چاہے دیکھے۔ مولوی مقبول احمد نے جو ترجمہ کیا ہے کہ ابوبکر خلیفہ بن بیٹھے گا یہ دراصل ان کے تعصب قلب کا عکس ہے اصل لفظ تفسیر عمرؓ کی میں یلی الخلافت ہے۔ یعنی خلافت کا والی ہوگا یا خلافت پائے کا ترجمہ غلط کرنے سے اصل روایت مٹ نہیں سکتی۔ سچ ہے۔ غل است لکھدی و در شہر عثمان غمار است خلافت محمدیہ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہؓ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے انکے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۳ روپے۔ بیرونی پورٹ

## تعاقب بر سماع موقی

رازمولوی ابو عبد اللہ صاحب بناری الحدیث ۸۰ میں میں بجا اب علیہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ سماع موقی بنصوص قرآن و حدیث اقوال سلف متنی ہے قرآن و حدیث کی وہ نصوص کیا ہیں۔ آپ نے تحریر نہیں فرمائی۔ بنصوص قرآنی سے مراد اگر آپ کی آیات املک لا تسمع الموقی اور ما انت بجمع من فی القبور ہے تو دعویٰ از دلیل میں تقریب تام نہیں ہے۔ دعویٰ عدم سماع موقی کا اور دلیل عدم سماع کی وہو کما تری۔ پھر مولوی سے مراد آپ نے اپنی تفسیر عربی میں کفار لیا ہے۔ علاوہ ان آیات مذکورہ سورہ نمل۔ سورہ روم اور سورہ فاطر کی میں اور یہ سب سورتیں بالاتفاق مکی ہیں۔ ان کے نزول کے بہت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مردوں کا سننا ارشاد فرمایا ہے۔ تو قرآن کے خلاف آپ کا بیان ہوتا ہے۔ سماع موقی کی حدیثیں بکثرت مروی ہیں ہم چند پیش کرتے ہیں۔ ۱۔ جامع بخاری کتاب الجنائز باب المیت ۲۔ یسمع خلق النعالی۔ من انس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال..... حتی انہ یسمع قریع نعالہم۔ سماع موقی عموماً ثابت۔ اور کلام موقی کے لئے جامع بخاری کا باب کلام المیت صلی الجنائز اور قول المیت علی الجنائز ملاحظہ ہو۔ ۳۔ جامع بخاری کتاب الجنائز باب فی عذاب القبر۔ من ابن عمر قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اهل القلیب فقال هل وجدتمہ ما وعدکم ما بکم حقا فقیل لا تدعو۔ اموات قال ما انتہر باسمع منهم ولكن

لا یجیبون - اس حدیث میں الفاظ نبوی ما انتہم باسع  
مفہومہ قابل غلط ہیں۔ جس سے کھلا ثابت ہے کہ  
مردوں کی قوت سماعت زندوں کی قوت سماعت  
سے کہیں زیادہ ہے۔ بہر حال مرد سے پہلے ہیں  
صحیح مسلم میں انھم لیسعون ما اقول لھم  
والہو ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انکار عام موقی  
نہی ہے۔ اور نبوی کے سامنے کوئی حقیقت نہیں  
چھپاؤ اور وہ جھگڑے پر میں شریک ہوئی  
تھیں۔ **عقبتی** لغت و لغات آنحضرت جب وہ  
اپنے بھائی عبدالرحمن کی قبر کی زیارت کو  
کہ تشریف لائیں تو عقیقتاً لقمہ بھائی کو مخاطب  
کر کے کہا تھا کہ اگر میں آپ کے دفن میں شریک  
ہوئی ہوتی تو آج زیارت کو نہ آتی۔ اس سے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عدم سماع موقی سے رجوع  
صاف ظاہر ہے۔

مطلوبہ صحیحین کی حدیثوں کے بعد اور کسی  
حدیث کے پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن  
مشابہ اور بھی حدیثیں ملا خطہ ہوں۔ عقیبتی نے  
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوہریرہ  
صحابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان  
میں آنے کی دعا السلام علیکم یا اھل القبور  
نہا آنکر کھائی تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ  
یسمعون قال لیسعون ولكن لا یستطیعون  
یجیبون

اگر طبرانی میں عن ابن مسعود وارد ہے  
یسعون کما سمعون ولكن لا یجیبون  
جیسا کہ حدیث بخاری سے اور منقول ہوا  
ما انتہم باسع منہم ولكن لا یجیبون۔  
یہ حدیث نص سے عموم سماع موقی میں۔ اگر  
بدن نہیں تو روح ضرور سنتی ہے کیونکہ روح  
نہیں مرقی۔

ایک اور حدیث بھی سن لیجئے۔  
رم، ابوالشیخ نے اپنی مسند میں عبید بن رزق

سے روایت کیا ہے۔  
كانت امرأة تقيم المسجد فما  
تت فلم يعلم بها النبي صلى الله عليه  
وسلم فمتر على قبرها فقال ما هذا المقبر  
قالوا ام محجن قال التي تقيم المسجد  
قالوا نعم فصمت الناس فصلى عليها ثم  
قال لها اراي للامامة الدر فونمة اتح  
العمل وجدت افضل قالوا يا رسول الله  
تسمع قال ما انتہم باسع منہا

حدیث مذکورہ سے خاص مردوں کا سماع  
ثابت ہے اور حدیث مذکورہ سے عام مردوں  
کا سماع ثابت ہے اور یہ سب حدیثیں بعد موقی  
کی اور بعد نزول آیات مکہ عدم سماع والی کی  
ہیں۔ اب آپ ایک حدیث یا ایک آیت ہی تحریر  
کریں۔ جن میں ان الموقی لا یسمعون  
بعد الموت کی سی تصریح ہو ورنہ غلط  
الافتاد۔ نہ کیا یہ کہ فقہائے احناف کا مذہب  
ہے کہ مرد سے نہیں سنتے۔ جیسا کہ فتاویٰ مذہبیہ  
جلد اول میں بہت سی کتب فقہ کی عبارات  
درج کی گئی ہیں۔ اس میں مفتی کو سخت مغالطہ  
ہوایا ہے۔ مذہب عدم سماع موقی نقلی خفیہ  
کا قاطبہ نہیں ہے۔ بلکہ ان پر ایک معنی سے  
اتہام ہے۔ مولانا عبدالحی خٹکی لکھنوی مرحوم  
حاشیہ جامع صغیر ملکہ میں لکھتے ہیں۔  
قد اشتہر بین العوام ان عند الموقی  
لا سماع للموقی والحق انہم بریثون  
عن ذالک وكيف ينكر اصحابنا سماع  
الموقی مع ظهور النصوص الدالة  
عليه واجماع اكثر الصحابة عليه و  
قد انكرته عائشة لكن قد نكر امرت  
قبر اخيه عبد الرحمن و غابطت معه  
كما في الترمذی وغيرہ فعلمہ انہما  
ارجعت الی السماع والعقل ايضا وان  
السماع فان السماع والقاصد انما

هو الروح وهو لا يفنى بالموت وفناء  
البدن لا يقدر في ذالك انتهى۔  
**ابوہریرہ** مسئلہ ہذا میں دو امر تنقیح طلب ہیں  
ایک یہ کہ مردہ کس کا نام ہے۔ دوسرا یہ کہ قرآن  
مجید کے جمل خبریہ کے خلاف بھی احادیث  
ہو سکتی ہیں۔ اگر ہو سکتی ہیں تو اس اختلاف کا  
نام کیا ہے؟ یہ نسخ تو نہیں ہے کیونکہ نسخ  
اثبات راوا مرویوں میں ہوتا ہے اخبار  
میں نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کی تعریف میں باری  
خالص کا ارشاد ہے لا یاتینہ الکا طین  
من بین یدیک یہ ولا من خلفہ  
نامہ نگار صاحب کا یہ کہنا کہ قرآن مجید  
میں اسماع کی نفی ہے سماع کی نہیں۔ حیرت  
ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اسماع کی نفی جو  
عدم قدرت خالص کے ہے یا جو عدم قابلیت  
مفعول کے۔ شق اول تو بالبداهت غلط ہے  
اگر شق دوم ہے تو ہمارا دعویٰ ثابت ہے۔  
رہا یہ کہ میں نے عربی تفسیر میں موقی سے  
مراود کفار لٹے ہیں صحیح ہے۔ اہل علم سے معنی  
نہیں کہ استعارہ کی شکل میں مستعار نہ ہیں  
وصف زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت مستعار لڑکے  
ملاحظہ ہو مثال مشہور  
تھا بیت اسدا یروچی  
بہادری شیر میں بہ نسبت بہادری آدمی کے  
بہت زیادہ ہے مگر ادا کے طور پر استعارہ کیا  
جاتا ہے۔ اسی مضمون کا اردو شعر ہے  
معدن آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے  
رات کو کس نے ہے خورشید و زلزلہ کیا  
ہے آیت کریمہ جملہ خبریہ متضمن استعارہ یا  
بقولے تشبیہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ موقی  
میں عدم سماعت بطریق اولیٰ ثابت ہے۔ باقی  
جتنی روایات نامہ نگار نے نقل کی ہیں۔ نص  
قرآنی کے مقابلہ میں ناواقف ہیں۔  
میں اس مسئلے کی تفصیل اہل علم پر چھوڑتا

مذہب احناف کے نزدیک ہے۔



ہم اپنی اپنی تحقیقات سے ناظرین کو مستفیض فرمائیں۔ ہاں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ تبریزی اور مرہوہ پرستی وغیرہ سماع موتی کی ذریعہ ہیں نہ فلسفہ امتیاز فکروں۔

## خواجہ صانطامی و مرزا حیدر دہلوی

دانا ڈیش  
خواجہ حسن نظامی ایک خاص دماغ کے بزرگ ہیں۔ میرا اور آپ کا باہمی تعلق عرصہ زمانہ سے محبت کے درجے تک چلا آیا ہے۔ آپ کی طبیعت میں ایک خاص ملکہ ہے کہ بات کو ہلکا اور رائی کو مہاڑ بنا کر دکھایا کرتے ہیں۔ آج کل آپ کے اخبار میں ایک نئی تصنیف کا اعلان بلکہ کچھ حصہ شائع ہوا ہے۔ کتاب کا نام یقینی دین ہے۔ اس میں آپ نے بڑی جرات سے کام لے کر کتب حدیث بلکہ تفاسیر پر بھی خوب تاوتلہ صاف کیا ہے۔ ان کے مصنفین کو ناقابل اعتبار بتایا ہے۔ حکومت عباسیہ سے چل کر آج تک کے مسلمانوں کو گمراہ قرار دیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ

میں یہ کتاب مسلمانوں کی اصلاح کے لئے لکھ رہا ہوں، میرے اکیلے کی یہ تحقیق نہیں بلکہ چند روشن خیال اور مستند علماء کی شرکت سے یہ کتاب تالیف کر رہا ہوں۔

ہم خواجہ صاحب سے اپنی محبت کا تقاضا پورا کرنے کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنی عمر کے خاتمہ پر خاتمہ بخیر کا خیال رکھیں۔ آپ نے جو کتاب لکھی ہے جس کا ابتدائی حصہ آپ نے اخبار منادی مورخہ ۲۴ اگست سنہ ۱۳۵۸ میں درج کیا ہے۔ کوئی ایسی کتاب نہیں جس کی نظر پہلے شائع ہو کر مفقود بلکہ معدوم نہ ہو چکی ہو۔ میں آپ کو کتاب شائع کرنے سے نہیں روکتا بے شک شائع کیجئے۔ مگر میرے

ان سوالات کو مد نظر رکھئے کہ  
(۱) اپنے شریک روشن خیال مستند علماء کے نام نامی سے ملک کو آگاہ کیجئے۔  
(۲) جو بات کہئے باثبوت کہئے۔ محض زبانی رام کہانی نہ سنائیے۔ جیسا کہ پرچہ مذکور سے معلوم ہوتا ہے۔  
۳۔ نہ گفتہ خداداد کہئے باقوال کار

دلیکن چونکہ گفتی دلیلش بیار ہاں یہ بھی یاد رکھئے کہ آپ کے شہر دہلی میں مرزا حیرت جیسی بزرگ بستیاں گزری ہیں۔ جنہوں نے آپ کی طرح کل دنیا سے اسلام کے خلاف واقعہ کر بلا سے انکار کیا تھا۔ اس موضوع پر ایک بسیط کتاب لکھی تھی۔ جس کا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کسی کو کانوں کان بھی خبر نہیں کہ مرزا حیرت کون تھے اور ان کی کتاب کہاں ہے۔ آپ کی تحقیق بھی اگر ایسی ہی زبانی نکلی تو پبلک سے آپ کو یہ شعر سننا پڑے گا کہ

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو  
خوب گزری گی جو مل ٹھیں گے دیوانے دو

## الاستہاض لدفع الاعتراض

ڈاکٹر مولانا ابوالقاسم محمد ابراہیم صاحب میرپور گھوٹ  
(۲۵ ستمبر سن ۱۳۵۸ء کے بعد)

عزیز یار عبداللہ دیان و عبدالرحمان نے اپنے مولانا خانی خان صاحب کی زبانی ابورغال ثقفی کا قصہ ذکر کیا کہ عرب اُس کی قبر پر پتھر مارتے ہیں۔ اور یہ کہ قبیلہ ثقیف کے لوگ شریک جنگ نہیں ہوئے تھے بلکہ بھاگ گئے تھے اور پھر توجہ نکالا ہے کہ اگر دیگر قبائل نے بھی اسی طرح قرار اختیار کیا ہوتا تو صرف ثقیف کی ہجو اور اس کے سردار پر لعنت کے

کے کیا معنی؟ جبکہ سب ہی ایک جیسے جھگڑتے تھے۔  
الجواب | اس عبارت میں آپ نے اصل واقعہ کو غلط ملط کر کے متوکلیں کو جو خدا کے گھر کی سلامتی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور غاصب کو کہہ جو اپنے جوں کی سلامتی کے لئے خانہ کعبہ کی تخریب چاہتے ہیں۔ ایک کر کے جماعت اہل حدیث بلکہ تمام برہمنین کو سخت غلطی میں ڈال دیا ہے۔ اصل واقعہ یوں ہے کہ جب ابراہیم مع اپنے لشکروں کے ہدم کعبہ کے لئے چھوڑے رستے میں ذوالنفر نے اپنی قوم اور دیگر عربوں کو جمع کر کے ابراہیم کا مقابلہ کیا۔ ذوالنفر کو شکست ہوئی۔ امد ذوالنفر اُس کے ہاتھ میں قید ہو گیا۔ ابراہیم وہاں سے آگے بڑھا اور اُس کا گزر قبیلہ بنی خثعم پر ہوا۔ اُن کے سردار نبیل بن خبیب مذکور نے اپنے دونوں قبیلوں شہزاد اور ناموس اور دیگر عربوں کو ہمراہ لیکر جو اُن کے موافق نہ ہو سکے ابراہیم کا مقابلہ کیا۔ لیکن انہوں نے بھی شکست کھائی۔ اور نبیل بن خبیب گرفتار ہو گیا۔ ابراہیم ذوالنفر اور نبیل کو ہمراہ لیتا ہوا طائف میں پہنچا۔ طائف والوں کا معبد لات نام بڑا عظیم الشان بنا ہوا تھا اور وہ اُس کی تعظیم کعبہ کے برابر ہی کرتے تھے انہوں نے سمجھا کہ ابراہیم اسے گرا دینا اس لئے وہاں کے رئیس مسعود بن معتب ثقفی نے مع بعض دیگر کے ابراہیم کی ملاقات کر کے امان چاہی اور اُسے کہا کہ ہم تو آپ کے فرمانبردار ہیں۔ لیکن جس گھر کے ڈھانے کا آپ کا قصد ہے وہ یہ نہیں ہے۔ وہ تو مکہ میں ہے۔ اس لئے آپ اسے چھوڑ دیجئے۔ اور ہم آپ کو مکہ کا ستارہ بتانے کے لئے ایک شخص ساتھ کر دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے ابورغال نامی شخص کو بطور رہنما ساتھ کر دیا۔ جب ابورغال مذکور ابراہیم کو مقام مفس تک ساتھ لایا۔ جو کہ شریفیہ

حیات ضروری۔ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے حالات زندگی۔ نیت پورہ۔ نیکو پبلشرز امرتسر



## حیات ثانی

راؤنگ امام خان صاحب سوہروردی

دکڑشتہ سے پوسٹہ

غائب ۱۳۳۵ھ کا واقعہ ہے۔ انجن اہل حد  
لالہ موسیٰ کے جلسہ میں وعظ فرما رہے تھے۔  
ساتھ اکانی سوہروردی نظر آئے۔ فرمایا ہمارے  
سمکھ سوہروردی ہیں۔ خود کو خالصہ کہتے ہیں۔ یہ  
لفظ کہاں سے آیا؟ قرآن کی اس آیت سے  
خالصہ لٹ ہے اس پر بھی ہم سے بے کاغذی۔  
فرمایا کہ دربار صاحب امت سرکی جب تعمیر  
ہونے لگی۔ تو ہمارے حضرت میاں میر صاحب  
مروجہ کو لاہور سے ہانگی پر بٹھا کر کندھوں پر  
امرت مزلانے۔ اور آپ کے ہاتھ سے بنیادی  
پہلی اینٹ رکھوائی۔ یاد رکھو اگر زیادہ بیگانگی  
کی تو ہم مسلمان اپنی اینٹ نکال لیں گے۔  
سمکھ صاحبان بہت متاثر ہوئے۔

تو یہ نمونہ ہے حیات ثانی کا۔ مگر ایک  
وضندلا سا خاکہ ہے۔ اصل تصویر ان حضرات  
کے نوک قلم کی محتاج ہے۔ جو علماء میں آپ کے  
معاصر اور مجالس میں شریک رہے ہیں۔ مثلاً  
مولنا ابوالقاسم صاحب۔ جو لکھ سکتے ہیں۔ آپ  
طرح ایک اور صاحب جنہوں نے چند سال  
ہوئے۔ مولنا مدوح کے حالات بعنوان  
”ثناء اللہ بود وریہ زبانی“

شروع کئے تھے۔ جو اس وقت ایک ہی نمبر  
مک رہ گئے۔ اسی طرح مولنا حافظ ابوجعفر  
حنانت اللہ صاحب وزیر آبادی و مولنا  
ابوالخیر صاحب ذبیح گوہر نوالہ۔ و علمائے دہلی  
و مشو و دیگر بھنگہ و مولو بہار و مگھال۔ تا آنکہ  
ملک میں کونسا ایسا خطہ ہے جہاں ہمارے  
سید القوم تشریف نہ لے گئے ہوں۔ اور کونسا  
اہل قلم دہلی حدیث و دیگر اہل علم ہے جسے

تین فرسنگ دور ہے۔ اور غالی یہاں پہنچ کر  
پلاک ہو گیا۔ اور اپنے ارادہ بد میں گامیاب  
نہ ہوسکا۔ اس ارادہ بد کی وجہ سے کہ اس نے  
تقیف کے گھبرلات کو بجا کر خانہ خدا کو  
برباد کرنا چاہا۔ اور وہ انکار نہ ہوا۔  
قریب اس کی قبر پر چھ ماہ تھے ہیں۔ راجن شام  
و تاریخ طبری

اور ضرار فہری کا جو شعر نقل کیا ہے۔ اس  
کا مطلب بھی یہی ہے کہ انہوں نے اپنے معبد  
لات کو بجا کر اس کی پناہ ڈھونڈی اور خدا  
کے گھر کی تخریب چاہی۔ لیکن ان کا مقصود  
پورا نہ ہوا۔ اور خائب و خاسر ہو کر لوٹے  
اور لفظ فحش الی لایہ کے معنی یہ ہیں کہ  
انہوں نے خانہ گھر کی تعظیم سے منہ موڑ کر  
اپنے معبدلات کی طرف رجوع کیا۔ اس لفظ  
میں جنگ سے بھاگنے کی دلیل نہیں۔ چنانچہ  
قرآن شریف میں یکے بعد دیگرے دو دفعہ کہا  
”فَیَسِّرْ لَہِاَیْہِاَ الذِّہَابَ“  
اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ تم ہر طرف سے  
منہ موڑ کر خدا کی پناہ میں آ جاؤ۔ نہ یہ کہ تم  
خدا سے جنگ کرو۔ اور پھر شکست کھا کر  
بھاگ جاؤ۔

دیگر یہ کہ ابن شام میں جہاں یہ شعر مذکور  
ہے۔ وہاں سارا قصہ اسی طرح مذکور ہے۔  
جہاں طرح ہم نے مختصراً ذکر کیا۔ اس میں تقیف  
کے بھاگ جانے کا ہرگز ذکر نہیں۔ (باقی)

تفسیر واضح البیان اردو۔ از مولنا محمد ابراہیم  
صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی  
تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی  
تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سیکڑوں  
علمی مباحث پر مفاد بلاغہ تنقید کی گئی ہے۔ فحاشا  
۸۸ صفحات۔ سائز ۲۰×۳۰۔ قیمت بے جلد ہے  
جلد لکھ پتہ۔ منیر دفتر الحمدیث امت سر

مولنا محترم کی مجلس و مصابحت میں رہنے کا  
اتفاق نہ ہوا ہو۔

کچھ قریوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ  
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستان کے ہیں  
بلکہ اگر مجھے یہ عرض کرنے کا حق ہو۔ اور ہر  
وہ شخص جس کے قلم میں شعور و تحریر ہے۔ اور  
اس کے سامنے مولنا مدوح کی کوئی حکایت  
و دعا پڑھتے ہیں۔ ضرور حوالہ قلم کرنے کی زحمت  
فرمائی جائے۔ لیکن سب سے ضروری حصہ  
یہ ہے کہ آپ کی تصانیف کا مطالعہ صرف اس  
غرض سے کیا جائے کہ ان میں کس باب و فصل  
میں کونسی قابل اشتہاد چیز ہے۔ جو آپ کے  
ترجمہ میں لائی جاسکتی ہے۔ کیسے عرض کروں  
کہ میں خود ہی لکھنا چاہتا ہوں۔ مگر غربت و  
سفر و سفر کے تسلسل میں کوئی سامان ساتھ  
نہیں۔

سلسلہ در سلسلہ ہے نامرادی عشق کی

ایک انسان کے اندر دوسرا انسان ہے

ان دونوں قادیانی مواضعات میں مولنا صاحب  
خوب چشکیاں لے رہے ہیں۔ مگر میرے ساتھ  
تو الحمدیث کے پرچے بھی نہیں۔

حیران ہوں دل گور دوں کہ پتوں جگر کوئیں  
مقدوم ہو تو ساتھ رکھوں نہ جگر کوئیں

اسی طرح مناظرات و دیوید و رام پور

و غیرہ کے واقعات جو مطبوعہ بحث سے ماوردی

ہیں۔ بھی سپرد قلم ہونا چاہیں۔ اور کیا کوئی

ایسا مرد میدان بھی ہے کہ اخبار الحمدیث

کے تمام نائل سامنے رکھ کر صاحب سوانح

کے جملہ مضامین کی میزان لگا سکے۔

آخری استدعا اس مضمون پر شروع میں

اصحاب حضرات قلم فرمائی کی زحمت نہ کریں۔

اس جماعت کی نمائندگی۔ اتم نے کر دی ہے۔

بلکہ پہلے اکابر لکھیں۔ جب وہ تشذہبوں کو

سیراب کر چکیں۔ تو پھر اصحاب غریبے صلی علیہم

ہے۔ الغرض: بل حدیث ابن عمر اور وہ حضرت  
جو مولانا بوالوفاء ثناء اللہ صاحب کے شناسا  
ہیں۔ ہر صفت کے لئے یہ ایسی دعوت ہے  
کہ **مکرم**

جو پئے گا شراب آج۔ وہ مجرم ہوگا  
کوہ کوکل سے کریم ہے منادی ساقی

## تقرب الی اللہ کا اعلیٰ وسیلہ

از قلم مولوی محمد صادق سکسہ ہونکے عمود حلاوت  
کس گاماں ضلع لاہور

تقرب الی اللہ کے جتنے وسائل ہیں ان  
سب سے بڑا اور اعلیٰ وسیلہ نماز ہے۔ انسان

جس قدر نماز میں مقرب ہوگا ہوتا ہے اتنا اور  
کسی حال میں مقرب نہیں ہوتا۔ اس لئے مصلیٰ

کی ساری توجہ خدا کی طرف لگی ہوتی ہے اس کا  
دل و دماغ اس سے مصروف ہوتا ہے گویا

وصل حبیب ہو رہا ہے۔ اس کیفیت میں  
خلل اندازی کرنا یقیناً بڑا گناہ ہے۔ اور

خلل انداز بہت بڑا مجرم ہے۔ حدیث متفق علیہ  
میں ہے کہ جب

نمازی کے آگے سے گزرنے والا  
اگر اس کے گناہ سے واقف ہو جائے۔ تو

چالیس برس کھڑا رہنے کو مجبور ہے سے بہتر  
جائے۔ مشکوٰۃ مشکوٰۃ

اگر ایک گناہا جانے کہ اس کو اپنے  
نمازی بجائی کے آگے سے عرض میں دشمال ہے

جذبہ کو بابر عکس) گزرنے میں کتنا گناہ ہے  
تو سو برس وہاں کھڑا رہنے کو گزرنے سے

بہتر جانے۔ (حوالہ مذکور)  
نمازی کے آگے سے گزرنے والا

اگر جانے کہ اس کو کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ  
زمین میں دفن جانے کو گزرنے سے بہتر

جانے۔ ایک روایت میں ہے دفن جانا

اس کو آسان معلوم ہو۔ (حوالہ مذکور)  
ان حدیثوں میں جو وعید شدید وارد ہے

اس پر مطلع ہونے کے بعد گناہائے نظر تک بھی  
نمازی کے آگے سے گزرنے کو دل نہیں چاہتا

لیکن اس میں جو تکلیف ہے وہ ظاہر ہے۔  
پس اس مضمون کے لکھنے کا باعث

یہ ہے۔ بعض دفعہ نمازی کے پیچھے سے گزرنے  
کی جگہ نہیں ہوتی یا آدمی نمازی کے آگے

دور نماصل پر ہوتا ہے اور نمازی نے سترہ  
رکھا نہیں ہوتا۔ اب کیا کرے۔ آگے سے

مگر نہ گئے کی یہ حدیثیں اجانت نہیں دیتیں۔  
کیونکہ ان میں مطلقاً نمازی کے آگے سے

گزرنا منع فرمایا ہے۔ خواہ کتنا ہی دور ہو۔ سو  
اس کی تحقیق ہونی چاہئے کہ سترہ نہ ہو تو نمازی

کے آگے سے کتنی دور ہو کر گزرنا جائز ہے  
اسی غرض کے لئے یہ مضمون لکھا جا رہا ہے۔

امید ہے کہ علماء کرام بلا خطر فرما کر تائید یا  
تقصید فرمائیں گے۔ اگر کوئی صاحب بھی نہ

بولے تو میں سمجھوں گا کہ میرا یہ مضمون من و عن  
صحیح ہے۔ و ما علینا الا السوال۔

علامہ زمان بر مسائل نماز لکھتے وقت وہی مسائل  
لکھتے ہیں جو عام حدیثوں میں مل جاتے ہیں

حالانکہ ان مسائل کی اشد ضرورت ہے جو عام  
حدیثوں میں نہیں ملتے۔ مثلاً مسئلہ زیر بحث

اور سری چہری قزات کیوں مقرر ہوئی۔ کیا سب  
سری یا سب چہری میں کوئی نقصان تھا۔ پھر چہری

شب اور سری چہری کے ساتھ مخصوص کیوں  
ہوئی۔ پھر چہری میں رکعتیں میں چہری باقی

میں سری کیوں ہوئی۔ اور سنن نوافل میں جمع  
رکعات میں ختم رطانا سورہ ہمیشہ اور فرض

میں رکعتیں میں سورہ طانا اور رکعتیں میں فاتحہ  
فقط ہمیشہ یا اکثر جناب نے کیوں فرمائی

سترہ نہ ہو تو نمازی کے آگے سے کتنی دور  
ہو کر گزرنا جائز ہے یا نہیں

جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی صحیح حدیث میں  
مراحتہ یہ ذکر نہیں آیا کہ سترہ نہ ہو تو نمازی کے

آگے سے گزرنے والا اتنی دور ہو کر گزرے تو  
گنہگار نہیں ہوتا۔ البتہ سنن ابی داؤد میں مذکور

ذیل مقدار آئی ہے مگر اس کو خود امام داؤد نے  
منکر کہا ہے۔ لہذا وہ بھی قابل حجت نہیں ہے۔

چنانچہ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲ میں ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب نماز پڑھے ایک تمبارا بغیر سترہ کے پس  
بے شک توڑتا ہے نماز اس کی کوکتا اور گدھا

اور خنجر اور سیوی اور جوسی اور کفایت  
کرتا ہے نمازی کو سترہ سے یعنی نماز اس کی

نہیں ٹوٹتی جبکہ گزریں یہ چیزیں اور پر قدر  
بھینکنے پتھر کے۔ کہا ابوداؤد نے مجھے اس حد

میں کچھ وسواس ہے اور اس میں جوسی اور  
قد قہ بجز اور خنجر یا کذا ذکر منکر ہے۔

جب حدیثوں میں مراحتہ کوئی مقدار ذکر  
نہیں تو عقل و قیاس یہ چاہتا ہے کہ نمازی کو

نماز کے لئے جتنی جگہ درکار ہے اتنی کا وہ  
حقار ہے۔ مثلاً تین ہاتھ یا قدم و قمارت کے

لحاظ سے کچھ زیادہ۔ اس سے پرے گزرنا جائز  
ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جلد ۲ صفحہ ۱۹

باب اثم العار بن یدى المصلیٰ میں فرماتے  
ہیں کہ ۱۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والا

اس وقت گنہگار ہوتا ہے جب نمازی سے قریب  
ہو کر گزرے اور اس کی مقدار میں اختلاف

ہے۔ بعض کے نزدیک سجدہ گاہ کے اندر داخل  
بعض کے ہاں تین ہاتھ کے اندر داخل بعض کے

ہاں بقدر بھینکنے پتھر کے اندر گزرنے والا گناہ  
ہے۔ پہلی دو مقداریں قریباً ایک ہی ہیں۔ کیونکہ

عموماً سجدہ کے لئے تین ہاتھ جگہ کافی ہوتی ہے  
باقی رہی تیسری مقدار ریمہ و ججر سوا کے

معنی ہے پتھر چلانا۔ جس سے بظاہر معلوم ہوتا  
ہے کہ نمازی یا کوئی اور آدمی نماز گاہ میں کھڑا

یہ حدیث صحیحہ راہ بریلوی۔ آپ کے ایک علمی علم نے لکھی ہے۔ قابل مطالعہ۔ تین جہاں ریمہ و ججر

ہو کر پتھر چلائے۔ جہاں وہ پتھر جا کر گرے وہاں ایک نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے لیکن علماء نے یہاں مطلق چلانا مراد نہیں لیا۔ بلکہ مقید کر دیا ہے۔ چنانچہ عون المعبود میں قذفہ بحج کی شرح میں لکھا ہے۔ ای ریتہ بحج بان **ممنع** **لہا** **عنہ** **ثلاثة** **اذ** **رع** **فاكثر** **قال** **لما** **بن** **جہاد** **د** **دعون** **المعبود** **ص** **۲۵۹** **ج** **۱** **یعنی** **ریتہ** **بحج** **من** **مرا** **دین** **بانتہ** **کی** **مقدار** **ہے۔ اور** **ریتہ** **الہدایۃ** **حاشیہ** **مشکوٰۃ** **میں** **فرماتے** **ہیں۔ لکھا** **آ** **ہے** **کہ** **مرا** **د** **پتھر** **چھینکے** **سے** **زی** **جا** **ہو** **ہے** **حج** **کے** **یعنی** **وہ** **کنکر** **کہ** **حج** **میں** **منا** **وں** **پر** **مارنے** **میں۔ مقدار** **اس** **کی** **تین** **ہاتھ** **کی** **لکھی** **ہے۔** **میں** **ریتہ** **بحج** **میں** **پہلی** **دو** **مقداروں** **کے** **موافق** **ہو** **گیا۔** **پس** **معلوم** **ہوا** **کہ** **سترہ** **نہ** **ہو** **تو** **جب** **حاجت** **نمازی** **کے** **تین** **ہاتھ** **یا** **قد** **کے** **زیادہ** **جگہ** **نمازی** **کے** **آگے** **چھوڑ کر** **گزرنا** **جا** **ز** **ہے۔** **بعض** **حدیثوں** **میں** **جناب** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نے** **مصلی** **کو** **سترہ** **کے** **قریب** **کہ** **ٹرا** **ہونے** **کا** **حکم** **دیا** **ہے۔ ابو** **داؤد** **ص** **۲۵۹** **ج** **۱** **میں** **ہے** **جب** **نماز** **پڑھے** **ایک** **تہار** **اطراف** **سترہ** **کی** **توا** **سکو** **اس** **کے** **قریب** **کھڑا** **ہونا** **چاہئے۔** **عون** **المعبود** **میں** **کہ** **سترہ** **کے** **نزدیک** **کھڑا** **ہو** **کہ** **مرن** **سجدہ** **ہو** **کے** **اور** **مصلوں** **میں** **بھی** **اتنی** **ہی** **مقدار** **ہونی** **چاہئے** **عون** **المعبود** **میں** **ایک** **لطیف** **لکھا۔** **جس** **کا** **ترجمہ** **یہ** **ہے۔** **امام** **خطابی** **رح** **نے** **کہا** **کہ** **ایک** **روز** **امام** **مالک** **رح** **میں** **۴۰** **دھڑکھڑکے** **ہر** **کر** **نماز** **پڑھ** **رہے** **تھے۔** **ایک** **شخص** **گزرا۔** **جو** **ان** **کو** **جانتا** **نہ** **تھا۔** **اس** **نے** **کہا** **اے** **مصلی** **اپنے** **سترہ** **سے** **قریب** **ہو** **امام** **مالک** **یہ** **آیت** **شریفہ** **پڑھتے** **ہوئے** **آگے** **بڑھے۔** **عن** **ابن** **سیرین** **رح** **ما** **لکھ** **مکن** **تعلیم** **وکان** **فصل** **علیک** **عظیما۔** **(ترجمہ)** **سکھایا** **تجھ** **کو** **اللہ** **تعالیٰ** **نے** **وہ** **جو** **تو** **نہیں** **جانتا** **تھا** **اور** **بے** **تجربہ** **پر** **فضل** **اللہ** **عزوجل**

کا بڑا

میری غرض یہ ہے کہ جناب زندہ ابی وادی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سترہ کے نزدیک کھڑے ہوئے کا حکم دیا ہے۔ اس میں کئی فائدے ہیں۔ ایک یہ کہ اعلام اجماع ہوگا۔ دوم یہ کہ نمازی اپنی حاجت سے زیادہ جگہ روک کر گزرنے والے کا حق دبا کر اس کو تکلیف نہ دے یعنی جہاں سے اس کو گزرنا جائز ہے اس کو سترہ کے اندر نہ کرنے اگر کوئی مصلی ایسا کرے تو علماء نے اس کے اور سترہ کے درمیان گزرنا جائز رکھا ہے۔ فتح الباری ص ۲۵۹ میں ہے۔ ولوصلی الی غیر سترۃ او کانت و تباعد عنہا فالامح انہ لیس لہ المدفع لتقصیر ولا یحرم المرور چنانچہ بین ید یدہ وکن الاولی ترکہ۔ ترجمہ۔ اگر کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے یا سترہ سے دور کھڑا ہو تو مصلی کو گزرنے والے کو روکنے کا حق نہیں۔ کیونکہ قصور اس کا اپنا ہے اور اس وقت اس کے آگے سے سترہ کے اندر گزرنا بھی منع نہیں۔ لیکن نہ گزرنا بہتر ہے۔

نودی شرح مسلم میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مصلی اتنی جگہ کا مالک و حقدار ہے جتنی اسے نماز کے لئے کافی ہے اس سے زائد جگہ میں اس کا کوئی حق نہیں ورنہ علماء اس کو قصور وار ٹھہرا کر گزرنے والے کو سترہ اور اس کے درمیان گزرنے کی اجازت نہ دیتے۔ لہذا اس صورت میں جبکہ نمازی نے کسی چیز سجدہ یا سترہ سے اپنی نماز گماہ کی نزدیک نہ کی ہو اتنی جگہ نمازی کے آگے چھوڑ کر جتنی میں وہ ہاسانی نماز پڑھ سکے۔ ثلاثین چار ہاتھ چھوڑ کر گزرنا بلا کراہت جائز ہے۔ اور اس میں مصلی اور گزرنے والا کسی گناہ کے مرتکب نہیں۔

اور اس صورت میں جبکہ مصلی نے اپنی نماز گماہ

کی حد بندی کر لی ہو۔ جیسا کہ آج کل مسجدوں میں ٹاٹ دریوں وغیرہ پر نماز پڑھتے ہیں۔ سو اس صورت میں نمازی کی حد وہ جگہ سے پرے گزرنا جائز ہے۔ کیونکہ نمازی ٹاٹ وغیرہ سے بڑھ کر توجہ کر دیکھا نہیں اور جو جگہ اس کی حاجت سے زیادہ ہے اس سے گزرنے کی مانعت ہے مصلی اور خواہ غواہ کی تکلیف ہے۔ امام نووی نے توجہ کر دہی اس صورت میں جبکہ سترہ کے لئے کوئی اور چیز موجود نہ ہو سترہ تسلیم کیا ہے۔ اور تھیک بھی ہے۔ بلکہ باقی اشیاء کی موجودگی میں بھی سجدہ نہ جاننا زام کے سترہ پر کفایت کرنا کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ سترہ سے غرض اعلام ہے یعنی گزرنے والے کو اطلاع دینا کہ یہ نماز گماہ ہے اس سے دور رہ۔ سو سجدہ اس غرض کو کما حقہ پورا کر رہا ہے۔ لہذا اس سے پرے گزرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ جیسا کہ سترہ سے پرے گزرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ کہا لا یخفی علی اهل العلم۔ سترہ کے فوائد میں کف البصر جو لکھا ہے اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ سترہ نمازی کی نظر کو اپنے سے پرے نہیں گزرنے دیتا تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ شارع نے ہر جہی غیر کو بھی سترہ بنایا ہے۔ جو نظر کو روک نہیں سکتی اور اگر یہ مطلب ہے کہ نمازی خود نماز گماہ میں سترہ سے پرے نہ گزرنے دے تو یہ سجدہ میں بھی ممکن ہے اور اگر سجدہ سے کف البصر کا فائدہ حاصل نہ ہو سکے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ کف البصر مستحب ہے۔ فسقی میں ہے۔ وکانوا یحبون للرجل ان لا یجاوز بصرہ مصلی وہو وحید مریسل۔ فسقی مع النیل ص ۱۲۹

لے چنانچہ فرماتے ہیں۔ فان لم یجد عصارا فخرھا جمع اھار او تراھا او متاعہ والا فلیبسط مصلی والا فلیبسط الخط۔ ترجمہ۔ اگر عصارہ نہ پائے تو پتھر جمع کر دے یا مٹی کا ڈھیر لگادے یا اپنے اسباب کوئی چیز آگے رکھ دے۔ ورنہ مصلی ہچکچاتے (نودی ص ۱۲۹)

یعنی مستحب جانتے ہیں غلام کہ مصلیٰ اپنی نگاہ کو اپنی ناز گاہ سے متجاوز نہ کرے۔ ہذا ما سندی واللہ تعالیٰ اعلم وغلغله ائمہ۔ یہاں منہج ذیل وضاحت کی بھی ضرورت ہے کیا مسجد الحرام میں نمازی کی سجدہ گاہ سے گزرنا جائز ہے ؟

بعض کہتے ہیں کہ مسجد الحرام میں طواف کرنے والوں کو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے چنانچہ امام ابن تیمیہ منتہی میں لکھتے ہیں باب دفع العار وما علیہ من الاثم والرخصة فی ذلک للطاغیثین بالبیت۔ یعنی نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو۔ دکنے اور گزرنے کے گناہ کے بیان اور طواف کرنے والوں کو نمازیوں کے آگے سے گزرنے کی اجازت کے ذکر میں یہ باب ہے۔ سنن نسائی میں ایک عنوان یوں ہے۔ التشدید فی المردی بین یدی المصلیٰ و بین سترہ یعنی وحید شدید اس شخص کے حق میں جو مصلیٰ اور اس کے سترہ

کے درمیان سے گزرے۔ دوسرا عنوان یہ ہے الرخصة فی ذلک نسائی مشک ج ۱ یعنی بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کو مصلیٰ کے آگے سے گزرنے کی اجازت ہے۔ اگر اس کے ان کی مراد یہ ہے کہ مسجد حرام میں سترہ ہو۔ تو طواف کرنے والوں کو نمازی کی سجدہ گاہ سے پر سے گزرنا جائز ہے۔ تو یہ مسجد مذکور کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ سب جگہ جائز ہے۔

چنانچہ ابراہیم پر عرض کر چکا ہوں اور اگر ان کا مطلب یہ ہے کہ مصلیٰ کی سجدہ گاہ سے طاغیثین کو گزرنا جائز ہے تو اس کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ منتہی اور نسائی میں جو حدیث اس باب میں مرقوم ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ آگے آجائے گا۔

اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ سترہ مسجد حرام میں معاف ہے۔ سو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ

سترہ یہاں بھی فرض نہیں۔ دوم مسجد الحرام میں سترہ کی معافی کے لئے جتنی بھی حدیثیں ہیں وہی حدیثیں پیش کی جاتی اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا منتہی کی حدیث یہ ہے۔

مطلب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر نبی سہم کے پاس بنیر سترہ کے ناز چڑھتے دیکھا اور لوگ جناب کے آگے سے گزر رہے تھے۔ احمد اسناد وادو کی اس حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ یہ کونسی نماز تھی۔ لیکن ابن ماجہ اور نسائی کی روایت مذکورہ میں صراحت موجود ہے کہ یہ طواف کے بعد کی دو رکعتیں تھیں اور اس میں شک نہیں کہ طواف کی نماز تمام ابراہیم کے پاس پڑھی جاتی ہے۔ جس کا حکم نص قرآنی والحدوا من مقام ابراہیم مصلیٰ میں موجود ہے۔ نیز امام نسائی اس حدیث کو نسائی میں دو جگہ لائے ہیں۔ ایک کتاب العقیدہ دوم کتاب الحج۔

مقام اول میں جو الفاظ حدیث کے مرقوم ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ جناب ۴ نے یہ نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑھی تھی۔ کیونکہ اس میں ہے طاف بالبیت سبعاً ثم مصلیٰ رکعتین ہذا ائمہ فی حاشیۃ المقام یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے کنارہ میں بیت کو سامنے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھی۔ اگر یہ واقعہ ایک ہی ہے جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو جناب ۴ کی یہ نماز مقام ابراہیم کے پاس ہوئی اور مقام مذکور جناب کا سترہ ہوا۔ پھر کس طرح یہ حدیث مسجد حرام میں سترہ کی معافی کے لئے حجت ہو سکتی ہے؟ چنانچہ نسائی مطبع انصاری واقعہ دہلی مکہ ج ۱ کے حاشیہ ۱۸ میں لکھا ہے۔ قلت لکن المقام یکنی سترۃ و علی هذا فلا یصلح هذا الحدیث دلیلاً لمن یقول لا خافۃ فی مکۃ الحی

سترۃ فلیتأمل۔ اگر یہ مقدمہ دو اوقات میں جیسا کہ قطب نے یہی ہوگی۔ نیز مقام ابراہیم کی رکعتیں اس کے علاوہ اور جگہ بھی پڑھنی جائز ہیں۔ چنانچہ عون المعبود میں ہے۔ والسنة ان یصلیٰ خلف المقام فان لم یفعل ففی الحج والافق مکة وسائر الحرم ولو سلاھا فی وطنہ ونحو من اقام فی الارض جاز وفاته الفضیلة ولا یفوت هذه الصلوة مادام حیاً عون المعبود ج ۲

واقعہ کی صورت میں حدیث حاشیہ مطاف اور حدیث باب نبی سہم کی مسجد حرام میں سترہ کی معافی کے لئے حجت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دیگر مقامات میں سترہ فرض ہو اور ترک سترہ جناب کا خاصہ بھی نہ ہو اور سنداً یہ حدیث صحیح ہی ہو کیونکہ جناب کا مسجد حرام میں ایک فرض کو ترک کرنا وہاں اس کے عدم فرضیت کی دلیل ہے چنانچہ عون المعبود میں ہے۔ ظاہرہ ائمہ لا حاجة الی السترۃ فی مکة عون مشک ج ۲۔ لیکن سترہ دیگر مقامات میں فرض نہیں۔ چنانچہ فضل ابن عباس سے ایک حدیث مشکوٰۃ میں موجود ہے۔ یاں ستمن اور ضروری چیز ہونے میں شک نہیں کیونکہ وہ حسب احادیث نماز کے لئے حصن حصین کا حکم رکھتا ہے اور نیل میں ترک سترہ کو جناب کا خاصہ بتایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ وفیہ دلیل علی عدم وجوب السترۃ ولكن قد عرفت ان فعله مصلی اللہ علیہ وسلم لا یعارض القول الخاص بنائیل۔ مشک ج ۲ اور حدیث مذکور صحیح بھی نہیں کیونکہ اس میں ایک راوی بھول ہے۔ ابو داؤد میں ہے۔ لیس من ابی سمحۃ ولكن من بعض اہلی عن جدی مشک ج ۳۔ باقی یہی مسجد حرام میں مصلیٰ کی نماز گاہ سے گزرنے کی حلت۔ سو اس حدیث سے نہیں کل

و علیٰ ہذا لا یجوز علیہ سترۃ۔ از منہج ائمہ احمدیہ

سکتی۔ کیونکہ اس حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ طائفین جناب کی جدہ گاہ سے گزرتے تھے بلکہ سنن نسائی کے الفاظ جاء جاشیۃ المطاف فصلى رکعتین اور ابن ماجہ کے الفاظ فصلى رکعتین فی حاشیۃ المطاف سے ظاہر ہے کہ جناب کی نماز گاہ مطاف کے علاوہ اور اس سے باہر تھی۔ پس گزرنے والے جناب کی نماز گاہ سے کچھ گھر رہے تھے اور یہ ہر جگہ جائز ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

حاصل یہ کہ کسی حدیث سے مسجد حرام کا حکم مستقیم سے مستثنیٰ ہونا ثابت نہیں۔ چنانچہ امام بخاری کا یہ خیال ہے اور نہ ہی جدہ گاہ سے گزرنے کی اجازت مسجد حرام میں ہو سکتی ہے۔ اس رنج و تکلیف کی بنا پر مسجد حرام میں موقوفہ عرقات میں ایام حج میں سترہ رکعت ضروری ہے جو کوئی بعد از عقل والتسلیم نہیں ہے۔

## فرقہ دہا بیہ منحوس ہے ؟

(از اڈیٹر)

انجاء الفقیہ کے قابل فخر مولانا اسی صاحب نے فرقہ دہا بیہ کو منحوس فرقہ لکھا ہے۔ (الفقیہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۱ء)

اس کتابیہ فرقہ سے مراد اگر ہندوستان کے اہل حدیث ہیں تو ہم مسرت محسوس کرتے ہیں ناظرین کو خوشخبری سناتے ہیں کہ آج سے پہلے بھی مومنین کی جماعت کو منحوس کہا گیا تھا۔ سورہ یسین پڑھئے۔

مَا تَأْتِيَنَا بِكُفْرٍ

جو چاہے ایسا کہنے والوں کو ملا تھا وہی جواب آج ہم دیتے ہیں۔

مَا تَأْتِيَنَا بِكُفْرٍ

اے ہم دیکھیں تو حیدر نامہ و مومنین کو منحوس جانتے ہیں۔ تہذیبی تحریک تہذیبی اعمال کا نتیجہ ہے۔

میں ہے۔

گلست سعدی و درخشم دشمنان خارا است

## فضائل علم

بقلم مولوی ابرار افضل محمد افضل صاحب کن جوڑ  
اس مضمون کی متعدد اشاعتیں اعلیٰ حدیث میں شائع ہو چکی ہیں۔ سب سے آخری قسط اعلیٰ حدیث ۱۱۱۱ میں ملے ہو۔

ارشاد ربانی ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَتَذَكَّرُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا تَحِيْرًا  
ذکر حاجت ط قاللہ ۱۲ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے درجے بلند کئے ہیں۔

فان اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمان ایمان دار اور عالم دیندار کے بڑے بڑے فضائل اور ان کے مرتبے ہیں۔ دنیا میں اور آخرت میں بھی۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ ایماندار لوگوں اور علم والوں کی دنیا میں قدر و منزلت عورت و عظمت ہے اور آخرت کا وعدہ تو ان کے لئے مخصوص ہے۔ آمنا بعد قنارب زدن ملنا۔ فضیلت علم میں حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں۔

بہی آدم از علم باید کمال

نہ از حشمت و جاہ و مال و مال

انسان علم سے باکمال ہوتا ہے نہ کہ مال و دولت و حشمت سے۔ پس چاہئے کہ

چو شمع از پئے علم باید گداخت

کہ بے علم نہواں خدا را شناخت

دعالم کے لئے مثل پروانے کے گھلنا چاہئے

کیونکہ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا

خود مند باشد طلبکار علم

کہ گرم است پوستہ باز اظم

دعالم کا طلب کرنے والا عقلمند ہوتا ہے۔ اور

بیشہ بازار علم میں سرگرم رہتا ہے۔

۱۰ میا موز جز علم گر عساکری

کہ بے علم بودن بود غنائی

دبجز علم کے اور کچھ مرت سیکھ اگر تو عقلمند ہے

کیونکہ بے علم ہمیشہ غفلت میں ہوتا ہے

۱۱ ترا علم در دین و دنیا تمام

کہ کار تو از علم گیرد نظام

دعالم ہی کی وجہ سے دین و دنیا کے تمام کام

سورج جاتے ہیں

اور مولانا حالی مرحوم فرماتے ہیں

۱۲ وہ علم شریعت کے ماہر کدھر ہیں

وہ اخبار دیں گے مبصر کدھر ہیں

۱۳ اھولی کدھر ہیں مناظر کدھر ہیں

حدث کہاں ہیں مفسر کدھر ہیں

۱۴ وہ مجلس جو کل سرسبز تھی حیدر اغان

چراغ اب کہیں ٹھٹھاتا نہیں داں

۱۵ ہمارے وہ تعلیم دیں گے کہاں ہیں

۱۶ مراحل وہ علم یقیں گے کہاں ہیں

۱۷ وہ ارکان شریعت کہیں گے کہاں ہیں

۱۸ وہ وارث رسول امیں گے کہاں ہیں

۱۹ دہا کوئی اہمیت کا بلجا نہ مادی

۲۰ نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ کلمہ

کہاں ہیں وہ دینی کتابوں کے دفتر

کہاں ہیں وہ علم الہی کے منظر

۲۱ چلی ایسی اس بنم میں باد صرصر

بھیں شعلیں نور حق کی سراسر

۲۲ دہا کوئی سامان نہ مجلس میں باقی

۲۳ صراحی نہ طنبور مطرب نہ ساقی

دیگر

۲۴ ہرے نہ تم میں فضیلت ہے باقی

۲۵ نہ علم و ادب ہے نہ حکمت ہے باقی

۲۶ نہ منطق ہے باقی نہ ہیئت ہے باقی

۲۷ اگر ہے تو کچھ قابلیت ہے باقی

سید حالیؒ روحیات عالیٰ آیت نورانی کا فخر



## فتاویٰ

اگر میرا نہ چلا جائے اس گھر میں دیکھو  
میرا گھر اس گھر میں کھائے دیکھو  
یا اللہ اس از و توحہ (اللہ العالی)

مفسر کچھ لکھ کر دیا تو زیادتی علم کے لئے یہ حق  
میں بہ نردی علماء رطہ

(لکھ سب میرے علم میں افزونی عطا فرما)  
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم کا درجہ جسد  
تھامے غایب سے برتر ہے۔ چنانچہ آپ کی دعا  
درجہ و جیب الدعوات میں قبول ہوگئی جس کا  
فائدہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے سارے جہان  
کے لئے آپ کو معلم اعظم مقرر فرمایا۔ چنانچہ  
ارشاد ہوتا ہے:-

ويعلمكم الكتاب والحكمة و  
يعلمكم ما لم تكونوا تعلمون  
ہمارا رسول تم کو وہ کتاب اور حکمت  
سکھاتا ہے وہ ان علوم کا معلم ہے جو  
تم لوگ نہ جانتے تھے۔

ان ہر دو چیزوں سے علم کی تفصیلات نمایاں ہیں  
خوشخبری :- قَدْ بُدِيَ عِبَادِ الْاَلِيِّينَ  
يَتَشَكُّونَ الْقَوْلَ يَتَشَكُّونَ اَخْسَنَهُ  
اَوْ لَيْتَ الْاَلِيِّينَ هَذَا هُوَ اللَّهُ وَ  
اَوْ لَيْتَ هُوَ اَوْ لَوْ اَلَا بَابُ دَرْجَتِهِ  
اسے نبی! خوشخبری سنا دے ان لوگوں کو کہ  
سننے میں کوئی بات پس پوری کرتے ہیں اس کے  
اچھے پہلو کی دینی اچھے قبول کرتے  
ہیں اور برے سے گریز کرتے ہیں (یہی لوگ  
صاحب عقل ہیں۔)

اس سے ثابت ہوا کہ علم و عقل کا کام ہے اچھے کو  
قبول کرنا اور برے سے بچنا۔ اسے خدا! تمام  
مسلمانوں کو علم دین و دنیا کی توفیق عطا فرما کہ  
ان کے حق میں سود مند ثابت ہو۔ آمین یا  
اللہ العالی! سبحان ربك رب العزت عما  
يصفون و سلم علی المرسلین والحمد لله  
رب العالمین :-

س ۱۵۱ { ہمارے یہاں صدقہ عید الفطر  
جامع مسجد میں جمع کیا جاتا ہے اور بعد نماز عید  
اس جگہ کو مسجد ہی میں فروخت کر کے رقم صدقہ  
موجودہ علامتے دین کو حسب مراتب تقسیم کر دی  
جاتی ہے اور غریب گاؤں والے حقدار رقم مذکور  
سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کیا علامتے دین صدقہ  
عید الفطر لینے کے مستحق ہیں؟

صدقہ نماز سے قبل یا بعد میں تقسیم ہونا چاہیے  
اور ایک جگہ جمع کر کے بعد نماز تقسیم کیا جائے  
یا نہیں۔ جواب غناث فرماتے ہیں:-

بجیب الرحمن ساکن دھورہ ضلع بریلی  
ج ۱۵۱ { حدیث شریف میں آیا ہے  
فرمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عز کوۃ الفطر طهرًا للصیام من اللغو  
والمرثا وطعمۃ للفساکین۔ رواہ

ابوداؤد۔ یعنی صدقہ فطر رمضان میں روزہ دار  
کی غلطیوں کی اصلاح اور مسکینوں کے  
گوارے کے لئے ہے۔ اس لئے جن کو دیا جائے  
اگر وہ مسکین ہے تو صدقہ جائز ورنہ ناجائز  
صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا ضروری  
ہے مگر رمضان ہی میں دیدے تو بھی جائز ہے  
اللہ اعلم! دوسرے برائے غریب فطر وصول

س ۱۵۱ { کبیرات عیدین میں رخصت  
کرنے کے متعلق جو حدیثیں پہنچی وغیرہ میں وارد  
ہیں وہ آپ کے نزدیک قابل احتجاج ہیں یا  
نہیں۔ کیونکہ مولانا محمد صاحب مرحوم نے  
انعام محمدی میں اس سے احتجاج کی ہے اور محدث  
میں مدرسہ حمانہ والے نے ان ہر ایک کی تضعیف  
کی ہے اور پوری طرح تردید کی ہے۔

درالم - ابو عبد اللہ محمد بن علی بن ہاشم  
ج ۱۵۱ { فردا اگر کوئی حدیث تصنیف

ہے تو مجموعہ قوی ہے۔ یہ فعل امت مسلمہ میں  
متواتر چلا آیا ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرنا  
اللہ اعلم!

س ۱۵۱ { زید علیہ السلام کے اصحاب میں  
کسی معینہ تاریخ پر لین دین کی بابت فراموشی  
پاتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے کہ ماہ رواں کی  
تاریخ پر غلطی بندل کے حساب سے ہو چکی  
ہو گی۔ جسے بید بلا چون و چرا تسلیم کر لینا  
اگرچہ موجودہ بھلاؤ کچھ بھی ہو۔ لیکن زندہ کے  
شعلی فریقین کو فائدہ سے متصور ہیں۔ اور یہی  
مسلمہ امر ہے کہ کسی ایک کو فائدہ اور ایک کو  
نقصان لازمی ہے۔ تو ایسی حالت میں قبل از وقت  
بھلاؤ کر کے لین دین کرنا جائز ہے یا نہیں؟  
و خریدار احمدیث ۱۵۱ {

ج ۱۵۱ { اگر قریب پہلے وصول کر لی ہے تو  
یہ بیع علم ہے۔ جس میں قیمت پیش کی جاتی ہے  
اور بیع بعد میں دی جاتی ہے۔ اگر قیمت نہیں دی  
تو ایفائے وعدہ کے تحت مقررہ قیمت ادا کرنی  
چاہئے۔  
س ۱۵۱ { عمر و ہلک سے دیکھو یہ اور  
ایڈووکیٹ کا دوسرا بیکر معاہدہ میں جادو خیمہ شہر  
کا رہو یہ دیتا ہے اور فی ہر ایک آدھ بڑیا کرنا  
ہے۔ بیکر کہتا ہے کہ جس سے جس بدل کر معاہدہ  
لینا ناجائز اور حرام ہے۔ جس پر عمرو کی دلیل  
کہ دونوں چیزیں ایک نہیں ہیں بلکہ دھات کے  
اجزاء کم و بیش ہیں لہذا ناجائز و حرام کی کوئی صورت  
نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں  
میں حق پر کون ہے؟ مسائل مذکورہ

ج ۱۵۱ { عوام میں مشہور ہے کہ شہر و دیہات  
میں چاندی کم ہوتی ہے۔ اس کی بیشی کے لحاظ  
بہ لینا شرعاً مانع نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن عمل درآمد  
کسی قانون جان کے مشورہ سے کرنا چاہئے۔  
و فقہاء اس سوال کے علاوہ تیسرے جو تھے  
سوالوں میں جو ہمیشہ کا لفظ آیا ہے ہماری ہجرت

فیضانِ اسلام - قاضی شایان رحیم کے مسکرتہ الامور مغامرات کا مجموعہ - بیت حضرت زین العابدین



**سینٹ اویس اور بندرستان -** بندرستان، دریائے سندھ کی بحری تجارت کے لیے ایک عمدہ بندرگاہ ہے۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ آگرہ کا سالانہ امتحان ۱۵ شعبان کو ہوا۔ بحمد اللہ نتیجہ بہت کامیاب رہا۔ سوال کو مکمل جملے کا۔ علوم دینیہ و فنون عربیہ کے شائق طلبہ اپنی درجہ استیں مع سابقہ تعلیم تہذیب پر پیشگیں۔

رکسٹری مدرسہ اسلامیہ عربیہ ناٹی کی فنڈی کو علی (آگرہ) دہرا شاعت فنڈ

**اعلان واجب الاذعان** | تریا ضلع صندھ سے ایک دینی مدرسہ عربیہ بشیرہ بنگال کے مقام بھوگاؤں ضلع دینا چور میں باجمام بولندا امان مولوی بشیر الدین احمد صاحب شاگرد رشید شینا شیخ، نکل حضرت میا صاحب مرحوم بہاری ثم اللہ صلوٰی قائم ہے۔ خدا اس کو ہمیشہ قائم رکھے۔ میں نے اس مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں بار بار شرکت کی ہے اور مدرسہ کو دیکھا اور اس کے طلباء کا امتحان بھی لیا ہے جس سے مدرسین کی محنت اور طریق تسلیم کی خوبی کا صحیح اندازہ بخوبی ظاہر ہوا ہے۔ اس دیار میں جہاں جہلاء کی کثرت اور تشددین احناف کا دوسرے اس مدرسہ کا وجود و بقا بے حد ضروری ہے۔ لیکن جس طرح دیگر عربی مدارس مالی مشکلات میں مبتلا ہیں مدرسہ مذکور بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ بلکہ بہت زیادہ واجب الہم اور قابل امداد ہے۔ نیز اہل حق کو دل کھول کر اس کی اعانت کرنی اور فہم صاحب ممدوح کو جو خود بھی درس دیتے ہیں اس فکر سے بے نیاز کر دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ابرہیم دینکا اور مدرسین و طلباء ممنون ہوگا واللہ لا یضلح اجم المحسنین۔ نعم الامور دفعہ المحسنین۔

وہانا الراحمہ محمد ابراہیم القاسم الہندسی بقلہ ترسیل زرکا پتر:- مولوی محمد بشیر الدین جہتم مدرسہ بھوگاؤں ڈاک خانہ ہما باد ضلع دینا چور۔ دہرا شاعت فنڈ وصول

**ضرورت مند اصحاب** کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ میرے پاس اخبار البیڈیٹ کی مکمل قلمی جلد ۱۰ نمبر ۳ تا نمبر ۳۳ جلد ۲ یعنی ۲۲ تا ۲۳ موجود ہے۔ تمام پرچے بحالت درست ہیں اور جلد میں کرائی ہوئی ہے میں ان کو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی قیمت کی کچھ دینی اور اسلامی کتب خریدنے کا ارادہ ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کا خریدہ ہم کو واپس ثواب میں شامل ہونا چاہیں وہ احقر سے بذریعہ دینی طلب فوالیں۔ پتر یہ ہے عبد الغفور بیڈ کنشیں پولیس۔ ٹاٹن لکھن مالیر کوٹلہ۔ پنجاب۔

## ضروری اعلان

بوجہ تعطیلات عید الفطر ۹ اکتوبر کا پرچہ یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے آئندہ ہفتہ ۱۷ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین مطلع رہیں!

**ضرورت مند مدرسہ** | ہمارے ہاں دونوں چیزوں کی از حد ضرورت ہے۔ اور باب کرم مدد جاریہ کرتے وقت اس کا ضرور خیال رکھیں۔ راقم سید احمد واج میکر۔ امیر میکر۔ ضرورت اخبار البیڈیٹ | مجھے اخبار البیڈیٹ کے پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ لیکن خریدنے کی طاقت نہیں۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام پر اخبار البیڈیٹ اس ماہ مبارک میں جاری کرادیں۔ تاکہ میرے دینی معلومات میں اضافہ ہو۔ اس کا ثواب خداوند تعالیٰ بہت بڑا دیگا۔ ایک اور طالب علم معرفت منیر مسیحائی دواخانہ

**نیما قلاب**۔ موقع ڈمراؤں۔ ضلع آگرہ | ماہوادی رپورٹ | اخبار البیڈیٹ کی ماہوار رپورٹ بابت ماہ ستمبر میں باوجود اخبار کی جاری اشاعتیں شائع ہونے کے مبلغ ساگر دوسرے کی کمی رہی ہے۔ اس لئے رپورٹ نہایت رنج اور قلق کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میں انتظار کے ساتھ ہندوستان اعلان کیا ہے کہ جنگ کی وجہ سے اس راستہ خطرناک ہے اس لئے غائب ہیں۔ اس دفعہ حج کا ارادہ نہ کریں۔

**البیڈیٹ** | سمندر سی خطرے کی وجہ سے خشکی کا راستہ پُر امن کیا جاتا تو زریعہ حج بے خوف ادا ہو جاتا۔ اور مسلمان حکومت کے شکر گزار بھی ہوتے۔

مدرسہ مکہ اور مدینہ کے لئے جو رقم دفتر البیڈیٹ میں جمع ہیں۔ ہم منتظر تھے کہ کسی مستعد حامی کے ذریعہ جمع ہوں گے۔ اب اور کوئی سبیل سوچ رہے ہیں۔

**حلیہ مبارک** | حافظ گوہر دین صاحب منشی ناضل نے پنجابی نظم میں آنحضرت صلی علیہ وسلم کا حلیہ مبارک شائع کیا ہے۔ جس میں حضور کے حالات اور احکامات کا بھی ذکر ہے۔ قیمت ار محمول نہ لے لے کا پتر۔ حافظ گوہر دین مبلغ اسلام ساکن ورک

ضلع گورداسپور (پنجاب) | حضائین آمد | مولوی عبدالرشید صاحب نظم ایک عدد۔ مضمون دو عدد۔ ایم محمد خان گوہر۔ ابو الفضل محمد افضل صاحب۔ بیڈت مقصود جن صاحب۔ محمد رمضان صاحب نیر اختر صاحب سرحدی۔ آغا سید عبدالغفار صاحب۔ ۳ عدد۔

## ناظرین البیڈیٹ

عید الفطر کے موقع پر اہل حدیث کانفرنس کے لئے عید آنہ فنڈ ضروریاد رکھیں

بہار شباب۔ حکیم اہل خانہ دہلوی مرحوم کے والد ماجد کی تصنیف۔ قیمت پتر چتر۔ نیز البیڈیٹ اتر

# ملکی مطلع

## یورپ میں دوسرا محاذ

جرمنی اور روس کے مابین کی بہت بڑی فوجی طاقتوں کے درمیان کے آغاز سے روس کے خلاف سرحد آواز ہے۔ روس اور مغرب کے مقابلے میں کئی نئی داد شجاعت دے رہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ امریکہ اور انگلستان سے سامان جنگ باوجود راستے کی مشکلات کے روس میں پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں برطانیہ سے آٹا سامان جنگ وٹاں پہنچا ہے جو ایک پوری فوج کے لئے کافی ہے۔ روسی فوج میں ۹ لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی بولتے ہیں اس کے علاوہ خود روس میں کئی ایک مقامات میں سامان جنگ تیار ہو رہا ہے۔ مگر پھر بھی جرمنی کی بے پناہ طاقت کے مقابلے میں روسی فوج اور سامان کافی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ بہادری کے جوہر دکھانے کے باوجود روسی فوج کئی ایک اہم مقامات کو چھوڑ چکی ہے۔ انگلستان اور امریکہ کی رائے عامہ کی طرف سے اپنی اپنی حکومتوں پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ روس پر جرمنی کا دباؤ کم کرنے کے لئے یورپ کے مغربی ساحل پر دو تاروں سے لے کر سپین کی سرحد تک جرمنی کے قبضے میں ہے کہیں نہ کہیں جارحانہ اقدام کریں۔ تاکہ جرمنی کو اپنی فوج اور سامان جنگ کا بیشتر حصہ روسی محاذ سے ہٹا کر اس نئے محاذ پر لانا پڑے۔ مشرق وسطیٰ صد سالہ امریکہ کے خاص ایلچی مشرور نیڈل وکی جنوں نے حال ہی میں روس کا دورہ ختم کیا ہے۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے روسی فوج کی ضرورت کا احاطہ

کرتے ہوئے روس کی مشکلات کے متعلق فرماتے ہیں کہ پچاس لاکھ روسی مقتول مجروح یا پیر ہو چکے ہیں۔ کم سے کم چھ کروڑ روسی دکل آبادی کا ایک تہائی حصہ (مقتولہ علاقوں میں جرمنی کے غلام ہو چکے ہیں اور جو ابھی آزاد ہیں ان کے لئے آئندہ ضروریات میں اشیاء خورد و خوردی ایندھن کپڑے اور طبی اشیاء کی سخت قلت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن روس کے باوجود روسی اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ روسیوں کا فیصلہ ہے کہ فوج حاصل کریں گے یا مر جائیں گے۔ اندر میں حالات ضرورت ہے کہ اتحادی فوج یورپ میں دوسرا محاذ قائم کرنا معاصر انقلاب اس سلسلہ میں لگتا ہے کہ بعض لوگوں کو اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ اتحادی ابھی تک دوسرے محاذ کیلئے پوری تیاری کیوں نہیں کر سکے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو شاید معلوم نہیں کہ برطانیہ اب تک تیرہ محاذوں پر لڑ چکا ہے اور آج بھی اس کی فوجیں متعدد محاذوں پر مشغول ہیں۔ ان سب کے لئے ساز و سامان درکار تھا اور ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ جنگ کی ابتدا کے وقت برطانیہ کی تیاری بالکل معمولی تھی۔ امریکہ کئی محاذوں پر لڑ چکا ہے اور لبریا ہے۔ روس کو بکثرت سامان جنگ بھیجا گیا ہے۔ یہ تمام شرائط مزاحمت دینے کے لئے دوسرے محاذ کی تیاری بہر حال وقت طلب تھی۔ اس ناگویر تاخیر پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن میں یقین ہے کہ اب انتظار کی بہت قریب الا اختتام ہے۔ سردیوں میں زیادہ سے زیادہ وسیع اور موثر ہوائی حملے ہی جرمنی پر ہونگے۔ اور دوسرا محاذ بھی جلد سے جلد پیدا ہو جائیگا۔

روسی محاذ جنگ

روس میں دیے تو کئی ایک جگہ لڑائی

ہو رہی ہے۔ بعض جگہ روسیوں کا پلڑا بھاری ہے اور بعض جگہ جرمنوں کا۔ لیکن شالین گراڈ کا مورچہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ فریقین کی زیادہ طاقت اسی جگہ فوج ہو رہی ہے۔ سٹالین گراڈ کی جنگ شروع ہونے کی ایک ہفتہ گزر گئے مگر ابھی تک اس شہر پر جرمنی کا مکمل قبضہ نہیں ہوا بلکہ لڑائی ہو رہی ہے۔ محاذ دونوں میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں کا میاب بھاری حملے کر کے بعض علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کے شمال مغرب میں روسیوں کی جارحانہ سرگرمیاں جاری ہیں۔ روسی فوجیں ڈان اور والگا دریاؤں کے ۴۰ میل درمیانی علاقہ میں جرمنوں کے ذرائع آمد و رفت کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ شہر کے اندر ٹینکوں اور پینڈل فوجوں کے زبردست تصادم ہو رہے ہیں۔ بعض حصوں میں روسی کا میاب ہیں اور بعض میں جرمن۔ لیکن جرمن نقصانات کی پرواہ کئے بغیر مادہ دم تک برابر لڑ رہے ہیں۔

روسی محاذ کا کچھ حال معاشرہ رپاپ کے الفاظ میں سنئے !

شالین گراڈ کے اندر صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے۔ جرمنوں کا دباؤ قائم ہے۔ اور روسی فوج اس پر قابو نہیں پاسکی شہر کے جنوب مغرب میں حالات تشویشناک ہیں۔ مگر شمال اور شمال مغرب میں صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔ وٹاں سے جرمنوں کو استیوں اور پہاڑوں سے نکال دیا گیا ہے مارشل ٹوشکو نے شدید جوابی حملے شروع کر دیے ہیں۔ شالین گراڈ کی قیمت کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کے متعلق ایک دو دن میں یہ ناک جائے گا۔ اگر شہر کے اندر محافظ فوجیں کچھ دن اور مزاحمت کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو مارشل ٹوشکو کے جوابی حملے کی زیادہ

دولت نازی۔ ان اشتقاقی حالت و غیرہ۔ انھیں ہمیں۔ بیت ی۔ دیکھنا چاہیے

ہو جائے گی۔ کیونکہ جیسا کہ ایک سویڈش فوجی ماہر کا بیان ہے کہ بڑی روسی فوج شہر کے اندر نہیں بلکہ مانگا کے شمال میں ہے اور وہاں فوجیں زیادہ دیر تک اڑے رہے اور وہی شمال میں مندرجہ ذیل فوجیں ہیں اور پھر دریائے ڈینی اوہا مانگا کے درمیان شہر کے جنوب کی طرف ہر منوں کے خلاف زبردست حملہ کیا جاتے گا۔ اور اگر گڈ کیا اور فائدہ دینے کے مغرب سے روسی فوجوں کی پیش قدمی جاری رہی تو اس حملہ کو اور بھی تقویت حاصل ہو جائے گی۔

شمالی گراڈ کی اس طویل جنگ کا کیشیا میں روسی فوجوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ جہاں آئی کی حالت کے متعلق پہلے کچھ تشویش پیدا ہو گئی تھی۔ وہاں اب انہیں پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے کافی وقت مل گیا ہے اس علاقے میں روسیوں کی مزاحمت اب بہت تیز ہو گئی ہے۔ اور انہیں اب کافی سامان جنگ پہنچ گیا ہے۔ اس کے علاوہ عام شہریوں کا حوصلہ بھی بڑھ گیا ہے۔ اور وہ دشمن کے مقابلہ کے لئے زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ کچھ دنوں اور ڈرونگٹریز میں کاکیشیا کی مختلف اقوام کے ۳ ہزار نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس میں مختلف زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔ اور سب نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ متحد ہو کر جرمنوں پر اپنی کاری ضرب لگائیں گے کہ ہر کسی غیر ملکی تو ان کے ملک کی طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرات نہ رہے اس سلسلہ میں ستمبر میں آذربائیجان جار گیا اور آرمینیا کے نمائندوں کی ہی ایک کانفرنس کاکیشیا کی راجدھانی تفلیس میں ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاکیشیا میں نہ صرف روسی دستکامات ہی مضبوط ہو گئے ہیں۔ بلکہ شہری بھی مقابلہ کے لئے بڑی زبرد

تیا ریاں کر رہے ہیں۔ اگر شمالی گراڈ فتح ہو گیا تو جنوبی روس میں سویڈش فوجوں کو اپنی مزاحمت میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ شمالی گراڈ کے اندر اور باہر سو ۱۰ لاکھ جرمن فوج اور ۳۰ ہزار ٹینک موجود ہیں وہ کسی اور جنگ میں استعمال کئے جاسکتے تھے۔

جرمنوں کا ایک اور بڑا حملہ تیل کی پائپ لائن اور اس ریلوے کے ساتھ ساتھ ہے جو روسوف کے جنوب مشرق سے گزرتی ہے جس کے چٹوں کو جاتی ہے۔ کچھ چند دنوں سے موزڈوک میں روسیوں کی مزاحمت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ مگر جرمن فوجیں بھی دریا کے پار پہنچ گئی ہیں۔ اس لئے موزڈوک اور گریزیاتی کے درمیان تیل کے چٹوں پر زبردست لڑائی کی توقع کی جاتی ہے۔ اس لڑائی سے جرمنوں کا ایک مقصد یہ ہے کہ روس کو گریزیاتی کے تیل کے چٹوں سے محروم کر دیا جائے۔ مگر اس سے زیادہ ان کی یہ خواہش ہے کہ اس ریلوے لائن کو کاٹ دیا جائے جو باکو سے شروع ہو کر کیشیا سے ہوتی ہوئی استراخان جاتی ہے۔ اور پھر وہاں سے وسطی روس کو۔ ان حالات میں روسیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ گریزیاتی۔ کیشیا اور سوانج راجہ بکرہ کیپٹن کے ساحل پر واقع ہے کی مشد کے استحقاقات مضبوط کرنے کی کوشش کریں اگر یہ استحقاقات جرمن حملہ کی مزاحمت کرنے میں ناکام ثابت ہوئے تو اس سے ٹرانس کاکیشیا کے باقی روس سے کٹ جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ بہر حال بہت کچھ شمالی گراڈ کی جنگ پر موقوف ہے۔ اگر جرمن فوجیں چند دن اور وہاں مصروف رہیں تو روسی کاکیشیا میں اپنی پوزیشن کو بہت مضبوط کر سکیں گے۔ اور اگر کاکیشیا میں لڑائی تیز ہوئی تو جرمن فوجوں کی مزاحمت زیادہ سخت

ہو جائے گی۔ اور پاپ لاہور ۵ اکتوبر ۱۳۸۵ھ

### شکاریاں

برابر حملہ | چند دنوں پہلے ہی روسیوں نے امریکن نامہ نگاروں کی طرف سے امریکا کے کانگریس جرنل وین کے اعزاز میں ایک دعوت دی تھی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے ایک دلچسپ انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب امریکا نے روس کو قبضہ میں کیا ہے تو وہ بارہ دفع گزرنے کی تجاویز پر پیش کر چکا ہے اس لئے کہ جنگی اعتبار سے یہ امریکا کی بہت اہمیت رکھتے ہیں جو اب جاپانیوں کے پاس ہیں۔ یہاں تک تیسرا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس کے قبضہ چین کے ساتھ اتحادیوں کا سلسلہ جواب منطقی ہو گیا ہے مل جائیگا۔ اور پھر جاپان پر حملہ کرنے کیلئے بھی براہ قبضہ کرنا ضروری ہے۔ جرنل ویول نے یہ بتانا مناسب نہ سمجھا کہ براہ قبضہ کب کیا جائیگا۔ لیکن کم از کم اس وقت بھی اتحادی ہتھیار طیارے برائین جاپانیوں کو چین سے نہیں ہٹنے دیتے۔ ہر کی ہمار اور شکاری طیاروں نے پے در پے کئے ہی رہا۔ دود پر کئے ہیں۔ اس کے علاوہ امریکی فوجوں نے فلنگ کے علاقے میں کئی جاپانی فوجی دستوں پر قبضہ کر کے انہیں کافی نقصان پہنچایا۔ بکر الکابل میں امریکی کامیابیاں | براہ قبضہ جاپان کو بحرالکابل میں بھی بڑی زبردستی ۲۵ ستمبر سے لیکر ۲ ستمبر تک جزائر سلیمان میں ایک زبردست فضائی جنگ ہوئی رہی۔ جس میں ۱۸ جاپانی طیارے برباد کر دیے گئے اور کئی نقصان پہنچا گیا۔ سو مار کے دن ۲۵ جاپانی ہتھیاروں اور ۱۸ شکاری جہازوں نے گڈل کنار پر حملہ کیا۔ ان میں سے ۲۳ ہتھیار اور ایک شکاری جہاز کو برباد کر دیا گیا۔ امریکا کا ان جہازوں کا نقصان بہت کم ہوا۔ امریکی طیاروں نے

جاپانوں نے کئی شہر جلے کئے۔ کلا پر شہر باری کر کے دو جاپانی جہازوں نے۔ بکر کی طیاروں اور بہت سے فوجی دستوں کی ہلاکت ہوئی۔

# کتاب تفسیر

نور فہم  
مومئیانی  
کتاب خانہ  
کراچی

محمد قمر علی اہل حدیث و ہزارہ خیر داران امرتسر  
علامہ انیس روزانہ تازہ شہادت قرآنی  
پیشکش صاحب پیدا کرتی اور وقت باہ کو چھاتی  
ہے۔ ابتدائی سل ووق۔ دوم۔ کھانسی۔ ریزش۔  
کمزوری سیدہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو  
طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی  
کمر میں درد ہون کے لئے اکیر ہے۔ وہ چار دن  
میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ .... کے بعد منہ  
کرلے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت  
بخشنا اس کا ادنیٰ اثر ہے۔ چوٹ لگ جائے تو  
تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے  
رد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں  
منید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام  
دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک  
چٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی  
چٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) ۶۰ آدھ  
پاؤنڈ۔ پاؤنڈ بھر شے مع حصول ڈاک۔

## تازہ ترین شہادت

جناب عبدالشکور صاحب ناندرہ جناب علیہ  
صاحب الاثری ندوی فرماتے ہیں کہ آپ کے استاد  
محترم مولانا زمان خاں صاحب استاد منطق ندوۃ  
العلماء لکھنؤ نے اسکو استعمال کر کے اسکے بہترین  
نوائذ کی تصدیق و توثیق کی ہے۔ اس لئے آدھ  
پیر ارسال فرمائیں۔

جناب محمد بخش صاحب خضر پور۔ آپ سے  
مومئیانی کئی بار منگوائی۔ مفید ثابت ہوئی۔ ایک  
چٹانک اور جلد بچھیں۔ ۲۰- اگست ۱۹۲۲ء  
منگوائے کا پتہ۔ حکم محمد سردار خان  
پیر پراشرو دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

## تفسیر القرآن بکلام الرحمن

بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص  
عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات  
نے کی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے  
متفقہ اصول القرآن تفسیر بعضہ بعضا کی جاتی  
تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی  
تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے  
کاغذ مصری۔ رنگ بہت عمدہ۔ سائز ۱۸x۲۲  
قنات ۲۰ صفحات۔ قیمت چار روپے

## تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بہت مفید اور  
پسندیدہ ہے۔ جس میں  
خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون سلسل معلوم  
ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے  
میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان  
فرد و دل و صبح ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی  
غافلین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آدھ  
جلدیں ہیں۔ جلد اول رسوہ فاتحہ و بقرہ

جلد ثنائی رسوہ آل عمران) جلد ثالث رسوہ  
انعام۔ اعراف) جلد رابع رسوہ انفال  
تاسوہ مغل) جلد خامس رسوہ ابراہیم  
سورہ فرقان) جلد ششم رسوہ شعرا سورہ یونس  
جلد ہفتم رسوہ صافات تاسوہ النجم) جلد  
ہشتم رسوہ قمر تاسوہ الناس)۔ لکھائی چھپائی  
اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت فی جلد علیہ و علیہ  
عمر۔ پیماسٹ خریدنے والے سے ملے گئے ہیں

## تفسیر بیان الفرقان

صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر ہے۔ جو عربی

زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی  
گئی ہے شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات  
بھی درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں  
اپنی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا  
ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ ٹائپل  
آرٹ پیر پر رنگین طبع شدہ۔ قیمت ۱۰/-  
تفسیر بالرائے تصنیف کی بہت ضرورت  
تھی۔ کیونکہ اردو میں آج کل قرآن مجید کے  
کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت  
مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر بیان  
الناس امرتسر۔ بیان الفرقان لاہوری۔

تفسیر الفرقان قادیانی۔ قرآن مترجم مولوی  
عبداللہ چکرا لوی۔ قرآن مترجم مولوی مقبول احمد  
شیخ اور قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان  
بریلوی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم  
اغلاط کی اصلاح کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید  
ہے۔ حصہ اول میں دو سو شمس و سورہ فاتحہ  
و بقرہ) درج ہیں۔ قیمت ۱۰/-

## تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا  
میر سیال کوٹی۔ کہتے کہ تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر  
ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا  
لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ قنات ۸۸  
صفحات۔ سائز ۱۸x۲۲ قیمت ۲/- جلد سے  
جلد چار روپے

## تفسیر سورہ کہف

مولانا سیال کوٹی نے حال  
میں تصنیف فرمائی ہے۔ قیمت ۲/-  
لے کا پتہ ۱- دفتر المحدث امرتسر

الارشاد و بیانیہ تفسیر کے ذریعے سے قرآن مجید کی حقیقت کو سمجھنا اور اس کی تعلیمات کو عملی جامہ پہنانا ہر مسلمان کا فرائض ہے۔







# کتابخانہ سنائیہ امرتسر کی قابل دید کتابیں

**ہندوستان کی اہل حدیث کی علمی خدمات**  
 مولانا ملک امام خان صاحب سوہدروی صاحب  
 اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں اور کمال تک پہنچا ہے۔ قابلِ مقالہ نگار نے حضرت سے اہل حدیث کا ورد و ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کا ابتدا کاراں حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمہ سے۔ مصنفات کی حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ اہل ایمان قائل۔  
 غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں انہیں نہایت تہذیب و ہمت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث کی عظمت کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے ہندوستان کی کتابت۔ طباعت کا لفظ اعلیٰ قیمت علم از ملک صاحب

**تاریخ ہندوستان**  
 مولانا صاحب دہلوی صاحب  
 مولانا صاحب دہلوی صاحب کے علمائے اہل حدیث دہلی اور ہندوستان کے علمائے اہل حدیث اور موجودین کی علمی و ادبی خدمات کا تاریخ جیسے مضمون کو فاضل شریف نے اس خوبصورتی سے لکھا کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں۔ شوق نہا جائے۔ انمازیان۔ روحانی کلام اور اس میں نمایاں ہدایت اعلیٰ مہالے پر ہے۔ اس کی خاطر اس کو دیکھ کر کہ اس کی عظمت اور مضمون پر فخر سنانے کے لئے اس کی حدیث پر احسان فرمائیے اور

دینی مدارس کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ لکھائی چھپائی کا غماز اعلیٰ قیمت ۵۰  
**زوال غازی** سابق شاہ افغانستان  
 تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے جوش ملیح نور نرائین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ ستارہ کی بادشاہت کے حالات۔ فائدہ محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک مہاجر اسلامی سلطنت ہے۔ اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ ضخامت ۵۵ صفحات۔ قیمت تین روپے۔ رعایتی دو روپے۔ (طرا) امر عزیز ہندی۔

**غنیۃ الطالبین** مع خروج الغیب  
 حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں مختلف قسم کے مسائل درج ہیں۔ آدھ و خوان ناظرین کو لے آدھ و ترجمہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ عربی عبارت باعرب اور حاشیہ ہیں۔ حاشیہ پر فروع الغیب کے مقالات مع عربی و آدھ و مندرج ہیں۔ کتاب بذا کی زیادہ توفیق فصول ہے۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ قیمت ۵۰

**یادگار دستگیر** ترجمہ۔ قیمت تین روپے  
 یہ بھی پیر صاحب موصوف کی مشہور کتاب ہے جو طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے

اردو ترجمہ ہے۔ قیمت صرف ۸  
**البلاغ البین فی اتباع خاتم النبیین**  
 یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے اور بہت پرانی کتاب ہے جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ غرض سے ختم بھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ مصنفہ حضرت شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ قیمت ۵۰

**کلید قرآن** جلد ۱  
 قرآن مجید کے تمام الفاظ قرآن مجید میں کتنی بار اور کس کس آیت میں آیا ہے۔ مع نام سورت۔ درج سہارہ درج ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔

**نور جاوید** جن کو سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ اب اس سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات یہاں آئیں وہ میری طرف سے اسلام پر غلط یا نقل ہوئے ہیں یا ہوتے۔ ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ طبع فی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے قیمت ستر روپے۔

**امراء العلوم** ترجمہ منظوم احیاء العلوم مشہور و معروف کتاب اچھا العلوم کا شوق مولانا دم کے وزن پر قیامت سے نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ وہاں سے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۵۰

**فہرست** ۱۔ حصول ذاک جگہ گت کا اس کے علاوہ ہے۔ یہ اصل قیمتیں درج ہیں۔

**میں جو دفتر الحمد للہ**

یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے اور بہت پرانی کتاب ہے جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ غرض سے ختم بھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ مصنفہ حضرت شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ قیمت ۵۰

کتاب...  
 ہے۔ اگر آپ...  
 اور موجودہ...  
 مطابق...  
 موصوف کی...  
 یہ اردو ترجمہ...  
 فلسفہ...  
 محمد...  
 قدرت...  
 مولانا...  
 درج...  
 اس رسالہ...  
 مقالہ...  
 مذاہن...  
 مذہب...  
 رسائل...  
 اسلامی...  
 الفاروق...  
 اور ان کی...  
 اسلامی...  
 غیر قوموں...  
 انصاف کے...  
 خلیفہ...  
 الہامی...  
 ہیں۔ اور...  
 خلیفہ...  
 الامامون...  
 ہے۔ اور...  
 سیرت النعمان...  
 رحمت...  
 رسالہ جامعہ...  
 دہلی

سوانح مولانا دوم...  
 قیمت بارہ آنے...  
 مولوی...  
 سلیس طرز پر...  
 آپ کے والد...  
 و باطنی تعلیم...  
 حالات...  
 یعنی حضرت امام غزالی...  
 الغزالی سوانح...  
 قیمت ۷۔

شنائی برقی پریس امرت...  
 میں اردو...  
 لکھنے کی...  
 سادہ انداز...  
 ہے۔ اگر آپ...  
 رسیدیں...  
 خطوط...  
 قریب...  
 نرخ...  
 منبر شنائی برقی پریس...  
 مال بازار امرت

حیات حافظ شیرازی...  
 کے حالات زندگی...  
 حیات سعدی...  
 شیرازی...  
 حیات...  
 حیات...  
 حالات...  
 حاصل کرنی چاہئے

سنا ہیں صرف ایک...  
 مختصر قصیدہ...  
 قال اللہ...  
 نعیم الصیاح...  
 کی خوبیاں...  
 ملاح نظم...  
 عالم کتاب...  
 ایمان...  
 اذ اللہ...  
 معبرہ اور...  
 نوح...  
 ہے۔ گھر...  
 میں دی جا رہی...  
 پتہ:-

اصلی نیپالی سلاجیت...  
 خون کو...  
 کو ڈھ کر...  
 کر دیتی ہے...  
 قیمت...  
 دہر تو...  
 اصلی نہ ہو...  
 المشرق...  
 کوچہ سلطان...

منہج دفتر الہدیٰ امرت...  
 الہدیٰ امرت...  
 خدمت...  
 رسالہ جامعہ...  
 دہلی

دیکھو...  
 غریب...  
 قیمت...  
 دیکھو...

رجب و ذیل بمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اہمیت کو بتانا۔
- (۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حد کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی یکجہداشت کرنا۔
- (۴) قواعد و ضوابط کی تہت بہر حال پیشگی آتی چاہئے۔
- (۵) جواب دہی کے لئے جواب دہی کا ذریعہ بننا۔
- (۶) مسلمانین کو بطور پند و نصیحت دینا۔
- (۷) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا۔
- (۸) ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۹) ہرگز ٹوک اور غلط واپس نہ ہوئے۔

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۳



مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث  
امرتسر  
چوک کٹوالہ

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۴۱  
۱۳ نومبر ۱۹۲۲ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہدہ  
موساد جاگیر و امان سے ۵ روپے  
عام خریداران سے ۵ روپے  
مشاہدی ۵ روپے  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ روپے  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد ۳۹ و کتابت وارساں زر بنام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی قلم  
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر  
ہونی چاہئے۔

## امرتسر

۱۲ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء

یوم جمعہ المبارک

## فہرست مضامین

- |                             |    |
|-----------------------------|----|
| نظم (ہماری حالت)            | ۱  |
| انتخاب الاخبار              | ۲  |
| ہمایوں کی طرف سے تحریف قرآن | ۳  |
| قادیان میں میرانول          | ۴  |
| حیات ثنائی                  | ۵  |
| الانتہاض لدفع الاعراض       | ۶  |
| فتاوے                       | ۷  |
| تشرقات                      | ۸  |
| ملک مطلع                    | ۹  |
| اشتہارات                    | ۱۰ |

## تنبیہ عامہ علیہم السلام

ہمارے محل و احساں کا زمانہ تقاضاں مگر  
کوئی دامن جو پھیلا تا عمل مقصود سے بھرتے  
ہماری پھر جہان بینی کا بھی برسوں رہا چسپا  
کوئی ہم کو یہ بتلا دو کہ تھے جو رجسٹر کر گئے  
وہی ہم ہیں مگر ہمدم! ہماری دیکھنا قسمت  
زمانہ بھر کے جو الزام ہیں سب ہم پہ ہیں دھرتے  
نہیں معلوم کیا چالیں قیامت کی چلے دنیا  
یہ حسرت ہی رہی کیا کیا مزے سے زندگی کرتے  
اگر ہوتا چین اپنا گل اپنا باغبان اپنا

## انتخابات

(اکتوبر تک)

— اکتوبر ۱۸۔ اکتوبر کو غرضتوال  
آسٹریلیا۔ اکتوبر ۱۹۔ اکتوبر ۲۰۔ اکتوبر ۲۱۔

— لندن سے ۱۸۔ اکتوبر کی اطلاع  
منظر ہے کہ امریکہ سے ایک بہت بڑا جہاز  
قافلہ بحر اوقیانوس عبور کر کے سلامتی کے  
ساتھ انگلستان پہنچ گیا۔ راستہ میں جہاز  
آبدوزوں نے آٹھ مرتبہ حملہ کیا۔ جسے  
برطانیہ کے بحری بیڑے نے ناکام بنا دیا۔

— لندن کی ایک اور اطلاع میں بتایا  
گیا ہے کہ امریکن فوج مغربی افریقہ کی آزاد  
ریاست لائبریا میں داخل ہو گئی ہے۔ اس  
ریاست کا رقبہ چالیس ہزار مربع میل ہے  
اور آبادی ۲۵ لاکھ نفوس کی ہے۔ جن میں  
زیادہ تر جمنی باشندے ہیں۔ اس ریاست کی  
اہمیت یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے جہاز  
قافلے جو جنوبی افریقہ کی طرف آتے ہیں۔ اسی  
ریاست کے پاس سے گزرتے ہیں۔

— تھانہ نوکھا لاہور کے حملہ نے چور  
کے ایک خطرناک گروہ کا سراغ لگا کر ان کے  
چند ممبر گرفتار کر لئے ہیں۔ ان میں ۲۸ ملزمان مطلوب  
ہیں۔ ان لوگوں نے قریباً ایک لاکھ روپے  
کی چوریاں کی تھیں۔ ان کے پاس ایسے لوٹا  
تھے جن سے تالے بڑی آسانی سے کھل جاتے  
ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس ایک سینکڑوں  
خارجے ہوا میں اڑانے تو تمام کمروا لے  
لے ہوش ہو جاتے تھے۔

— جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی  
بیڑے کارٹھ سے اعلان کیا گیا ہے کہ اوون  
ہارڈنگ شمال سے جاپانیوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

— یکم نومبر سے پنجاب میں آج کا کنٹرول  
ہو جائیگا۔ یعنی اس کے بعد ہندوؤں کو اپنے  
کاروبار کے لئے (پیسوں لینا پڑیگا۔ کاشکار  
اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

— صدر مسلم لیگ مشرقی جلالپور  
عید الفطر کے موقع پر مسلمان ہندو کے کام جو  
دولہ انگلیک نام سے کیا جاتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے  
کہ عید کے دن ہندو اپنے گھر میں سب مسلمان اپنے  
دول میں بٹھاتے ہیں کہ ہندو اپنے گھر میں  
کر کے رہیں گے۔

— ۵۔ فیصلہ دی گئی ہے اور نئے ہیں۔  
— ۱۹۔ اکتوبر تک کوئی  
بڑی سیاسی لڑائی کی اطلاع نہیں آئی۔ فریقین کے  
ہوائی جہاز اور توپخانے کچھ سرگرمی دکھانے لگے ہیں۔  
— سندھ کے سابق وزیراعظم مشرف نے  
اپنے عہدے سے استعفا دیدیا ہے۔

— نواب ممدوٹ ممدوٹ پرادش مسلم لیگ  
تھرڈ پور ڈسٹرکٹ جنگی کمیٹی سے استعفا دیدیا  
ہے۔ مشرف جناح نے ان سے کہا تھا کہ وہ مسلم لیگ  
میں رہتے ہوئے سرکار کی جنگی ماسی میں حصہ نہیں  
لے سکتے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے  
قانون وفاق ہند کے ماتحت لاہور کے مشورہ روز  
اجاز مزہم کی اشاعت ایک سال کیلئے روک دی ہے  
— عید الفطر کی خوشی میں انجمن عثمانیہ  
امرت سر نے شہر کے ہندو مسلم اور سکھ معزین  
کو چائے کی دعوت دی۔ جس میں غیر مسلم اصحاب  
نے خوشی شرکت کی۔

— جلال پور پیر والا ضلع طمان میں کچھ  
عہدے سے اہل حدیث اور احناف کے مابین ایک  
مقدمہ جاری تھا۔ لاہور ہائی کورٹ نے  
اہل حدیث کے حق میں اس کا فیصلہ کر دیا ہے  
— جامعہ اہل حدیث پیر والا  
کو مبارکباد دیے۔

## سرمکاری اطلاع

— ۱۵۔ اکتوبر۔ باختر اور مستند اعداد و  
شمار کے مطابق ۲۵ لاکھ جرمن اب تک میدان  
جنگ میں محاذ پر یا محاذ کے عقب میں مارے گئے۔  
یا ایسے زخمی ہوئے اور بے کار ہوئے ہیں کہ  
اب وہ کوئی فوجی خدمت انجام دینے کے قابل  
نہیں ہیں۔ ان اعداد و شمار میں وہ بھی شامل  
ہیں جنہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جنگ  
کے باعث دریاؤں میں مارے گئے یا جنہوں  
خودکشی کر لی۔

## سرمکاری اطلاع

روشنی پر پابندیوں اور نقل و حرکت کی  
اداذ کے قواعد کا نفاذ سارے صوبہ پنجاب  
میں ۲۸۔ اکتوبر سے لگاتار کے غروب آفتاب تک  
یکم نومبر ۱۹۴۲ء کے طلوع آفتاب تک  
عمل میں لایا جائے گا۔ دھمکے اطلاعات پنجاب

## المقول المبین فی عدم وجوب التقليد

بالتعمین۔ مؤلف مولانا غلام علی صاحب رحمہ  
قصوری شہر امیرتسری۔ اس رسالہ میں مولانا  
رحوم نے ثابت کیا ہے کہ تقلید شخصی کوئی فرض  
واجب نہیں ہے۔ رسالہ کے اخیر میں ایک  
ضمیمہ ہے جس میں حنفی فقہ کے وہ مسائل دئیے  
گئے ہیں جو اہل حدیث کے مسائل کے صدر  
مخالف ہیں۔ حالانکہ مؤلف الذکر صحیح احادیث سے  
ثابت ہیں۔ دو نو قسم کے مسائل مع حوالہ کتاب  
بالمقابل دکھائے گئے ہیں۔ قابلہ یہ ہے۔

— ۱۔ مریع محصول ۴۔۰۰ روپے کا پتہ ۱۔  
— منیر دفتر الہدیت امرتسر  
سیرت سید احمد شہید رائے بریلیوی۔  
— مفصل سوانح عمری حالی میں چھپی ہے۔ قیمت  
۴۔۰۰ روپے۔ محصول ۸۔ (منیر الہدیت امیرتسر)

— مولانا محمد رفیع رحوم نے حج کے لیے بیت المقدس کی طرف سفر کیا۔

الحمد لله

شوال المکرم ۱۳۶۱ھ

## بہانیوں کی طرف سے تحریف قرآن

فرقہ دہکتے ہیں کہ قرآن مجید کی جس قدر تحریف ہو چکی  
ان کے جدید فرقے کر رہے ہیں اس کے مقابلہ میں  
یہ وہاں تحریف بہت ہی کم درجے پر ہے۔ بنیائی  
فرقہ جو ایران کی شیعہ جماعت سے نکلا ہے اس  
مذہب میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ دوسرے  
مذہب پر قادیانی فرقہ ہے جو انہی کا نتیجہ کرتا  
ہے۔ آج ہم ان دو فرقوں کے اس خاص  
صفت کا ذکر کرتے ہیں۔ فرقہ بہائیت قرآن مجید کو  
ہمال کتاب ماننے کا مدعی ہے۔ مگر اس کے  
موجود کتاب ہے کہ قرآن مجید کی ہمتی آیات میں  
نجات کا ذکر مختلف الفاظ میں دیا ہے۔ یہ سب  
اب شیخ بہاء اللہ ایرانی کے زلمہ بیست  
سے متعلق ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل آیات چنانچہ  
”یٰٰہٰی مہر“ دہلی میں پیش کی گئی ہیں  
الشَّعَارِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْبَيْتِ  
لِسُورَةِ مَدِّ وَشَاهِدِ وَشَهِيدِ

11-2-54

میں

١٤٤-

100-

14E-

وَيُفِيْعُ فِي الصُّوْرِ إِذَا لَيْتَ

يَوْمَ الْوَعِيدِ رَجَاءً - ع ١٤  
(٩) وَأَلْبَسَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِطَابًا  
قَبِيضًا الْأَمْرُ لَهُ وَهُدًى فِي غَفْلَةٍ  
وَهُدًى لَا يُؤْمِنُونَ ه رَجَاءً - ع ١٥  
(١٠) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْقُلُوبِ قَدْ أُولِيَ  
يَوْمَ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الْكَلْبِ  
غَيْرَ كَيْسٍ رَجَاءً - ع ١٥  
وَيَوْمَ بَابِ الْقِيَامَةِ (١١)

اور پھر یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ سب آیات روز قیامت سے تعلق ہیں۔ اور قیامت کے مولود شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا زمانہ ہے۔

معلوم نہیں کہ ان لوگوں کو اتنی جرأت کیوں ہو گئی ہے کہ اپنی الہامی کتاب موسومہ یہ کتاب اقدس کو چھو کر اسلام کی الہامی کتاب (قرآن مجید) کی تحریف پر کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن مجید کو جاننے اور ماننے والے آج کل بھی دنیا میں بکثرت موجود ہیں۔ تو تو یہ ہے کہ ان کی ایسی برأت قابلِ داد ہم مانتے ہیں کہ ان سب آیات کا مصداقِ روم قیامت ہے۔ مگر دوسرا فقرہ کہ قیامت سے مراد شیخ بہاء اللہ کا زمانہ پھٹ ہے۔ اسے ہم تحریفِ قرآن جانتے ہیں۔ اپنے دعوے کا ثبوت دینا نہایت اہم کے ذمہ ہے۔

مدعی کی تنبیہ کے لئے ہم ایک قریب اس کے  
دعوے کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ جس پر  
غور کر کے شاید اس کو اپنی غلطی محسوس ہو جائے  
(نقلہ یتن کثر آؤ یتنشی)

ان سب آیات میں وما صلّیٰ اس وقت کا  
 تہلیل مقصود ہے۔ جس میں نیک و بد اعمال  
 کرنے والوں کے درمیان بالکل مکمل فیصلہ  
 کیا جائیگا۔ اس کا ثبوت ہم سورہ مؤمن کی ان  
 آیات سے دیتے ہیں۔ جس میں سے پہلی آیت  
 وود بہائی مضمون نگار نے پیش کی ہے۔ وہ  
 آیات یہ ہیں:-

پہنچاۓ اور سر ڈالا۔ ہر وہ شخص جس کی سیکورٹی رکھنا ہے۔ قیمت ہر پہرہ، ہتھیار اور ہتھیار



مَا تَنْفَعُ الْمَالُ عِبَادَتِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ شَيْءًا  
يُغْنِيكَ الْمَرْغُوعُ مِنْ أَمْرِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ  
مِنْ عِبَادِهِ يُلْجِئُكَ إِلَى تَوْفِيقِ الْخَلْقِ  
تَوْفِيقُ اللَّهِ تَوْفِيقٌ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ  
شَيْءٌ وَلَهُ الْوَحْدُ الْأَجَدُ الْفَرْدُ الْوَحِيدُ  
يُجْزِي كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ عَمَلًا  
كَلِمَةُ الْيَوْمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ  
الْحَسْبِ قَدْ آتَيْنَا مُحَمَّدًا قِيَمَ  
الْإِسْلَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
الْحَسْبُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا يَدْعُو الْمَلِئِكَةَ  
مِنْ خَمِيمٍ وَلَا كَسْبِيحٍ يَطَاعُ مَا يَدْعُو  
تَرْجُمَةُ (وَاللَّهُ تَعَالَى) بِرُوحِهِ وَدُرُجَاتِهِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَاللَّهُ بِأَنَّهُ بَدَلُ يَوْمٍ مِنْ جَسَدٍ بِمَا جَاءَ  
بِهِ أَهْلُهُ حُكْمٌ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِ - مَا كَرِهَ  
بَدَلُ قِيَامَتِ كَيْفَ دُونَ سَيِّئَاتِهِ كَوْنُهُ  
جَسَدٌ دُونَ دَقِيقَةٍ مِنْهُ سَيِّئَاتِهِ كَوْنُهُ  
اللَّهُ بِرُوحِهِ كَوْنُهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
رِسَالَتُهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
بِهِ دَهْرُ حَوَابٍ دَوَا جَانِيكَ كَوْنُهُ  
وَزَبَدُ سَمَاءٍ كَوْنُهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
بِرُوحِهِ كَوْنُهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
بِهِ أَنْصَافِي نَبِيٍّ بِهَيْئَتِهِ اللَّهُ بِهَيْئَتِهِ جَلَدُ حَوَابٍ  
يُغْنِيكَ وَاللَّهُ بِأَنَّهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
دُونَ سَيِّئَاتِهِ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
عَلَقُومُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
كَوْنُهُ كَوْنُهُ كَوْنُهُ  
بَاتِ مَانِ لِي هَاتِي -

الحديث | من آياتهم ودجله قابل خورهم  
(۱) لَنْجَزِي كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ  
(۲) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ  
كَافِلِيهِمْ

ان کا مترجم مضمون یہ ہے کہ یوم الفصل میں  
ہر قسم کا فیصلہ کیا جائیگا اور مجرموں کے دل مجرموں  
کی وجہ سے علقوم تک پہنچے ہوئے وہ دن کافروں  
کے لئے بہت مشکل ہوگا۔  
ہم دیکھتے ہیں کہ شیخ پتاء اللہ کی بحث  
کے بعد یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ کافروں کا دوسرا  
دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں بلکہ دوسرے روز قری  
کر رہے ہیں۔ مگر اہل بیت کی وجہ سے ان کے  
دل علقوم تک پہنچے ہیں نہ اور کسی قسم کی پریشانی  
کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ بڑے مزے سے  
زندگی گزارتے ہیں۔ پھر وہ ان مجرموں کو  
ہے کہ مجرم اس دن کس گئے۔

فَأَمَّا تَرْتَفَعُ بِكَ قُوَّةُ بِنَا فَهَلْ رَأَى  
مُحَمَّدٌ مِنْ بَنِيهِ دَعَا (ع۔ ۱۷)  
ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں کیا ہمارے  
لئے دنیا میں دوسری کوئی راستہ ہے تاکہ وہاں  
جاکر ہم نیک عمل کر سکیں۔  
بہائی ہمارے ہمارے مرقوم بالا آیات میں  
ایک آیت وہ بھی لکھی ہے۔ جس کا مضمون ہے  
کہ قیامت کا دن کافروں پر غیر یسیر و بہت  
سخت ہوگا۔

ناظرین کرام! ذرا انصاف سے چائیں کہ آپ  
لوگوں نے شیخ پتاء اللہ کے کسی حکم کے کلمہ سے  
کبھی یہ مضمون سنا ہے جو قرآن مجید کے الفاظ  
سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر کیسی سینہ زداری  
ہے جو قرآن کے ساتھ روا رکھی جاتی ہے کیا  
اہل بیتا سمجھتے ہیں کہ جو کلمہ ان کی زبان یا قلم سے  
نکل جاتا ہے وہ وحی الہی کی طرح واجب القبول  
اور ناقابل تردید ہے۔

قرآن مجید میں قیامت کا مضمون کیسے واضح  
ترین الفاظ میں ملتا ہے۔ کہیں ذکر ہے کہ اس  
روز کافروں کے چہرے سیاہ ہوئے اور مومنوں  
کے سفید۔ کہیں ذکر ہے کہ کافرانہ اٹھائے  
عہ در کہیں کے منکرین پر یہ زائد لکھی ہوئی ہے؟

جائیں گے اور وہ اعتراف گناہ کے علاوہ  
سوال بھی کریں گے کہ ہم تو دنیا میں سوا کچھ  
پھر نہیں اٹھا کیں اٹھایا گیا۔ کہیں ذکر  
کہ مجرم لوگ اپنے چہروں کے نشان سے پہچانے  
جائیں گے۔

یہ عرف المجرمون بسما احمد دہلوی  
حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص شیخ پتاء  
کے دعوے پر ایمان رکھتا ہے اور دوسرے  
منکر ہے۔ اگر دونوں کو اکٹھا کر دیا جائے  
ان میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ اور نہ کافروں پر یہ  
زمانہ سخت ہے بلکہ خوب مزے میں ہیں  
یا وجود ایسے واضح نشانہ کے بغیر  
اگر کمال حرات اور تحریف قرآن نہیں تو اور کیا  
قادیانی آواز! ہم نے شروع میں کہا ہے کہ  
دونوں گروہ قرآن مجید کی تردید کرنے میں برابر  
کے شریک ہیں۔ اس کے ثبوت میں مرزا صاحب  
کی مندرجہ ذیل عبارت کافی ہے۔ جو لکھتے ہیں  
"میرے وقت میں فرشتوں اور شیعوں  
کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت  
وہ نشان دکھائیگا جو اس نے کسی دکان  
نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر جائے گا  
جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔"

يَوْمَ يَأْتِي سَيِّدُكَ فِي غَلَابٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
يَمْنُ اسْمُ دَن بَادِلُونِ يَسْأَلُ خَلْقَهُ  
إِنِّي مَطْلُوكُ فَرِيدٌ سَيِّدُكَ  
كَرِيمًا لَعْنَةُ الْبَاطِلِ وَكَلَمَةُ الْغَلَابِ  
وَحَقِيقَةُ الْوَحْيِ مَكْنُونٌ

الحديث | اس عبارت سے مرزا صاحب  
مطلب یہ ہے کہ میں بحیثیت مظہر الہی کے  
اصول آیت میں میرا ہی آثار و ہے۔  
لطیف! چونکہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ  
آیت قرآنی دراصل تحریف کے درجے تک پہنچا  
ہوا ہے اس لئے خدائی قدرت نے اپنے فضل  
ایاد دکھایا کہ مرزا صاحب اس آیت کو جمع

الحديث المرفوع | ہدایت الہیہ کے حالات۔ فہم کا دوسرا مجسمہ

ناظرین کرام! آپ لوگ غالباً ہم سے متفق ہوں گے کہ مرزا صاحب قادیانی میں اور کوئی کمال نہ پایا نہیں لیکن ایک کمال تو ان میں ضرور ملتا۔ جس کو غلط سمجھتے ہیں۔ یعنی بحث کسی بات پر ہو اور سے جائیں کسی اور طرف۔ شاعر کے قصیدے اور غزلیں مرزا بان میں ہزاروں ناکھوں ہیں مگر ان سب کا مضمون ایک ہی ہے جو اس شعر میں ملتا ہے۔

مصور! کہنی وہ نقشہ جن میں یہ دستانی ہو  
تو جھٹلوا کہنی ہو! دھر گردن جھکاٹی ہو

یہ رنگ مرزا صاحب کی تصنیفات میں نظر آتا ہے۔ جو کوئی گہری نظر سے ان کی تصنیفات کو

جن شرائط پر مرزا صاحب نے مولوی ثناء  
کو بلایا تھا مولوی صاحب نے ان کو لورا

اور ہے کہ کتاب انجام آتم ہمارے پاس  
موجود ہے۔ اس کے آخری صفحہ ۲۸۷ پر نام

کے اصل عربی الفاظ یوں مرقوم ہیں:-

ان معنایوں (لا مخاطب العلماء بعد هذا المتوجیهات ولو استویا بعد هذا متاخاتمة المخطبا) انجام آتم

یعنی ہم نے تصدیق کیا ہے کہ ان توجیہات کے بعد اب ہم علماء کو مخاطب نہیں کریں گے اور یہ رسالہ جاری طرف سے علماء کے ساتھ خطابات کا خاتمہ ہے۔

اس عبارت میں نہ خدا کے ساتھ کوئی وعدہ ہے نہ کسی مباحثہ کا ذکر ہے بلکہ صرف اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ ہم علماء سے خطاب ہی نہ کریں گے۔ یہ بات ہر طالب علم جانتا ہے کہ خطاب اللہ چیز ہے مباحثہ اور چیز۔ قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ایتھنا الذین انزلناہم یا ایتھنا الذین کفرنا و

وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ یہ خطابات الہیہ تو ہیں مگر مباحثات الہیہ نہیں ہیں۔ اب ہم جانتے ہیں کہ مرزا صاحب اس بات پر بھی پختہ نہیں ہیں واضح رہے کہ رسالہ انجام آتم خطبات کا مطبوعہ ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب اپنے پختہ ارادہ کے ماتحت ۱۸۹۶ء کے بعد علماء کو ناقابل خطاب بھیج کر ان کو شرف خطاب نہ بخشے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس کے بعد بھی آپ ہر تحریر میں علماء اسلام کو اپنی عادت حسنہ کے ماتحت الفاظ تبیہ سے یاد کرتے رہے۔ چنانچہ اس کتاب کے بعد دوسری کتاب ضمیر انجام آتم میں علماء کو ان لفظوں میں مخاطب فرماتے ہیں:-

عبداللہ بن عبدالمطلب، مولوی محمد حسین شاہ، مولوی احمد اللہ امرتسری یا مولوی شاہ امرتسری قسم کھانے سے اپنی تقویٰ دکھائیں۔ مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیونکہ جھوٹے ہیں اور گھٹوں کی طرح

جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔  
ضمیر انجام آتم خطبات

قادیانی اور لاہوری ممبرو! مرزا صاحب کی اس شیریں کلاسی کے جواب میں اگر کتب خانہ کوئی آواز آئے تو ہمیں تلخ تو نہیں معلوم ہوگی افسوس ہے کہ مرزا صاحب پر ناصح مشفق کی نصیحت کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ نتیجتاً ناصح مشفق فرماتے ہیں:-

پہلے بولے زیر گردوں مگر کوئی میری سنے ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے آپ کی ہر کتاب میں علماء کا ذکر اسی طرح ملتا ہے۔ طوالت کے خوف سے ان سب باتوں کو جاننے دیجئے۔ اسی کتاب "اعجاز احمدی" کو سامنے رکھ لیجئے جو خامں مجھ کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ششماہی مطبوعہ ہے یعنی انجام آتم کی طباعت کے چھ سال بعد طبع ہوئی تھی۔ اگر مرزا صاحب اپنے ارادہ و نہادہ انجام آتم پر پختہ تھے تو آپ نے مجھے قادیانی میں آنے کی دعوت کیوں دی تھی۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے ارادہ پر پختہ نہیں رہے۔ جب میں حب دعوت گرامی قادیانی میں جا پہنچا تو اپنے ارادہ کو بیان تک اہمیت دی کہ اس کو خدا سے وعدہ قرار دیکر مجھے "نال دیا"۔ عرب کا ایک مقبول شاعر اپنی محبوبہ معاذ کے حق میں کیا خوب کہتا ہے:-

لا تدوم علی حال تکون یوما  
کما تلون فی اثوابہا الخول

ہم نے بھی مرزا صاحب کے حق میں یہی پایا ہے کہ ان کے وعدے محبوبانہ وعدے ہوتے تھے۔ پس الفضل "مرزا صاحب کا دعویٰ انجام آتم سے دکھا کر اپنی اور مرزا صاحب کی لے میری محبوبہ ایک حال پر نہیں رہتی بلکہ جنگلی چھلاو کی طرح مختلف شکلیں بدلتی ہے۔

تصدیق کر دے اور ہم سے سو روپیہ انعام ناظرین اس واقعہ کی تفصیل ہماری کتاب "حیات مرزا" میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس شعر کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دیتے دیکر جو اس نے لکھا ہے اسے لکھا یا تو کیا لکھا مرزا صاحب کی بات کوئی دلیل نہیں ہے تو ہم خدا لگتی کہیں گے کہ آپ کی بات کوئی دلیل نہیں دیتے تھے نہ کسی مذہبی عقیدہ پر نہ کسی عقیدہ پر نہ کسی وعدہ پر نہ وہی عقیدہ۔ عربی شعر کے پورے مصداق تھے جو عرب کے کسی شاعر نے اپنی محبوبہ کے حق میں کہا ہے:-  
لکنتھا خلعة قد سیط من دھما  
فجج وولیع واخلانہ وتبدلی

## حیات ثنائی

نامزدگان اپنی تحریرات کے ذمہ دار ہیں۔  
دعوت الہی سید عبدالغفار صاحب رضوی مقیم بکھنڈ،  
مولوی امام خان صاحب نوشہرہ دیو کا شکر کہ انہوں نے حیات ثنائی لکھنے کے لئے قلم اٹھائی اور حیات ثنائی لکھی شروع کر دی۔  
جسے کئی نمبر "انجمن" میں چھپ چکے ہیں۔  
مولانا ثناء اللہ صاحب کے زندگی کے حالات اور مسائل میں ہر مضمون میں اس قدر واقعات ہیں کہ اگر ان کو جیلد تحریر میں لایا جائے تو ایک زبردست ضخامت کی کتاب بن جائے۔ حضرت مولانا مدظلہ نے مولانا احمد حسن صاحب پنجابی کانپوری رپور مولوی شام احمد صاحب (حق کانپوری) سے بھی کتاب لکھنے کی درخواست دی جو بند کے مشہور آفاق مدرسہ میں تعلیم حاصل کر کے فراغ حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ نے حضرت میاں صاحب شمس العلماء مولوی سید محمد زبیر علی میری محبوبہ ایسی پیاری ہے کہ بقیہ راہی وعدہ ملاو اور تبدیلی گویا اس کے خون میں ملائی گئی ہے۔

حیات طیبہ - مولانا شاہ اسماعیل پشیمردی - قسٹ ۱۰ - شہ بنو ابی برد

حدث دہلوی رحمہ اللہ علم حدیث کی بھی سند حاصل کی۔ دیگر علماء سے بھی مولانا احمد مدظلہ نے تحصیل علم کی۔ بعد تکمیل علوم مولانا موصوف نے چٹا پور یونیورسٹی سے قابلیت کے ساتھ مولوی فاضل کی ڈگری سنہ ۱۹۰۳ء میں حاصل کی۔ طلب میں مولانا صاحب کو ماشاء اللہ کافی دخل ہے۔ اساتذہ مطب کا تمام مجھے معلوم نہیں۔ آپ کے ہم سبق زبردست علماء و فضلاء ہیں۔ خدا آپ کا سایہ ہم پر تادیر رکھے۔ آمین!

مولانا صاحب کا علیہ مبارک۔ ماشاء اللہ۔ گورنمنٹ کالج کٹرہ کی طرف سے تصور کیا گیا ہے کہ کسی قدر گول چہرہ۔ اور وہ نورانی چہرہ صفت کے مطابق ریش مبارک۔ کسی قدر متوسط سے زیادہ۔ آنکھ، ناک، کان دیرہ ماشاء اللہ خوبصورت ہیں۔ پوشاک لاتعب کرتے، عبا اور کبھی کوٹ۔ سر پر عمامہ ملوند یا تھ میں عصا۔ جوتہ بھی دیسی دہلیائی (بدن متوسط درجے کا۔ چونکہ صحت افسوس ہے کہ ٹھیک نہیں رہتی لہذا کمزور ہیں۔ غذا قلیل استعمال کرتے ہیں۔ غذائیں اٹھا کر استعمال فرماتے ہیں۔

مولانا محمد سعید صاحب دوسم، بنارس کی جو میاں صاحب کے شاگرد تھے۔ وہ اہل حدیث کے امام فن مناظرہ سمجھے جاتے تھے اسی طرح جس طرح میرے ایک خفیہ رشتہ دار تھری مولانا سید ابوالصور تانڈی فرخ آبادی امام فن مناظرہ سمجھے جاتے تھے۔ بڑے پایہ کے عالم اور مناظرہ تھے۔ چند کامیاب مناظرے انہوں نے کئے۔ میرے والد خان بہادر سید عبدالعزیز صاحب اور نانا سید عبداللہ محدث صمدی کے خاص احباب میں سے تھے۔ تو مولانا محمد سعید صاحب ہی کی زندگی میں مولانا شفاء اللہ صاحب نے مسند مناظرہ و مباحثہ سنبھالی اور نگینہ۔

بہ حکیم فضل اللہ صاحب پوری کی طلب پڑھی تھیں۔ (والحدیث)

دیوریا۔ لودھیانہ۔ رام پور۔ الہ آباد وغیرہ کے شاندار کامیاب مناظروں میں مولانا کی کامیابی کا سکہ موافقین و مخالفین کے دل پر ثبت کیا اور مخالفین بھی لوٹا مان گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مسلم لوگ بھی آل ورلڈ ذہنی کانفرنس اور آریہ سماج وغیرہ کے جلسوں میں مولانا تقریر کرانے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام دنیا میں مولانا کی قابلیت کا ذکر نکلیا گیا۔ (باقی)

## الانتهاض دفع الاعتراض

(مفسرہ)

(از مولانا ابوالکلام محمد ابراہیم صاحب میرپور کوٹلی) مولانا کا یہ مضمون میرٹھ مصطفیٰ کے چند اعتراضات کا جواب الجواب ہے۔ جو ہم تب سن ردال سے شروع ہے۔ گذشتہ پرچہ میں اس کی جو حق قسط درج ہو چکی ہے۔ جمیں ابورفال کا قصہ درج ہوا ہے۔ آج پانچویں پرچہ تاہین کرام ہے۔ مولانا اپنے مخاطب مضمون نگار صاحب کو فرماتے ہیں کہ۔

آپ مضمون نگار صاحب نے لکھا ہے کہ حجرات ثلاثہ میں کی رہی اسی واقعہ کی یادگار ہے۔ جن کو آج تک ہر ایک عالمی انجام دیتا ہے؟

الجواب اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ حجرات ثلاثہ کی رہی سنت ابراہیمی نہیں ہے۔ بلکہ عرب جاہلیہ کی مقرر کردہ رسم ہے۔ عزیزان عبدالرحمان عبداللہ ان! آپ کے مولانا خفی صاحب کو غالباً معلوم ہے کہ حجرات اور مناسک کا مقرر کرنا خدا اللہ اس کے پیغمبر برحق کا کام ہے۔ حجرات ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی دعا ہے۔ آمین یا تمنا سگنا دہرہ پ! یہ آپ کا حق ظن ہے۔ (والحدیث)

واقعہ اصحاب الفیل کے وقت کوئی پیغمبر نہیں تھا۔ پس ضرور ہے کہ بموجب قول آپ کے مولانا صاحب کے یہ رسم زمانہ جاہلیت کے عربوں کی مقرر کردہ ہو۔ اور یہ درست نہیں۔ کیونکہ یہی سنت ابراہیمی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کے ذبح کے موقع پر حجرات ثلاثہ پر تین دفعت میں سات سات کنکر شیطان کو مارے تھے۔ ردیکھو تاریخ طبری جلد اول ص ۱۱۱)۔ اور یہی کی یادگار ثبت ابراہیمی میں مناسک حج میں رکھی گئی کیونکہ حجاج مکی میں قربانیاں ذبح کرتے ہیں اور مکی میں منحر اسماعیل علیہ السلام ہے۔ مولانا خفی صاحب نہایت خفی طریق سے عبادات اسلامیہ کو رد جاہلیت بنانے کی کوشش میں ہیں۔

پھر آپ نے ان کی زبانی یہ لکھا ہے کہ واقعہ مذکورہ کے چند یرگواہوں میں سے کوئی بھی پرندوں کے چونچ اور پنجوں سے کنکر پڑنا نہیں کہتا۔ حتیٰ کہ صحابہ مفسرین نے بھی نہیں کہا۔ یہ پچھلے مفسرین تباہ اور تقلید جیسوں کی ایجاد ہے۔ کہ انہوں نے لوگوں کو امراض عادت کا گمراہ دیدہ دیکھ بات گھڑ کر منادی؟

الجواب اللہ اللہ! کس قدر جرات و بیباکی اور ائمہ تفسیر کے حق میں زبان درازی ہے اور کس قدر دلیری سے لوگوں کے مذاق کی خاطر مسائن کا گھڑنا! خصوصاً تفسیر قرآن میں انہوں نے بات کا ہنا لینا ان کی طرف نسبت کیا گیا ہے۔ اچھا جناب! نفیل بن حبیب شمشی شامی نے یا نہیں؟ جو یہ کہتا ہے کہ حیدر اللہ! اذا بصرت طیراً وخفت حجاراً تلقت عیداً وہ تو انکھ سے پرندوں کا دیکھنا اور پتھروں کا پڑنا دیکھ رہے ہیں اور بیان کر رہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ انہوں میں، صحابی

مولانا صاحب کے شاگرد تھے۔ وہ اہل حدیث کے امام فن مناظرہ سمجھے جاتے تھے اسی طرح جس طرح میرے ایک خفیہ رشتہ دار تھری مولانا سید ابوالصور تانڈی فرخ آبادی امام فن مناظرہ سمجھے جاتے تھے۔ بڑے پایہ کے عالم اور مناظرہ تھے۔ چند کامیاب مناظرے انہوں نے کئے۔ میرے والد خان بہادر سید عبدالعزیز صاحب اور نانا سید عبداللہ محدث صمدی کے خاص احباب میں سے تھے۔ تو مولانا محمد سعید صاحب ہی کی زندگی میں مولانا شفاء اللہ صاحب نے مسند مناظرہ و مباحثہ سنبھالی اور نگینہ۔

دیکھتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ انہوں میں، صحابی





## ملکی مطلع

## ہندوستان خطرہ میں ہے ؟

ہندوستان پر جاپانی حملہ کے امکان کو نظر رکھ کر حکومت ہند کی طرف سے براہِ اقدام ہندوستان کی مشترکہ سرحد پر حفاظت و دفاع کی نبرد تیار کیا ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے کئی بڑے انجینئر جزل ویول جو مٹی مرتبہ دفاعی انتظامات کا معاشرہ کر کے ہندوستان واپس آئے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اب جبکہ موسم برسات ختم ہو چکا ہے اور سنگاپور میں جاپانی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ ہندوستان پر جاپانی حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ مگر سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ ہندوستان کو مستقبل قریب میں کسی فوری حملے کا خطرہ نہیں ہے۔ ہاں جنگال، آسٹرا اور ہبار، اڑیسہ وغیرہ صوبوں میں ہوائی حملے کا خطرہ ضرور ہے۔ ہوائی حملے سے کسی ملک پر قبضہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ کچھ ہائی اور مالی نقصان ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت کے حکم آئے۔ آری کی ہدایات پر عمل کیا جائے تو اس نقصان کی مقدار اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ فوری حملہ کے خطرہ کی نفی کرنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ اس وقت جاپان کئی ایک مشکلات میں الجھا ہوا ہے۔ اس کی بڑی شکل یہ ہے کہ اس نے ایک وسیع علاقے پر قبضہ کیا ہوا ہے جو ایک طرف ہند چینی سے لیکر ہندوستان کی سرحد تک اور دوسری طرف جزائر فلپائن سے جزیرہ نیو گنی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقے کا رقبہ ۲۵ لاکھ ۲۵ ہزار مربع میل ہے اس وسیع علاقے کو قابو میں رکھنے کے لئے بہت زیادہ فوج کی ضرورت ہے۔ اور

میں بھی جاپان کی کافی فوج مصروف ہو چکا ہے اس کے علاوہ ایشیائی روس کی فوجوں کے مقابلہ میں جاپان نے پھر ریاستیں کئی لاکھ مسلح فوج رکھی ہوئی ہے۔ اندر میں حالات ہندوستان جیسے وسیع ملک پر فوجیں کا دفاعی انتظام گذشتہ چار ماہ کی نسبت اب بہت مضبوط ہے۔ حملہ کرنے کے لئے جس قدر فوج اور سامان جنگ کی ضرورت ہے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے برعکس خود جاپان حملے کی زد میں ہے۔ اس پر چار اطراف سے حملہ ہو سکتا ہے اول روسی ہندوستان کا دلاوی و اسٹیک کی طرف سے۔ جو بحیرہ جاپان کے شمال میں ہے۔ دوسری طرف بحر الکاہل کے سمندری راستوں سے۔ تیسری طرف جنوب میں آسٹریلیا سے، چوتھی طرف براہِ اور ہندوستان کی سرحد سے۔ ایسی حالت میں جبکہ جاپان قریباً خود ہی محصور ہو چکا ہے اس کا ہندوستان پر حملہ کرنا اپنے لئے مزید خطرات کو دعوت دیتا ہے۔ اس کے باوجود کہنا چاہئے کہ دبیرین کا یہ قیاس ہے۔ حقیقی علم خدا کو ہے۔ واللہ اعلم

## روسی محاذ پر فریقین جنگ بھاری توانیاں

مکر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک اس صنعتی شہر کی قسمت کا دو ٹوک فیصلہ نہیں ہوا۔ شہر پر ہزاروں ہوائی حملے ہو چکے ہیں۔ جس سے شہر کا اکثر حصہ قریباً کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا ہے۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے زائڈ ۲۵ ہزار پیدل سپاہی قریباً ایک سو تینک اور کئی سو ہوائی جہازوں کے ساتھ نیا ہلہ کر کے شہر کے شمالی حصہ میں کارخانوں کی ایک لہری پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی علاقہ کا مزید حال معلوم نہ پایا۔ لاہور کے الفاظ میں سننے | معاصر موصوف روسی محاذ کے حالات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے ۔

ستالین گراڈ کی جنگ ختم ہو چکی ہے۔ یہ رائٹر کے تازہ ترین شمارے کا حاصل ہے۔ اس سے پہلے ہی اس قسم کے کئی موصول ہو چکے ہیں۔ کہ حالت نہایت نازک ہو گئی ہے۔ اور جنگ فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ مگر ستالین گراڈ میں ابھی تک روسی فوجیں شہر کی حفاظت کر رہی ہیں۔ اس موسمِ سرما میں جرمین کا جتنا بھاری نقصان ہوا ہے۔ ڈوئس میں یا یورپ میں کسی اور مورچے پر شاید ہی ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ستالین گراڈ کی جنگ اب کائنات کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ روسیوں کی شکست ہو جائے کہ وہ اپنے دنگا کے پار جو ایک میں گئے قریب چوڑا ہے۔ ان کی فوج اور سامان جنگ ہے۔ وہ دریا کی طرف پشت کئے ہوئے لڑ رہے ہیں۔ اور دریا کی دوسری طرف سے انہیں کشتیوں کے ذریعہ سامان جنگ اور فوجی کمک کو لاتی پڑتی ہے اس وقت تک تو دالنگا پر توپ خانہ اور آگن بوٹ سامان جنگ لانے میں ان کی امداد کرتے رہے۔ مگر اب دریا کے قریب چلے کر جرمن مہدائی توپیں نصب کر دی گئی ہیں اور روسی کشتیاں ان کی زد میں آ گئی ہیں۔ روسیوں کے عقب میں ایسی نازک صورتِ حالات کے پیدا ہونے سے ان کی ہندیش کمزور ہو گئی ہے دوسری طرف جرمن ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوجی کمک لارہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود روسیوں کے استقلال میں ذرا فرق نہیں آیا جرمن توپیں شہر پر متواتر گولہ باری کر رہی ہیں۔ شہر کھنڈراتوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ مگر اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ستالین گراڈ کی قسمت کا کیا فیصلہ ہو گا۔ کیونکہ روسیوں کو کمک پہنچ رہی ہے۔ مارشل شو شچوگروو جرمن کی اعلیٰ فوج بعض حصوں میں جرمن مزاحمت کوڑنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور

وہ اب شہر کے بالکل قریب پہنچ گئی ہے۔ شہر نے بھی شہر پر نیا حملہ کر دیا ہے۔ شہر کے چاروں طرف جرمنوں نے بمباری جہازوں سے کر رہی ہے۔ شہر کے کئی حصے گرنے لگے۔ اہل شہر کے ہاتھ پاؤں کی ٹوہ باری شروع ہو گئی۔ جرمنوں کے ہمدردی دہاڑی وہ سے روسیوں نے شہر کے منیتی رقبہ کے کئی بازار خالی کر دیئے ہیں۔

اب اگر جرمن اس شہر پر جو اب گھنڈوں میں تبدیل ہو گیا ہے قبضہ بھی کر لیں۔ تو اس کی چنداں اہمیت نہیں۔ کیونکہ ٹرانس کاکیشیا اور وسطی روس کے قیدیوں کو دہاڑے والگا کے ذریعہ سہلانے کا راستہ چلے ہی بند ہو چکا ہے۔ البتہ جرمنوں کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ جنوبی روس کی شدت کی سرحدی میں سٹالن گراڈ کو استعمال کیا جائے۔ اور وہاں جرمنوں کو لے کر اور تھیں گئے ہائیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اتنے بھاری نقصان کے باوجود اس پر قبضہ کے لئے تباہ کن جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مغربی کاکیشیا میں جرمن فوجیں نوڈل کی بندرگاہ سے بڑھتی ہوئی توپسی کی بندرگاہ کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ اگر جرمنوں کا اس پر قبضہ ہو گیا تو مغربی کاکیشیا میں روسیوں کے لئے ایک بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ جرمن اس بندرگاہ سے ہی اپنی فوجی کمک اور سامان جنگ لاسکیں گے۔ اور انہیں نوڈل سے شہر سے خشکی کے ذریعہ سامان جنگ لانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ مگر روسیوں کی پوزیشن بہتر ہوئی ہے۔ انہیں کمک پہنچ گئی ہے۔ اور ایک ہڈاڑی پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ جہاں ان کے موزوں مورچے کا قلعہ ہے۔ روسی فوجوں نے جرمنوں کے جوہری حملوں کے باوجود اپنی پوزیشن بہتر بنائی ہے۔ روسی حملوں نے جرمنوں کے تمام جملے روک دیئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ تیل کے مرکز وڈنی کی طرف پیش قدمی کرنے کے لئے جرمنوں

کی تمام کوششوں کو نام نہاد دیا گیا ہے۔ اب تمام واقعات کے پیش نظر یہ کہنا بجا ہے۔ کہ بحیثیت مجموعی روسیوں کی پوزیشن بہتر ہے۔ ان کی بڑی مشکل فوجی کمک اور سامان جنگ پہنچانا ہے۔ کیونکہ فوجی روس میں ریل و رسائل کے بہت سے ذرائع پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔

دہر تاپ لاہور ۱۹۔ اکتوبر ۱۳۸۵ھ

## غرق نہ ہو سکے والے جہاز اتحادیوں نے بنائے

لندن ۱۹۔ اکتوبر۔ ایسے جہاز جو غرق نہیں کئے جاسکتے۔ اتحادی بنانے کے تجربے کرتے رہے ہیں۔ اور ایک حد تک وہ ان تجربوں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ایسے جہازوں میں سے تیل سے جانے والے ایک ٹینکر جہاز پر تجربہ کیا گیا۔ جس پر ایک جرمن آبدوز نے حملہ کیا تجربہ حیرت انگیز طور پر کامیاب رہا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع فوجوں سے ایک ٹینکر نے بھیجی ہے۔ جس کی تفصیل نے وٹاں کے بحری حلقوں میں تعجب پیدا کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ٹینکر جہاز پر ایک ہزار ٹن وزن کا ایسا مٹرول تھا۔ جسے فوراً آگ لگ سکتی ہے عام طور پر ایک بڑے جنگی جہاز کو غرق کرنے کے لئے چار تا پندرہ گائیجے جاتے ہیں۔ مگر اس ٹینکر جہاز کو چھ تا پندرہ گائیجے کے بعد نقصان پہنچا۔ مٹرول کو مطلق آگ نہیں لگی۔ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ تاہم پتہ دو گئے ہی جہاز غرق ہو جاتے ہیں۔ مگر ٹینکر کو غرق ہونے میں کئی گھنٹے لگے۔ اس دوران میں اس کے تمام جہازی اور دیگر بے شمار سامان بچا لیا جاسکا۔

نویدارہ صواب خط کرتا ہے کہ وقت چٹ فیر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ دینور

## بقیہ تفصیلات

**ضرورت ہے** | ایک اہل حدیث عالم کی جوامیت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے سکے۔ نیز ایک اہل حدیث حافظ اور قاری کی جو جہوں کو قرآن کریم حفظ کرا سکے اور فن قرأت سکھلا سکے دیگر امور اور تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ پتہ: ایڈیٹر طبعی میگزین لاہور

**مرزا میوں سے مناظرہ** | محلہ گنج مغفورہ لاہور میں ۲۵۔۲۴۔ اکتوبر ۱۳۸۵ھ کو مردانہوں سے ایک عظیم الشان مناظرہ ہونے والا ہے جو امید ہے کہ گزشتہ مناظرہ کی طرح فیصلہ کن ہوگا۔

**قرب و محاربت کے احباب ضرور شامل ہوں۔**

**راقبال احمد سکر بڑی جماعت المسلمین**

**تبلیغی جلسہ لائل پور** | انجن اہل حدیث لائل پور پنجاب کی طرف سے دوسرا سالانہ تبلیغی جلسہ ہوا۔ تاریخ ۱۹۔۲۰۔۲۱ شوال مطابق ۳۰۔۳۱۔ اکتوبر و یکم نومبر بمقام عید باغ منقہ ہوگا جس میں علماء کرام اپنے اپنے مواضع حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرمائیں گے۔ راناظم مجلس استقبالیہ لاہور

**مسجد اہل حدیث لاٹپور** کی تعمیر کے لئے کم کم پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے جو تعمیراتی کی وجہ سے پوری ہو سکتی ہے۔ انجن اہل حدیث لاٹپور کے سفیر مصدقہ رسیدیں لیکر آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ امید ہے کہ عام سالن بھائی عموما اور اہل حدیث بھائی خصوصاً اس کا زخیر میں حصہ لیکر جنت میں اپنا گھر بنائیں گے۔

**حکیم نور الدین محمد انجن اہل حدیث لاٹپور پنجاب**

**درستی پتہ** | اہل حدیث ۲۔ اکتوبر ۱۳۸۵ھ

**مقدمہ کا پتہ غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح ہے**

**ابو حامد محمد عثمانی معلم مدرسہ شوکت الاسلام**

**نئیہ نمبر** | بازار مکان ۵۵ چنگو رکشنز

**دعا کریں** | میں نے ایک حکم میں عرض دی ہے۔ ناظرین کامیابی کی دعا کریں۔ (ایک سائل)



## قصہ مولانا اسماعیل شہید

### امداد القلوب فی الايضاح

یہ کتاب مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی ایضاح الحق العصر کی ایک جامع الکلیات والاضاح کا حامل متن اور ترجمہ ہے۔ ایک علم کے دو کالم کر کے دائیں کالم میں فارسی کی اصل عبارت موجود ہے۔ بائیں کالم میں فارسی عبارت کا با محاورہ اور ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مولانا شہید مرحوم نے بدعت اور سنت کے درمیان ایک دیوانہ کھڑی کر دی ہے۔ جس سے دونوں چیزیں بالکل متماثل نظر آتی ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۲۰×۲۴ صفحات ۱۶۰ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ۔ معمولی کاغذ۔

**صراط المستقیم** مترجم آدھ فارسی زبان میں ہے۔ زیر نظر کتاب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں مولانا مرحوم نے شریعت و طریقت میں مطابقت دکھانے کے لئے تصوف، تہذیب، اخلاق اور اتباع سنت کے چھ محرکات آرا میں منہایت عالمانہ اور عقائد بحث کی ہے۔ اللہ اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد صاحب رائے دہلوی سے ان کے معنایں کی تصدیق و توثیق کرا کر اس کو مرتب فرمایا تھا۔ اس لئے یہ کتاب گویا ان دونوں بزرگوں کی طرف منسوب ہو گئی ہے۔ جن میں سے ایک شریعت اور دوسرا طریقت کے میدان کا شہسوار تھا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۲۰×۲۴ صفحات ۶۲ صفحات۔

ڈاک علاوہ۔

## تقویۃ الایمان مرتبہ ذفر محمدی دی۔

اس کتاب میں اصل کتاب کے علاوہ یہ چار کتابیں بھی شامل ہیں: ۱۔ مولانا شہید کا رسالہ جواب بغدادی ۲۔ مولانا شہید کی تائید محمدی نامی رسالہ مصنفہ مولانا محمد مرحوم دہلوی جس میں تقویۃ الایمان پر مخالفین کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے۔ ۳۔ ذمہ شہادت محمدی۔ مصنفہ مولانا مرحوم دہلوی۔ اس میں مولانا شہید کی مختصر سوانح عمری درج ہے۔ قیمت ۱۰ روپے۔

## ایضاً تقویۃ الایمان کلاں میں

تذکیر الاخوان و خط مولانا شہید۔ فتوے و بارہ علم غیب سعادت دارین اور رسالہ عارفی الاشرار وغیرہ درج ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۴ صفحات ۹۶ صفحات۔ قیمت ۱۰ روپے۔

**حیات طیبہ** مرحوم۔ یہ کتاب مولانا شہید علیہ الرحمۃ کی مفصل سوانح عمری ہے۔ جس میں آپ کے مرشد حضرت سید احمد کے مختصر حالات مذکور ہیں کتاب بڑا گہلا اڈیشن غلط سلط اور جلد چھاپا ہوا تھا ذفر محمدی نے دوسرا اڈیشن نہایت محنت اور صرف کثیر سے عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوایا ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۴ صفحات ۳۰۰ صفحات۔ باوجود غزنی کاغذ وغیرہ کے سابقہ قیمت ۱۰ روپے۔

**کالیانی المعربہ** نوار فتح محمدی۔ مولانا شہید کا رسالہ جواب بغدادی کا اردو ترجمہ ہے۔ مولانا شہید نے اس میں طریقت و شریعت کے

تقدیم پروانوں میں سے، میں اپنے تمام قید و جلاوطنی کے جس کی میعاد بیس سال ہے۔ عجیب غریب حالات قلم بند فرماتے ہیں جو قابل مطالعہ ہیں۔ قیمت ۷ روپے۔

**فلسفہ حجاب** اسرائیلی۔ اس رسالہ میں عورتوں کے پردہ پر قرآن، حدیث، اجماع صحابہ اور عقلی دلائل سے مدح و تحسین کی گئی ہے۔ قیمت ۴ روپے (چار آنے)۔

**ذمہ شہادت محمدی** کے منگوانے کے لئے

**مختصر ذفر محمدی** امرتسر

## اصلی نیپالی سلاطین

خون کو بڑھانے والی۔ تمام جسم کی گزروں کو دھڑک کر کے پھر از سر نو تازہ خون پیدا کر دیتی ہے۔ انفرنس ہے۔ پیرا پیرا۔ قیمت ۱۰ روپے۔

تیمت بختہ فی تولد آئمہ آئمہ و دم خام چار آنہ (۴ روپے) تولد۔ خرچ ڈاک وغیرہ مندرجہ ہوا۔

اصلی نہ ہو قیمت واپس کر دی جائے گی۔

المشاعر۔ ایم حفیظ اللہ۔ کرٹہ کرم سنگھ کو چہ سلطان پہلوان امرتسر

## مفتی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ تبتی کی چھپائی کا کام نہایت عمدہ رنگ والے کاغذ سے حساب و عمدہ کیا جاتا ہے۔ مگر آپ نے کوئی کام چھپوانا ہو تو ہمیں یاد رکھیں۔

پتہ۔ منجور تائی پریس۔ مال بازار امرتسر

۱۹۶۱ء میں پریس

منجور تائی پریس

## اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اپنی فلاح کی خصوصاً دینی و دنیوی فلاحات کرنا۔
- (۳) گورنمنٹ اور سوسائٹی کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- (۴) قیامت بہر حال پیشگی آتی جاتی ہے۔
- (۵) جواب کیلئے جو اپنی کارڈ یا ٹکٹ آگیا ہے۔
- (۶) مضامین و رسائل پر اپنی ہفت روزہ کے لئے۔
- (۷) ہرگز وہاں نہ ہوگا۔
- (۸) بیگزنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۴



## شرح قیمت اخبار

وایمان ریاست سے سالانہ  
روم سا و جاگیر داران سے،  
عام خدیو داران سے،  
شاہان سے،  
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ  
اجتہاد اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے  
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی خاں  
مالک اخبار الجمعیۃ امرت سر  
ہونی چاہئے۔

مدیر شریل  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

وقتہ الجودیث  
احمد سر  
چوک کدہ بھائی  
تاریخ اجزا ۱۳۳۱ - شیبان - ۲۳  
نمبر ۱۳ - نومبر ۱۳۳۱

شعبہ

۹ اشوال المکرم ۱۳۳۱ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء

یوم جمعہ المبارک

## گرانی کا اثر ہونے لگا

(از جناب صحرائی صاحب)

بے غریبوں کے گھروں میں روز و شب چنچ پکا  
جیسے سردی میں سمٹ جاتا ہے فطرس کا بدن  
شکوہ نایابی کا اب کرتا ہے ساہوکار بھی  
یہ نہیں ملتا تو دل جلتا ہے اسکے ہجر میں  
کھانڈ لکھو اس کی حالت ہے  
کا اثر ہونے لگا

(خط لاہور)

تقسیم (گرانی کا اثر ہونے لگا) - مل  
انتخاب الاخبار - مل  
خواجہ صاحب دہلوی اور یقینی دین - مل  
مرزا صاحب ناقابل مصنف تھے - مل  
قادیانی مشن - مل  
کیا مولانا انصیل شہید مقلد تھے یا - مل  
الانتہا من لدن الاجتہاد - مل  
ایک مبارک تجویز - مل  
متفرقات - مل  
جنگ کے متعلق ایک سو نو فکر یہ - مل  
کل مطلع - مل  
اشتہارات - مل



## انتخاب النصار

۱۔ اکتوبر تک پنجاب مسلم لیگ نے حکومت کے اس پھیلے کے خلاف کہ اس سال حایوں کے لئے سندھ کے لئے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ احتجاج کیا ہے اور یہ انتظام لاہور نے ہی حکومت کو دلائی ہے کہ علیحہ فاریس کے راجے کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ ساحل سندھ کے ساتھ ساتھ راستہ زیادہ مخدوش نہیں ہے۔

دہلی کی سرکاری اطلاع ہے کہ سیافہ سلاسرے بنیاد ہے کہ بلوچستان میں اشیائے خوردنی کی کمی کے باعث لوگوں کو باہر بھیجا جا رہا ہے۔ لندن کی اطلاع ہے کہ برطانیہ کے دو نئے جنگی جہاز برطانیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ دو نوگذاشتہ پانچ سال سے زیر تعمیر تھے۔

چودہ چودہ ایچ ڈانہ کی توپیں نصب ہیں۔ چین کے صوبہ یونان میں دو کروڑ چینی قوط کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ صوبہ دریا زرد کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کا قبضہ جس بڑے مربع میل ہے۔ یہ قوط خشک سالی کا نتیجہ ہے۔

برطانیہ کا ایک مضبوط بحری جہاز بحر میں گرت کر رہا ہے۔ اس سے پہلے نبرائی تھی کہ بحر ہند میں جاپان کی آبدوزیں پھرتی ہیں۔ جن برطانوی جہازوں کو کچھ نقصان پہنچا ہے۔

سندھ اسمبلی میں سر غلام حسین ہایت نے بحیثیت وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کر لی ہے جس میں دو ہندو ممبر بھی لئے گئے ہیں۔

لندن ۲۵۔ اکتوبر۔ جنوبی بحر الکاہل کے اتحادی میڈ کوارٹسے اعلان کیا گیا کہ اتحادی فوجیں مشرق بعید کے محاذ پر کوڈا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جاپانی فوج شدید مزاحمت پیش کر رہی ہے۔

۲۲۔ اکتوبر کا اعلان منظر پر

کہ کل شمالی گراڈ میں دست بدست جنگ ہوئی رہی اور تمام جرمن جیلے پسا کر دیئے گئے۔ جرمن پیدل فوج کو جو ایک فیکٹری میں داخل ہو گئی تھی باہر نکال دیا گیا۔ شمالی گراڈ کے جنوب میں روسی فوجیں جرمن مود جوں میں داخل ہو گئیں۔

قاہرہ ۲۵۔ اکتوبر وسط مشرق کے ملکوں میں اعلان کیا گیا کہ انگریزی فوج کے ہر گول دھکے کل بعض مقامات پر دشمن کے بڑے مورچوں میں گھس گئے۔ دن کے وقت دشمن کے جوابی حملوں کے باوجود ہماری فوجوں نے فتح کر دی۔ رقبہ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ ہمارے ہوائی جہاز دشمن کی فوجوں اور مورچوں پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔

ملک کے مختلف حصوں سے ابھی تک تخریبی کارروائیوں کی خبریں آرہی ہیں۔ لاہور میں ایک تانگے والا جس کا نام قیرو الدین بتایا جاتا ہے گرفتار کیا گیا ہے اس کے قبضہ سے ہزاروں روپیہ کے مسروقہ زیورات اور کپڑے وصول ہوئے ہیں۔ ملزم کسی اکیلی دیکھی عورت کو کم دہش کرایہ ملے کر کہیں لے جاتا اور موقع پا کر اس سے نقدی اور زیورات اکپڑے وغیرہ چھین لیتا۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ٹیکنیکل ٹریننگ سکیم کے اجراء سے لیکر جولائی ۱۹۴۲ء کے آخر تک پنجاب نے ۹۵ ہزار دیگر بری فوج، بحری فوج، فوجی اور رسول کارخانوں کے لئے بہم پہنچائے ہیں۔

لاہور ۲۱۔ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۹۔ اکتوبر کو منعقد ہو گا جس میں ایک ہفتہ وار ذریعہ انگلی۔ اس قرارداد میں حکومت پنجاب کے سفارش کی گئی ہے کہ حکومت ہند سے مطالبہ کرے کہ مرکزی خزانہ میں سے ڈیڑھ ارب روپیہ حکومت پنجاب کی تحویل میں کر دیا جائے۔ اس رقم کو ان پنجابی فوجی سپاہیوں کے بہبود پر خرچ کیا جائے گا جو جنگ میں ناکارہ ہو چکے ہوں۔

## حساب و حساب

۱۹۔ شوال ۱۳۸۹ھ میں جو ممبران نے

۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۴ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۶ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۸ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۰ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۲ - ۱۴۷۳ - ۱۴۷۴ - ۱۴۷۵ - ۱۴۷۶ - ۱۴۷۷ - ۱۴۷۸ - ۱۴۷۹ - ۱۴۸۰ - ۱۴۸۱ - ۱۴۸۲ - ۱۴۸۳ - ۱۴۸۴ - ۱۴۸۵ - ۱۴۸۶ - ۱۴۸۷ - ۱۴۸۸ - ۱۴۸۹ - ۱۴۹۰ - ۱۴۹۱ - ۱۴۹۲ - ۱۴۹۳ - ۱۴۹۴ - ۱۴۹۵ - ۱۴۹۶ - ۱۴۹۷ - ۱۴۹۸ - ۱۴۹۹ - ۱۵۰۰ - ۱۵۰۱ - ۱۵۰۲ - ۱۵۰۳ - ۱۵۰۴ - ۱۵۰۵ - ۱۵۰۶ - ۱۵۰۷ - ۱۵۰۸ - ۱۵۰۹ - ۱۵۱۰ - ۱۵۱۱ - ۱۵۱۲ - ۱۵۱۳ - ۱۵۱۴ - ۱۵۱۵ - ۱۵۱۶ - ۱۵۱۷ - ۱۵۱۸ - ۱۵۱۹ - ۱۵۲۰ - ۱۵۲۱ - ۱۵۲۲ - ۱۵۲۳ - ۱۵۲۴ - ۱۵۲۵ - ۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸ - ۱۵۲۹ - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۶ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۸ - ۱۵۳۹ - ۱۵۴۰ - ۱۵۴۱ - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۳ - ۱۵۴۴ - ۱۵۴۵ - ۱۵۴۶ - ۱۵۴۷ - ۱۵۴۸ - ۱۵۴۹ - ۱۵۵۰ - ۱۵۵۱ - ۱۵۵۲ - ۱۵۵۳ - ۱۵۵۴ - ۱۵۵۵ - ۱۵۵۶ - ۱۵۵۷ - ۱۵۵۸ - ۱۵۵۹ - ۱۵۶۰ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۲ - ۱۵۶۳ - ۱۵۶۴ - ۱۵۶۵ - ۱۵۶۶ - ۱۵۶۷ - ۱۵۶۸ - ۱۵۶۹ - ۱۵۷۰ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۲ - ۱۵۷۳ - ۱۵۷۴ - ۱۵۷۵ - ۱۵۷۶ - ۱۵۷۷ - ۱۵۷۸ - ۱۵۷۹ - ۱۵۸۰ - ۱۵۸۱ - ۱۵۸۲ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۴ - ۱۵۸۵ - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۷ - ۱۵۸۸ - ۱۵۸۹ - ۱۵۹۰ - ۱۵۹۱ - ۱۵۹۲ - ۱۵۹۳ - ۱۵۹۴ - ۱۵۹۵ - ۱۵۹۶ - ۱۵۹۷ - ۱۵۹۸ - ۱۵۹۹ - ۱۶۰۰ - ۱۶۰۱ - ۱۶۰۲ - ۱۶۰۳ - ۱۶۰۴ - ۱۶۰۵ - ۱۶۰۶ - ۱۶۰۷ - ۱۶۰۸ - ۱۶۰۹ - ۱۶۱۰ - ۱۶۱۱ - ۱۶۱۲ - ۱۶۱۳ - ۱۶۱۴ - ۱۶۱۵ - ۱۶۱۶ - ۱۶۱۷ - ۱۶۱۸ - ۱۶۱۹ - ۱۶۲۰ - ۱۶۲۱ - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۳ - ۱۶۲۴ - ۱۶۲۵ - ۱۶۲۶ - ۱۶۲۷ - ۱۶۲۸ - ۱۶۲۹ - ۱۶۳۰ - ۱۶۳۱ - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۳ - ۱۶۳۴ - ۱۶۳۵ - ۱۶۳۶ - ۱۶۳۷ - ۱۶۳۸ - ۱۶۳۹ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۲ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۴ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۶ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۸ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۰ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۲ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۶ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۸ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۰ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۴ - ۱۶۶۵ - ۱۶۶۶ - ۱۶۶۷ - ۱۶۶۸ - ۱۶۶۹ - ۱۶۷۰ - ۱۶۷۱ - ۱۶۷۲ - ۱۶۷۳ - ۱۶۷۴ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۶ - ۱۶۷۷ - ۱۶۷۸ - ۱۶۷۹ - ۱۶۸۰ - ۱۶۸۱ - ۱۶۸۲ - ۱۶۸۳ - ۱۶۸۴ - ۱۶۸۵ - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۷ - ۱۶۸۸ - ۱۶۸۹ - ۱۶۹۰ - ۱۶۹۱ - ۱۶۹۲ - ۱۶۹۳ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۶ - ۱۶۹۷ - ۱۶۹۸ - ۱۶۹۹ - ۱۷۰۰ - ۱۷۰۱ - ۱۷۰۲ - ۱۷۰۳ - ۱۷۰۴ - ۱۷۰۵ - ۱۷۰۶ - ۱۷۰۷ - ۱۷۰۸ - ۱۷۰۹ - ۱۷۱۰ - ۱۷۱۱ - ۱۷۱۲ - ۱۷۱۳ - ۱۷۱۴ - ۱۷۱۵ - ۱۷۱۶ - ۱۷۱۷ - ۱۷۱۸ - ۱۷۱۹ - ۱۷۲۰ - ۱۷۲۱ - ۱۷۲۲ - ۱۷۲۳ - ۱۷۲۴ - ۱۷۲۵ - ۱۷۲۶ - ۱۷۲۷ - ۱۷۲۸ - ۱۷۲۹ - ۱۷۳۰ - ۱۷۳۱ - ۱۷۳۲ - ۱۷۳۳ - ۱۷۳۴ - ۱۷۳۵ - ۱۷۳۶ - ۱۷۳۷ - ۱۷۳۸ - ۱۷۳۹ - ۱۷۴۰ - ۱۷۴۱ - ۱۷۴۲ - ۱۷۴۳ - ۱۷۴۴ - ۱۷۴۵ - ۱۷۴۶ - ۱۷۴۷ - ۱۷۴۸ - ۱۷۴۹ - ۱۷۵۰ - ۱۷۵۱ - ۱۷۵۲ - ۱۷۵۳ - ۱۷۵۴ - ۱۷۵۵ - ۱۷۵۶ - ۱۷۵۷ - ۱۷۵۸ - ۱۷۵۹ - ۱۷۶۰ - ۱۷۶۱ - ۱۷۶۲ - ۱۷۶۳ - ۱۷۶۴ - ۱۷۶۵ - ۱۷۶۶ - ۱۷۶۷ - ۱۷۶۸ - ۱۷۶۹ - ۱۷۷۰ - ۱۷۷۱ - ۱۷۷۲ - ۱۷۷۳ - ۱۷۷۴ - ۱۷۷۵ - ۱۷۷۶ - ۱۷۷۷ - ۱۷۷۸ - ۱۷۷۹ - ۱۷۸۰ - ۱۷۸۱ - ۱۷۸۲ - ۱۷۸۳ - ۱۷۸۴ - ۱۷۸۵ - ۱۷۸۶ - ۱۷۸۷ - ۱۷۸۸ - ۱۷۸۹ - ۱۷۹۰ - ۱۷۹۱ - ۱۷۹۲ - ۱۷۹۳ - ۱۷۹۴ - ۱۷۹۵ - ۱۷۹۶ - ۱۷۹۷ - ۱۷۹۸ - ۱۷۹۹ - ۱۸۰۰ - ۱۸۰۱ - ۱۸۰۲ - ۱۸۰۳ - ۱۸۰۴ - ۱۸۰۵ - ۱۸۰۶ - ۱۸۰۷ - ۱۸۰۸ - ۱۸۰۹ - ۱۸۱۰ - ۱۸۱۱ - ۱۸۱۲ - ۱۸۱۳ - ۱۸۱۴ - ۱۸۱۵ - ۱۸۱۶ - ۱۸۱۷ - ۱۸۱۸ - ۱۸۱۹ - ۱۸۲۰ - ۱۸۲۱ - ۱۸۲۲ - ۱۸۲۳ - ۱۸۲۴ - ۱۸۲۵ - ۱۸۲۶ - ۱۸۲۷ - ۱۸۲۸ - ۱۸۲۹ - ۱۸۳۰ - ۱۸۳۱ - ۱۸۳۲ - ۱۸۳۳ - ۱۸۳۴ - ۱۸۳۵ - ۱۸۳۶ - ۱۸۳۷ - ۱۸۳۸ - ۱۸۳۹ - ۱۸۴۰ - ۱۸۴۱ - ۱۸۴۲ - ۱۸۴۳ - ۱۸۴۴ - ۱۸۴۵ - ۱۸۴۶ - ۱۸۴۷ - ۱۸۴۸ - ۱۸۴۹ - ۱۸۵۰ - ۱۸۵۱ - ۱۸۵۲ - ۱۸۵۳ - ۱۸۵۴ - ۱۸۵۵ - ۱۸۵۶ - ۱۸۵۷ - ۱۸۵۸ - ۱۸۵۹ - ۱۸۶۰ - ۱۸۶۱ - ۱۸۶۲ - ۱۸۶۳ - ۱۸۶۴ - ۱۸۶۵ - ۱۸۶۶ - ۱۸۶۷ - ۱۸۶۸ - ۱۸۶۹ - ۱۸۷۰ - ۱۸۷۱ - ۱۸۷۲ - ۱۸۷۳ - ۱۸۷۴ - ۱۸۷۵ - ۱۸۷۶ - ۱۸۷۷ - ۱۸۷۸ - ۱۸۷۹ - ۱۸۸۰ - ۱۸۸۱ - ۱۸۸۲ - ۱۸۸۳ - ۱۸۸۴ - ۱۸۸۵ - ۱۸۸۶ - ۱۸۸۷ - ۱۸۸۸ - ۱۸۸۹ - ۱۸۹۰ - ۱۸۹۱ - ۱۸۹۲ - ۱۸۹۳ - ۱۸۹۴ - ۱۸۹۵ - ۱۸۹۶ - ۱۸۹۷ - ۱۸۹۸ - ۱۸۹۹ - ۱۹۰۰ - ۱۹۰۱ - ۱۹۰۲ - ۱۹۰۳ - ۱۹۰۴ - ۱۹۰۵ - ۱۹۰۶ - ۱۹۰۷ - ۱۹۰۸ - ۱۹۰۹ - ۱۹۱۰ - ۱۹۱۱ - ۱۹۱۲ - ۱۹۱۳ - ۱۹۱۴ - ۱۹۱۵ - ۱۹۱۶ - ۱۹۱۷ - ۱۹۱۸ - ۱۹۱۹ - ۱۹۲۰ - ۱۹۲۱ - ۱۹۲۲ - ۱۹۲۳ - ۱۹۲۴ - ۱۹۲۵ - ۱۹۲۶ - ۱۹۲۷ - ۱۹۲۸ - ۱۹۲۹ - ۱۹۳۰ - ۱۹۳۱ - ۱۹۳۲ - ۱۹۳۳ - ۱۹۳۴ - ۱۹۳۵ - ۱۹۳۶ - ۱۹۳۷ - ۱۹۳۸ - ۱۹۳۹ - ۱۹۴۰ - ۱۹۴۱ - ۱۹۴۲ - ۱۹۴۳ - ۱۹۴۴ - ۱۹۴۵ - ۱۹۴۶ - ۱۹۴۷ - ۱۹۴۸ - ۱۹۴۹ - ۱۹۵۰ - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۲ - ۱۹۵۳ - ۱۹۵۴ - ۱۹۵۵ - ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ - ۱۹۵۸ - ۱۹۵۹ - ۱۹۶۰ - ۱۹۶۱ - ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ - ۱۹۶۶ - ۱۹۶۷ - ۱۹۶۸ - ۱۹۶۹ - ۱۹۷۰ - ۱۹۷۱ - ۱۹۷۲ - ۱۹۷۳ - ۱۹۷۴ - ۱۹۷۵ - ۱۹۷۶ - ۱۹۷۷ - ۱۹۷۸ - ۱۹۷۹ - ۱۹۸۰ - ۱۹۸۱ - ۱۹۸۲ - ۱۹۸۳ - ۱۹۸۴ - ۱۹۸۵ - ۱۹۸۶ - ۱۹۸۷ - ۱۹۸۸ - ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ - ۱۹۹۱ - ۱۹۹۲ - ۱۹۹۳ - ۱۹۹۴ - ۱۹۹۵ - ۱۹۹۶ - ۱۹۹۷ - ۱۹۹۸ - ۱۹۹۹ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۱ - ۲۰۰۲ - ۲۰۰۳ - ۲۰۰۴ - ۲۰۰۵ - ۲۰۰۶ - ۲۰۰۷ - ۲۰۰۸ - ۲۰۰۹ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱ - ۲۰۱۲ - ۲۰۱۳ - ۲۰۱۴ - ۲۰۱۵ - ۲۰۱۶ - ۲۰۱۷ - ۲۰۱۸ - ۲۰۱۹ - ۲۰۲۰ - ۲۰۲۱ - ۲۰۲۲ - ۲۰۲۳ - ۲۰۲۴ - ۲۰۲۵ - ۲۰۲۶ - ۲۰۲۷ - ۲۰۲۸ - ۲۰۲۹ - ۲۰۳۰ - ۲۰۳۱ - ۲۰۳۲ - ۲۰۳۳ - ۲۰۳۴ - ۲۰۳۵ - ۲۰۳۶ - ۲۰۳۷ - ۲۰۳۸ - ۲۰۳۹ - ۲۰۴۰ - ۲۰۴۱ - ۲۰۴۲ - ۲۰۴۳ - ۲۰۴۴ - ۲۰۴۵ - ۲۰۴۶ - ۲۰۴۷ - ۲۰۴۸ - ۲۰۴۹ - ۲۰۵۰ - ۲۰۵۱ - ۲۰۵۲ - ۲۰۵۳ - ۲۰۵۴ - ۲۰۵۵ - ۲۰۵۶ - ۲۰۵۷ - ۲۰۵۸ - ۲۰۵۹ - ۲۰۶۰ - ۲۰۶۱ - ۲۰۶۲ - ۲۰۶۳ - ۲۰۶۴ - ۲۰۶۵ - ۲۰۶۶ - ۲۰۶۷ - ۲۰۶۸ - ۲۰۶۹ - ۲۰۷۰ - ۲۰۷۱ - ۲۰۷۲ - ۲۰۷۳ - ۲۰۷۴ - ۲۰۷۵ - ۲۰۷۶ - ۲۰۷۷ - ۲۰۷۸ - ۲۰۷۹ - ۲۰۸۰ - ۲۰۸۱ - ۲۰۸۲ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۴ - ۲۰۸۵ - ۲۰۸۶ - ۲۰۸۷ - ۲۰۸۸ - ۲۰۸۹ - ۲۰۹۰ - ۲۰۹۱ - ۲۰۹۲ - ۲۰۹۳ - ۲۰۹۴ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۶ - ۲۰۹۷ - ۲۰۹۸ - ۲۰۹۹ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۲ - ۲۱۰۳ - ۲۱۰۴ - ۲۱۰۵ - ۲۱۰۶ - ۲۱۰۷ - ۲۱۰۸ - ۲۱۰۹ - ۲۱۱۰ - ۲۱۱۱ - ۲۱۱۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۱۴ - ۲۱۱۵ - ۲۱۱۶ - ۲۱۱۷ - ۲۱۱۸ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۰ - ۲۱۲۱ - ۲۱۲۲ - ۲۱۲۳ - ۲۱۲۴ - ۲۱۲۵ - ۲۱۲۶ - ۲۱۲۷ - ۲۱۲۸ - ۲۱۲۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۳۱ - ۲۱۳۲ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۴ - ۲۱۳۵ - ۲۱۳۶ - ۲۱۳۷ - ۲۱۳۸ - ۲۱۳۹ - ۲۱۴۰ - ۲۱۴۱ - ۲۱۴۲ - ۲۱۴۳ - ۲۱۴۴ - ۲۱۴۵ - ۲۱۴۶ - ۲۱۴۷ - ۲۱۴۸ - ۲۱۴۹ - ۲۱۵۰ - ۲۱۵۱ - ۲۱۵۲ - ۲۱۵۳ - ۲۱۵۴ - ۲۱۵۵ - ۲۱۵۶ - ۲۱۵۷ - ۲۱۵۸ - ۲۱۵۹ - ۲۱۶۰ - ۲۱۶۱ - ۲۱۶۲ - ۲۱۶۳ - ۲۱۶۴ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۶ - ۲۱۶۷ - ۲۱۶۸ - ۲۱۶۹ - ۲۱۷۰ - ۲۱۷۱ - ۲۱۷۲ - ۲۱۷۳ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۵ - ۲۱۷۶ - ۲۱۷۷ - ۲۱۷۸ - ۲۱۷۹ - ۲۱۸۰ - ۲۱۸۱ - ۲۱۸۲ - ۲۱۸۳ - ۲۱۸۴ - ۲۱۸۵ - ۲۱۸۶ - ۲۱۸۷ - ۲۱۸۸ - ۲۱۸۹ - ۲۱۹۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹

بسم الله الرحمن الرحيم

# اہل بیت

۱۹ شوال المکرم ۱۳۷۱ھ

خواجہ صاحب دہلوی

یقینی دین

قرأتے ہیں

ایک زمانہ تھا جبکہ دہلی سے دین الہی کی آواز اٹھتی تھی۔ یعنی اکبر بادشاہ کے زمانے میں ایک نیا مذہب جاری ہوا تھا۔ جس کا نام دین الہی تھا۔ اس کا بانی اکبر بادشاہ اپنے محل کی کھڑکی میں بیٹھ کر امراء اور رؤسا کا سلام لیتا۔ اور حاضرین دربار یہ نعرہ لگاتے تھے: ارام جہرو کے بیٹھ کے ہر کا تجرا لے شای اثر سے چند روز تک یہ دین ہی چلتا رہا۔ دربار میں غلام پر آواز سے کہے جاتے دین اسلام کا خوب مذاق اٹایا جاتا۔ آخر انقلاب زمانہ سے یہ دین الہی بھی متقلب ہو گیا۔ اب یہی آواز ہمارے دوست خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے اٹھائی ہے کہ میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔ جس کا نام یقینی دین ہے اس کتاب کی تالیف میں مستند علماء میرے ساتھ ہیں۔

ہم اس کتاب کو دیکھنے کے بڑے متنی ہیں لیکن مشتے نمونہ از خروار سے والی مثال اگر صحیح ہے تو ہم مندرجہ ذیل عبارات سے اس کتاب کی حقیقت پا گئے۔ خواجہ صاحب

ہمارے مولویوں کی یہ حالت ہے کہ وہ لکیر کے غیر بنے بیٹھے ہیں۔ اسلام نے جو روشن خیالی اور آزاد خیالی ان کو دی تھی اس سے کچھ کام نہیں لیتے۔ ایک معمولی مثال یہ ہے کہ مدیوں سے عربی صرف نحو پڑھنے والے طلباء اپنے سنی استادوں سے صرف نحو پڑھتے ہیں تو ان کو پڑھایا جاتا ہے۔ قرآن پڑھ کر بکرا۔ زید نے عمر کو مارا اور بکر کو مارا۔ مگر آج تک لاکھوں پڑھانے والے مولویوں میں سے جو عموماً اکثر سنی ہوتے ہیں ایک مولوی کی سمجھ میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ کسی شیخہ مصنف نے تیرے کی یہ مثال صرف خوکی کتابوں میں لکھ دی ہے۔ تاکہ سنی لڑکے درسگاہوں میں یہ سیکھیں کہ زید نے عمر کو اور بکر کو مارا۔ پس جو مولوی کئی صدی سے باوجود سنی ہونے کے اپنی درسگاہوں میں تیرے کی مثالیں پڑھاتے ہیں اور آج تک وہ

اس شرارت کو محسوس بھی نہیں کر سکے ان سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ حدیثوں اور تفسیروں کے اختلافات پر غور کر سکیں اور ایک صحیح بات معلوم کرنے کی خواہش ان کو ہوگی ؟ دہناوی دہلی ۲۴ اگست ۱۳۷۱ھ

الحمد لله | خواجہ صاحب سے ہمارا تعلق بے تکلفانہ ہے۔ اس لئے ہم اگر آپ کے حق میں ایک مثال پیش کریں تو امید ہے کہ آپ راضی نہیں ہونگے۔

مثال | جتنے ہیں کہ شاہی زمانے میں ایک کاتب بڑا خوشنویس مگر غلط نویس تھا۔ ایک رئیس نے اس کو قرآن مجید دیا کہ اس کو نقل کر دے اور ساتھ ہی بڑی تاکید کی کہ بغیر غلط نقل نہ کرنا۔ رئیس مذکور نے کافی اجرت کے علاوہ کچھ انعام دیئے کا وعدہ بھی کیا۔ آخر کاتب صاحب جب قرآن مجید نقل کر کے لائے تو رئیس نے بڑے شوق سے قرآن مجید کو ہاتھوں میں لیا اور پوچھا کہ کہو میاں کہیں غلطی تو نہیں کی ؟ اس پر کاتب نے بڑی مصفا سے عرض کیا کہ حضور ! میں نے تو غلط نہیں کی مگر آپ کے قرآن میں ایک جگہ غلطی تھی میں نے اس کی اصلاح کر دی۔ غلطی پر چہنچہ جواب دیا کہ آپ کے قرآن میں خنجر موسیٰ لکھا ہے میں نے اسکی بجائے خنجر عیسیٰ لکھ دیا ہے۔ کیونکہ موسیٰ کا نہ تھا بلکہ عیسیٰ کا تھا جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ خنجر عیسیٰ اگر بیکہ رود

ہم خواجہ صاحب کی بالکل یہی کیفیت پاتے ہیں آپ سمجھا کہ غروب الخیر والحمد للہم العین بذر اللواؤ دونو لفظ ایک ہی ہیں جیسا کہ کاتب مذکور نے سمجھا تھا کہ خنجر درائے مشدود اور مفتوح سے اور قرآن ہائے ساکن سے دونو لفظوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔

جس کا نام دین الہی تھا۔ اس کا بانی اکبر بادشاہ اپنے محل کی کھڑکی میں بیٹھ کر امراء اور رؤسا کا سلام لیتا۔ اور حاضرین دربار یہ نعرہ لگاتے تھے: ارام جہرو کے بیٹھ کے ہر کا تجرا لے شای اثر سے چند روز تک یہ دین ہی چلتا رہا۔ دربار میں غلام پر آواز سے کہے جاتے دین اسلام کا خوب مذاق اٹایا جاتا۔ آخر انقلاب زمانہ سے یہ دین الہی بھی متقلب ہو گیا۔ اب یہی آواز ہمارے دوست خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے اٹھائی ہے کہ میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔ جس کا نام یقینی دین ہے اس کتاب کی تالیف میں مستند علماء میرے ساتھ ہیں۔

خواجہ صاحب: حدیثوں میں جو عین عموم و  
ابن شیبہ اور ابن قسطلان ابن خطاب  
آج کے زمانہ میں عام ایک ہی شخص کے ہیں  
اسی طرح کیا بکر اور ابو بکر سے مراد ہیں ایک  
ہی شخص ہے؟ جس شخص کو ان دو مختلف  
ناموں میں فرق معلوم نہ ہو۔ کیا وہ بتا سکتا  
ہے کہ زیلعی عورت تھی یا مرد؟  
شیخہ دوستو! ابھی غوثی سے روڑہ ہو گئے

کہ خواجہ صاحب دہلوی نے قرآن کی تلاوت کی حاجت  
آواز اٹھائی تھی تو آپ لوگوں نے بہت  
خوش ہو کر خواجہ صاحب کی تعریف کی تھی کیا  
آپ خواجہ صاحب کی اس ایجاد کی حاجت بھی  
کچھ کہہ سکتے ہیں کہ شمال مغرب زید محمد! آپ  
لوگوں نے بغیر تو میں خلافت ایجاد کی ہوئی  
دوسری مثال! اب ہم خواجہ صاحب کی  
تحقیق ابن کی دوسری مثال پیش کرتے ہیں۔  
آپ جماعت اہل حدیث پر برہنہ ہو سکتے  
لیکتے ہیں کہ

اہل حدیث بھی جن کو دہانی کہا جاتا ہے  
بہت محدود خیال اور تنگ نظر ہیں۔ ان  
کے ہائی تجد کے عہد الوہاب تھے جو بڑے  
شاہ جہاز ابن سعود کے اجداد میں سے  
اور نجد کے لوگ فطرتاً اور عادتاً بہت  
تنگ نظر اور غندی ہوتے ہیں۔ تاہم  
ہندوستان کے مسلمانوں کا وہ حصہ اس  
فہمے میں شریک ہو گیا جو محدود خیال اور  
تنگ نظر تھا۔ اس فرقہ کو غیر مقلد کہتے  
ہیں۔ میں کسی نام کی تقلید نہ کرنے کے سبب  
اس کو غیر مقلد کہا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت  
وہ اپنے مولویوں کے بڑے کٹر مقلد  
ہوتے ہیں۔ اور ان میں اسی کثرت سے  
فرقے ہو گئے ہیں جس کثرت سے ان کے  
مولوی ہیں۔ کیونکہ ہر مولوی نے اپنا ایک  
الگ فرقہ بنالیا ہے۔ اور وہ ان کے سامنے

پیش کرتے ہیں مسائل بیان کرتا رہتا ہے۔  
دعاویٰ دہلی ۲۰۰۲ گشت شمس ۱۳  
الحدیث | ناظرین! اس اقتباس میں خواجہ  
صاحب نے اپنی تحقیق کے کئی ایک نمونے  
پیش کیے ہیں اور اپنی تاریخی واقفیت کا  
ظہار فرماتے دیا ہے۔ مثلاً  
۱۱) شیخ عبد الوہاب کو اہل حدیث کے مذہب  
کا بانی بتایا ہے۔

حالانکہ شیخ عبد الوہاب بدھی عقیدہ رکھنے  
والا ایک مقلد تھے۔ البتہ اس کا بیٹا محمد  
نامی بے شک ایک صحیح العقیدہ آدمی تھا۔  
جس کے حق میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی  
نے بھی اظہار تحسین کیا ہے۔ لیکن وہ بھی  
اہل حدیث کے مذہب کا بانی نہیں ہے۔  
خواجہ صاحب! کسی اہل علم و تاریخ سے

پوچھئے کہ کسی مذہب یا گروہ کے بانی سے پہلے  
اس کا وجود دنیا میں ہوتا ہے؟ اہل حدیث  
مذہب کا نام کتب فقہ و حدیث اور کتب تاریخ  
میں محمد بن عبد الوہاب سے صدیوں پہلے ملتا  
ہے۔ سب سے پہلی کتاب فقہ کی مسموودہ شری  
ہے جو چوتھی یا پانچویں صدی میں لکھی گئی ہے  
اس میں بھی اہل حدیث فقہ کا نام موجود ہے  
اس سے دور سے تفسیر کبیرہ بیضاوی حتی کہ  
شامی میں بھی اہل حدیث کا نام ملتا ہے۔ پھر  
عبد الوہاب اہل حدیث فرقے کا بانی کیونکر  
ہوا۔ آپ صوفی ہیں شاید تصوف فائدہ رنگ  
میں آپ نے ایسا کہہ دیا ہو۔ کیونکہ بعض صوفیہ  
کہہ گئے ہیں ع

اسیں آدم تقویٰ آگے ہوئے دادا کو دکھلایا  
۲۲) دوسری غلطی یہ کی ہے کہ شیخ عبد الوہاب  
کو موجودہ شاہ نجد و حجاز کے اجداد میں  
شمار کیا ہے۔ حالانکہ ان میں باہم قسطنطینی  
کہہ ہی نہیں ہے۔ موجودہ شاہ حجاز کے اجداد  
کے پاس شیخ محمد بن عبد الوہاب ایک عالم

کی حیثیت سے راکرتے تھے۔  
۲۳) تیسری غلطی یہ ہے جو آپ نے کہا ہے کہ  
فرقہ اہل حدیث کا ہر فرد اپنے اپنے عالم کا  
مقلد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ  
مقلد کے معنی قبول گئے ہیں۔ غلط جواب  
مقلد کے معنی ہیں بے دلیل طے بات کو ماننے والا  
لیکن افراد اہل حدیث تو اتنے معصومی ہیں کہ  
جب کہی اپنے کسی عالم سے مسئلہ پوچھتے ہیں  
تو دلیل معلوم کئے بغیر اس کا پچھا نہیں چھوڑتے  
اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہ آئے تو  
محمد باقر دہلی میں تشریف لے جا کر بذات  
حالات معلوم کیجئے۔

ناظرین کرام! خواجہ صاحب کی کتاب کے  
بہ چند نمونے ہیں۔ باقی کتاب شائع ہونے پر  
دیکھا جائے گا کہ اس میں اور کیا کچھ ہے۔  
ہم خواجہ صاحب کو اجازت دیتے ہیں بلکہ  
ان سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ فرقہ  
اہل حدیث کو خوب چھوڑیں اور ان کی نزہت  
کو شمالی کریں۔ کیونکہ یہی ایک فرقہ ہے جو  
آپ کا مقابلہ کرنے اور آپ کی کتاب کا جواب  
دینے کو مستعد بیٹھا ہے اور زبان کہتا ہے  
مجھ سے مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں  
مگر چوڑے ہونڈو گئے چراغ رخ زیا لیکر

دہانی

تادیانی مشن

مرزا صاحب قابل مصنف

"الحدیث" میں عرصہ کے پچھون شائع ہوا  
ہے کہ مرزا صاحب کوئی قابل مصنف نہیں تھے  
اس موضوع پر ہمارے ساتھ بحث کر لی  
جائے۔ ہمارے جواب میں قادیانی اور لاہوری  
اخبارات تو خاموش رہے۔ البتہ قادیانی

القزلی - امام غزالی کی مفسرین میں انگریزی - رد مولانا شبلی رحیم - بیت - عرب - ترجمہ - محمد امجد

ریویو نے ہمارے حلیہ کو قبول کر لیا۔ جس کا ذکر ایلڈیٹ کی ۱۹ مئی ۲۲ جولائی ۲۸ اگست اور ۹ اکتوبر کی اشاعتوں میں ہوتا رہا ہے۔ مولانا ابراہیم صاحب سیدکوٹی نے از ماہ خدمت و سلام مجلس مباحثہ کا انتظام بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہمارے طرف سے اعلان کیا گیا کہ ہم یہ مباحثہ اسیر کر دیں گے جس طرح مرزا صاحب نے امرت میں عیسائیوں سے کیا تھا۔ راجدیش ۲۲ جولائی ہمیں یقین تھا کہ اعلیٰ مرزا مسند مرزا پر عمل کرنے کو فوراً مستعد ہو جائیں گے۔ مگر خدا جانے اپنا صفت عکس ہوتا ہے یا پنجہ شیر کا خوف ہے۔ قادیانی رسالہ ریویو بابت اکتوبر پھر وہی جیتیں پیش کرتا ہے کہ یہ مباحثہ دنیادوں میں شائع ہوتا ہے۔ مگر اس بات کا جواب نہیں دیتا کہ اپنے نبی کی سنت کو کیوں ترک کرتا ہے۔ ہم پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہم یہ مباحثہ اسی طرح کریں گے جس طرح مرزا صاحب کا ڈپٹی آف کم کے ساتھ ہوا تھا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اوقات میں کمی بیشی ہو جائے لیکن ہونگا اسی طرح جس طرح مرزا صاحب نے کیا تھا۔ ورنہ وجہ بتائی جائے کہ سنت مرزا کو کیوں چھوڑا جاتا ہے۔

قادیانی ہوشیار ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ جماعت مرزا ائمہ بہرہ و صنف بہت ہوشیار ہے۔ اپنے اپنے حلقہ اثر کو مسطور رکھنا انکو خوب آتا ہے۔ ادھر ہم نوٹس پر نوٹس دے رہے ہیں کہ مرزا صاحب قابل مصنف نہ تھے جس سے جماعت مرزا ائمہ میں کھلبلی مچ گئی ہے کیونکہ بقول ان کے تصنیف و تالیف ہی مرزا صاحب میں ایک ایسا وصف تھا جس پر ان کو بہت ناز ہے۔ ادھر حلقہ مریدین کو قابو میں رکھنے کے لئے رسالہ ریویو میں سلطان اقلیم کے عنوان سے ایک سلسلہ مضمون شروع

کیا گیا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی تعریف کے ایسے ہی باندھے گئے ہیں کہ الامان و الحفیظ۔ اس سلسلہ مضمون سے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے نبی کی طرح علم کلام سے ناواقف ہیں۔ علم مناظرہ کا یہ پہلا اصول ہے کہ پہلے مدعی اپنا بیان مع دلیل پیش کرے۔ پھر اس کے جواب میں سائل جو چاہے کہے۔ ہم نے اپنا بیان متعلقہ ناقابلیت مرزا ابھی پیش نہیں کیا اور نہ کوئی ثبوت دیا ہے۔ مگر ان لوگوں نے سلطان اقلیم کے عنوان سے سلسلہ مضمون گویا بطور معارفہ پیش کر دیا۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ اپنے حلقہ اثر کے لوگ قابو میں رہیں ورنہ ایسی تحریروں کی وقعت ہمارے نزدیک خراجہ کے شاہدوں سے زیادہ نہیں ہے۔ **بند گانِ خدا** اسنو ہم تو مرزا صاحب کی تحریرات سے دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ قابل مصنف نہ تھے اور آپ ہم کو خراجہ کے گواہوں کی شہادتیں سناتے ہیں۔ جس کی وقعت ہمارے نزدیک پرکاش کے برابر بھی نہیں ہے۔

ناظرین کرام! یہ مباحثہ ایک نظر مباحثہ ہوگا۔ جس میں مرزا صاحب کی نبوت، مصیبت اور مجددیت وغیرہ زیر بحث نہیں آئے گی صرف فن تصنیف کی حیثیت سے بقاعدہ علم کلام ان کو جانچا جائے گا۔ کیونکہ جماعت مرزا ائمہ کو مرزا صاحب کے اس وصف پر بڑا ناز ہے۔ اور اس کو وہ مرزا صاحب کی مجددیت اور نبوت وغیرہ کی دلیل اور برہان سمجھتے ہیں واقعہ بھی یہ ہے کہ آج تک اس بحث پر قرعین میں مباحثہ ہی نہیں ہوا۔ چونکہ یہ ایک علمی مباحثہ ہوگا اس لئے ہر مذہب کے لوگوں کو اس میں شرکت کرنی چاہئے۔ ہمارا بیان صرف یہ ہوگا کہ

ہم عارض نہ زلف و دنا دیکھتے ہیں خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

ہمارے اس چیلنج کے جواب میں قادیانی پر میں کھینانا ہو کر کبھی ہم کو بوڑھا کہتا ہے اور کبھی ہمیں عمر کی آخری منزل میں پہنچ کر پاؤں قبر میں لٹکائے ہوئے دکھاتا ہے۔ ہم اس کی اس قسم کی تحریروں سے پریشان خاطر نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس قسم کی آواز اس سے پہلے ہوشیار پور سے مرزا صاحب کلاں کے کانوں میں پہنچ چکی تھی۔ جبکہ انہوں نے انکو وہ آسمانی کے ساتھ اپنے رشتہ کی بابت زور دیا تھا تو ان کو جواب ملا تھا کہ یہ بوڑھا کہیں مرزا بھی نہیں۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے اپنے لئے رشتہ کی درخواست کی تھی۔ ہے۔ فریق ثانی نے ناپسند جان کر یہ الفاظ لکھے جو ان کا حق تھا مگر میری طرف سے کوئی رشتہ کی درخواست تو نہیں ہے پھر بھی میرے حق میں یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس پر مرزا غالب کا یہ شعر صادق آتا ہے

ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ یوں جیتا ہے غالب قسمت میں ہے اعدا کا جلانا کوئی دن اور

### کیا مولانا سید مقلد تھے؟

از مولوی عبدالصمد صاحب ہمارے گویہی مدرس مدرسہ عالیہ مشعل عظیم گڑھ

اجارہ ایلڈیٹ "امرت سرور بقادہ اللہ اجارہ" میرے ۲۲ صفحہ رسالہ میں عنوان مذکور کے تحت یہ بحث کہ مولانا شہید دہلوی مقلد تھے رسالہ "الحقی" دیوبند سے نقل فرما کر حضرت مدظلہ العالی نے اس کی تردید کر کے حضرت شہید کو غیر مقلد ثابت کیا ہے۔ جو عین حقیقت اور مطابق نفس الامر ہے۔ غرض اللہ عطاء حضرت شہید کے اہل حدیث اور محمدی غیر مقلد ہونے کے شواہد اور ثبوت بکثرت

الارشاد و فی سبیل الرشاد۔ حلیہ عکس کی تردید میں۔ از مولانا محمد صاحب شاہ شہید۔ حلیہ عکس کی تردید میں۔

ہیں۔ لہذا عوام کے آگاہ کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ تقلید میں کیا شیرینی اور لذت ہے کہ مقلدین سے نہیں سمجھتی اور مقلدین قلم جیاتی کو اس کا ہند بنانے کی کوشش کرتے اور بڑے بڑے اہل علم بزرگوں کے مقلد امام جوئے کا دعویٰ کرتے ہیں جو اس قید سے سخت بیزار و متنفر اور اس کے مبتطل اور ماحی تھے۔ شہید معلوی رضی اللہ عنہ کا علی کمال و تبحر خداداد ذات و فطانت اور اجتہاد پر کا حفظ و اتقان اور مجتہدانہ و باغ مشہور و مسلم ہے اور آپ کی تحریکات و تصنیفات اور علمی کارنامے ان کے شاہد عدل ہیں۔ یا ایں ہمہ فضل و کمال آپ کو ہی ذمہ مقلدین میں داخل و شامل کر دیا گیا۔ یوں تو قلم مضمون نگاروں کے ہاتھوں میں ہے جسے جو چاہیں لکھ دیں۔ مگر حقیقت چھپانے سے نہیں بچ سکتی۔ مقلدین کا حضرت شہیدؒ کے متعلق یہ دعویٰ ٹھیک اس شرکاء مصداق ہے۔

وکل ید غی و مدلا للیل  
وینی لا تقا لہد ہذا کا

سچ تو یہ ہے کہ حضرت شہید دہلوی رضی اللہ عنہ کے فیض و ارشاد سے ہندوستان میں توحید و سنت کی روشنی پھیلی اور اتباع سنت و عمل بالحدیث کا باغ ہلکا ہوا اور تقلید شرک کی ظلمت مٹی۔ لاکھوں اشخاص اہل حق کے حلقہ میں داخل ہوئے۔ تقلید کا جوا گردی سے آوار ہلکا۔ اور آپ کا یہ فیض و اثر ہندوستان ہی تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ ہندوستان سے باہر بھی پہنچا۔ جیسا کہ ذیل کے بیان سے واضح ہوتا ہے۔ سوانح احمدی میں ”مولوی حبیب اللہ صاحب قندھاری“ نے اسی لئے انوار العدل کو جرائد میں ایک نمبر حضرت جبریل کو بھی حنفی لکھا گیا تھا۔ والحمد للہ

کی بڑی بڑی شخصیات و علماء و ماورائہ النہر کے ساتھ مولوی صاحب تقلید شخصی کی بابت مولوی محمد حبیب صاحب شہید سے بحث کرنے کو آئے تھے مگر مولوی صاحب شہیدؒ اور مذکورہ اشخاص قافلہ کا رنگ و صنگ دیکھ کر ان کے ایسے معتقد ہو گئے کہ بوقت بحث سر لیجے گئے ہوئے مولانا شہید کے سامنے ساکت بیٹھے رہتے تھے اور جب ان کے ساتھ والے مولویوں نے ان سے کہا کہ بوقت بحث تم کہہ نہیں سکتے اور ساکت بیٹھے رہتے ہو انہوں نے جواب میں کہا تھا کہ میں تو ان لوگوں کا طریق اور رویہ شل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتا ہوں۔ پھر ایسے بزرگوں سے کیا بحث کروں؟ سوانح احمدی صفحہ ۱۸۴

اسی کتاب کے دوسرے مقام میں ہے۔ ”مدامولوی اور عالم کابل اور قندھار اللہ ہر قندہ اور ماورائہ النہر وغیرہ کے جمع ہو کر تمام پنجتا رشتہ و جوب تقلید میں آپ (مولانا شہیدؒ) سے بحث کرنے کو آئے تھے۔ چنانچہ ایک ہفتہ تک یہ بحث رہی۔ آخر کو وہ سب مولوی لاجواب ہو کر عدم و جوب تقلید شخصی کے قابل ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص تو قرآن و حدیث کا حافظ اور محقق اور اس میں غلطہ لگائے ہوئے ہے۔ اس سے کون جیت سکتا ہے۔“ سوانح احمدی صفحہ ۱۹۱

نیز صفحہ ۱۹ میں ہے۔ ”اگر تقلید کا مقدمہ مولانا شہیدؒ کے ہاتھ سے لکھا جاتا تو عجیب گل کھلتا اور پھر مقتدان سید صاحب کو تقلید شخصی کے واجب اور فرض کہنے کا جو مصلحتی ذریعہ ان عبارات نے صاف صراحت ثابت کر دیا کہ

مولانا شہیدؒ غیر مقلد تھے بلکہ آپ ہمراہ زبردست اہل حدیث گرتے۔ یہ ہرگز نہ سمجھا جاتا کہ بیان پر تقلید سے مراد کس ہونا کس پر و روش کی تقلید ہے۔ جیسا کہ رسالہ الحقؒ و الخلفا نے لکھا ہے۔ عبارات منقولہ بالا میں موضوع بحث کا تقلید شخصی ہونا نص سے بخیر ظاہر ہوتا ہے۔ تاویل کو باطل کر رہا ہے۔ نیز ایک اور دلیل اس قول کو مردود کر رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مرید و نائب مولانا ولایت علی صاحب علیؒ جن کو سید صاحب نے ہدایت و ارشاد و حق کے لئے ہندوستان بھیجا تھا۔ اور جنہوں نے علم حدیث مولانا شہیدؒ سے حاصل کیا تھا۔ آپ کے حالات یہ لکھا ہے۔

”آپ نے اپنے شیخ دینی سید احمد رضی اللہ عنہ اور ان کے مخصوص خلفہ کی طرح بیسیوی مژدہ ہشتی و مذہب کی نسبت احمد شہیدؒ سے اور سوانح احمدی میں مرقوم ہے۔“

”جب چرچا عمل بالحدیث اور آئین باقر اور رفیعین کا اس شہریتہ میں ہو گیا بڑے حضرت (مولانا ولایت علی) کے شروع ہوا تو فرقہ مقلدین شہر پٹنہ نے مولوی محمد فصیح صاحب غازیؒ کو خط بھیج کر واسطہ بنایا کہ وہ مولانا شہیدؒ کے بلایا۔“ سوانح احمدی صفحہ ۱۹۱

”جہاں جہاں کے مولوی مدنی صاحب نے یہ اقرار لکھا کہ کسی خاص امام کا مقلد اگر وجہ ترجیح بالذیل کسی حدیث صحیح مرفوعہ غیر منسوخ پر عمل آئین باقر اور رفیعین وغیرہ کے عمل کرے تو اسے امام کی تقلید سے خارج نہیں ہوتا۔“ سوانح احمدی صفحہ ۲۱۹

”سوانح احمدی ۱۹۱ اور سید احمد شہیدؒ کے

مراد السقیم۔ ان مولانا شہید دہلویؒ۔ ”مردود و بے شک و یقین پر کسی سے۔“



اس عبارت سے ثابت کیا کہ حضرت سید صاحب اور مولانا شبید رحمۃ اللہ علیہم کے یہ ایک ہی شخص ہیں مولانا ولایت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت اور خالص غیر منقولہ ہے۔ پس یہ کیونکر یاد کیا جاسکتا ہے کہ خود شبید رضی اللہ عنہ منقولہ ہے۔ اب اس سے زیادہ وقیل و ثبوت کی ضرورت نہیں۔

میں نے اس موقع پر اعتراض کئے بغیر رہ سکتا کہ تقلید کوئی ضرورت کمال و بزرگی کا سبب نہیں ہے اور نہ ترک تقلید کوئی مذہب و قبیح شے ہے نہ اس نظام نہ تو تقلید سے خوش ہونگے اور نہ ترک تقلید سے ناراض و ناخوش۔ ان کی رضامندی و رفاقت قرآن مجید کی پیروی سے حاصل ہوگی۔ جیسا کہ فرمایا: وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالْقِسْوَ فَاُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْمُشْتَهِرِينَ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا (س نساء) پس ہمیں لازم ہے کہ اپنے اندر ان بزرگوں کے سے اخلاق و اعمال اور عادات و اطوار پیدا کریں۔

## الاتہاض لدفع الاعتراض

(نمبر علی)

روز مولانا ابونیم محمد ابراہیم صاحب میرسیالکوٹی گذشتہ سے پوسٹہ

اسی طرح عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی صحابی ہیں۔ جبرامت ہیں، مفسر قرآن ہیں، عبد المطلب صاحب واقعہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا کے واقعات متعلقہ کو دوسروں کی نسبت صحیح طور پر جان سکتے ہیں۔ ان کا قول طیناً آیتا پیش نظر میں نہ لے کر بھجنا ہے کہ متعلق تفسیر ان کثیر اور فتح البیان میں موجود ہے۔ بلکہ حافظ

عبداللہ بن ابی کثیر ان کی روایت ابویہ کے بعد شاگردان نکرہ کی اور پھر عبید بن حمیرہ کی آپ انہی لکھنے والے اور انہی باتیں لکھنے والوں میں شمار کرتے ہیں کی روایت ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ نہ طریقہ آیتا پیش قبیحہ تھوڑی یعنی سب اسناد صحیح ہیں۔

اب قتادہ کے متعلق محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے۔

قتادہ ۲۷۱ ہی وقام صاحب ہیں۔ حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ بن حبیب اور حکیمہ وغیرہ تابعین سے ان کی روایتیں ہیں۔ ظاہر ہے انہوں نے معذور پیدا ہوئے۔ قدمت نے فوق العادہ حافظہ عطا کیا تھا۔ کچھ عرصہ میں پچیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرآۃ التفسیر میں ان کو قدامت مفسرین میں شمار کیا گیا ہے۔ دیکھو شمام۔ لیکن بعض اس کے مولانا خانی خان صاحب اس کو تابعین میں لکھتے ہیں۔

خاتمہ الحافظ ان کی بابت تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں: رَفَقَةً شَبَّتًا اور خلاصہ میں حضرت محمد بن سیرین کا قول نقل کیا ہے کہ قتادہ حافظ الناس تھا۔ حافظ ابن جریر

نے تقریب التہذیب کے مقدمہ میں راویوں کے مراتب بارہ رکھے ہیں۔ مرتبہ اول پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو رکھا ہے۔ اور دوسرے مرتبہ پر ان راویوں کو رکھا ہے جن کے نام کے ساتھ اسم تفصیل کا صیغہ بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً اوثج الناس یا کوئی صفت لفظاً کر بیان کی گئی ہے۔ مثلاً رَفَقَةً رَفَقَةً یا معنایا کر رکھی گئی ہے۔ مثلاً رَفَقَةً عَافِيَةً۔ گویا یہ مرتبہ صحابہ کے بعد سب سے اوپر کا ہے۔ اب غیب کیجئے کہ جب حافظ صاحب مدد رح حضرت قتادہ کے لئے وہ لفظ رَفَقَةً اور شَبَّتًا جو معنایا کر رہیں لکھتے ہیں۔ اور خلاصہ

میں میں کیسے تفصیل حفظ الناس سے یاد کیا گیا ہے جو معلوم ہوا کہ حضرت قتادہ ۲۷۱ اول مرتبہ راویوں میں سے ہیں۔ اگر دعا اللہ بھول مولانا خانی خان صاحب ایسے راویوں کی نسبت یہ تھان لیا جائے کہ وہ لوگوں کے مذاق کے موافق باتیں لکھ لیا کرتے تھے تو غلط حدیث سے انان آٹھ جائے گا۔ یہ ان کی وہ منہی چال ہے جس سے وہ اسلامی لڑ بچہ کو لوگوں کی نظر میں بے اعتبار کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل یہ کام ہو گئی ہے کہ بعض لڑ بچہ اپنے بڑے بھائی کے بڑے بھائی سے انہی شان کے حق میں زبان درازی شروع کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم ان کے شر سے بچائے آمین!۔ نیز خلاصہ میں ان کی بابت لکھا ہے: أَخَذَ آفَتَهُ الْأَعْلَامَ حَافِظٌ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَرُّهُ شَرُّهُ مِنْ بَرِّهِ جَوَاسِمِ مِثْلِ تَقْنُتِهِمْ يَأْتِيَانِ زَوْنًا شَامِتًا کہ ہیں اور حافظ حدیث بھی ہیں (در باقی)

## مبارک تجویز

ملک امام خان صاحب نے جو سلسلہ حیات ثنائیہ کا تجویز کیا ہے۔ بہت مفید اور ضروری چیز ہے۔ ملک صاحب اس اہم کام کے لئے خاص موزوں شخص ہیں۔ تین اس کام پیر میں حتی الامکان مالی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔ یہ سلسلہ اخبار الحدیث میں شائع ہو جانے کے بعد کتابی صورت میں شائع ہونا بہت فائدہ مند ہوگا۔ خدا تعالیٰ حضرت مولانا ایدہ اللہ بنصرہ کی عمر میں برکت کرے آمین!۔ دوام صفا ہو یہ اہل حدیث کو ملی باری مغربی ضلع سیالکوٹ میں۔ حیات طیبہ۔ مولانا شبید دہلوی کی مفصل سوانح عمری۔ قیمت غار پتہ۔ فیما الحدیث اتر

ادارہ اوقات حیات طیبہ مولانا شبید دہلوی - درمیان اخبار - درمیان اخبار - درمیان اخبار

## متفرقات

مرزا ایت سے توبہ | جناب خلیفہ صاحب قادیانی

آپ کے ہر دو مراسلے ملے۔ پیشتر ازیں ایک غلط فہم شخص چند او  
اب ایک خط یاد دہانی ملا۔ جناب واردات اصل میں یہ ہے کہ  
کہ نامہ کو میرے خرابت دار اس دھوکہ سے قادیان لے گئے کہ تم کو  
نہ کر ہی دلائیں گے۔ میں بے کار تھا۔ اس آواز کو لبیک کہہ کر ساتھ  
ہو گیا۔ جب وہاں گیا۔ تو مجھے ایک کمرے میں لے جایا گیا۔ وہاں کچھ  
قواعد مجھ سے پڑھا کر مجھے اوپر کی چھت پر لے جا کر آپ کے ہاتھ پر  
ہاتھ رکھا دیا۔ میں اپنی واپسی تک اس زعم میں تھا کہ شاید یہ سب  
باقین ہو کر میں مثال میں۔ حلی کہ میں واپس گاؤں میں آ گیا۔ تب  
چہ تھا کہ میں مرزائی ہو گیا ہوں۔ میں چونکہ قادیانی جماعت کے طور پر  
سے پہلے ہی متفرق تھا۔ اس واسطے مجھے یہ چال بازی دھوکہ بازی  
امی معلوم نہ ہوئی۔ لہذا میں نے آپ کو بذریعہ اخبار الحمد للہ  
مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۳۸۵ متفرقات کالم میں پر مطلع کر دیا  
کہ میں اس نئی اختراع سے باز آیا۔ مگر آپ اس طرح مجھے مرزائی بھیج رہے  
ہیں۔ میں اس نئے دین سے متفرق ہوں۔ لہذا مجھے معذور تصور کریں۔  
بقلم خود محمد صادق ولد احمد دین ہا فندہ سکے بیرسیان۔ ڈاکخانہ  
راہوں۔ ضلع جالندھر۔ ۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۳۸۵۔

نسخہ درکار ہے | میرا لڑکا جس کی عمر بیس سال ہے۔ دو سال  
تالی مافرڈ ہو گیا تھا۔ اور دوران مافرڈ میں خون کے دست بھی ہوئے  
تھے۔ چونکہ خون دستوں کے ذریعہ نپا وہ خارج ہو گیا تھا۔ جس سے  
نہایت کمزوری ہو گئی تھی۔ کسی کے بتلانے پر ایک دیہاتی حکیم سے  
علاج کرایا گیا۔ دیہاتی حکیم نے سبز جڑی بوٹی کے عرق کے ہمراہ پاؤ  
د سے علاج کیا تو صحت ہو گئی۔ لیکن کچھ دن کے بعد مرض مرگی کا دورہ  
شروع ہو گیا۔ عرصہ دو سال سے متواتر علاج مرض مرگی کا کیا چلا جا رہا  
لیکن کچھ فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ دورہ مرض مرگی کا دو ماہ یا تین ماہ  
کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن دورہ دو دنہ ہوتا ہے۔ پہلی بار نہایت  
زور دار ہوتا ہے اور دوسری بار اس سے کم۔ دورہ پانچ منٹ تک  
رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے۔ منہ سے کف جاتی ہے۔ اگر  
کسی صاحب کے پاس کوئی مجرب دوا آئی ہو تو پیشا عنایت فرمادیں۔ یا  
کوئی نسخہ جو تو بذریعہ اخبار مطلع فرمادیں۔ محمد عبد الباقی صاحب  
تعبیرات حکمرگہ۔ محلہ کھاری ہاولی حیدر آباد دکن (دہر غریب نند و مول)

## فتاویٰ

۱۵۳۱ھ { دو گنا دارانہ دستور کے ماتحت آڑستی لوگ کچھ زمینیں  
کو بطور قرضہ دیتے ہیں۔ جن سے ان کی غرض دوکان کی ترقی ہوتی ہے کہ  
وہ اپنی جنسیں دوکان پر لائیں۔ ان رقموں میں سے کئی رقموں کے ضائع  
ہونے کا احتمال بھی ہوتا ہے اور کئی ایک زمینیں دوسرے لوگوں کی زمینیں  
کے پاس بطور امانت کے رہتی ہیں۔ ان امانتی رقموں کو بھی وہ بطور قرضہ  
دوسرے لوگوں کو دے دیتے ہیں۔ لیکن جب کوئی صاحب رقم آ کر  
مانگے تو اسے ادا کر دی جاتی ہیں۔ اب دریافت طلب ہو رہا ہے کہ  
ان قرض دی ہوئی رقموں کی زکوٰۃ سال کے سال حساب کر کے دی  
جائے؟ اگرچہ وہ وصول نہ ہوں یا وصول ہونے پر دی جائے پھر  
وصول ہونے پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ دی جائے یا پچھلے سال وہ  
باہر رہی ہو تمام کی؟ رقموں کے وصول ہونے کا ایک وقت نہیں ہو سکتا  
کیا اس وقت کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ (۳) امانت میں رکھی ہوئی رقموں کی  
بطور قرضہ دینے میں کوئی شرعی ستم تو نہیں؟ اور ان مامونہ رقموں کی زکوٰۃ  
کون دینا مالک یا جس کے پاس امانت رکھی ہوں۔ لہذا کیا ارشاد ہے  
دو چوبیس عمر دین۔ طفیل محمد ازاد کاڑہ ضلع فنگری

ج ۱۵۳۱ھ { جب رقوم واپس آجائیں تو ان کا حساب کر کے زکوٰۃ دینے  
کا حکم کوئی رقم تلف ہو جائے تو زکوٰۃ بھی ساقط ہوگئی۔ حکم لا یتکلف  
نفساً الا ما شققاً۔ امانت کو استعمال کرنے سے امانت نہیں  
رہتی بلکہ قرض واجب الاداء ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضائع ہونے  
سے مالک کو رقم وغیرہ دینی پڑتی ہے۔ اس کی زکوٰۃ مالک کے ذمہ ہے  
جب اس کو وصول ہو جائے۔ اللہ اعلم!

## جنگ کے متعلق ایک لمحہ فکریہ!

مجھے کئی دنوں سے ایک خیال پریشان کر رہا ہے کہ یورپ کی جنگ میں  
جتنا وقت لگے گا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مصیبت کا زمانہ ہوگا۔  
اس مصیبت اور بے چینی میں زن و مرد کا ملاپ کیسے ہو سکتا ہوگا۔  
کیونکہ ملاپ مذکور خاص فرحت اور مسرت پر مبنی ہے۔ پس اتنے لمبے  
عرصے تک نسل انسانی کی ترقی رکھنے سے یورپ کی آئندہ  
مردم شماری پر کیا اثر ہوگا۔ کچھ قتل سے کچھ عدم ولادت سے  
فاعتبروا یا اولی الابصار۔

راہ الوفاء

ماریخ نجد۔ ہندوستان کے حالات اور سیاسی حالات وغیرہ درج ہیں۔

# ملکی مطلع

## مصری محاذ کا جمود ختم ہو گیا

دہلی اخباری اطلاعات جنی (اعلم عند اللہ)  
مصری محاذ پر کچھ عرصہ سے جو جمود سا  
طاری تھا وہ اب ختم ہو گیا۔ جیسا کہ قاضی  
سے ۲۴۔ اکتوبر کو اعلان کیا گیا کہ کل رات  
مصر میں اتحادی فوج نے الامین میں محوری  
موجوں پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کا مقصد  
جرمن موجوں کو تباہ کر دینا ہے۔ اتحادی  
ہوائی جہاز گذشتہ پانچ روز سے دشمن کے  
موجوں پر شدید حملے کر رہے تھے۔ یہ حملے  
گویا اس بڑے حملے کا پیش خیمہ تھے۔ ادھر  
عسری بھی مقابلہ کے لئے تیار ہو رہے تھے  
انہوں نے بھی مالٹا پر ہوائی حملے تیز کر دیے  
تھے۔ کور باوجود نطرق کے مصری محاذ پر  
لنگ اور رسد لانے کی کوشش کر رہے  
تھے۔ لیبیا کی پہلی لڑائیاں صحرا کے وسیع  
میدانوں میں ہوتی تھیں۔ مگر موجودہ لڑائی  
قطار کے بہتہ اور بھیروروم کے درمیان  
شروع ہوئی ہے۔ قاضی میں ایک قومی مبصر  
نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس حملہ میں  
انجانی رازداری سے کام لیا گیا۔ ندریقین  
گزشتہ تین ماہ سے زبردست جنگی تیاریوں  
میں مصروف رہے ہیں۔ دو بھیس یہ جنگ  
کتنی طوالت پکڑتی ہے)

## روسی محاذ

روس میں شالین گراڈ کے  
موج پر روس اور جرمنی  
کی فوجیں دو اشعلانی مہینوں سے متعین  
ہو چکی ہیں۔ اس شہر کا اکثر حصہ ہوائی جہازوں  
اور توپ خانہ کی گولہ باری سے تباہ ہو چکا ہے

مگر فریقین جان و مال کے بھاری نقصان  
کے باوجود ایک دوسرے کے مقابلہ میں ڈٹے  
ہوئے ہیں۔ تادم تحریر شہر کے کچھ حصہ پر  
روسیوں کا قبضہ ہے۔ یہ شہر دریائے والگا کے  
کنارے پر تیس میل تک چلا گیا ہے۔ جس میں  
بے شمار صنعتی کارخانے تھے۔ جن میں سے  
اکثر کی مشینری دوسری جگہ منتقل کر دی گئی  
ہے۔ جدید سے جرمنوں نے اس محاذ پر  
آخری اور فیصلہ کن حملہ شروع کیا تھا۔ ہے  
جو ابھی جاری ہے۔ جرمن دباؤ کو کم کرنے  
کے لئے روسی جنرل مارشل توشکو نے شہر  
کے شمال مغرب میں جارحانہ حملہ شروع  
کر دیا ہے اور روسی فوجیں جرمنی کے متوجہ  
علاقہ میں بندہ کچ پیش قدمی کر رہی ہیں۔

لندن میں روس سے ۲۴۔ اکتوبر تک  
جو اطلاعات آئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے  
کہ جرمنوں نے شالین گراڈ پر جو نیا حملہ  
شروع کیا ہے اس میں ان کو کوئی کامیابی  
نصیب نہیں ہوئی۔ مارشل توشکو کی فوج  
نے جو شمال مغرب میں حملہ آور ہے دشمن کے  
دو مورچے چھین لئے ہیں اور آگے دیا ہے  
ڈان کے پار دھکیل دیا ہے۔ مشرقی تقنا  
میں جرمنوں کو گرو زنی کے تیل کے چشموں سے  
ساتھ میل ڈور روکا تو ابھی مغربی تقنا میں  
بحیرہ اسود کی بندرگاہ نو دور مسک کے  
جنوب مشرقی میں زبردست لڑائیاں ہو رہی  
ہیں۔ جرمنوں نے لینن گراڈ کے شمال مشرق  
میں پہل لڑو کا پر فوج آمارنے کی کوشش کی  
تھی۔ جسے ناکام بنا دیا گیا۔ جرمنی کے چھ بکری  
جہازوں کو غرق کر دیا گیا۔ ان کے پسندیدہ  
طیارے بھی پر باد کر دیئے گئے۔

ناظرین روسی محاذ کا کچھ حال معاہدہ  
کے الفاظ میں مطالعہ کریں۔  
یہ قیاس کہ جرمن فوجیں کاکیشیا کے

اندز سردیوں میں بھی جارحانہ جنگ جاری  
رکھیں گی۔ مضبوط ہونا جارحانہ ہے۔ شالین گراڈ  
کے ایک حصے پر روسیوں کا ابھی تک قبضہ ہے  
لیکن فوجوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجوں  
کی بڑی تعداد اس وقت شالین گراڈ کے  
محاذ پر نہیں۔ بلکہ شالین گراڈ سے آگے  
بڑھ کر دریائے والگا کے اس کنارے پر  
لڑ رہی ہے۔ جہاں سے جرمنی کو استراخان  
تک پہنچنے کا راستہ مل سکتا ہے۔ حقیقت  
یہ ہے کہ شالین گراڈ کی جنگ وراصل استراخان  
کی جنگ تھی۔ شالین گراڈ پر متواتر حملوں سے  
جرمنی کا مقصد یہ نہیں تھا کہ وہ شالین گراڈ  
پر تباہی ہو تاکہ جہاں راستوں سے آگے والی اس  
ریلوے لائن کو بند کر سکے۔ جو کاکیشیا میں  
داخل ہوتی ہے۔ اور والگا کے کنارے  
بڑی بڑی توپیں لگا کر دسپانی راستے کو  
نا قابل استعمال بنا سکے۔ وہاں والگا کے  
دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر  
استراخان تک پہنچ سکے۔ اور اس طرح  
کاکیشیا کو باقی روس سے فیشا کاٹ دینے  
میں کامیاب ہو جائے۔ اس وسیع کوشش کا  
پہلا حصہ شالین گراڈ تھا۔ اسکی منزل تسمو  
د بحیرہ کلبسین کی بندرگاہ استراخان ہے۔

پہلا حصہ ابھی تک کلیش ختم نہیں ہوا۔ جرمنوں  
لے دعویٰ ہے کہ شالین گراڈ پر ان کا قبضہ  
قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ روسیوں نے اعلان  
کیا ہے کہ یہ دعویٰ غلط ہے۔ اس لئے کہ  
کہ جرمن کوشش کا پہلا حصہ کاکیشیا کے ساتھ  
ختم ہو چکا ہے۔ ٹھیک نہیں۔ اور اگر جرمن  
اعلان کو درست بھی سمجھ لیا جائے۔ اس بات  
کو فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ شالین گراڈ  
سے استراخان کا راستہ جرمنوں کے لئے  
انتہائی مشکل اور دشمن راستہ ہو گا۔ شالین گراڈ  
اور استراخان کے درمیان ہوائی فاصلہ

روسیوں نے شالین گراڈ پر متواتر حملوں سے جرمنی کا مقصد یہ نہیں تھا کہ وہ شالین گراڈ پر تباہی ہو تاکہ جہاں راستوں سے آگے والی اس ریلوے لائن کو بند کر سکے۔ جو کاکیشیا میں داخل ہوتی ہے۔ اور والگا کے کنارے بڑی بڑی توپیں لگا کر دسپانی راستے کو نا قابل استعمال بنا سکے۔ وہاں والگا کے دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر استراخان تک پہنچ سکے۔ اور اس طرح کاکیشیا کو باقی روس سے فیشا کاٹ دینے میں کامیاب ہو جائے۔ اس وسیع کوشش کا پہلا حصہ شالین گراڈ تھا۔ اسکی منزل تسمو د بحیرہ کلبسین کی بندرگاہ استراخان ہے۔

۲۴ میل کے قریب ہے۔ جنوب کی طرف بڑھتا ہوا دیاٹے وانگا لنگا مار چڑا ہوتا پہلچا ہے۔ شمالی گراڈ کے قریب اس کا پاش قریب ایک میل ہے۔ استراخان کے قریب قریب ۲۴ میل۔ جرمن فوجیں اگر دریا کے دائیں کنارے پر آگے بڑھیں تو روسی فوجیں بائیں کنارے سے توپوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے انہیں کافی نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ وانگا کے بائیں کنارے کے ساتھ ساتھ ایک ریلوے لائن بھی استراخان تک جاتی ہے۔ اس ریلوے لائن کی موجودگی بھی روسی فوجوں کو کافی مدد پہنچا سکتی ہے۔ ان تمام باتوں کو دیکھنے کے بعد گوئی بھی آدمی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ استراخان پر قبضہ کرنے کے لئے جرمن کو شش کا حصہ شمالی گراڈ والے حصہ سے اگر زیادہ سخت نہیں تو کم سخت بھی نہیں ہوگا۔ جرمنی اب بھی استراخان سے ۲۴۰ میل دور ہے اور یہ ۲۴۰ میل اس کی فوجوں کے لئے جہنم کا نمونہ بن سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہیں اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ نتائج غماہ کچھ ہوں۔ جرمنی استراخان تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ اور یقینی طور پر کرے گا۔ استراخان تک پہنچے بغیر اس کے لئے کاکیشیا کو کلیتہاً سر کرنا ممکن نہیں ہے۔

دھاپ لاہور ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء

سرکاری اطلاع

## جرمنی پر ہلاکت آفریں حملے

شمالی گراڈ سے جرمن اگر جلدی فارغ ہو جاتے۔ تو وہ یقیناً اپنی ہوائی طاقت کا ایک معتد بہ حصہ اپنے مغربی علاقوں کو حملوں کے ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے بھیج سکتے

تھے۔ اور طیارہ شکن توپوں کی کثیر تعداد بھی شمالی گراڈ سے لاسکتے تھے۔ مگر شمالی گراڈ میں روسیوں کی مزاحمت کی وجہ سے وہ وہاں اپنی ہوائی طاقت کم نہیں کر سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اتحادی ہوائی جہاز اب پہلے سے بھی زیادہ مغربی جرمنی اور فرانس میں جہاں جرمنوں کے لئے سامان جنگ تیار کیا جاتا ہے۔ تباہی اور بربادی بپا کر رہے ہیں۔ اس ہفتے کے شروع میں ۱۴ اکتوبر کو اتحادی ہوائی جہازوں نے شمالی جرمنی میں بندرگاہ اور ہنر کیل پر بمباری کی۔ یہ مٹرھواں حملہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے زیادہ شدید حملہ اس سے پیشتر نہیں ہوا تھا۔ سو فوجی اور کو آگ لگ گئی۔ اور مغربی جرمنی میں ہنزورپر اور ڈالینڈ میں ریلوے ورکشاپوں اور فوجی چھاؤنیوں پر حملہ کر کے تباہی بپا کی گئی۔ مگر سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل ذکر ۱۹ اکتوبر کو مقبوضہ فرانس کے جنوبی حصے میں لاکریوشو پر ہوا۔ یہ حملہ دن کے وقت کیا گیا۔ اس میں ۵۴ بمبار ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ ان کی مخالفت کے لئے کوئی شکاری ہوائی جہاز ساتھ نہ تھا۔ اور صرف ایک بمبار واپس نہیں آیا۔ یہاں کے کارخانے جرمنوں کے لئے اسلحہ جنگ بناتے تھے۔ یہ کارخانے جرمنی کے کرب کے کارخانوں سے دوسرے درجے پر تھے۔ سارے ہوائی جہازوں نے باری باری بم گرا۔ مشرق بعید میں جنوبی بحر الکاہل کا محاذ

میں جاپانیوں اور امریکیوں کے درمیان بری ہوائی اور بحری لڑائیاں برابر جاری رہیں۔ جن برہ نیوگنی میں جاپانیوں کو برابر شکست ہو رہی ہے۔ جزائر سیلان اور نیوگنی میں جاپانیوں کے کم دبیش چالیس جہاز غرق اور ۳ سو سے زیادہ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ چین میں بھی

ان کی حالت بدستور خراب ہے۔

## مقبوضہ علاقوں میں جنگ

ملکوں پر جرمنی کا قبضہ ہے۔ وہاں بغاوتیں اور شورشیں پھر رہی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جرمنی کی اندرونی طاقت کم ہو رہی ہے۔ جو روس میں جنگ اور اتحادیوں کے حملوں کا نتیجہ ہے۔ فرانس سے جرمنوں نے ۱۴ لاکھ مزدور جرمنی کے کارخانوں میں کام کرنے کے لئے مانگے تھے۔ صرف سترہ ہزار کے لے لئے ملے۔ باقی ایک لاکھ ۳۳ ہزار کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور فرانسیسی مزدوروں کی یہ حالت ہے کہ انہوں نے پرتالی کر دی ہے۔ وہ جرمنی جانے کے لئے تیار نہیں۔ ناروے میں جرمنوں کے جبر و استبداد کے باوجود وہاں کے باشندے خراب کاریوں میں مصروف ہیں۔ کئی ناریوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ مگر اس کے باوجود ایسی وارداتیں برابر ہو رہی ہیں۔ ڈنمارک جیسا امن پسند ملک بھی اب جرمنوں کا شکار ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس ملک کے باشندوں نے بھی غلام کی طرح جرمنی کے لئے کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چیکوسلوواکیہ اور یوگوسلافیہ میں جرمنی افسروں پر قاتلانہ حملوں کی وارداتیں ہوتی ہیں یوگوسلافیہ اور یونان میں چھاپہ مار دے پھر بیش از پیش سرگرمی سے جرمنوں اور اطالویوں پر چھاپے مار کر انہیں پریشان کر رہے ہیں۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ یونان میں ایک اطالوی رجسٹ نے ان پریشانیوں سے گھبرا کر اپنے افسروں کے خلاف بغاوت کر دی۔

یہ سب واقعات اس حقیقت کا منظر ہیں کہ جرمنی کو روس میں اور مغربی محاذ پر ہوائی لڑائیوں میں جونا کامیاں ہوئی ہیں۔ ان سے مقبوضہ ملکوں کے باشندوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان کی آزادی کی امیدیں پھر تازہ ہو گئی ہیں۔

مولانا محمد رفیع دیوبند اور نظریہ کے حالات۔ قیامت ۲۵ دسمبر ۱۹۱۸ء

# کونین چاہیں

کونین کے بہترین سن کونین آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ڈاکٹر صاحبان کو دعوت ہے آزماویں اور واویں

ہر قسم کے ملیریا کا علاج

اور کونین کا ماسکونی نقصان بھی نہیں۔ یہ دوائی کوی وڈو وڈیل، کھوشن، پڈٹ ٹھا کر دت شرما وڈیل کے غور و غوض کا نتیجہ ہے۔ لڑائی کی دیر سے کونین بہت تنگی اور نایاب ہے۔ پہلک کو اس کے سستے بدل کی ضرورت تھی جو حاضر ہے۔ اس کا نام ”سن کونین“

ہے۔ حکیم ڈاکٹر وید صاحبان جو کہ اپنی مرضی سے مریضوں پر برتنا چاہیں وہ سفوف کی صورت میں منگوا سکتے ہیں۔ قیمت صرف بیس روپے۔ /- ۱۰/ ۲۔ پونڈ یعنی آٹھ آنہ تولہ۔ (مصولہ اک اتولہ سے ۱۲ اتولہ پر بھی رہی ہوگا) خوراک قریب ۴ گرین یعنی ۲ رتی۔ ایک تولہ میں ۸۸ خوراک۔

سن کونین ٹیبلٹس { مرکب }

(امرت تب توڑ)

اسی سن کونین میں دوسری ادویات اعلیٰ طاقتور تیار کی گئی ہیں۔ جو کہ ملیریا کے واسطے خاص اکیڑی دوا ہے۔ کونین سے بھی زیادہ اثر ہے مسلسل رہنے والا، بولڈ آنے والا۔ تیر یا چوتھین سب اس سے دُور ہوتے ہیں۔ اور اکثر تین دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ نئے پرانے بخار میں برت سکتے ہیں۔ علاوہ انہیں درد کر۔ درد جوڑ وغیرہ بادی دردوں کو بھی نافع ہے۔ بخار میں ہونیوالی سردرد۔ متلی۔ تھکے وغیرہ کو بھی مفید ہے۔ کھانسی نزلہ زکام وغیرہ کو نافع ہے۔ ۵ گرین دپہ رتی کی ٹکیہ تیار کی گئی ہیں۔ بچوں کے واسطے ۱/۲ سے ۱/۴ ٹکیہ حسبِ عمر دے سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۱۶ ٹکیہ آٹھ آنے - /- ۸/

(مصولہ اک ۱۶ ٹکیہ سے ۹۶ ٹکیہ پر بھی رہی ہوگا۔ یعنی ایک سے ۶ پیکٹ تک)

بہت ضروری اطلاع

ہم نے ابھی تک اپنی تمام ضروریات کے کئی گنا گراں ہو جانے پر بھی ادویات کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا تھا۔ لیکن اب باعثِ مجبوری ہم کو اعلان کرنا پڑ رہا ہے۔ کہ ہم اپنی موجودہ قیمتوں پر ۱۵ نومبر ۱۹۳۲ء سے صرف ۱/۲ فیصدی شرح گرائی نکالیں گے۔ عمر خیال رکھیں کہ امرت دھارا صاحبین کی قیمت ۹ فی ٹکیہ کر دی گئی ہے۔

نوٹ۔ سن کونین یا سن کونین کپنڈ ٹیبلٹس (مرکب) میں سب ایسی ادویات شامل ہیں۔ دوسرے بخاروں میں اس دوائی کو دینے سے نقصان نہیں پہنچتا بلکہ ہوتا ہے

خط و کتابت و تار کا پتہ  
امرت دھارا اڈا شہد صالحیہ - امرت دھارا بھون لاہور  
امرت دھارا اڈا لاہور المشتہر منجر امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

امرت دھارا کو ہمیشہ یاس رکھو۔ بھی نہ بھولو۔



## کتاب متفقہ موجود و فرائض

### المقات فی احکام الصلوٰۃ

مولوی محمد جمال صاحب مرحوم امرت سرگرمی میں  
۱۰ سالہ میر غلام کے اذکار مع ترجمہ دینی شے  
ہیں۔ اس کے علاوہ نماز کے متعلق تمام احکام  
بتا کر مسائل ثلاثہ خصوصیت سے حل کئے گئے  
ہیں۔ **نماز** کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ نماز کا  
جنازہ کے ساتھ باران بلند ذکر کرنا صحیح ہے  
کے بعد میں تین روز مجلس تعزیت اور اس میں  
شرکت کر کے فاتحہ پڑھنا۔ قیمت ۶  
**فلسفہ اور معجزہ** ۵ روٹیاں۔ مولوی  
ہدایت اللہ سوہدروی اور مولوی محمد اعجاز  
تحصیل دار کے مابین ہوا۔ اس میں یہ بحث ہے  
کہ آیا خارق عادت امر کا وجود ممکن ہے یا ناممکن  
انجیریں میرا بلدیث مدظلہ العالی کا فیصلہ مرقوم  
ہے۔ قابلہ یہ ہے۔ قیمت ۴

**ابطال الہام وید** ہدایت اللہ خان صاحب  
ہے کہ الہام الہی شروع دنیا میں ہونا چاہئے۔  
جس میں کسی انسان جگہ وغیرہ کا ذکر نہ ہو۔ یعنی اس  
میں کوئی قصہ کہانی نہ ہو۔ اس رسالہ میں قرآن  
کے اس دعویٰ کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۶

**شہادت حسین** اس رسالہ میں امام حسینؑ کے  
واقعہ شہادت پر تاریخی  
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ روٹیاں مع حصول  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

قیمت ۵ روٹیاں مع حصول  
**سیرۃ الصدیق** یہ کتاب خلیفہ اولؑ  
ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

قیمت ۱۲ روٹیاں  
قیمت ۱۲ روٹیاں

## خلافت فاروقی زندگی کے حالات و روح

مولوی محمد جمال صاحب  
قیمت ۳ روٹیاں

### کیم اللغات

اس کتاب میں قابل تصنیف  
نے عربی فارسی کے مشہور الفاظ کی اردو میں تشریح  
کی ہے۔ یہ الفاظ عموماً اردو تقریر و تحریر میں  
استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ قیمت ۱۲ روٹیاں

### گلستان مترجم

اس کتاب میں شیخ سعدی  
گلستان مترجم علیہ الرحمت کی مشہور کتاب  
گلستان کی اصل فارسی عبارت کے ساتھ  
بین السطور میں اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے

### شرح گلستان

اس رسالہ میں شیخ سعدی کی  
گلستان کی اصل فارسی عبارت کے ساتھ  
بین السطور میں اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے

### شان قرآن

مولانا عبدالعلیم صاحب  
در عقبہ کوئی ادبی رسالہ  
دور رس دار الحدیث رحمانیہ۔ اس رسالہ میں  
قرآن مجید کے متعلق نہایت مفید اور بیش بہا  
معلومات درج ہیں۔ قیمت ۵ روٹیاں

### تنویر العینین والجنان

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے  
رسالہ وسیلۃ النجات کا اردو ترجمہ ہے۔ اس  
رسالہ میں اس مباحثہ کی روٹیاں دے جو مرحوم  
نے لکھنے میں شیعوں سے کیا تھا جس میں آپ  
نے خلافت شیخین کا مسئلہ قرآن مجید اجماع صحابہ  
اور عقل و دلائل سے حل کیا ہے۔ قیمت ۴ روٹیاں

### شہادت حسین

اس رسالہ میں امام حسینؑ کے  
واقعہ شہادت پر تاریخی  
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ روٹیاں مع حصول  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

### سیرۃ الصدیق

یہ کتاب خلیفہ اولؑ  
ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

قیمت ۱۲ روٹیاں  
قیمت ۱۲ روٹیاں

## القول المبین فی عدم وجوب التعلیل

مولانا محمد جمال صاحب  
قیمت ۳ روٹیاں

### تعلیل و عمل بالحديث

جو اب محسن الملک مولوی سید جہد علی مرحوم کی  
یا دہلہ ہے۔ اس میں تعلیق شخصی کی تاریخ مذہب  
اربع کی بنیاد پر نہ کرنے کا مذہب ان  
مذہب میں اختلاف ہونے کا حسب تعلیل  
عمل بالحديث پر مقلدانہ اور غیر مقلدانہ مباحثہ  
اس میں قول فیصل وغیرہ پر بحث کی گئی ہے  
قابلہ یہ ہے۔ قیمت ۸ روٹیاں مع حصول  
میر یثرب۔ مولانا ایم محمد خان سیف مولوی  
اس رسالہ میں آنحضرت صلعم کے مختصر حالات  
زندگی درج ہیں۔ خصوصاً بچوں کے لئے مفید ہے  
قیمت ۸ روٹیاں مع حصول  
کالا پانی الحروف تواریح عجیب  
کی شریعہ عملداری میں جماعت اہل حدیث پر جو احکام  
دور آیا تھا اسکی پوری تاریخ درج ہے۔ مولانا  
مولانا محمد جعفر صاحب تھانوی۔ قیمت ۶ روٹیاں

### شہادت حسین

اس رسالہ میں امام حسینؑ کے  
واقعہ شہادت پر تاریخی  
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ روٹیاں مع حصول  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

### سیرۃ الصدیق

یہ کتاب خلیفہ اولؑ  
ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

### شہادت حسین

اس رسالہ میں امام حسینؑ کے  
واقعہ شہادت پر تاریخی  
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ روٹیاں مع حصول  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

### سیرۃ الصدیق

یہ کتاب خلیفہ اولؑ  
ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

### شہادت حسین

اس رسالہ میں امام حسینؑ کے  
واقعہ شہادت پر تاریخی  
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ روٹیاں مع حصول  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

### سیرۃ الصدیق

یہ کتاب خلیفہ اولؑ  
ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کی زندگی کے حالات

قیمت ۱۲ روٹیاں  
قیمت ۱۲ روٹیاں

فلسفہ و زبان، حدیث اور اجتماع صحابہ سے پردہ سقورات پرکٹ کی ہے۔ قیمت ۱۲ روٹیاں

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایبل نمبر ۵۲

## شرح قیمت اخبار

دایان ریاست سے سالانہ غلہ  
روڈ ساو جاگیرداران سے ۱۰ روپے  
عام خریداران سے ۵ روپے  
ششماہی ۲ روپے  
مالک جفر سے سالانہ ۱۰ اشک

اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط و کتابت دارمیل زر بنام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دیولوی فاضل  
مالک اخبار و مجلہ امرتسر  
ہونی چاہئے۔

نمبر ۴۵

بیشمار اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹



مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

دفتر المجریٹ  
امرتسر  
جو کٹرہ بجائی  
تاریخ اجرا ۷۳ شہان ۱۳۲۱  
نمبر ۱۱ - ۱۲

## اغراض مقاصد

- ۱۔ کی اشاعت کرنا۔
- ۲۔ مسلمانوں کی ہونا اور جماعت اہل حدیث کی خصوصیات پر و دینی خدمات کرنا۔
- ۳۔ تحریکات اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- ۴۔ قواعد و ضوابط
- ۵۔ محبت بہر حال پیکی آتی چاہئے۔
- ۶۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا مکث آنا چاہئے۔
- ۷۔ مضامین و مسائل پر پند و نصیحت درج ہوئے
- ۸۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ برگز واپس نہ ہوگا۔
- ۹۔ بیگزنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

یوم جمعہ المبارک

۲۶ شوال المرجع مطابق ۶ نومبر ۱۹۴۲ء

امرتسر

## کیا ہونا چاہئے

(اؤفاد احمد صاحب مسلم رحمت آبادی)

مرد و عورت کا یہی سامان ہونا چاہئے  
قاری قرآن کی یہ شان ہونا چاہئے  
عادل و قسرتان تو فرقان ہونا چاہئے  
حق و باطل کی تجھے میزان ہونا چاہئے  
اس مہم میں ذرا حیران ہونا چاہئے  
صبر و استقلال میں سلمان ہونا چاہئے  
جاء نصر اللہ کا پھر اعلان ہونا چاہئے  
بیعت رضوان کی برہان ہونا چاہئے

ذوق وحدت کے لئے ایمان ہونا چاہئے  
لحن میں تاثیر ہو آواز میں تسخیر ہو  
مدعی توحید ہو کسے شرک میں غلطان ہے تو  
سینکڑوں ہیں آج مسلک لہ ہزاروں پیشوا  
رہبروں کچھ اور ہے اور رہبری کچھ اور  
حق پر وہی وصل حق ہے و حقیقت پر تجھے  
عہد فاروقی تو دیکھے رونق اسلام میں  
ظلم و استبداد کے اس دیرینا تجارت میں

سوچ کے ہیں بہت مستم سوچ کے ہیں بہت ہم  
آپ تو بیداری کا کچھ سامان ہونا چاہئے

## فہرست مضامین

- تظہر دیکھا ہونا چاہئے
- انتخاب الاخبار
- اخبار الفقیہ میں مجادلہ و مکابره
- تادیبانی مشن دمرزا صاحب کی کامیابی
- اور ناکامیابی
- حیات شناسی
- چیز ویدانکر منی
- الانتہاض لرفع الاعتراض
- اخبار حق
- متفرقات
- اشتہارات

الفاروق - مصنف مولانا حبیب اللہ رحمانی مرحوم - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی مفصل سوانح عمری اور آپ کے عہد کے تاریخی حالات۔

## انتخاب الاخبار

نمبر ۱۰۰۰  
جنرل صاحبزادہ لعل پور کا سالانہ جلسہ  
اسلامی شہان و شوکت سے منعقد ہوا جس میں  
شاہین بڑی تعداد میں شرکت ہوئے۔

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ  
اس سال بحری یا بری راستے سے حج نہ کیا جائے  
کیونکہ اس کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ رافضیوں!

نئی دہلی سے سرکاری طور پر اعلان  
کیا گیا ہے کہ ۲۸ اکتوبر کو دشمن کے لڑاکے اور  
بمبار ہوائی جہازوں نے بھارتی تعداد میں مسلم  
میں ہمارے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ ہمارے  
لڑاکے جہاز مقابلے پر نکل آئے۔ دشمن کے  
دو ہوائی جہاز یقیناً تباہ ہو گئے۔ غالباً ایک اور  
تباہ ہو گیا ہوگا اور چھ جہازوں کو نقصان پہنچا گیا  
لندن کی اطلاع مورخہ ۳۰ اکتوبر منظر  
ہے کہ جب سے برطانیہ کی جنگ شروع ہوئی ہے  
جرمنی نے روز دشمن میں پہلا حملہ انگلستان کے  
جنوب مشرق میں کیا۔ ہمارے شکاری جہاز  
مقابلہ کے لئے آسمان پر چڑھ گئے اور ساتھی  
طیارہ شکن توپیں مصروف عمل ہو گئیں۔ دشمن  
جہازوں نے بے تحاشا بمباری کی جس سے کچھ  
جانی اور مالی نقصان ہوا۔ اور دشمن کے کئی ایک  
جہاز نیچے گرائے گئے۔

تاہم کے سرکاری اعلان مورخہ یکم نومبر  
میں بتایا گیا ہے کہ ہماری آٹھویں فوج نے ایک  
بڑے پیش قدمی شروع کیا تھا آج توپوں کا تیسری  
مرتبہ مقابلہ ہوا۔ ہر مرتبہ دشمن کے سپاہی ہماری  
قعدا میں ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ہماری پیدل  
فوجیں دن رات لڑتی رہیں۔ انہوں نے اپنے  
نئے مورچوں میں دشمن کے چار جہازوں کو  
سبا کر دیا۔  
ماسکو یکم نومبر سالن گراڈ میں کانفرنس

کے رقبہ میں روسی فوج نے جرمن فوج کے حملہ کو  
سبا کر دیا اور باقی مورچوں پر روسیوں نے  
مضبوطی سے چڑھائی کی اور کچھ پیش قدمی بھی  
کی ہے۔ سات جرمن مورچے تباہ کر دیے گئے۔  
جرمن جو روسی مورچوں میں محسوس کئے گئے۔ اب  
تباہ کئے جا رہے ہیں۔

آسٹریا کے وزیر فوج نے اعلان کیا  
ہے کہ جرمنیہ یونگنی کی جنگ نہایت احتیاط کے  
ساتھ تیار شدہ سپریم کے مطابق ہو گا۔  
ہمیں کافی کاپیائی جوہری ہے۔  
ہمیں آپ بھی دشمن کو کچھ دیکھنا چاہیے۔  
نئی دہلی۔ یکم نومبر سرکاری اطلاع منظر  
ہے کہ اب وہ حکم منسوخ کیا جاتا ہے جو ۱۰  
ستمبر کو جاری کیا گیا تھا کہ موجودہ گڑ بڑ کے  
اوقات کی خبریں اس وقت تک نہ تصانی جائیں  
جب تک کہ سرکاری ذریعے یا رجسٹرڈ خبریں  
ایجنسیوں یا ان کے نمائندوں کے ذریعے وصول  
نہ ہوں۔ امریکہ کے سکرٹری آف لیبر نے اعلان  
کیا ہے کہ اس وقت ہماری مختلف صنعتوں  
میں ۳۰ کروڑ ۸۳ لاکھ ۳ ہزار مزدور کام کر رہے  
ہیں۔ اس کے باوجود آئندہ سال میں ۳۵ لاکھ  
عورتوں اور ۵ لاکھ مزدوروں کی ضرورت ہے  
واشنگٹن یکم نومبر۔ امریکن فوجوں کے  
چیف جنرل نے ایک خط کے ضمن میں لکھا ہے  
کہ اس وقت آٹھ لاکھ امریکن فوج سمندر پار موجود  
ہے۔ لاہور میں بلیک آؤٹ کی خلاف ورزی  
کے سلسلہ میں چار سو پچاس گرفتاریاں عمل میں لائی  
گئیں۔ گرفتار شدگان میں ایک مقامی مجسٹریٹ  
ایک اسسٹنٹ کمشنر اور ایک اے۔ آر۔ پی  
افسر لاہور کا بیٹا بھی شامل ہے۔  
برطانوی طیارے برما میں جاپان کے  
فوجی اہمیت کے مقامات پر حملے کر رہے ہیں۔  
ادھر جاپان نے آسام میں برطانیہ کے ہوائی اڈوں  
پر بمباری کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

عبداللہ فہد  
عبداللہ بن شہزادہ محمد۔ مولوی ابراہیم خلیل  
خوشی محمد چک ملا۔ جماعت اہل حدیث  
جمہورہ للہ۔ حکیم اللہ بخش راہوں۔ جماعت  
اہل حدیث پونچھ۔  
بزم نوید۔ از شیخ عبدالرحمن صاحب شہزادہ  
جمعیت تبلیغ اہل حدیث کے لئے میاں خوشی  
صاحب چک ملا۔ ایک دوست  
درس مکہ مکرمہ کے لئے مولوی  
شاہ پور قادیان۔  
درس مدینہ منورہ۔  
ادائیگی۔ مدرسہ مدینہ کے حساب میں وصول  
رقم سے مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ شیخ عبد اللہ  
صاحب صدر بازار دہلی کی خدمت میں روانہ کر دیے گئے  
درخواست تفسیر میں ایک غریب طلبہ  
ہوں۔ مجھے تفسیر ثنائی اور دواہ تفسیر کلام القرآن  
عربی کے دیکھنے کا بے حد شوق ہے۔ بلکہ غربت  
کے میں خرید نہیں سکتا۔ کوئی اصحاب خیر میری  
اس مجبوری کو ملحوظ رکھ کر اعانت فرمائیں۔  
پتہ۔ عبدالکبر اعروابی نزدیک مسجد فیروز خان والی۔  
درس خیر العلوم شہر خیر پور ریاست بہاولپور  
مرقع قادیان۔ یہ ماہوار رسالہ پہلے دفتر ہذا سے  
شائع ہوتا تھا۔ اب اس کی کچھ جلدیں موجود ہیں  
اس میں مزانیت کی تردید میں بیش بہا مضامین  
درج ہیں۔ قیمت فی جلد پندرہ روپیہ الحمد للہ اترس  
کراچی میں ٹور ایکٹ کے ماتحت دو ہزار  
نزدوں کے خلاف مقدمات جاری ہیں۔ اس کام  
کے لئے دو خاص مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں۔  
سرکاری اطلاع عوام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا  
جاتا ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں محسوس شدہ واد کی  
تحریک سول نافرمانی کے قیدیوں سے شدہ برکات  
کی صورت کے موافق قاتلوں کی اجازت نہیں۔  
ایسے قیدیوں سے ملقاتوں کیلئے جو درخواستیں  
گرفتار شدہ جیلوں میں داخل ہو جائیں۔

کشمیر کی حالت اور دور و نزدیک۔ از حضرت مولانا محمد رفیع صاحب۔ قریب قریب

کشمیر کی حالت اور دور و نزدیک۔ از حضرت مولانا محمد رفیع صاحب۔ قریب قریب

بسم الله الرحمن الرحيم

# افلاس

۲۶- شوال المکرم ۱۳۶۱ھ

## اجتہاد الفقہ میں مجاہدہ و مبارکہ

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ میں کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک نظر ایک مجلس پر پڑ گئی۔ تو سب جا کر دیکھا۔ غلام کی ایک مجلس ہے۔ جس میں بحث و گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کا نقشہ یہ ہے اس شعر میں دکھایا ہے۔  
 نتیجہاں طریق بدل ساختند  
 لیت لا تسلمہ بہرہ اختند  
 اس جلسہ کا نمونہ آج ہم اخبار الفقہ میں دیکھتے ہیں۔ الفقہ مورخہ ۱۲- ۲۱ جون کی شمولوں میں ایک مجاہدانہ مضمون شائع ہوا ہے جو شیخ سعدی کے شعر مذکور کی گویا ترجمہ ہے۔ یہ مضمون جھگڑوں کے دو مضمونوں میں ایک قسم کا جھگڑا ہے۔ ان میں سے ایک مذکورہ اہل حدیث ہے اور دوسرا حنفی۔ اس مسئلے کو تمام اقوال کی شکل میں پیش کیا گیا ہے مگر ایسی طرز سے کہ متکلم اور مخاطب کے مابین جو شخص شاید ہی اس کو سمجھ سکے۔  
 یہ تفسیر و ترویج میں دعوتِ حق کے موقع محل کے متعلق ہے کہ قبل الکر کو ع پر معنی چاہئے یا نہ الکر کو ع۔  
 اسی ضمن میں ایک دو باتیں اور پیدا ہو گئی ہیں جن میں میں بھی دخل دینے کا حق حاصل ہے۔

پہلی بات جو پیدا ہوئی ہے وہ جناب نامہ نگار ہی کے الفاظ میں دستِ فیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ۔  
 اہل حدیث کے اطلاق کی اہلیت قائلین ہم تقلید میں نہیں بلکہ اس کے صحیح معنی محدثین مثل امام بخاری مسلم ترمذی نسائی اور امام مالک وغیرہ ہیں اور حقیقت میں عامل بالحدیث وہی ہیں آپ کے فرقہ پر اس کا اطلاق محض بمانع ہے۔ جیسے کوئی نیم حکیم کو طبیب عاذق کہہ دے؟  
 (الفقہ ۱۴ جون سنہ رواں ص ۱)  
 اہلحدیث | فاضل نامہ نگار کے اس اقتباس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث کے موجودہ افراد اہل حدیث کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ کیوں نہیں ہیں؟ اس کی وجہ نہیں بتائی۔ خیر! ہم اس امر کا فیصلہ ایک بہت بڑے علامہ اور نقیہ سے کراتے ہیں۔ جن سے ہماری مراد شارح در مختار شامی ہیں۔  
 ص ۱ مصنف صاحب اگر جھگڑوں کے رہنے والے نہ ہوتے تو ہم ان کی اس آرد و نویسی پر اعتراض کرتے۔ مگر یہ یار لوگ تو ان حضرات کو بھی متعلق کہتے ہیں نہایت ہے کہ آپ نے ان کو اہل حدیث تو ان لیا ہے۔ خدا کرے آپ اس رائے پر پختہ رہیں۔ (الحدیث)

شامی نے دونوں باتوں کا فیصلہ کیا ہے کہ اہل حدیث کہلانے کے حقدار کون ہیں اور حنفی کہلانے کے کون؟ فاضل نامہ نگار صاحب سینے پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈے دل سے سنیں۔ علامہ شامی کہتے ہیں۔  
 حکم ان رجل من اصحاب ابی حنیفہ  
 خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجونیہ حاجی فابی الا ان یتروک مذہبہ فبقرا خلف الامام و یرفع یدہ عند الاخطا و نحو ذلک فاجابہ و زوجہ دشامی مطبوعہ مصر ۱۹۱۵ء  
 یعنی ابو بکر جوز جانی کے عہد میں ایک حنفی شخص نے کسی اہل حدیث کو اس کی لڑکی کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا۔ اس نے اس پیغام کی قبولیت کے لئے یہ شرط لگائی کہ وہ حنفی مذہب چھوڑ کر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے اور دھرم کے وقت رفیع دین کرے اس حنفی نے یہ شرط منظور کر لی اس پر اہل حدیث نے اس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔  
 یہ عبارت بتا رہی ہے کہ کسی امام کی تقلید کے بغیر یہ دو کام کرنے والا اہل حدیث ہے یا نہیں؟ جواب کے دو ہی پتے ہیں  
 کر چلی صراحتی وار گھر دن  
 چونکہ اہل حدیث کہلانے کے لئے علامہ شامی کی مذکورہ بالا عبارت کافی ہے اس لئے بغیر تقلید کسی امام کے آجکل جو لوگ خان الامام اور رفیقین کرتے ہیں وہ اہل حدیث ہیں اور کسی شرط کی ضرورت نہیں۔ اب سنئے! حنفی کہلانے کا فیصلہ علامہ موصوف فرماتے ہیں۔  
 انعمی لا مذہب لہ بل مذہبہ  
 مذہب مقلدہ بر ان المذہب  
 انما یكون یمن لہ توخرج نظرو  
 استند لای و تعبر فی المذہب علی

الارشاد والی سہیل الارشاد - تنبیہ شخصی کی تو یہ میں ایک غیر متعارف شخصیت ہے۔

حُسْبِيهِ اَوْ لِمَنْ كَرِهَ كِتَابِي فَرَدُّع  
 ذَالِكُ الْمَذْهَبِ وَتَرْتِ فَنَاوِي  
 اَمَامِهِ وَآلِهْ اَلْاَمَامِ عِيُوْهُ مَعْنِ  
 قَالَ اَنَا حَنْبَلِيٌّ اَوْ شَافِعِيٌّ لَمْ يَهْزَلْ  
 كُنْ اِلَيْكَ بِمَجْتَرٍ اَلْقَوْلِ كَقَوْلِهِ  
 اَنَا فِقِيْهَةٌ اَوْ تَحْوِيٌّ دَوَالِدِ اَيْضًا  
 يعنى ہاں شخص کا کوئی مذہب نہیں چھوڑتا  
 اس کا مذہب وہی ہوتا ہے جو اس کے مفتی کا  
 ہو۔ مذہب اس شخص کا مستبر ہوتا ہے جس کو  
 مذہب میں بصیرت ہو یا اس نے اپنے  
 مذہب کی فروع میں کوئی کتاب چھوڑ دی ہو یا  
 وہ اپنے امام کے فتاویٰ اہل اقول کو  
 جانتا ہو ایسے شخص کے سوا کسی اور کا  
 یہ کہنا کہ میں حنفی ہوں یا شافعی ہوں محض  
 ایسا کہنے سے حنفی یا شافعی نہیں بن سکتا  
 بلکہ اس کا یہ کہنا ایسا ہی غلط ہے جیسا کوئی  
 کہے کہ میں نفعی ہوں یا بخوی ہوں۔  
 افتیہ کے فاضل نامہ نگار صاحب حنفی کی یہ  
 تعریف ملحوظ رکھ کر بتائیں کہ سارے ہندوستان  
 میں کتنے حنفی ہیں۔ سارے ملک کو جانے دیجئے  
 صرف اپنے شہر بنگلور کے حنفیوں کا شمار کر کے  
 ہیں اطلاع دیجئے۔ ہم اسی سے اندازہ کر لیتے  
 انبار الفتیہ کی پیشانی پر یہ جملہ لکھا ہوتا ہے  
 ہندوستان بھر کے اہل سنت کا واحد آرگن۔  
 کیا اہل سنت کا یہ واحد آرگن یا اس کے قابل  
 نامہ نگار مولانا آسی صاحب اس تعریف کے  
 مطابق امرت سر کے حنفیوں کا شمار بتا سکتے  
 ہیں؟  
 بیابانوں میں کہتے ہیں بلگر دان کہتے ہیں  
 بتاد سے زکات کے آشفہ میری جان کہتے ہیں  
 خیر یہ تو ایک فنی بات تھی۔ اب ہم اصل مضمون  
 کا ذکر کرتے ہیں۔ امید ہے کہ مضمون ہمارے  
 موضوع کو غور سے چھیں گے۔  
 اس سلسلہ میں ہم صرف ایک ہی روایت نقل

اسلام اور بحیثیت - میاں پادری کلیم الرحمن صاحب کا جواب مفتی محمد رفیع صاحب کی تحریر

کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ تخریج - علی اللہایہ میں  
 اس مضمون کی متعدد روایات ملتی ہیں۔ جن میں  
 سے ایک یہ ہے کہ  
 عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَوْلَهُ لَا تَقُولُوا اَنَا اِمْرَأَةٌ فَنَقُتُ رَأْسِيْ وَنَقُتُ  
 يَتْبِقُ اِلَّا السُّجُوْدَ اَللَّهُمَّ اهْدِنِيْ فِرَاقِيْ  
 هَدَيْتَ اِلَى الْاِخِرَةِ الْمَوْتِ وَصَلَّى  
 یعنی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو  
 آنحضرت علیہ السلام نے دوسروں میں پڑھنے  
 کہنے سے دعاؤں کی کھائی کہ جب میں رکوع  
 سے سر اٹھاؤں اور صرف سجدہ باقی رہ گیا  
 ہو تو یہ دعا پڑھوں۔ اللہم اھدنی فی  
 فراقی ہدیت آخر تک۔  
 یہ روایت جو بنگلور میں نزاع کے فیصلے کے لئے  
 اصرار اور اصرار سے صاف بتاتی ہے کہ دوسروں  
 میں دعاؤں کی توقع رکوع کے بعد اور سجدہ  
 سے پہلے ہے۔ اس وضاحت کو بھی جو نہ مانے  
 شیخ سعودی نے اس کو جواب دینے کا مشورہ  
 یوں دیا ہے  
 اَلِیْ کَسِیْ کَہْ بَقَرَاتِیْ وَخَرَدُودِیْ  
 اِیْنِ اصْتِ جَوَابِشْ کَہْ جَوَابِشْ نَدَوِیْ  
 قادیانی مشن  
**مرزا صاحب کی کامیابی اور ناکامی**  
 ہم بار بار اس مضمون کو مدلل لکھ چکے ہیں کہ  
 مرزا صاحب اپنے مشن میں ناکام تھے۔ مگر مرزا  
 پر اس ایسا ضدی واقع ہوا ہے کہ ہمارے دلیل پر  
 قوجہ نہیں کرتا۔ زبانیاں بناٹے جاتا ہے  
 ہم نے بار بار لکھا کہ کسی شخص کا کامیاب ہونا  
 ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے اور ناکام ہونا  
 یہ کہ مقصد پورا نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص اپنا مقصد  
 یہ ظاہر کرے کہ میں ایک کالج بناؤں گا۔ اگر نہ

بناؤں تو میں ناکام سمجھا جاؤں۔ لیکن واقعہ  
 کہ وہ اپنی زندگی میں پرائمری سکول ہی  
 نہ کر سکے بلکہ پہلے ہی فوت ہو جائے تو کہا  
 کہ وہ یقیناً ناکام ہے۔ اس کے حامی  
 کامیاب ثابت کرنے کے لئے دوسرے  
 کے مقابلہ میں اپنے پرائمری سکول کی  
 لڑکوں کی کثرت بطور ثبوت پیش کرتے ہیں تو  
 کہا جائے گا۔  
 سخن شناس نہ فی فراقی صاحب  
 اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوا  
 اپنی بخت کا مقصد کیا بتایا ہوا ہے۔  
 کہ مریدین ذرا توجہ سے سنیں۔ آپ فرما  
 مطالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا  
 کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میں  
 کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی  
 ستون کو توڑ دوں اور مجھے شہید  
 کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت  
 علیہ السلام کی جلالت اور عظمت اور شان  
 دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کوئی  
 نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت قادیانوں  
 میں نہ آئے تو میں چھوٹا ہوں۔ پس  
 مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے  
 انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے  
 کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح  
 اور ہمدی مہود کو کرنا چاہئے تو پھر میں  
 سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں گناہ  
 لوگ گواہ رہیں کہ میں چھوٹا ہوں  
 داخار بدر ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء  
 ناظرین کرام! یہ مرزا صاحب کی بخت  
 اور تبلیغی زندگی کے مقصد کے الفاظ۔ خدا  
 انصاف فرمائے کہ مرزا صاحب کا یہ مقصد پورا  
 ہو گیا؟ یعنی تثلیث اور عیسیٰ پرستی دنیا سے  
 ہو کر توحید الہی پھیل گئی؟ واللہ اعلم  
 ہوتا تو ہم بھی مرزا صاحب کے اس دعوے سے



حدیثی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہوا۔  
 علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مردم شامی کے کاغذ  
 میں عیسائیوں کی کثرت نظر آتی ہے مرزا صاحب  
 نے براہین احمدیہ کے شروع میں عیسائیوں کی تعداد  
 ہندوستان میں چھ لاکھ لکھی ہے۔ مگر آج  
 ہندوستان میں عیسائیوں کا شمار در بقول مسیحی  
 رسالہ المائدہ بابت آگست (ایک کروڑ ہے۔  
 مرزا صاحب کے مرید و ابوبکر ایک نادانوں  
 کی آنکھوں میں کنگریٹ ڈالو گے۔ ہمارے جواب  
 میں افضل کس ہوشیاری سے لکھتا ہے کہ  
 بہت سے انبیاء علیہم السلام ایسے گذرے ہیں  
 جن کے ماننے والوں کا شمار بہت کم تھا کیا وہ  
 انبیاء کرام بقول مولوی ثناء اللہ ناکام گئے؟  
 اس کا جواب ہماری پیش کردہ مثال احمد مرزا  
 صاحب کی منقولہ عبارت میں ملتا ہے۔ جہنم  
 پھر براتے ہیں کہ ناکام وہ ہوتا ہے جو اپنے  
 بتائے ہوئے مقصد میں نفل ہو جائے۔ مرزا صاحب  
 نے اپنا مقصد واضح لفظوں میں بتایا ہوا ہے  
 اس مقصد کے لحاظ سے وہ ناکام گئے۔ یہاں تک  
 کہ ان کے صاحبزادے امیر مرزا اشیر کو کہنا پڑا کہ  
 مسیح موعود (مرزا صاحب) کے وعدوں میں  
 ابھی اور جو ان حصہ بھی پیدا نہیں ہوا۔ اسی لئے  
 ہم بھی کہتے ہیں کہ

کوئی بھی کام میرا حیرا پورا نہ ہوا  
 تاہم اسی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

## حیات ثنائی

بقلم آغا عبدالغفار صاحب نقوی لکھنوی  
 الہدیہ ۷۲۔ اکتوبر میں اس مضمون کی  
 قطعہ شائع ہو چکی ہے۔ اس سے آگے  
 آج ملاحظہ فرمائیں۔

چپ بشیت ایڈی مولانا محمد سعید صاحب  
 الفضل ۱۶۔ اکتوبر ۱۳۲۵ء (الہدیہ)

ہمارے انتقال ہو گیا تو مناظر و مباحثہ کا  
 میدان وسیع ہو گیا اور دنیا کی نظریں مولانا  
 ثناء اللہ صاحب کی طرف لگ گئیں۔ اور اہتمام  
 ہندوستان میں مولانا کے نام دعوت نامے  
 آنا شروع ہو گئے اور متعدد مناظروں میں کامیابی  
 حاصل کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ دعوت ناموں کی  
 کثرت سے یہ دعوتیں پیش آنے لگیں کہ کن کن  
 دعوت ناموں کو مقدم و موخر اور کس کو مرغ  
 تصور کیا جائے۔ یہ وہ صیاد کے مباحثہ میں تو  
 تین سو روپیہ کا انعام ملا تھا۔ رام پور کے مناظر  
 میں نواب صاحب رام پور نے سرٹیفکیٹ دیا  
 تھا۔ دیو ریا و نگینہ و جزو حق مسلم غیر مسلم یک  
 نے خصوصاً خراج تحسین پیش کیا تھا۔ حضرت  
 میاں صاحب کے دھمال کے بعد چونکہ جماعت  
 اہل حدیث کی حالت ڈار و خستہ تھی۔ لہذا مولانا  
 صاحب نے مولانا عبدالعزیز صاحب حیم آبادی  
 مولانا شمس الحق صاحب ڈیالپور، مولانا  
 محمد ابراہیم صاحب آروڑی و مولانا حافظ  
 عبداللہ صاحب غازی پور جی۔ مولانا سید  
 عبدالسلام و مولوی ابوالحسن صاحب بنیرکھان  
 حضرت میاں صاحب دہلوی و غیر ہم کی اشار  
 سے آکر رہا ہوا آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس  
 قائم کی۔ جس کے صدر مولانا حافظ عبداللہ  
 صاحب غازی پوری اور جنرل سیکرٹری مولانا  
 ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مظفر مقرر ہوئے  
 ابتدائے دور کانفرنس میں میں نے ہر کانفرنس  
 کے لئے علامہ مولانا شمس الحق صاحب امین کانفرنس  
 کے پاس ارسال کئے۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب  
 نے پروردگار تعالیٰ میری جگہ بھیجا۔ آپ نے  
 کارڈ روانہ میں مجھے لکھا تھا  
 تَقَبَّلُوا مِنِّي عَلَيَّكَ اَنْ اَتَلْعَمُوْا اَقْلُ  
 لَا تَلْعَمُوْا اَقْلُ رَا سَلَا مَكْتُبُ بِلِ اللّٰهِ  
 يَمْنُنُ عَلَيْكُمْ اَنْ هَذَا كَتَمْتُ لِيْ يَنْبَاي  
 اَنْ كُنْتُمْ دَمًا دَقِيْنًا

آپ نے کانفرنس کے قیام سے قبل اہل حدیث  
 جماعت کی بقا، استحکام تنظیم اور ترقی کی خاطر  
 نومبر ۱۳۲۵ء میں اخبار الہدیہ جاری کیا۔ جو  
 ماشاء اللہ بلا تاخیر جمعہ کے روز امرت سر سے  
 شائع ہوتا ہے۔ اخبار اور کانفرنس نے تبلیغی  
 خدمات اور سیاسی خدمات کا حق انجام دیں  
 ہیں اور وہ رہے ہیں۔ اس وقت اخبار و  
 کانفرنس کی بدولت اہل حدیث جماعت کی کافی  
 ترقی ہو گئی ہے۔ متعدد مساجد اہل حدیث کو  
 ملی گئی ہیں۔ اخبار میں مخالفین و غیر مسلم۔ شیعہ  
 ہتائی۔ حنفی۔ آریہ و غیرہ کی تردید ہوتی ہے  
 اور سیاسی مطالب میں بلند پایہ سیاسی تحلیلات  
 ہوتے ہیں۔ مولانا کے اخلاق حسنہ ایسے ہیں کہ  
 ہر کوئی گردیدہ کر لیتے ہیں اور دشمن دوست  
 ہو جاتا ہے۔ ہر گناہ بے گناہ دوست دشمن  
 سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ جب کوئی مضمون  
 کسی مخالف کا الہدیہ میں یا کسی دیگر اخبار میں  
 چھپتا ہے یا نقل ہوتا ہے تو اس مضمون کا  
 جواب دہندہ جو جواب لکھتا ہے اور بعض اوقات  
 یا کلمات کا بھی ترجمہ یا محنت ہو جاتا ہے۔ تھو  
 مولانا صاحب سخت کلمات کو کٹا دیتے ہیں  
 اور اعلان کر دیتے ہیں کہ جواب نرم و ملائم ہو  
 میں آج کریمہ بقولوا اللہ ہی احسن۔ لفظولا  
 لہ تو لا لیتا لعلہ کے مطابق ہو۔ لہذا انسان  
 کا جوش انتقام اور اوس کا بے جا غضب و عنف  
 دب جاتا ہے اور اوس میں منات کا جو سر پیدا  
 ہو جاتا ہے۔ (دیباچہ)

## چتر وید انوکرمی

یعنی فہرست مضامین ہر چہار وید  
 مرتبہ مقصود جن صاحب خلیفہ چتر ویدی شری مطلق شرک  
 باب سوم مضامین بحر وید  
 ماطرین کرام نے باب اول کی تفصیلات میں  
 رنگ وید کی اور باب دوم کی دو تفصیلات

وید اور چتر وید کا بیان ہے۔ وید اور چتر وید کا بیان ہے۔ وید اور چتر وید کا بیان ہے۔

میں صامدہ کی فہرست مضامین الحمد للہ پچتر  
سن رواں میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب چند فضول  
میں بکروید کا احوال معلوم کریں۔  
بارہویں فصل۔ تمہید | جیسا کہ پہلے مذکور  
ہوا وہی وہاں میں بکروید کا ممبر بعضوں کے نزدیک  
دوسرا اور بعض کے نزدیک تیسرا ہے۔ ہم نے  
اس کو تیسرے نمبر پر رکھا ہے۔ یہ بھی ہم پہلے  
لکھ چکے ہیں کہ ہر وید کی کئی شاخیں ہیں لیکن  
یہ شاخیں دشا کھا ہیں اب اگر نا پید جو بھی  
ہیں۔ اکثر ویدوں کی دو شاخوں سے زیادہ اب  
نہیں بقیں۔ البتہ بکروید کی آٹھ شاخیں اب  
بھی موجود ہیں۔ جن میں سے اکثر چھپ چکی ہیں۔  
بکروید کی ان شاخوں کا بیان ہم اپنے  
مضمون "وید اور اسکے قباجم و تفاسیر میں  
کر چکے ہیں۔ دیکھو اہل حدیث مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۸  
اوس مضمون میں جن ملبوعہ شاخوں کا ذکر کیا  
اون کے علاوہ ایک اور شاخ آج کل چھاپی  
جا رہی ہے۔ یہ کھٹشا شاخ ہے جو مندرکت  
بک و پلا جوڑ کی طرف سے چھپ رہی ہے۔  
اس وید کی مختلف شاخوں میں مادہ ہندی  
سب سے زیادہ مشہور ہے اور شاکی ہندوستان  
میں عام طور پر یہی مروج ہے۔ اس مضمون میں  
ہم ہر ایک وید کی صرف مشہور ترین شاخ ہی کی  
فہرست مضامین دے رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں  
ادھیندنی شاخ بکروید کی تفصیل دی جاتی ہے۔  
واضح ہو کہ بکروید کی یہ شاخ چالیس ادھیاد  
میں منقسم ہے اور ہر ادھیاد میں متعدد منتر اور  
کند کاٹیں ہیں۔ منتر منتر کہتے ہیں اور کند کاٹ  
کے جلوں اور فزوں کو کہتے ہیں۔ آسانی کیلئے  
عوام کند کاٹ کو بھی منتر ہی کہہ دیتے ہیں۔ ہر  
وید میں ایک ہزار نو سو پچتر منتر اور کند کاٹیں ہیں  
۔ بکروید کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ باوجود  
اس کے کہ وہ ہر وید میں سے ہے اور دیگر ویدوں  
سے زیادہ پڑھا پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ

ہندوستان میں جتنے ترجمے اس وید کے ہوئے  
اور کسی وید کے نہیں ہوئے۔ تاہم اس کے اکثر  
مضامین عام فہم نہیں ہیں۔ جس کا باعث یہ ہے  
کہ فزوں کا تعلق مختلف رسمیات سے ہے یعنی  
مختلف رسوم ادا کرتے وقت جو الفاظ پڑھے  
جاتے تھے وہ اس وید میں جمع کئے گئے ہیں اور  
فہم رسمیات وید میں مذکور نہیں۔ اس لئے جب تک  
رسمیات کا پورا علم نہ ہو اس وقت تک اکثر  
فزوں کا مفہوم سمجھنا بہت دشوار ہے۔ غامض  
وہاں جہاں فزوں کے الفاظ کو متعلقہ رسوما  
سے محض برائے نام ہی تعلق ہے۔ یہی باعث  
ہے کہ نیچے کی فہرست میں ہم نے بجائے فزوں  
کے مضامین دینے کے ان رسومات کا نام لیا  
ہے۔ جن میں وہ منتر استعمال کئے جاتے تھے  
کیونکہ اکثر ادھیادوں خصوصاً پہلے نصف  
ادھیادوں میں فزوں کے مضامین ویدانہ منتر  
دشوار یکم حال ہے۔ ناظرین فہرست کو پڑھتے  
وقت اس نکتہ کو پیش نظر رکھیں۔ البتہ آخر کے  
نصف ادھیادوں میں متن کی فہرست مضامین  
مکمل ہے اور دی گئی ہے۔

اگرچہ ویدوں کا عام موضوع عجیب  
اجالہ ہے لیکن بکروید کا تو خاص موضوع  
ہی ہے۔ عجیب کا تلفظ یہ بھی کرتے ہیں۔ اسی وجہ  
سے اس وید کا نام یجو یا بجر ہوتا ہے۔  
کا تلفظ عجیب یا بجر کے علاوہ عین بھی کیا جاتا ہے  
اور بعض لوگ یہ سن بھی تلفظ کرتے ہیں۔ چنانچہ  
ولسن کالج بمبئی کے پروفیسر معین الدین احمد مرحوم  
کی ایک کتاب کا نام ہے "ہندو دھرم میں بدنیہ"  
عجیب کہتے ہیں قربانی کو۔ چنانچہ یورپین مصنفین  
اس کا ترجمہ "سائنس" سے  
کرتے ہیں۔ قربانی میں اگرچہ جانوروں کی قربانی  
بھی شامل ہے۔ لیکن حقیقت میں اس کے معنی  
دسیج تربیں۔ دیوتاؤں کو ہر قسم کی چیزیں شلا  
گئی۔ دودھ۔ اناج۔ سوہم رس۔ گوشت وغیرہ

پیش کرنا عجیب کے مفہوم میں ہے۔  
نزدیک اس لفظ کا نذر یا ناز سے بھی کرنا  
نیا وہ مناسب ہے۔  
قدیم آریوں میں عجیب یا قربانی کے لائق پانچ  
چیزیں شمار کی جاتی تھیں۔ (۱) انسان (۲) گاو  
(۳) بیل (۴) بھیر میں دھا بکرے۔ انسان کی  
اگرچہ افضل ترین قربانی تھی لیکن یہ لائق  
دفع میں آتی تھی بلکہ زیادہ تر آدمی اس کی قربانی  
کی ابتدائی رسوم ادا کرتے تھے۔ اس کی قربانی  
کر دیا جاتا تھا بعض ویدوں میں اس کی قربانی  
رہا کر دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ بکروید کے بعد سب  
سے زیادہ شریف جانور قربانی کے لائق گھوڑا  
سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ بکروید کا خاص اخص  
موضوع ہی گھوڑے کی قربانی ہے۔ جس کا  
مفصل ذکر اس وید کے درمیانی ادھیادوں  
میں ہے۔ اس وید کا ابتدائی حصہ مختلف ہندی  
رسومات کے بیان میں ہے۔ اور آخری حصہ میں  
انسان اور دوسرے سنگتوں جانوروں کی  
قربانی کا ذکر مذکور ہے۔ اب اس وید کے ایک  
ایک ادھیائے کی رسومات اور مضامین کا ذکر  
انگ انگ آئندہ پرچہ میں کیا جائیگا۔

## الانتباه لدفع الاعتراض (نمبر ۲)

(از مولانا ابونعیم محمد ابراہیم صاحب میرٹھ لکھنؤی)  
دلیلہ اشاعت گذشتہ  
سعید بن متیب جو سیدنا تابعین کے جہانے  
ہر ماہ قنادہ کے استاد بھی ہیں۔ ان کا قول ہے  
کہ ہمارے پاس اہل عراق میں سے قنادہ سے  
زیادہ حفظ والا کوئی نہیں آیا۔ اور امام عبد اللہ  
بن ہدی جو علل حدیث کی شناخت میں بڑے  
پائے کے امام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ قنادہ جی۔  
جیسے پاس لوگوں سے بھی زیادہ احتیاط ہے۔  
امام حماد بن زید کا قول ہے کہ اگر صحاح ستہ

بطلان الامام وید۔ از مولانا ابونعیم صاحب میرٹھ لکھنؤی۔ ویدوں پر روشنی ڈالتی ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

د بالا اتفاق) ان کو مقام جت میں لیا ہے

۳۔ تہذیب التہذیب میں ان کا ترجمہ بہت مفصل ہے۔ اور ائمہ محدثین کے مدعی اور اعتباری اقوال بیش از پیش مذکور ہیں۔ ان میں سے بخوف طوالت بعض نقل کئے جاتے ہیں۔  
امام ابو حاتم رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ کو فرماتے سنا۔ آپ نے قتادہ کا ذکر بہت طوالت سے کیا۔ اور ان کے علم اور قہامت اور اختلاف ائمہ کی شناخت اور تفسیر کی باتوں کو (عام طور پر) منشر کیا اور آپ کو حفظ اور قہامت سے موصوف کیا۔  
اور فرمایا کہ تم ایسا شخص بہت کم پاؤ گے دینی نہیں پاؤ گے) جو ان (قتادہ) سے آگے بڑھا ہوا ہو اور درمیان ان کی مثل، تو شاید دل ظلم اور امام اشرم کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد کو فرماتے سنا کہ قتادہ رحمہ اہل بصو میں سب سے زیادہ حافظ تھے، وہ کوئی شے نہیں سنتے تھے گمان کو حفظ ہو جاتی تھی۔ ان پر حضرت جابر کا صحیفہ صرف ایک دفعہ پڑھا گیا اور ان کو حفظ ہو گیا۔

اسی طرح میزان الاعتدال میں حافظہ کی جو تنقید رجال میں خصوصیت سے ماہرین کی بابت فرماتے ہیں: حافظہ ثقیل ثبت نیز فرماتے ہیں کہ اصحاب صحاح ستہ نے انکو جوت مانا ہے۔

ابن راہیہ کہ ہم امام احمدؒ حافظہ ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ وغیرہم ائمہ محدثین کی مائیں یا آپ کے ان خانی خان مولوی صاحب کی۔ جو ایسے جلیل القدر تابعی کو لوگوں کے مذاق کے موافق مسائل ذکر فرماتے جہاں کہ اند لوگوں کی نظر میں علم حدیث کا کلیار گھٹا کر الحاد کا ایک نیادروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ نقوڈ یا اللہ من ذالک۔

اسی طرح حضرت عبید بن عمرؒ کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے۔ ان کے متعلق تو آپ کے

مولنا صاحب نے غضب و صاعدا یا۔ شاید انکو معلوم نہیں کہ یہ کوئی فصاحت نہیں۔ عبید کو تصغیر کا صیغہ سمجھ کر دماغ عالی میں عثمان لیا ہوا کہ کوئی چھوٹے سے آدمی ہونگے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ ان کو حافظ ابن عبد البر نے استیجاب میں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اور فرمایا کہ امام بخاری رحمہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کو دیکھا ہے اور امام مسلم رحمہ نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا جو رسول اللہ صلیم کے عہد میں پیدا ہوئے۔ اسی طرح حافظ ذہبی نے بھی تجسید اسلام الصحابہ میں ان کو صحابہ رحمہ میں شمار کیا۔ اور کہا کہ امام بخاری رحمہ نے فرمایا کہ ان کو آنحضرت صلیم کی دوست (کاشف) حاصل ہے۔ اور وہ سردوں نے کہا کہ آپ کہاں تابعین میں سے ہیں؟

تہذیب التہذیب میں حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ صحیحۃ یعنی ان کو آنحضرتؐ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اپنے باپ (عمیر صحابی) سے اور حضرات عمرؓ علیؓ ابی بن کعبؓ رضی ابو موسیٰ رضی ابو ہریرہؓ رضی ابو سعیدؓ خدریؓ رضی اجابات المومنین، عائشہؓ رضی ام سلمہؓ رضی عبد اللہ بن عمرؓ رضی عبد اللہ بن عباسؓ اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے بڑے بڑے جلیل الشان تابعین مثل عطاءؓ، مجاہدؓ وغیرہ کے روایت کرتے ہیں اور ثقہ ہیں۔

اور تقریب التہذیب میں امام مسلم کا قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ اہل مکہ کے لئے واقعات گذشتہ کے بیان کرنے والے تھے ان کی ثقاہت پر اجماع ہے۔

الغرض حضرت عبیدؒ ہی بلند پایہ راوی ہیں۔ صحابی ہیں پاکیزہ تابعین سے ہیں لیکن باتفاق کل ثقہ ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ رضی عنہ کے شاگرد ہیں۔ اور ہم سابقا آیت تحریر میں

بجای آج کے متعلق حضرت ابن عباسؓ رضی عنہ کی روایت کی نسبت تفسیر ابن کثیر اور فتح البیان کا حوالہ لکھ چکے ہیں۔ اور حافظ ابن حجرؒ کے کلام سے ابھی اور نقل ہو چکا ہے کہ آپ اہل مکہ کے لئے واقعات گذشتہ کے بیان کرنے والے تھے۔ یا بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ آپ ایام عرب کے حافظ تھے۔ اور واقعہ اصحاب الغیل بھی ایام عرب کا ایک واقعہ ہے۔ اور جن تفصیل سے حضرت عبیدؒ اسے بیان کرتے ہیں۔ کوئی صحابی یا کوئی امام سیرت اس کی تفسیر نہیں کرتا پس مولنا خانی خان صاحب کا ان کو لوگوں کے مذاق کی خاطر باتیں گھڑنے والا قرار دینا عجیب منہ بڑی بات کا مصداق ہے۔ اور نہایت درجے کی گستاخی اور سؤدھ دہنی ہے۔ بلکہ اس میں رخص کی رنگ چھپی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

## اظہار حق

راقم یوسف ابراہیم شیل

مدیر سہرمانیہ پریس پابوہ

۲۲ مئی ۱۹۷۲ء کے اجلاس کے مندرجہ ذیل نام کے ایک مضمون چھپا ہے۔ ناظرین یاد رکھیں راقم لطوف نے کتب احادیث نیل اولادار کتاب الاولاد کا رد ادالحاد۔ تلخیص الجیز سبیل السلام۔ ج۱ اللہ البالغہ وغیرہ کے حوالوں سے ایک فصل مضمون لکھا تھا جو اہل حدیث میں غالباً بوجہ عدم غنیش بہت مختصر درج ہوا۔ ان حوالوں سے یہی لکھا تھا کہ قنوت نازلہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا چاہئے نہ کہ عند کر کے اس پر حاوی کی جاوے۔ حالانکہ جماعت اہل حدیث میں قنوت کے بارے میں تین گروہ ہیں۔ ایک کہنا ہے کہ بدعت کے ساتھ پڑھنی جاوے۔ حالانکہ یہ رسم بالکل غلط ہے۔ دوسرا کہنا ہے کہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا چاہئے یہ لوگ بالکل حق پر ہیں۔ تیسرے وہ ہیں کہ امام غزالی وغیرہ قنوت یا قنوت نازلہ پڑھتا ہے۔ رہائی لگے

ملاحظہ فرمائیے کہ مولانا صاحب نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اور فرمایا کہ امام بخاری رحمہ نے فرمایا کہ ان کو آنحضرت صلیم کی دوست (کاشف) حاصل ہے۔ اور وہ سردوں نے کہا کہ آپ کہاں تابعین میں سے ہیں؟

راقم یوسف ابراہیم شیل

## متفرقات

بہارِ رواں اہل حدیث | اخبار کی ترقی و ترقی

پر قوجہ کر کے اس کو مالی مشکلات سے بچائیں ہر خریدار کم سے کم ایک اور خریدار جیا کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس دورِ فحشا میں توحید و سنت کی آواز گونجتی رہے۔

اہل دل اجاب کی خدمت میں گزارش |

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہم نے جتنے اہل حدیث علماء دیکھے وہاں سے کلمتہ تک سب کو خدا یاد پایا۔ لیکن اب لوہا اہل حدیث علماء میں سے اکثر پر جو سیاسی دوش و مصوب اور منافقانہ سرگرمیوں کے اس چاشنی سے بے لذت نظر آتے ہیں اس لئے ضروری جانا کہ اخبار اہل حدیث میں ایک سلسلہ آنحضرت کی محبت و اطاعت اور ذکرِ خدا کی لذت کا شروع کیا جائے۔ میں ایک رسالہ سرا جانیہ

### بقیہ معنوں از صفحہ ۷

اہل حدیث مقتدی باہر چھوڑے ہوئے صدمہ بکڑ کے ماتحت کھڑا کھڑا رہتا ہے کہ امام کب سجدہ کرے یہ بھی غلط رستہ پر ہیں۔ میرے معنوں کا اصل مقصد یہی تھا کہ مذکورہ بالا کتب سے ثابت ہے کہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا۔ جس کو دیر اہل حدیث نے پل حصہ چھاپ کر باقی حصہ اڑا دیا۔ اور معنوں کے اخیر سطر میں مدیر نے اپنی طرف سے لکھا ہے۔

لہذا ایسے حالات میں قلمبند ہونا

ضرور پڑھنی چاہئے

یہ الفاظ میرے نہیں ناظرین کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ میرے اصل معنوں کا مقصد یہی تھا کہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا۔ ناظرین کرام مطلع رہیں

لکھ رہا ہوں۔ جو غفریب اخبار میں مسلسل چھپتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ توفیق عمل کی عطا کرے۔ یہ تو حسبِ کو معلوم ہے کہ اہل حدیث کا اور حنا بچھنا اور زندگی کا حاصل حصول اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کی محبت و اطاعت ہے۔

رحمہ۔ ابراہیم میر سیالکوٹی |

اجاب کو خوشخبری | معنوں الانہامین لرفع الاعتراض کے اختتام پر انشاء اللہ سیرۃ المصطفیٰ

جلد دوم کے مضامین میں مسلسل چھپنے شروع ہو جائیں گے۔ امدان کی ابتدا فارحان میں

عطاء نبوت سے ہوگی۔ اور دوسری جلد انشاء اللہ فارحان میں سطر محبت تک ہوگی۔

اور حسبِ وقائع قرآن کی جو آیتیں نازل ہوئی ہیں ان کی مناسبت اور اسرار بھی بیان ہونگے

و میر سیالکوٹی |

آئینہ توحید | یہ کتاب توحید خداوندی سے

جستہ دالوں کے لئے رہنما مرصع شکر

انعام کے لئے شفا ہے یعنی حق و باطل کی

کسوٹی ہے۔ ہر عاشقانِ توحید کو چاہئے کہ یہ

کسوٹی اپنے پاس رکھے۔ صرف ایک آنہ کے

ٹکٹ لٹانے میں بھیج کر جلد طلب کریں۔

پتہ۔ شیخ ندائش پور قلعہ صبر بزم توحید

بھٹی۔ مور لینڈ سوڈا آغا خان نیولڈ ٹکس

مبیشی نمبر ۱۰۔ وغیرہ فتنہ ۲ داخل

برائت از نکاح | میں نے سنا ہے کہ کسی شخص

یا کسی گروہ نے میرا نکاح عینی خان فریوی سے

ہو جانے کا اعلان کیا ہے۔ میں اس کے متعلق

اعلان کرتی ہوں کہ اس نکاح کا مجھے کوئی علم

نہیں۔ نہ مجھ سے پوچھا گیا۔ نہ میرے اولیاء سے

اجازت لے کر ایجاب و قبول ہوا۔ لہذا میں

علی الاعلان اس مصنوعی نکاح سے بیزاری کا

اظہار کرتی ہوں۔ داجہ بنت مولانا محمد صاحب

مرحوم جو ناگداسی مدیر اخبار محمدی دہلی

حسنت عہد الہما | کو داغ ہو کہ میں کا مضمون

ناقابلِ اندراج ہے۔ اگر وہ اس کو وہیں ٹکوانا چاہیں تو اپنے محلِ پتر سے دفترِ نیا کو مطلع کریں۔

میں کل کا فلسفہ | مرتبہ عزیزِ جنیدی امرتسری۔

اس رسالہ میں ہیکل کے فلسفہ کی تشریح بصورت

مکالمہ نہایت آسان پیرائے میں کی گئی ہے۔

اس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ہر تصور اپنی ہند

خود پیدا کر لیتا ہے۔ علمی مذاق رکھنے والوں

کے لئے یہ رسالہ مفید ہے۔ لکھائی چھپائی وغیرہ

عمدہ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۲۰ روپے کا پتہ۔

اقبال اکیڈمی ظفر منزل تاجپورہ لاہور

تصحیح | اہل حدیث ۲۳۔ اکتوبر مطابق ۱۲ سوال

سنہ رواں میں صال پر اخبار جاری

کر دیکھئے کے ضمنی عنوان کے ذیل میں درج

اسلامیہ عربیہ تعلیم القرآن لکھا گیا ہے۔ اس

درس کے نام کوئی صاحبِ غیر فی سبیل اللہ

اخبار اہل حدیث جاری کیا دیں۔ دہم ہد

اسلامیہ عربیہ تعلیم القرآن صدر بازار دہلی

یا ورنگان | میرا چھوٹا عزیز نعت شکر عبد الغفور

جو پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا چند روزہ بخار

میں مبتلا رہ کر حدیث کے لئے داغِ غفارت دے

گیا۔ انا للہ! میاں پر محمد غفری ملا ساکن ساہنہ

(۲۴) میری زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے راقمِ خود

متولی مسجد اہل حدیث مقام الور۔ (۳) ذاکر بنی

خان صاحب مرحوم ساکن ہردوئی کی صاحبزادی

مراد آباد میں بحالتِ زچگی نہایت تکلیف و مشاگر

انتقال کر گئی۔ انا للہ! (۴) حافظ عبد الرحیم صاحب

مرحوم جو بندہ کے نہایت فخلص اور دیرینہ حبیب

انتقال کر گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو فرجی رحمت کرے

بندہ عزیز از مسجد اہل حدیث مراد آباد۔ (۵)

عربی بی درجہ بھولا گول امان مرحوم قضاہ الہی سے

رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو فوت ہو گئی۔ انا للہ!

(۶) محمد یونس شہری کا چھوٹا لڑکا چند روزہ بیمار رہا

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۲۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۳۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۴۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۵۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۶۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۷۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۸۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۰) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۱) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۲) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۳) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۴) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۵) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۶) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۷) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۸) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۹۹) عبد العزیز اہل حدیث

فوت ہو گیا۔ انا للہ! (۱۰۰) عبد العزیز اہل حدیث

# ملکی مطلع

## پنجاب اسمبلی میں گرائی ریزولوشن

پنجاب اسمبلی میں سردار محمد اعظم خان (ممبر اتحاد پارٹی) نے گرائی کے متعلق ایک ریزولوشن پیش کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ حکومت ہند سے جو چیزیں حکومت کی جائے کہ وہ ان چیزوں پر بھی کنٹرول کرے۔ جو زراعت پیشہ لوگ اپنی خانگی اشیاء کو بیچ کر ضروریات کے لئے خریدتے ہیں۔ شیخ صادق حسن اموت سرہی نے ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان چیزوں کی قیمتوں پر بھی کنٹرول کیا جائے جن کو عام طور پر غریب لوگ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ گرائی کا اثر غریب طبقہ زیادہ محسوس کرتا ہے۔ اس ترمیم پر کسی کو کچھ اعتراض نہ تھا۔ اس لئے بالاتفاق پاس ہو گئی۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ آج کل ضروریات زندگی سخت گھراں ہو رہی ہیں۔ غریب طبقے کا تو ذکر ہی کیا ہے متوسط درجے کے لوگ بھی تنگ آ رہے ہیں۔ کوئی چیز نہیں جس کا نرخ دو گنا ہو گیا ہو۔ دیہاتوں کی نسبت شہروں میں یہ تکلیف اور زیادہ ہے۔ ایک اور ممبر نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ کنٹرول کے احکام پر سختی سے عملدرآمد کرے۔ آج کل سرکاری طور پر بعض چیزوں کا جو نرخ مقرر کیا جاتا ہے اس میں ایک نقص یہ ہوتا ہے کہ معقوک اور بچوں کے نرخوں میں بہت کم فرق رکھا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ

بچوں فروش زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے سرکاری نرخ کی خلاف ورزی کر کے غیر قانونی فروخت کرتے ہیں اور بعض تیدو

جرمانہ کی سڑا سے بچنے کے لئے کنٹرول شدہ مال و دکان میں رکھتے ہی نہیں۔ جس سے پبلک کو خواہ مخواہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور بہت سا وقت ڈپوٹوں پر فنانس کرنا پڑتا ہے۔ وزیر ترقیات سردار بلدیوسنگ نے بعض ممبروں کی کٹہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ کنٹرول ماکام رہا ہے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کنٹرول بے فائدہ چیز ہے اس لئے اس کو ہٹایا جائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کنٹرول کے احکام پر سختی عمل کرایا جائے۔

## روسی عاز کی تازہ خبروں

میں بتایا گیا ہے کہ کاکیش کی جنگ اب نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے برقیاری کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ آئندہ جرمن فوجوں کے لئے مشکلات درپیش ہیں کیونکہ وہ شدید سردی برداشت کرنے کی عادی نہیں ہیں۔ فوجیں یا تو سردی سے ہلاک ہو جائیں گی یا پسپا ہونے پر مجبور ہوں گی۔ پہچائی بھی آسانی سے نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ تمام راستے بریباری سے ٹرک جائیں گے اور ان کے فوجی اڈے بہت دور ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جرمن بھاری ٹرک لارہے ہیں تاکہ کم سے کم مشائن گراڈ ان کے قبضہ میں آجائے اور آئندہ سردی کا موسم وہاں نسبتاً آرام سے گزاریا سکے۔ ادھر روسیوں کو بھی مزید مصیبت کا سامنا ہے۔ اگر انہوں نے کاکیشیا کے اس زرخیز علاقہ پر دوبارہ قبضہ نہ کیا جس پر آج کل جرمنی کا قبضہ ہے اور مشائن گراڈ ان کے ہاتھ سے نکل گیا تو انہیں اشیاء خورد و نیاز حاصل کرنے میں سخت دقت پیش آئے گی۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دریائے وولگا اور ڈان کا درمیانی علاقہ واپس لے لیں۔ گذشتہ سال تو انہوں نے روس میں جرمنی کا کچھ مفتوحہ

علاقہ واپس لے لیا تھا۔ اسال دیکھئے کیا ہوا ہے۔ روسی عاز کا مزید حال معاصر ملال کے الفاظ میں سنئے یا معاصر لکھتا ہے کہ روسی سویت کے پریڈنٹ کا مرید کاکیشیا نے کاکیشیا کی جنگ کو ہندوستان کی جنگ کا نام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاکیشیا کی روسی فوجیں ہندوستان کی حالت کو دیکھ رہی ہیں۔ اور بہت بڑی حد تک یہ بات درست بھی ہے۔ فوجیات کے باوجود جرمن فوجیں ابھی تک یورپ کے وسیع قلعے میں قید ہیں۔ امن کے دامن میں وہ اس میں رہی رہ سکتی ہیں۔ یورپ کی صنعتوں سے دائرہ اٹھا کر اور دنیا سے تجارت کر کے اپنے کچھ مزید مضبوط بھی کر سکتی ہیں۔ لیکن آج جبکہ یورپ کے مختلف ملکوں میں جرمن فوجی اڈوں کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ جبکہ پولینڈ، لیتھوانیا، ناروے، بلجیم، فرانس، یونان اور یوگوسلاویہ کے ویش ہمنگت و وطن دوست لوگ موقع ملتے ہی جرمنی کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ برطانوی اور امریکن ہوائی جہاز جرمنی پر بموں کی بارش کر رہے ہیں اور یورپ کی تجارت قطعاً ختم ہو چکی ہے۔ جرمن فوج کے لئے خاموش ہینٹا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہی اس قلعے یعنی یورپ کی دیواریں توڑ کر باہر نکلے۔ اور اس سے پیشتر کاکیشیا قلعے اسے تباہ کرنے والی تیاریاں مکمل کر لیں دنیا کے بہت بڑے حصے پر چھا جائے۔ برطانیہ، آئس لینڈ اور گرین لینڈ کی طرف جرمنی بڑھ نہیں سکتا۔ اس کے لئے بحری قوت کی ضرورت ہے اور جرمنی کے پاس بحری قوت کافی نہیں ہے۔ افریقہ میں آگے بڑھنے کے دوران میں۔ مغربی افریقہ کی طرف آ

پنجاب اسمبلی میں گرائی ریزولوشن

طے کا نقد کارنر چھٹا ہو گیا ہے ۱۰



مصر سے ہو کر ہندوستان کی طرف۔ مغربی افریقہ کے  
عظیم صحرا اس کا راستہ روکے کھڑے ہیں۔ اور  
مصر میں برطانیہ نے اتنی طاقت جمع کر رکھی ہے  
کہ اسے فوج کر کے آگے بڑھ جانا آسان نہیں ہے  
آگے بڑھنے کا تیسرا راستہ ہو کر چین اور کاکیشیا  
سے ہو کر عراق اور ایران کے راستے ہندوستان  
میں پہنچتا ہے۔ اس راستے کے لئے بحری طاقت  
کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے صرف اس ترقی  
اور ہوائی طاقت کی جس پر جرمنی کو آج بھی  
ناز ہے۔ اس لئے جرمنی کا سب سے زیادہ  
زور اسی راستے پر ہے۔ یوکرین کو فتح کرنے  
کے بعد جرمن فوجیں کاکیشیا کی دیواروں سے  
ٹکریں مار رہی ہیں۔ دیواریں اتنی مضبوط ہیں  
کہ کئی جگہ پر انہیں سر کے بل ٹکریں مادی ٹپڑی  
ہیں۔ ایسا کرنے سے ان کے سر بھی پھٹتے  
ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ ٹکریں مار رہی  
ہیں۔ کاکیشیا کے سوائے ان کے پاس آگے  
بڑھنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کاکیشیا کو  
فتح کر کے ہی وہ عراق اور ایران کے ان  
علاقوں میں پہنچ سکتی ہیں۔ جہاں اب سے  
کچھ ہی دیر پہلے ان کے ساتھیوں کی کافی تعداد  
موجود تھی۔ یہ ساتھی آج کہاں ہیں۔ اس کا  
کسی کو کچھ پتہ نہیں۔ لیکن یہ سمجھنا غلط نہیں ہوگا  
کہ ان میں کچھ نہ کچھ لوگ اب بھی ان علاقوں  
میں موجود ہیں۔ اور وہ جرمن فوجوں کے  
کاکیشیا کی سرحد پر پہنچنے میں ان کی مدد کرنے کا  
جتن کریں گے۔ اس لئے علاوہ عراق اور ایران  
کے علاقوں کی جغرافیائی حالت ایسی ہے کہ  
قدرتی ڈیفنس (دفاع) کی کوئی لائن موجود  
نہیں۔ ایسی حالت میں جرمنوں کا یہ امید کرنا  
قابل فہم ہے کہ کاکیشیا کے فتح ہوتے ہی ان  
کے لئے ہندوستان کے دروازے کھل جائیں گے  
لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کاکیشیا فتح ہوگا؟  
پرنسپلٹ کا لیٹن نے اس کا جواب دیا ہے

وہ کہتے ہیں۔ مشرق فوج دشمن کی پیش قدمی کو  
روک رہی ہے۔ سارا کاکیشیا آج جرمنی کے  
خلاف ایک ہو کر لڑ رہا ہے۔ کاکیشیا والے  
جانتے ہیں کہ جرمنی انہیں غلام بنا کر ان کے  
ہاڈوں پر سے ہندوستان کا راستہ نکالنا  
چاہتا ہے۔ اس کا ارادہ کامیاب نہیں ہوگا۔  
ہم کاکیشیا کے ہاڈوں کو جرمن حملہ آوروں  
کا قبرستان بنادیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ  
روس کی مشرق فوج آج اس بات کا جتن  
کر رہی ہے۔ روسی سپاہی، روسی سردی اور  
روس کی ہاڈوں آج سب کے سب جرمنی کا مقابلہ  
کر رہے ہیں۔ اس مقابلے کو ختم کرنے کیلئے  
اور اس پر نچ پانے کے لئے جرمنی کو اتنی طاقت  
صرف کرنی ہوگی۔ جتنی کہ اس نے آج تک دنیا  
میں اور کسی محاذ پر بھی نہیں کی۔ دھاپ لاہور  
۲ نومبر ۱۹۱۷ء (مست)

### سرکاری اطلاع

روس میں جرمن اور ان کے ساتھی فوجی قتل  
کر رہے ہیں۔ مگر روسیوں کا جذبہ مزاحمت ایک  
لمحہ کے لئے فرو نہیں ہوتا۔ مثالیں گراڈ میں پورے  
تین ماہ کی جان توڑ لڑائی کے بعد بھی جرمن  
اپنے مقصد سے کچھ زیادہ نزدیک نظر نہیں  
آتے۔ ان کا مقصد شہر پر مکمل قبضہ کرنا تھا۔  
پشاور کے اس اعلان کو بھی تین ہفتوں سے زیادہ  
مدت ہو گئی ہے کہ مثالیں گراڈ کو بحالت میں  
سر کیا جائیگا۔ مگر ابھی تک وہاں جرمنوں کی  
وافح کامیابی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔  
دو ہفتوں کی سخت ترین جدوجہد کے باوجود  
وہ گراڈ کی تیل کے چٹوں سے دور ہیں۔  
روس فوجیں اب بھی پوری بہادری سے مثالیں  
گراڈ میں نہ صرف جوابی حملے کر رہی ہیں۔ بلکہ  
جرمنوں کو جان و مال کا بے اندازہ نقصان  
پہنچا رہی ہیں۔ بحیرہ بالٹک کے جرمن جہاز بھی

روسی حملوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ مثالیں گراڈ  
کے معنی میں فولاد کا شہر اور موجودہ جنگ میں  
یہ واقعی اسم با مسمی ثابت ہوا ہے۔ اس شہر  
کو سر کرنے کی کوشش میں ڈیڑھ لاکھ جرمن  
سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور ان کے معاون  
ٹینک برباد ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ پھر بھی  
ہے کہ روسی مزاحمت قوی سے قوی تر ہو رہی ہے  
ادھر برناتی جواڑوں اور بارشوں کا سلسلہ شروع  
ہو گیا ہے۔ اور جرمنوں کا خوف لمبہ لمبہ زیادہ  
ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ نیا حملہ پہلے سے بڑھ  
چڑھ کر کرتے ہیں۔ تاکہ جلد از جلد اس محاذ کا  
خاتمہ ہو۔ مگر یہ خاتمہ ان کے بس کی بات نہیں ہوگا  
مصر اور بحیرہ روم اس جتنے مصر اور بحیرہ روم  
کے متعلق بہت حوصلہ افزا خبریں پہنچ رہی ہیں  
قاہرہ سے ۲۴ اکتوبر کو اعلان کیا گیا کہ مصر میں  
برطانیہ کی آٹھویں فوج نے العین کے علاقے میں  
دشمن پر حملہ کر دیا ہے۔ اس حملہ میں اتحادی طیارے  
اور بحری جہاز ترقی فوجوں کا ساتھ بٹا رہے ہیں۔  
اگلے دن اسکندریہ سے بھی ایک اعلان جاری ہوا  
جس میں بتایا گیا کہ اتحادیوں کے جہازوں نے  
آٹھویں فوج کی امداد کے لئے ساحل پر دشمن کے  
اڈوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ برطانوی  
طیاروں نے بھی دشمن کے اڈوں پر شدید حملے شروع  
کر دیے ہیں۔ اس وقت تک جو اطلاعات مصر کے  
متعلق موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ  
اتحادیوں کا دباؤ محوریوں پر بہت بڑھتا چلا جا رہا  
ہے۔ آٹھویں فوج بارودی سرنگوں کے علاقہ کو  
صاف کر رہی ہے اور ہندوستان کے بڑھ رہی ہے۔  
ہندوستان اور ہرماس اس جتنے کا ایک اور اہم  
واقعہ یہ ہے کہ برطانیہ کے جنگی بیڑے کے تین بیڑے  
جہاز اور ایک طیارہ ہر دار جہاز بحر ہند میں پہنچ  
چکے ہیں۔ اس کے ساتھ کروڑوں تباہ کن جہازوں  
اور امدادی جہازوں کی بھی کافی تعداد ہے۔ یہ بیڑہ  
ہندوستان کی بحری طاقت میں مزید اضافے کا

نور کی سیج کو کھینچ کر جانی طیاروں نے چنگاؤں کے برائی اور پھیلنے۔ اب تک اس جگہ کی جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں جان و مال کا



## مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزار ہا خیرداران اللہ  
ظلالہ انہیں روزانہ تازہ جوازہ شہادت آتی رہتی  
ہیں۔ خون مصالح پیدا کرتی اور فوت باہ کو بڑاتی  
ہے۔ ابتدائی سلا دقت۔ دم۔ کھانسی۔ ریزش  
کو مددی سینہ نور فتح کرتی ہے۔ گردہ اور شانہ کو  
طاقت دیتی ہے۔ ہریان یا کسی اور وجہ سے جن کی  
کمر میں درد و جوان کے لئے آکسیر ہے۔  
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔  
کے بعد استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے  
و مایع کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ جو  
لگ جائے تو محفوظ سی کھالینے سے درد موقوف  
ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور  
جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف البرک و عصاب  
پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی  
ہے۔ ایک چشمانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔  
قیمت فی چشمانک دو ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ ہر  
آدھ پاؤ لیکر۔ پاؤ بھرے مع محصول ٹاک

## تازہ ترین شہادت

جناب سید ابوالامجد حافظ ندیر احمد صاحب  
کان پور۔ اجاب کرام کے واسطے کئی بار آپ کے  
یہاں سے مومیائی منگو اچکا ہوں۔ بھگد اللہ ان  
لوگوں کو بہت مفید ہوئی اور وہ بہت تعریف  
کرتے ہیں۔ آدھ پاؤ اور میرے اجاب کے  
لئے ارسال فرمائیں۔

جناب حکیم محمد حسین صاحب بونڈ مار۔  
بارہا آپ کے یہاں سے مومیائی منگو کر رہی ہوں  
کو استعمال کیا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیر بہدف  
ہے۔ آدھ پاؤ اور ارسال فرما دیجئے۔

مومیائی منگو لے کا پتر۔ حکیم محمد سردار خان  
پرو پرائیڈ میڈسین ایکسپریس امت

## زبانہ حل کا نیا عجوبہ

### مندرجہ ذیل بیماریوں کا نیا علاج

ہر قسم کے بخار طیر یا غیر طیریا۔ درد سر  
ال کا ہوا یا غیر ال کا۔ کھانسی و مروڑے  
کا ایک ایک روز میں علاج گھر بیٹھے  
کر لیں۔ قیمت ہر ایک دو اکی ایک ایک  
دو چھ ہے۔ محصول بذمہ خریدار۔ مریض  
کی عمر و حالت صحت مزور تحریر کریں۔

المشتر۔ حکیم ایم۔ ایم منظور الملک

نزد بڑی مسجد برنالہ ریاست پٹیالہ

## ضرورت رشتہ

ایک نوجوان اہل حدیث۔ عمر میں سال۔ پابند  
صوم و صلوٰۃ۔ تعلیم یافتہ۔ ریلوے ملازم۔ خواہ  
پینتالیس روپیہ ماہوار۔ اور اس کے والد کی خواہ  
۲۵/۲ روپیہ ماہوار۔ قوم جٹ گوندل۔ ساہیوالہ  
اراضی کے مالک لڑکے کے لئے ایک نوجوان  
نیک و صالح رشتہ در فیہ حیات کی ضرورت ہے  
ذات کی کوئی قید نہیں۔ مذہب اہل حدیث ضرور ہو  
ضرورت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر مفصل خط  
کتابت کریں۔

پتہ: پوری روشن الدین صاحب۔ بی کلاس  
ڈرائیور۔ ریلوے انجن شید ملک وال۔  
تحصیل پچالیہ۔ ضلع گجرات۔ پنجاب

## رہنما قادیان

اس کتاب میں مرزا صاحب  
سے شروع کر کے دعویٰ نبوت و غیرہ تک مفصل لکھی  
ہے۔ آج تک اس موضوع پر مفصل تاریخ نہیں  
لکھی گئی۔ قیمت ڈمٹی کاغذ غیر۔ دو پڑھو

## تحریر قادیان

مرقبہ سید حبیب مدنی صاحب  
لاہور۔ شروع کتاب میں دیا  
ہے۔ اس کے بعد ۳۳ قسطوں اور اخیر میں دو قسطوں  
میں مرزائیت کی تردید میں زبردست دلائل دیے  
گئے ہیں۔ قیامد ہے۔ قیمت پیم

## بشارت اسمہ احمد

مرزا غلامی حبیب صاحب  
پس اپنے اثبات کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
یا قی من بعدی اسمہ احمد کے حقیقی مصداق  
آنحضرت صلعم ہیں نہ کہ مرزا صاحب قادیانی۔ قیمت  
خدا کی قدرت کے نشان

اس رسالہ میں آیت  
لَسَنَتُ اللّٰهِ تَبْدِیْلُہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت

انبیاء علیہم السلام کے ہجرات اور بعض واقعات

نادرہ کا ثبوت دیا گیا ہے قیمت ۲

صحیفہ رحمانیہ فرما کر دینے میں ایک سلسلہ شروع  
ہوا تھا یہ رسالہ مسکا کتبہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب

رسالہ النبوت فی الاسلام کے ۹ جواب دیئے گئے ہیں  
قیمت ۳ مع محصول

چشمہ ہدایت۔ اس رسالہ میں مسیح قادیانی پر  
اقراری و گریاں ہیں۔ قیمت ۵ مع محصول

مندرجہ بالا کتب ضلع لاہور  
مینجر دفتر اخبار اہل حدیث شہرت کر

الحدیث امرتسر  
خدمت شریف ایڈیٹر صاحب  
رسالہ جامعۃ قول بارہ

دہلی

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۹ نمبر ۱۳

### اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل بیت کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تعمیر داشت کرنا۔
- قواعد و ضوابط
- (۱) بیت بہر حال پیشگی آئی جائے۔
- (۲) جواب کے لئے جو الٹی کارڈیا مکمل آنا چاہئے۔
- (۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند و مذمت و ترجیح
- (۴) جس رسالہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۵) بزرگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۴۶



### شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ملنے روٹ سا و جاگیر داران سے، ملے عام خسر یہ اران سے، ملے ششماہی جاہک غیر سے سالانہ ۱۰ شنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ

خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط و کتابت وار سال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی فاضل مالک اخبار المحدث امرتسر ہونی چاہئے۔

مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

۳۳- شہان ۱۳۳۱  
۳۳- نومبر ۱۹۱۳ء

دفتر المحدث  
امرتسر  
جو کہ بھائی

امرتسر ۳ ذیقعد ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۲۲ء

یوم جمعہ المبارک

### فیشن پرست نوجوان

از مولوی محمد اودو صاحب ناز شکر دہلی

کتاب خانہ مولوی محمد اودو صاحب ناز شکر دہلی

### فہرست مضامین

نظم و فیشن پرست نوجوان	۱۰
انتخاب الاخبار	۱۱
کفارة المسبح	۱۲
قادیان میں مکمل تحریف	۱۳
پشاور میں ایک نیا فتنہ	۱۴
چتر وید انوکری	۱۵
الانتباہن لرفع الاعتراض	۱۶
متفرقات	۱۷
فتاویٰ	۱۸
ملکی مطبع	۱۹
اشتہارات	۲۰

ہے شوق ولایت جانے کا نفرت ہے وطن ملکیت  
لغت ہے عیاں ہر پہلو سے پرلنت کا احساس نہیں  
کچھ روح عمل کا کھوج نہیں اس بابا بنانا سیکھا  
چلتی ہے زبان قہنی کی طرح ذہب کی برائی کہنے میں  
احساس نہیں ہے ذرہ ہر تعمیر میں قہ گونانے کا  
زمت کا وقت گذرتا ہے غار و پوڈر لٹنے میں  
محبوب ہے شکاپن انکو تعلیم عجب پھل لاتی ہے  
خود کا شہر پودے ہیں یہ سب جو ہر پھل لائیں

مکتول ہے فیشن پرستی میں ہے مت شراب نخوت  
بکتا ہے کیا کیسا سستی میں کچھ شرم دیا کا پاس نہیں  
کالج سے بڑھیں ناریج کیا بس ناج و گانا سیکھا  
ماہر میں جہارت ہے کامل چہرے کی صفائی کرنے میں  
مسور سے نہیں ہے الفت کچھ ہے شوق کلب میں ٹانے کا  
ہے عجب نگہ فیشن کشان ہے ظاہر چلنے میں  
پتلون ہی گھٹتے گھٹتے اب بیکر کی شکل میں آئی ہے  
کرتا ہے عجب راز کیا ملت کے بڑے دن آئے ہیں

نظم و فیشن پرست نوجوان ۱۰  
انتخاب الاخبار ۱۱  
کفارة المسبح ۱۲  
قادیان میں مکمل تحریف ۱۳  
پشاور میں ایک نیا فتنہ ۱۴  
چتر وید انوکری ۱۵  
الانتباہن لرفع الاعتراض ۱۶  
متفرقات ۱۷  
فتاویٰ ۱۸  
ملکی مطبع ۱۹  
اشتہارات ۲۰

غایت المرام - تائید الاسلام - معنی فاضل سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی - ان میں وفات مسیح کے عقیدہ کی تردید کی ہے - مسیح صادق اور مسیح کاذب

## انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کا ۵۳ واں سالانہ اجلاس ۲۵ نومبر بروز جمعہ ہفتہ - اتوار در صدارت نواب صاحب بنوبل منعقد ہو گا۔

حکومت ہند نے مکر اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی جو اپنے گھروں سے اس خیال کی بنا پر روانہ ہو جائیں کہ ہندو کا جلال انہیں بھیو احقر یا خلیج فارس جاتے والے ہندو کے پرانے مانے ماہاری مل سکیں گے۔ جہاں کو اس سلسلہ میں قطعاً مایوسی کا سامنا کرنا پڑیگا۔ نیز خلیج فارس سے آگے جانے والوں کو جاز سے اترنے کے بعد چکی کی راہ سے گئے جانے کیلئے سواری کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ رافسوں! لاہور کا ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ چونکہ ان دنوں پٹرول زیادہ مقدار میں دستیاب ہونے والی ہے نہیں ہے اس لئے پنجاب کی صوبائی راشننگ اتھارٹی صوبہ کے صنعتی کارخانہ داروں کو اس امر سے متنبہ کرنا چاہتی ہے کہ جو لوگ ایسے نئے کام چلانا چاہتے ہوں جن میں پٹرول کا استعمال ہوتا ہو وہ رد پیر لگانے سے پہلے صوبائی راشننگ اتھارٹی سے مشورہ کر لیں۔

اقبال مزار کیٹی کو نواب یار جنگ بہادر نے اقبال کے مزار کا نقشہ دیدیا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس مزار پر پچاس ہزار روپہ خرچ آئیگا۔ (بڑا ضروری کام ہے)

پچھلے دنوں حکومت ہند نے ایک اعلان کیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ پبلک ان کرنی لوگوں کے لینے سے احتراز کرے جن پر کچھ ایسے قوانین ہیں جن سے کوئی سیاسی اشارہ

پنجاب اسمبلی میں سرکاری قرار داد نام ممبروں کی تائید سے منظور ہو گیا۔

سکے کے پڑ پڑا رہا۔ روپیر کی رقم نوبی ہر کسی کے گھر سے صوبائی حکومتوں کی تحویل میں آئے جس سے جنگ کے بعد فوجی سپاہیوں اور ان کے خاندانوں کی مالی حالت درست کی جاسکے۔

معلوم ہوا ہے کہ لیڈر خاکسار ان ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے وزیر اعظم پنجاب کی یہ تجویز منظور کی کہ اگر خاکسار پانہ فی دوران جنگ میں اپنی سرگرمیاں صرف فوجی کیمپ میں محدود رکھے نہ فوجی قواعد کرے اور نہ وردی اور پیلے وغیرہ کا استعمال کرے تو حکومت کو ان پر سے پابندیاں دور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

جزیرہ مدفا سکر میں برطانیہ نے جو فوجی کارروائی شروع کر رکھی تھی ۵ نومبر کو ختم ہو گئی کیونکہ برطانوی اور فرانسیسی حکام کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا کہ تا اختتام جنگ مدفا سکر کے بحری اور ہوائی اڈے برطانیہ قابض رہیگا اس کا مقصد اس جوہرہ پر متعلق قبضہ کرنا نہیں ہے۔ پنجاب اسمبلی کے ہر ایک رکن کو دو سو روپہ ماہوار تنخواہ ملا کر تھی۔ بشرطیکہ وہ بعض شرائط کے پابند رہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند مغربی تمام ہندوستان میں اشیائے خوردنی کا راشن (حد بندی) کر دیگی۔ اس سکیم کا اطلاق گندم چاول کھانڈر، لکڑی، کوئلہ اور مٹی کے تیل پر ہوگا۔

ملک میں ابھی تک باغیانہ لوٹ مار، قتل اور آتش زنی وغیرہ کا سلسلہ ختم نہیں ہوا اگرچہ پہلے کی نسبت بہت کچھ کمی واقع ہو گئی ہے۔

حکومت بمبئی نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا رپورٹ جس کا اندازہ ۱۱ کروڑ ۳۹ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو لگا یا ہوا ہے ضبط کر لیا ہے فیصلہ کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کانگریس خلاف قانونی مجاہد قرار دی جا چکی ہے۔ حکومت کو یقین ہے کہ یہ رقم کانگریس خلاف قانونی مقاصد میں خرچ کی جائے گی۔

اصلاح | بھارت ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کا ۳۰ کلم ۳ سطر ۲۰ پر خاتمہ مضمون کی عبارت "ہندوستان کہتا ہے" کی بجائے "ہندوستان کہتا ہے" پڑھنی چاہئے۔

یہ آخری پرچہ ہے جس میں خلیج فارس نے مہلت طلب کی تھی ان کے نام یہ آخری پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ آئندہ پرچہ قیمت وصول ہونے پر روانہ کیا جائے گا۔ مطلع رہیں۔

۲۳۴۵ - ۲۴۱۴ - ۲۴۹۳ - ۲۵۷۲ - ۲۶۵۱ - ۲۷۳۰ - ۲۸۰۹ - ۲۸۸۸ - ۲۹۶۷ - ۳۰۴۶ - ۳۱۲۵ - ۳۲۰۴ - ۳۲۸۳ - ۳۳۶۲ - ۳۴۴۱ - ۳۵۲۰ - ۳۵۹۹ - ۳۶۷۸ - ۳۷۵۷ - ۳۸۳۶ - ۳۹۱۵ - ۳۹۹۴ - ۴۰۷۳ - ۴۱۵۲ - ۴۲۳۱ - ۴۳۱۰ - ۴۳۸۹ - ۴۴۶۸ - ۴۵۴۷ - ۴۶۲۶ - ۴۷۰۵ - ۴۷۸۴ - ۴۸۶۳ - ۴۹۴۲ - ۵۰۲۱ - ۵۱۰۰ - ۵۱۷۹ - ۵۲۵۸ - ۵۳۳۷ - ۵۴۱۶ - ۵۴۹۵ - ۵۵۷۴ - ۵۶۵۳ - ۵۷۳۲ - ۵۸۱۱ - ۵۸۹۰ - ۵۹۶۹ - ۶۰۴۸ - ۶۱۲۷ - ۶۲۰۶ - ۶۲۸۵ - ۶۳۶۴ - ۶۴۴۳ - ۶۵۲۲ - ۶۶۰۱ - ۶۶۸۰ - ۶۷۵۹ - ۶۸۳۸ - ۶۹۱۷ - ۶۹۹۶ - ۷۰۷۵ - ۷۱۵۴ - ۷۲۳۳ - ۷۳۱۲ - ۷۳۹۱ - ۷۴۷۰ - ۷۵۴۹ - ۷۶۲۸ - ۷۷۰۷ - ۷۷۸۶ - ۷۸۶۵ - ۷۹۴۴ - ۸۰۲۳ - ۸۱۰۲ - ۸۱۸۱ - ۸۲۶۰ - ۸۳۳۹ - ۸۴۱۸ - ۸۴۹۷ - ۸۵۷۶ - ۸۶۵۵ - ۸۷۳۴ - ۸۸۱۳ - ۸۸۹۲ - ۸۹۷۱ - ۹۰۵۰ - ۹۱۲۹ - ۹۲۰۸ - ۹۲۸۷ - ۹۳۶۶ - ۹۴۴۵ - ۹۵۲۴ - ۹۶۰۳ - ۹۶۸۲ - ۹۷۶۱ - ۹۸۴۰ - ۹۹۱۹ - ۱۰۰۰۰

یاد دہانی | ۱۰ نومبر میں قیمت ختم ہونے کی اطلاع جن خریداروں کو دی جا چکی ہے وہ مہربانی فرما کر ۲۶ نومبر تک قیمت اچھا ہذریعہ منی آرڈر۔

مہلت یا انکار کی اطلاع بھیجیں۔ ورنہ ۲۶ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (دیگر ہدایت ضروری اعلان) زیر اہتمام جمعیت اہل حدیث جامع مسجد چینیہ قوالی لاہور۔ مدرسہ دارالحدیث اور مدرسہ بنات المؤمنین اور مدرسہ تجوید القرآن عریضہ قائم ہے۔ دارالحدیث میں علاوہ مقامی طلباء کے بڑی بھی جن کا طعام قیام بذمہ دارالحدیث ہے کالی قصابی پڑھتے ہیں۔ بمقتضائے حال امسال جدید نظام و ترمیم نصاب حسب شوری طے ہو کر قرار پایا کہ سابقہ تعداد طلباء میں اضافہ کیا جائے۔ نیز ایک شعبہ تعلیم و تربیت تو مسلمین کو لا جائے۔ چنانچہ اس کے انتظام کر لیا گیا ہے۔ بفضل تعالیٰ ان اداروں میں کام اچھا ہو رہا ہے۔ ہذا شاہین طلباء اور نوسلوں کو چاہئے کہ وہ آٹے سے پیشہ و ریحہ درخواست اجازت حاصل کریں۔ جس میں اپنا مکمل پتہ اور مشرف ہذا سلام ہونے کی پوری کیفیت درج ہو۔

المشترکہ سکرٹری مدرسہ دارالحدیث سوسائٹی لاہور



بسم الله الرحمن الرحيم

# الہدیث

۳۰- ولیقعد ۱۳۶۱ھ

## کفارۃ المسیح

اسلام اور مسیحیت کے درمیان حد فاصل یہی مسئلہ ہے

عیسائی رسالہ المائدہ ہاٹ اکتوبر میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں مضمون نگار سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ چونکہ اس مضمون میں قرآن مجید کی آیات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس کے تعلق اپنی رائے کا اظہار کریں۔ نامہ نگار نے کفارہ کی حقیقت اور اہمیت جن غلطوں میں بیان کی ہے وہ پوری عبارت ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مگر چونکہ قابل مضمون نگار نے مطلق کفارہ اور کفارۃ المسیح میں امتیاز نہیں کیا۔ اس لئے ہم خود ان غلطوں کی حقیقت اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

مطلق کفارہ [شرعی اصطلاح میں کفارہ سے مراد ہے گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ۔ یہ لفظ جب سفر کی شکل میں ہو تو اس کا مفہوم صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کام کی وجہ سے خدا گناہ معاف کر دیتا ہے اس کی مثال کونین کی دوا ہے جس کو قدم رتنے بخار دور کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن مجید میں لفظ کفارہ انہی معنی میں آیا ہے۔ عیساکہ ایشاد فرمایا ہے۔

فَكَفَّارَتُهُ اَطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ  
یعنی قسم توڑنے کے گناہ کا کفارہ دس مسکینوں کو

کھانا کھلانا ہے۔ یہی لفظ جب مرکب ہو کر مضاف کی شکل میں آئے تو اس کے معنی میں متوڑا سا تخریر ہو جاتا ہے۔ جیسے کفارۃ المسیح اس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ بایں طور کہ مسیح نے مجرموں کے گناہوں کا بار اپنی ذات پر لے لیا۔ ان دو نو مفہموں کی مثال ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

مثال | ایک شخص بوجھ سے لدا ہوا جارہا ہے تاکہ اس کے ساتھ ہے مگر منزل ابھی دور ہے تاکہ حال پر دم کر کے کہتا ہے کہ اپنا بوجھ اسی جگہ رکھ دو جب وہ رکھ دیتا ہے تو تاکہ مزدوری دیکر اسکو رخصت کر دیتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی راہرو کسی مزدور پر ترس کھا کر کہتا ہے کہ لو! اپنا بوجھ میرے سر پر رکھ دو اور تم آرام کرو۔

اس دوسری قسم کے کفارہ کی تردید میں قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں۔

وَتُؤْتِرُ وَآزِرًا وَتُؤْتِرُ وَتُؤْتِرُ  
یہی کفارہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں متنازعہ نہیں ہے۔ اب نامہ نگار صواب کے اصل الفاظ سنئے! آپ

ملہ کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر نہیں اٹھائیں گے۔

فرماتے ہیں۔  
"یہ عظیم الشان مسئلہ مسیح مذہب کی جان اور ہمارے دین و ایمان کا ایک خاص رکن ہے۔ سچ پوچھئے تو گنہگار انسان کی نجات کا انتظام اس ایک لفظ کفارہ میں موجود ہے۔ کفارہ نہ تو فلسفیانہ تصور ہے نہ قیاس اور نہ کوئی منطقی تفسیر جس پر کہ کسی ایمان رکھے نتیجہ میں ہرگز نہیں۔ اس کی بنیاد ایک تواریخی حقیقت ہے جو فی الواقع دنیا میں ہوئی۔ جس کے ہونے کا ثبوت تواریخ کے ذریعے سے ہم تک متواتر پہنچا ہے۔ یہ تواریخی حقیقت نہایت ہی عجیب واقع ہے۔ ایک شخص کی موت ہے۔ کس کی موت؟ کیا کسی پہلوان رستم زمان کی موت جو اپنی شجاعت کا دم بھرتا ہوا مرجاتا ہے؟ کیا مثل سقرطہ کے یہ کسی فلاسفر کی موت ہے جو اپنی تعلیم کی مدد اوقات پر اپنے خون سے دستخط کرتا ہے؟ کیا یہ ایسے شخص کی موت ہے جس میں حب الوطنی کا جوش زور مار رہا ہے؟ نہیں۔ یہ جہان کے مبنی خداوندی مسیح کی موت ہے۔ جس نے اپنی جان ہم گنہگاروں کے کفارہ میں دی۔

دعا، لفظ کفارہ عربی لفظ کفر سے بنا ہے اس کے لغوی معنی دھماکنے کے ہیں۔ عبرانی لفظ کفر کا بھی یہی مطلب ہے۔ علم الہی میں اس سے وہ فعل مراد ہے جس کے ذریعہ خدا اور انسان میں میل ہوتا ہے۔ انسان خدا سے جدا ہو گیا۔ گناہ باعث جدائی ہے۔ گناہ کے سبب ہم تصور دار اور مزا دار محشر میں اسی کے سبب سے غضب الہی ہم پر جھوم رہا ہے۔ میل کی صورت اگر کوئی نظر آتی ہے تو وہ یہ ہے کہ گناہ جو باعث جدائی ہے کسی طور سے دور ہو جائے۔ غضب الہی ہٹ جائے اور ہم سزا سے بچ جائیں۔ واللہ لا یوتر

نہ یہ فقرہ خاص توجہ چاہتا ہے۔ دالہدیث

اسلام اور مسیحیت - باری بزرگ اللہ کی تین کتابوں کا جواب از مولانا شاہ اشفاق صاحب - قیام پور رضویہ



اس کی تفسیر کے مطالعہ کے بعد نیز حضرت امام  
کی اور کتابوں کے فیض سے مجھ پر یہ کھلا کہ اس  
صحفہ شریف میں حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب  
کی بشت کی پیشگوئی بھی ہے۔ اس سورہ کے  
مخاطب اول حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہیں۔ اس لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام  
کے جانوں کا واقعہ اور انا ہشعرت بظلمہ  
علیہ۔ یہ بھی ہے ربط و ربط میں نہیں آئیگی  
بلکہ نہایت موزون طور پر آیا ہے جس طرح  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غلام علیہ  
کی بشارت دی گئی تھی۔ بالکل اسی طرح حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی غلام  
علیہ کی بشارت دی گئی۔ علم کا مقام  
ارفع نبوت ہے۔ حضرت اسماعیل و حضرت  
اسحق کو اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا۔ اسی طرح  
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا عَبْدٌ وَكَانَ مِنَ الْأَوَّلِينَ  
وَلَكِنْ تَرَىٰ لَهُ سُلْطَانًا اللَّهُ وَخَالِدًا الْمُنْتَبِئِينَ  
کی توفیق کی روشنی میں اسی ذات پاک نے  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکثرت روٹی  
اولاد و ملائکہ اور ان کے ایک روحانی بیٹے  
و مرزا کو مقام نبوت تک پہنچایا۔ الحمد للہ  
علیٰ ذالک

اگر یہ سنی نہ کئے جائیں تو قوم لوط قوم نوح  
اور قوم ایکہ کے عذاب کا بیان تو قریش مکہ  
کی عبرت کے لئے موزون و مناسب معلوم ہوتا  
ہے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اولاد کی  
بشارت کا بیان بالکل انہل ہے جو زمین پر  
ہے۔ جو قرآن حکیم کی شان کے خلاف ہے۔  
یہ نکتہ خاص ہی حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب  
کا چھایا ہوا ہے کہ قرآن کریم ایک نبیایت ہی  
موقوفہ کتاب ہے۔ یہ ایک کل ہے جس کے  
اجزاء موتی کی لڑی کی طرح حسن و کمزوریت  
مضمونی و لفظی کے ساتھ آراستہ ہیں۔

لے یہ آیت اسی طرح موعود ہے۔ (الحدیث)

غرض اس معنی سے گنجائش انکار نہیں کہ اللہ تعالیٰ  
نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تسکین دی  
کہ تیرے ذریعہ تو دنیا نظام قائم ہو گا ہی اور  
پھر جب آخری زمانے میں فلیہ شیطان ہو گا تو  
تیرے ایک روحانی فرزند کے ذریعہ پھر سے  
اجائے دیں گی ہو گا۔

غلام علیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی پیشگوئی بھی ہے۔ وہ اس طرح کہ حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کی قوم جب بڑھاپے کو پہنچ  
گئی۔ تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اس پابہ طور  
پر مہم میں ایک غلام علیہ کے ذریعہ حیات تازہ  
ڈالے گا۔ اور انسانوں کے درمیان ایک نیا  
آسمان اور ایک نئی زمین پیدا کرے گا۔ یہ پیشگوئی  
کس نشان سے پوری ہوئی۔

مجھ پر یہ بھی کھلا کہ اس سورہ کے مخاطب  
ثانی حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب ہیں۔

اور اس نکتہ نظر سے حیرت انگیز طور پر یہ  
سورہ شریف ہمارے زمانہ کے لئے پیشگوئی و  
ہدایت کا کام دیتی ہے۔ یہ سورہ احمدیوں کیلئے  
پینا میوں، غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کیلئے  
ایک زبردست نشان اور پر جلال فرقان ہے  
ملاحظہ ہو: الفصل ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء

اس کے بعد نمبر کے پرچے میں اس مضمون کی  
تکمیل ان لفظوں میں کی گئی ہے۔

یہ پیشگوئی، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح  
الثانی و خلیفہ قادیان کے متعلق بہت ہی واضح  
پیشگوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب  
جسے اللہ فی حلال الانبیاء کو اللہ تعالیٰ نے  
ایسا غلام علیہ دیا کہ آج اپنے پڑائے سب  
اسکی عظمت کے قائل ہیں۔ یہ موعود پیا را موعود  
بیشرا الدین ہے جو ظاہری و باطنی علوم سے  
معمور ہے اور پیشگوئی کی ساری علامتیں  
اس کے عہد میں پوری ہو رہی ہیں۔  
والفضل م نمبر ۲۰۰ کلام علیہ

ناظرین کرام! اسی تحریف قرآن کی مثال کہی  
آپ نے سنی ہے کہ ان لوگوں کا علم قرآن ہے جس پر  
نور کیا کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے جو معارف ہماری  
جماعت کو خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں وہ کسی کو  
نہیں بتائے۔ ہم بھی اسکی تصدیق میں یہ شرط پڑھتے ہیں

نہ پہنچا ہے نہ پہنچا تمہاری ظلم کیشی کو  
بہت سے ہو چکے ہیں اگرچہ تم سے فتنہ کر رہے

قادیانی پارٹی کی اس تحریف کے متعلق ہم منتظر ہیں  
کہ لاہوری جماعت اس کا جواب دیگی مگر آج وہ

نومبر تک لاہوری جماعت کا جواب ہمارے  
دیکھنے میں نہیں آیا۔ آئندہ العلم عند اللہ۔ باوجود

اس کے ہمارا اطمینان ہے کہ لاہوری جواب بہت  
پر رطبت ہو گا۔ کیونکہ لاہوری اور قادیانی جماعتوں

میں کئی سال سے اس مسئلہ پر بڑی زور دار بحث  
چلی آ رہی ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں۔

اس خوف قرآن نے کمال کیا کہ مرزا صاحب کلام  
کی نبوت کے علاوہ مرزا فرد دیماں موعود احمد

کی نبوت کی بنیاد بھی رکھ دی۔ کیونکہ اس نے  
تیسرے درجے پر مرزا احمد کو غلام علیہ کا مصداق

قرار دیا ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ اصول بھی  
لکھ دیا ہے کہ

علم کا مقام ارفع نبوت ہے

والفضل ۲۰۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء کلام

پینامی مبرو! ہر شیار ہو جاؤ غفریب قادیان  
تھے آواز آئے گی کہ قادیان خدا کے رسول کا

تخت گاہ ہے۔ جیسے پہلے بھی آئی تھی۔  
در سالہ دافع البلاء مصنفہ مرزا صاحب کلام

ناظرین کرام! یہ ہیں مرزائی معارف قرآن  
جن پر ان کو بڑا ناز ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ

ان کا یہ ناز بالکل اسی قسم کا ہے جس قسم کا یہودیوں  
کو تحریف کلام اللہ پر تھا۔ جس پر یہ شعر صادق

آتا ہے

آگیا داغ اس کے دل میں یہ  
شکل ہے دنیا میں لاثانی مری

تیسری تحریف قرآن کی مثال کہی آپ نے سنی ہے کہ ان لوگوں کا علم قرآن ہے جس پر نور کیا کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے جو معارف ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں وہ کسی کو نہیں بتائے۔ ہم بھی اسکی تصدیق میں یہ شرط پڑھتے ہیں نہ پہنچا ہے نہ پہنچا تمہاری ظلم کیشی کو بہت سے ہو چکے ہیں اگرچہ تم سے فتنہ کر رہے قادیانی پارٹی کی اس تحریف کے متعلق ہم منتظر ہیں کہ لاہوری جماعت اس کا جواب دیگی مگر آج وہ نومبر تک لاہوری جماعت کا جواب ہمارے دیکھنے میں نہیں آیا۔ آئندہ العلم عند اللہ۔ باوجود اس کے ہمارا اطمینان ہے کہ لاہوری جواب بہت پر رطبت ہو گا۔ کیونکہ لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں کئی سال سے اس مسئلہ پر بڑی زور دار بحث چلی آ رہی ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں۔ اس خوف قرآن نے کمال کیا کہ مرزا صاحب کلام کی نبوت کے علاوہ مرزا فرد دیماں موعود احمد کی نبوت کی بنیاد بھی رکھ دی۔ کیونکہ اس نے تیسرے درجے پر مرزا احمد کو غلام علیہ کا مصداق قرار دیا ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ اصول بھی لکھ دیا ہے کہ علم کا مقام ارفع نبوت ہے والفضل ۲۰۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء کلام پینامی مبرو! ہر شیار ہو جاؤ غفریب قادیان تھے آواز آئے گی کہ قادیان خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ جیسے پہلے بھی آئی تھی۔ در سالہ دافع البلاء مصنفہ مرزا صاحب کلام ناظرین کرام! یہ ہیں مرزائی معارف قرآن جن پر ان کو بڑا ناز ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ ناز بالکل اسی قسم کا ہے جس قسم کا یہودیوں کو تحریف کلام اللہ پر تھا۔ جس پر یہ شعر صادق آتا ہے آگیا داغ اس کے دل میں یہ شکل ہے دنیا میں لاثانی مری

پشاو میں ایک نیا قلعہ

بدقسمتی سے ہمارے جبر شہاد میں چند ایک ایسے  
عزیزی پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے یہ فتنہ پھیلانے میں  
کما ہے کہ رسول کریم علیہ السلام کو کلی علم غیب  
تھا۔ اس قسم کے غلط عقیدہ پھیلانے والے صرف  
و دشمن ہیں۔ ایک ماسٹر صاحب ہیں اور ایک لڑکی  
صاحب۔ جن کا پیشہ قالی بینی ہے۔ انہوں نے  
ایک رات غور و انداز میں کہا تھا کہ علم غیب مجھ کو  
بھی ہے۔ علم غیب آتی کو بھی ہے اور علم غیب گئے  
کو ہے۔ اس پر اللہ !

قرآن شریف میں تو صاف مرقوم ہے کہ لَا کُنتَ  
 آفَکًا الْغَیْبَ لَا تَشْکُکُ رُبَّ مِّنَ الْخَیْرِ مَا  
 اسے میرے حبیب اکبرہ دیکھئے کہ اگر مجھے علم غیب  
 ہوتا تو اپنے لئے بھلائی جمع کرتا۔ اس کے علاوہ  
 قرآن مجید میں علم غیب کا مسئلہ صاف اور واضح ہے۔  
 مگر یہ مولوی صاحب اپنے پیشہ کو تقویٰ دینے  
 کے لئے بہت حد سے تجاذب کرتے ہیں۔ ان رسول کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع علی الغیب تھی اس  
 لئے قطعی انکار نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف میں خود  
 اس کی شہادت دیتا ہے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحِیُّ یُوحٰی  
 جو وحی آپ پر نازل ہوتی تھی اور وحی کے ذریعہ  
 آپ کو اطلاع دی جاتی۔ مگر یہ قطعاً غلط ہے کہ  
 علم غیب ملنے کا حاصل تھا۔ اگر مان لیا جاوے کہ  
 علم غیب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا تو  
 بھی جبریل علیہ السلام کے نزول سے بھی انکار کرنا  
 پڑتا ہے۔ مگر ان شریف اس غلط عقیدہ کی پرزور  
 الفاظ میں اس طرح تردید کرتا ہے کہ وَمَا  
 تَسْقُطُ مِّنْ وَرْقَةٍ اَوْ یُعَلِّمُهَا یٰحٰی اِیَّکَ بِشَیْءٍ  
 جو گرتا ہے اُس کی بھی خبر اکو علم ہے۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علماء دین و فروع فنیہ  
خصوصاً جناب مولانا ابوالخیر عثمانیہ رحمہ اللہ صاحب  
جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مثلہ  
کے بارے میں کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مولانا

بھی کہتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ملنی حاصل تھا بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ علم غیب محمد کو بھی ہے، علم غیب کئے کو بھی ہے، علم غیب بل کو بھی ہے۔ کیا ایسا شخص ملان ہے کیا ایسے شخص کا عقیدہ صحیح ہے؟

جواب کا منتظر۔ اختر محمد سی

**الجواب** | مسیح جی کے علم غیب کا ثبوت تو یہی ہے کہ وہ منکرے اور پڑی کے لٹے مارے ہاں سے صودہ پھرتے ہیں۔ کہیں سے ان کو ملتا ہے کہیں سے نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو لٹے یا نہ لٹے کا علم نہیں ہے۔ ایسا ہی علم غیب ان صاحب کو جو تو کیا عروج ہے۔ لیکن انبیاء کرام کے علم کو کتنے جلی کے علم کے ساتھ مشابہت دینا سمجھنا سوء ادبی ہے ایسے لوگوں کو ایسے غلط عقیدوں سے جلد توبہ کرنی چاہئے۔ ہم ایسے لوگوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ہم سے فتویٰ نہ پوچھیں بلکہ حنفی مذہب کی مستند کتاب شرح فقہ اکبر للقرامی اور مسامرہ ابن ہمام رحمہ کو غور سے پڑھیں اور ان کو پڑھنے کی یقینت نہ پائیں تو قاضی ثناء اللہ مرحوم بانی ہتی کی کتاب والا بدھ کا مطالعہ کریں۔ واللہ الموفق!

چیز وید انوکرمنی

(اوپر مذکور قصہ میں صاحب سالک نے رُک کر)   
 تیسرے صوفیوں فصل - یحییٰ وید کے پہلے دس ادھیائے   
 ادھیائے ۱ - نئے اور پورے چاند کے یگوں کی   
 رسومات - لٹھاک کی لکڑی کاٹنے - بچھڑوں کو   
 ٹھاپوں سے الگ کرنے - دودھ دوہنے - چھانسنے -   
 چاول پیار کرنے اور چاول کا پنڈا اگنی کی لڑکے   
 غیب کے لئے پانی لانے اور اسکو نتھارنے - ہرن   
 کا چڑا بچھا کے اور اس پر چاول پیسنے اور ان کو   
 آگ پر جڑھانے وغیرہ امور کو سمر انجام دینے   
 کے وقت کی دعا ہیں۔

اوصیائے نبویؐ اور پورے چاند کی بقیہ  
رسومات ویدی یا آتشدان بنانے - ایندھن مر

پانی چھڑ گئے۔ بدادواح کو دُور کرنے وغیرہ اہل  
کی دعائیں۔ آخری منتروں میں مرحوم آباؤ اجداد  
کی ارواح کو نیاز کی اشیاء سے شکم سیر کرنے کی دعا  
اور ۳۵۔ (منتر نامہ) مختلف قسموں کی آگ  
کا جلایا جانا۔ اور گنتی دیوتا کی پوجا۔ اس میں  
منتر نمبر ۳ مشہور و معروف گائٹری منتر ہے۔  
(منتر نامہ ۴۳) چار ماہ والے نمبر کا پلنگ جو  
سال کے چار موسموں کے شروع میں ایک ایک  
مہینہ کئے جاتے ہیں۔ دودھ دیوتا کی تعریف اور  
جہان کا سونڈن۔

ادھم - دمنتر آٹا ۱۵ سووم کی نیاز کے مسئلہ  
میں اچھائی رسوم دمنتر آٹا ۲۰ گائے اور بکری  
کے عوض میں سووم کا خریدا جانا دمنتر آٹا ۳۰  
سووم کا نیکیہ شالہ دنیا کے گھر میں لایا جانا۔  
ادھم ۵ - آٹا ۱۴ سووم لانے کے بعد مختلف رسوا  
دھم آٹا ۳۶ ہر پہنوں کیلئے چھپروں اور چوہوں وغیرہ  
کی تعمیر دھم آٹا ۳۰ سووم کو پیسلے کے لئے کالے برتن  
کی کمال پر رکھنا اور صل بنے اور برتن کالا یا جان  
دھم آٹا ۳۰ ہوا یعنی ٹکڑی کے کبجے کی طیساری  
جس سے قربانی کے جانور پانڈھے جاتے تھے۔

ادھ ۴ - ۶) یو پابین کچے کا ٹکڑا جانا  
دھ ۱۲) قربانی کے جانور کا کھینے سے ہانڈ جانا  
اور ذبح ہونا (۲۷ تا ۳۰) نہرود جانور کے اعضاء  
کو پانی سے دھونا۔ گوشت اور چربی کا بھوننا اور  
جانور کا دیوتاؤں کے پاس رخصت ہونا (۳۱ تا ۳۴)  
۳۵) سووم کے بودے کا چمکڑے پر سے اتارنا  
چاکرسل سے پر رکھا جانا اور کوٹنا جانا۔

ادھار - (۳۳ تا ۳۴) طبع کے وقت سوم سما  
کا غلط نام کے پیالوں میں بھرا جا کر مختلف  
دیوتاؤں کے نام پر پیا جانا (۵۵ تا ۵۶) یہی با  
دوپہر کے وقت - (۵۷ تا ۵۸) سوئے اور رات  
کی نذر (۵۹ تا ۶۰) حجام یعنی گھیر کرنے والے  
کا برہمنوں کو گائے اور سونا وغیرہ دینا اور  
برہمنوں کا شکریہ ادا کرنا -

زندہ اور متحرک کاش کھڑے ہوں یہ کہ تہذیب - ان پڑھتے آتما تہندھا حبیب - وہ خود کی تردید میں ہے - قیامت - ۱ - راجیو گاندھی

دیدار مکتب پر کاش۔ از ہندت آتائند۔ دیدوں کی  
تردید کی ہے۔ تا بلدیہ ہے۔ قیمت۔ از رنجبر الحمد للہ

(نمبر ۸)

اس طویل ولایتی تحریک کی ایک ایسے جزو ولا جہا ہے۔ اس لئے ہمیں کہ یہ حق ہے بلکہ اس لئے کہ یہ تفسیر بالرائے والہوئی کا چھٹا چھٹا یا، خداداد پر

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی محمد  
معاصی لاہوری نے حضرت یکرہ کے قول سے  
بہار اٹھا۔ اور اصحاب الفیل کی موت کا موجب  
مرضِ چھپک کو قرار دیا۔ لیکن اُن کے قول میں سنگریز  
مارنے کا جو ذکر تھا اسے مرضِ سنگِ خوار کی طرح  
نہایت صفائی سے محلِ گئے۔ اور تَرْثِ مِیْہَنہ یعنی  
کا ترجمہ خلافِ عادت عرب پتھروں پر مارنے کی  
کردیا۔ گویا معنی یہ ہونے کہ وہ پرند اُن باقیوں  
والوں پر پتھر پھینکتے نہیں تھے، بلکہ اُن کی لاشوں

۱) اٹھائے ہوئے سحر و ریت کے پتھر۔ (جیو جیٹا ۱) (باقی)



## متفرقات

دیوبند کا اعلان مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۰ اشوال ۱۳۵۱ھ میں فیصلہ کیا ہے کہ مدرسہ حدیث کی جماعت کا یہ ملتوی شدہ امتحان ۲۵ ذی الحجہ کو احاطہ دارالعلوم میں لیا جائے۔ اور کوئی طالب علم بغیر اس امتحان کے سند کا مستحق نہ ہوگا۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مدرسہ حدیث کے طلبہ جنہیں امتحان دینا اور سند حاصل کرنا منظور ہو تو ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ کو دارالعلوم میں حاضر ہو کر شریک امتحان ہوں۔ (محمد طیب بہتم دارالعلوم دیوبند)

یاد رفتگان | ۱۱ میرے بھائی اللہ بخش تاریخ ۲۰ اشوال بروز جمعہ اشوال کر گئے ہیں۔ مرحوم عہد و صلوة تہجد اشراق کے بانی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے۔ دقا در بخش ساکن دیگوت ضلع طوڑ گڑھ (۲۴) (حقیر کے جد امجد) میاں محمد دین جو ہمہ صفت موصوف بزرگ تھے اپنے وطن موضع کوٹلی بہار میں بروز جمعہ عمر منوں کو پہنچ کر اس دار فانی سے عالم جاودانی کو چل بسے انا للہ! (ذبا یو غلیس احمد کلرگ سیا کلوٹ چھاؤنی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعا کے حضرت کریں۔ اللہم اغفر لہما جاوارحمہما

اپیل | بندہ نے کسی ضرورت کے لئے ایک سو پچاس روپیہ قرض لیا تھا مگر دس ایام کی وجہ سے اب تک ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اب عرصہ بعید کے بعد تنگ آکر ڈی استطاعت اصحاب خصوصاً رؤسائے دہلی و دہلی کی خدمت میں اپیل کر رہا ہوں کہ مذکورہ قرض کی ادائیگی میں فی سبیل امداد فرما کر عند اللہ عاجز و عنندی منوں ہوں۔ جو اصحاب میری مدد کرنا چاہیں وہ مخدومی مولانا حکیم ہایت اللہ صاحب مدرس دارالسلام قاضی مدرسہ سیالہ ضلع گورداسپور کے نام ارسال فرمادیں۔

نسخہ ہرائے مرگی | مرض مرگی کے لئے کسی صاحب نے اجازت اہل حدیث میں شائع کیا ہے۔ نسخہ ارسال خدمت کرتا ہوں۔ ۱۔ بادرنجبویہ ۲۔ ماشہ۔ اسطوخودوس ۳۔ ماشہ۔ مناب ۵۔ دانہ۔ مویز منقہ ۹۔ دانہ۔ بادیان ۵۔ ماشہ۔ گل منڈی ۵۔ ماشہ۔ کشیز خشک ۳۔ ماشہ۔ وراپ جو شائیدہ صاف تودہ زلال تربین خراسانی آمینہ بنوشندہ پندرہ دن تک اس نسخہ کو مسلسل دونوں وقت استعمال کریں۔ پندرہ دن کے بعد اس کو ترک کر کے یہ نسخہ استعمال کریں۔ بوقت صبح { مغز تخم کہو شیریں سودہ درجہ اول جالینوس۔ اطریض کشیزہ۔ آمینہ ہر آدھ آدھ تازہ بخورند۔ ۳۔ ماشہ۔ بوقت خواب شب { عافرقا ۱۔ ماشہ۔ اسطوخودوس ۱۔ ماشہ ہر ایک نمودہ در اطریض ۲۔ ماشہ اسطوخودوس آمینہ۔ ہر آدھ عرق کاؤ زبان لا تو نیم گرم بخورند۔ ۲۔

نسخہ ہرائے مرگی | مرض مرگی کے لئے کسی صاحب نے اجازت اہل حدیث میں شائع کیا ہے۔ نسخہ ارسال خدمت کرتا ہوں۔ ۱۔ بادرنجبویہ ۲۔ ماشہ۔ اسطوخودوس ۳۔ ماشہ۔ مناب ۵۔ دانہ۔ مویز منقہ ۹۔ دانہ۔ بادیان ۵۔ ماشہ۔ گل منڈی ۵۔ ماشہ۔ کشیز خشک ۳۔ ماشہ۔ وراپ جو شائیدہ صاف تودہ زلال تربین خراسانی آمینہ بنوشندہ پندرہ دن تک اس نسخہ کو مسلسل دونوں وقت استعمال کریں۔ پندرہ دن کے بعد اس کو ترک کر کے یہ نسخہ استعمال کریں۔ بوقت صبح { مغز تخم کہو شیریں سودہ درجہ اول جالینوس۔ اطریض کشیزہ۔ آمینہ ہر آدھ آدھ تازہ بخورند۔ ۳۔ ماشہ۔ بوقت خواب شب { عافرقا ۱۔ ماشہ۔ اسطوخودوس ۱۔ ماشہ ہر ایک نمودہ در اطریض ۲۔ ماشہ اسطوخودوس آمینہ۔ ہر آدھ عرق کاؤ زبان لا تو نیم گرم بخورند۔ ۲۔

## فتاویٰ

س ۱۵۱ | زید ابی جباری ہے۔ بچ والوں نے اس کو منع کیا کہ نماز پڑھے مولوی صاحب کے ماتھے پر جیت کی کہ آئندہ نہ کیلنگا۔ چند دن کے بعد پھر اس نے جو اکھینا شروع کر دیا۔ زید کو کھیلتے ہوئے دیکھنے کے گواہ موجود ہیں۔ اسمی طرح اس نے تین چار دفعہ جیت کی اور توڑ دی۔ اب وہ مسجد میں امامت کرتا ہے۔ بعض اسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں بعض نہیں جڑ پڑھتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ نے توبہ کی ہے۔ نہ پڑھنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ امام حضور نے فرمایا ہے کہ اپنے میں سے بہترین شخص کو اپنا امام بناؤ۔ (۲۲) حضور کے زمانے میں کسی صحابی نے حالت نماز میں قبلہ کی طرف متوجہ دیا تھا تو آپ نے اسکو امامت سے معزول کر دیا۔ صحابی نے توبہ کی اور صحابہ نے پھر اس صحابی کی امامت کے لئے سفارش کی تو آپ نے فرمایا کہ امامت سے معزول کرانے کے بعد پھر اس شخص کو امام نہیں بنائے جاسکتا۔ کیا یہ واقعہ صحیح ہے اور کوئی حدیث کی کتاب میں ہے۔ ان دلائل کے پیش نظر یہ امامت کرا سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ کیا ان کا ایک کنا صحیح ہے؟ ایک مسئلہ ج ۱۵۱ | صورت مرقوم میں جو صاحب معطل کرنے کے قائل ہیں میں انکا موید ہوں۔ مگر واقعہ حدیث جس طرح مرقوم ہے مجھے یاد نہیں ہے۔ کوئی اہل علم اس پر روشنی ڈالیں۔ فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کا جواز الگ امر ہے امام کو ایسی کھلی اجازت دینا دوسری بات ہے۔

س ۱۵۲ | ہمارے شہر میں مدقوں سے یہ عادت چلی آتی ہے کہ بعض میت کو بغیر بغلی اور لحد کے یونی قبر میں شلکارا پر مٹی ڈال دیتے ہیں۔ دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حکم مٹی میں مٹی ملا دینے کا ہے۔ کسی مولوی صاحب نے آکر کہ یہ طریقہ شرک اور بدعتیوں کا ہے۔ حضور نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ میت کو جو اپنا آخری مکان ہوتا ہے لہر یا بغلی دیا کر۔ دفن کرنے کے بعد میت کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور اس سے سوال و جواب ہوتا ہے۔ اگر اس پر مٹی ڈال دی جائے تو میت کو کس طرح بٹھایا جائیگا۔ میت کو دفن کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ رسائل مذکور ج ۱۵۱ | حدیث شریف میں آیا ہے اللحد لنا والشق لغيرنا ہمیں لحد نکالنی چاہئے۔ اگر زمین نرم ہو اور مٹی شیریں کے تو صورت

بھلا ان دونوں دواؤں کو لگاتار چالیس روز تک کھائیں۔  
نسخہ | اسطوخودوس گندش ۱۰ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۳ ماشہ۔ ہمدان ہر ایک نمودہ۔ ہمدان۔ بوقت دورہ تھوڑا سا لیکر ناک میں بھونکیں۔  
نوٹ | روغن بادام اگر سر پر مالش کریں تو بہت مفید ہوگا۔  
دھکیہ عبد المنان انصاری محلہ تیکہ نیا تالاب ڈراماں ضلع شاہ آباد

عبد کا جائز۔ ایک ہندو کے قلم سے منتر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں لکھا ہوا ہے۔

روغن بادام

## ملکی مطلع

## مصر میں اتحادیوں کی کامیابی

دہرناٹے انجارات اللہ عند اللہ

گذشتہ ہفتے مصری محاذ کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی کہ العلمین کے علاقہ میں اتحادی فوج نے جرمن مورچوں پر حملہ کر دیا ہے اور اس کا دباؤ غیر پر بڑھتا جا رہا ہے۔ اس ہفتے کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی ہر ایک دستے مرسا مطروح تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ جنگ العلمین سے ۱۱۰ میل مغرب کی جانب ہے۔ تاہم یہ اطلاع ہے کہ اتحادی فوجوں نے الدام کے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی فوج کے جرنیل مسٹر الگوند نے ذریعہ اعظم برطانیہ مسٹر چرچل کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں بتایا ہے کہ ہم نے بیس ہزار عورتوں کے افراد گرفتار کئے ہیں۔ نیز ۲۰۰ توپیں۔ ۲۵۰ ٹینک اور ہزاروں فوجی لاریاں اپنے قبضہ میں کر لیں یا برباد کر دیں، دشمن کا تعاقب جاری ہے، ہمارے طیارے طبعی اور بنیادی میں دشمن کے بحری اور فضائی اڈوں پر بوز بوز میں بمباری کر رہے ہیں۔ مصری محاذ کی تازہ صورت حالات پر تبصرہ کرتا ہوا معاصر پراپٹ لاہور لکھتا ہے:-

مصر کی موجودہ جنگی صورت حالات کے نتائج بہت دور رس ثابت ہونگے۔ کیونکہ اتحادیوں کی تازہ فتح نے ہٹلر کی تمام جنگی سکیموں کو درہم برہم کر دیا ہے۔ محوریوں کا ارادہ یہ تھا کہ وہ ایک طرف مصر اور دوسری طرف کیشیا کو سر کرنے کے بعد ایشیا میں دوسری طرف پیش قدمی کریں گے۔ لیکن نہ صرف ان کی اس تحریک کا

دایاں بازو توڑ دیا گیا ہے۔ بلکہ بائیں بازو بھی مفلوج ہو رہا ہے۔ جرمن فوجیں ابھی تک شمالی گراڈ کی فولادی دیواروں سے ٹکرا کر تباہ ہو رہی ہیں۔ ناپاک کے برے انکی پیش قدمی کی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ نہ ہی وہ ابھی تک بحیرہ اسود کی بندرگاہ (ٹوالیسی) پر قبضہ کر پائی ہیں۔ اس پر سردیاں آگئی ہیں۔ اور ایک مرتبہ پھر روس کی جنگ میں تعطل آجائیکا اور محوری سکیمیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ جہاں تک مصر کی جنگ کا تعلق ہے بغیر اس کے کہ ہٹلر اپنی تازہ شکست پر بیس و حرکت نہیں رہے گا۔ اس لئے یہ توقع رکھنی چاہئے کہ وہ مندر کے راستے روس میں کو جلد از جلد کمک بھیجنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس مقصد کے لئے وہ ان ۳۵ اتحادی مال جہازوں کو استعمال کرے گا۔ جو فرانسیسی بندرگاہوں میں انکرانداز تھے۔ اور جو اس نے وشی گورنٹ سے سمجھ لیا ہے۔ اور اس امر کی اطلاع ہے کہ یہ جہاز اس وقت اٹلی کی فوجی بندرگاہ جنوا میں ہیں۔ ہٹلر ان جہازوں کو استعمال کریگا یا نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مصر کی اچانک شکست نے محوریوں کے وقار پر نہایت سخت ضرب لگائی ہے۔

اور یہ ہونے لگا کہ ہٹلر اور موسولینی اسے اپنے لئے ایک مفوس خالی نہ سمجھیں۔ اس امر کی بھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جو جرمن فوجیں مصر بھیجی جانی تھیں۔ انہیں لیبیا کے محاذ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یقیناً اتحادیوں کا دوسرا مورچہ کسی حد تک روس کے بار کو ہلکا کر دینا اور پراپٹ لاہور نومبر ۱۹۴۲ء

ایم سٹالن کی تقریر  
ماہ کو میں ۶ نومبر کو  
افتاب روس کی  
چیسویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے  
روسی ڈکٹیٹر ایم سٹالن نے کہا کہ جب سے

روس میں محوریوں سے جنگ شروع ہوئی ہے محوریوں کے ۸۰ لاکھ سپاہی ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ روس میں جرمنی کے فوجی مقصد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ محض تیل کے چشتوں کے علاقے کی طرف پیش قدمی کرنا جرمنی کا خاص مقصد نہیں ہے بلکہ اصل مقصد ماسکو کو روس کے صنعتی علاقہ سے کاٹ کر اس پر ضرب لگانا ہے۔ جنوب کی طرف جرمن فوج کی پیش قدمی نہ صرف تیل کے لئے ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ہم اپنی فوجوں کو جنوب کی طرف لے جائیں۔ تاکہ ماسکو کا محاذ غیر محفوظ ہو جائے۔ یورپ میں دوسرے محاذ کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر دوسرا محاذ قائم کر دیا جاتا تو جرمنی کے ساتھ ڈویرٹن اور اتحادیوں کے ہیں ڈویرٹن اس محاذ پر معروف کار ہو جاتے اور ہٹلر ازم کے آغاز کا انجام ہو جاتا۔ سٹالن کی سرودیوں کے مقابلہ میں جرمن فوج آج بہت کمزور ہے۔ ہم بہت جلد جارحانہ حملے شروع کر دیں گے، دشمن کی جارحانہ قوت قریب الختم ہے، ہٹلر روس کی لڑائی اسی سال ختم کرنی چاہتا تھا مگر اس کی تمام سکیم ناکام ہو گئی۔ محاذ جنگ سے تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سٹالن گراڈ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی دشمن کے تمام حملے ناکام رہے۔ اور روسیوں نے شہر کے اندر اور باہر اپنی پوزیشن سدھار لی ہے۔ کل دشمن کو ایک ہی حملے میں ایک ہزار آدمیوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ تفقادی میں ایک اور موزک کے محاذوں پر دشمن کو روک لیا گیا ہے۔ بحیرہ اسود کی بندرگاہ تو اپنے کے شمال مشرق میں روسی فوج کچھ آگے بڑھ گئی ہے۔ بحیرہ بالٹک میں چند ہزار دشمن کا ایک جرمن جہاز روسیوں نے غرق کر دیا ہے موصوف نے مزید کہا کہ ہم ہٹلر کی طرح احمقانہ دعوے نہیں کرتے کہ ہم جرمنی کو

انٹرنیشنل سوشلسٹ کمیونسٹ پارٹی کے سربراہان نے روسیوں کو دیکھا ہے۔

منفرد ہستی سے مشاوریں گے۔ ہمارا مقصد محض ہٹلر ازم اور اس کے لیڈروں کو ختم کرنا ہے۔ ماہ ستمبر میں جرمنی کے ۲۰۵ ڈیوڈوں میں سے ۱۷۹ ڈیوڈوں میں لڑنے لگے۔

۲۲ دسمبر ۱۹۴۱ء ۱۱۰ ڈیوڈوں نے ۱۳ ہنگریہ ایک سلواک اور ایک سپین کا ڈیوڈ انکے علاوہ تھے۔ یعنی سرخ فوج ۲۴۰ ڈیوڈوں کا مقابلہ کر رہی تھی۔ پولین کل چھ لاکھ فوج کے گرد ورس پر حملہ آور تھا تھا ان میں سے صرف تیس چالیس ہزار فوج کے ہمراہ ماسکو تک پہنچ سکا تھا۔ اور آج سرخ فوجیں تیس لاکھ سے زائد ہتھیاروں سے مسلح افواج کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ روس کے سوا کسی اور ملک میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ جرمنوں کی چٹائی کو روک سکتا۔ کیا دوسرا محاذ قائم کیا جائیگا؟ (کچھ آوازیں کہہ رہے ہیں ضرور)

## سہ کاری اطلاع

مشرق بعید | جزائر سلیمان کی لڑائی کا پہلا دور ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو گیا۔ جبکہ جاپان کی بحری افواج سپلائی کے جہازوں سمیت جزائر سلیمان سے واپس چلی گئیں۔ اب امریکہ کی سپلائی جو یہاں پہلے روک ٹوک پہنچ رہی ہے۔ جزائر سلیمان میں جاپانیوں کی بحری طاقت نے انہیں بہت کچھ فائدہ پہنچایا تھا۔ مگر اس کا وہ خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ گواڈل کینار میں امریکن فوجوں کی قوت کو جاپانی نہیں توڑ سکے۔ امریکہ کے طیارے جاپانی طیاروں سے رفتار اور مضبوطی کے اعتبار سے بہت بہتر ثابت ہوئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جاپان کے جنگی جہازوں پر امریکن طیاروں سے جو بمباری ہو رہی ہے اس کی مدافعت سے جاپانی ہوائی طاقت عاجز رہی ہے۔ گزشتہ نو دنوں میں امریکی والوں نے جاپان کے دو لاکھ ٹن مجموعی وزن کے جہاز

سمندر کی تک پہنچا دیئے ہیں۔ نیوگنی میں اوون سٹیٹ کی پہاڑیوں پر کاگوڈا کی لڑائی جاپانی اور اتحادی فوجوں کے درمیان چند دنوں سے جاری تھی۔ ۲ نومبر کو اتحادی افواج نے کاگوڈا پر قبضہ کر لیا۔ آسٹریلین فوجوں نے اس جنگ میں بہت بہت اوصاف استقلال سے کام لیا۔ اب ان کی تدریج پیش قدمی جاری ہے۔ جاپانیوں نے پچھلے دنوں جن حصوں پر قبضہ کر لیا تھا تھا وہاں سے اب وہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ نیوگنی کے شمالی ساحل پر جاپانیوں نے تنگ آمارنے کی کوشش کی مگر اتحادی ہوائی حملوں نے انہیں اس مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ جاپانیوں کے نقصانات | ان تمام لڑائیوں میں جاپانیوں کے بہت نقصانات ہوئے۔ مزید براہ واشنگٹن سے امریکن حکمہ بخبرنے ۴ نومبر کو اعلان کیا کہ امریکن آبدوزوں نے جاپانیوں کے سات مال بردار جہاز مشرق بعید میں غرق کر دیئے ہیں۔ تین مزید جہازوں اور ایک طیارہ بردار جہاز کو بھی نقصان پہنچا گیا۔ کرنل ماکس نے ۲ نومبر کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ سلیمان کے قریب حال ہی میں جو لڑائی ہوئی تھی اس میں جاپان کے تین کروڑ اور تباہ کن جہاز برباد ہوئے۔

چین | چین سے بھی چینیوں کی پیش قدمی کی جو عملیہ انگریز آرمی میں۔ چینی فوجیں اب جنگ خط کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ چونکہ دریائے کیلشن کے دبانے کے قریب واقع ہے۔ یہ مقام اہم کامنگ سے کچھ زیادہ دور نہیں۔ کچھ عرصہ پہلے چینی فوجوں نے کامنگ کے نزدیک طبع میرز میں جاپانیوں کو فوجیں آمارنے سے باز رکھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقے میں چینیوں کا زور دن بدن زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اتحادیوں کا جنگی سامان | برطانیہ کے ایک وزیر ممبر برٹ مارین نے اتوار کے دن

ایک تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ برطانیہ کی سامان سازی کی رفتار اب دنیا کے تمام ملک سے بڑھ چکی ہے۔ جہاز سازی کے سلسلہ میں برطانیہ کا ایک ایک کارگر دو سرے ملکوں کے دو دو کارگروں کے برابر کام کر رہا ہے پچھلے چھینے جنگی سامان سازی کی رفتار میں ۱۴ فیصدی کا اضافہ ہوا اور طیارہ سازی میں ۱۸ فیصدی کا۔ ابھی ہم اپنی مجوزہ انتہا تک نہیں پہنچے۔

امریکہ کے جنگی سامان کے انفرامی مشرڈونلڈ نیلسن نے بھی اسی ہفتے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ ماہ طیارہ سازی میں ۱۰ فیصدی، جنگی جہاز سازی میں ۲۲ فیصدی اور تجارتی جہاز سازی میں ۱۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ ستمبر کے چھینے میں ۱۲ نئے لڑنے والے جہاز سمندر میں آمارے گئے اور نئے تجارتی جہازوں کی تعداد ۹۲ تھی۔ اس سلسلے میں گزشتہ ماہ وار ریکارڈ ۸۰ جہازوں کا تھا۔

ہندوستان و برما | موسم برسات کے ختم ہوجانے کے بعد اب ہندوستان اور برما کی سرحد پر فرقہ واریت کے گشتی دستوں کی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ جاپانی دستے مقامی آبادی میں دہشت پیداکرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک مقام پر برطانیہ کے چھاپہ بردستوں نے جاپانیوں کے دستوں کو سخت نقصان پہنچانے کے بعد واپس ہٹکا دیا۔ اسی طرح پنجابی سپاہیوں کی ایک پارٹی نے اکیلا اور ہندوستان کی سرحد کے درمیان دشمن کی ایک ٹولی پر فائر کئے۔ اور دشمن سپاہیوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ رائل ایئر فورس کے طیارے ہر وقت سرحد کی دیکھ بھال میں معروف رہتے ہیں اور اکثر اوقات برما کی فضا میں ان کے دشمن کے رسل و رسائل اور ہوائی اڈوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دشمن کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ (لاہور نمبر)

حق پرکاش۔ سماوی دیانند کی شہیدانہ قربانیاں کے اسلام پر اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۵۰ روپے۔ بیورو ایڈیٹر

# مومینانی

مصنف علامہ اہل حدیث و ہزار ہا عربیہ اہل حدیث  
علامہ انیس درملہ صاحب ہزارہ شہادت آتی رہتی  
ہیں۔ خون صالح پیدا کر کے اور قوت باہ کو بڑھاتی  
ہے۔ ابتدائی سلسل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریش۔  
گزرو ری سینہ کو رنج کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو  
طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی  
کمر میں درد ہوا ان کے لئے اکیر ہے۔ دو چار دن  
میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔  
استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ داغ  
جو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ اثر ہے۔ چوٹ لگ  
جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف  
ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان  
کو یکساں مفید ہے۔ خفیف العمر کو عصائے پیری  
کا کام آتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے  
ایک جینا تک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت  
فی جینا تک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) ۵/-  
آدھ پاؤ لیکر۔ پاؤ ممبر شو مع محصول ڈاک۔

## تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد حسین صاحب بونڈ مارہ مارہ  
آپ کے یہاں سے مومینانی منگو کر مریضوں کو  
استعمال کر چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیرہ ہفت ہے  
آدم میرا در سال فواد بیٹھے۔  
جناب عبدالشکور صاحب ناڈیر۔ جناب غیاث  
صاحب الاثری ندوی فوتے ہیں کہ آپ کے استاد  
مترم مولانا زمان خان صاحب استدلال مطلق مدد  
لکھنوی اس کو استعمال کر کے اسکے بہترین  
تجربہ کی تصدیق و ترمیم کی ہے۔ اس لئے آپ  
مستعمل فرمائیں۔ (راگست ۱۳۷۷)  
حکیم محمد سردار خان  
پروپر انٹرنل دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# کتاب متفرقہ موجودہ دفتر الحدیث امرتسر

مولانا قواب محمد بن حسن خان بھوپالی۔ یعنی شریک  
رسوم سے روکنے والی کتاب اصل کتاب عربی  
میں ہے یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۳/-  
فی اوراد  
**فضائل الشہور والعیام** الیائی دار  
اس میں مختلف مہینوں اور روزوں کی فضیلتوں  
اور ان سے متعلق وظائف کا بیان ہے۔ خصوصاً  
و انھوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۳/- مع محصول  
**نصیحۃ المسلمین** اس رسالہ میں قرآن و حدیث  
کی روشنی میں مسلمانوں کو  
کچھ نصیحتیں کی گئی ہیں۔ قیمت ۳/- مع محصول  
**تفسیر سورہ یوسف** میں قابل معنی ہے  
اردو نظم۔ اس کتاب  
اردو نظم میں سورہ یوسف کی تفسیر کی ہے  
ان حضرات کے لئے خصوصاً مفید ہے جو پنجابی  
زبان کو اچھی طرح نہیں پڑھا یا سمجھ سکتے ہیں  
قابلہ یہ ہے۔ قیمت ۵/-  
**فطرت نسوانی** ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ  
ہے جس میں نفسیاتی طور پر  
پر عورت کی اخلاقی معاشرتی اور ذہنی تاریخ  
بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۵/-  
لڑکیوں کو امداد خانہ داری  
**مرآة العروس** اور سلیقہ سکھانوالی کتاب  
مولوی نذیر احمد دہلوی مرحوم کی تصنیف۔ قیمت ۱۲/-  
یہ کتاب مرآة العروس کا گویا  
**بنات النعش** دو حصہ ہے۔ قیمت ۱۰/-  
**توبۃ النصوح**۔ اس کتاب میں بیک کو بیک  
اخلاق اور اسلامی تعلیم گذشتہ واقعات کی شکل  
میں پیش کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/-  
کچھ کی تندرستی۔ اس رسالہ میں بچوں کی صحت  
کے متعلق مفید جملات درج ہیں۔ ہر ممبر کو  
ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۳/- مع محصول

مع چھٹی۔ مولد مولوی  
**احسن القصص** غلام رسول صاحب۔  
حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہے۔ مولوی صاحب مرحوم نے  
پنجابی نظم میں منظوم فرمایا ہے۔ تقطیع کلان ۲۲/-  
صفحہ ۲۶۴ صفحات۔ قیمت ۵/-  
مولد مولوی عبدالستار صاحب  
**قصص المؤمنین** اس کتاب میں بھی پنجابی  
نظم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ منظوم  
شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ کاغذ سیرا پوری۔  
تقطیع ۲۲/- صفحہ ۲۶۴۔ قیمت ۵/- مع محصول  
مصنف مولوی حافظ محمد صاحب  
**النواح محمدی** ساکن لکھنؤ کے ضلع فیروز پور  
پنجابی زبان میں گویا یہ فقہ کی کتاب ہے جس میں  
نماز روزہ حج زکوٰۃ اور وراثت کے مسائل  
نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵/-  
پنجابی نظم میں نہایت عمدہ  
**احوال الآخرة** کتاب ہے جس میں علامات  
قیامت ظہور مسیح و جہدی علیہا السلام کے حالات  
صحیح روایات کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں  
لکھنؤ چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱۲/-  
مولد ملک عنایت اللہ  
**فارسی بول چال** ایچ۔ پی منشی ناض۔ اس  
زمانہ حال کی فارسی زبان سیکھنے اور بولنے  
کا طریقہ اور فصاحتے ایران کے محاورات جملہ  
کو نہایت محنت سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/-  
اس کتاب میں جنازہ کے  
**کتاب الجنائز** مشق تمام ضروری احکام  
و مسائل جمع کئے گئے ہیں۔ جسے پڑھ کر آپ اپنے  
مردوں کی تجزیہ و تکفین سنت کے مطابق کر سکتے  
ہیں۔ قیمت ۸/-  
الانفکاک عن مراسم الاشرار۔ مولد

نظم میں بہت ہی دلچسپ و دلکش ہے۔ ہر ممبر کو ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۳/- مع محصول

# تھانویں قاضی سلمان مٹاپیالوی

رحمۃ اللعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مستند، مفصل اور مشہور سوانح عمری ہے۔ قیمت جلد اول عا۔ جلد دوم بے۔ سوم بے۔ سفر قادمہ حجاز۔ جس میں عربین پاک کی چہرے اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک حج کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل و حجتہ جات درج ہیں۔ قیمت بے۔ الجہاں والکمال۔ سورہ یوسف کی تفسیر و عمقا۔ تفسیر کی ہے۔ قیمت بے۔ استقامت۔ بیادیت ہما سلام کی بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۳۔ معراج المؤمنین۔ اس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمد رحمہ اللہ۔ قیمت ۵۔

ہر نبوت۔ حضور صلعم کی مختصر سوانح عمری تحریر کی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت بے۔ غائت المرام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت۔ وفات کی تردید۔ دلائل کی ہے۔ اصل اور نقلی مسیح کی شناخت بتاتی ہے۔ قیمت ۸۔ تائید الاسلام۔ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸۔

تبلیغ الاسلام۔ تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے قرآن اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴۔ تبیان الاسلام۔ داغظیلین و مہلنین کے لئے عالمانہ تبلیغی مضامین۔ قیمت ۴۔

برہان۔ ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب۔ خطبات سلمان۔ قاضی صاحب کے دس مرتبہ

الارائیکہ رو کا مجموعہ۔ قیمت بے۔ مکتوبات سلمان۔ قاضی صاحب پٹیا لوی کے

علی اور تبلیغی خطوط کا مجموعہ۔ قیمت بے۔ محمول ذاک بر کتاب کا اسکے ملکہ ہے

لئے کا پتہ:- منیر و فخر الہمدیث امرت سر

# سب خانہ جامعہ اسلامیہ کے پیشے اور اینٹوں کی دیواریں

## اپنی حفاظت کرنی

لیکن اگر ضرورتاً اسے ایسا نہ ہو سکا تو ہم آپ کے لواحقین کو مالی طور پر معاف کر دیں گے۔ بشرطیکہ آپ ہمارے پاس بیر شدہ ہوں۔ نیز فوری اشخاص کی زندگی پر جنگی خطرات کا

آج کل بغیر ڈاک چندہ کے ہوتا ہے۔ کلیم ادا شدہ ڈاک ادا نہ ہوا ہادی پالیسیاں ڈاک ادا نہ ہوا ڈاک آدھ فی ہر ایک سال ۱۹۹۵ تقریباً

اورنیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشرنس کمپنی لمیٹڈ بید آفس ہنٹی

ایس دولت سنگھ بی۔ لے براچیکر ٹریڈر ٹیل لائف آفس ٹیل بک بلڈنگ ٹالی بازار امرتسر

## ضرورت رشتہ

ایک نوجوان اہل حدیث۔ عمر میں سال۔ پابند عدم و صلوة۔ تعلیم یافتہ۔ ریلوے ملازم۔ تنخواہ ہینتالیس روپیہ ماہوار۔ اور اس کے والد کی تنخواہ ۲۵۰/- روپیہ ماہوار۔ تو مچ گوندل۔ ساتھ ہی راضی کے مالک لڑکے کیلئے ایک نوجوان نیک و صالح رشتہ در فقیہ حیات کی ضرورت ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ مذہب اہل حدیث ضرور ہو۔ ضرورت مند صاحب مندر ہر ذیل پتہ پر مفصل جواب کتابت کریں:-

پتہ:- چھپدہ ری روشن الدین صاحب بی کلاس ڈرائیور ریلوے انجن شید۔ ملک دال تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

## طلحہ عظیم

ابری جہتوں سے اعفاء خصوصاً میں جس قسم کی خرابیاں ہیں ہول یہ طلحہ عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ ملگتے ہی جہم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضلات میں ہر ذریعہ لا تا ہے۔ کام کاج میں ہار ج نہیں۔ قیمت تین روپے۔ محصول پدم خرمیاں۔

## گولڈن واپس

بچوں کی تمام امراض میں اکبر کا حکم رکھتا ہے۔ کمزور بچوں کو زہر ہٹا کر بخلا۔ ہر عمر و ہر مزاج کے انسان کیلئے رفیق ہماں ہے۔ قیمت فی شیشی نصف اونس بے۔ ایک اونس بے۔

پتہ:- منیر و فخر الہمدیث امرتسر

الہمدیث امرتسر خدمت شریف الہمدیث صاحب رسالہ جامعہ قرآن دہلی



جلد ۳۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نمبر



شرح قیمت اجناس

والباقی ریاست سے سالانہ جملہ  
رؤسما و جاگیرداران سے +  
عام خمسہ داران سے +  
ششماہی سے +  
مالک غیر سے سالانہ + اشنگ  
اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال زربنام  
مولانا ابوالوفاء شاہ اللہ دہلوی فاضل  
مالک انبیاء اہلحدیث اترسر  
ہونی چاہئے۔

مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اجزاء ۲۳ - شعبان ۱۳۲۱  
۱۳ - نومبر ۱۹۰۳

دفتر اہلحدیث  
امرت سر  
لوک کٹرہ بجائی

اسم

۱۳۶۱ هـ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء

یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

نظم را فکاردان - - - - -  
 انتخاب اخبار - - - - -  
 فساد المسیح (۲) - - - - -  
 رزا صاحب بحیثیت مصنف (قدایانی مش) - - -  
 لانتهاض لرفع الاعتراض - - - - -  
 پرز وید انوکرمی - - - - -  
 فتاوی - - - - -  
 متفرقات - - - - -  
 مکی - - - - -  
 مشهورات - - - - -  
 اسلامی توحید اور مباحث - - - - -  
 کا اعتبار کیا گیا ہے۔ قیمت ہر دلچسپا ہدایت

افکار آراء

(از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکر اوی)

دیکھ حالی زندہ نہیں ہو جاتا ہوں میں  
 مست جب ہوتا ہوں جام معرفت کی گھونٹ سے  
 ہاں حیات ہوادانی میں ملے گا پھل مجھے  
 ہنستے ہیں کرویاں میرے عزائم دیکھ کر  
 جاگے گھمراہی ہیں موج بحر سے لہریں مری  
 میرے حرص و آنزکی بوقی ہے جب کراہتا ہوا  
 سیر کرتا پھر رہا ہوں آپ و ہادو خاک پر  
 مال و دولت کی محبت میں سدا غافل رہا

تغیر لیتا ہے مجھے جب راز فکروں کا ہجوم  
سونپ کر اللہ کو بے خوف ہو جاتا ہوں

خدا را پس تو کتاب بخانا تصویر منگو اگر مطالب را زانی - معانی ۱۴۴ - نسبت به جلد ۱ - جلد ۲ - معنی المحدث اثر

3

## انتخاب الاخبار

(۱۹- نومبر تک)

لندن ۱۲- نومبر- نائب وزیر خارجہ ہرلڈ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ اس وقت تک ۳۰۵۲ طیارے ۴۰۸۳ ٹینک اور ۳۰۰۰ موٹریں روس کو بھیج چکے ہیں۔

ماسکو سے ۱۲ نومبر کا اعلان ہے کہ ۱۱ نومبر کی رات کو روسی افواج نے شمالی گراڈ کے علاقہ تواریس کے جنوب مشرق اور نالیک کے جنوب مشرق میں جرمنوں کو مصروف جنگ رکھا۔

نئی دہلی ۱۲- نومبر- وائسرائے ہند نے مشر و جگو بال اچاریہ کو گاندھی سے ملاقات کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے۔

(جہادی بھوم سے بالا ہے) لکھنؤ ۱۲- نومبر کی اطلاع ہے کہ مقامی بینک میں جو شہر کے وسط حصہ میں واقع ہے پانچ مسلح اشخاص نے داخل ہو کر پولیس دھماکہ کر جگ کے عملہ کے ہاتھ پائوں پانچ دھپے اور ایک ہزار روپیہ نقد لیکر فرار ہو گئے۔

بلورن ۱۲- نومبر- نیوگنی میں آسٹریلوی فوج نے جاپانیوں کو اور پی سے نکال دیا ہے۔

نیربارک ۱۱- نومبر- فرانس کے وزیر اعظم

ارشل پتیان نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی اور فرانس کی عارضی صلح ٹوٹ چکی ہے چرکہ جرمن فوجیں غیر مقبوضہ فرانس میں داخل ہو چکی ہیں اس لئے فرانس کو اپنی مخالفت کا حق پہنچتا ہے۔

لندن ۱۲- نومبر- فرانس کے نائبی میں محمدیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جرمن جو نیل رو میں کے عام لینڈنگ جہازوں نے دہلے جہاز فرق کئے جا چکے ہیں۔

میں آخر مقامی میونسپل سکولوں کا فرنیچر جلا کر رکھ کر دیا گیا۔

ملٹ کے چھائی بندر پوسٹ آفس کو آگ لگا دی گئی۔ تمام دیکارڈ اور سالنوں میں خاک ہو گیا ہے۔

لندن ۱۵- نومبر- فرانسیسی اعلان ہے کہ شمالی آئرلینڈ میں امریکی فوجوں نے دشمن کے تین فضائی اڈوں پر بمباری کی اور دو ہزار فرانسیسی سپاہیوں کو قیدی بنالیا ہے۔

دہلی ۱۰- نومبر- جامع مسجد سے مسلمانوں کا ایک جلوس حج کی اجازت دے کے گھرے لگایا ہوا نکلا تھا۔ پولیس نے جلوس روک لیا اور کئی اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

لندن کی اطلاع ہے کہ فرانس کا بحری بیڑہ کئی جہازوں میں غیر مسلح ہو کر تقسیم ہو چکا ہے۔

لندن- وزیر مالیات نے پارلیمنٹ سے مالٹا کی مرمت کے لئے جو بعد جنگ ہوگی۔ ایک کڑ پانڈ کی رقم خرچ کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

بنگال میں طوفان باد و باران کی وجہ سے ہلاکتوں میں دس ہزار۔ ۲۳ پرگنہ میں ایک ہزار آدمی۔ ۵ ہزار مویشی ہلاک ہوئے۔

لاہور کا سرکاری اعلان منظر ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے وہ طلباء جو کم از کم ۱۰۰ کیلئے فوجی ملازمت کر چکے ان کو امتحان دینے پر فوجی ڈگریاں اور ڈپلومے مل سکیں گے۔

لندن ۱۵- نومبر- اطلاع منظر ہے کہ لبریا اور مراکو میں ہائل امن و امان ہے۔

لندن ۱۵- نومبر- معلوم ہوا ہے کہ جرمنی میں فوجوں نے اپنے ذخیرے برباد کرنا شروع کر دیئے ہیں۔

لندن ۱۲- نومبر- فرانسیسی اعلان ہے کہ

ہوا ہے۔ کہ وہ اب کے آخری ہفتہ بدخلی اور مادام چیانگ کا ٹیک کے ساتھ گورنر۔

طهران سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہسپتالی ساد و سامان اور دیگر اشیاء کے سامان ہونے دو دھک کی کافی مقدار امریکی ریفیکس کی ہربانی سے طهران پہنچ گئی ہے۔

لندن ۱۵- نومبر- ڈاؤننگ مشنٹ ایک اعلان کیا گیا ہے کہ جبریل الیکٹریک کا اڈا ہے کہ وسط مشرق کے عماد پر تازہ جنگی موٹروں میں جرمنوں اور اطالویوں کے ۵ ہزار اشخاص ہلاک و زخمی یا قیدی بنائے جا چکے ہیں۔

لندن ۱۵- نومبر- ڈنکرک سے پہاڑی کے بعد آج پہلی بار سارے انگلستان کے تمام گرجا گروں میں گھنٹے اور گھنٹیاں بجائے گئے دیہات، شہروں اور قصبوں کے گرجا گروں سے بھی گھنٹے بجنے کی آواز آ رہی تھی۔

لندن ۱۲- نومبر- روسی سفیر ایم میکس نے

لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر روس اور جاپان تو جرمنی ساری دنیا پر چھا گیا ہوتا۔ روسی مزاحمت نے جنگ کا لکڑہ بدل دیا ہے، اور ہم ہٹلر کے جرمنی اور ہٹلری فوج کا کچھ مرکز دلچسپی یاد رفتگاں

جناب حافظ محمد عبدالجود صاحب تاسیخ ۳۰ نومبر ۱۳۹۱ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ جس سے ہماری جماعت کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔

انا اللہ! ناظرین مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کریں اللہ جانہ قاتلانہ پڑھیں غفر اللہ لہ ورحمہ۔ وتمام عبادہ وغلان رکعت جماعت اہل حدیث میرٹھ

مضامین آمدہ الفضل کریم صاحب دہلی

مخبر مقبول | بنائیت اوسا سلام

مخبر مقبول | بنائیت اوسا سلام

بسم الله الرحمن الرحيم

# افلیٹ

۱۰ ذیقعد ۱۳۶۱ھ

کفارة المسیح

(۲)

گزشتہ پرچم میں اس سلسلہ کا نمبر اول درج ہو چکا ہے جس میں لفظ کفارہ اور کفارة المسیح کے معنی اور ان میں فرق بتایا گیا ہے۔ آج اصل مضمون کا ذکر کرتے ہیں۔ عیسائی مضمون کا خلا یہ ہے کہ انسان گنہگار ہونے کی وجہ سے غضب الہی کا مورد ہے۔ پھر اس کا علاج کیا ہے؟ علاج کا طریقہ مضمون نگار نے یوں بتایا ہے۔

اب یہ سوال ہے کہ وہ کون سا طریقہ ہے جس سے خدا کا غضب ہم پر سے دفع ہو اور ہم گناہ کی سزا سے بچکر قربت الہی حاصل کریں۔ دنیا کی دینی تواریخ پر سرسری نظر ڈالنے سے ایک عالمگیر طریقہ کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ گناہ کا عالمگیر علاج ہر قوم و مذہب کے نزدیک قربانی کا روح ہے۔ قربانی الہی قربت کا ایک وسیلہ ہے۔ ہمارے جاہل بلکہ وحشی لوگوں کے درمیان بھی اگر آپ جائیں تو اس کا روح پائیں گے۔ ہمارے ملک کے قدیم باشندے گونڈ، بھیل، سنٹال اور پہاڑی لوگوں میں بھی قربانی کی رسم موجود ہے۔ جب ان پر کوئی تکلیف آ پڑتی ہے۔ تو وہ کم سے کم ایک مرغ

کو قربان کر ڈالتے ہیں۔ یہ قربانی ان کے نزدیک الہی خلگی کے دور کرنے اور خدا کی نزدیکی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ شائد لوگوں میں بھی قربانی کا روح پایا جاتا ہے مثلاً اس ملک کے آریہ لوگوں کی قدیم دینی کتابوں کا اگر مطالعہ کریں تو یہ امر آپ پر بخوبی روشن ہو جائیگا۔ وید قربانی کی تعلیم پڑھیں۔ ان میں قربانی کی اشد تعریف موجود ہے۔ مثلاً قربانی دنیا کی ناہمی ہے۔ تو قربانی کے وسیلہ ہمارے تمام گناہوں کو ہم سے دور کر دے۔ قربانی سے دیوتاؤں نے ہم سے بہشت حاصل کیا۔ قربانی کے وسیلے سے انہوں نے دیوتاؤں کو نکال دیا، قربانی سے دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ تمام باتیں قربانی میں شامل ہیں۔ لہذا وانا، قربانی کو اصول والی بات کہتے ہیں؟ اس قسم کے مضامین دیدول سے اور بھی اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

یہودیوں میں بھی قربانی کا زبردست روح تھا۔ ان میں مختلف اقسام کی قربانیاں گلدانی جاتی تھیں۔ قربانی ہی کے ذریعہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہوتا تھا حتیٰ کہ خدا نے ان کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا جسے یوم کپوریم یعنی

کفارہ کا دن کہتے تھے۔ اس دن مموار کا ہن قربانی کا خون لے کر ہیکل میں جاتا اور اپنے اور تمام قوم کے گناہوں کے لئے کفارہ دیتا تھا اسلام بھی اس طریقہ سے ناواقف نہیں چنانچہ قرآن میں آیا ہے تحقیق ذی ہم نے تم کو کوشش نماز پڑھو۔ واسطے پروردگار اپنے کے اور قربانی کرو۔ سورہ کوشم۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ لفظ غنم خاص اونٹ کی قربانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پھر سورہ غ میں تحریر ہے اور قربانی کے جانور بنایا اس کو تمہارے لئے خدا کی نشانیں میں سے۔ اس میں تمہارے لئے بدلائی ہے۔ پھر یہ آیت بھی آئی ہے۔ ہرگز نہ پہنچا اللہ کو گوشت ان کا اور نہ لہو ان کا مگر پہنچا پرہیزگاری تمہاری تفسیر حسینی میں التقویٰ کی شرح یوں ہوئی ہے۔ وہ چیز جس کے ساتھ ملی ہو پرہیزگاری کہ وہ حکم الہی کی تعظیم ہے اور اچھی طرح پر قربانی کر کے اس کا قرب حاصل کرنا ہے؟ اس ساری تقریر کا نتیجہ یہ ہے کہ قربانی کا روح گناہ کا عالمگیر علاج اور قربت الہی کا وسیلہ ہے۔

المائدہ لاہور ص ۱۱۱

اہلحدیث اس ساری تقریر کا مختصر جواب یہ ہے کہ قابل عیسائی نامہ نگار نے کفارہ اور کفارة المسیح کے معنی نہیں سمجھے اور نہ ان میں فرق جانا ہے ہم نمبر اول میں ان لفظوں کے معنی اور ان میں فرق بتا چکے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ کفارہ مفرد شکل میں مزید گناہ دگناہ زائل کرنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ جیسے قسم توڑنے کا کفارہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور یہی لفظ جب مرکب اضافی کی صورت میں استعمال ہو تو اس کے معنی کچھ اور ہو جاتے ہیں یعنی گنہگار کے گناہوں کو اپنے ذمہ لے کر معاف کرنا۔ اسی معنی کو ہم مثالوں کی شکل میں پہلے نمبر میں واضح کر چکے ہیں۔ عیسائی

اسلام اور حدیث - پامی نکتہ شہکی تین کتب کا جواب اور تقاضا شائستہ صاحب - بیت کو درج ہو گیا

نارنگار نے اس مضمون میں جتنی مثالیں دی ہیں کوئی بھی اس کے مفید مطالب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بھیڑ بکری کی قربانیاں قربانی کرنے والے کے گناہوں کو اپنے ذمے نہیں لیتیں جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح نے انسانوں کے گناہ اپنے ذمے کر لے کر ان کو گناہوں کی سزا سے بچا لیا اور خود سزا یاب ہو گیا۔ کسی ہندو یا مسلمان سے پوچھ لیجئے کہ اس کی قربانی نے اس کے گناہ اپنے اوپر اٹھائے ہیں؟ تو جواب میں وہ زیادہ سے زیادہ یہی کہے گا کہ وہ میرے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ میرے گناہوں کو اٹھانے والی سے عیسائی مصنفوں کو مسائل البیات میں غلط فہمی لگ جاتی ہے یا دانستہ غلطی کر جاتے ہیں جب کبھی کفارہ مسیح کا ثبوت دینے لگتے ہیں تو قورات اور قرآن سے قربانی کا مسئلہ پیش کر دیتے ہیں۔ غور نہیں کرتے کہ مزیل گناہ اور حامل گناہ میں بڑا فرق ہے۔ عیسائیوں کی یہ غلطی مسئلہ کفارہ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ وہ ایسی غلطیاں اور مسائل میں بھی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً جب کبھی انجیل کی صداقت کا ثبوت دینے لگتے ہیں تو جھٹ

آیت قرآنی پیش کر دیتے ہیں۔  
اَلَا نَحْمِلُكُمْ ذَنْبَكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ  
انجیل دی  
یہ نہیں سمجھتے کہ مسیح کی انجیل اور متی کی انجیل میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کو حسب عقیدہ اہل اسلام انجیل ملی تھی۔ اس میں پیدائش اور وفات مسیح کا ذکر نہیں تھا اور متی کی انجیل میں دونوں کا ذکر ہے۔ پھر یہ ایک کیونکر ہو گئی۔ صرف اشتراک اسمی کی وجہ سے مغالطہ کیا جاتا ہے یا مغالطہ دیتے ہیں جو ایک دیانتدار اہل قلم سے بعید ہے۔ اشعراک اسمی کی مثال شیخ سودی مرحوم کے شعر میں یوں ملتی ہے  
گدارا جو حاصل شود غلابی شام  
بخشد چنان خوش کہ چوں شاہ شام

یعنی فیر کو جب شام کے وقت کا کھانا مل جاتا ہے تو ایسا خوش ہوتا ہے جیسا ملک شام کا بادشاہ۔ اس شعر میں لفظ شام سے ایک ہی چیز مراد لینا شعر کو نہ سمجھنے کی دلیل ہے۔ اس طرح انجیل مسیح اور انجیل متی کو ایک سمجھنا بے انصافی کی دلیل ہے۔ اس پر یہ کہنا بجا ہے۔ ج  
تو آشنائے حقیقت نہی خطایں با است  
دیباقی

قادیانی مشن  
مرزا صاحب بحیثیت مصنف  
ہمارے چیلنج کے جواب میں قادیانی اقرار کے بعد انکار کا لفظ حضرت مسیح مصلیٰ علیہ السلام کا ثبوت میں قسور ہے

الحمدیہ مورخہ ۲۹ مئی ۱۳۹۱ء میں ہم نے اس مضمون کا چیلنج دیا تھا کہ مرزا صاحب کے قابل مصنف ہونے پر اتباع مرزا اہم سے گفتگو کر لیں۔ دوسرے مسائل اختلافیہ پر بحثیں ہو چکی ہیں۔ صرف یہی ایک موضوع باقی ہے۔ اس پر قادیان اور لاہور کے اخبار خاموش رہے۔ ہاں صرف رسالہ دیوبند آف قادیان نے ہمارا چیلنج قبول کیا مگر مباحثے کی ایسی بے ڈھنگی صورت پیش کی جو ناقابل عمل تھی۔ اس کا ذکر مع جواب الحمدیہ مورخہ ۳۰ اکتوبر

سن رواں میں ناظرین بڑے چٹے مونگے۔ ہم نے بہت ہی مسخ صورت پیش کی تھی کہ جس طرح مرزا صاحب اور ڈپٹی آئٹم عیسائی کا مباحثہ امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا یہ مباحثہ بھی اسی طریق سے ہونا چاہئے۔ امید بلکہ یقین تھا کہ جماعت مرزا اثیم منت مرزا سے کسی طرح سرتابی نہیں کر گئی۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ کونسل آف قادیان نے اسی میں اپنی خیر کجی کہ اس معاملہ کو جس طرح ہو سکے ٹال دیا ہائے۔ چنانچہ قادیان کے سرکاری گروٹ انفنٹل نے بڑا لمبا القیادہ لکھا ہے جس کا اختصار چند فقرات میں درج ذیل ہے۔

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ کے لئے ایک نئے موضوع تجویز کیا ہے جو آج تک کسی عقلمند اور سنجیدہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آیا۔

(۲) کیا مولوی صاحب کے پاس اپنے قابل مصنف ہونے کا ثبوت ہے؟ مولوی صاحب کو چاہئے کہ پہلے اپنے آپ کو قابل مصنف ثابت کریں پھر کسی اور کی طرف رخ کریں۔  
(۳) دراصل تعنیف کی قابلیت کوئی ایسی چیز ہی نہیں ہے جس کا مباحثہ اور مناظرہ کے ذریعہ تصنیف کیا جاسکے بلکہ اس کا اندازہ اس اثر اور نتیجہ سے لگایا جاسکتا ہے جو تصنیف سے رونما ہو۔

(۴) مصنف کی قابلیت کا معیار یہی ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ تصانیف کرے اس میں کامیاب ہو۔

(۵) حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب کی کامیابی میں کیا شک ہے کہ آپ کے مقابلے میں بڑی تخرید آپ کو ناقابل مصنف کہیں ناقابل و حقیقت وہ خود ہیں جو انتہائی زور لگانے کے باوجود حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب کے اتباع میں داخل ہونے والوں کو روک نہ سکے۔

(۶) مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے آپ کو صرف ایک معمولی صاحب قلم قرار دیا ہے مگر تو انہیں سلطان القلم مرزا صاحب کی قابلیت کو چیلنج کرنے سے شرمناک چاہئے۔  
والفضل ۳۰ نومبر ۱۳۹۱ء

الحمدیہ | جواب علہ۔ ایسا کہتا دراصل ڈپٹی صاحب رسالہ دیوبند قادیان کی تردید ہے جنہوں نے اس چیلنج کو بڑی تعلیٰ کے ساتھ قبول کیا تھا اور لکھا تھا کہ اس مباحثہ کے پرچے اخبار الفضل ۱۰ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کے مطابق چڑھ کر آئے اور لکھنا نے کے مباحثہ میں قین سوز وید حاصل کرے۔

جوابات نصاریٰ عیسائی مصنفین کے سامنے پر اعتراضات کا جواب تھا

دیوبند احمدیہ امرتسر

میں شائع ہوتے رہیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ انکی اس منظوری کو کونسل آف قادیان نے مسترد کر دیا۔ کیوں مسترد کیا؟ قرآن مجید سے اس کا جواب مستنبط ہوتا ہے۔ ارشاد ہے:

قُلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ قَصِيدٌ ۚ  
وَلَوْ أَنَّهُ آتَىٰ ذُرِّيَّتَهُ مَا رَءَا ۚ (ع - ۱۷)

و انسان اپنے حالات و روتہ فصوف وغیرہ

خوب جانتا ہے چاہے کتنی ہی جہتیں پیش کرے

اسی طرح اتباع مرزا صاحب اپنا ضعف

خوب محسوس کرتے ہیں چاہے کتنی ہی باتیں بنائیں

ناظرین کرام! کیا آیت ذیل عنان کے

صدق میں کچھ شک ہے جس کے آخری لفظ میں

قَوِّتٌ مِّنْ قَوْمٍ قَوْمٌ قَوْمٌ

جواب نمبر ۲۰ - میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا

کہ میرے قلم کو روح القدس چلائے ہے یہ دعویٰ

تو مرزا صاحب کا ہے میرا اظہار تعلیم قرآن ہی ہے

مَا أَتَىٰ نَفْسِي بَإِنَّ النَّفْسَ لَا تَمْلِكُ

بِالشَّيْءِ إِلَّا مَا رَزَقْنِي رَبِّي (پتہ - ۱۷)

اس لئے محمد پر یہ سوال بالکل بے جا ہے۔ میں

ننوا سو اس کتاب کا مصنف ہوں اچھا یا بڑا۔

اگر کوئی عالم ایسا ہو جس نے ایک سطر بھی نہ لکھی

ہو اور وہ مرزا صاحب کو بحیثیت تصنیف

نا قابل مصنف کہے اور علم کلام کے قواعد سے

اپنا دعویٰ ثابت کرنے کو تیار ہو اس کو بھی یہی

کہو گئے کہ پہلے اپنی تصنیف دکھاؤ۔ اگر کہو گئے

تو تم خود ہی نا قابل محیب سمجھے جاؤ گے۔

جواب نمبر ۲۱ و ۲۲ - اب اگرچہ

علم کلام کے قواعد سے صحیح نہیں۔ کیونکہ علم کلام

کے قواعد سے کلام کی صحت فی نفسہ کی جاتی

ہے۔ کسی کے ماننے پر موقوف نہیں ہوتی۔ مگر ہم

اسے ان کر بھی مرزا صاحب ہی کی تصنیف سے

جواب دیتے ہیں۔ پس غور سے سنئے! گوش ہوش

سے سنئے! اور کانوں سے روٹی نکال کر سنئے!

کسی تصنیف کا وہ اثر دیکھا جائیگا جس کی

بابت خود مصنف نے دعویٰ کیا ہو کہ اس کا یہ اثر

ہوگا اگر وہ اثر پیدا ہو گیا ہو تو دعویٰ صحیح ورنہ

دعویٰ غلط۔ قرآن مجید سے اس کا ثبوت سنئے!

ارشاد ہے -

قُلْ لِّمَنِ اجْتُمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ مَعًا

أَن يَأْتُوا بِبَشِيرٍ هَٰذَا النَّارُ إِنِّي لَأَيُّ الْقَوْمِ

بَشِيرٌ ۚ وَ لَوْ سَكَتُ لَبَقَعْنِي ظُلُمَاتُ

داسے رسول! کہہ دیجئے! کہ اگر انسان اور

جن دونوں قسم کی مخلوق جمع ہو کر ایسی کتاب

لانے کی کوشش کرے تو بھی نہ لاسکیں گے کچھ

ایک دوسرے کے مددگار ہوں!

بتاؤ اس دعوے کا یہ اثر ظاہر ہوا یا نہیں

اگر انکار کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ اب سنئے

مرزا صاحب کا دعویٰ جو آپ نے اپنی مایہ ناز کتاب

”براہین احمدیہ“ کے متعلق یوں لکھا ہے کہ

اس کتاب (براہین احمدیہ) میں ایسی دھوکا

دھام سے حقانیت اسحاق کا ثبوت دکھلایا گیا

ہے کہ جس سے ہمیشہ کے مجادلات کا خاتمہ

نفع عظیم کے ساتھ ہو جاویگا۔ (اشہار عرض ضروری

مدد ملتی ہے براہین احمدیہ جلد ۲)

مرزا صاحب کے مرید و! خدا لگتی کہنا۔

براہین احمدیہ کا اثر اس ملک میں ظاہر ہوا ہے

یعنی مجادلات مذہبی ختم ہو گئے؟ کیا آپ لوگوں

کو یاد نہیں رہا کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ

کے شائع ہونے کے بعد خود مباضات کئے۔

اور تم لوگوں نے بھی عیسائیوں اور آریوں سے

بار بار ہاتھ کئے اور تمام مسلمان فرقوں خصوصاً

بناعت اہل حدیث سے بھی تہارے سے مقابلے ہوئے

یہاں تک کہ قادیان میں بھی غنائیں جا پہنچے

اور مرزا صاحب اور ان کے خلفاء خاموشی

کے ساتھ اپنے مکاؤں میں بیٹھے رہے۔ یہ سب کچھ

تو ہوا مگر مجادلات کا خاتمہ جو براہین احمدیہ کا

اثر تھا ظہور پذیر نہ ہوا۔ دنیا جانتی ہے کہ براہین

کی تصنیف سے پہلے جتنے مناظرات ہوتے تھے

اس کے بعد کئی گنا بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ آپ

لوگوں کے اندر بھی فرقہ داری مجادلات آگئے

باد جو داس کے آپ کہے جائیں کہ براہین احمدیہ

کا اثر خوب ظاہر ہوا ہے جس سے مرزا صاحب

نا قابل مصنف ثابت ہوئے ہیں تو ہم بھی اس

دعوے کو شاعرانہ تخیل کی صورت میں تسلیم کر کے

مندرجہ ذیل شعر عرض کریں گے

ناوک نے تیرے عید نہ چھوڑا زمانے میں

ترہ پہ ہے مرغ قبلہ نا آشیانے میں

جواب نمبر ۲۱ - قادیانی اور لاہوری مبرو!

محیب کا یہ جواب سنئے ہو اور اس کا نتیجہ بھی

سمجھتے ہو کہ کیا ہے اگر نہیں سمجھتے تو سنو! ہم

بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب باوجود ادعائے

سمیعت و ہدایت اور ہمدیت وغیرہ کے مجھ

نا قابل مصنف کو برابر مخاطب فرماتے رہے

یہاں تک کہ میرے حق میں آخری فیصلہ بصورت

موت شائع کیا۔ اس کا نتیجہ بھی اہل دنیا نے

خوب دیکھا۔ اِنَّا فِیْ ذَٰلِکَ لَعَبْرَةٌ

سنئے! میں تو پھر بھی کچھ الفاظ پڑھا ہوا

ہوں اور ٹوٹا ہوا قلم بھی چلا سکتا ہوں۔

مرزا صاحب نے تو اپنے ہر معزز کو شرف خطاب

بخشنے سے بخل نہیں کیا تھا یہاں تک کہ محمد بخش

لاہوری مشہور (جعفر زلی) کو بھی جو بالکل ایک

بے علم شخص تھا اسکے اعتراضات کے جواب بھی

بذریعہ اشتہارات دیا کرتے تھے ر

اب آپ لوگ یا تو مرزا صاحب کی حیثیت سے

بلاہ گئے ہیں یا شیر کے پنجہ فولادی سے ڈرتے

ہیں۔ میرا گمان شقی ثانی پر ہے۔ کیوں؟

نام میرا سن کے مجھ کو جانی آگئی

بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

مختصر یہ ہے کہ قادیانی مباحث میں ہر

بحث پر ہماری طرف سے رسائل لکھے گئے ہیں

آپ کا بڑا فخر یہ مسئلہ وفات مسیح ہے اسکے

متعلق تفسیر ثنائی میں کافی بحث ہو چکی ہے۔ کتاب



شہادۃ القرآن ہر دو جلد مصنفہ مولانا سیالکوٹی  
آج تک لا جواب ہے۔ دوسرا حصہ قادیانی بحث  
کا الہامات اور کرامات مرزا ہے۔ اس پر بھی  
بماری طرف سے متعدد لا جواب رسائل شائع  
ہو چکے ہیں۔ آپ لوگوں نے میرے پہلو پر زور  
دیا اور دیتے پلٹے آئے ہیں کہ مرزا صاحب کی  
تعلیقات معجزانہ ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس  
ہوئی کہ اس پہلو پر بھی کافی بحث کی جائے۔ جبکہ  
محقق ہماری طرف سے ایک رسالہ علم کلام مرزا  
شائع ہو چکا ہے۔ اس کا جواب آج تک قادیانی  
مصنفوں نے نہیں دیا۔ باوجود اسکے وہی پرانی  
رٹ لگاتے جاتے ہیں کہ مرزا صاحب بحیثیت  
تصنیف سب مصنفوں سے اعلیٰ اور سہمیان  
تھے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ آج مرزا  
سے اس موضوع پر بالواجہ گفتگو کی جائے۔  
گفتگو کی نوعیت وہی ہو جو مرزا صاحب اور  
عیانی مناظر ردیاتی اہل حق کی تھی۔ تاکہ اس  
معجزے کی حقیقت بھی پوری واضح ہو کر اس  
شعر کی مصداق ثابت ہو سکے  
ایں کرامت ولی ماچے عجب  
گر بہ شامید و گفت بارش شد

## الانتہاض لدفع الاعتراض

رازمولنا محمد ابراہیم صاحب میرسا کوٹی  
گذشتہ پرچہ سے زنی جمادہ پرچہ کے بارے  
کی بحث جاری ہے۔ جس میں مولوی محمد علی  
صاحب لاہوری اور دیگر مفسروں کے حوالہ  
نقل کئے گئے۔ گذشتہ مضمون سے آگے  
آج کا مضمون ملاحظہ فرمائیے۔ مولانا سیالکوٹی  
اپنے مخاطب اصحاب کو جواب میں فرماتے ہیں۔  
اچھا جناب! یہ مفہوم حضرت عکرمہؓ کے الفاظ  
میں کہاں ہے؟ ان کے الفاظ تو جو آپ نے خود  
نقل کئے ہیں یہ ہیں۔ مَنَ اَصْحَابُ الْاَبْحَثِ  
جَعَلَتْهُ اور اس کا ترجمہ بھی آپ نے خود

”سنگریزوں کا ماتمی والوں پر گرنا“ کیا ہے لیکن  
جیرانی ہے کہ آپ کتنی صفائی سے چنیترا بدل کر  
اُسی مقام پر چند سطریں بعد یہ لکھ رہے ہیں۔  
”پرندوں نے انہیں نوح نوح کہ پتھروں پر مارا“  
مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی عبارت ہم نے  
اس لئے نقل کی کہ انہوں نے پرندوں کے پتھر  
مارنے کی تاویل میں بہت زور مارا۔ لیکن  
توڑ مینہ سہر کی صغیر نالی کو ان سے جدا نہ کیا۔  
اور یہ ایک مشکل ان کے رستے میں حائل ہو گئی۔  
جسے وہ حل نہ کر سکے تو ان کی تاویل میں نہ سکی۔  
لیکن ہمارے مولانا خانی خان صاحب نے نہایت  
آسانی سے اس مشکل کو حل کر دیا کہ توڑ مینہ کا  
فاعل بصیغہ خطاب اہل مکہ کو بنا دیا۔ جس کے  
لئے وہ مدد آفرین و شاباش کے مستحق ہیں۔ کیونکہ  
مولوی محمد علی صاحب تو رجبہ کہ منشی قاسم علی  
صاحب قادیانی آنجنابی ان کی نسبت لکھتے رہے  
ہیں کہ وہ زبان عربی اور اس کے قواعد صرف و نحو  
سے بالکل ناواقف ہیں۔ اس لئے وہ یہ نہ سمجھ  
سکے کہ توڑ مینہ صیغہ واحد مذکر حاضر ہو کر  
اہل مکہ جمع کے لئے آسکا ہے۔ لیکن مولانا  
خانی خان صاحب جن کے شاگرد کی نسبت لکھتے  
ہیں: ایک مولوی صاحب نے جو بڑے ادیب  
اور مفسر قرآن کہے جاتے ہیں: دسٹا یہ بتا کر  
کہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ جمع کے لئے بھی آسکا  
ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی یہ مشکل بھی حل  
کر دی۔ چنانچہ آپ اس کا ترجمہ اور حاصل ترجمہ  
یوں لکھتے ہیں۔  
”یعنی او مکہ والو! جبکہ تم اصحاب قبیل پر پتھراؤ  
کر رہے تھے یا دسٹا! تو محل جلد“  
میں یہ عجیب بات ہے کہ مولوی محمد علی صاحب  
لاہوری اور ہمارے مولانا خانی خان صاحب  
دونوں پرندوں کا اصحاب ایضاً کی لاشوں کا  
گوشت ”نوحنا“ بالافاق لکھتے ہیں۔ اگرچہ قرآن  
میں اس کے لئے ایک حرف بھی نہیں ہے۔ لیکن

مولوی محمد علی صاحب نے توڑ مینہ سہر میں باہتمام  
جلد مفسرین متقدمین و متاخرین نقل فرمائی کہ  
پرندوں کی طرف منسوب رکھا۔ اور گوشت  
”نوحنا“ جس کے لئے قرآن میں ایک حرف بھی نہیں  
ان خود زیادہ کر دیا۔ اور مولوی خانی خان صاحب  
نے توڑ مینہ سہر کی ت سے اہل مکہ کو مخاطب  
کر دیا تو طیارہ کی طرف کوئی بھی فعل منسوب  
نہ ہو سکا۔ ”رحی کو تو وہ طیارہ کیلئے مانتے  
نہیں۔ اور لاشوں کا کھانا“ جسے وہ پرندوں  
کی طرف منسوب کرتے ہیں قرآن میں مذکور نہیں  
ہیں (معاذ اللہ) طیارہ کا ذکر اس واقعہ میں  
بالکل جہل وبے سود ہو گا۔ کیونکہ کوئی امر ان  
کے متعلق مذکور نہیں ہے۔ اور یہ امر شان قرآن  
بلکہ ہر بلخ کلام کی شان کے خلاف ہے۔  
دیگر یہ کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے  
اپنا عہدہ نہایت صفائی سے غیر مبہم الفاظ میں  
سب کے سامنے رکھ دیا۔ لیکن ہمارے مولانا  
خانی خان صاحب نے باایں ہمہ فضائل و کمالات  
جو کچھ لکھا ہے وہ محض خیالی و توہم پروری و  
تمثیلی کمینیت ہے نہ کہ حقیقت و اقصی۔ چنانچہ  
آپ کے الفاظ ان کے شاگردوں نے یوں  
نقل کئے ہیں۔  
”خدا نے پرند بھی کر ان کی لاشیں پرندوں  
کو کھلوا دیں۔ جو بدھی و حیرت بھی تھی اسکے  
دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ  
لاشیں کھائی جا چکی ہیں۔ (مضمون مذکور)  
جناب والا! سچ بتائیے کہ پرندوں کو لاشیں  
کھلانے کا ذکر آپ نے خیال اشرف سے بلایا  
ہے یا قرآن شریف سے لیا ہے۔ اور جب  
گوشت کھایا جا چکا تھا اور خالی ہڈیاں باقی  
رہ گئی تھیں تو یہ امر تو مشاہد تھا۔ اس میں  
معلوم ہوتا تھا کہ کیا سمجھتے ہیں؟  
مولانا خانی خان صاحب کی عبارت مذکورہ بالا  
کے اخیر میں ہے: جلد کہیں کنگر وئی لاشوں کا

تقریر و تفسیر مولانا سیالکوٹی - دوسرا حصہ قادیانی بحث - قرآن و حدیث

ہو نہ نکل سکتا ہے۔ لَا تَحُولَ وَلَا قُوَّةَ۔ اس سے ابن کی فلسفہ دانی کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔

## چتر وید انوکرمی

یعنی فرست مضامین ہر چار روید  
مرتبہ پنڈت مقصود حسن صاحب خلیفہ چتر ویدی  
مقنن روڑکی

مضمون پڑا جو لائق نامہ نگار صاحب نے  
نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھا ہے۔  
اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ ذیل حدیث کے  
ملاحظہ کرنے والے صاحب کی کتب مقدسہ کی تحفہ  
سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

چودھویں فصل۔ یجر وید کے ادھیائے ۱ تا ۱۱

ادھیائے ۱۱۔ (منتر ۵ تا ۵۴) آتش دان  
بھاننے کے سلسلہ میں مختلف رسومات کے متعلق  
دعائیں۔ (منتر ۵۵ تا ۵۹) اکیا یعنی ہندیا کا  
بنایا اور پکایا جانا۔ (منتر ۶۰ تا ۸۳) آگ میں  
لکڑیاں ڈالنا۔ آگ سے چوروں وغیرہ کو جسم  
کرنے کی وجہ۔

ادھیائے ۱۲۔ (۱ تا ۴۴) اکیا اگنی یعنی  
اندھی کی آگ کے سلسلہ میں رسوم (۴۵ تا ۴۹)  
کارہم پتیا آتش دان کی تعمیر۔ اکیا اتنی کا  
آتش دان میں ڈالا جانا۔ زمین کا جوتا اور سینچا  
جانا۔ ادویات کے پودوں کا بویا جانا (۵۰ تا  
۱۱۱) دو آؤں کے پودوں کی تحریف۔ (۱۱۲ تا ۱۱۷)  
آتش دان کی تعمیر میں اینٹوں کی پہلی قطار کا  
رکھنا جانا۔

(ادھیائے ۱۳۔ (۱ تا ۶۶) اینٹوں کے رکھنے  
کے سلسلہ میں مختلف رسوم (۶۷ تا ۷۱) اینٹوں  
میں کھوسے کا چنا جانا۔ پانچ ذبح کردہ جانور  
یعنی گھوڑے۔ بیل۔ بھیر۔ بکری۔ اور سونے  
کے آتشانی جسم کے علیحدہ کئے ہوئے سروں  
کے متعلق رسومات۔ (۷۲ تا ۸۵) اپنی پانچ  
جانوروں کی تعداد کے مطابق اینٹوں کے

پانچ چوروں یا دس عدد اینٹوں کا رکھا جانا۔  
(ادھیائے ۸۶۔ (۱ تا ۱۰) اینٹوں کی دوسری  
قطار کا چنا جانا۔ (۱۱ تا ۲۲) تیسری قطار کا  
چنا جانا۔ (۲۳ تا ۳۱) چوتھی قطار کا چنا جانا۔  
(ادھیائے ۱۵۔ (۱ تا ۶۴) پانچویں قطار  
کی اینٹوں اور دیگر اینٹوں کا چنا جانا۔ (۶۵ تا  
۷۵) آتش دان میں ایک ہزار اشرفیوں کا ڈالا جانا  
(نوٹ) اس ادھیائے کے پانچ منتروں نہری  
۵ تا ۱۵ میں پانچ موسموں کا بیان ہے اور ہر موسم  
کی دو چوریں بتلائی گئی ہیں یعنی ہر موسم کے  
دو دو مہینوں کا ذکر ہے۔

ادھیائے ۱۶۔ (۱ تا ۱۱) ادھیائے میں ۶۶ منتر  
ہیں۔ اور یہ سب منتر رو در دیوتا کی تعریف میں  
جس کو چاروں اور ڈاکوؤں وغیرہ کا سردار  
اور دیگر عجیب عجیب ناموں اور صفات سے  
یا دیکھا گیا ہے۔ رو در کے معنی ہیں رونے  
رلانے اور شور کرنے والا۔ ہند کے ہندو  
لڑ پھر میں اس دیوتا کا نام بجائے رو در کے  
مہادیو جی آیا ہے۔ ہنسنے خیال کے لوگوں (آریہوں)  
کے نزدیک یجر وید کے اس ادھیائے میں پرنس  
پولیس کے خزانے کی تصدیق ہے۔

ادھیائے ۱۷۔ (منتر ۱ تا ۱۶) آتشکدہ میں  
مختلف رسمیں ایک مینڈ کی کو بائیں میں باندھ کر  
آتشکدہ میں لے جانا۔ وہاں وہی شہد کا چتر کا  
آتشکدہ دیکھنے خانہ کے دروازہ میں گئی کا  
چرہ حاد۔ (۱۷ تا ۳۲) وشو کر من دیوتا کی  
تعریف فلسفیانہ انداز میں (۳۳ تا ۴۶) جنگ  
میں فتح مند کی دعا۔ اندر دیوتا سے۔ (۴۷ تا  
۵۹) ایضا دیگر دیوتاؤں سے۔ (۶۰ تا ۶۴)  
دیگر رسوم (۶۵ تا ۷۹) آگ میں لکڑی کے  
لٹے ڈالنا۔ اور اگنی کے لئے گھی اور چاول کے  
پنڈوں کی نذر۔ (۸۰ تا ۹۹) اگنی کی تعریف۔

ادھیائے ۱۸۔ (منتر ۱ تا ۲۹) وسو حاد  
گیہ یعنی دولت کے چتر کا جشن جس میں چھان

دیعنی گیہ کرنے والا) (۱ تا ۴۰) بارگھی کے چتر  
آگ میں ڈالنا ہے اور ہر بارگھی ایک چیز کا  
نام لیکر کہتا ہے کہ یہ چیز مجھے گیہ سے حاصل  
ہو۔ (منتر ۳۰ تا ۴۰) آتشکدہ کی تعمیر کے سلسلہ  
میں اختتام کے سلسلہ میں دیگر رسومات۔

ادھیائے ۱۹۔ اس ادھیائے میں سونے  
گیہ کا بیان ہے۔ یعنی وہ جشن جو کثرت سوم کوڑی  
سے پیدا ہونے والے امراض کے دیکھنے کے لئے  
کیا جاتا تھا۔ یا دیکھنا چاہئے کہ سوم سے مراد  
افلہا ہنگ یا اسی سے ملتی جلتی کوئی دوسری  
منشی چیز ہے۔ (منتر ۱ تا ۱۲) سوتر منی گیہ جس  
میں اندر دیوتا کو جو کثرت سوم نوشی سے بیمار  
ہو گیا تھا۔ اشوینوں اور مرسوتی نے صحت پاسبان  
کیا۔ اندر۔ اشوینوں اور مرسوتی کی نذر کے لئے  
شراب اور دودھ کے پیالے (منتر ۱۳ تا ۳۱)  
سوتر منی گیہ کا تعلق سوم گیہ کے ساتھ جہیں  
سوتر منی گیہ کے اجزاء مثلاً نذر۔ برتنوں  
قرعوں اور گیتوں وغیرہ کو سوم گیہ ہی کی  
شکلیں اور علامات بتلایا گیا ہے (۳۲ تا ۳۵)  
شراب اور سوم کا پینا۔ (۳۶ تا ۴۰) مرحوم  
آباؤ اجداد کی فاتح اور اپنی نلاج وہیودی  
کے لئے دعا۔ (منتر ۴۱ تا ۷۹) اندر کی نتیجائی  
نوجی پر۔ اندر کی کثرت سوم نوشی (۸۰ تا ۹۵)  
اشوینوں۔ مرسوتی۔ سوتیا اور ودون کا اندر  
کے لئے تعویذ بنانا۔ اور ان کے گیہ سے اندر  
کے اعضاء کا از سر نو مرتب ہونا۔ اور اندر کا  
معتیاب ہو کر گویا دوبارہ جنم لینا۔ (باقی)

ویدار تھ پرکاش عرف ویدک تہذیب معنی  
پنڈت آمانند صاحب۔ ویدوں کو غیر اہمائی  
یعنی انسانی تصانیف ثابت کیا ہے اور ان کا  
پڑھنا پڑھانا خلاف تہذیب بتایا ہے۔ اپنی طرز  
کی بے نظیر کتاب۔ قیمت ۱۰ روپے  
لکھنؤ۔ مینورنٹر الہدیت امرتسر

ادھیائے ۱۹۔ اس ادھیائے میں سونے  
گیہ کا بیان ہے۔ یعنی وہ جشن جو کثرت سوم کوڑی  
سے پیدا ہونے والے امراض کے دیکھنے کے لئے  
کیا جاتا تھا۔ یا دیکھنا چاہئے کہ سوم سے مراد  
افلہا ہنگ یا اسی سے ملتی جلتی کوئی دوسری  
منشی چیز ہے۔ (منتر ۱ تا ۱۲) سوتر منی گیہ جس  
میں اندر دیوتا کو جو کثرت سوم نوشی سے بیمار  
ہو گیا تھا۔ اشوینوں اور مرسوتی نے صحت پاسبان  
کیا۔ اندر۔ اشوینوں اور مرسوتی کی نذر کے لئے  
شراب اور دودھ کے پیالے (منتر ۱۳ تا ۳۱)  
سوتر منی گیہ کا تعلق سوم گیہ کے ساتھ جہیں  
سوتر منی گیہ کے اجزاء مثلاً نذر۔ برتنوں  
قرعوں اور گیتوں وغیرہ کو سوم گیہ ہی کی  
شکلیں اور علامات بتلایا گیا ہے (۳۲ تا ۳۵)  
شراب اور سوم کا پینا۔ (۳۶ تا ۴۰) مرحوم  
آباؤ اجداد کی فاتح اور اپنی نلاج وہیودی  
کے لئے دعا۔ (منتر ۴۱ تا ۷۹) اندر کی نتیجائی  
نوجی پر۔ اندر کی کثرت سوم نوشی (۸۰ تا ۹۵)  
اشوینوں۔ مرسوتی۔ سوتیا اور ودون کا اندر  
کے لئے تعویذ بنانا۔ اور ان کے گیہ سے اندر  
کے اعضاء کا از سر نو مرتب ہونا۔ اور اندر کا  
معتیاب ہو کر گویا دوبارہ جنم لینا۔ (باقی)

## فتاویٰ

س ۱۵۹۱ھ اسلام نے حائضہ کو صرف اس قدر ناپاک بتایا ہے کہ معاربت نہ کی جائے باقی حیوت حیات کا پرہیز نہیں۔ لیکن بچہ ہونے بعد عورت کو اس قدر ناپاک خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے برتن علیحدہ۔ غرض ہر قسم کا پرہیز کیا جاتا ہے۔ لہذا شرعی طور پر کیا حکم ہے؟ (مسائل ظہور احمد قریشی از جبل پور)

ج ۱۵۹۱ھ فعل مندہ جہ سوال شرعی حکم نہیں ہے۔ شرع میں نفا والی عورت کا حکم وہی ہے جو حیض والی عورت کا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ کرتے ہیں وہ خلاف حکم شرع کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود ہی ذمہ دار ہیں۔ س ۱۵۹۲ھ اگر نفل میں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ یہ آگے پرانی مسجد تھی۔ اس لئے ایک بازو مرقا قبرستان اور درگاہ وغیرہ تھی۔ ایک لڑکی نے اس کو برسی کرنے کی کوشش کی اور بازو کی قبریں توڑتا دیکر مسجد مذکورہ ملا کر تیار کیا ہے۔ اس مسجد کے تین طرف ابھی قبریں موجود ہیں درگاہ بھی تین طرف ہے۔ لہذا اس مسجد میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ ج ۱۵۹۳ھ نمازی کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے قبریں نہ ہوں تو نماز جائز ہے۔ اور اگر ہوں تو قبروں کو مستور کر دیا جائے۔ غرض نظر سے اوجھل ہوں تاکہ شبہ نہ ہو کہ نمازی قبروں کو سجدہ کر رہا ہے اللہ اعلم! (دہر برائے غریب فقہ اصول)

س ۱۵۹۴ھ نماز میں یا نماز کے بعد اپنی زبان میں کلام اللہ یا کلام رسول پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جیسے سبحان اللہ کی بجائے اگر پاک اللہ کہے تو کیا حکم ہے؟ (خریدار الجمیعت نمبر ۱۱۰۰)

ج ۱۵۹۴ھ اور اد نماز کا پڑھنا سوائے عربی زبان کے شرع میں ثابت نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ سے ایک روایت ہے کہ عربی زبان میں ہی پڑھنا جائز ہے۔ عربی میں پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں یہ تصور رہے کہ مجھ کو نماز سکھانے والا رسول عربی تھا۔ س ۱۵۹۵ھ قاضی نکاح خوان نے پہلے حکم دیا کہ میں بیٹہ کا نکاح نہیں پڑھوں گا اور بے نماز کا جنازہ بھی نہیں پڑھوں گا۔ اس پر لوگوں کو تو وجہ ہوئی۔ لیکن ایک شخص صاحب حیثیت نے برخلاف لوگوں کو کہا کہ میں یہ کام کروں گا۔ اگر اس کے خلاف کوئی کام کیا جاوے تو گناہ تو نہیں؟ (مسائل مذکور)

ج ۱۵۹۶ھ قاضی کا اعلان دونوں کاموں کی بابت ایک شرعی امر ہے اور اچھا اسکے مقابلے میں جس نے اسکے خلاف کرنے کا ارادہ کیا اس نے بُرا کیا۔ واللہ یدلہم المفسد من المصلح۔ اللہ اعلم! (دہر و اعلیٰ غریبہ)

## متفرقات

گرانی کاغذ اس کی وجہ معاصر احسان و انقلاب نے یہ بتائی ہے کہ ملک میں ہتھاکا کاغذ بننا ہے حکومت اپنی ضرورت کے لئے اس میں سے تیس فیصد لیا کرتی تھی مگر اب مشترک فیصد ہی لیتی ہے۔ کاغذ کی قیمت کی وجہ سے حکومت نے ایک کٹر خاص اس کام کے لئے مقرر کیا ہے جو اس صنعت کی ترقی کے ذرائع سوچا اور عمل کرائے گا۔

ناظرین! کی قدر دانی کے ہم شکر گزار ہیں کہ اس تکلیف کے ذمہ دار میں باوجود کئی فحاشیات اخبار کی سرپرستی نہیں چھوڑی۔ سچ ہے کہ

دوست آں باشد کہ گیر دوست دوست - در پریش حالی و در ماندگی مزید | شکریہ ان اصحاب کا جو خریدار بنا کر قوت پہنچاتے ہیں۔ جیسے مولانا

ابراہیم صاحب سیالکوٹی و حافظہ محمد شریف سیالکوٹی و مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی

مزید ترین | شکریہ کے مستحق وہ اصحاب ہیں جو گرانی کاغذ میں نقدی سے امداد پہنچاتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بھٹل ہوشیار پوری

شرکار، الہمدیٹ ایجنسی | کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر میں انتظام کیا گیا ہے کہ الہمدیٹ ایجنسی کی فروخت کا حال ہر منہ بتایا جائے۔

رپورٹ پڑھ کر شرکار کو اختیار ہوگا کہ رقم واجب الوصول شکایا کر لیا اطلاع اس طرح ہوگی۔

الغرض اگر ۸ سے ۱۰ ہڈت آتا ماند ۸ سے ۱۰ لے کر کھینچی لاہور سے انجن اہل حدیث لاہور ۱۰ سے ۱۲ میل سلطان احمد وجودی علیہ

سلامت عزیز | عبد الرحمن ولد مولوی عبد الرحمن صاحب پنجابی مقیم دہلی جو کتب فروشی کرتا تھا عمرہ سے لاپتہ ہے۔ کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو دفتر الہمدیٹ میں اطلاع دیں۔

تلاش رشتہ | ایک شریف خاندان کی لڑکی زوجہ پابند مذہب اہل حدیث پڑوسی لکھی اور خانہ داری کا نظام اسکے حسن اسلوبی پر منحصر ہے نیک سیرت

صورت سے متصف ہے) کیلئے ایک نوجوان لڑکا دیندار پرمرد و نگار پابند صوم و صلوة کی ضرورت ہے۔ زائد معلومات کیلئے خط و کتابت سے

بات چیت کریں۔ پتہ: منشی عبدالباقی نزد جامع مسجد کھنٹی باغ۔ بردوکان پارچون و تیار شدہ کپڑے۔ مظفر پور۔

نوٹ | عمر اجرت بھیج دیں۔ (نیچر الہمدیٹ)

در رسم دار الہمدیٹ لودھیانہ | میں سالہائے سابق سے بہترین انتظام قرائن و حدیث، صرف و نحو، منطق، فارسی وغیرہ علوم کی تعلیم کا کیا گیا ہے

شاہقین علوم دینیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ داخلہ ۲۰ سوال سے شروع ہے اور ۲۰ نوینہ کو ختم ہوگا۔ طلباء کے خورد و نوش کا انتظام ہذا محسن ہوگا

قابل تلاش۔ قورات۔ انجلی اور زبان تعلیم کا مقابلہ کر کے قرآن کو افضل ثابت کیا ہے۔ قیمت ۵ روپے (نیچر الہمدیٹ)

## ملکی مطلع

## دقتا جنگ

دبر بنائے اخبارات اعلم عند اللہ

گذشتہ ہفتے خبر دی گئی تھی کہ مصری محاذ پر برطانیہ کی آٹھویں فوج ۱۰ میل پیش قدمی کر کے مساعطروج تک پہنچ گئی ہے۔ اس ہفتے کی ماہانہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اس فوج نے مصر کی حدود سے محوری فوج کو نکال دیا ہے بلکہ خود پیش قدمی کر کے لیبیا کی حدود میں داخل ہو کر طبرق اور بارڈیا کے مشہور بھری اور ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں اطلاع آئی ہے کہ برطانوی فوج نے دس میں انگریزی فوج کے علاوہ قریباً تمام نوآبادیات کی فوج شامل ہے) ۹ دن میں تین سو میل پیش قدمی کی۔ اس اثنا میں محوری فوج لگاتار پسپا ہوتی رہی، کہیں ہم کر مقابلہ نہیں کیا۔ اپنی ایام میں جبکہ ایم سٹالین روسی کو کثیر انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ پر تقریر کرتا ہوا دوسرے محاذ کی ضرورت پر زور دے رہا تھا اور کہہ کر قریباً ڈیڑھ لاکھ فوج شمالی افریقہ میں فرانسیسی مقبوضات مراکو اور الجزائر (الجزائر) میں برطانوی ہوائی اور سمندری جہازوں کی امداد سے اتر پڑی۔ اور اترتے ہی فوجی اہمیت کے مقامات پر قابض ہو گئی شروع میں تو فرانس کی معافی فوج نے فرانسیسی کمانڈر داروں کی قیادت میں کچھ مزاحمت کی۔ آخر کہ نومبر کو لندن سے اعلان ہوا کہ آج صبح الجزائر بر اتحادی افواج کا قبضہ ہو گیا اور دمشق (فرانس) کے کمانڈر نے غاصبی صلح کی درخواست کرتے ہوئے ہتھیار ڈال دیے۔

بعد دوپہر الجزائر کے متعلق غار صنی معلوم ہوا کہ دستخط ہو گئے۔

اسی طرح مراکو پر بھی اتحادی فوج قابض ہو گئی ہے اور مزاحمت ختم ہو گئی ہے۔ یہ دونوں علاقے فوجی نقطہ نگاہ سے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع ہیں۔ یہاں نہایت شاندار بحری اور ہوائی اڈے موجود ہیں۔ اس لئے ان علاقوں پر جس فوجی کا قبضہ ہو گا اس کو ان دونوں سمندروں پر کافی اقتدار حاصل ہوگا۔

مشر۔ وزرلٹ صدر امریکہ نے فرانس کو یقین دلایا ہے کہ اتحادی ان علاقوں پر مستقل قبضہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ صرف فوجی مصلحت کے پیش نظر یہ اقدام کیا گیا ہے اگر ہم قبضہ نہ کرتے تو برٹنی قبضہ کر لیتا جس کے نتیجے میں بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس میں ہماری سیٹلائٹ کو سخت نقصان پہنچتا بلکہ خود امریکہ پر حملے کا خطرہ تھا۔ دوسرے جرمین ڈکٹیٹر ہٹلر نے اتحادیوں کے اس اقدام کے دو جواب دیئے ہیں۔ ایک جواب تو یہ ہے کہ فرانس کے اس حصے پر قبضہ کر لیا جو شکست فرانس کے وقت غار صنی معلوم نامہ کی رو سے اندرونی طور پر آزاد تھا اور وزیرائے فرانس اس پر حکومت کر رہے تھے۔ اگرچہ یہ آزادی برائے نام تھی کیونکہ جب سے سویل اول فرانس میں برسرِ اقتدار آیا ہے تب سے ملک کے تمام ذرائع وسائل جرمنی کے لئے وقف ہیں۔ اب یہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی۔ ہٹلر نے دوسرا جواب شمالی افریقہ میں دیا ہے کہ اس محاذ سے ملک میں جن کو ٹیونس (تونس) کہتے ہیں جو لیبیا اور الجزائر کے درمیان بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر واقع ہے اپنی ہوائی فوج اتار دی۔ یہ اطلاع بھی آئی ہے کہ اتحادی فوج بھی ٹیونس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ہٹلر نے بھی ان دونوں اقدامات کے لئے

فرسی غدر پیش کیا ہے جو اتحادیوں نے کیا ہے ان علاقوں پر اتحادیوں کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا اس لئے مجبوراً ہمیں مداخلت کرنی پڑی۔ لیکن ان ملکوں کے اندرونی انتظام میں کوئی مداخلت نہ کی جائے گی۔

روسی محاذ کا کچھ حال معاصر انقلاب لاہور کے الفاظ میں سنئے

روس و جرمنی کا محاذ | شمالی افریقہ میں اتحادیوں کا شاندار اقدام | اس قدر ہنگامہ خیز اور دور رس نتائج کا حامل ہے کہ اس نے دنیا کی پوری فوج کو اپنی طرف جذب کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ سٹالین گراڈ اور روس و جرمنی کے محاذ کا وہ چرچا جو کئی مہینے سے زبان زد عام تھا۔ آج کل عوام کو یاد بھی نہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اتحادیوں کے تمام اقدامات کا موثر اثر روسیوں کا شجاعانہ مقابلہ تھا بد اسی طرح سٹالین گراڈ میں روسی اپنے کھوئے ہوئے مقامات کو دوبارہ حاصل کر رہے ہیں۔ بالچک اور تھا پے کے محاذوں پر بھی جرمنوں کا چھل پسا گیا جا رہا ہے۔ اور روسیوں نے بہت مقامات سے جرمنوں کو نکال دیا ہے۔ آج کل روسی اپنی فوجوں میں ایک ایسا گولا استعمال کر رہے ہیں جو سینٹ اور کنکریٹ کی پختہ سے پختہ دیوار کو توڑ کر نکل جاتا ہے۔ اور اس کے بعد نہایت شدت سے پھٹتا ہے۔ جرمن اس گولے کی تباہ کاری سے سخت پریشان ہو رہے ہیں۔ سردی روز بروز شدید ہو رہی ہے۔ اور آج کل دن کے وقت درجہ حرارت نقطہ انجماد سے آٹھ دس ڈگری سینٹی گریڈ نیچے اور رات کے وقت پندرہ ڈگری نیچے ہوتا ہے۔ جمیلیں جم گئی ہیں۔ اور مشرق سے نہایت تیز سرد ہوا چل رہی ہے۔ جو جرمن تہدی پکڑے گئے ہیں ان کے پاس کافی گرم کپڑے نہیں تھے۔ اب جرمنوں کی طرف سے اس محاذ پر کوئی شدید

اگر کام ہوگی۔ دنیا بھر میں اس کی خبریں آ رہی ہیں۔ اور روسیوں کا یہ بہت ہی عجیب و غریب

حکم نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس لئے روسی اپنا بدتر دشمن کی بیخ کنی میں مصروف ہیں، اور خیال یہ ہے کہ چند ہفتوں کے اندر اس علاقے کو جرمنوں سے پاک کر دیں گے۔ (انقلاب لاہور ۱۴ نومبر ۱۹۱۸ء)

**آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی قرارداد**

جائزہ ۱۵ نومبر: آج فیڈریشن کے دوسرے اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی:-

آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا یہ اجلاس اس خطرے کو جو دشمن کی طرف سے ہندوستان کو بالعموم اور مشرق و مغرب میں ہمارے قومی وطن کو بالخصوص درپیش ہے۔ انتہائی تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور ملک کے دفاع میں مناسب جدوجہد میں حصہ لینے کے لئے مضطرب ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر یہ اجلاس برطانوی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مزید تعویذ کے بغیر اس امر کا اعلان کرے جس میں مسلمانوں کے حق خود اختیاری کو تسلیم کیا گیا اور اس امر کا اقرار کیا گیا ہو کہ وہ مسلم لیگ کی قرارداد لاہور کے مطابق پاکستان کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلم رائے عامہ کے استصواب کی پابندی کرے گی۔

یہ اجلاس برطانوی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسی بنیاد پر کسی بیرونی حملہ سے ہندوستان کی مدافعت کیلئے ہندوستان کے تمام ذرائع کو کام میں لائے اور ہندوستان کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے مسلم ہندوستان کا دست بندان و دوستی قبول کرے اور ہندوستان میں مسلم لیگ کی مدد اور ایسی دوسری پارٹیوں کے تعاون سے جو دوران جنگ تک ذمہ داری کے سمجھانے کے لئے تیار ہوں ایک ایسی عارضی حکومت قائم کرے جسے حقیقی اختیارات حاصل ہوں۔

آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرارداد کو اپنی

منظور شدہ ۳۰ اگست کو مان لے جسکی مسلم لیگ کونسل نے ۹ نومبر کو تصدیق کی ہے۔

د انقلاب لاہور ۱۶- نومبر ۱۹۱۸ء

## سرکاری اطلاع

**مشرق بعید انگریزی میں** کا کوڈ کی تسخیر کے بعد آسٹریلیین فوجوں نے یونانی طرف بڑھا شروع کر دیا تھا۔ دشمن نے ان کا سخت مقابلہ کیا۔ مگر اس کے باوجود ان کی پیش قدمی جاری رہی۔ جنرل میک آر تھر کے ہیڈ کوارٹرز سے ۱۰ نومبر کو اعلان کیا گیا کہ ہونا اور گونا کے ساحلی علاقہ کے سوا باقی سارے پاپوا پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور اب انگریزی میں جاپانیوں کی حالت خطرناک ہو رہی ہے۔ اب جاپانیوں کو گھیرے میں لینے کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں دوسری طرف جزائر سلیمان کی جنگ ہے

واشنگٹن سے ۹ نومبر کو اعلان ہوا کہ اس لڑائی میں ۷ اگست سے اب تک پانچ ہزار سے زیادہ جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ۱۰ اکتوبر میں جاپانیوں کے کل ۳۶۹ ہوائی جہاز بحرالکاہل کی لڑائی میں تباہ ہوئے۔ گواڈل کنار میں بھی امریکن فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے۔ جاپانیوں نے وہاں اس ہفتے تازہ فوجیں اتاریں مگر پھر بھی ان کی پوزیشن میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا۔

**سپاہیوں کو لوگوں اور قریبی رشتہ داروں کے مزید وظیفے**

حکومت پنجاب (وزارت تعلیم) نے مالی سال رواں سے ۱۰ روپے ماہوار کے سوا ایسے ناڈ وظائف کی منظوری دی ہے۔ جو سپاہیوں کے لڑکوں اور دیگر ایسے افراد کو دیئے جائینگے جن کے خاندانی اقارب ہندوستانی فوج میں ہوں۔ خانمانی اقدار کی اصطلاح سے مراد یہ ہوگی ۱- ۱- باپ کا باپ (دادا)

۲- باپ کا سگا بھائی (دچا)۔ ۳- سگا بھائی۔ یہ وظائف حکومت ہند دھمکے دفاع ہکی حال کی منظور شدہ توسیعی سکیم کے تحت صرف انہی طلباء کو دیئے جائیں گے جو جاندھر کے کنگ جارج رائل انڈین ملٹری سکول میں داخل ہوں۔ یہ وظائف طلبہ کے اس سکول میں تعلیمی زمانہ کی پوری مدت کے لئے قابل استفادہ ہوں گے۔ ہر سال یہ وظائف نہیں دیئے جائینگے کوئی وظیفہ نئے سرے سے یا دوبارہ صرف اس وقت دیا جائے گا جب کوئی جگہ خالی ہو۔ (دھمکے اطلاعات پنجاب)

## محوریوں کی گھبراہٹ

لندن ۱۰ نومبر: مگر کے مغرب میں صووا کی جنگ اور فرانسیسی شمالی افریقہ میں اتحادیوں کے اقدامات امکانات پر بحث کرتے ہوئے ایک تبصرے لکھا ہے کہ ان اقدامات میں کامیابی سے یونان۔ یوگوسلاویہ۔ اٹلی اور سربیا پر چڑھائی کرنے کے راستے کھل جائے۔ اسی لئے شمالی افریقہ میں اقدامات کو محوریوں کے خلاف دوسرے محاذ کا نام دیا جاتا ہے۔

اس ضمن میں اخبار ڈیلی میل کے فوجی مبصر مٹر دارڈ پرائس نے لکھا ہے کہ ان اقدامات کا ایک نتیجہ تو روس کی لڑائی میں ابھی سے نظر آ رہا ہے جہاں روسیوں نے شمالی گراڈ میں جرمنوں پر حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ بالک میں جرمنوں کے حملے روک کر جوابی حملے کر رہے ہیں اور یہ حملے تو اپنے پر روسیوں کا پتہ بھاری ہو رہا ہے۔

ایک اور تبصرے لکھا ہے کہ اگرچہ قبل ازیں پیشگوئیاں کرنا مناسب نہیں۔ مگر اس قول کی صداقت کے انیوالے واقعات کا سایہ پہلے ظاہر ہوتا ہے۔ ہٹلر کی میونخ والی تقریر میں موجودہ جنگ کے دوران میں اس نے کہا کہ خواہ کچھ ہو بھی جرمنی سے نہیں بھاگونگا اور اٹلی کے ریڈیو سٹیشن تو ابھی سے کہہ رہے ہیں کہ اتحادیوں

مجموعہ اخباری۔ صحیح بخاری کی حدیثیں مع ترجمہ۔ سنہ ۱۳۶۱ھ۔ قیامت۔ لاہور۔ منیر احمد پبلشرز



### مومنی

مفسر علامہ اہل حدیث و ہزار ہا خیر اہل حدیث  
 علامہ انبی روزانہ تازہ تفسیر شہادت آتی رہتی  
 ہیں مومن صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کوڑھاتی  
 ہے۔ ابتدائی سال و دو۔ و عمر کھانسی۔ ریزش۔  
 کر دہی سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گر وہ اور شاہ کو  
 طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور جہ سے جن کی  
 گرمی در ہوا ان کیلئے اکیر ہے۔ دو چار دن  
 میں در و موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد تھل  
 کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ داغ کو طاقت  
 بخشتا اس کا ادنیٰ اثر ہے۔ چوٹ لگ جائے  
 تو قوت دہی کی کالینے سے در و موقوف ہو جاتا  
 ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو طاقت

مفید ہے۔ ضعیف العز کو عصائے پیری کا کام  
 دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک  
 چٹانک سے کم ار سال نہیں کی جاتی۔ نیت فی  
 چٹانک جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے (۱)۔  
 آدھ پاؤ لیکر۔ پاؤ بھر شے مع عصائے

### تازہ ترین شہاد

جناب محمد سلیمان صاحب تیلنی پاڑہ۔ نینے مونی  
 حضور کے دو خانہ سے منگوایا تھا۔ جسکے استعمال  
 سے بہت فائدہ ہے۔ تین چٹانک اور عصائے  
 کر و چٹانک (۲۳۔ اکتوبر ۱۹۸۸)  
 جناب ابو الجوز عبدالرب صاحب (نگول۔ آپی  
 مومنی سے بفضل خدا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ دو  
 چٹانک اور عصائی روانہ کریں (۲۸۔ اکتوبر ۱۹۸۸)  
 جناب اللہ و ما صاحب لائن مین ڈیپوزی  
 آپ کے ان سے دو دفعہ مومنی منگوایا کرتا تھا  
 (۲۸۔ اکتوبر ۱۹۸۸)  
 پادشاه سال وراثت (۲۸۔ اکتوبر ۱۹۸۸)  
 رزق و حکیم محمد سرور ارخان  
 پروپرا شری مومنی

### ضرورت

ایک نوجوان اہل حدیث۔ عمر بیس سال۔ پابند  
 صوم و صلوٰۃ۔ تعلیم یافتہ۔ ریلوے ملازم۔ تنخواہ  
 پینتالیس روپیہ ماہوار۔ اور اسکے والد کی تنخواہ  
 (۲۵۰) روپیہ ماہوار۔ قوم جٹ گودلی۔ ساٹھ  
 بجھے اراضی کے مالک لاکھ کیلئے ایک نوجوان  
 نیک و صالح دشتہ در فقیر حیات کی ضرورت  
 ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ نہ بیا اہل حدیث  
 ضرور ہو۔ ضرورت مند صاحب نہ رہے ذیل پتہ پر  
 مفصل

پتہ۔ چوہدری روشن الدین صاحب  
 بی کلاس ڈرائیور۔ ریلوے انجن شیڈ  
 ملک والی۔ تحصیل بھالہ۔ ضلع تجارت پٹیا

### طلائے عظم

ایں جس قسم کی خرابیاں ہیں جن  
 یہ طلائے عجیب کر شر و کھاتے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب  
 ہو کر ناسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ  
 و التا۔ دوران خون میں تحریک عضلین ہندی  
 و رہی قاتا ہے۔ کام کاج میں دارج نہیں۔ قیمت  
 تین روپے۔ محصول بذمہ زیدار۔

### گولڈن ورڈس

تو بات ہے بچوں کی تمام امراض میں اکیر کا حکم کرتا  
 ہے۔ کمزور بچوں کو فربہ بنا دیتا۔ ہر عمرو ہر زمان  
 کے انسان کے لئے رفیق جاں ہے۔ قیمت فی شیشی  
 نصف لونس یر۔ ایک اونس یر  
 پتہ۔ مینجر پریسل ڈسپنسری (چوڑی پٹیا لہ پٹیا)  
 ایجنٹ۔ حکیم ایم۔ ایم منظور الملیک  
 نزدیکی مسجد بمنالہ۔ ریاست پٹیا لہ

ہندوستان اور پٹنٹ ادویات۔ یورپ ایک  
 اور ہندوستان کی تین صد ہزار اکال ادویات کے  
 نسخہ جات نامیت عمر پتہ۔ چمبر انجمن ہر

### امام ابن تیمیہ کی تصانیف

آر و و تراجم

اس میں ثابت کیا ہے کہ صبی اور جنوں  
 ولی اللہ م فرخ اعظم ہونے کی وجہ سے حکام  
 شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت  
 حاصل ہے۔ قیمت ۵  
 اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کون سا  
 قولی باح ہے اور کون سا حرام ہے اور کون سا  
 طاعت الہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸

یعنی (لا إله إلا الله) آت شہادت  
 کفریہ کریمہ رافعی کنت من الظالمین  
 کی تفسیر ہے۔ لفظ عام عقائد بحث کی ہے۔ پیر  
 ہر لفظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان  
 کر کے بتلایا ہے کہ آید کریم میں رفع مصیبت کی  
 خاصیت کیوں ہے؟ قیمت ۱۲

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل  
 ائمہ اسلام میں ائمہ دین کے اختلاف کی  
 بیان کی ہے۔ قابلہ یہ ہے۔ قیمت ۱۳

اس کتاب میں فرقہ ناجیہ  
 الوصیۃ الکبریٰ اہلسنت والجماعہ کے  
 عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ  
 میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸

دع حق حق، رسول اللہ  
 الوصیۃ الصغریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقائد  
 ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اسکی روشنی  
 پوری تشریح ہے۔ قیمت ۱۰

### تفسیر سورہ فلق والناس

علامہ کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق  
 کی ہے۔ آیہ میں الجنۃ والناس کی تفسیر  
 ہوئے شیاطین الجنہ اور انسانیت  
 کر لہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے عقائد  
 کی ہے۔

**تفسیر سورۃ النور** - مادہ پرستی اور شلیٹ  
اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور مادہ پرست  
اتواہ کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب  
کیلئے ایک تیغ برہنہ کا کام دینی۔ قیمت ۵  
**تفسیر سورۃ الکوتر** - بڑا کر پورا اور احظ  
ایک نیا نسخہ قیمت ۵  
**زیارت القبور** - قبروں کی دعاؤں کو  
پکارتے ہیں۔ ان سے طرح طرح کی حاجات طلب  
کرتے۔ قبروں کی پرستش کرتے اور ہرکشت  
مانتے ہیں۔ ان کے تمام اعمال داخل ترکہ ہوتے  
کئے ہیں۔ قیمت ۵

**مجدد وہب** - جنوں اور ولی اللہ کی  
مجدد وہب حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے  
بتلایا ہے کہ جنوں اور پاگلوں کو مجدد وہب نام  
دیکر انہیں مقدس سمجھنا ٹھیک ہے۔ قیمت ۵  
**درجۃ الیقین** - قرآن شریف میں جو یقین کتبیں  
مرا تہ علم الیقین، بین الیقین  
اور حق الیقین مذکور ہیں انکا ذکر ہے۔ قیمت ۱۲  
**الحدود الوثقی** - اس میں خالق و مخلوق کے  
اور شفاعت و عا وغیرہ کی تشریح کی ہے۔ ۶

**کتاب الوسیلہ** - اس میں معنی لفظ وسیلہ کی  
کتاب الوسیلہ کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے  
اصل الاصول و جید پر نہایت جامع اور مستند  
کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پر جوش دعوت  
ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و  
تقلید کے گلے پر قہری ہے۔ قیمت اعلیٰ کاغذ  
۱۰۔ معمولی کاغذ ۵۔

**مصاب صفہ** - ثابت کیا ہے کہ اصحاب صفہ  
کنے تھے اور کہاں رہتے تھے۔ قیمت ۱۰  
**صداقت رسول** - ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جیسی

**سیرت رکھنے والا** - بجز نبی کے اور کون سی چیز  
سکتا۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۵  
**الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان**  
کتاب رسالت کے علامات پیش کر کے صادق  
اور کاذب۔ اعلیٰ اور نفلی اولیاء و مشائخ میں  
شناخت کر دی گئی ہے۔ جمل مکاروں۔ شعبہ  
بدعت و بدعتوں اور اصل و اصلین حق کی کرامات میں  
فرق پیدا کیا ہے۔ قیمت ۵  
**حسین** - امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزدین ملعون  
کی زندگی کے مشہد پر پوری تحقیق مطلوب  
ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ قیمت ۵

## شہنائی برقی پریس امرت

میں آندو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گرجی۔ لٹشے  
کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگ دار۔ سادہ  
اور ادا ترخوں پر کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے  
کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ پشہار۔ رسد  
دعوتی خطوط۔ لٹر فام۔ خط اور قلم وغیرہ  
چھپوانے ہوں تو پھر خط و کتابت مزخ و غیر  
لے کریں۔ پتہ ۱۔ منیر شہنائی برقی پریس  
ٹال بازار لاہور

## فتویٰ شرک شکن

اس میں کئی ایک اہم مسائل  
کو حل فرمایا ہے۔ چند  
جلی عنوان حسب ذیل ہیں ۱۔ (۱) تہجد کے پاس  
دعا۔ (۲) روضہ الہر کے آداب۔ (۳) توسل  
کا طریقہ۔ (۴) بت پرستی۔ (۵) شیخ عبد القادر  
جیلانی رحمہ اللہ کا روضہ۔ (۶) قبر کے واسطے سے  
دعا۔ (۷) استسجاء  
دعا کے اوقات و مقامات  
وغیرہ۔ قیمت ۵

**خلافت الامت** - امام صاحب نے اختلافی  
مسائل کے متعلق یہ مسئلہ  
لکھا ہے۔ جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ یہ  
مسئلہ اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ دلچسپی  
تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۵

**سیرت امام ابن تیمیہ** - غلام رسول جبر  
اڈیٹر انقلاب۔ امام صاحب کی مکمل سوانحوی  
اعلیٰ پرائے میں تحریر کی ہے۔ قیمت ۹

**اسماء حسنہ** - شیخ الاسلام کے تہذیب  
جاغذا پر مشتمل ہے۔ قیمت ۵

**کتاب زاد المعاد** - فی حدی غیر الجہاد کے  
انتصار ہی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ترجمہ۔ قابل  
مصنف نے حقوت کی حیات طیبہ کی ہر بات  
دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی۔ معاشی  
اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے  
قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۵

**اسلامی تصوف** - از علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ  
میں تصوف اسلامی کے فروع  
پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام  
نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق پیش ہوا  
معلومات درج کی گئی ہیں جس کے مطالعہ سے  
تصوف سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ غیر

**المدار النصیب فی اخلاص کلمۃ التوحید**  
مؤلف قاضی محمد بن علی شوکانی کا اہم ترین  
اور قہر پرستی کی تردید ہے۔ شرک اور توحید پر  
مفصل بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲  
نوٹ۔ محصول ڈاک جلد کتب کا اسکے علاوہ  
لے کا تہ۔ منیر دفتر الحمد للہ امرتسر

المہرٹھ امرتسر  
خدمت شریف ایڈیٹر صاحب  
رسالہ جامعہ قزول  
دہلی نمبر ۱



دعا کے اوقات و مقامات  
وغیرہ۔ قیمت ۵  
مہر ڈاویل نمبر ۳۵

رجسٹر دایں

## شرح قیمت اخبار

دایان ریاست ہے سالانہ  
 دوسوا جاگیر داران سے  
 عام غنمیداران سے  
 ششماہی  
 مالک غیر سے سالانہ  
 اجرت اشتہارات کا فیصلہ  
 بذریعہ  
 نعت و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال و رہننام  
مولانا ابوالخیر محمد امجد علی صاحب  
مالک اجازۃ الہدیہ "امیر  
ہونی چاہیے۔

غفر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جلد ۳۹

مدير مسئول  
ابو الوفاء  
شهداء الله

طبع اہوا ۱۲ شعبان ۱۳۲۱ھ  
۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر الیوت  
امرت مر  
حکومت کابل

اغراض ومقاصد

۱) ذبح اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل سنت کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔  
۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
۴) قواعد و ضوابط قائم کرنا۔  
۵) قیامت پر حال پیشگی آتی چاہئے۔  
۶) جواب کے لئے جو اہل کار و کارکنان آنا چاہئے۔  
۷) مضامین، رسائل، بشرات، مفت و زر جو  
۸) جن رسائل سے نوٹ لیا جائیگا وہ  
ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
۹) بیزنک ڈاک اور خطوط واپس نہ جائیں گے۔

[illegible]

يوم جمعہ المبارک

۱۴۶۱ھ مطابق ۷ نومبر ۱۹۴۲ء

مسرود کارواں

(از جناب نبال صاحب میوه روی)

رواں دواں چلے چلو، رواں دواں چلے چلو  
 نہیں ہیں دور، خبر واد و کبکشاں چلے چلو  
 بلا سے سخت ہی سہی یہ امتحاں چلے چلو  
 ہزار ٹوٹتی ہے برق ہے اماں چلے چلو  
 کرو نہ بھول کر شکست کا گماں چلے چلو  
 مجاہدانہ مثل روئے نغمہ خواں چلے چلو  
 نہ ہوگا یہ جنوں شوق رائیگاں چلے چلو  
 اتنی سے جلوۂ سحر ہوا عیاں چلے چلو  
 یونہی ہوئے ہیں کامکار و کامراں چلے چلو

جہاں زندگی میں کیوں ہو مرگراں چلے چلو  
بلندیوں پہ ہونظر، قدم اٹھاؤ بے خطر  
ڈور نہ غم کی رات سے، نمودج حیات سے  
ہو سر پہ بارشِ ستم، مگر کو نہ اک قدم  
جو عزم استوار ہے تو فتح ممکن ہے  
یہ کیا جھجک کے رہ گئے، بلند و پست دہر سے  
ہیں ہمیں اگر یہی ملیگا کوئی دوست بھی  
قریں ہے منزلِ طرب، گذر چکا ہے دو شب  
دو چند ہو یہ ولولہ، مجاہدانِ قافلہ

نہیں ہے جو یہ آسمان کی اصل مجز خیال کچھ  
بجز خیال کیا ہے جو یہ آسمان چلے چلو

(برائے کتب دہلی)

فہرست مضامین

[illegible]

## انتخاب الاخلاص

۱۔ نومبر تک  
قابوہ سے ۲۱ نومبر کا اعلان منظر ہے کہ  
ہماری آنکھوں میں نوح نے بنغالی پر قبضہ کر لیا۔  
ہمارے ہر اول دستے بنغازی سے بھی آئے ہیں۔  
ہماریہ تک جا پہنچے۔ جہاں دشمن سے جڑ میں نہیں  
ٹیونس دشمن کے ہمارے ہیں۔  
سے تادمہ اطلاع منظر ہے کہ وہاں ایک بہت  
بڑی اور فیصلہ کن لڑائی کی تہید شروع ہو گئی  
ہے اور چند دہائیوں میں دست تصادم ہو رہا ہے۔  
لندن میں روس کی تادمہ اطلاع منظر  
ہے کہ دشمن کو گروہ زنی کے تین کے چہلوں سے  
اور دور کر دیا گیا ہے اور دشمن اپنے بہت  
سا سامان چھوڑ گیا ہے۔ جس میں ہماری توپیں  
بھی شامل ہیں۔ اب روسی فوجیں موزک اور  
ناپلک کے رقبوں میں دشمن پر جوابی حملے کر رہی  
ہیں۔ مثالیں گراڈ میں جرمنوں کے تادمہ  
پسپا کر دئے گئے ہیں۔  
مارشل پیتان وزیر اعظم فرانس نے  
موسکو لاؤل کو اپنے کل اختیارات سپرد کر دیئے  
ہیں۔ مٹی کہ وہ صرف اپنے دستوں سے زامین  
جاری کر سکتا ہے بلکہ نئے قوانین بھی بنا سکتا ہے۔  
کراچی کی اطلاع ہے کہ جو حاجی مجاز تھا  
جانے کی نیت سے کراچی آئے تھے اب وہ یوں  
ہو کر واپس جا رہے ہیں۔  
تحتوں کے لیڈر پر پکاؤ کی تمام جائداد  
منقولہ وغیرہ منقولہ حکومت نے ضبط کر لی ہے  
جو لاکھوں تک بتائی جاتی ہے۔ (انقلاب لاہور)  
۱۹ نومبر۔ جمہوریہ ترکیہ کی انیسویں  
سالگرہ پر اور انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ  
پر موسیو شتالین اور وزیر اعظم ترکی سید مرزا اولو  
تھے درمیان مبارکبادی اور دوستی و احترام  
کے پیغامات کا تبادلہ ہوا۔

بھٹی کی پولیس نے کانگریس ریڈیو  
براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کا سراغ لگایا ہے جہاں  
کے منتوں سے خبریں نشر کی جا رہی تھیں۔  
پاکستان کی اطلاع ہے کہ مغربی صحرا (موریتانیہ)  
میں محمدیوں کو ۵۰ ہزار سپاہیوں کا نقصان  
اٹھانا پڑا۔ جن میں سے کچھ ہلاک یا مجروح ہوئے  
اور باقی قید کئے گئے۔  
مجرم سر آغا خان کو جو فرانس میں مجبوراً  
رہ رہے تھے، انہیں قید کر لیا گیا اور باقی فرانس  
پر جرمن جھنڈے کی دھبے سے سوٹر لینڈ کی طرف  
آ رہی تھیں۔ جرمنوں نے انہیں نظر بند کر لیا ہے۔  
پاکستان کی دہلی کی اطلاع ہے کہ ہندوستان  
کے قریب حاصل کرنے والا ریڈیو اسٹیشن  
قائم کیا جائیگا۔ اس کے ذریعہ انگلستان،  
امریکہ اور دوسرے ممالک سے جنگی تصاویر  
چند منٹوں میں یہاں پہنچ جا کر ہیں گی۔  
مگر صنعت و حرفت پنجاب کی سالانہ  
مظاہرہ بابت سالانہ تقریب ۱۳ مارچ ۱۹۴۷ء سے  
معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے جو غیر معمولی  
حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کے باوجود صوبہ  
میں صنعتوں کی حالت بحیثیت مجموعی اچھی رہی۔  
کارخانوں کی مجموعی تعداد ۹۱۷ سے بڑھ کر ۹۲۷  
ہو گئی۔ مختلف صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والے  
مزدوروں کی تعداد ۸۳۰۲ سے ۸۱۹۷ ہو گئی۔  
مسکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور صدر ہند  
جہاں سبھا مشر سادہ کر اعلان کر رہے ہیں کہ ہم کسی  
صورت میں بھی پاکستان برداشت نہیں کر سکتے۔  
واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ گواڈل کنا  
درجہ اولیٰ میں جا پانیوں کو سخت نقصانات  
اٹھانے پڑے ہیں۔ جاپان کے ۲۷ جہاز اور  
چالیس ہزار فوج غرق کر دی گئی۔  
حکومت ہند نے ہندوستانی ساخت کے تمام  
ہوادار ٹائرڈ اور ٹیوبوں کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں  
کوئی دوکاندار انہیں زیادہ قیمت پر فروخت نہ کرے۔

## حساب دوستان

مندرجہ ذیل خرید و فروخت کی  
قیمت اخبار دیعا و ہدیت  
دیگر ماہ دسمبر ۱۹۴۷ء میں ختم ہو جائے گی۔ لہذا ہر  
خویدار صاحبان مطلع رہیں کہ ۳۱ دسمبر تک قیمت اخبار  
ہدیت یا انکار وغیرہ کی اطلاع دفتر خدائش آئی  
تو یکم جنوری ۱۹۴۸ء سے جاری کیا جائیگا۔  
غریب فنڈ سے جن کے نام اجار جاری ہے  
بعد میعاد بند کر دیا جائیگا۔ پھر شاد داخلہ وصول ہونے  
پر ضروری جامد ہی ہو گا۔  
۱۹۴۷-۱۹۴۸  
۱۹۴۸-۱۹۴۹  
۱۹۴۹-۱۹۵۰  
۱۹۵۰-۱۹۵۱  
۱۹۵۱-۱۹۵۲  
۱۹۵۲-۱۹۵۳  
۱۹۵۳-۱۹۵۴  
۱۹۵۴-۱۹۵۵  
۱۹۵۵-۱۹۵۶  
۱۹۵۶-۱۹۵۷  
۱۹۵۷-۱۹۵۸  
۱۹۵۸-۱۹۵۹  
۱۹۵۹-۱۹۶۰  
۱۹۶۰-۱۹۶۱  
۱۹۶۱-۱۹۶۲  
۱۹۶۲-۱۹۶۳  
۱۹۶۳-۱۹۶۴  
۱۹۶۴-۱۹۶۵  
۱۹۶۵-۱۹۶۶  
۱۹۶۶-۱۹۶۷  
۱۹۶۷-۱۹۶۸  
۱۹۶۸-۱۹۶۹  
۱۹۶۹-۱۹۷۰  
۱۹۷۰-۱۹۷۱  
۱۹۷۱-۱۹۷۲  
۱۹۷۲-۱۹۷۳  
۱۹۷۳-۱۹۷۴  
۱۹۷۴-۱۹۷۵  
۱۹۷۵-۱۹۷۶  
۱۹۷۶-۱۹۷۷  
۱۹۷۷-۱۹۷۸  
۱۹۷۸-۱۹۷۹  
۱۹۷۹-۱۹۸۰  
۱۹۸۰-۱۹۸۱  
۱۹۸۱-۱۹۸۲  
۱۹۸۲-۱۹۸۳  
۱۹۸۳-۱۹۸۴  
۱۹۸۴-۱۹۸۵  
۱۹۸۵-۱۹۸۶  
۱۹۸۶-۱۹۸۷  
۱۹۸۷-۱۹۸۸  
۱۹۸۸-۱۹۸۹  
۱۹۸۹-۱۹۹۰  
۱۹۹۰-۱۹۹۱  
۱۹۹۱-۱۹۹۲  
۱۹۹۲-۱۹۹۳  
۱۹۹۳-۱۹۹۴  
۱۹۹۴-۱۹۹۵  
۱۹۹۵-۱۹۹۶  
۱۹۹۶-۱۹۹۷  
۱۹۹۷-۱۹۹۸  
۱۹۹۸-۱۹۹۹  
۱۹۹۹-۲۰۰۰  
۲۰۰۰-۲۰۰۱  
۲۰۰۱-۲۰۰۲  
۲۰۰۲-۲۰۰۳  
۲۰۰۳-۲۰۰۴  
۲۰۰۴-۲۰۰۵  
۲۰۰۵-۲۰۰۶  
۲۰۰۶-۲۰۰۷  
۲۰۰۷-۲۰۰۸  
۲۰۰۸-۲۰۰۹  
۲۰۰۹-۲۰۱۰  
۲۰۱۰-۲۰۱۱  
۲۰۱۱-۲۰۱۲  
۲۰۱۲-۲۰۱۳  
۲۰۱۳-۲۰۱۴  
۲۰۱۴-۲۰۱۵  
۲۰۱۵-۲۰۱۶  
۲۰۱۶-۲۰۱۷  
۲۰۱۷-۲۰۱۸  
۲۰۱۸-۲۰۱۹  
۲۰۱۹-۲۰۲۰  
۲۰۲۰-۲۰۲۱  
۲۰۲۱-۲۰۲۲  
۲۰۲۲-۲۰۲۳  
۲۰۲۳-۲۰۲۴  
۲۰۲۴-۲۰۲۵  
۲۰۲۵-۲۰۲۶  
۲۰۲۶-۲۰۲۷  
۲۰۲۷-۲۰۲۸  
۲۰۲۸-۲۰۲۹  
۲۰۲۹-۲۰۳۰  
۲۰۳۰-۲۰۳۱  
۲۰۳۱-۲۰۳۲  
۲۰۳۲-۲۰۳۳  
۲۰۳۳-۲۰۳۴  
۲۰۳۴-۲۰۳۵  
۲۰۳۵-۲۰۳۶  
۲۰۳۶-۲۰۳۷  
۲۰۳۷-۲۰۳۸  
۲۰۳۸-۲۰۳۹  
۲۰۳۹-۲۰۴۰  
۲۰۴۰-۲۰۴۱  
۲۰۴۱-۲۰۴۲  
۲۰۴۲-۲۰۴۳  
۲۰۴۳-۲۰۴۴  
۲۰۴۴-۲۰۴۵  
۲۰۴۵-۲۰۴۶  
۲۰۴۶-۲۰۴۷  
۲۰۴۷-۲۰۴۸  
۲۰۴۸-۲۰۴۹  
۲۰۴۹-۲۰۵۰  
۲۰۵۰-۲۰۵۱  
۲۰۵۱-۲۰۵۲  
۲۰۵۲-۲۰۵۳  
۲۰۵۳-۲۰۵۴  
۲۰۵۴-۲۰۵۵  
۲۰۵۵-۲۰۵۶  
۲۰۵۶-۲۰۵۷  
۲۰۵۷-۲۰۵۸  
۲۰۵۸-۲۰۵۹  
۲۰۵۹-۲۰۶۰  
۲۰۶۰-۲۰۶۱  
۲۰۶۱-۲۰۶۲  
۲۰۶۲-۲۰۶۳  
۲۰۶۳-۲۰۶۴  
۲۰۶۴-۲۰۶۵  
۲۰۶۵-۲۰۶۶  
۲۰۶۶-۲۰۶۷  
۲۰۶۷-۲۰۶۸  
۲۰۶۸-۲۰۶۹  
۲۰۶۹-۲۰۷۰  
۲۰۷۰-۲۰۷۱  
۲۰۷۱-۲۰۷۲  
۲۰۷۲-۲۰۷۳  
۲۰۷۳-۲۰۷۴  
۲۰۷۴-۲۰۷۵  
۲۰۷۵-۲۰۷۶  
۲۰۷۶-۲۰۷۷  
۲۰۷۷-۲۰۷۸  
۲۰۷۸-۲۰۷۹  
۲۰۷۹-۲۰۸۰  
۲۰۸۰-۲۰۸۱  
۲۰۸۱-۲۰۸۲  
۲۰۸۲-۲۰۸۳  
۲۰۸۳-۲۰۸۴  
۲۰۸۴-۲۰۸۵  
۲۰۸۵-۲۰۸۶  
۲۰۸۶-۲۰۸۷  
۲۰۸۷-۲۰۸۸  
۲۰۸۸-۲۰۸۹  
۲۰۸۹-۲۰۹۰  
۲۰۹۰-۲۰۹۱  
۲۰۹۱-۲۰۹۲  
۲۰۹۲-۲۰۹۳  
۲۰۹۳-۲۰۹۴  
۲۰۹۴-۲۰۹۵  
۲۰۹۵-۲۰۹۶  
۲۰۹۶-۲۰۹۷  
۲۰۹۷-۲۰۹۸  
۲۰۹۸-۲۰۹۹  
۲۰۹۹-۲۱۰۰  
۲۱۰۰-۲۱۰۱  
۲۱۰۱-۲۱۰۲  
۲۱۰۲-۲۱۰۳  
۲۱۰۳-۲۱۰۴  
۲۱۰۴-۲۱۰۵  
۲۱۰۵-۲۱۰۶  
۲۱۰۶-۲۱۰۷  
۲۱۰۷-۲۱۰۸  
۲۱۰۸-۲۱۰۹  
۲۱۰۹-۲۱۱۰  
۲۱۱۰-۲۱۱۱  
۲۱۱۱-۲۱۱۲  
۲۱۱۲-۲۱۱۳  
۲۱۱۳-۲۱۱۴  
۲۱۱۴-۲۱۱۵  
۲۱۱۵-۲۱۱۶  
۲۱۱۶-۲۱۱۷  
۲۱۱۷-۲۱۱۸  
۲۱۱۸-۲۱۱۹  
۲۱۱۹-۲۱۲۰  
۲۱۲۰-۲۱۲۱  
۲۱۲۱-۲۱۲۲  
۲۱۲۲-۲۱۲۳  
۲۱۲۳-۲۱۲۴  
۲۱۲۴-۲۱۲۵  
۲۱۲۵-۲۱۲۶  
۲۱۲۶-۲۱۲۷  
۲۱۲۷-۲۱۲۸  
۲۱۲۸-۲۱۲۹  
۲۱۲۹-۲۱۳۰  
۲۱۳۰-۲۱۳۱  
۲۱۳۱-۲۱۳۲  
۲۱۳۲-۲۱۳۳  
۲۱۳۳-۲۱۳۴  
۲۱۳۴-۲۱۳۵  
۲۱۳۵-۲۱۳۶  
۲۱۳۶-۲۱۳۷  
۲۱۳۷-۲۱۳۸  
۲۱۳۸-۲۱۳۹  
۲۱۳۹-۲۱۴۰  
۲۱۴۰-۲۱۴۱  
۲۱۴۱-۲۱۴۲  
۲۱۴۲-۲۱۴۳  
۲۱۴۳-۲۱۴۴  
۲۱۴۴-۲۱۴۵  
۲۱۴۵-۲۱۴۶  
۲۱۴۶-۲۱۴۷  
۲۱۴۷-۲۱۴۸  
۲۱۴۸-۲۱۴۹  
۲۱۴۹-۲۱۵۰  
۲۱۵۰-۲۱۵۱  
۲۱۵۱-۲۱۵۲  
۲۱۵۲-۲۱۵۳  
۲۱۵۳-۲۱۵۴  
۲۱۵۴-۲۱۵۵  
۲۱۵۵-۲۱۵۶  
۲۱۵۶-۲۱۵۷  
۲۱۵۷-۲۱۵۸  
۲۱۵۸-۲۱۵۹  
۲۱۵۹-۲۱۶۰  
۲۱۶۰-۲۱۶۱  
۲۱۶۱-۲۱۶۲  
۲۱۶۲-۲۱۶۳  
۲۱۶۳-۲۱۶۴  
۲۱۶۴-۲۱۶۵  
۲۱۶۵-۲۱۶۶  
۲۱۶۶-۲۱۶۷  
۲۱۶۷-۲۱۶۸  
۲۱۶۸-۲۱۶۹  
۲۱۶۹-۲۱۷۰  
۲۱۷۰-۲۱۷۱  
۲۱۷۱-۲۱۷۲  
۲۱۷۲-۲۱۷۳  
۲۱۷۳-۲۱۷۴  
۲۱۷۴-۲۱۷۵  
۲۱۷۵-۲۱۷۶  
۲۱۷۶-۲۱۷۷  
۲۱۷۷-۲۱۷۸  
۲۱۷۸-۲۱۷۹  
۲۱۷۹-۲۱۸۰  
۲۱۸۰-۲۱۸۱  
۲۱۸۱-۲۱۸۲  
۲۱۸۲-۲۱۸۳  
۲۱۸۳-۲۱۸۴  
۲۱۸۴-۲۱۸۵  
۲۱۸۵-۲۱۸۶  
۲۱۸۶-۲۱۸۷  
۲۱۸۷-۲۱۸۸  
۲۱۸۸-۲۱۸۹  
۲۱۸۹-۲۱۹۰  
۲۱۹۰-۲۱۹۱  
۲۱۹۱-۲۱۹۲  
۲۱۹۲-۲۱۹۳  
۲۱۹۳-۲۱۹۴  
۲۱۹۴-۲۱۹۵  
۲۱۹۵-۲۱۹۶  
۲۱۹۶-۲۱۹۷  
۲۱۹۷-۲۱۹۸  
۲۱۹۸-۲۱۹۹  
۲۱۹۹-۲۲۰۰  
۲۲۰۰-۲۲۰۱  
۲۲۰۱-۲۲۰۲  
۲۲۰۲-۲۲۰۳  
۲۲۰۳-۲۲۰۴  
۲۲۰۴-۲۲۰۵  
۲۲۰۵-۲۲۰۶  
۲۲۰۶-۲۲۰۷  
۲۲۰۷-۲۲۰۸  
۲۲۰۸-۲۲۰۹  
۲۲۰۹-۲۲۱۰  
۲۲۱۰-۲۲۱۱  
۲۲۱۱-۲۲۱۲  
۲۲۱۲-۲۲۱۳  
۲۲۱۳-۲۲۱۴  
۲۲۱۴-۲۲۱۵  
۲۲۱۵-۲۲۱۶  
۲۲۱۶-۲۲۱۷  
۲۲۱۷-۲۲۱۸  
۲۲۱۸-۲۲۱۹  
۲۲۱۹-۲۲۲۰  
۲۲۲۰-۲۲۲۱  
۲۲۲۱-۲۲۲۲  
۲۲۲۲-۲۲۲۳  
۲۲۲۳-۲۲۲۴  
۲۲۲۴-۲۲۲۵  
۲۲۲۵-۲۲۲۶  
۲۲۲۶-۲۲۲۷  
۲۲۲۷-۲۲۲۸  
۲۲۲۸-۲۲۲۹  
۲۲۲۹-۲۲۳۰  
۲۲۳۰-۲۲۳۱  
۲۲۳۱-۲۲۳۲  
۲۲۳۲-۲۲۳۳  
۲۲۳۳-۲۲۳۴  
۲۲۳۴-۲۲۳۵  
۲۲۳۵-۲۲۳۶  
۲۲۳۶-۲۲۳۷  
۲۲۳۷-۲۲۳۸  
۲۲۳۸-۲۲۳۹  
۲۲۳۹-۲۲۴۰  
۲۲۴۰-۲۲۴۱  
۲۲۴۱-۲۲۴۲  
۲۲۴۲-۲۲۴۳  
۲۲۴۳-۲۲۴۴  
۲۲۴۴-۲۲۴۵  
۲۲۴۵-۲۲۴۶  
۲۲۴۶-۲۲۴۷  
۲۲۴۷-۲۲۴۸  
۲۲۴۸-۲۲۴۹  
۲۲۴۹-۲۲۵۰  
۲۲۵۰-۲۲۵۱  
۲۲۵۱-۲۲۵۲  
۲۲۵۲-۲۲۵۳  
۲۲۵۳-۲۲۵۴  
۲۲۵۴-۲۲۵۵  
۲۲۵۵-۲۲۵۶  
۲۲۵۶-۲۲۵۷  
۲۲۵۷-۲۲۵۸  
۲۲۵۸-۲۲۵۹  
۲۲۵۹-۲۲۶۰  
۲۲۶۰-۲۲۶۱  
۲۲۶۱-۲۲۶۲  
۲۲۶۲-۲۲۶۳  
۲۲۶۳-۲۲۶۴  
۲۲۶۴-۲۲۶۵  
۲۲۶۵-۲۲۶۶  
۲۲۶۶-۲۲۶۷  
۲۲۶۷-۲۲۶۸  
۲۲۶۸-۲۲۶۹  
۲۲۶۹-۲۲۷۰  
۲۲۷۰-۲۲۷۱  
۲۲۷۱-۲۲۷۲  
۲۲۷۲-۲۲۷۳  
۲۲۷۳-۲۲۷۴  
۲۲۷۴-۲۲۷۵  
۲۲۷۵-۲۲۷۶  
۲۲۷۶-۲۲۷۷  
۲۲۷۷-۲۲۷۸  
۲۲۷۸-۲۲۷۹  
۲۲۷۹-۲۲۸۰  
۲۲۸۰-۲۲۸۱  
۲۲۸۱-۲۲۸۲  
۲۲۸۲-۲۲۸۳  
۲۲۸۳-۲۲۸۴  
۲۲۸۴-۲۲۸۵  
۲۲۸۵-۲۲۸۶  
۲۲۸۶-۲۲۸۷  
۲۲۸۷-۲۲۸۸  
۲۲۸۸-۲۲۸۹  
۲۲۸۹-۲۲۹۰  
۲۲۹۰-۲۲۹۱  
۲۲۹۱-۲۲۹۲  
۲۲۹۲-۲۲۹۳  
۲۲۹۳-۲۲۹۴  
۲۲۹۴-۲۲۹۵  
۲۲۹۵-۲۲۹۶  
۲۲۹۶-۲۲۹۷  
۲۲۹۷-۲۲۹۸  
۲۲۹۸-۲۲۹۹  
۲۲۹۹-۲۳۰۰  
۲۳۰۰-۲۳۰۱  
۲۳۰۱-۲۳۰۲  
۲۳۰۲-۲۳۰۳  
۲۳۰۳-۲۳۰۴  
۲۳۰۴-۲۳۰۵  
۲۳۰۵-۲۳۰۶  
۲۳۰۶-۲۳۰۷  
۲۳۰۷-۲۳۰۸  
۲۳۰۸-۲۳۰۹  
۲۳۰۹-۲۳۱۰  
۲۳۱۰-۲۳۱۱  
۲۳۱۱-۲۳۱۲  
۲۳۱۲-۲۳۱۳  
۲۳۱۳-۲۳۱۴  
۲۳۱۴-۲۳۱۵  
۲۳۱۵-۲۳۱۶  
۲۳۱۶-۲۳۱۷  
۲۳۱۷-۲۳۱۸  
۲۳۱۸-۲۳۱۹  
۲۳۱۹-۲۳۲۰  
۲۳۲۰-۲۳۲۱  
۲۳۲۱-۲۳۲۲  
۲۳۲۲-۲۳۲۳  
۲۳۲۳-۲۳۲۴  
۲۳۲۴-۲۳۲۵  
۲۳۲۵-۲۳۲۶  
۲۳۲۶-۲۳۲۷  
۲۳۲۷-۲۳۲۸  
۲۳۲۸-۲۳۲۹  
۲۳۲۹-۲۳۳۰  
۲۳۳۰-۲۳۳۱  
۲۳۳۱-۲۳۳۲  
۲۳۳۲-۲۳۳۳  
۲۳۳۳-۲۳۳۴  
۲۳۳۴-۲۳۳۵  
۲۳۳۵-۲۳۳۶  
۲۳۳۶-۲۳۳۷  
۲۳۳۷-۲۳۳۸  
۲۳۳۸-۲۳۳۹  
۲۳۳۹-۲۳۴۰  
۲۳۴۰-۲۳۴۱  
۲۳۴۱-۲۳۴۲  
۲۳۴۲-۲۳۴۳  
۲۳۴۳-۲۳۴۴  
۲۳۴۴-۲۳۴۵  
۲۳۴۵-۲۳۴۶  
۲۳۴۶-۲۳۴۷  
۲۳۴۷-۲۳۴۸  
۲۳۴۸-۲۳۴۹  
۲۳۴۹-۲۳۵۰  
۲۳۵۰-۲۳۵۱  
۲۳۵۱-۲۳۵۲  
۲۳۵۲-۲۳۵۳  
۲۳۵۳-۲۳۵۴  
۲۳۵۴-۲۳۵۵  
۲۳۵۵-۲۳۵۶  
۲۳۵۶-۲۳۵۷  
۲۳۵۷-۲۳۵۸  
۲۳۵۸-۲۳۵۹  
۲۳۵۹-۲۳۶۰  
۲۳۶۰-۲۳۶۱  
۲۳۶۱-۲۳۶۲  
۲۳۶۲-۲۳۶۳  
۲۳۶۳-۲۳۶۴  
۲۳۶۴-۲۳۶۵  
۲۳۶۵-۲۳۶۶  
۲۳۶۶-۲۳۶۷  
۲۳۶۷-۲۳۶۸  
۲۳۶۸-۲۳۶۹  
۲۳۶۹-۲۳۷۰  
۲۳۷۰-۲۳۷۱  
۲۳۷۱-۲۳۷۲  
۲۳۷۲-۲۳۷۳  
۲۳۷۳-۲۳۷۴  
۲۳۷۴-۲۳۷۵  
۲۳۷۵-۲۳۷۶  
۲۳۷۶-۲۳۷۷  
۲۳۷۷-۲۳۷۸  
۲۳۷۸-۲۳۷۹  
۲۳۷۹-۲۳۸۰  
۲۳۸۰-۲۳۸۱  
۲۳۸۱-۲۳۸۲  
۲۳۸۲-۲۳۸۳  
۲۳۸۳-۲۳۸۴  
۲۳۸۴-۲۳۸۵  
۲۳۸۵-۲۳۸۶  
۲۳۸۶-۲۳۸۷  
۲۳۸۷-۲۳۸۸  
۲۳۸۸-۲۳۸۹  
۲۳۸۹-۲۳۹۰  
۲۳۹۰-۲۳۹۱  
۲۳۹۱-۲۳۹۲  
۲۳۹۲-۲۳۹۳  
۲۳۹۳-۲۳۹۴  
۲۳۹۴-۲۳۹۵  
۲۳۹۵-۲۳۹۶  
۲۳۹۶-۲۳۹۷  
۲۳۹۷-۲۳۹۸  
۲۳۹۸-۲۳۹۹  
۲۳۹۹-۲۴۰۰  
۲۴۰۰-۲۴۰۱  
۲۴۰۱-۲۴۰۲  
۲۴۰۲-۲۴۰۳  
۲۴۰۳-۲۴۰۴  
۲۴۰۴-۲۴۰۵  
۲۴۰۵-۲۴۰۶  
۲۴۰۶-۲۴۰۷  
۲۴۰۷-۲۴۰۸  
۲۴۰۸-۲۴۰۹  
۲۴۰۹-۲۴۱۰  
۲۴۱۰-۲۴۱۱  
۲۴۱۱-۲۴۱۲  
۲۴۱۲-۲۴۱۳  
۲۴۱۳-۲۴۱۴  
۲۴۱۴-۲۴۱۵  
۲۴۱۵-۲۴۱۶  
۲۴۱۶-۲۴۱۷  
۲۴۱۷-۲۴۱۸  
۲۴۱۸-۲۴۱۹  
۲۴۱۹-۲۴۲۰  
۲۴۲۰-۲۴۲۱  
۲۴۲۱-۲۴۲۲  
۲۴۲۲-۲۴۲۳  
۲۴۲۳-۲۴۲۴  
۲۴۲۴-۲۴۲۵  
۲۴۲۵-۲۴۲۶  
۲۴۲۶-۲۴۲۷  
۲۴۲۷-۲۴۲۸  
۲۴۲۸-۲۴۲۹  
۲۴۲۹-۲۴۳۰  
۲۴۳۰-۲۴۳۱  
۲۴۳۱-۲۴۳۲  
۲۴۳۲-۲۴۳۳  
۲۴۳۳-۲۴۳۴  
۲۴۳۴-۲۴۳۵  
۲۴۳۵-۲۴۳۶  
۲۴۳۶-۲۴۳۷  
۲۴۳۷-۲۴۳۸  
۲۴۳۸-۲۴۳۹  
۲۴۳۹-۲۴۴۰  
۲۴۴۰-۲۴۴۱  
۲۴۴۱-۲۴۴۲  
۲۴۴۲-۲۴۴۳  
۲۴۴۳-۲۴۴۴  
۲۴۴۴-۲۴۴۵  
۲۴۴۵-۲۴۴۶  
۲۴۴۶-۲۴۴۷  
۲۴۴۷-۲۴۴۸  
۲۴۴۸-۲۴۴۹  
۲۴۴۹-۲۴۵۰  
۲۴۵۰-۲۴۵۱  
۲۴۵۱-۲۴۵۲  
۲۴۵۲-۲۴۵۳  
۲۴۵۳-۲۴۵۴  
۲۴۵۴-۲۴۵۵  
۲۴۵۵-۲۴۵۶  
۲۴۵۶-۲۴۵۷  
۲۴۵۷-۲۴۵۸  
۲۴۵۸-۲۴۵۹  
۲۴۵۹-۲۴۶۰  
۲۴۶۰-۲۴۶۱  
۲۴۶۱-۲۴۶۲  
۲۴۶۲-۲۴۶۳  
۲۴۶۳-۲۴۶۴  
۲۴۶۴-۲۴۶۵  
۲۴۶۵-۲۴۶۶  
۲۴۶۶-۲۴۶۷  
۲۴۶۷-۲۴۶۸  
۲۴۶۸-۲۴۶۹  
۲۴۶۹-۲۴۷۰  
۲۴۷۰-۲۴۷۱  
۲۴۷۱-۲۴۷۲  
۲۴۷۲-۲۴۷۳  
۲۴۷۳-۲۴۷۴  
۲۴۷۴-۲۴۷۵  
۲۴۷۵-۲۴۷۶  
۲۴۷۶-۲۴۷۷  
۲۴۷۷-۲۴۷۸  
۲۴۷۸-۲۴۷۹  
۲۴۷۹-۲۴۸۰  
۲۴۸۰-۲۴۸۱  
۲۴۸۱-۲۴۸۲  
۲۴۸۲-۲۴۸۳  
۲۴۸۳-۲۴۸۴  
۲۴۸۴-۲۴۸۵  
۲۴۸۵-۲۴۸۶  
۲۴۸۶-۲۴۸۷  
۲۴۸۷-۲۴۸۸  
۲۴۸۸-۲۴۸۹  
۲۴۸۹-۲۴۹۰  
۲۴۹۰-۲۴۹۱  
۲۴۹۱-۲۴۹۲  
۲۴۹۲-۲۴۹۳  
۲۴۹۳-۲۴۹۴  
۲۴۹۴-۲۴۹۵  
۲۴۹۵-۲۴۹۶  
۲۴۹۶-۲۴۹۷  
۲۴۹۷-۲۴۹۸  
۲۴۹۸-۲۴۹۹  
۲۴۹۹-۲۵۰۰  
۲۵۰۰-۲۵۰۱  
۲۵۰۱-۲۵۰۲  
۲۵۰۲-۲۵۰۳  
۲۵۰۳-۲۵۰۴  
۲۵۰۴-۲۵۰۵  
۲۵۰۵-۲۵۰۶  
۲۵۰۶-۲۵۰۷  
۲۵۰۷-۲۵۰۸  
۲۵۰۸-۲۵۰۹  
۲۵۰

بسم الله الرحمن الرحيم

# اہلحدیث

۱۶ - ذیقعد ۱۳۹۱ھ

## کفارۃ المسیح

(۳)

گذشتہ دو نمبروں میں اس مضمون پر بحث ہوئی چلی آئی ہے۔ امید ہے آج کے نمبر میں ختم ہو جائیگی کیونکہ عیسائی مضمون نگار نے اپنا مافی الضمیر صاف غلطوں میں ظاہر کر دیا ہے جو عیسائی عقیدہ کی تردید کے لئے کافی ہے۔ آپ کے الفاظ نہ صرف مسلمانوں کے لئے قابل غور ہیں بلکہ میں سفارش کروں تو بے جا نہیں کہ ہر مسلمان بلکہ ہر انسان ان غلطوں کو جلی قلم سے لکھ کر ہر وقت اپنی جیب میں رکھے تاکہ عیسائی مذہب سمجھنے کے لئے اسے آسانی ہو اور عیسائیوں سے مناظرہ میں گفتگو کرنے میں اہل اہل کے مجھے امید ہے کہ الفاظ مندرجہ ذیل سن کر ناظرین میری رائے کی تائید کریں گے۔ لکھا ہے۔

خداوند یسوع مسیح وہی پر جا پتی مخلوقات کا خالق ہے۔ جس نے اپنے متبعین قربان کر دیا ہے۔ انجیل اس صداقت کا اعلان کرتی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ جس طرح آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد حیات کا ہونا مقرر ہے۔ اُسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے غمناک ہونے کے لئے قربانی ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے ان کو دکھائی دے گا۔ جو اس کی راہ

دیکھتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ ص ۲۰۰) (المائدہ بابت نمبر ستر گزشتہ صفحہ) اہلحدیث اس اقتباس میں یہ فقرہ بہت بڑی جلی ختم سے لکھنے کے قابل ہے۔ "یسوع مسیح مخلوقات کا خالق ہے" اسی کے ساتھ ہی مندرجہ اقتباس لکھا ہے تو بہت ہی لطیف انداز ہو گا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ہم آج بڑی دلیری سے اس بات کی خبر آپ کو دیتے ہیں کہ وہ انسان خداوند یسوع مسیح ہے۔ اس میں ایسی خوبیاں موجود تھیں جن کے سبب وہ بار بار کفارہ و توبہ کی پوسکتا تھا۔ وہ انسان تھا۔ جس کی شکل و شہادت پر اس دنیا کے سارے انسان پیدا کئے گئے۔ اگر یوں کہیں تو بجا ہو گا کہ وہ ہم انسانوں کی اصل تھا۔ ہم اس کی نقل میں (المائدہ صفحہ ۱۰۰)

ناظرین گرام! شاعروں نے اپنے محبوبوں کے حق میں مختلف الفاظ لکھے ہیں۔ مثلاً ان کو انسان ہی کہا پری بھی کہا، چاند بھی کہا، سورج بھی کہا، چاند بھی کہا، آدھو شاعر کہتا ہے سہ وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعب کیا ہے رات کو کس نے ہے خورشید درخشان بھی

مگر یہ کسی شاعر سے نہ ہو سکا کہ اپنے محبوب کو خالق ہی کہے اور مخلوق بھی کہے۔ دو دو نے پانچ دنیا میں سب سے زیادہ غلط فقرہ ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ کہ مسیح مخلوقات کا خالق ہے اور یہ کہ ہم اس کی شکل پر بنائے گئے ہیں۔ اسے سن کر ہر عقلمند کہے گا کہ دو دو نے پانچ سے بھی زیادہ غلط ہے اسی لئے قرآن مجید فلسفیانہ رنگ میں اس خیال کی تردید کرنے کو کہتا ہے۔

وَيَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۚ  
أَمْ أَوَّلُكُمْ أَحْسَنُ مِنْ آخِرِكُمْ ۚ  
(مشرکوں کے معبود کہہ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق پیدا کئے گئے) میں عمل موت میں دائم الیٰ)

انجیل متی کے شروع میں لکھا ہے۔  
"یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی"  
اور اسی انجیل کے اخیر میں لکھا ہے۔  
"یسوع مسیح نے چلا کر جان دی"

کیا یہ عقیدہ صحیح ہو سکتا ہے کہ مخلوقات کے خالق نے سولی پر جان دی، اگر ایسا تھا ہے تو اب دنیا اس کی حکومت سے آزاد ہے۔ قرآن مجید نے صریح فرمایا ہے۔

مَا قَدْ رَدَّ اللَّهُ حَقَّ قَوْلِهِ ۖ  
اِجْعَلْ اَصْلَ مَطْلَبِ رِئَاسَةِ  
كَانَ خَلْقَ كَفَّارَہٗ ہُوَ اِیَّاسِ كِی اِنْسَانِیۃ ہِیَا  
دو فوں مل کر۔ اس کی خدائی یعنی الوہیت تو کفارہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ الوہیت خود حاکم ہے اس نے تو کفارہ لینا ہے نہ کہ خود کفارہ ہونا۔ انسان

لے لطیف! مسیح کا فوٹو جو عیسائیوں نے شائع کیا ہوا ہے وہ بالکل اسلام اور مسیحیت میں درج ہونے کے علاوہ اہلحدیث میں بھی درج ہوا تھا وہ بالکل ریش دار دو درجہ والی صاف خانہ صورت ہے۔ مگر عیسائیوں کی صورت میں خصوصاً ان عیسائیوں کی جو پادری کہلا کر دائمی مندرجاتے ہیں مسیح کی صورت سے ان کی صورت نہیں ملتی۔ پھر یہ مخالفت کیوں؟ (اہلحدیث)

مشرک خدا کے لائق اس کی تقدس نہیں کرتے۔ (اہلحدیث)

اسلام اہلحدیثیت: عیسائیوں کی یہی سبکدوشی اور مولانا شاہ شمس الدین عظیمی روضہ رحمت



بھی کفارہ نہیں ہو سکتی۔ کچھ کچھ کفارہ کے لائق نہیں ہے۔ ایوب بھی کی کتاب میں ہے جو ان کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ پاک نہیں ہے۔ تو کفارہ کیسے ہو دو ذن کا مجموعہ (مرکب) بھی کفارہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس مرکب کے دونوں اجزاء جدا جدا کسی کام کے قابل نہ ہوں ان کا مرکب بھی اس کام کے قابل نہیں ہو سکتا۔ اب کفارہ مانیں تو کس کو مانیں اور کس طرح مانیں۔ دنیا بھر کے گناہ اتنی کثرت سے ہیں کہ شاید ابد الابد جہنم بھی ان کے لئے کافی نہ ہو مگر حسب بیان اناجیل مردہ مسیح نے تو کفارہ بننے کی صورت میں تھوڑا سا وقت قبر میں رہ کر سزا ختم کر دی۔ کیا یہ سزا ہے یا دل لگی۔ بنی آدم کو تو گناہ کی سزا سخت سے سخت ملے مگر مسیح مسیح جب کفارہ کی صورت میں سزا اٹھائے تو تھوڑا سا وقت قبر میں رہ کر جہنم کے لئے چھوٹ چلے کیا عدل و انصاف اسی کا نام ہے اگر یہاں ہی کرنا تھا تو اسی سزا کو ساری دنیا پر تقسیم کر دیا جاتا۔ پھر دیکھئے گنہگار کیسے سستے چھوٹتے ہیں۔ باوجود اس صریح غلط خیالی کے عیسائی مشن لوگوں کو اسی کفارہ کی طرف بلاتا ہے اور خدا کے سامنے خلوق کی غلط کاری کی ذمہ داری لے رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں ان کے حال پر رحم آتا ہے۔

جب مزا ہو کہ مشن میں ہم کریں شکوئی وہ فتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

### قادیانی مشن

## مصلح موعود کی پیشینگوئی

آج کل قادیانی اخبار الفضل میں مصلح موعود کے متعلق بڑے بڑے بیساط مضمون لکھے جا رہے ہیں جن میں یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ مصلح موعود جس کی بابت مرزا صاحب کلاں نے پیشینگوئی

کی ہوئی ہے وہ ان کا صاحبزادہ مرزا محمود احمد گدی نشین قادیان ہے۔ دراصل ان مضمونوں کا روئے سخن لاہوری پارٹی کی طرف ہے کیونکہ وہ احمدی کھلا کر بھی میاں محمود احمد کے مصلح موعود ہونے سے منکر ہے۔ انہی پر یہ حجت قائم کی جا رہی ہے۔ اس لئے ہم منتظر تھے کہ لاہوری جماعت اس کا جواب کیا دیتی ہے عمرہ خاموش رہی۔ ہم نے غور کیا تو اس کی خاموشی کی حد میں یہ راز باری سمجھ میں آیا کہ الفضل کے یہ مضامین مرزا صاحب کی سمجھت اور جہدویت کے لئے بیخ کن ہیں اور اسی لئے لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام مصلح خاموش ہے پس ہمارا حق ہے کہ اس میں دخل دیں۔ دونوں جماعتیں اسے جھگڑے کو چھوڑ کر باری بات نہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ پیشینگوئی مرزا صاحب کے الفاظ میں ان کی مسیحتی کو باطل کرنے کے لئے کافی ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ کسی موقع پر اس مضمون کو حوالہ دیکر کریں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے قادیانی اخبار الفضل کو اس کا ذریعہ بنا دیا۔ اخبار الفضل لکھتا ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی۔ سرور انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح موعود کی بعثت کی پیشینگوئی کے ساتھ یہ الفاظ بھی فرماتے ہیں کہ یتزوج ویولد لہ دشکوۃ بابت نزد عینی علیہ السلام کہ جب مسیح موعود دنیا میں مبعوث ہوگا تو وہ شادی کرے گا۔ اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ یہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام جب کسی اولاد کی الہی حکم کے ماتحت بنات دیں تو وہ اولاد خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور نفعوں کی وارث ہوتی ہے۔"

والفضل قادیان ۲۰ اکتوبر ۱۲۷۱ھ

اسی مضمون کو الفضل یکم نومبر میں پھر دہرایا گیا ہے چنانچہ الفضل کے الفاظ یہ ہیں۔

مصلح موعود کے متعلق خبر صرف حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ہی نہیں دی گئی بلکہ آپ سے ۱۳ سال پہلے سرور کائنات خیر موجودات سید ولد آدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی خبر دی ہے۔ اور اسے مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی فرزند ہی قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح موعود کی آمد کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں قیتزوج ویولد لہ دشکوۃ بابتی مشہور باب اقتراب الیہ کہ مسیح موعود نکاح کرے گا اور اس کو فائدہ پہنچانے کے لئے اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ والفضل یکم نومبر ۱۲۷۱ھ

الحديث | او دونوں عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ یعنی مشکوۃ شریف میں جو روایت آئی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اس شادی سے اولاد ہوگی۔ بقول الفضل چنانکہ مسیح موعود مرزا صاحب ہیں اور اس اولاد سے مراد میاں محمود احمد ہیں اس لئے مصلح موعود ہیں۔

### احمدی دوستو!

سنے ہو گئے جن میں سیکڑوں نالے ہزاروں کے کلیجہ تمام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں دوستو! آپ کے مسیح موعود، جہدی مسعود ہی اور رسول، حکم عدل بھی اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے جن نکاح پر اس کو چہاں کرتے ہیں وہ قابلِ رد اور شنید ہیں۔

جناب مرزا صاحب کلاں اپنے مشہور آسمانی نکاح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس پیشینگوئی درمقلد نکاح محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیار پور کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ہی ایک پیشینگوئی فرمائی ہے یتزوج ویولد لہ دشکوۃ

سیح موعود یوحیٰ کرینگا اور نیرودہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تنزوح اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تنزوح سے مراد وہ خاص تنزوح ہے جو بطور نشان و آسانی نکاح ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی بیٹی کوئی بیوہ ہے گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیدہ منکروں کو ان کے شہداء کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضروری پوری ہونگی نہ دعا شیعہ ضمیمہ انجام آتم ص ۵۷

**ناظرین کرام!** یہ ہیں مرزا صاحب کے الفاظ مبارکہ اور یہ ہے ان کی اس حدیث کے متعلق تفسیر۔ مطلب اس کا صاف ہے کہ مسیح موعود کے نزوح سے محترم محمدی بیگم کا نکاح مراد ہے اور ولد سے وہ مراد ہے جو خاتون مذکورہ کے بطن سے مرزا صاحب کے ہاں پیدا ہوگا۔ جدیدہ شریعت کے حکم میں اس نکاح کی یہ گویا رجسٹری ہے۔ صدق اللہ و رسولہ۔

**اب سوال یہ ہے** کیا یہ نکاح ہوا؟ کیا مرزا صاحب کے ہاں اس خاتون سے بیٹا پیدا ہوا؟ دونوں فریق اس سے منکر ہیں تو پھر مصلح موعود کہاں اور مسیح موعود کہاں۔ یہی وجہ ہے کہ انہما افضل نے مرزا صاحب کی اس عبارت کو ضمیمہ انجام آتم سے نقل نہیں کیا۔ اور لاہوری پارٹی کے پیغام مصلح نے بھی چھپا دیا۔ تاہم لے والے بھی ہلاک نظر رکھتے ہیں کیونکہ ان کا قول ہے۔

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا جان جہاں تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا قادیانی اور لاہوری مہر و اب اب بھی

ما فوگے یا نہیں۔ اہل ہریت تمہارے مسیح موعود کی باتوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے۔ پس ضمیمہ انجام آتم میں عبارت مرقومہ دیکھ کر بتاؤ جب بالسن ہی نہیں تو بالسنری کہاں۔ اب ہمارا حق ہے کہ مرزا صاحب کی عبارت کو سامنے رکھ کر یہ اعلان کریں کہ

چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی یہ علامت مقرر فرمائی ہوئی ہے کہ وہ مسیح موعود (عاجزی نکاح کرے گا اور اس سے اولاد پیدا ہوگی) بقول تمہارے مصلح موعود ہوگی۔ چونکہ مرزا صاحب کا عاجزی نکاح نہیں ہوا اور نہ اس سے لڑکا پیدا ہوا۔ یہ تو صاف ہے کہ نہ مرزا صاحب کلاں مسیح موعود تھے اور نہ مرزا خرد مصلح موعود۔

مرزائی دوستو! سے

دفاعی کسی کہاں کا عقل جب سر موڑنا پھر تو پھر رائے سنگدل تیرا ہی سنگ استاں کیوں تو

## الانتهاض لدفع الاعتراض

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میرزا الکوٹی)

گذشتہ چوں سے زمی تجارت کی بحث کا جواب ہوا ہے معنوں نگار صاحب و مولوی محمد علی صاحب لاہوری جو تفسیر کی ہے وہ درج ہو چکی ہے آج ان کا جواب ہے۔

جو ابنا عرض ہے کہ تو بہ! تو بہ! دیا کہاں ہو سکتا ہے۔ یہ تو منتشر شدہ اجزائے بدنہ بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑانے اور مٹی سے خوراک کے پیدا ہونے، اور آخر کار خوراک کے مٹی کی صورت میں مقبیل ہو جانے اور اس سے تر اور مادہ کے پیدا ہونے سے بھی مشکل تر ہے پھر اس کا ہونا کیسے ممکن ہے۔ یہی دہریت کی سیریس ہے۔ شاید مولانا خاں خان صاحب نے اس کا رد خانہ قدرت میں علل و اسباب کو موثر حقیقی سمجھا ہے اور ذات حق کو بھلا دیا ہے۔ دیکھئے! اس جگہ فعل جعَل کو ذات حق کی طرف

اسی لئے منسوب کیا ہے کہ یہ فعل امر تکوین سے تھا۔ اور اسباب و علل میں موقیہ امر تکوینی ہوتا ہے اور علل و اسباب حکم پروردہ و فلاں کا رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں آیات ذیل جو ان کے نفاذ میں ہیں۔

وَقُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ

رَبِّكَ اِهْبِمْ رَبِّكَ۔ انبیاء) اگ اپنے فعل طبعی

نہلانے سے کیسے رک گئی۔ اور آیت قَالَتْ

رَبِّ اَنْ تَكُونُ لِيْ غُلَامًا وَلَمْ يَكُنْ لِيْ سَبِيًّا

نَبِيًّا قَالَ كُنْ اِلَيْكَ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ

رَبِّكَ (آل عمران) اور آیت وَمَا رَمَيْتْ

رَا ذَرْمِيَّتْ وَلَكِنَّ اللّٰهُ رَمٰی وَاَنْفَال

اگر خدا کے ارادہ سے کنکروں سے لاشوں کا

پتھر بنا نہیں نکل سکتا تو آنحضرت صلم کے

مٹس بمبر سنگرز سے مارنے سے تمام نکر کھار کی

آنگھوں میں کنکر کس طرح جا پڑے۔ اور اس

فعل کو خدا تعالیٰ نے اپنا فعل کیوں قرار دیا۔

کیا اس پر ہی آپ کے مولانا خاں صاحب

لَا خَوْلَیْ لَہُمْ عِندَ اللّٰہِ عِندَ اللّٰہِ عِندَ اللّٰہِ عِندَ اللّٰہِ

سلاقی بخشے آئیں!

اسی طرح آیت بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْہِ

وَالنَّاسُ لَا یَعْلَمُونَ اور آیت مَن جَاءَ اللّٰہَ

بِغَیْرِ الذِّہْنِ لَیْسَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (احزاب)

الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ (احزاب)

افعال رفیع اور انہوں کی نسبت حق تعالیٰ

نے اپنی طرف کیا۔ کہ یہ دونوں امر حضرت عیسیٰ

اور آنحضرت صلم کی اپنی ذات کے لحاظ سے

موسم بعد جانے جائیں لیکن جب ان کی نسبت

ذات حق کی طرف ہو تو کوئی استبعاد نہیں

ہمارے خیال میں مولانا خاں خان صاحب

کے زیادہ مناسب حال ابو جہل کا قول فَعَلِ

یَحْیٰی الْعِطَامَ وَھُوَ رَمِیْمٌ ۚ اور اُسکا

جواب خداوندی قُلْ یَحْیٰی مِمَّا الذِّہْنِ

اَنْشَاَ ھَا اَقْلَمَ مَرَّةً رَّیْسٌ ۚ ہے

یہاں مولانا صاحب نے اپنے اس قول کو اس طرح لکھا ہے کہ "یہاں مولانا صاحب نے اپنے اس قول کو اس طرح لکھا ہے کہ"

اس قسم کی آیات سے قرآن شریف بھرا ہوا ہے کہ امید خالص عبادت کو دین کو آپ کے مولانا خانی خان صاحب ہلک کا مذاق کہتے ہیں) خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور معجزات عیسوی میں الفاظ باری تعالیٰ اللہ تبارک و تعالیٰ اور باری ذی (دامہ ہے) کا اضافہ بھی اسی نکتہ کے لئے ہے۔ پس لا حول کے قابل ابو جہلیہ جنت ہے۔ مذکورہ سلف امت کی جو مطابق قرآن و حدیث دیکھو یہ کہ خود میٹھنے کی دوسری قراءت ہی نکالی سے بعینہ ماہر مذکر غائب پیر میٹھنے ہی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو بہتر مارتا تھا۔ اس صورت میں یہ فعل یا تو طیارہ ہی کی طرف منسوب ہو جائے کیونکہ اسم جنس میں مذکر و مؤنث برابر ہوتا ہے دفع البیہ اور یا خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہو گا اور اسکی وجہ یہ کہ **كَوْنُ فَعَلٍ** کا بیان ہو گا اور اس کی وجہ یہ ہے جو **وَلَكِنْ** اللہ تعالیٰ میں ہے کہ جنگ بدر میں مٹی ہر سنگ پر سے اٹھوت مسلم نے شکر کفار کو اسے اور وہ ان کی آنکھوں میں پرے اور ان میں بھاگ پڑ گئی۔ حالانکہ عادۃ ایسے انسانی فعل کا یہ نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ بلکہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حکم تکوینی سے ہوا۔ اسی طرح پرندوں کے کنگر مارنے میں پرند سے آواز کا رشتہ۔ اور موثر امر الہی تھا۔ پس نیز میٹھنے بعینہ غائب مذکر کی صورت میں اس فعل کی اصناف اہل مکہ کی طرف ہرگز نہیں ہو سکتی۔

دیگر یہ کہ اگر پرندوں کے کنگر مارنے سے لاشد کا بقوس نہیں نکل سکتا تو مٹی کے پہاڑ پر سے خاک اور کنگر مارنے سے ایک شکر برار کس طرح مر سکتا ہے اور ان میں بھاگ کر کس طرح پڑ سکتی ہے۔ (باقی)

لے میدان میں اتنا قریب کوئی پہاڑ نہیں کہ وہاں سے میدان میں جمع شدہ شکر پر سنگباری کی جائے

## پتروید انوکرمی

(از پندت مقصود حق صاحب جزویدی تعمیر رک) (بلسلہ اشاعت گذشتہ)

ادھیائے ۲۰۔ (۱ تا ۴) جہان کا چوکی پر بیٹھا۔ (۵ تا ۱۳) جہان کا اپنے جملہ اعضاء کو چھو کر ان کی صحت اور درستی کی دعاء مانگا۔ دیوتاؤں کے لئے پیالوں کی نذر۔ (۱۴ تا ۲۲) گناہوں سے استغفار۔ (۲۳ تا ۲۶) آگ میں اپنے من ڈالنے وقت کی دعاء۔ (۲۷ تا ۳۱) سوم اور شراب کی نذر اندر دیا کہ (۳۲ تا ۳۵) اور یو برہمن کے کام کا اختتام (۳۶ و ۳۷) برہمن کے رسوا کا آغاز۔ اندر اور آگنی کی تعریف۔ (۳۸ تا ۵۴) اندر دیوتا کی تعریف اور نیاز کے کھانے کے لئے اُس کی دعوت (۵۵ تا ۹۰) اندر۔ دشوین اور سرسوتی کی تعریف جس میں بعض دیگر دیوتاؤں کی تعریف بھی شامل ہے۔

ادھیائے ۲۱۔ (۱ تا ۱۱) درون۔ آگنی۔ ادیتی۔ مترادون اور گھوڑوں کی تعریف اور ان کی نذر۔ (۱۲ تا ۲۲) آبری گیت یعنی ڈلارا قصیدہ۔ جس کے ہر شعر میں مختلف اوزان کے قصیدوں اور کچھ ایاہیل یا گائے کے ذریعہ سے اندر دیوتا کو عمر اور طاقت بخشنے کی دعاء ہے۔ (۲۳ تا ۲۸) اندر دیوتا کو عمر۔ شہرت۔ اور قربانی عطا کرنے کے لئے مختلف دیوتاؤں سے ان چھ مندروں میں دعاء کی گئی ہے جن میں سے ہر سنز ایک موسم سے تعلق رکھتا ہے (۲۹ تا ۴۷) ان ۱۹ بڑے مندروں میں سے ہر ایک میں ہوتا برہمن کو ہدایت کی گئی ہے کہ

۴ اور نہ عرب کے پہاڑوں پر پھار ہے کہ وہ آٹا ایا جائے اور نہ ہزار یاکم ویش کرک وہ کنگر اور غبار پہنچ جائے اور وہ مرکز دھیر رہ جائے یا بھاگ جائے۔ یا لہجہ! ۱۲ من

وہ مختلف دیوتاؤں کے لئے جانوروں۔ بھیلوں۔ سوم اور گئی وغیرہ کی نذر گزارنے۔ (۴۸ تا ۵۷) دس مندروں میں سے ہر ایک میں مختلف دیوتاؤں سے اندر دیوتا کو طاقت اور صحت عطا کرنے کی دعاء ہے اور ساتھ ساتھ ہوتا برہمن کو ہدایت ہے کہ وہ نذر و نیاز گزارے۔ (۵۸ تا ۶۱) سوترا مٹی گیلیہ کا اختتام۔

فائدہ ۱۔ سفید بکروید میں چالیس ادھیائے ہیں جن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ حصہ اول میں پہلے ۲۱ ادھیائے آئے ہیں جن کا بیان ابھی ابھی ختم ہوا۔ آخری ۱۹ ادھیائوں کو حصہ دوم سمجھنا چاہئے۔ جن کا اختصار بیان آگے آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

بکروید کا حصہ اول چنداں دلچسپ نہیں ہے بلکہ بیچ و بیچ رسومات کے باعث اس حصہ کا سمجھنا ہی آسان نہیں ہے۔ چنانچہ ان رسومات پر پورا عبور نہ ہو بعض مندروں کے الفاظ سے یہ سمجھنا تقریباً ناممکن ہے کہ کس چیز کا بیان ہو رہا ہے۔ ان بعض بعض مقامات اس حصہ کے اس بات سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً سولہواں ادھیائے جو رد دیوتا کھربان میں ایک عام فہم اور مسلسل چیز ہے۔

حصہ اول کے برخلاف حصہ دوم نہایت کافی دلچسپ ہے۔ اس کی رسومات صاف اور سیدھ ہیں۔ بیان مسلسل اور طرز ادا آسان ہے گھوڑے کی قربانی بکروید کا خاص الخاص موضوع ہے۔ اس کا بیان بالیسویں ادھیائے سے شروع ہوتا ہے۔ ناظرین اگلی قسط کا انتظار فرمائیں

دیدار کھربا کش عرف ویدک تہذیب و تمدن پندت آمانند صاحب۔ اس کتاب میں ویدوں کو غیر الہائی کتب ثابت کیا ہے اور ویدوں سے خلاف اخلاق عبارتیں نقل کی ہیں۔ قیمت غیر رعایتی ۱۰ روپے۔ نیچرا لہدیۃ امرت سر

نیز وادع الیہ ان۔ از مولانا ابوالکلام صاحب جامعہ اسلامیہ علی گڑھ۔ (۱۰ روپے)

## کیا اثباتِ اسلام بزورِ شمشیر ہوئی؟

از مولوی عبدالغنی صاحب وقار قریبی متوطن راج مندر  
ناظرین کرام! جدید جوہر کے متعصب مصور  
نے اسلام کی بنیاد ہی بھینک شکل میں تصویر کشی  
کی ہے۔ جہاد کا مفہوم عموماً سمجھا گیا ہے کہ جنگ  
غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کا نام جہاد ہے۔ چند  
لمبی لمبی دائریاں والے ٹخنوں سے اور پانچا  
پینے والے لمبے لمبے جتے پہنے والے مسلمان ٹنگی  
تلوار لے کر غیر مسلموں سے کہتے ہیں کہ مسلمان ہو جاؤ  
وگرنہ پڑھ لو ورنہ مرتق سے جدا کر دیا جائیگا۔  
اس قسم کی بھینک تصویر جو جہاد فی سبیل اللہ  
کی تعصبات ذہنیت سے شائع کی گئی ہے۔  
یہ حقیقت کے خلاف ہے۔

حضرات! میں چاہتا ہوں کہ اس بے جا  
اعتراض کی اصلیت بتلاؤں اور واقعات کی روشنی  
میں یہ ثابت کر دوں کہ مذہبِ اسلام پر سیاسی  
اغراض کے ماتحت مخالفین نے یہ بہتان تراشی  
کی ہے وہ مذہبِ اسلام جسکی تعلیم عالمگیر ہو، جو  
سکایم اخلاق کے لئے آیا ہو، جس کا کیر کڑا ہوتا  
درجہ کا بلند ہو وہ ایسے بے روح پیروؤں کی  
لاشیں اپنے آغوش میں لے کر کیا رتی کر سکتا  
تھا جن میں روحِ صداقت و عقیدت موجود نہ ہو  
وہ ایسے تابعداروں کو لیکر کیسے بامِ عروج پر  
پہنچ سکتا تھا۔ جن کے قلوب خوفِ خدا سے خالی  
ہوں اور ان میں صرف تلوار کا ڈر ہو وہ ایسے  
پیروؤں کے اسلام لانے پر کیونکر تامل کر سکتا  
تھا جو صرف زبان سے اسلام کی حمد و دی ظاہر  
کریں اور ان کے دل بدستور نفاق سے پھر ہوں  
وہ ایسے ماننے والوں کو اپنے دائرے میں داخل  
کر کے کیا اقبال حاصل کر سکتا تھا جو سر پر تلوار  
چلتی دیکھ کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
کہہ دیں۔ کیا ایسی صورت میں مذہبِ اسلام کو  
وہ کامیابی حاصل ہو سکتی تھی جو فی الحقیقت اس نے

حاصل کی۔ کسی زمانے میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ  
مسلمانوں نے زبردستی کسی غیر مسلم کو ایمان لانے پر  
مجبور کیا جو نہ جہد رسالت میں ایسا ظلم روا  
رکھا گیا نہ عبد اللہ میں نہ جہد صحابہ میں نہ نبی تائید  
و تبیح ۳ بعین کے دور میں۔ قرآن عزیز بجا نکل بل  
اعلان کرتا ہے لَا اکفٰی الا فی الدین مطلب  
یہ ہے کہ اسلام محض کھڑے سے کھڑا مانگ  
کر کے بتا دیتا ہے کہ یہ راستہ سچائی کا ہے اگر  
چلو گے تو منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے اور یہ  
راستہ تیرا خطر ہے اس پر کبھی نہ چلنا یہ راستہ  
تہیں صرف فارستان میں لے جا کر چھوڑ دیا  
اور پھر وہاں سے تمہارا ٹوٹنا نا ممکن بلکہ محال  
ہے۔ اب آگے نہیں اترنا ہے اگر نہیں عقل و  
شعور ہے تو اپنا راستہ اختیار کر کے نجات  
پاؤ گے ورنہ پھنساؤ گے۔ دوسری جگہ قرآن کہتا  
ہے مَا آتٰتْ تَلٰیٰہُہٗ یُجٰتِبٰہُ۔ یعنی اسے تمہارا  
تَلٰیٰہُہٗ یُجٰتِبٰہُ۔ یعنی اسے تمہارا  
کام صرف اچھے اور برے کی تیز کر دینا ہے  
باقی انہیں اختیار ہے چاہیں ایمان لائیں چاہیں  
نہ لائیں۔ تم ان پر کوئی حاکم نہیں ہو کہ ان کو  
کو ایمان لانے پر مجبور کرو۔ ہدایت دینا اگر اچھی  
سے رو راست پر لانا تو ہمارا کام ہے اور پھر  
مکر رہتا ہے وَ کُوْشٰہُ رَکٰبٰہُ لَآ مَنَ مِّنْ  
فِی الْاَرْضِ کَلٰہُمۡ جَعِیۡلًا۔ یعنی اگر خدا چاہتا تو  
زمین کے جتنے بسنے والے ہیں تمام ایمان لے  
آتے؟ حضرات! پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ  
جب صالح کائنات نہ چاہتا ہو کہ وہ اپنے  
بندوں کو ایمان لانے پر مجبور کرے بلکہ وہ  
آزمائش کرتی ہے چاہتا ہو کہ آیا میرے بندے  
گمراہی و ہدایت کی تیز کر دینے کے بعد میری  
اطاعت کریں گے کہ نہیں مجبور نہیں بلکہ اپنا  
فرض سمجھ کر میری فرمانبرداری کریں گے یا اٹھ  
سے منہ موڑیں گے اور اپنی عقل قوت سے کام لیں  
مجھے پہچانیں گے یا کفر و بلاکت کے عینِ دلدل

میں پھنسے رہیں گے تو پھر اسلام کے پیروؤں کو  
کب یہ حق پہنچتا ہے کہ لوگوں کے سامنے ان کی  
مردنی کے بغیر ایمان جیسا قیمتی تحفہ پیش کریں جبکہ  
وہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔  
ناظرین! اس تشریح سے آپ کے ذہنوں میں  
یہ سوال پیدا ہو رہا ہوگا کہ جب اصل حقیقت یہ  
ہے تو پھر غزوات کی نوبت کیوں آئی، شام و  
امس کی جنگیں کیوں ہوئیں۔ کچھ دیر کے لئے  
اپنے دماغوں پر زور ڈال کر سوچئے تو آپ کی  
سمجھ میں آسانی سے یہ بات آ سکتی ہے کہ اسلام  
کس غرض کے لئے آیا تھا۔ اس دین الہی کو نازل  
کرنے سے رب العالمین کا کیا منشا تھا؟ میں کہوں  
بلکہ آپ کو یقین دلاؤں گا کہ منزلِ شریعت  
سے مقصود یہ تھا کہ دنیا سے شرک و کفر کے  
سیاہ بادل ہٹ جائیں۔ حق و صداقت کا مطلع  
بالکل صاف ہو جائے۔ خدا اور اس کے بندوں  
کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ جائے، راستی و صداقت  
کا بول بالا ہو۔ وحشت و فطالت، تہذیب و کفر  
بلاکت و شقاوت کا جو مرض اکنافِ عالم میں  
پھیل چکا تھا وہ دھڑ دھڑ جاٹے اور نقائصِ عالم  
میں عدالت و حقانیت کی لطیف و خوشگوار  
ہوا میں چلنے لگ جائیں۔ سینکڑوں ہزاروں  
موجودانِ باطلہ کی جو کھٹ پریشانی رگڑاٹے تھے  
صرف ایک خدا نے داد کے پرستار بن جائیں جنکے  
دلوں میں ہزاروں موجودانِ باطلہ کا خوف و رعب  
بیٹھا تھا ان کے دلوں میں صرف ایک خدا کا رعب  
و خوف ہو وہ خوفِ کھائیں تو صرف خدا نے تیار  
امید رکھیں تو اسی رحیم و کریم پر انکے دلوں میں جگہ  
ہو تو صرف خدا نے واحد کی جگہ کے لئے۔ الغرض  
مذہبِ اسلام محض اس لئے آیا تھا کہ دنیا سے  
غیر الہی فرمانبرداری کا فتنہ مٹ جائے اور اٹھ  
فرمانبرداری صرف خدا کے قدموں کیلئے مخصوص  
ہو اس مقصد کو صاف طور سے قرآن عزیز میں  
ظاہر کر دیا گیا ہے۔ وَ قَالُوْا اٰھٰ حٰثِیْ لَا تُلٰکُوْا

یہ وقت بہت قریب ہے جبکہ وہ سیاہ دھندوں سے پاک ہو۔ امر بالمعروف کے ساتھ نبیوں کے ہلکے کا جو نفع و سودی ہے اور حق و صداقت قائم کرنا اور برائی سے لوگوں کو روکنے کا نام اصلاحِ دینی ہے۔

## متفرقات

آہ مولوی عبد القادر تصوریؒ گذشتہ پرچم کی کاپیاں پریس جا چکی تھیں کہ مولوی صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر آئی اس لئے پریس میں اطلاع درج کرائی گئی۔ مولوی صاحب مسلمان پنجاب بالخصوص جماعت اہل حدیث کے سرکردہ بزرگ تھے۔ بہت سے اہم امور میں آپ سے مدد لی جاتی تھی۔ مرحوم نے ساری عمر وکالت کی مگر تدین اور مذہبی پابندی کے ساتھ آپ کانگریس اور خلافت کے سرگرم ممبر رہے وہاں بھی اپنے مذہبی عقیدہ اور عمل کو چھپایا نہیں۔ جیسا کہ حدیث کانفرنس فکھکدہ چوڑیاں پنجاب کے آٹھ سو صدر تھے۔ آپ نے مصالحت کی بڑی کوشش کی مگر مندی فریق نے آپ کی مساعی کو بے کار کر دیا۔ انا اللہ! مختصر یہ کہ مرحوم کے حق میں یہ کہنا صحیح ہے:

خدا بخشنے بہت سی خوبیاں تمہیں مرنے والے میں اتریں آپ کا جنازہ فائب پڑھا گیا۔

غفرلہ ورحمہ وایانا

گرانی کاغذ خدا حافظ! گذشتہ پرچم میں لکھا گیا کہ ہندوستان میں تیار شدہ کاغذ کا شتر فیصد حصہ حکومت خود لے گی۔ اس کے بعد اعلان ہوا کہ حکومت شتر فیصدی کی بجائے نوے فیصدی حصہ لے گی۔ جس پر اخبار ملاپ نے اخباروں کے لئے بہت خطرہ ظاہر کیا ہے۔ گرانی کا چال ہے کہ چند روز جوئے اہل حدیث کے لئے کاغذ کی ایک گانتھ بحساب عکس فی رقم خریدی تھی جو کبھی ڈیڑھ پونے دو روپے ملتا تھا اب جو وہی کاغذ طلب کیا تو کاغذی نے تیر روپے دو آنے نرخ بتایا ہے

آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا؟ کتنا باوجود اس کے دفتر اہل حدیث اللہ پر ہر دوسرے رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ان مع الخیر لیسنا

مجاہدین کی روایت اہل حدیث کی کسی گذشتہ اشاعتیں درج ہو چکی ہے۔ جس میں تنگی کی وجہ سے ہر ایک مجاہد کو ایک ایک کجور ملتی ہے۔ آخر جب ہمیں بھی کمی ہو گئی تو رحمت الہی نے دستگیری کی۔

کاغذ فکھکدہ ہم نے کھولا نہیں مگر ہمدردان اہل حدیث از خود بھیج رہے ہیں۔ جو اہم اللہ! اجاب بنارس کی تجویز بابت اخباری مضامین پہنچ گئی۔ انشاء اللہ بعد غور و فکر حتی المقدور اس پر عمل کیا جائے گا۔

اہل حدیث کانفرنس کے متعلق قصبہ مٹواہ ضلع الہ آباد سے اطلاع آئی ہے۔ بعد فیصلہ مجلس شریعی اجاب کو اطلاع دی جائے گی۔

اطلاع میں دس روز کے لئے خاص مجبور کی وجہ سے گھر جا رہا ہوں۔ اگر کسی صاحب کے جواب میں تاخیر ہو جائے تو معذرت سمجھیں۔

دقیقہ احمد اڈیٹر اخبار محمدی دہلی نسخہ برائے برص | سیری لاکھ عمر ۳۳ سال کو ۳ برس سے دونوں پیروں اور دونوں ہاتھوں میں سفید داغ ہو گیا ہے۔ علاج مشرقی دوا خانہ غازی پور اور دیگر ڈاکٹری کرایا گیا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ بلکہ مرض ترقی پذیر ہے لہذا اگر کسی صاحب کو اس مرض کے واسطے کوئی نسخہ یا دوا کا علم ہو جو شرطیہ فائدہ کرے تو مطلع فرمادیں۔

جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کے نام سے اس مرض کا اخبار اہل حدیث میں ایک غرض ایک اشتہار شائع ہوتا تھا۔ اس دوا کے لئے کا موجودہ پتہ کیا ہے اور وہ دوا کیسی تھی۔ یا اگر کوئی صاحب تشکیک پر علاج کرنا چاہتے ہوں تو مطلع فرمادیں۔ دایں کاظم علی اینڈ سنز مسلم بازار پوسٹ آفس گریڈ میس ضلع ہزاری باغ،

مدرسہ دار تعلیم مبارک پور (اعظم گڑھ) اندر مذکور حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث مبارک پور مرحوم کا قائم کردہ ہے جو اراکین مدرسہ کے منتخب ناظم حاجی امانت اللہ کی نظامت میں مقامی دبیر فی

جماعت اہل حدیث کے خدوں سے اب تک چلتا رہا۔ مدرسہ کی عمارت چونکہ خستہ ہو گئی تھی اس لئے جماعت نے اس کی تعمیر جدید کی ضرورت محسوس کی۔ اور اس کے لئے خاص طور پر چندہ کیا جس میں مقامی جماعت کے علاوہ مٹواہ بنارس، بمبئی وغیرہ کے اہل حدیث اصحاب خیر نے بھی شرکت کی سلسلہ تعمیر کے دوران میں حاجی امانت اللہ نے اپنی ذاتی اغراض کی بنا پر مدرسہ مذکور کو چھت اہل حدیث کا ادارہ ہونے سے زبانی اور تحریری طور پر انکار کر دیا۔ اور نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو اس کا مستقل اور دائمی ناظم قرار دیا، بلکہ اپنی بعض تحریروں میں یہاں تک لکھ دیا کہ ہم سلسلہ بدلس اسکے ناظم و متولی رہیں گے۔ جماعت جب ہر طرف سمجھا بکھا کر عاجز آگئی تو بالآخر ان کو عہدہ ناظم سے معزول کر دیا اور جناب محمد طیب صاحب حسین آبادی کو ناظم منتخب کر کے مدرسہ مذکور کو سابق دستور جاری رکھا۔ اس پر حاجی امانت اللہ مشعل ہو کر جماعت کے خلاف مختلف قسم کے مقدمات و اثر کر کے جماعت کو زیر بار اور پریشان کر رہے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ حاجی امانت اللہ مدرسہ مذکور کے نام پر چندہ وصول کرنے کے لئے کسی کو سفیر بنا کر باہر بھیج رہے ہیں۔ ہم اراکین مدرسہ تمام اصحاب خیر اور ہمدردان مدرسہ مذکور سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حاجی امانت اللہ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی رقم مدرسہ مذکور کے نام پر نہ دیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ وہ رقم اپنے ذاتی مقاصد و غرض کے لئے مدرسہ اور جماعت کے خلاف مقدمات میں خرچ کی جائے گی، المستمسک محمد عزیز انصاری نائب ناظم دارالکین مدرسہ مذکور

شرکاء اہل حدیث ایجنسی اینڈ آماندہ صاحب

۹-۲۷-۳۴ روپے۔ مولوی عبد المجید صاحب پتہ بیت القرآن لاہور پتہ۔ مکتبہ جامعہ دہلی پتہ حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑی شے۔

باقی متفرقات صفحہ ۱۱ کا لم اول پر



# ملکی مطلع

## جنگ کا پانسہ پلٹ رہا ہے

برطانیہ نے اخباری اطلاعات: (اسلم عند اللہ)  
مصر میں کا خیال ہے کہ اتحادیوں کے حق میں  
جنگ کا پانسہ پلٹ رہا ہے۔ کیونکہ یورپ میں  
جرمنی کی سکیم کم سے کم اس سال ناکام رہی ہے۔  
آئندہ بھی اس کی کامیابی کے امکانات کم ہیں۔ اس  
کی وجہ یہ ہے کہ اتحادیوں کی جنگی تیاریاں محوریوں  
کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔ خصوصاً امریکہ  
اور برطانیہ کی جنگی پیداوار کا معیار حیرت انگیز  
ہے۔ ہٹلر کی جو سکیم ناکام رہی ہے وہ یہ تھی  
کہ ہاکو، ایران اور عراق وغیرہ کا تیل حاصل  
کرنے کے لئے ایک طرف سٹالن گراڈ اور  
کاکیشیا کی طرف سے پیش قدمی کی جائے۔ دوسری  
طرف لیبیا سے نکل کر مصر اور سوڈان کو فتح کرتے  
ہوئے شام اور فلسطین سے گزر کر عراق اور  
ایران کے تیل کے چشموں تک رسائی حاصل  
کی جائے۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو جاتی تو نہ صرف  
جرمنی کی تیل کی ضروریات پوری ہو جاتیں بلکہ  
ایک طرف روس کا کاکیشیا کی خام پیداوار سے  
محروم ہو جاتا۔ دوسری طرف برطانیہ مصر اور  
سوڈان کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اپنی  
مشرقی سلطنت دہندوستان وغیرہ کے  
ذرائع و وسائل سے محروم ہو جاتا۔ مگر اب یہ  
حالت ہے کہ جرمنی قریباً سارے یورپ کی امداد  
کے باوجود روس میں نہ سٹالن گراڈ کو ختم کر  
سکا ہے نہ گروڈنی اور ہاکو کے تیل تک پہنچ سکا ہے  
اور نہ بحیرہ اسود سے روسی ہڈے کو باہر نکال  
سکا ہے۔ ادھر مصر میں محوری فوج نہ صرف  
مصری حدود سے پسپا ہوئی ہے بلکہ حلبا کہ

مازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے لیبیا میں بنگالی  
کی مشہور بندرگاہ بھی غالی کر گئی ہے جو ایک  
مضبوط ہوائی اڈہ بھی ہے۔ یہ حالات اتحادی  
کے حق میں گویا نیک خال ہیں۔ اگرچہ روس کے  
کافی علاقے پر جو زرخیز بھی ہے جرمنی قابض  
ہو چکا ہے مگر روس کی قوت مزاحمت اور موسم  
سرمایہ آلود اور کاکیشیا کے دشوار گزار پہاڑی  
راستے جرمنوں کے لئے کافی مشکلات پیدا  
کر سکتے ہیں۔ معاصر برطانیہ: (الہور کے مندرجہ ذیل)  
نوٹ سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ جنگ کا  
پانسہ پلٹ رہا ہے۔  
چند دن ہوئے ہم نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ  
مصر کی لڑائی شمالی افریقہ میں جنگ کا پانسہ پلٹ  
دے گی۔ آج پاری پیش گوئی درست ثابت ہوئی  
ہے۔ کہ نہ صرف مصر کا مفتوحہ علاقہ ہی محوریوں  
کے ہاتھ سے نکل گیا ہے بلکہ لیبیا بھی ختم ہو رہا  
ہے۔ اور افریقہ میں برطانوی فوجوں کے کمانڈر  
جنرل الیگزینڈر کا اعلان ٹھیک ہے کہ لڑائی  
جیت لی ہے۔ لیبیا میں محوری فوجیں اب آذی  
ہموں پر ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ وہ انہیں اس طرح  
منظم کر سکیں۔ کہ لیبیا میں اتحادیوں کے مقابلہ  
میں کوئی کامیابی حاصل کریں۔ اب محوریوں کی  
تمام امیدیں ٹیونس سے وابستہ ہو رہی ہیں جنوں  
روم میں ٹیونس پہنچ گیا ہے تاکہ اتحادیوں کی پیش قدمی  
کو روکے۔ وہاں بھی محوریوں کے لئے شگون  
اچھا نہیں جڑا۔ پہلے ہی پہلے میں پسپا ہونا پڑا  
ہے۔ تو اب آگے کیا کریں گے۔ موجودہ حالات  
میں تو ان کی ٹیونس میں کامیابی کا بھی کوئی امکان  
نظر نہیں آتا۔ اب شمالی افریقہ کا ساحل ہاتھ  
سے جاتا دیکھ کر محوری اس کوشش میں ہیں  
کہ روم ساگر دیکھ کر روم کے پورے ساحل  
کو مضبوط بنایا جائے۔ تاکہ اگر اتحادی وہاں تک  
پہنچیں تو ان کا مقابلہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں  
میں تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اسکی بند کھڑکی

اور جہازوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور ساحل پر  
بھاری اور ہوائی جہاز گراؤ تو میں نصب کیا گیا  
ہیں۔ فرانس کے جنوبی ساحل کو بھی مضبوط بنایا  
جا رہا ہے۔ لیکن اگر ٹیونس پر اتحادیوں کا قبضہ  
ہو گیا تو یہ تمام تیاریاں دھری کی دھری رہ  
جائیں گی۔ اور سسلی وائلٹی خطے میں پڑ جائیں گے  
پھر ٹیونس سے محوریوں پر کاری ضرب لگائی  
جاسکتی ہے۔  
دوسری طرف دور پورب میں شانت جہاز  
دیکھ لکھ لی کی جنگ بھی محوریوں کے تیسرے  
حصے دار جاپان کا کچھ مزنگال رہی ہے سالوں  
جزیروں کی جنگ میں جاپانیوں کا جو بھاری نقصان  
ہوا ہے۔ اس نے ان کے نقصان کے پچھلے  
ریکارڈ کو بھی توڑ دیا ہے۔ ہڈوے اور سیلبر  
کی لڑائیوں میں بھی جاپانیوں کا کافی نقصان  
ہو چکا ہے۔ مگر سالوں وسیلہ ان کی جنگ تو  
انہیں بہت ہی ہنگامی پڑی ہے۔ نیروٹنی میں ہر  
جاپانیوں کو پسپائیوں کا سامنا ہے۔ اسلئے  
پریڈنٹ روزویلٹ نے کہا ہے کہ شانت  
جہاز گریں جنگ کا پانسہ پلٹ چکا ہے۔  
روس میں جو طالت ہے وہ محوریوں کیلئے  
اور بھی بدتر ہے۔ سٹالن گراڈ سے دیکر لیننگراڈ  
تک ۷ مرکزوں پر روسی فوجیں جمنے کر رہی ہیں  
جن سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی جرمنوں کے خلاف  
سردیوں کی ہم کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ پچھلی  
سردیوں میں روسیوں نے کافی علاقہ پر دوبارہ  
قبضہ کر لیا تھا۔ مشرقی کاکیشیا میں تو ابھی سے  
ہی جرمنوں نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا ہے۔  
اور کئی دہات جرمنوں سے چھن گئے ہیں۔  
کاکیشیا کی شدت کی سردی میں جرمن فوجوں کے  
لئے وہاں رہنا مشکل ہو جائے گا۔ صرف یہی  
نہیں بلکہ ان کی سپلائی کٹ جائے گی۔ اس سے  
انہیں جو مصیبت پیش آئے گی اس کا ابھی اندازہ  
نہیں لگایا جاسکتا۔ دہرپا ۲۱ نومبر ۱۹۳۲ء

اسی حال میں روسیوں کی نظر بند کی فوجیں شانت جہاز گریں جنگ کا پانسہ پلٹ چکا ہے۔

الحديث | عرب کی مثل الحرب بھال بالکل صحیح ہے یعنی لڑائی کنوئیں کا ڈول ہے جو کبھی کسی ہاتھ میں جوتا ہے اور کبھی کسی کے۔ اس لئے ایسے انقلاب پر تعجب نہ کرنا چاہئے۔

## مسلم لیگ کا اجلاس لائل پور

لائل پور پنجاب میں اس ہفتے صوبائی مسلم لیگ کا اجلاس ہوا ہے۔ جس میں دیگر اصحاب کے علاوہ سرناظم الدین سابق و دیگر بنگال نے ایک طویل خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس کا ضروری حصہ مسلمان لاہور کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ وقت دو اہم مسائل۔ قومی حکومت لاکھ پکستان اس وقت پاکستان اور عارضی حکومت دہلی ایسے مسائل ہیں جو ہر ہندوستانی کے دل پر عام اس سے کہ وہ مسلمان ہو یا ہندو سب مسائل سے زیادہ اثر انداز ہیں۔

اللہ کے فضل و کرم سے اب ہم اس منزل پر پہنچے ہیں کہ کسی مسلم اجتماع میں اس امر کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں رہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے پاکستان کیوں ضروری ہے۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی طاقتیں اس طرف مرکوز کریں کہ مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں میں غیر مسلم بھائیوں کو دلائل و براہین سے اچھی طرح یقین دلادیں کہ پاکستان کی اسکیم نہ صرف من حیث النکل تمام ہندوستان کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہے بلکہ وہ غیر مسلم بھائی جو مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں میں آباد ہیں اپنے صوبے کی حکومت کے ماتحت تمام ہندوستان کے لئے ایک مرکزی حکومت کے ماتحت بننے سے کہیں زیادہ خوشحال فاسخ البال اور آسودہ رہیں گے۔ اگر ہمارے غیر مسلم بھائی تنہا اور پردہ پگندے سے و ماغوں اور دلوں میں بھرے ہوئے خیالات سے قطع نظر کر کے تھوڑی دیر کے لئے غڈک سے اس مسئلہ پر غور فرمائیں گے تو مجھے یقین ہے کہ

سیری سرصفیات کی حقیقت ان پر روشن ہو جائیگی مثال کے طور پر پنجاب میں ہمارے سکھ بھائیوں کو لیجے۔

اس سال سکھ حضرات کا ایک نمائندہ گروئنٹ آف انڈیا میں لیا گیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں کیا گیا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی روکنگ کمیٹی میں بھی ان کی کوئی آواز نہیں۔ انہیں کوئی خاص اثر حاصل نہیں۔ یعنی آل انڈیا اداروں میں انہیں موثر نیابت نہیں مل سکتی۔

لیکن اپنے صوبے پنجاب میں گزشتہ بیس سال سے کابینہ وزارت میں نہ صرف یہ کہ ان کا نمائندہ ہی موجود نہیں رہا ہے بلکہ اس کا بھینہ کی پالیسی وضع کرنے میں انہیں موثر اقتدار حاصل رہا ہے۔ اب تمام ہندوستان کے لئے ایک مرکزی حکومت بنے تو ہمارے سکھ بھائیوں کو وہ اثر و رسوخ کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکے گا جو اپنے صوبے میں حاصل ہے اور حاصل رہے گا۔

شمال مغربی پاکستان کی فیڈرل (دفاعی) حکومت میں سکھ بھائیوں کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہی بات سندھ اور شمال مغربی سرحدی صوبے کے ہندو بھائیوں کی خدمت میں پیش کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ یہ بات کہیں زیادہ اثر و طاقت سے ان کے دماغ پر بھی حاوی ہے کہ پاکستان کی اسکیم کے ماتحت غیر مسلموں میں سے بنگال کے ہندو بھائیوں کو سب سے زیادہ حقوق حاصل ہونگے۔ اگر ہندوستان میں ایک آزاد خود مختار حکومت قائم ہو جائے تو یہ امر عمل نظر رہ جاتا ہے کہ ہندوستان کی مسلح افواج میں بنگال کے ہندوؤں کو موثر اقداد میں بھرتی بھی کیا جائیگا یا نہیں؟

تجارت و صنعت پر تو ہمیں کا صوبہ چھایا ہوا ہے اور آئندہ بھی وہی چھایا رہے گا۔

اب اگر بنگال آزاد اور خود مختار ہو جائے تو بنگال کی تمام مسلح افواج کے ہر شعبہ اور ہر کمرے

میں ہندو فوجیوں کو آزادانہ بھرتی کیا جائے گا۔ کسی قسم کی پابندی یا رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ہر صنعت و حرفت اور تجارت میں بھی بنگال کے ہندوؤں کو بے اندازہ مواقع حاصل رہیں گے۔ صوبے کے تعمیری ارتقاء کا ہر میدان پورا کا پورا ان کے لئے کھلا ہوگا۔

بنگال میں لوہا ہے۔ بنگال میں کوئلہ ہے۔ بنگال میں جوٹ دپاٹ سنا ہے۔ بنگال کا مستقبل تو وہ شاندار مستقبل ہے جو ہندوستان کے چند صوبوں ہی کو نصیب ہو سکے گا۔

ہم ہمارے غیر مسلموں بھائیوں کو اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ ہم ان صوبوں میں جہاں ہندو بھائیوں کی اکثریت ہے مسلمانوں کے لئے کچھ تحفظات مانگتے ہیں۔ اور وہی تحفظات ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں کو مسلم اکثریت والے صوبوں میں دے رہے ہیں۔

لیکن ان تمام باتوں سے جو میں نے اب تک عرض کی ہیں ایک بات بہت زیادہ اہم ہے۔ ہر ہندوستانی کے دل میں عام اس سے کہ وہ کسی مذہب کا پیرو ہو یا کوئی ذات پات رکھتا ہو ہندوستان کی آزادی کی لگن سب سے زیادہ اہم اور سب سے بالا ہے۔ مسلمان لاہور ہندو بھائیوں کے لئے اس سے زیادہ افسوس کا مقام کیا ہوگا کہ صوبہ پنجاب کی مسلم لیگ کا اجلاس ہو مگر صدر جلسہ اور صدر استقبالیہ دونوں پنجاب سے باہر کے اصحاب ہوں۔ کیا یہ خط الرجال ہے یا صوبہ پنجاب کی توہین ہے؟

مسلمانوں کا دور جدید | ایک انگریزی کتاب اردو اور ہندوستان کا مستقبل | ترجمہ یعنی صدی ساہتہ مال کی اسلامی جہد و جد کا اصل فوٹو مشرق قریب میں مغربی سیاست۔ بعد از جنگ کی مفصل روایت۔ ہندوستان کی سیاسی فیولت کی دلچسپ کیفیت۔ قیمت علیے کا پتہ۔ منیجر الحديث المرتبر

فوائد شریفی - مولانا شریفی مرحوم کے پیشوا مسلمانوں کا مجموعہ۔ قیمت علیہ۔ محصول غلط۔ پتہ۔ منیجر الحديث المرتبر



## کتاب کے عملیات

اس کتاب میں قرآن مجید کی آیات کے متعلق مندرجہ ذیل عملیات درج کئے گئے ہیں۔ فائدہ اٹھائیں۔  
 طب - یعنی معنی عداوت و جدائی۔ تفسیر خلافت اعداء۔ زبان ہندی اعداء۔ کشائش رزق اور دولت مند بننا۔ تسخیر سلاطین و امراء۔ تسخیر حکام و کامیابی مقصد۔ شخاعت چور۔ مال مسروقہ کا دوبارہ حاصل کرنا۔ آسیب کو دور کرنا۔ جن مشکلات اور تھکائے حاجات۔ حصول اولاد وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۱۰

## رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں حدیث شریف کی محبت کتابوں سے حضرت سرور کائنات کے فرمودہ اعمال و اولاد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عاشقان رسول پاک کے لئے ہے۔ ہر مقصد میں کامیاب ہونے، ہر دکہ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات درج ہیں۔ قیمت ۱۰

## عملیات مشائخ

اس کتاب میں حسب ذیل اولیاء اللہ کے مستند تیرہ ہدف اور زود اثر ایسے عملیات جمع کئے گئے ہیں جو ان کے زیر عمل رہ چکے ہیں۔ عملیات درج کرنے سے قبل انکے مانع کا خال دیا ہے۔ تاکہ ان کے مستند اور صحیح ہونے میں کسی کو شبہ نہ رہے۔

حضرت غوث اعظم بغدادیؒ - خواجہ حسنی بصریؒ - امام غزالیؒ - خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاریؒ - مجدد الف ثانی سرہندیؒ - خواجہ معین الدین اجمیریؒ - حضرت علی ہجویری لاہوریؒ - بابا فرید گنج شکرؒ - خواجہ علاؤ الدین علی احمد صاحب کلیریؒ - شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ - شاہ جلال الدین صاحب محدث دہلویؒ۔ قیمت ۸

## کتاب التعمیرات

از مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوبالیؒ  
 اس میں نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ شدہ عملیات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸

## اعمال قرآنی

مولانا اشرف علی صاحب ڈیو نے قرآن مجید کی وہ آیات درج کی ہیں جن کے اوراد و وظائف سے انسانی حاجتیں اور مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۱۰

## القول الجلیل

از شاہ ولی اللہ صاحب مہر دہلویؒ - اسکی تہذیب میں صرف شاہ صاحب کا نام نامی ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت ۱۰

## حکمت افلاطون

اس کتاب میں انسانی امراض سے علاج بتایا ہے۔ قیمت ۱۰  
 از ملا علی قلی صاحب مرقاۃ حزب الاعظم شرح مشکوٰۃ (زیر متن ترجمہ اردو) حاشیہ پر کائنات کی کامل تفسیر بریلین اردو آخر میں کماؤں وغیرہ - یہ کتاب بھی حضور صلی علیہ وسلم کی دعاؤں کا مجموعہ ہے - جسکوسات ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے جو منہج کے ساتوں دعوں میں پرکھی جائیں۔ متن عربی - حاشیہ - ترجمہ ہا محاورہ حاشیہ پر ضروری فوائد۔ قیمت ۸

## حزب المقبول

یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعاؤں کا مجموعہ ہے حضور کے ہر فعل مبارک مثلاً چلنے پھرنے بیٹھنے بازار جانے سونے جاگنے وغیرہ کے متعلق تمام دعائیں مع ترجمہ اردو درج ہیں۔ متن عربی حاشیہ - حاشیہ پر ضروری فوائد - اس کتاب کا برہمگان کے گھر رہنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰  
 شرح اسماء الحسنیٰ یہ کتاب تافہی سلیمان مٹا ہے۔ اسمائے الہی کی تشریح و تفصیل عام فہم انداز بیان ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

## تصنیف حکیم غلام جیلانی صاحب رئیس امرتسر

مجربات جیلانی - حصہ اول - دوم - سوم - ان رسالوں میں حکیم صاحب موصوف نے اپنے صدیقی اور خاندانی مجربات کو بلا غل کھول کر بیان کر دیا ہے۔ قیمت ہر حصہ مکمل ہے۔  
 اسرار جیلانی - اس کتاب میں موصوف نے عموماً مفرد دعاؤں کے ذریعے ہر مرض کا علاج بتایا ہے۔ پہلے مرض کا نام - پھر اس کے اسباب اور علامات - آخر میں علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰  
 کلید حکمت حصہ اول و دوم - ان دو کتابوں میں موصوف نے میزان الطب کے اصول پر تمام انسانی امراض کے اسباب اور علامات بیان کر کے ان کے ازالہ کے لئے نہایت مجرب اور سہل الحصول نسخہ جات سپرد قلم فرمائے ہیں۔ قیمت ہر حصہ ۵  
 نشاط زندگی - اس کتاب میں دوسو سے زیادہ عنوان ہیں جو قریناً تمام عروج و غروب و شمس مشقی ہیں۔ قیمت ۵ روپیہ

## پیٹنٹ ادویات

اس رسالہ میں ہندوستانی اور یورپی تجارتی دواخانوں کے سرگرم مرکبات کے نسخے درج کئے گئے ہیں۔ بدولت یہ کارخانے ہزاروں روپے ہواور کما رہے ہیں۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۵  
 کنز الاطباء - از حکیم عبداللہ صاحب روڈی - اس کتاب میں ملک کے نای و گری طبیوں کے نسخے درج ہیں جو مختلف امراض میں تیرہ ہدف

الحديث امرت  
 خدمت شریف ایڈیٹر  
 رسالہ جامعہ قول و فعل  
 دہلی - نمبر ۱۰

نوٹ: - محصول اک جلد



کتاب کے علاوہ جو کتاب پڑھنا چاہیں  
 پتہ: منیر احمد  
 لاہور

### شرح قیمت اخبار

دلیان ریاست سے سالانہ غلہ  
دوسرا و جاگیر داران سے دھن  
عام غنیمت و اس سے دھن  
مکمل ہفتہ وار شائع ہوتا ہے  
مالک اخبار کے لئے دھن  
احترام و اعتبارات کا فیصلہ  
بدلیا دیتا ہے  
خط و کتابت ہو سکتا ہے  
جملہ خط و کتابت و ارسال و درہنام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی نالہ  
مالک اخبار "الجمہوریت" امرتسر  
بھونی چاہئے۔

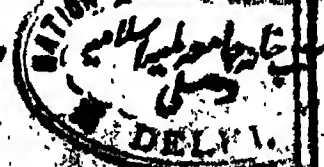


### اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت
- (۲) مسلمانوں کی عورتوں اور جماعت اہل بیت کی خصوصیات دینی و دنیوی کی اشاعت
- (۳) غور و فکر کی تعلیم کی اشاعت
- (۴) تعلقات کی اشاعت
- (۵) قوا و عدو کی اشاعت
- (۶) قیمت بہر حال پیش کی جاتی ہے۔
- (۷) جواب دہی کی اشاعت
- (۸) مضامین مرسلہ بشرط پندرہ وقت و درجہ ہو
- (۹) جس مراسلہ سے نوٹ دیا جائیگا وہ مرگرواپس نہ ہوگا۔
- (۱۰) ہفت روزہ کے لئے خطوط واپس ہونے

امریک ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۴۲ء

### خطاب مسلمان



### فہرست مضامین

- نظم و خطاب پر مسلم
- انتخاب اخبار
- پادری برکت اللہ بہت خفا میں
- مسیح موعود اور یاجوج ماجوج
- الانتباہ لرفع الاعتراض
- تحریر آریہ
- کیا اشاعت اسلام بدو و شیر ہوئی؟
- تحریرات
- فتاویٰ
- ملک مطلع
- استخبارات

موم مسلم اب وہ تیری شان و شوکت کیا ہوئی  
سوچ اسے غافل وہ تیری حکمرانی اب کہاں  
قیصر و کسریٰ کو تو نے کر دیا زیر و زبر  
تیری ہمدردی کا ڈنگا بج رہا تھا ہر طرف  
قیصر و کسریٰ کی دولت کل تو تیرے گھر میں تھی  
ماں ذرا اٹھ شہت و توجہ کالے کر غم  
اب نہیں آپس میں وہ رسم محبت کیا ہوئی  
تاج تیرا کیا ہوا تیری حکومت کیا ہوئی  
آج لیکن وہ تیری شان شجاعت کیا ہوئی  
لیکن اے مسلم وہ آپسی اخوت کیا ہوئی  
آج تیرے لئے کھالی ہیں وہ دولت کیا ہوئی  
کوئی کہہ سکتا نہیں پھر وہ شجاعت کیا ہوئی  
کل تو تو جوش اخوت میں نہایت گرم تھا  
اے مسلم! اب آج وہ تیری حرارت کیا ہوئی

مضامین پر نوٹ دینا ہر جمعہ کے دن امرتسر میں ہر ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

مضامین پر نوٹ دینا ہر جمعہ کے دن امرتسر میں ہر ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

محکم نماز اہل حدیث مشرع۔ جن میں ادائیگی نماز کا طریق اور نماز کے متعلق ضروری مسائل کا بیان ہے۔ قیمت درمیانہ محصول عام





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افلاک

۲۴- ذیقعد ۱۳۶۱ هـ



پادری برکت اللہ بہت خفا ہیں

پادری صاحب کا نام ہی بتا رہا ہے کہ آپ  
مسلم قوم سے نکل کر مسیحی قوم سے ملے ہیں اس لئے  
آپ نے اسلام کے برخلاف وہی طریقہ اختیار کیا  
ہے جو آپ سے پہلے تارکین اسلام پادری علامہ  
اور پادری صفدر علی نے بوقت عیسائی ہوئے  
کے اختیار کیا تھا۔ یعنی اسلام کی تردید میں  
کئی ایک کتابیں لکھ کر عیسائیوں میں اچھا خاصہ  
نام پیدا کیا تھا۔ پادری برکت اللہ کے چند  
رسالوں کا جواب دفتر الحمدیث سے بعورت  
کتاب دیا گیا تھا۔ جن کا نام ہے "اسلام اور  
مسیحیت"۔ جو جواب کیسا ہے؟ دیکھنے پر متوجہ  
ہے۔ اس کتاب کا اثر پادری صاحب پر یہ  
ہوا کہ آپ گرج جو بیٹ ہوئے اور مسیحی نرم تعلیم کے  
پابند کہلانے کے باوجود آپ سے ایسے باہر  
ہوئے ہیں کہ میرے حق میں وہ الفاظ لکھے ہیں  
اگر تیس ان کے حق میں ان کا دسواں حصہ بھی فکرتوں  
تو عیسائی کلیسا فوراً احتجاجی ریزولوشن پاس  
کر دے کہ ہمارے بڑے پادری صاحب کی  
اس سے سخت توہین ہوئی ہے اس لئے سرکار  
والا تیار اس رفروراً توجہ فرمائے۔

آپ نے جو الفاظ میرے حق میں لکھے ہیں میں ان کو شرفِ مشہور کسمپانی بلی کھنبا نوچے کا مصداق جان کر کچھ اہمیت نہیں دیتا۔ اہل عیاشیٰ مصنفوں

اود و اغصوں کو اخلاقی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ رسالہ "افوت" کے پرچوں میں اگست سے نومبر تک میرے مختلف مضامین پڑھیں۔ جو میں یہ الفاظ ان کو مل رہے ہیں۔

برویہ مرزا - کاسٹ لیس مرزا - پیر فرقت  
 پیر بے پیر وغیرہ وغیرہ القاب تہو -  
 اس کے بعد مسیح کی تعلیم دیکھیں کہ  
 انہیں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے  
 محبت کرو اور ستانے والوں کے لئے دعا  
 مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے  
 بیٹے ٹھہرو ہا اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں  
 ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر  
 ہے۔" (انجیل متی ۵: ۴۴)

عیسائی دوستو! اگر یہ پاک تعلیم باقی کے  
بیرونی دانتوں کی طرح نمائشی نہیں ہے تو آپ  
لوگوں کا فرض ہے کہ آپ ایک احتجاجی جلسہ کے  
پادری برکت اللہ اور اڈیٹر رسالہ انوت سے  
پرھیں کہ آپ لوگ مسیحی تعلیم کو کیوں بدنام کر رہے  
ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم اس میں بھی قرآن مجید  
کی پیشین گوئی کی صداقت پاتے ہیں۔ ہم کو ارشاد  
ثواب ہے :- وَلَسْتُمْ حَتَّىٰ مِنَ الْمُنِزِّ اُولَئِکَ  
اَلْکُتُبُ مِنْ قَبْلِکُمْ وَ مِنَ الَّذِینَ اَشْرَکُوا  
اِنَّہُمۡ کَاذِبُونَ

نصاریوں سے اور بت پرست قوموں سے بہت سی  
تکلیف دہ باتیں سنو گے

یہ پیشگوئی پوری ہوئی عمارت الدین سے لے کر پادری  
برکت اللہ تک پوری صادق آئی ہے۔ لیکن ہم  
مأمور ہیں کہ اس سخت کلائی کے جواب میں صبر  
اور سکون سے کام لیں جیسا کہ ارشاد ہے۔  
وَلَا تَصْیْرُ فَا وَتَلْتَمِزُوا اِیَّانَ وَ اِلَیْكَ  
مِنْ عِزِّهِمُ الْاُمُورُ دیک۔ ع ۱۱

دہلی کتاب کی ان سخت کلامیوں کے جواب میں اگر تم سلطان ممبر اور پر مغز گاری اختیار کرو گے تو یہ بڑے درجہ کی بات ہوگی۔

خیرہ تو تہذیبی بات تھی اب ہم اصل بات پر آتے ہیں۔ پادری برکت اللہ نے اپنی کتاب توفیق البیان میں یہ فقرہ لکھا تھا

قوان میں بہشت کی تصویر نہروں عورتوں اور غلاموں، شراب و خمر و رشتہ ہے۔

اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ شراب کا لفظ آپ نے دانستہ بڑھایا ہے۔ اُنہی زبان میں شراب نشہ آور پانی کا نام ہے۔ اور جنت کی شراب میں نشہ نہیں ہے۔ اس لئے اسکو اُدو دھماور سے میں شراب کہنا جائز نہیں۔ (اسلام اور مسیحیت ص ۱۸۱)

اں انجیل یوحنا سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ایک دعوت میں شریک ہوئے تھے جہاں سے کہ دور چل رہا تھا۔ پتا نچی انجیل کے الفاظ یہ ہیں وہ تیسرے دن تانائے حلیل میں کسی کا بیاد ہوا اویسوع اور اکی ماں اور اس کے شاگردوں کی بھی اس میں دعوت تھی جب سے گھٹ تھی یسوع کی ماں نے اس سے کہا ان کے پاس ہے نہ ہی۔ یسوع نے اس سے کہا اے عورت! مجھے تجھ سے کیا کام۔ میرا وقت ہنوز نہیں آیا۔ (یوحنا باب ۴)

اس عبارت میں کے کا لفظ کئی دفعہ آیا ہے۔ اب

۱۷ کیا لطیف کلام ہے جو مسیح جیسے عظیم سلیم مقرب خدا  
من الصالحین کی طرف منسوب کی گئی ہے ۔ (الہامیہ) :

حقاً بل مثلاً شہ - قنات - اکیلی - ذبذہ اور قرآن مجید کی تفہیم کا منہ بند۔ تبت عمر پتہ ۱- میوہ ۱۔ لکھنؤ پریس

ہیں دیکھنا ہے کہ وہ اردو زبان میں کسے کہتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم اردو زبان کے دو شعر نقل کرتے ہیں۔

{مے پینے دے تو یہ بھی ہو جائیگی زیادہ}  
{کبھت ا قیامت ابھی آہی نہیں جانی}  
{نہ بھی پتیا ہوں تو بہ کرتا ہوں}  
{یہ بھی جاری ہے وہ بھی جاری ہے}

یہ لفظ چونکہ فارسی زبان سے اردو میں آیا ہے اس لئے ہم جانتے ہیں۔ فارسی میں اس کے کئی معنی ہیں پس غور سے سنئے:

مے کہ بدنام کنند اہل خود را غلط است بلکہ مے میثود از مہمت نادان بدنام ان لغوی شہادتوں کی بنا پر ہم نے انجیل سے مرقوم عبارت میں لفظ مے کے نیچے خط ڈال کر شراب لکھ دیا تھا۔ جس سے پادری صاحب کا پارہ بڑھ گیا اور غضب کا پہاڑ ان پر ٹوٹ پڑا۔ ان کی غضب آلود طویل عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ انجیل یونانی میں اس کے متعلق جو لفظ آیا ہے اس کا معنی نشہ آور پانی نہیں ہے۔ مولوی صاحب یونانی نہ جاننے کی وجہ سے اردو تراجم سے دھوکہ کھا گئے۔

چنانچہ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ آپ مولوی صاحب کے اعتراض کی بنا کتاب مقدس دبا نیل (کا وہ اردو ترجمہ ہے جو انگریزوں نے کیا ہے اور برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی نے اسے شائع کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ قدم قدم پر لغزش کھاتے ہیں۔ داخوت بابت گت ہے

شکر ہے کہ پادری صاحب نے ہمارے منقولہ ترجمہ کی صحت مان لی۔ اس لئے ہم انجیل کے اردو تراجم کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے ہاں عربی فارسی اور اردو تراجم میں سے کچھ فقرے نقل کرتے ہیں۔

۱۱ فلما فرغت الخمر قالت ام یسوع

لہ لیس لہم خمیر د انجیل یوحنا باب ۲ مطبوعہ امریکن سوسائٹی فلسطین

۱۲ وكان الخمر قد نفذت فقالت ام یسوع لہ لیس لہم خمیر مطبوعہ لندن طالعہ ہوان دونی عربی تراجم میں غم کا لفظ آیا ہے۔ جس کی بابت قرآن مجید کے الفاظ میں

انفا الخمر رائی رجش من عمل الشیطان فاجتنبوہ دیک۔ ۱۲ ناظرین کرام! اب ہم حسب قانون شہادت دو معتبر شہادیں مزید پیش کرتے ہیں۔

ہندوستان میں عیسائیوں کی جماعت ہونٹا پر دشت فرقہ کے ساتھ خلق رکھتی ہے لیکن یورپ میں رومن کیتھولک کی کثرت ہے۔ پر دشت انہی میں سے نکلے ہیں اس لئے رومن کیتھولک کو ان کا بڑا بھائی کہا جائے تو بے جا نہیں۔ اس بڑے بھائی کی شہادت بھی سنئے! ان کے ترجمے کے الفاظ یہ ہیں۔

جب نئے گھٹ ٹھی یسوع کی ماں نے اس سے کہا ان کے پاس سے نہیں ہے میرے علی نے وہ پانی جو مے بن گیا تھا چکھا۔

د ترجمہ رومن کیتھولک انجیل یوحنا باب ۱ پادری برکت اللہ صاحب کو لفظ شراب سے بہت گھم آئی ہے اور اس پر ساری خلق کا ہمارے رکھا ہے۔ اس لئے ہم بھی لفظ انجیل کے فارسی ترجمے سے دکھاتے ہیں۔ پادری صاحب اور ان کے احوان و انصار در اغود سے نہیں لکھا ہے کہ

چون شراب تمام شد اور عیسیٰ بدو گت شراب نہ درند یعنی تو سے گت امزون مرا تو چکار است ساعت من ہنوز دسیدہ است۔ د انجیل یوحنا فارسی مطبوعہ فلسطین

پادری صاحب! کیا یہ باری شہادت زلیخا کے خاندانی ممبر کی شہادت سے کم ہے

جس کی بابت ارشاد ہے۔ شہد شاہد میق آہلہا دیکھنا مے

ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا بل جائیں گے اٹلاک جو زیادہ کرتے

عیسائی دوستو! انصاف سے بتاؤ ہم نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا یا نہیں۔ اب پادری صاحب کا غضب آلود کلام سنئے!

۱۱ واجب تو ہے تھا کہ آپ مولوی صاحب اعتراض کرنے سے پہلے یہ معلوم کر لیتے کہ جو یونانی لفظ بیان استعمال ہوا ہے۔ وہ یونانی انجیل میں کس کس جگہ وارد ہوا ہے اور ان مختلف مقامات کا مقابلہ کر کے آپ اس لفظ کا اردو زبان میں مفہوم متعین کر لیتے۔ اگر آپ یہ طریق عمل اختیار کرتے تو آپ کا رویہ علم تفسیر کے صحیح اصول کے مطابق درست اور جائز ہوتا۔ لیکن آپ کا مقصد تو بے دھچکے اعتراض من کرنا۔ اور حضرت روح اللہ کی ذات پاک پر ناپاک حملے کرنا ہے۔ نفل مرزا دینی مولوی صاحب کو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ تحقیق حق کی ناخوش زحمت اٹھائے؟ داخوت و ہمد بابت ماہ اکتوبر ۱۳۹۱ھ

پادری صاحب! مجھ پر جو واجب تھا میں نے ادا کر دیا۔ اب آپ بروا جب ہے کہ آپ لندن کی بائبل سوسائٹی امریکہ کی بائبل سوسائٹی رومن کیتھولک جماعت پر استغاثہ دائر کریں کہ تم لوگوں نے کیوں ایسا غلط ترجمہ کیا جس سے مخالفین کلیسا کو اعتراض کرنے کا موقع ملا۔ شاہد کی اپنے ماتھے سے گردن اتارنے میری خطا نہیں ہے اس کا تصور ہے

اسلام اور مسیحیت۔ پادری برکت اللہ کی تین کتب دھن اسلام کا جواب قیمت ۱۰ روپے دنیہ لکچر ہر قسم

جوابات نصاریٰ۔ عیسائی مصنفین کے اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۱۰ روپے دنیہ لکچر ہر قسم

## قادیانی مشن مسیح موعود اور یاجوج ماجوج

مولوی محمد علی صاحب لاہوری جواب دیں

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزا نے لاہور کے ایک خطبہ دیا ہے جو پیغام صلح مودنہ نمبر میں شائع ہوا ہے۔ جس کی شری بڑی دلفریب ہے۔ جو یہ ہے:-

عظیم الشان پیشگوئی  
یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دین حق کی بیکسی  
اسلام کے غالب آنے کا وقت بالکل قریب ہے  
یہ تین سطریں تو پیغام صلح کی مرقوم ہیں۔ جو حق  
سطر ہماری طرف سے طے کیے گئے  
قادیانی مسیحیت کے بطلان کا وقت یہی ہے  
ناظرین! ہماری طرف سے یہ ہے کہ ان چاندوں  
سطروں میں مقابلہ کر کے دکھائیں کہ کونسی مسیحیت  
مولوی صاحب موصوف کے الفاظ ہیں:-

آپ نے سورہ انبیاء کی آیت رَحْمَتِي اِذَا فُتِحَتْ  
يَا جُوجَ مَا جُوجَ وَحَسْرَتِي لِكُلِّ حَدَّابٍ  
يَسْلُكُونَ (تلاوت کر کے فرمایا:-)

یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دین حق کی بیکسی  
ان آیات کا مرکزی حصہ یاجوج ماجوج  
کے غلبہ سے متعلق ہے اور غلبہ بھی ایسا  
زبردست کہ جس کی مثال نہ ہو۔ فرمایا من  
کل حداب یسلون کوئی بلندی ایسی نہ  
رہ جائے گی جس سے وہ نکل نہ پڑیں ابتدائی  
حصہ جس میں برتر یزیدگان الہی کی بے کسی کا  
ذکر ہے ان کو دکھ اور تکلیفیں پہنچنے کا  
خوشہ کھینچا ہے وہ یاجوج ماجوج کے ذکر کیلئے  
بلور تہیہ کے ہے۔ یعنی یاجوج اور ماجوج  
کے غلبہ کے وقت اللہ تعالیٰ کے دین کی حالت  
بہت بے کسی کی ہوگی۔ کیونکہ ہمیشہ سے ایسا  
ہوتا چلا آیا ہے

موجودہ واقعات اور خدا کی ہستی پر ایمان  
یہ عقیدہ ہے اس مضمون کی جڑ آگے آتا ہے  
حق اِذَا فُتِحَتْ یاجوج ماجوج  
وہم من کل حداب یسلون۔ یہاں تک  
کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے  
جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے نکل  
پڑیں گے کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ان الفاظ  
کے اندر ہے اگر آج موجودہ واقعات کو قلب بند  
کر دو تو کتابیں کی کتابیں لکھی جائیں۔ مجھے  
انسوس ہوتا ہے مسلمانوں پر کہ آج ان میں  
وہ ایمان نہیں جو ان کھلی پیشگوئیوں کے  
باری آنکھوں کے سامنے پورا ہونے پر  
پیدا ہوتا ہے۔ ایمان تب پیدا ہو کہ آج  
ان واقعات پر غور کریں جو رونا رہا ہو رہے  
ہیں اور تو ان الفاظ کو ان واقعات پر  
منطبق کریں تو پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کی  
مستی پر کس قدر ایمان پیدا ہوتا ہے جو  
انسان کے قلب میں فوراً بھروسے۔

کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے مسلمانوں  
کی انتہائی بیکسی کو ایوب اور یونس وغیرہ  
انبیاء کے ذکر میں بیان فرمایا۔ پھر یاجوج  
ماجوج کے زبردست غلبہ کا ذکر کیا۔ یہاں  
تک کہ وہ تمام دنیا میں غالب ہو کر پھر  
نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد فرمایا واقعتاً  
الوحد الحق کہ جب یاجوج ماجوج کا غلبہ ہو  
اور مسلمانوں کو کوئی امید کی جھلک نظر نہ آئے  
تو یہ وہ وقت ہے کہ وعدہ حق قریب آگیا  
ان الفاظ کی شوکت پر غور کیجئے۔ یہ آج  
سے تیرہ سو سال پہلے کا کلام ہے۔ یہ  
محمد رسول اللہ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ یہ  
کی سورت ہے۔ اس وقت کی نازل شدہ  
جب محمد رسول اللہ کی مشکلات انتہا کو پہنچی  
ہوئی ہیں۔ اس میں حضور صلح کے لئے بھی  
تسل ہے اور آئندہ زمانہ میں بھی مسلمانوں

کے لئے بھی تسل کا سامان موجود ہے۔ جب  
یاجوج ماجوج تمام دنیا پر غالب آجائیں اور  
مسلمان انتہائی بیکسی کی حالت کو پہنچ جائیں  
تو سمجھو کہ وعدہ حق کا وقت قریب آگیا۔  
حق دراصل اسلام کا ہی نام ہے وہ وعدہ  
جس کا یہاں ذکر ہے وہی وعدہ ہے جس کا  
ذکر دوسری جگہ ان الفاظ میں ہے۔

هو الذي ارسل رسوله بالهدى و  
دين الحق لينظروا على دين كلهم يعني  
یاجوج ماجوج کا دنیا پر غلبہ دیکھو تو یقین  
کر دو کہ اب دنیا پر اسلام کے غالب  
ہونے کا وقت آگیا۔ یہ وہ چیز تھی جس کا  
شور سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد  
صاحب قادیانی کو ہوا۔ بڑی تیز آنکھ تھی  
ہم میں سے کون اسے دیکھ سکتا تھا اور  
اس کا شور ہو سکتا تھا۔ پیغام صلح لاہور  
۱۰ دسمبر ۱۹۷۲ء

ابجدیش آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ قلب

مرزا صاحب اقوام یورپ یاجوج ماجوج ہیں  
عامة البشری مصنف مرزا صاحب

اور ان کے غلبہ کا زمانہ یہی ہے اور اس غلبہ  
کے بعد اسلام کا غلبہ مقدور ہے۔ اسلام سے انہی  
مراد یقیناً مرزائیت یا بالفاظ دیگر احمدیت ہے۔  
اب ہم دکھاتے ہیں کہ یاجوج ماجوج کے غلبہ کے  
زمانہ میں مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری ہے۔  
حدیث کے مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں مسیح  
موعود علیہ السلام کو حکم ہو گا۔

فخر زہبادی الی الطور و یبعث اللہ  
یاجوج و ماجوج و ہم من کل حداب  
یسلون ہر ہر طرف نبی اللہ عیسیٰ و  
اصحابہ فیہم فیصل یصلون فرسوں کی موت نفس  
واحدة و ماہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

اسے مسیح موعود میرے بندوں کو کوہ طور  
پر لے چلے گا یاجوج ماجوج کو بھیجا حضرت عیسیٰ

یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دین حق کی بیکسی کی تردید ہے۔ یہیت اور یقیناً





کرشمہ کے دکھانے سے آپ کی نبوت کا اثبات ہے۔ گو یا کہ خدا کی ربوبیت جو آپ کے حال کی طرف متوجہ ہے۔ وہ اس مددِ الہی کو آسمان سے نیچے لائی ہے۔ اسی لئے جب آپ فتح مکہ کے لئے لشکر کشی کا اتفاق ہوا تو غیب سے کسی قسم کی ممانعت و مزاحمت نہ ہوئی۔ (باقی باقی)

مسلمانوں کو بھی حکم دیا۔ اِذِیْنَ الَّذِیْنَ یُحَاقِلُوْنَ بِاَلْکُفْرِ تَلْمِزُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی تَعْرِیْهِمْ لَقَدِیْرٌ اَلَّذِیْنَ اٰخِرُ حُجَّتِہِمْ دِیَارُہِمْ یُعْرِیْہُمْ حَقِّہٖ اِلَّا اَنْ یَّعُوْذُوْا اَرَبْنَا اللّٰہَ اِلَّا بِیْنِ مَسَلَدِیْنِ اَوْ یُحِیْ اِہَا زَتِ دِی جاتی ہے کہ وہ دشمنوں سے جنگ کریں اور اللہ ان کی مدد پر یقیناً قدرت رکھتا ہے انہیں ناحق اپنے

وہ اس قائم کرنے کے لئے ہانیوں اور ظالموں کا خون بہانے سے دریغ نہیں کرتا۔ اسکو واضح طور سے یوں سمجھئے فرض کیجئے کسی کے جسم میں کوئی چھوڑا یا ذہیل ہو اور اس میں شدت کے ساتھ گندہ خون اور مادہ فاسد جاگزیں ہو اور نہایت سرعت کے ساتھ سارے جسم کو تباہ کر دے ہو اور دواؤں کے استعمال سے بھی تندرست نہ ہو تو ایک عقلمند ڈاکٹر کا یہ

## کیا اشاعت اسلام بزرور شمشیر مونی ہے

اردو مولوی عبدالغنی صاحب راج مندرجہ (گوشہ سے چوستہ)  
آنحضور کے عہد میں اور آپ کے بعد جتنی جنگیں ہوئیں اشاعت اسلام کی غرض سے نہ ہوئیں بلکہ مدافعت غرض سے ہوئیں۔ وہ بھی اس وقت جبکہ کفار کی ایذا رسانیدوں کی انتہا ہو گئی جبکہ پانی سر سے اودھنا ہو چکا جبکہ خدا کا نام لینا جرم قرار دیا گیا۔ جبکہ مشرکین اسلام کو مٹانے کی ہمہ کوششوں میں منہمک ہو گئے حتیٰ کہ شارح اسلام محمد کے قتل کر دینے کی تدبیروں میں کسر نہ چھوڑی گئی۔ اسلام کے پیروں کو پتھر مارے گئے۔ گایاں دی گئیں عبادت الہی سے روکا گیا۔ مسلمانوں کو غدا دینا بند کر دیا گیا۔ وطن سے بے وطن کیا گیا۔ قتل و غارتگری بے دری و بے رحمی اس درجہ کہ

## تحریف آریہ

آج تک آریوں کے باضات کے متعلق سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں۔ جن میں ادوں کے حلوں کے جواب دیئے گئے یا ادوں پر اعتراضات کئے گئے۔ مگر جو مضمون اس کتاب میں ہے اس پر آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس لئے یہ مضمون بالکل اچھوت تھا میں آریوں نے اپنے گرد و سواہی دیانند کی اصل کتاب ستیا رتھ پرکاش مطبوعہ ۱۹۰۷ء میں جو من مانی تبدیلیاں کی ہیں بمثلہ گوشت خوردی فاسک لحم البقر کے کھانے کی اباحت کو بڑی بے دردی سے اڑایا ہے۔ اس کا پورا ثبوت اس کتاب میں دیا گیا ہے۔ ایک دوسرے کے بالمقابل دو صفحوں کے چار کالم بنائے گئے ہیں۔ پہلے کالم میں ششہ کی اصل ہندی عبارت پوری نقل کی گئی ہے۔ دوسرے کالم میں اسی ہندی کو اردو حروف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ تیسرے کالم میں ششہ دالی ستیا رتھ کا صحیح اردو ترجمہ دکھایا گیا ہے۔ چوتھے کالم میں آریوں کا استدہاند و ترجمہ لکھ کر تحریف کا ثبوت دیا گیا ہے۔ جسے دیکھ کر ناظرین حیران ہو جائیں گے کہ آریوں نے کس دیدہ دلیری سے کام لیکر اپنی دعویٰ یک پشتک وطمہی کتاب میں تبدیلی کر کے تحریف آریہ کا ثبوت دیا ہے۔ کتاب کی تالیف میں بڑی محنت ہوئی۔ اسکے علاوہ کاغذ و غیرہ سامان طباعت کی گرانی بھی حوصلہ شکن تھی۔ ان مشکلات اور لاگت کے لحاظ سے کتاب کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی فی نسخہ ۲۰ روپے پیسے کے پانچ۔ معمولی ڈاکٹروں۔ پتہ۔ دفتر الحمد للہ امرتسر

نہ ہو تو ایک عقلمند ڈاکٹر کا یہ فرض ہے کہ اس دوسیدہ عضو کو کاٹ کر جسم سے الگ کر دے کیونکہ اگر اس کو بحال رکھا جائے تو یہ خوف ہے کہ کہیں یہ بڑھتے بڑھتے سارے جسم ہی کو سڑا نہ دے اسکے ذہیل میں نشتر لگا کر مادہ فاسد اور گندہ خون اس حد تک نکال بیٹھیکے جس سے مریض صحتیاب ہو جائے۔ اگر ایک جہانی امراض کے ڈاکٹر کو مجبوراً ایک مریض کے ذہیل پر نشتر کرنے کا حق حاصل ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو روحانی امراض کے بہترین معالج و ڈاکٹر تھے۔ تو آپ کو کیوں نہ حق حاصل ہو کہ جب مواظفہ حسنہ کے ذریعہ بھی کھار پاتی شرارتوں سے باز نہ آئیں اور نظام کو مٹانے کی کوششوں اور تدبیروں کو نہ چھوڑیں تو جہاں دنی سبیل اللہ کے لئے مجبوراً تلوار کو نیام سے نکالیں۔ عرب کا یہ مقولہ مشہور ہے "آخوالحیل السیف" یعنی جب تمام

گھروں سے نکال لایا محض اس قصور پر کردہ ایک خدا کے پرستار ہیں۔ ناظرین! یہ ایک امر مسلم ہے ظلم مٹانے کیلئے ظلم کرنا روا ہے۔ قانون کو دیکھئے اسکی نظر میں کسی کا ناحق خون بہانا بدترین جرم ہے لیکن

مسلمان غور قوں کی شرمگاہوں میں نیرے مارے گئے۔ انرض جو وہ سال تک مسلمانوں پر ظلم و ستم کی ابتدا دشمنان اسلام کی جانب سے رہا مسلمان اعلیٰ درجے کے ضبط اور استقلال سے کام لیتے ہی رہے۔ آخر کار خدا نے قدوس نے

ایسی صورتیں پیدا کرنے کے لئے تلوار تلخا کر مٹی میں پھینک کر مٹا دینے سے بچات دہانے کے لئے تلوار تلخا کر مٹی میں پھینک کر مٹا دینے سے بچات دہانے کے لئے

## متفرقات

اہل حدیث کانفرنس کا آئندہ اجلاس | جیسا کہ اہل حدیث ۲۷ نومبر میں اطلاع دی گئی تھی کہ قصبہ منو امر ضلع الہ آباد سے اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ کی دعوت آئی ہوئی ہے اس کو مجلس شوریٰ دہلی نے منظور کر لیا ہے۔ یہ اجلاس غالباً اپریل ۱۹۷۳ء کے شروع میں ہوگا۔  
انشاء اللہ تعالیٰ۔ برادران اہل حدیث مطلع رہیں۔

درسہ تعلیم القرآن | ننگر نہر چوڑیاں ضلع گورداسپور میں کئی سال سے درسہ جاری ہے جس میں سلطان بچوں کو قرآن کریم کی روناؤ با ترجمہ تعلیم دی جاتی ہے۔ ذی ثروت اصحاب سے التماس ہے کہ اس درسہ کی مالی امداد فرمائیں اور اپنے بچوں کو بھی داخل کرائیں۔ خادم اسلام محمد رمضان معتمد درسہ تعلیم القرآن ننگر نہر چوڑیاں ضلع گورداسپور یا درفنگاں | ۱۱) عزیز اہل حدیث حاجی احمد حسن اللہ والے سوداگروہی کار رمضان شریف میں انتقال ہو گیا۔ انا اللہ! (۲) مولانا عمریونس صاحب مدرسہ مدرس میں صاحب مرحوم دہلی کے والد ماجد محمد اسحق صاحب آخر شوال میں انتقال کر گئے۔ انا اللہ! (۳) اہلیہ حاجی عبدالسلام صاحب من پورہ بنارس طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا اللہ!  
دقاری احمد سعید مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعا سے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

دعا کی صحت | مولانا عمریونس صاحب مدرسہ مدرس میں صاحب دہلی رمضان شریف سے سخت لیلیں ہیں۔ ناظرین ان کی صحت عاجل کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہم اشفاہم بشفاک ودواہم بدوائک

اعلان | میرا ایک دوست فارغ التحصیل ہے۔ درس و تدریس اور وعظ و کو میں بہارت تامرہ کتا ہے۔ مذہبنا اہل حدیث ہے۔ اگر کسی انجمن یا جامعہ کو ان کی خدمات بصیغہ امامت و خطابت و علمی منظوریوں کو بذریعہ خط و کتابت ضروری امور کا فیصلہ کریں۔ ہدایت اللہ مدرسہ اسلام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

شرکاء اہل حدیث ایجنسی | الہلال بک ڈپو عم۔ اہل حدیث کانفرنس دہلی عم۔ پیر عبدالحق صاحب امت سر ۶۔ ملک امام خان صاحب سوہرہ عم۔ حکیم عبدالرحمن صاحب خلیق عم۔  
مصنایں آمدہ | نائب صدر جمعیۃ العلماء ہند و ناظم مؤتمر المفسرین دہلی۔ جناب مقصود حسن صاحب۔

## فتاویٰ

تعاقب | اجنامہ الحمد مجریہ ۲۷ مارچ ۱۹۷۳ء سوال ۱۱ کا جواب دیا گیا ہے کہ فیکر کی تعریف قرآن میں یوں آئی ہے یلفقزاء المعاجیرین آلئین آخر جزائین دیار ہمدان المؤمنین فی غیرہ ہے جبکہ پاس رہنے کو مکان نہیں اور کامد بار کرنے کو مال نہیں۔ مگر تن پوشی کی نفی نہیں کی۔ مسکین کا ذکر یوں فرمایا ہے آفرہشکیننا ذامثرون ہجو (مسکین میں پوش) یعنی مسکین فقیر سے سوء حال و بدتر حالت میں ہوتا ہے مگر تفسیر القرآن بکلام الرحمن الجزء الحاشیہ سورۃ التوبہ ۱۸ میں اس کا برعکس ہے۔ ۱) لفقیر من لیس لہ شیء والمسکین من کان لہ شیء لا یبلغ حد الزکوۃ لقولہ تعالیٰ للفقراء المعاجیرین الذین اخرجوا من دیارہم و اموالہم (الجمہ ۲۷ ج ۲) وقولہ تعالیٰ اما السیفینہ فکانٹ لہم ساکین یعلمون فی البحر الجزء ۱۶ ج ۱) اور مشکیننا ذامثرون بقرۃ کی تعریف یوں ہے۔ الذی لہ قلة التراب لاجل قلة المال و تشتت البال الجزء الثلاثون سورۃ البلد ۱۵) یہاں بھی مسکین کے مال کی نفی نہیں ہے بلکہ مال کا ثبوت ہے اور یہی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ (الخار عن محمد و احمد اللہ مدرس مدرسہ اہل حدیث پر گامی۔ مالہ)

جواب | تفسیر میں قلت المال کے معنی عدم المال کے ہیں۔ اور یہ عرب کا محاورہ ہے۔ جیسا کہ عرب کا شاعر اپنے محبوب کے حق میں کہتا ہے ۵  
قلیل التشی للہم یصیبہ  
میرا محبوب کسی دم کا جو اُسے پیش آئے شکوہ نہیں کرتا۔  
امراء القیس کہتا ہے ۶

کلانا اذا ما نال شیدا افاتہ  
قلیل الغنائم ان کنت لہا تمولی

پس ان دونوں فقری اور فقیر میں کوئی اختلاف نہیں۔ اللہ اعلم!  
۱۹۷۳ء جس طرح دعوت و لبر سنت ہے کیا برات کی دعوت جو بعد نکل بیٹی والا کرتا ہے وہ مسنونہ ہے۔ اگر کوئی قوم برات کی دعوت کو بوجہ گرائی اور اقتصادی حالات کے پیش نظر بند کر دے تو کوئی شرعی حرج نہیں ہوگا۔  
دعوت التار عزت۔ نوپ گنج دہلی

ج ۱۹۷۳ء ناک کے ساتھ چند آدمیوں کا آنا اور کھانا بھی کھانا ثابت ہے مگر ایسا نہ ہونا چاہئے کہ لڑکی والے پر دباؤ ڈال کر دعوت لی جائے جیسا آج کل رواج ہو رہا ہے یہ شریعت کے علاوہ اخلاق کے بھی خلاف ہے قرآن مجید میں کل نفقات ناک پر ڈالے گئے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے

فتاویٰ نذیریہ - دو قیم جلدی - از مولانا سید خورشید صاحب دہلی - نیت الخیرات

# ملکی مطلع

## فرانس کا بحری بیڑہ

(برہانے اخبارات)

حکومت میں جب فرانس نے جرمنی سے شکست کھا کر برطانیہ سے صلح ہو کر ہتھیار ڈال دیے تھے تو اس وقت جرمنی اور فرانس کے حکام نے زمانہ جنگ کے لئے ایک عارضی صلح نامہ پر دستخط کئے تھے۔ جس کی مدد سے ملک فرانس کے دو حصے کئے گئے تھے۔ وہ حصہ جرمنی کا مقصود تھا اور جس میں پیرس بھی شامل تھا جرمنی نے اپنے پاس رکھا۔ اس کا نام اخباری اصطلاح میں مقبوضہ فرانس ہے۔ لیکن فرانس کا وہ حصہ جو جرمنی نے فتح نہیں کیا تھا اس کو حکام فرانس کے پاس رہنے دیا اس کو غیر مقبوضہ فرانس کہتے ہیں۔ اس کا صدر مقام فرانس کا مشہور شہر پاریس ہے۔ اسی مناسبت سے حکومت فرانس کو ویشی گورنمنٹ کہا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں جب اتحادیوں نے شمالی افریقہ میں تجربہ کیا اور مراکو پر قبضہ کر لیا تو ساتھ ہی جرمنی نے غیر مقبوضہ فرانس پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ غلطی کیا کہ اس علاقے پر اتحادیوں کی طرف سے پوزیشن کا خطرہ تھا۔ مارشل پیتان وزیر اعظم فرانس نے احتجاج بھی کیا کہ یہ قبضہ عارضی صلح نامہ کے خلاف ہے۔ لیکن اسکی پروا نہیں کی گئی۔ ہاں اس قبضہ سے جنوبی فرانس کی مشہور بندرگاہ ٹولون (ٹولون) کو جہاں فرانس کا بحری بیڑہ مقیم تھا مستثنیٰ رکھا گیا۔ کیونکہ اس کے بحری افسروں نے جرمنی کو یقین دلایا تھا کہ اگر کسی مخالف طاقت نے اس بیڑے پر ہاتھ ڈالا تو اس کی مزاحمت کی جائے گی۔ اس یقین

دلانے کے باوجود ۲۶ نومبر کی شام کو جرمن فوجوں نے ٹولون کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا۔ شہر میں بعض جگہ جرمن فوج کا مقابلہ بھی ہوا مگر جلد ہی امن بحال ہو گیا۔ جرمنی کی طرف سے اس حملہ کے لئے یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ فرانس کے بحری افسروں کو خفیہ حکم دیا گیا ہے کہ انگریزی فوج اگر ٹولون میں وارد ہو جائے تو اس کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ نیز اس شہر کے باشندوں خصوصاً ملاحقین پر انگریزی اثر غالب آ رہا تھا جسے زائل کرنا ضروری ہو گیا۔ اس اقدام سے شہر کا مقصود یہ تھا کہ ٹولون کی اہم بندرگاہ کے علاوہ فرانس کے بحری بیڑے کو ہتھیار کر اسے اتحادیوں کے مقابلہ میں استعمال کرے۔ مگر اس کو اس مقصد میں حسب منشا کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ فرانس کے بحری افسروں نے اپنے کمانڈر کے حکم سے اکثر جہاز سمندر میں غرق کر دیں بلکہ بعض علاقے اپنے جہازوں کے ساتھ ہی خود بھی سمندر کی نذر ہو گئے اور جو بچ گئے انکو جرمنوں نے نظر بند کر لیا۔ اسی اثنا میں فرانس کے چار جہاز بھاگ کر شمالی افریقہ میں فرانسیسی بندرگاہوں میں لنگر انداز ہو گئے۔ فرانس کے چند بحری جہاز پہلے ہی سے مغربی افریقہ کی فاسی بندرگاہ ڈاکریڈ اور کچھ قاهرہ میں لنگر انداز ہیں۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ جب فرانس نے جرمنی کے مقابلہ میں ہتھیار ڈالنے تھے تو فرانس کے کئی ایک جہاز اتحادی ہندو گاہوں میں لنگر انداز تھے۔ اسی زمانے میں اتحادیوں نے ان پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس پر وہ نو بحری بیڑوں میں جنگ ہوئی تھی جس کے نتیجے میں اکثر جہاز اتحادیوں کے قبضہ میں آ گئے تھے اور بعض تباہ ہو گئے تھے۔ بعض کو سخت نقصان پہنچا تھا۔ جن کو بعد میں مرمت کر کے غائب ٹھیک کر لیا گیا۔

تھا اس میں ۲۶ ہزار ٹن کا ایک پرا نا جہاز۔ دو نئے جنگی جہاز۔ ۱۰ ہزار ٹن کے ہم کردار۔ کئی طیارہ بردار جہاز اور متعدد چھوٹے بڑے تباہ جہاز تھے۔ یہ بیڑہ فرانسیسی جنگ میں سے جیکے ماتھے لگ جاتا اس کی بحری طاقت میں یقیناً اضافہ ہو جاتا مگر قدرت کو یہی منظور تھا جو پیش آیا۔ ان دنوں یہ خبر بھی آئی ہے کہ ہٹلر نے فرانس کی فوج کو غیر مسلح کرنے کا حکم دیدیا ہے اور اس کا بحری بیڑہ جو طاقت کے لحاظ سے برطانوی بیڑے سے دو سرے درجے پر تھا۔ کچھ اتحادیوں کے ہاتھ لگ گیا کچھ تباہ ہو گیا اور جلدنا محفوظ ہے وہ دور دراز بندرگاہوں میں منتشر رہا ہے۔ سارے فرانس پر جرمنی نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے ایشیائی مقبوضات ہندوچین وغیرہ پر جاپان قابض ہو بیٹھا ہے۔ افریقی مقبوضات جزیرہ مدیترہ سکر الجزائر اور مراکو وغیرہ میں فرانسیسی گورنر حکومت کر رہے ہیں مگر اتحادی فوج کے نزول کے بعد یہ علاقے اتحادیوں کے زیر اثر آ گئے ہیں اور یونین خصوصاً اس کی مشہور بندرگاہ بزرگ پرت قبضہ جانے کے لئے اتحادیوں اور محوریوں میں ریت کشی ہو رہی ہے۔

ای حالات سے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ فرانس جو سلطنت برطانیہ کے بعد دوسرے درجے کی سلطنت تھی عملاً ختم ہو چکی ہے۔ اس کے رہے ہیں ذرائع و وسائل سے محرومی طاقتیں نائدہ اعتبار ہیں۔ یہ ہے انجام اس پرانی عظیم الشان سلطنت کا جس کے بادشاہ نپولین اعظم کی فتوحات کی دنیا میں آج تک دھوم ہے۔ فاعبرو یا اولی الابصار

### مجاز جنگ

امریکہ کے وزیر جنگ نے مختلف جنگی محاذوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بیان دیا تھا جو معاشرہ پر ناپ کے الفاظ میں درج ذیل

تاریخ ہند - مولانا محمد رفیع الدین صاحب - نالہ پور - قریب ۳۰ رتبہ لکھنؤ

روسیوں کی توقعات جرمینوں کی بڑی شکست ہے۔ اور اتحادی فوجیں تمام محاذوں پر پیش قدمی کر رہی ہیں۔ جرمینوں کے خاص مقاصد یہ تھے کہ کاکیشیا کے تیل پر قبضہ کیا جائے۔ روسی فوج کو تباہ کیا جائے۔ اور ان کی توجہ جنوب کی طرف ہٹا کر ماسکو پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور ان تینوں میں وہ ناکام رہے ہیں۔ اب روسی فوجیں زور شور سے حملے کر رہی ہیں جس سے جرمینوں کی سپلائی لائن خطرے میں پڑ گئی ہے اور غالباً یہ ضروری ہو گا کہ جرمن سٹالن گراڈ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ جرمینوں کا ہدف نقصان ہوا ہے وہ آئندہ لڑائیوں پر بھی گہرا اثر ڈالے گا اور فوج کی لڑائی بدقسمت پڑ گئی۔ فرانسیسی شاہی افواج میں لڑائی بدقسمت پڑ گئی ہے۔ کیونکہ سامان جنگ اور فوج کو طویل فاصلے سے لانا پڑتا ہے۔ یونیشیا میں جرمینوں کی فوج ۱۵۷ ہزار ہے اور وہ خلیج ٹونس میں ۳۰ x ۳۵ = ۱۰۵۰ مربع میل پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کے قبضہ میں بنیوہ تونیس اور گیبس ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اٹلی سے ہوائی جہازوں کے ذریعے ایک ڈورین لے آئے ہیں۔ اطالوی فوجیں ٹریبولی سے لائی گئی ہیں۔ ہتھوڑی بہت فوج تباہ کن جہازوں کے ذریعے آ رہی گئی ہے۔

**مغربی فینوفس پر اتحادیوں کا قبضہ** | برطانیہ اور امریکہ کی پیرا سٹوٹ (ہوائی) فوجوں کے مغربی ٹیونیشیا میں اہم فوجی محکموں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ فرانسیسی فوجوں سے تعاون کر رہی ہیں مشرقی ٹیونیشیا کے میدان وینفس کیلئے موانع ہیں۔ اور جرمن وٹن مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے شدید مزاحمت اور لڑائی کی توقع ہے۔ جنرل ایسن ہور کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شمالی افریقہ کے سول حکام اور فرانسیسی باشندے اتحادیوں سے پورا تعاون کر رہے ہیں۔ جہاں تک ایسپا کی

جنگ کا تعلق ہے۔ توقع ہے کہ روسیوں کی غیلا کے مقام پر مقابلہ کریگا۔ کیونکہ اس کے پاس بھاری مقدار میں سامان جنگ پہنچ چکا ہے۔ نوگنی میں اتحادیوں نے گونا اور بونا کے درمیان بھاری تعداد میں جاپانیوں کو گھیر لیا ہے جزائر سلیمان میں صورت حالات بہت بہتر ہو گئی ہے۔ آپ نے انتباہ کیا کہ ابھی شدید جنگ کی توقع ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جاپانی بیڑا پھر حملہ کرے۔ رپناپ لاہور ۳ نومبر ۱۹۶۱ء

## سرکاری اطلاع

برطانوی رعایا کے وہ افراد جو برا۔ ملایا اور

## خدا مصر کو محفوظ رکھے

اس سرخی کے تحت ہم نے کئی دفعہ دعا کی تھی غالباً ہماری دعا خدا نے قبول کر لی کہ محوری فوج مصر سے بہت پیچھے ہٹ گئی۔ ناظرین دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی سلاخی ملکوں کو جوڑنا اور ملک مصر کو خصوصاً حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے۔ (الہو الوفاء)

مشرق بعید سے بطور پناہ گزین اس ملک میں رہ رہے ہیں۔ ان کے لئے قانوناً لازم ہے کہ وہ اپنے نام اور لیاقت وغیرہ دست رجسٹر کرائیں۔ یہ اندر رہا نیشنل سروس ایڈمنسٹری کمیٹیوں کے پاس تسلیم ملازمت کے لئے غور کرنے کی غرض سے بھیجے جاتے ہیں۔ ہندوستانی پناہ گزینوں کیلئے اس قسم کی کوئی سکیم موجود نہیں۔ ان کے لئے لازمی طور پر مدد رجسٹر ہونے کی سکیم زیر غور نہیں بلکہ رضا کارانہ طور پر اپنے نام مدد رجسٹر کر دینے کی سکیم شروع کی جا رہی ہے۔ تاہم انہیں اپنی خود پیش کرنے کا موقع مل سکے۔ اس سکیم کے ماتحت جو ابھی سے شروع ہو جائے گی عکرو فوج

(میں پاور سیکشن) ایسے پناہ گزینوں کی ملازمت کی پیشکش یا درخواستوں کو وصول کرے گا اور انہیں مدد رجسٹر کرے گا۔ اس طرح مدد رجسٹر ہونے والی درخواستوں میں عمر۔ لیاقت۔ تجربہ اور مطلوبہ ملازمت کی نوعیت وغیرہ کا مکمل حال شامل ہونا چاہئے۔ درخواست کنندگان کے نام سرکاری محکموں میں بھیج دیئے جائیں گے۔ نیز ان ذمہ دار پرائیویٹ اداروں کو بھی بھیجے جائیں گے جو انہیں طلب کریں۔ یہ سکیم خاص طور پر ان کے لئے ہے جن کے پاس کچھ صنعتی یا کامداری یا پیشہ ورانہ اوصاف ہوں۔ ظاہر ہے کہ حکومت نام مدد رجسٹر کر کے والے افراد کو ملازمت کے متعلق کوئی کارروائی نہیں دے سکتی۔ تاہم یہ امید کی جاتی ہے کہ چونکہ جو ذمہ سکیم سے آئندہ ملازم رکھنے والوں کو مختلف قسم کی ملازمتوں کے لئے موزوں اوصاف رکھنے والے افراد کے ناموں سے آگاہی ہوگی۔ اس لئے یہ ان کے لئے امداد کا باعث ہوگا۔ (تکرار اطلاع پناہ گزینوں کی کامیابی اور جرمینوں کی ناکامی)

نومبر ۲۳ نومبر ۱۹۶۱ء میں جرمن اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ وہ روس کی فوجی طاقت پر کاری ضرب نہیں لگا سکے۔ روسیوں نے مزاحمت کی جنگ لڑ کر اپنا مقصد پورا کر لیا ہے۔ جس مقام پر روسی فوجی طاقت پر کاری ضرب لگانا تھا۔ انجارجو یارک میرٹھ ٹریبون کے فوجی مبصر میجر جارج ایلٹ نے اپنی اس رائے کے ثبوت میں روسیوں کے مازہ جارحانہ اقدامات مثال کے طور پر پیش کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ یہ اقدامات ہی اگلا بات کا ثبوت ہیں۔ کہ روس کی فوجیں سلامت اور محفوظ ہیں۔ سٹالن گراڈ میں اب جو صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر جرمینوں کیلئے اپنی فوجیں وٹن سے آسانی نکال لانا ممکن نہیں رہا۔ جرمن فوجوں کے پیچھے ریلوے لائن کٹ جانے سے

سٹالن گراڈ جدید اور ہندوستان کا مستقبل۔ قابلید ہے۔ قیامت عریضہ ہے۔ منبر اسلام

# سن کونین پوڈر کو بھی تنکر دیا گیا

جاننا خیال تھا کہ سن کونین سفید ہی رہے اور علاوہ ملیں یا کے کوئین کی طرح دوسری امراض میں بھی برقی جاوے۔ اسوا  
ہم نے پاؤڈر کے اندر وہ تمام چیزیں داخل نہ کیں جو کہ ٹکیہ کے اندر ڈالنے سے ٹکیہ کو ملیں یا کے لئے اکیر بنا دیتی ہیں۔  
تجربہ نے بتلایا کہ سن کونین کی زیادہ ضرورت ملیں یا بخاروں کے واسطے ہے اور شریداران نے ہم کو بتلایا کہ وہ رنگ کی  
پرہیز نہیں کرتے۔ پورا سفید ہو یا نہ ان کو فائدہ پہنچے!

اس واسطے ٹکیہ میں جو ادویات شامل کی جاتی تھیں وہ سب سن کونین یا ٹکیہ میں شامل کر دی گئی ہیں اور ملیں یا کے واسطے  
دونوں ٹکیوں میں۔ معالج اور ڈاکٹر صاحبان کیونکہ ان کو بعض اوقات اور ادویات شامل کرنی پڑتی ہیں۔ پاؤڈر بھی  
اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ اور ٹکیہ بھی منگوا سکتے ہیں۔ عام کو ٹکیہ منگوانا ہی ٹھیک ہے اس واسطے پاؤڈر میں چند اشیائے ایسی  
ہیں جو کہ بانی پاڈا ٹیلوٹ سلفیورک ایسڈ میں حل نہیں ہوتیں۔ اس واسطے جو معالج کسی منکسر میں ملا دیں وہ مرضی  
کو ہدایت کر دیں کہ دوائی کو بہت اچھی طرح

اب قیمت اس پاؤڈر کی چھتیس روپیہ ہے۔ ۱- ۱/۲ ہائی پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸  
پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۲۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۵۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۱۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۲۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۰۴۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۰۹۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۱۹۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۶۳۸۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۲۷۶۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۵۵۳۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۳۱۰۷۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۶۲۱۴۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۲۴۲۸۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۴۸۵۷۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۰۹۷۱۵۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۱۹۴۳۰۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۳۸۸۶۰۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۶۷۷۷۲۱۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۳۵۵۴۴۳۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۷۱۰۸۸۶۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۳۴۲۱۷۲۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۶۸۴۳۴۵۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۳۶۸۶۹۱۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۷۳۷۳۸۲۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۱۴۷۴۷۶۴۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۲۹۴۹۵۲۹۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۵۸۹۹۰۵۹۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۷۱۷۹۸۱۱۸۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۴۳۵۹۶۳۷۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۸۷۱۹۲۷۵۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۳۷۴۳۸۵۰۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۷۴۸۷۷۰۰۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۴۹۷۵۴۰۱۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۹۹۵۰۸۰۳۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۱۹۹۰۱۶۰۶۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۳۹۸۰۳۲۱۲۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۷۹۶۰۶۴۲۵۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۷۵۹۲۱۲۸۵۱۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۵۱۸۴۲۵۷۰۲۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۰۳۶۸۵۱۴۰۴۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۴۰۷۳۷۰۲۸۰۹۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۸۱۴۷۴۰۵۶۱۹۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۶۲۹۴۸۱۱۲۳۸۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۱۲۵۸۹۶۲۲۴۷۶۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۲۵۱۷۹۲۴۴۹۵۳۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۵۰۳۵۸۴۸۹۹۰۷۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۰۰۷۱۶۹۷۹۹۰۱۴۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۸۰۱۴۳۳۵۹۹۸۰۲۸۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۶۰۲۸۶۷۱۹۹۷۶۵۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۲۰۵۷۳۴۳۹۹۷۵۱۱۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۴۴۱۱۴۶۸۷۹۹۷۰۲۲۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۸۸۲۲۹۳۷۵۹۹۷۰۴۴۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۷۶۴۵۸۷۵۱۹۹۷۰۸۹۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۱۵۲۹۱۷۵۰۳۹۹۷۰۱۷۹۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۳۰۵۸۳۵۰۰۷۹۹۷۰۳۵۸۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۶۱۱۶۷۰۰۱۵۹۹۷۰۷۱۶۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۲۲۳۳۴۰۰۳۱۹۹۷۰۱۴۳۳۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۸۴۴۶۶۸۰۰۶۳۹۹۷۰۲۸۶۷۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۶۸۹۳۳۶۰۰۱۲۷۹۹۷۰۵۷۳۴۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۳۷۸۶۷۲۰۰۲۵۵۹۹۷۰۱۱۴۶۸۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۴۷۵۷۳۴۴۰۰۵۱۱۹۹۷۰۲۲۹۳۷۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۹۵۱۴۶۸۸۰۱۰۲۳۹۹۷۰۴۵۸۷۵۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۹۰۲۹۳۷۶۰۲۰۴۷۹۹۷۰۹۱۷۵۰۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۱۸۰۵۸۷۵۲۰۴۰۹۵۹۹۷۰۱۸۳۵۰۰۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۳۶۱۱۷۵۰۴۰۱۹۱۹۹۷۰۳۶۷۰۰۱۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۷۲۲۳۵۰۰۸۰۳۸۳۹۹۷۰۷۳۴۰۰۳۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۴۴۴۷۰۰۱۶۰۷۶۷۹۹۷۰۱۴۶۸۰۰۶۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۸۸۸۹۴۰۰۳۲۰۱۵۳۹۹۷۰۲۹۳۶۰۰۱۲۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۷۷۷۸۸۰۰۶۴۰۳۰۷۹۹۷۰۵۸۷۲۰۰۲۵۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۵۵۵۷۶۰۰۱۲۸۰۶۱۵۹۹۷۰۱۱۷۴۴۰۰۵۱۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۵۱۱۱۵۲۰۰۲۵۶۰۱۲۳۹۹۷۰۲۳۴۸۰۰۱۰۲۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۰۲۲۳۰۴۰۰۵۱۲۰۲۴۷۹۹۷۰۴۶۹۶۰۰۲۰۴۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۰۴۴۶۰۸۰۰۱۰۲۴۰۴۹۵۹۹۷۰۹۳۹۲۰۰۴۰۹۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۲۰۸۹۲۱۶۰۰۲۰۴۸۰۹۹۱۹۹۷۰۱۸۷۸۴۰۰۸۱۹۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۴۱۷۸۴۳۲۰۰۴۰۹۶۰۱۹۸۳۹۹۷۰۳۷۵۶۸۰۰۱۶۳۸۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۸۳۵۶۸۶۴۰۰۸۱۹۲۰۳۹۶۷۹۹۷۰۷۵۱۳۶۰۰۳۲۷۶۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۶۷۱۳۷۳۱۲۰۰۱۶۳۸۴۰۷۹۳۵۹۹۷۰۱۴۰۲۷۲۰۰۶۵۵۳۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۹۳۴۷۴۶۲۴۰۰۳۲۷۶۸۰۱۵۸۷۱۹۹۷۰۲۸۰۵۴۴۰۰۱۳۱۰۷۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۸۶۹۴۹۲۴۸۰۰۶۵۵۳۶۰۳۱۷۴۳۹۹۷۰۵۶۱۰۸۸۰۰۲۶۲۱۴۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۷۳۸۹۸۴۹۶۰۰۱۳۱۰۷۲۰۶۳۴۸۷۹۹۷۰۱۱۲۲۱۷۶۰۰۵۲۴۲۸۸ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۵۴۷۷۹۶۹۹۲۰۰۲۶۲۱۴۴۰۱۲۶۹۷۵۹۹۷۰۲۲۴۴۳۵۲۰۰۱۰۴۸۵۷۶ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۰۹۵۵۹۳۹۸۴۰۰۵۲۴۲۸۸۰۲۵۳۹۵۹۹۷۰۴۴۸۸۷۰۰۲۰۹۷۱۵۵۲ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۱۹۱۱۸۷۹۷۶۰۰۱۰۴۸۵۷۶۰۵۰۷۹۱۱۹۹۷۰۸۹۷۷۴۰۰۴۱۹۴۳۱۰۴ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۲۳۸۲۳۵۹۵۲۰۰۲۰۹۷۱۵۵۲۰۱۰۱۵۸۳۹۹۷۰۱۷۹۵۴۸۰۰۸۳۸۸۶۰۰۸۳۸۸۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۴۷۶۴۷۱۹۰۴۰۰۴۱۹۴۳۱۰۴۰۲۰۳۱۷۵۹۹۷۰۳۵۹۰۹۶۰۰۱۶۷۷۷۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۹۵۲۹۴۳۸۰۸۰۰۸۳۸۸۶۰۰۸۳۸۸۶۰۰۱۶۷۷۷۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۹۰۵۸۸۷۶۰۱۶۰۰۱۶۷۷۷۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۹۸۱۱۷۵۲۰۳۲۰۰۳۳۵۵۴۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۹۶۲۳۵۰۶۴۰۰۶۷۱۰۸۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۹۲۴۷۰۱۲۸۰۰۱۳۴۲۱۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۵۸۴۹۴۰۲۵۶۰۰۲۶۸۴۳۵۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۱۶۹۸۸۰۵۱۲۰۰۵۳۶۸۷۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۳۳۹۷۶۰۱۰۲۴۰۰۱۰۷۳۷۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۲۶۷۹۵۲۰۲۰۴۸۰۰۲۱۴۷۴۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۵۳۵۹۰۴۰۰۴۲۹۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۰۷۱۸۰۸۰۰۸۵۹۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۱۴۳۶۱۶۰۰۱۷۱۸۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۰۲۸۷۲۳۲۰۰۳۴۳۶۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۰۵۷۴۴۶۴۰۰۶۸۷۳۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۱۱۴۸۹۲۸۰۰۱۳۷۴۷۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۶۲۲۹۷۸۵۶۰۰۲۷۴۹۴۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۲۴۵۹۵۷۱۲۰۰۵۴۹۸۸۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۴۹۱۹۱۴۲۴۰۰۱۰۹۹۷۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۲۹۸۳۸۲۸۴۸۰۰۲۱۹۹۵۵۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۵۹۶۷۶۵۷۶۰۰۴۳۹۹۱۰۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۱۹۳۵۳۱۵۲۰۰۸۷۹۸۲۰۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۳۸۷۰۶۲۴۰۰۱۷۵۹۶۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۰۷۷۴۱۲۴۸۰۰۳۵۱۹۲۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۱۵۴۸۲۴۹۶۰۰۷۰۳۸۵۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۳۰۹۶۴۹۹۲۰۰۱۴۰۷۷۱۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۶۶۱۹۲۹۹۸۴۰۰۲۸۱۵۴۲۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۳۲۳۸۵۹۹۶۸۰۰۵۶۳۰۸۴۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۶۴۷۷۱۹۹۹۶۸۰۰۱۱۲۶۱۶۸۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۳۲۹۵۴۳۹۹۹۶۸۰۰۲۲۵۲۳۳۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۶۵۹۰۸۷۹۹۹۹۶۸۰۰۴۵۰۴۶۷۵۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۳۱۸۱۷۵۹۹۹۹۶۸۰۰۹۰۰۹۳۵۰۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۶۳۶۳۵۹۹۹۹۶۸۰۰۱۸۰۱۸۷۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۱۲۷۲۷۱۹۹۹۹۶۸۰۰۳۶۰۳۷۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۲۵۴۵۴۳۹۹۹۹۶۸۰۰۷۲۰۷۴۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۵۰۹۰۸۷۹۹۹۹۶۸۰۰۱۴۴۱۴۹۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۷۰۱۸۱۷۵۹۹۹۹۶۸۰۰۲۸۸۲۹۹۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۴۰۳۶۳۵۹۹۹۹۶۸۰۰۵۷۶۵۹۸۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۸۰۷۲۷۱۹۹۹۹۶۸۰۰۱۱۵۳۱۹۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۳۶۱۴۵۳۹۹۹۹۶۸۰۰۲۳۰۶۳۵۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۷۲۲۹۰۷۹۹۹۹۶۸۰۰۴۶۱۲۷۰۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۴۴۵۸۱۵۹۹۹۹۶۸۰۰۹۲۲۵۴۰۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۰۸۹۱۶۳۱۹۹۹۹۶۸۰۰۱۸۴۵۰۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۱۷۸۳۲۳۹۹۹۹۶۸۰۰۳۶۹۰۱۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۳۵۶۶۴۷۹۹۹۹۶۸۰۰۷۳۸۰۳۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۷۱۳۲۹۵۹۹۹۹۶۸۰۰۱۴۷۶۰۶۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۷۴۲۶۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۹۵۲۱۲۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۴۸۵۳۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۵۹۰۴۲۵۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۹۷۰۶۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۱۸۰۸۵۱۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۳۹۴۱۲۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۳۶۱۷۰۲۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۷۸۸۲۵۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۴۷۲۳۴۰۴۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۵۷۶۵۱۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۹۴۴۶۸۰۹۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۱۱۵۳۰۲۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۸۸۹۳۶۱۹۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۲۳۰۶۰۴۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۳۷۷۸۷۲۳۸۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۴۶۱۲۰۹۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۷۵۵۷۴۴۶۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۸۹۲۲۴۱۹۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۵۱۱۴۸۹۳۳۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۷۸۴۴۳۸۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۳۰۲۲۹۷۸۶۴۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۵۶۸۸۷۶۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۶۰۴۵۹۷۷۲۸۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۱۳۷۷۵۳۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۲۰۹۱۱۵۵۵۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۴۲۷۵۵۰۷۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۴۱۸۲۳۱۱۱۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۸۵۵۱۰۱۴۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۴۸۳۶۴۶۲۲۲۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۷۱۰۲۰۲۸۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۹۶۷۲۹۲۴۴۴۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۱۴۲۰۴۰۵۷۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۹۳۴۴۸۴۸۸۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۲۸۴۰۸۱۱۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۳۸۶۸۹۷۷۷۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۵۶۸۱۶۲۳۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۷۷۳۷۹۵۵۵۵۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۱۳۶۳۲۴۶۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۵۴۷۵۹۱۱۱۱۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۸۲۷۲۶۴۹۲۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۳۰۹۵۱۸۲۲۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۶۵۴۵۲۹۷۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۶۱۹۰۳۶۴۴۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۳۰۹۰۵۹۵۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۲۳۸۰۷۲۸۸۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۴۶۱۸۱۱۹۰۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۴۷۶۱۴۵۷۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۹۲۳۶۲۳۸۰۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۴۹۵۲۲۹۱۵۵۵۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۸۴۷۲۴۷۶۱۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۹۹۰۴۵۸۳۱۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۱۶۹۴۴۹۵۲۳۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۹۸۰۹۱۶۶۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۳۳۸۸۹۹۰۴۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۳۹۶۱۸۳۲۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۶۷۷۷۹۸۰۸۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۷۹۲۳۶۴۴۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۳۵۵۵۹۶۱۷۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۵۸۴۷۲۸۹۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۸۷۱۱۱۹۳۳۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۳۱۶۹۴۵۷۹۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۷۴۲۲۳۸۷۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۶۳۳۸۹۱۴۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۴۸۴۴۷۷۴۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۲۶۷۷۸۲۸۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۴۹۶۸۹۵۴۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۵۳۵۵۶۵۷۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۹۹۳۷۹۰۹۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۵۰۷۱۱۳۳۱۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۵۹۸۷۵۸۱۹۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۰۱۴۲۲۶۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۱۹۷۵۱۳۸۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۰۲۸۴۵۲۴۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۲۳۹۵۰۲۷۶۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۴۰۵۶۹۰۴۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۴۷۹۰۰۵۵۳۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۸۱۱۳۸۰۹۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۹۵۸۰۱۱۰۷۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۶۲۲۷۶۱۹۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۹۱۶۰۲۲۳۳۹۹۹۹۹۶۸۰۰۳۲۴۵۵۲۳۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۸۳۲۰۴۴۶۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۶۴۹۱۰۴۴۸۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۷۶۶۴۰۸۹۳۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۲۹۸۲۰۸۹۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۵۳۲۸۱۷۸۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۵۹۶۴۱۷۹۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۳۰۶۵۶۳۵۷۹۹۹۹۹۶۸۰۰۵۱۹۲۸۳۵۶۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۶۱۳۱۲۷۱۵۹۹۹۹۹۶۸۰۰۱۰۳۸۵۶۷۱۱۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱- ۱/۱۲۲۶۲۵۳۱۹۹۹۹۹۶۸۰۰۲۰۷۷۱۳۴۲۲۰۰ آدھ پونڈ (دو روپیہ) ہے۔ ۱



# تہذیب و تمدن

تہذیب و تمدن کا اہل حدیث و ہذا اور خیر ان اہل حدیث  
 تہذیب و تمدن کا تازہ جانہ شہادت آتی رہتی  
 ہوتی ہے۔ جہاں پر اس کی قوت باہ کو بڑھاتی  
 ہے۔ اہل حدیث کی زندگی میں وہ کھانسی، ریشہ،  
 کھانسی سینہ کو رگڑتی ہے۔ گردہ اور شاکہ کو  
 دیتی ہے۔ جریان پاکسی اور وجہ سے جن کی کمر میں  
 غصہ ہوا ان کیلئے آکیر ہے۔ دو چار دن میں درد  
 نوبت ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرتے  
 سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا  
 اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ جوش لگ جائے تو تھوڑی  
 سی کھالینے سے درد نوبت ہو جاتا ہے۔  
 عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کیلئے  
 فضیلت الہم کو عصائے سری کا کام دیتی ہے۔  
 ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چٹا ٹکڑے  
 کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چٹا ٹکڑے دو  
 ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ آجہ پاؤ لکیر۔  
 پاؤ بھرے شکر مع حصول ڈاک

## تازہ ترین شہادت

جناب عبدالہادی صاحب نے لکھی کہ میں  
 بحمد اللہ مجرب و یقینی  
 میں اپنی ماں کو جب تھوڑی سی کھانسی  
 رہا نزلہ نہ دتی پھر ایک پانی  
 لگیں کمزوریاں دینے والی  
 حکیم اور ڈاکٹر بھی تھک چکے تھے  
 کوئی تدبیر اس آخر آئی  
 مقدمہ میں لکھی مٹی مومیائی  
 خدا نے دل میں ڈاکٹر منگائی  
 و عاربت باری سے یہی ہے

جو کھائے مرض سے ہائے  
 جو کھائے مرض سے ہائے  
 جو کھائے مرض سے ہائے

## طلحہ اعظم

یہ طلحہ عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ نگاہے ہی جسم میں  
 جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے  
 وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضویں  
 تھری و تھری لاتا ہے۔ کام کاج میں ماراج نہیں  
 قیمت فی ڈونپے۔ حصول بذمہ خریدار۔  
 جملہ ریشہ۔ جملہ درد دماغ و جگر کو قوت  
 دیتا ہے۔ بیشمار بیماریوں کا

تزیان ہے۔ بچوں کی تمام امراض میں دیکھ کر حکم رکھنا  
 ہے۔ کچھ بچوں کو زہر بنایا والا۔ برآمد ہر مریض  
 کے ان کیلئے رفیق جاں ہے۔ قیمت فی شیشی  
 نصف اونس پر۔ ایک اونس پر  
 چھ مینجر ریشہ ڈسپنری رجسٹرڈ پشاور  
 ایکٹ۔ حکیم ایچ۔ ایم منظور الملک  
 فوٹو بڑی مسجد برنالہ۔ ریاست پٹیالہ

## تصانیف حکیم حاجی محمد عبد صاحب

خواص پھنگڑی عمر	خواص آک عمر
خواص اودھ ۱۳	خواص سونف ۸
خواص لیموں ۸	خواص نیم ۷
خواص ریشہ ۶	خواص دھتورہ ۶
خواص سرس ۵	خواص ستیا ناسی ۵
خواص اندرائش ۵	خواص لسن ۴
خواص پیاز ۴	خواص بلدی ۴
خواص مریج ۴	خواص گھی ۴
خواص مولیٰ ۴	خواص برگد ۴
خواص پیل ۴	خواص کیگر ۴
خواص ارندہ ۸	خواص مہندی ۴
خواص انار ۳	
خواص انگور ۴	
خواص کاجو ۳	

خواص سیب ۳	خواص تربوز ۲
خواص نمک ۲	خواص سبکترہ ۳
خواص تبا کو ۸	خواص دہی ۱
	خواص کوڑی ۶

کنز المجریات جلد اول۔ قیمت ۶  
 دوم ۶  
 کنز المرحبات۔ قیمت ۶  
 کنز المفردات۔ قیمت ۶

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں۔ اس کتاب  
 میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے غنی افعال و  
 خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزاروں  
 کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء کرام سے  
 تبادلو خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کی  
 حکایات، مفردات، عجائبات، صدیوں سے  
 غنیا، سنیا سیات اور کچھ ہندو  
 علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے  
 سوا پانچ سو صفحات۔ قیمت تین روپیہ  
 پھلوں سے علاج۔ اس کتاب میں  
 انسانی امراض کا علاج پھلوں سے بتایا ہے۔  
 ہر پھل کے استعمال کے طریقے بتائے ہیں۔  
 بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۶

کنز الاطباء۔ اس کتاب میں ملک کے  
 نامی و گرامی طبیبوں کے نسخہ درج ہیں جو مختلف  
 امراض میں تیرہ ہدف ثابت ہوئے ہیں۔ قیمت ۶  
 مہربات سیوطی۔ معتمد مولانا مہدی الدین  
 عبدالرحمن سیوطی۔ یہ آپ کی کتاب الرحمتہ فی الطب  
 فی الحکمۃ کا اردو ترجمہ ہے جس میں ممدوح نے  
 ہر مرض کا علاج ادویات و عملیات سے بتایا ہے  
 ضرور منگوائیں۔ قیمت ۶  
 لکھنے کا پتہ۔ منہ دفعہ الجلیڈیٹ امرتسر

الجلیدیت امرتسر  
 خدمت شریفین ایڈریس  
 رسالہ جامعہ دفعہ  
 دہلی

کلات احسانہ۔ حکیم احسان احمد صاحب امرتسر کی تصنیف ہے۔ قیمت ۶ ملحدغا۔ محلہ (منو الجلیڈیٹ امرتسر)

یہ اخبار ملت دار ہر جمعہ کے دن پندرہ سے شائع ہوتا ہے۔

پندرہ ایل پندرہ

### شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ  
رو ساو جاگیر داران سے ۰  
عام خریداران سے ۰  
ششماہی ۰  
مالک غیر سے سالانہ اشنگ  
اشتہارات کا فیصلہ  
پندرہ  
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام  
مولانا ابوالفتح اللہ دیوبند فاضل  
مالک اخبار "الجمہور" امرتسر  
پندرہ

۲۹ جلد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نمبر ۲۹

درست

وفا

### اغراض و مقاصد

۱۔ احسن اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔  
۲۔ مسلمانوں کی عقائد اور جماعات اہل حدیث کی خصوصیات دینی و دنیوی قریب کرنا۔  
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔  
۴۔ قواعد و ضوابط  
۵۔ قیمت بہر حال پیش آتی چاہئے۔  
۶۔ جو اب کے لئے جو ابی کارڈ پاکٹ آنا چاہئے۔  
۷۔ مضامین پر شرط بند منت و ترنگے  
۸۔ جن مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ جگہ واپس نہ ہوگا۔  
۹۔ پیرنگہ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۲ء یکم ذوالحجہ ۱۳۴۱ھ یوم جمعہ المبارک

بے کلام اللہ مقدم اور فرمان حدیث  
قول باطل کس طرح ہم کو بھلا مرغوب ہو  
خود امانوں کا رہا اکثر حدیثوں پر عمل  
اور امام بو حنیفہ نے کہا ہے صاف صاف  
مولوی ہو مجتہد ہو یا کہ تابعی  
ہیں حدیث مصطفیٰ کو مقلد کیا ہوا  
قتل کر ڈالا تھا ایک مسلم کو خود فاروق نے  
فقہ کے اکثر مسائل میں حدیثوں کے خلاف  
چھوڑ دو راہ و منالیت پڑھ کے فرمان حدیث

### فہرست مضامین

نظم و فرمان حدیث (۱-۲)  
کتاب الاخبار (۳-۴)  
دین بھائی اور دین الہی (۵-۶)  
نہجہ مرزا شیخ کے خواب (۷-۸)  
سراجا منیر (۹-۱۰)  
مرثیہ کاغذ (۱۱-۱۲)  
فتوحات (۱۳-۱۴)  
مکمل مطلع (۱۵-۱۶)  
اشتہارات (۱۷-۱۸)  
اسلام اور مسیحیت - پادری برکت اللہ کی تین  
خلاف اسلام کتب کا جواب از مولانا شمس الدین  
قیمت پندرہ خط کا پتہ - منیجر دفتر الحدیث امر

## انتخاب الامم

(مجموعہ)

انتخاب الامم کی کتاب کا نام ہے جس میں ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

نظر بند کئے گئے۔ اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تصانیف ۱۰۰۰ کے قریب کے ناموں کے ساتھ ان کی صفات اور ان کی جگہوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

رہتیہ متفرقا قاصدہ  
شرکاء اہل حدیث  
مولوی محمد صاحب سہارنپوری  
مولوی محمد صاحب سہارنپوری

مولانا احمد سعید صاحب کا جواب  
پیغام صلح لاہور  
فاضل شفاء اللہ صاحب کا بیٹھوان جمعیتہ علماء ہند

کی خدمت میں ایک گمانشہ شائع ہوا ہے۔  
مضمون از سر تا پا بالکل غلط ہے۔  
اس کے اجلاس میں کوئی ایسی تجویز پیش کی گئی جس کا

مضمون میں ذکر کیا گیا ہے اور نہ مجھ سے کوئی  
اس قسم کی گفتگو ہوئی جو میری طرف منسوب کی  
گئی ہے۔ میں قاضی صاحب اور ان کے دو حوذا  
کو ان کی برائت پر اپنی حیرت اور استعجاب کا

اظہار کرتا ہوں۔ احمد سعید کان اللہ تعالیٰ علیہ  
جمعیتہ علماء ہند و ناظم مؤتمر المصنفین (دہلی)  
دعا ہے صحت | مولوی ابوسعید شیخ عبد اللہ

صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی مولوی محمد  
صاحب ساکن رحمت آباد ضلع امرتسر بیاہریہ  
ناظرین ان کے لئے دعا ہے صحت کریں۔  
اللہم اشفعنا بشفاعتک وادعنا بدعائک

غریب فنڈ | سابقہ قیامیہ از عزم عبدالرزاق  
صاحب سکندر آباد دہلی۔ سال ۱۹۶۱ء میں  
پلاس ۶۷ عبدالرؤف دہلی سے ۱۹۶۱ء میں  
نت ہے۔ میزان لنگہ۔ تینوں سالوں کے نام  
ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا۔  
بتایا فائدہ ہے

مضامین آمدہ | بذات مقصود حسن صاحب۔ حافظ محمد اسحاق صاحب۔ مولوی محمد جبار اللہ صاحب۔



مفسر القرآن - جریہ تفاسیر اور ترجمہ قرآن مجید کی اہم افلاطون کی اصل کی ہے - قیمت چار روپے

آیت کا مطلب یہ ہوا کہ  
اے پیغمبر! اگر تم کہو کہ لوگو! تم کو شرک  
کے بعد ٹھوس ہو گئے ہو تو فکر میں کہیں گے کہ  
ان لوگوں کا ٹھوس ہونا تمہارے جادو کا اثر ہے  
اس آیت کی تفسیر یا بیانیوں کے جواب  
کے لئے ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں۔ جس  
سے کل مراتب ملے ہو جائیں گے اور کائنات  
فی نصف النهار واقع ہو جائیگا کہ مبعوثین  
مراد کون ہیں۔ غور سے سنئے۔ ارشاد ہے  
وَقَالُوا لَا رَافِعٌ لَّنَا قُلُوبُنَا غُلَامًا مِّنْ رَّافِعَاتِ  
رَأْسِنَا لِمَنْ يُبْعَثُونَ قُلْ هَلْ يَخْلُقُ جَدِيدًا  
مِّثْلَ مَا تَزَايَجْتُمُوهُ أَوْ يَعْدِلُ فِيهِ أَوْ  
يَخْلُقُ مِثْلَهُ يَكُونُ فِي مَقَدِّ رُسُلِكُمْ  
فَلْيَنْفِقُوا لَوْ كُنْ تَعْتَدُ مَن يَكْفِيكَ الَّذِي  
فَعَلَ كَمِثْلَ آوَلِ مَن تَزَوَّجُ لَنُنْفِضَنَّ  
أَكْبَرُكُمْ سَمْعَهُ وَيُفْقَدُونَ مَعْنَى  
هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِيرًا  
کفار کہتے ہیں کہ صاحب ہم مرگے بڑیاں  
اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدا  
سے مبعوث ہونگے تم ان کو کہہ دیجو کہ تم پھر  
لوہا بن جاؤ یا کوئی اور مخلوق جو تمہارے  
خیال میں بہت زیادہ سخت ہو دو تم میں مبعوث  
کئے جاؤ گے پھر کہیں گے کہ کون ہمیں  
دوسری پیدائش میں لوٹائے گا تو کہیو کہ جس ذات  
پاک نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے وہی دوبارہ  
لوٹائے گا اور وہ کہیں گے کہ ایسا کب ہو گا تم  
کہہ دیجو کہ یہ کام بہت جلد ہو جائیگا۔  
یہ آیت کریمہ جس طرح مبعوثین کی بعثت کا زمانہ  
روزِ محشر بتلاتی ہے اسی طرح بیانیوں کی تفسیر  
کو بھی تحریف کی شکل میں دکھاتی ہے۔ کیونکہ اس  
سے معلوم ہوتا ہے کہ مبعوث ہونے سے مراد  
مردوں کا محشر نثر ہے۔ جو کہ ان کی بڑیاں ریزہ  
ریزہ ہو جانے کے بعد واقع ہوگا نہ کہ کسی کافر  
کا ایمان لانا۔ اس سے زیادہ وضاحت چاہیے

تو اور سنئے! قرآن مجید میں ایک جگہ کفار مکہ کا  
قول میں نقل ہوا ہے۔  
إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ  
وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ قُلْ هَلْ يَخْلُقُ  
كَلَامًا كَذِبًا كَلَامًا كَذِبًا كَلَامًا كَذِبًا  
کفار کہتے ہیں کہ یہ دنیاوی زندگی ہی ہے  
اسی میں ہم مرتے ہیں اسی میں جیتے ہیں ہم دوبارہ  
مبعوث نہیں ہونگے۔  
اگر بقول بنیانی نامہ نگار موت سے مراد  
کفر اور حیات سے مراد ایمان ہو تو آیت کے  
معنی یہ ہونگے کہ کافر اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسی  
زندگی میں کفر کرتے ہیں اور اسی میں ایمان  
لائے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ  
ہم مبعوث نہیں ہونگے حالانکہ بقول بنیانی نامہ  
مبعوث ہونا نبی کی بعثت پر ایمان لانا ہے۔ جس  
وہ اقرار کر چکے ہیں۔  
بنیانی دوستو! جن لوگوں کی تم وکالت کرتے ہو  
وہ ایسے کم عقل نہ تھے کہ اپنی زبان کو بھی نہ سمجھتے  
ہوں۔ یہ تو آپ ہی کا خاموش ہے کہ قرآن مجید کو  
مان کر بھی آپ ان کے ساتھ ایسا بناؤ کرتے  
ہیں جیسا نہ ماننے والے بھی نہ کریں۔ جس کے  
جواب میں قرآن مجید تم لوگوں کو بزبان حال کرتا  
ہے کہ لاکھوں ستم اس پار میں بھی آپ ہم پر  
خدا نخواستہ گرجائیں گے تو کیا کرتے  
(باقی)

## قادیانی مشن خلیفہ مرزائیہ کے خواب نکتہ بعد الوقوع

خواب میں دیکھا تھا کہ میں ان میں چار پائی کی  
چوکت پر چلا گئیں نگار ہوں لیکن وہ اڑنا  
میری طرف براہِ بریکے چلے آ رہے۔ آپ پر  
اس خواب سے بڑی وحشت طاری ہوئی۔ انہی  
دنوں میں قادیانیوں کی طرف سے آواز اٹھ رہی  
تھی کہ قادیانیوں میں ہمارا ایک مستقل مبلغ رہ جائے  
ہم نے اس خواب کی تعبیر یہ جانی تھی کہ  
اڑنا سے مولوی محمد علی اور ان کی جماعت کے  
انفراد مراد ہیں جو قادیانی خلافت کے قلعہ پر  
حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔  
یہ تفسیر خلیفہ صاحب کے دل میں کچھ ایسی برسی  
کہ اسی دن سے اس کی پیشبندی کرنے کو اپنے  
خوابوں اور الہاموں کا سلسلہ شروع کر دیا۔  
جس سے اپنی بزرگی اور قرب الہی کا ثبوت دیکر  
اس اڑنا کے حملے کو روکنا مقصود تھا۔ اس  
سلسلے کی پہلی کڑی وہ خواب ہے جو جنگ الیسا  
کے متعلق ظاہر کیا تھا۔ جس کا ذکر اہل بیت  
۱۷ جولائی ۱۴۳۵ھ - اگست سن دعویٰ میں ناظرین  
لاحظہ کر چکے ہیں۔ آج ہم ایک دو اور خوابوں  
کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کو الفضل نے اپنے  
خلیفہ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے  
ان خوابوں کے ذکر سے پہلے قادیان کے سرکاری  
گورٹ الفضل نے ایک تنہید لکھی ہے۔ جو  
قابلہِ دید و شنید ہے۔ لکھتا ہے کہ  
موجودہ جنگ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے  
حضرت (میر المومنین) خلیفہ صاحب کو قبل  
از وقت کئی ایک نہایت اہم امور سے  
آگاہ فرمایا اور پھر جیسا کہ حضور کو بتایا  
گیا تھا۔ ویسا ہی وقوع میں آیا۔ اور یہی  
طرح اسلام اور احمدیت کی صداقت کے  
کئی زندہ نشان نہایت ہی قلیل عرصہ میں  
ظاہر ہوئے۔ اور حضرت امیر المومنین  
خلیفہ صاحب کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
گہرے تعلق اور قرب کے کئی ثبوت دنیا کے



ساختہ آگئے : والفضل ۱۵ نومبر ۱۳۳۷ھ اول  
 لاہوری جماعت کے ممبروں! اس تہذیب کے  
 متعلق کیا کہتے ہو؟ آگئے چل کر والفضل خلیفہ  
 مرزا ایشہ کے خوابوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-  
 حضور کا ایک اور رؤیا بھی شاندار طور پر  
 پورا ہوا ہے ۔ ۸ دسمبر ۱۳۳۷ھ کی صبح کو  
 چھ بجے جاپان نے اچانک بحر الکاہل کے  
 امریکن مقبوضات پر حملہ کر دیا ۔ اور اس طرح  
 امریکہ اور برطانیہ کی جاپان سے بھی لڑائی  
 شروع ہو گئی ۔ ۱۲ دسمبر ۱۳۳۷ھ بروز جمعہ حضرت  
 امیر المومنین (خلیفہ صاحب) نے جو خطبہ  
 ارشاد فرمایا ۔ اس میں اس جنگ کا ذکر کرتے  
 ہوئے اپنے ایک رویہ کا ذکر فرمایا ۔ جو اس  
 جنگ کے آغاز سے پورا ہو گیا : والفضل ۱۶  
 اسی خواب کے بعد والفضل مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۳۳۷ھ  
 کے حوالہ سے خلیفہ مذکور کا ایک اور خواب لکھا  
 ہے ۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ آپ نے خواب  
 میں دیکھا کہ قادیان کے قریب قوموں کی لڑائی  
 ہو رہی ہے ۔ بظاہر چند آدمی رسد کشی کر رہے  
 ہیں ۔ اسی اثنا میں آواز آئی کہ امریکہ کی فوج  
 ملک میں داخل ہو گئی اور بعض علاقوں میں ہیں  
 گئی ۔ اس دو سرے خواب کو والفضل شمالی  
 افریقہ میں امریکن فوج کے نزول پر جہاں  
 کرتا ہوا لکھتا ہے کہ  
 "اس رؤیا کو سامنے رکھتے ہوئے اگر شمالی  
 افریقہ میں امریکن فوجوں کے داخلہ کی خبر  
 کو پڑھا جائے ۔ تو انسان کے قلب سے  
 شگوک و شبہات کے تمام رنگ دور ہو کر  
 چشمہ ہدایت ابل سکتا ہے ۔ بشرطیکہ خدا  
 کا خوف دل میں ہو ۔ اور نیت میں فساد نہ ہو  
 حضور نے دیکھا کہ ایک دم اعلان ہوا کہ  
 امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی ہے اور  
 بعض علاقوں میں پہنچ گئی ہے : اپ کوں  
 اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ شمالی افریقہ

میں امریکن فوجوں کے داخلہ کا اعلان  
 ایک دم ہوا ۔ اس سے پہلے کسی کہ وہم و گمان  
 بھی نہ تھا ۔ اور کوئی بھی اطلاع اس کے  
 متعلق شائع نہ ہوئی تھی ۔ کہ امریکن فوج  
 شمالی افریقہ کی طرف آ رہی ہے : والفضل ۱۷  
 اب ہم مذکورہ بالا دو خوابوں کی اصل حکمت  
 عبارت والفضل مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۳۳۷ھ سے  
 کے سامنے رکھ دیتے ہیں ۔ تاکہ مفسرین کو سمجھنے  
 میں آسانی ہو ۔ والفضل لکھتا ہے :-  
 "جاپان کی جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ  
 میں نے غزشتہ صفحہ میں جہازات یا جہت کی راز  
 کھائی کہ معاذ دیکھا جس کی تعبیر میں تو کچھ  
 اور کرتا تھا ۔ مگر بعد میں جب اس جنگ کا  
 آغاز ہوا تو معلوم ہوا کہ اس کی تعبیر اور حقیقی  
 تفسیر نے رویا میں دیکھا کہ ایک کوٹھڑی میں  
 ایک شخص بٹیا ہے اور وہ کچھ کاغذات  
 جلا رہا ہے ۔ اور میں وہ یا میں ہی ایک اور  
 شخص سے کہتا ہوں کہ یہ شخص نہایت ضروری  
 کاغذات جلا رہا ہے ۔ خواب سے بیدار ہو کر  
 میں نے اس کی قسم کی تعبیریں کیں ۔ مگر جو  
 اصل تعبیر تھی وہ میرے ذہن میں نہ آئی ۔  
 حقیقت یہ ہے کہ جب بھی حکومتوں کی آپس  
 میں جنگ چھڑتی ہے تو چونکہ ہر ملک میں  
 دوسرے ملک کے سفیر ہوتے ہیں ۔ اس لئے  
 وہ سفیر اس وقت ضروری کاغذات جلا  
 دیتے ہیں ۔ تاکہ وہ کاغذات دوسری حکومت  
 کے قہقہہ میں نہ آئیں ۔ اور پھر حال اس  
 جنگ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ  
 دکھا کہ مجھے بتایا کہ اب کوئی نئی حکومت  
 جنگ میں شامل ہونے والا ہے ۔ اور  
 اس کے سفارت خانوں میں ضروری کاغذات  
 جلائے جائیں گے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔  
 اسی طرح جس دن اس جنگ کا آغاز ہوا  
 اور ہم کو اس کی اطلاع آئی ۔ اس سے پہلے

رات مجھے ایک جنگ کا نظارہ خواب میں  
 دکھایا گیا ۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت  
 ہے اس نے خواب کا نظارہ مجھے مقامی لحول  
 میں دکھایا ۔ اسی رنگ کے نظارے مجھے  
 پہلے بھی دکھائے جا چکے ہیں ۔ مجھے دکھایا گیا  
 کہ ہمارے باغ اور قادیان کے درمیان جو  
 مالاہ ہے اس میں قوموں کی لڑائی ہو رہی ہے  
 مگر بظاہر چند آدمی رسد کشی کرتے نظر آتے  
 ہیں ۔ کوئی شخص کہتا ہے کہ اگر یہ جنگ یونان  
 تک پہنچ گئی تو اس کے بعد کیم حالاً متغیر  
 ہو جائے ۔ اور جنگ بہت اہم ہو جائے گی ۔  
 اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک دم اعلان  
 ہوا کہ امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی  
 ہے ۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ امریکہ کی فوج  
 بعض علاقوں میں پہنچ گئی ہے ۔ مگر وہ  
 انگریزی حلقہ اثر میں آنے جانے میں کوئی  
 روکاوٹ نہیں ڈالتی : والفضل ۲۱ دسمبر  
 ۱۳۳۷ھ ص ۱۷۱ (کالم نمبر ۱)  
 الحمد للہ اس منقولہ عبارت میں خلیفہ مرزا ایشہ  
 اپنی دو خوابوں کا ذکر کرتے ہیں ۔ ایک خواب میں  
 کچھ ضروری کاغذات جلائے کا ذکر ہے ۔ اور  
 دوسرے میں امریکن فوج کے ملک میں داخل  
 ہونے کا ذکر ہے ۔ پہلے خواب کا جواب یہ ہے کہ یہ  
 یقیناً مکہ جد الوتوح ہے ۔ کیونکہ والفضل ۱۵ نومبر  
 ۱۳۳۷ھ کی منقولہ عبارت میں صاف اعتراف ہے  
 کہ جاپان نے ۸ دسمبر ۱۳۳۷ھ کی صبح کو بحر الکاہل  
 میں امریکن مقبوضات پر حملہ کیا اور ۱۲ دسمبر  
 کو جنگ کے پانچویں دن خلیفہ مرزا ایشہ نے  
 خلیفہ جمعہ میں اس جنگ کے متعلق اپنا خواب  
 بیان کیا کہ جاپان کے امریکن مقبوضات واقع  
 بحر الکاہل پر حملہ کرنے سے میرا وہ خواب پورا  
 ہو گیا ۔ جو میں نے اس جنگ کے شروع ہونے  
 سے پہلے دیکھا تھا اور بقول خود جس کی صمیم تعبیر  
 بھی آپ نہیں سمجھ سکے ۔ ناظرین! اس خواب کے

الحمد للہ اس منقولہ عبارت میں خلیفہ مرزا ایشہ اپنی دو خوابوں کا ذکر کرتے ہیں ۔ ایک خواب میں کچھ ضروری کاغذات جلائے کا ذکر ہے ۔ اور دوسرے میں امریکن فوج کے ملک میں داخل ہونے کا ذکر ہے ۔ پہلے خواب کا جواب یہ ہے کہ یہ یقیناً مکہ جد الوتوح ہے ۔ کیونکہ والفضل ۱۵ نومبر ۱۳۳۷ھ کی منقولہ عبارت میں صاف اعتراف ہے کہ جاپان نے ۸ دسمبر ۱۳۳۷ھ کی صبح کو بحر الکاہل میں امریکن مقبوضات پر حملہ کیا اور ۱۲ دسمبر کو جنگ کے پانچویں دن خلیفہ مرزا ایشہ نے خلیفہ جمعہ میں اس جنگ کے متعلق اپنا خواب بیان کیا کہ جاپان کے امریکن مقبوضات واقع بحر الکاہل پر حملہ کرنے سے میرا وہ خواب پورا ہو گیا ۔ جو میں نے اس جنگ کے شروع ہونے سے پہلے دیکھا تھا اور بقول خود جس کی صمیم تعبیر بھی آپ نہیں سمجھ سکے ۔ ناظرین! اس خواب کے

## سراج منیر

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میرٹھ لکھنؤ)  
 تمہید | حق تعالیٰ نے جہاں نجات اقدس حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیان  
 کے لئے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراج منیر  
 (آفتاب عالمیاب) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں  
 کے لوگ آپ سے فیر قلبی حاصل کر سکیں۔  
 رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ہونے کی شان دنیا و عاقبت  
 ہر دو جہان کے لئے ہے۔ اور سراج منیر  
 کی صفت امور عاقبت کے لئے ہے۔ کہ جو آپ  
 عقیدت و محبت رکھتا ہے وہ عاقبت میں درجہ  
 عالیہ پاتا ہے۔ اور دنیا میں بھی جو فیض و برکت  
 حاصل ہوتی ہے۔ اس کا انجام بھی ثواب آخرت  
 ہے۔ لیکن آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا سب  
 جہان کے لئے امن و امان ہے۔ مومنوں کے لئے  
 بھی اور کافروں کے لئے بھی، مطیعین و انبصار  
 کے لئے بھی اور عاصی گنہگاروں کے لئے بھی۔ اور  
 سراج منیر اس مومنین و عاصیین کے لئے  
 قرآن شریف میں سراج کا لفظ صرف دو  
 ہستیوں کے لئے وار د ہوا ہے۔ آفتاب عالمیاب  
 کے لئے۔ جیسے کہ فرمایا: وَجَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا  
 نَوَّارًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا (نوح: ۱۹)  
 یعنی خدا تعالیٰ نے آسمانوں میں چاند کو نوردار  
 سورج کو چراغ بنایا۔  
 نیز فرمایا: تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ  
 بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَنُورًا  
 تَمَنُّيرًا (زمر: ۱۹) یعنی بہت بلند شان والا  
 ہے، خدا جس نے بنائے آسمان میں ستارے  
 اور بنایا اس میں چراغ (سورج) اور دنیا  
 چاند روشنی والا۔  
 اسی طرح سورت نہا میں فرمایا: وَجَعَلْنَا  
 سِرَاجًا وَنُورًا جَدًّا لِّمَنْ يَّهْتَدِ  
 چراغ (سورج) چمکتا۔

بہر حال یہ خواب خلیفہ صاحب کے دماغ پر چکی  
 خوف ہونے کی وجہ سے اضطراب اسلام کا مصداق  
 لاہوری مبروہ! اسے

بکہ تو بچے کہ لوگ کہتے ہیں  
 آج غالب غزل سرا نہ پڑا  
 ناظرین! قادیانی جماعت کا یہ فعل کچھ تعجب  
 نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس میں دراصل اپنے نبی  
 مرزا صاحب قادیانی کے متبع ہے۔ مرزا صاحب  
 کو ابھام ہوا تھا کہ  
 ذہنی آتم عیبیٰ مناظر ۱۵ جینے کے عرصے میں  
 ہزار شخصوں کو یہ میں گرایا جاوے گا۔ کتاب  
 (جنگ مقدس)

اگر میں وہ اکیلا رہتا تھا۔ اس کا دماغ فریوڑ  
 میں کسی آسانی پر ملازم تھا وہ اسکو دبا لے گیا۔  
 جب آتم پندرہ مہینوں سے قریب دو سال مزید  
 مجاورت کے مرگیا تو مرزا صاحب نے لکھا کہ افسوس  
 سے فریوڑ پر رہنا میں اس کا باو یہ تھا۔ اسلئے  
 "ادب میں گرنے کا لفظ اس پر صادق آگیا۔ خدا  
 کا ناکہ بالارادہ۔ عیسائیت نیچے گری ۱۷ رسالہ  
 انوار اسلام مصنفہ مرزا صاحب

ناظرین! یہ ہیں ہمارے زمانے کے مسیح موعود  
 اور سلطان القلم۔ جن کے جانشین خلیفہ قادیانی  
 ہیں۔ پھر وہ بات بنانے میں اپنے باپ کی روش  
 پر کیوں نہ گامزن ہوں۔ پنجابی مصرع کیا تو بے  
 گروہ جہاندے ٹپنے چلیے جاہن شرپ  
 کا ہے

ماہریدان رو بوسے کعبہ چون آریں چون  
 رو بوسے خانہ خوار دار دہیرا  
 لیکھرام اور مرزا مرزا صاحب قادیانی تو  
 نے پندت لیکھرام آریہ کی موت کی بابت پیچ کوئی  
 کی حق۔ مولانا ابوالفائز اللہ صاحب نے  
 اس مسئلہ پر بحث کی ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیچ کوئی  
 کی دجیاں اٹا دی ہیں۔ قابلہ یہ ہے۔ تیت ۲۰  
 حصول ذاک مینورہ ۱۰ پتہ ۱۔ منیر الحدیث امر

نکتہ بعد الوقوع ہونے میں کیا شک ہے۔ کیونکہ  
 ۱۰ دسمبر لکھنؤ دسمبر ۱۸۵۷ء کا آغاز جنگ ۱ کی  
 تاریخ سے پہلے اس خواب کا کہیں ذکر نہیں ملتا  
 بلکہ وہ بدین قائل کا مصداق ہے۔

را دوسرا خواب۔ جس میں امریکن فوج کے  
 ملک میں نزول کا ذکر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے  
 کہ اس کے ظاہر الفاظ کا تباہ در منہوم ہے  
 کہ یہ خواب اس جنگ کے متعلق ہے۔ جس کا آغاز  
 کبھی ہندوستان میں واقع ہونے کا احتمال ہے  
 (لا سمحہ اللہ) کیونکہ قادیان کے قریب جنگ  
 کا نظارہ دکھایا جاتا اس کا قریب ہے۔

اس کے علاوہ غور طلب بات یہ ہے کہ خلیفہ  
 مرزا ایشیہ کے خواب کے الفاظ میں یہ فقرہ بھی ہے  
 کہ امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہوگئی۔  
 اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہاں ملک سے مراد  
 ملک ہندوستان ہی ہو سکتا ہے نہ کہ کوئی دوسرا  
 ملک۔ لیکن الفضل کی منقولہ بالا عبارت میں  
 اس خواب کو مراکو اور الجیریا واقع شمالی افریقہ  
 میں امریکن فوج کے نزول پر چپاں کیا گیا ہے  
 جو ہندوستان سے ہزاروں میل دور ہونے کی وجہ  
 سے خلیفہ مرزا ایشیہ کے دوسرے خواب کا مصداق  
 ہرگز نہیں ہو سکتا۔

فہم یہ ہے کہ یہ خواب اپنے دونوں حصوں  
 میں خود متناقض ہے۔ کیونکہ اس خواب میں ذکر  
 ہے کہ اگر یہ جنگ یونان تک پہنچ گئی جس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ جنگ یونان تک ابھی نہیں گئی  
 حالانکہ یونان اس خواب سے بہت پہلے  
 (اپریل ۱۸۵۷ء) میں بڑی سخت جنگ کے بعد  
 مفتوح ہو چکا تھا۔ اس لئے یہ خواب اپنے دونوں  
 حصوں میں متناقض ہے۔

دوسری خرابی امریکن فوج کا ایسے مقام میں  
 داخل ہونے کا ذکر ہے۔ جہاں انگریزوں کے  
 حلقہ اثر میں آنے والوں کو نہ روکے مگر شمالی  
 افریقہ میں اس کا کوئی اثر نہیں ملتا۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور ابیات پر تبصرہ۔ قیت عمر پتہ ۱۰

**توضیح** عربی زبان میں مینڈا لازم بھی ہے اور متحدہ بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے۔ اور متحدہ کا حاصل یہ ہے کہ دوسرے کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے۔ یعنی ستاروں کو، چاند کو اور زمین کو۔

اسی طرح حق تعالیٰ نے ذات اقدس آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ کی نسبت بھی فرمایا  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْنَاكَ شَاهِدًا وَمُهَيِّئًا فَرَضَيْنَاكَ وَوَدَّاعِيًا رَاحِيًا اللَّهُ بِأَرْثِيَّةٍ وَيَسِّرًا جَانِبِيَّةً  
اور احزاب ۲۲ میں اے بزرگ شان دانے نبی! ہم نے آپ کو اپنی توحید کا شاہد کر کے اور دجست کی خوشخبری دینے والا کر کے اور دوزخ سے ڈرانے والا کر کے اور خدا کی طرف اسکے اذن سے بلانے والا کر کے اور روشنی دینے والا آفتاب کر کے بھیجا ہے۔

تفسیر معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے  
سما کا سراجا لانہ حق تعالیٰ نے آپ کا نام یہودی بہ کالسراج سراج فرمایا ہے۔ کیونکہ یستہما بہ فی آپ ہدایت حاصل ہوتی انظلمۃ۔ دمک ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے انصیر ہے میں

روشنی حاصل ہوتی ہے۔  
اسی طرح تفسیر کشاف وغیرہ میں کہا ہے۔  
جتنی بہ ظلمات خدا نے آپ کی ذات سے الشرب ماہدی شرک کے انصیروں کو بہ انصا لون کما آشکارا کر دیا اور ہدایت یحیی ظلام اللیل ہائی آپ گمراہوں نے بالسرائح المنیر جس طرح کہ رات کے اندھیرے میں روشن دھندلی ہے۔ آشکارا ہوتے ہیں روشنی چراغ سے اور راہ دکھائی دیتا ہے اس سے۔  
آواست اللہ یا یہ کہ امداد دہی اللہ نے

منور نبوتہ خود البصائر کما یلہد بنور السراج نور الابصار وکشاف۔  
آپ نور نبوت سے باطنی بصیرتوں کی روشنی کو جس طرح کہ چراغ کی روشنی سے ظاہری اشیاء کو امداد پہنچتی ہے۔

الفرض حق تعالیٰ نے آپ کے نور نبوت اور فیض و برکت کو روشن چراغ سے یا آفتاب طالعاب سے تشبیہ دی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح جسمانیات و مادیات پر روشنی چراغ یا آفتاب کی روشنی پڑتی ہے۔ اور ان پر سے ظلمت کے پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ اور چیزوں کی اصلیت و حقیقت بغیر کسی قسم کے اشتباہ کے نمایاں ہو جاتی ہے۔ اور دماغ انسانی وحشت و تردد کی حیرانی و سرگردانی سے آرام پاتا ہے۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور نبوت سے شرک و کفر، بدعت و فطالت، رسوم جاہلیت و توہمات اور نفسانی خواہشات کی کدورتیں اور ظلمتیں دور ہو گئیں۔ اور حق و باطل کی حقیقت غیر مشتبہ طور پر نمایاں ہو گئی۔ اور ہدایت و ضلالت میں واضح طور پر امتیاز ہو گیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ لَا أَلْزَامَ فِي الْمُتَّقِينَ قَدْ ثَبَّتْنَا الرُّشْدَ مِنْ الْغَيِّ (انبقرہ ۲) یعنی دین میں جبر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہدایت دو بھلائی (مگر اسی) دو بدیہی سے بلاشبہ متمیز ہو چکی ہے۔ (باقی)

## مرثیہ کاغذ

کاغذ کی گرانی کا ذکر مرثیہ کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ اخبار دیر بھارت "راوی ہے کہ مختلف سکولوں کے میڈماستروں نے امتحانات کے پرچوں کیلئے ہم سے کاغذ مانگا۔ ہم نے کہا وزیر تعلیم کاغذ کا انتظام کریں یا تعلیمی یونیورسٹی بند کریں۔ معاصر انقلاب لاہور لکھتا ہے۔ کاغذ کی ناقابل برداشت گرانی

جنگ سے پہلے اخبارات کا جو کاغذ سات پیسے پاؤنڈ کے حساب سے ملتا تھا وہ جنگ کے دوران میں گراں ہوتے ہوئے بارہ آن پاؤنڈ تک پہنچ گیا۔ اخبار کی چغ و پکار سے متاثر ہو کر حکومت نے پونے سات آنے پاؤنڈ نرخ مقرر کر دیا جس کاغذ فروشوں نے مالکان اخبارات کی مشورہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اکثر مقررہ قیمت زیادہ قیمت وصول کی۔ بہر حال قہر و دوش بر جان و دوش کسی نہ کسی طرح سر ہو ہی رہی تھی کہ مدت چند نے ایک نیا شوشہ چھوڑا۔ اس نے ملک کے کارخانوں کو حکم دیا کہ تم جتنا کاغذ تیار کرو۔ اس میں سے نو فیصد ہم کو کے استعمال کے لئے محفوظ رکھو اور صرف دس فیصد ہی اپنے دوسرے خریداروں کے ہاتھ فروخت کرو۔ بس پھر کیا تھا۔ کاغذ کا غلط چر گیا اور سات پیسے پاؤنڈ کا کاغذ آج بازاروں میں ڈیڑھ روپیہ فی پاؤنڈ کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے۔ حالانکہ سرکاری نرخ پونے سات آنے ہے۔ حکومت ہند کے فرمان تعین نرخ کی یہ توہین حکومت ہندی کی آؤٹ ہے۔ اور اس میں کسی اور کا قصور نہیں۔ انقلاب لاہور ۶ دسمبر ۱۹۳۲ء

الہدیث امیر پہلے کسی پرچے میں ایک واقعہ عمارت کی جنگ کا بتا چکے ہیں کہ کسی غذا کی دہ سے مجاہدوں کو ایک ایک کھجور ملنے تک نوبت پہنچ گئی تھی۔ جب وہ بھی نہ رہی تو گھٹلیاں چوس چوس کر گزارہ کرنے لگے۔ آخر خدا کی مدد پہنچی۔ دیر الہدیث بھی تہیہ کر چکا ہے کہ جب تک ایک کاغذ بھی ملے گا اخبار زندہ رکھا جائیگا انشاء اللہ ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جنگ کی بلاہ ظلم کو جلد دفع کرے۔

شکر ہے! ہم اپنے ناظرین کے شکر گزار ہیں کہ وہ اپنے خادم الہدیث، پر برابر نظر عنایت رکھتے ہیں۔ شکر یہ کہ ساتھ توجہ بھی دلاتے ہیں کہ

حیات طیبہ۔ مونس شہید دہلی کی فیصل سرانجہ۔ بیت و دنیا الہدیث

دعا کی شہادت میں ترقی دیں تاکہ زندہ رہے۔

## فتاویٰ

س ۱۶۱۴ء زید پانچ کنال اراضی کا مالک ہے۔ جو گرو رکھی ہوئی ہے۔ اور راناش کا مکان بھی گرو رکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ موقوفہ سائر باقی ہے۔ زید مذکور کام زندہ رہتا ہے۔ اس کی آمدنی غلہ وغیرہ میں عشر واجب ہے یا نہیں؟ اگر واجب نہ ہو تو اپنی خوشی سے ادا کرے۔ تو اس کو ثواب ملے گا۔ (مولوی محمد شریف ساکن چھابڑی)

س ۱۶۱۵ء زمین کی پیداوار میں سے کچھ دینا چاہئے قرآن مجید میں ایسے متعلق صاف حکم وارد ہے۔ **وَأَلْفَقُوا مِنْ طَبَقَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخَّرْتُمْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ** (انانیہ) اپنی پاک کمائی میں سے کچھ خرچ کیا کرو اور جو کچھ ہم زمین سے تمہارے لئے پیدا کرتے ہیں اس میں سے بھی اللہ کے راستے میں کچھ دیا کرو۔ شخص مذکور کو چاہئے کہ اس آیت پر عمل کرنے کے لئے نصف عشر (بیواں حصہ) دیدیا کرے۔ اگر یہ بھی نہ دے سکے تو ربع عشر (چالیسواں حصہ) دیدیا کرے۔ انشاء اللہ کافی ہوگا۔

س ۱۶۱۶ء قربانی کی کھالیں لوگ امام مسجد کو امامت کے معاوضہ میں دیدیتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟ دینے والا اور لینے والا ثواب کے مستحق ہیں یا عذاب کے؟ اور قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے یا کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

س ۱۶۱۷ء اگر امام مسجد سکین اور محتاج ہو تو قربانی کی کھال وغیرہ دینے میں مضائقہ نہیں۔ اگر غنی ہے تو نہ دی جائے۔ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے۔ بحکم قرآن مجید **وَأَطِيعُوا الْقَائِلِينَ وَالْمُفْتَخِرِينَ** (س ۱۶۱۸ء) امام کے لئے مصلیٰ علیحدہ بچھا کر جیسا کہ کن زانا و تواتر ہے۔ حصہ کے ہوتے ہوئے اس پر الگ مصلیٰ بچھا کر اور رنگین مصلیٰ پر امام

نماز پڑھا سکتا ہے یا نہ۔ آنحضور کے زمانہ میں الگ مصلیٰ ہوا کرتا تھا یا نہیں۔ رنگین مصلیٰ پر نماز ہو سکتی ہے یا نہ۔ نیز جمعہ کے دن حصہ کے اوپر رنگین شلٹری بچھا کر نماز پڑھا گیا ہے؟ دیکھو عنایت اللہ جیلانی۔ (مدظلہ)

س ۱۶۱۹ء رنگین مصلیٰ پر نماز جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک وقفہ ایسا مصلیٰ بچھایا گیا۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر اس کو ہٹا دیا بسبب طبعی کراہت کے جو آپ کو زہد و تقویٰ کی وجہ سے حاصل علی آپ نے ہٹا دیا۔ فرمایا ابو جہم کی گود لڑی مجھے لاؤ۔ رنگین مصلیٰ کا استعمال بغیر غزوہ ہماح کے جائز ہے۔ **لَقَوْلُهُ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ دِینٌ - ع -** اللہ اعلم۔ (دار برائے عزیز فائدہ وصول)

## متفرقات

نسخہ برائے مرض برص | تازہ امی کا بیج | تازہ بیج | زہلے کو خشک بیج | کام میں لائیں | ہفتہ۔ مٹی کے برتن میں ڈال کر پانی میں پانچ یوم تک میگوئیں | بدھ سفید گھٹلی نکال کر اس کے ہونڈن پانی لیں اور دونوں کو الگ الگ بیج امی کے ترشہ پانی کے ساتھ میل پر میں کر دونوں کو ملا لیں اور چینی کے برتن میں رکھ لیں۔ (نوٹ ۱-۲) دونوں کو ایک ساتھ ملا کر نہ پیا جائے ورنہ باغیوں پر پھنسیاں اور خارش ہو جاوے گی۔ (۳-۴) اگر مریم خشک ہو جائے تو آب یون ڈال دیا کریں۔ (۵-۶) آنکھوں کی نازک جگہ پر مناد نہ کریں۔

ترکیب استعمال | سفید داغوں پر بطور مریم مناد کریں۔ اس کے نکلنے پانی نکالنا شروع ہو جائے اور مری پید ہو جاوے گی تو انشاء اللہ بہت جلد نکل جائے گا۔ اور اگر شاید دوا کے استعمال سے دو ہفتہ میں پانی نکالنا شروع نہ ہو اور مری نہ آوے تو حسب ذیل کھانے کی دوا کم از کم چالیس روز تک کھلائیں اور مناد بھی لگائیں۔ دوا لی خورون۔ بوقت صبح پانچ نیم قفہ شب و آدھ حکر وہ صبح در زلاش قدرے شکر سفید آمینہ بخورند۔ بوقت خواب شب معجون عشبہ ہمراہ آب تازہ بخورند۔ غذا۔ چنے کی دھوئی زیادہ گرمی کے ہمراہ خوب کھلائیں۔ پرہیز۔ لحم گاؤ۔ لال مرغ۔ گرد۔ تیل۔ اچار کھٹائی سے قطعی پرہیز کریں۔ بدھوت مرض ایک یا دو غریبوں کے نام پر جس کو میں کہوں گا اجارہ ابلدیٹ جاری کرا دیجئے گا۔ (دکیم عبدالمنان) حملہ شکم نیاتالاب ڈمراؤں ضلع شاہ آباد۔

دعا | حاجی عبدالرحمن صاحب محلہ نیاریاں ریاست رام پور مریم چھ ماہ سے تب لرزہ میں مبتلا ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں کہ حق تعالیٰ صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ (دعا غرض اللہ مراد آبادی) یا درفشکال | مولانا محمد فضل اللہ صاحب مدرسہ جو جامعہ دارالاسلام حیدرآباد کے ناظم تھے ۳۰ نومبر بروز بدھ شنبہ رحلت فرما گئے۔ انشاء اللہ! کا کا محمد اسماعیل معتد جامعہ دارالاسلام حیدرآباد۔

الہامیٹ | انوس ہے کہ جماعت اہل حدیث کے ایک اہم رکن اعظم کی کمی ہو گئی۔ خداوند تعالیٰ صحیح معنوں میں ان کا کوئی جانشین پیدا کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے امدان کے پسانہ گان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ یکم سمبر شنبہ کو زیر ممدارت جناب حاجی عبدالرزاق صاحب جہلمسند ہوا تھا اور اس میں جو تجویز پاس ہوئی تھی۔ ابلحدیث کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

(۲) حاجی علی جان سوداگر دہلی کے خاندان میں سے ایک نوجوان صاحب عبد اللہ حاجی ضمیر الحق فوت ہو گئے۔ انشاء اللہ! خداوند تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور

فتاویٰ نوریہ - برہمچریہ جلدوں کی تین جگہ سے لکھ کر - پتہ - میوند پور ابلدین امرتسر

نسخہ برائے مرض برص - تازہ امی کا بیج - تازہ بیج - زہلے کو خشک بیج - کام میں لائیں - ہفتہ - مٹی کے برتن میں ڈال کر پانی میں پانچ یوم تک میگوئیں - بدھ سفید گھٹلی نکال کر اس کے ہونڈن پانی لیں اور دونوں کو الگ الگ بیج امی کے ترشہ پانی کے ساتھ میل پر میں کر دونوں کو ملا لیں اور چینی کے برتن میں رکھ لیں - (نوٹ ۱-۲) دونوں کو ایک ساتھ ملا کر نہ پیا جائے ورنہ باغیوں پر پھنسیاں اور خارش ہو جاوے گی - (۳-۴) اگر مریم خشک ہو جائے تو آب یون ڈال دیا کریں - (۵-۶) آنکھوں کی نازک جگہ پر مناد نہ کریں - ترکیب استعمال | سفید داغوں پر بطور مریم مناد کریں - اس کے نکلنے پانی نکالنا شروع ہو جائے اور مری پید ہو جاوے گی تو انشاء اللہ بہت جلد نکل جائے گا - اور اگر شاید دوا کے استعمال سے دو ہفتہ میں پانی نکالنا شروع نہ ہو اور مری نہ آوے تو حسب ذیل کھانے کی دوا کم از کم چالیس روز تک کھلائیں اور مناد بھی لگائیں - دوا لی خورون - بوقت صبح پانچ نیم قفہ شب و آدھ حکر وہ صبح در زلاش قدرے شکر سفید آمینہ بخورند - بوقت خواب شب معجون عشبہ ہمراہ آب تازہ بخورند - غذا - چنے کی دھوئی زیادہ گرمی کے ہمراہ خوب کھلائیں - پرہیز - لحم گاؤ - لال مرغ - گرد - تیل - اچار کھٹائی سے قطعی پرہیز کریں - بدھوت مرض ایک یا دو غریبوں کے نام پر جس کو میں کہوں گا اجارہ ابلدیٹ جاری کرا دیجئے گا - (دکیم عبدالمنان) حملہ شکم نیاتالاب ڈمراؤں ضلع شاہ آباد - دعا | حاجی عبدالرحمن صاحب محلہ نیاریاں ریاست رام پور مریم چھ ماہ سے تب لرزہ میں مبتلا ہیں - ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں کہ حق تعالیٰ صحت عاجلہ عطا فرمائے - (دعا غرض اللہ مراد آبادی) یا درفشکال | مولانا محمد فضل اللہ صاحب مدرسہ جو جامعہ دارالاسلام حیدرآباد کے ناظم تھے ۳۰ نومبر بروز بدھ شنبہ رحلت فرما گئے - انشاء اللہ! کا کا محمد اسماعیل معتد جامعہ دارالاسلام حیدرآباد - الہامیٹ | انوس ہے کہ جماعت اہل حدیث کے ایک اہم رکن اعظم کی کمی ہو گئی - خداوند تعالیٰ صحیح معنوں میں ان کا کوئی جانشین پیدا کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے امدان کے پسانہ گان کو صبر جمیل کی توفیق دے - یکم سمبر شنبہ کو زیر ممدارت جناب حاجی عبدالرزاق صاحب جہلمسند ہوا تھا اور اس میں جو تجویز پاس ہوئی تھی - ابلحدیث کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے - (۲) حاجی علی جان سوداگر دہلی کے خاندان میں سے ایک نوجوان صاحب عبد اللہ حاجی ضمیر الحق فوت ہو گئے - انشاء اللہ! خداوند تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور

ملکی مطلع

## وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

(برجائے انجانات اعلم عند اللہ)

مشرچہ چل دیر اعظم برطانیہ نے ۵ دسمبر کو  
 لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ اب سخت  
 مشکل مرحلے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شمالی افریقہ  
 میں عائد ٹونس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی  
 اور امریکن فوجوں نے صرف بیس میل کا فاصلہ  
 طے کرنا ہے۔ لیکن اس کو عبور کرنے کے لئے  
 سخت جنگ لڑنی پڑیگی۔ مجھے نتیجہ کے بارے  
 میں کوئی شبہ نہیں مگر آپ یہ خیال نہ کریں کہ وہ  
 آسانی سے حاصل ہو جائے گا۔

ابھی محوریوں کی مزاحمت کو توڑا نہیں جا  
 ہمیں اپنی طاقت کو مجتمع کرنا ہے۔ ہم نے بحر  
 ادقیانوس سے لیکر بحیرہ روم کے وسط تک  
 قریبا نو سو میل کا فاصلہ طے کر لیا ہے مگر ابھی  
 بیس میل اور جانا ہے۔ اس چھوٹے سے علاقے  
 کو طے کرنے کے لئے سخت جنگ لڑانی پڑی گی

شمالی افریقہ میں دوسری طرف پیدا میں ہماری  
 فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں، دشمن کے ہزاروں  
 سپاہیوں کو ہم نے قید کر لیا ہے۔ میں نے  
 محسوس کیا ہے کہ انگریز اور امریکن اس بات پر  
 فحش ہیں کہ ہم نے دشمن کو الجھا لیا ہے۔ ۱۰

روس پر زیادہ بوجھ نہیں رہا۔ روس اور ہم اپنے اپنے ملک کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں مگر ہم سب ایک ایسے مقصد کی حفاظت کیلئے لڑ رہے ہیں جو وطن سے زیادہ عزیز تو نہیں مگر عظیم تر ہے۔ یعنی آزادی اور انصاف جو بدست سے کمزور کو بچانا۔ ہم اس مقصد

کی طرف آہستہ آہستہ اور تکلیف سے بڑھ رہے ہیں۔ جب نفع حاصل ہوگی تو آپ لوگ اپنے آپکو بہتر دنیا میں پائیں گے۔ ہمارے دشمن بہت زبردست ہیں ان کے پاس لاکھوں سپاہی قیدی ہیں جن کو وہ غلاموں کی طرح استعمال کرتے ہیں انہوں نے رزخز غلامی نفع کئے ہوئے ہیں۔

ماہ نومبر میں ہماری بڑی بھری اور ہوائی فوٹہ  
کو فتوحات حاصل ہوئیں۔ ہمارے ہمدرد اتحادی

روس نے مشترکہ دشمن پر زبردست ضرب لگائی ہے۔ ہمارے امریکن اتحادی بحران کا حل میں آسٹریلیا سے لیکر نیوزی لینڈ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو جاپان کے مقابلہ میں کافی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

## محاذاة فرقة

**محاذا فریقہ** شمالی افریقہ میں دو جگہ جنگ ہو رہی ہے۔ ایک لیبیا میں جہاں العقیلہ کے قریب آکر برطانوی فوج ٹک گئی ہے۔ کیونکہ اس جگہ پہاڑیوں میں جرنیوں نے مضبوط مورچے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے منتشر یہاں سخت لڑائی ہونے کی توقع ہے دوسری طرف ٹیونس میں محوری فوج اور اتحادی فوج میں رستہ کشی ہو رہی ہے۔ آج کل تو زیادہ تر فصائی جنگ ہو رہی ہے مگر مستقبل قریب میں یہاں بھی بولٹاک تصادم ہونے والا ہے۔

جیسا کہ وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی تقریر میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہمیں بیس میل علاقہ ملے کرنے میں سخت جنگ لڑنی پڑے گی۔ اگر یونینوں کا علاقہ اتحادیوں کے ہاتھ میں آ گیا تو شمالی افریقہ کا قریباً سارا ساحل ان کے قبضہ میں آ جائے گا۔ جس سے نہ صرف بحیرہ روم پر اتحادیوں کو اقتدار حاصل ہو جائے گا بلکہ جنوبی یورپ دیونان۔ اٹلی اور فرانس وغیرہ پر ہوائی اور بحری حملے کرنا آسان ہوگا۔ جن سے محور کی طاقتوں پر کارہی ضرب لگ سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ محوری یونین کے اتحاد پر دھڑا دھڑکا رہا ہے اور لگ

یہ سچ رہے ہیں۔ اور ان اتحادی بی پورا نہ ہو کر  
 کر دیں گے۔ ایچ یا اور مرا کو پر اتحادی قبضہ کے  
 بعد فرائض کی نوآبادیاتی فوج اتحادیوں کے  
 دوش بدوش محوری فوج کے ساتھ لڑ رہی ہے  
 کیونکہ شمالی افریقہ کا فرانسیسی گورنر دارلن  
 مرکز سے علیحدہ ہو کر اتحادیوں کا معاون بن گیا۔

## تھاذروس

**حماد روس** | روس اور جرمنی کی جنگ میں  
روس کا پڑا بھاری ہوا ہے۔  
ہے۔ تمام حمادوں پر روسی فوج پیش قدمی کر رہی  
ہے اور شمالی گراڈ کے صنعتی رقبہ سے دشمنوں  
کو نکال دیا گیا ہے۔ مگر چند روز جوئے جرمینوں  
کو مزید کمک پہنچ گئی ہے اور وہ بھی جوابی حملے  
کر رہے ہیں۔ ہاسکو سے ۵ دسمبر کی اطلاع ہے  
کہ گزشتہ سترہ دن میں جرمنی کے بارہ ڈویژن  
دو لاکھ چالیس ہزار سپاہی ہلاک ہو چکے  
ہیں یا قیدی بنائے گئے ہیں۔ زمینوں کی تبدیلی  
ان کے علاوہ ہے۔ اس کے علاوہ جرمینوں کا  
سامان جنگ بھی بھاری مقدار میں تباہ ہوا ہے  
روس میں برفباری شروع ہو گئی ہے جو وسیلہ  
کے لئے قدرتی امداد ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ  
روسی ڈکٹیٹر شمالی وسطی حماد جنگ کی کسان خرد  
کر رہا ہے۔

قانون انتقال اراضی متعلق سکرریٹری علا

معلوم ہوتا ہے کہ زمینداروں کو قانون  
بقول اراغنی پنجاب سن ۱۹۰۷ء کے ان احکام کا  
یا تو بالکل علم ہی نہیں ہے۔ یا وہ انہیں بخوبی  
نہیں سمجھتے۔ جو ایسی اراضیات ملکیتِ زراعت  
پیشہ اقوم کی واپسی کے متعلق ہیں۔ جنہیں قانون  
مذکور کی دفعہ ۱۱۷ الف کے ماتحت مالکان  
نے خود کسی غیر زراعت پیشہ فرد کے حق میں  
رہن یا قبضہ کیا ہو۔ یا جو زیر دفعہ ۱۱۷ (۲)  
برائے حکم عدالت مستاجر یا مزدور بن گئی ہوں۔  
اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان احکام کو

سیدنی اللہ۔ حضرت خاندانِ ولید پر سالار و سلام کی دعا کو بھی - قابلِ مطالعہ ہے۔ قیمت ۴ روپیہ (بڑا نمبر)



موتی موٹی خصوصیات زمینداروں کے ذہن میں  
گرائی جائیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۱۔ اگر کوئی اراضی جو زرعی اراضی کی تعریف  
میں آتی ہے۔ کسی زراعت پیشہ شخص نے کسی  
غیر زراعت پیشہ کے حق میں رہن یا قبضہ کی ہو  
تو رہن ایکٹ مذکور کی دفعہ ۷ (۳) کے تحت  
زر رہن کے اس حصہ کی ادائیگی پر جو صاحب

ڈپٹی کمشنر بہادر تجویز کریں۔ میا دارین کے  
دوران میں اراضی بروقت واگزار کر سکتا ہے۔

۱۲۔ اگر کسی زراعت پیشہ شخص کی اراضی  
جو زرعی اراضی کی تعریف میں آتی ہے۔ کسی  
عدالت کے حکم کے ماتحت زیر دفعہ ۱۹ (۲) د  
مستاجر پر دی گئی ہو۔ تو میا دار متاجری کے  
ختم ہونے سے قبل مالک اراضی اس۔ تم کی

ادائیگی پر اسے واگزار کر سکتا ہے۔ جس کا  
تناسب اس رقم سے جس کے عوض تم اراضی  
مستاجر پر دی گئی تھی۔ وہی ہوگا۔ جو متاجری  
کی بقیہ میا دار کا اس کل عرصہ سے ہے۔ جس

کے لئے کہ مستاجر کی حکم دیا گیا تھا۔ یعنی  
اول صورت میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو  
وہ رقم مقرر کرنے کا اختیار ہے۔ جبکہ ادائیگی

پر مالک اپنی اراضی واپس لے سکتا ہے۔ مگر  
دوسری صورت میں رقم کا تعین محض حساب  
کا معاملہ ہے۔ ہر دو صورتوں میں اراضی

واپس لینے کی کارروائی کرنے کے لئے مالک  
کو تحریری درخواست صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر  
کو دینی ضروری ہے۔ جس پر ایک روپیہ کا  
کورٹ فیس لگانا چاہئے۔ تمام وہ زراعت پیشہ  
اشخاص جن کی اراضیات رہن یا قبضہ میں  
یا مستاجر پر دی ہوئی ہیں۔ ان احکام سے  
فاہدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (دھڑلہ دہرے)

### سرکاری اطلاع

پنجاب میں ملازمتوں  
کے لئے اسمیوں کی  
تخصیص کی اغراض کے لئے جنگی ملازمت سے

مراد کس نوعیت کی ملازمت ہوگی؟ اس سوال پر  
صوبائی حکومت نے غور و خوض کرنے کے بعد  
ایک خاص فیصلہ کیا ہے۔

یاد رہے کہ اردن میں حکومت پنجاب نے  
اعلان کیا تھا کہ پی۔ سی۔ ایس۔ دھیمہ انتظامیہ  
کے لئے براہ راست بھرتی رانتخاب اور امتحان  
دو (دو کے ذریعے) کوئی الحال بند رکھا جائیگا

اور عین اعلیٰ ہے کہ تمام دوران جنگ کیلئے  
بندر رکھا جائے۔ اور اس طرح خالی ہونیوالی  
اسامیوں کو جنگی ملازمت رکھنے والے اشخاص  
کے لئے مخصوص رکھا جائیگا۔ تقریباً ایک سال  
بعد یہ مزید اعلان کیا گیا کہ پی۔ سی۔ ایس۔ دھیمہ  
انتظامیہ کے لئے امتحان مقابلہ کے ذریعے  
بھرتی کو دوران جنگ کے لئے اور اسکے تین سال

## اے خدا مشکل کشا!

جنگ کی بلا کا جلدی خاتمہ فرما  
تَرَبَّنَا اجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا  
وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا

بعد کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور اس طرح خالی  
ہونے والی اسامیوں کو مصافی خدمات رکھنے  
والے امیدواروں میں سے نامزدگی کے ذریعے  
پڑ کیا جائیگا۔ ایسے قواعد پر غور کیا جا رہا ہے  
جن کی رو سے حکومت پنجاب کی دوسری ملازمتوں  
اور محکموں کے لئے بھی۔ اسی طرح جنگی ملازمت  
اور مصافی خدمت رکھنے والے امیدواروں  
کے لئے اسامیاں مخصوص کی جائیں گی۔

اس اثنا میں حکومت نے ان قواعد کی  
اغراض کے لئے جنگی ملازمت کی حسب ذیل  
تعریف پر عمل منظور کیا ہے۔  
(الف) کسی سفیری یونٹ کے ساتھ ہندوستان  
سے باہر یا ہندوستان کے ایسے رقبے میں کسی

قسم کی ملازمت جس کے متعلق صوبائی حکومت نے  
اعلان کیا ہو کہ اعلیٰ رتبے میں جنگی اقدامات  
رونا ہو چکے ہیں۔

(ب) کسی ایسے یونٹ یا مرہب دستے میں ہندوستان  
کے اندر ملازمت جس کے سمندر پانے جانے کا  
امکان ہو۔ اس میں فوجی اسلحہ جات اور ذخائر  
کے حکام کے ماتحت ملازمت بھی شامل ہے۔

(ج) کسی فوجی یونٹ یا مرتب دستے کے ساتھ  
ایسی تربیت حاصل کرنا جس کے نتیجے میں ہر وقت  
سمندر پار ملازمت پر امکان جانے کا ہو۔

(د) بحری، فوجی یا ہوائی فورس کے تحت میں  
آنے والی دیگر ہر قسم کی ملازمت۔  
وہ کسی ایسے شہری دفاع کے نظام میں  
تمام وقت کی ملازمت جس کی تصریح مرکزی یا  
صوبائی حکومت نے اس بارے میں کی ہو۔ اور

(ه) کوئی اور ایسی ملازمت جسے اس تعریف  
کی اغراض کے لئے بعد ازین جنگی ملازمت  
قرار دیا جائے۔ صرف شق (الف) مذکورہ بالا  
کو مصافی خدمت شمار کیا جائیگا۔ جنگ کے  
بعد جنگی ملازمت والے امیدواروں کے لئے  
مخصوص اسامیوں پر سرکاری تقریروں کیلئے  
انتخابات کرتے وقت ترجیح اسی ترتیب کے  
اعتبار سے دی جائے گی جو اوپر دکھائی گئی  
ہے۔ (دلا ہوریکم دمبر شکتہ)

مسلمانوں کا دور جدید پروفیسر و مقارب  
اور ہندوستان کا مستقبل شاورٹ کی  
"نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ترجمہ۔ یعنی ہندی  
سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی نوٹ۔  
مشرقی قریب میں مغربی سیاست۔ بعد از جنگ کی  
منصل روئادہ۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی  
اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت۔ اور  
ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح  
جائزہ۔ پڑھ کر لطف حاصل کیجئے۔ قیمت غیر  
موصول علاوہ۔ پتہ: منیور دفتر الحدیث امرتہ

پتہ: منیور دفتر الحدیث امرتہ

کشف الحجب - حضرت علی بن ابی طالبؑ کی پوری علمی تصوف میں شہر کتاب - اردو ترجمہ - قیمت: ۱۰ روپے

## عربی کتب متعلقہ حدیث صرف کو اور ادب وغیرہ

قابل تو بہ علماء و طلباء

کی گئی ہے۔ قیمت ۳۰۰ روپے۔  
المختصر للقدوری دمع من المرفوع الضعیف  
عربی) نقد حنفی کی بنیاد مشہور درسیہ کتاب ہے  
بنیاد صحت و حواشی مفیدہ کے ساتھ طبع ہوئی  
ہے۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

التلویح والتوضیح دمع الترمذی  
قرآن و حدیث سے مسئلہ اخذ کرنے کے قواعد  
درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

نظم الیمن دعوی علم ادب میں نہایت  
مشہور درسی کتاب ہے۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
کتب صرف و نحو و منطق

قطبی۔ منطق کی مشہور درسی کتاب ہے۔  
کان پور۔ کتابت ادب و لغت اور کاغذ وغیرہ  
عمدہ ہے۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

کافیہ عربی۔ جو علامہ جلال الدین بن حاجی  
شکستہ کی تصنیف ہے۔ جس میں علم نحو کے تمام  
قواعد اختصار کے ساتھ باضابطہ درج ہیں۔

ایضاً کافیہ مع شرح فارسی۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
شافیہ دعوی) حواشی مفیدہ جدیدہ۔  
کتاب علم عربی میں بے حد مفید ہے۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

ہدایت النور۔ مطبوعہ امجد المطابع دہلی  
کتابت و طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
شرح الاصول الاکبری، عربی علم عربی کی

مشہور کتاب ہے قیمت ۱۰۰ روپے۔  
فصول اکبری۔ مشہور درسی کتاب ہے  
قیمت ۱۰۰ روپے۔

شرح مائت عامل۔ مشہور درسی کتاب ہے  
قیمت ۱۰۰ روپے۔  
علم الصیغہ۔ عربی صرف کی مشہور کتاب  
بنیان فارسی۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

ملا کا پتہ۔ ۱۔ منیر الجلیث امرت سر

المسوری۔ امام مالک رحمہ اللہ علیہ کی  
مشاط کی شرح عربی زبان میں۔ مطبوعہ مکہ مکرمہ  
جلد اول۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

علل الحدیث ہر دو حصہ۔ علم حدیث کی  
مشہور و معروف کتاب ہے۔ عاشقان حدیث کو  
کو قور کرنا چاہئے۔ جلد اول و دوم چھ روپے

تخریج ہدایہ عقلانی۔ نقد کی مستند  
کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند و راجح  
ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تقدیر بنایا

گیا ہے۔ مولفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
بلوغ المرام معری و حاشی ہر دو حصہ  
علم حدیث میں بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ

کے متعلق جتنی احادیث ہیں سب کو انتخاب  
کر کے اس میں درج کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
بلوغ المرام مترجم و حاشی۔ عربی عبارت

باعتراض معنفہ ابن حجر عسقلانی۔ علم حدیث میں یہ  
بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق عقلی  
احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو انتخاب

کر کے اس میں درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو  
پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ  
کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ترجمہ میں السطور

اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دیے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
مشکوٰۃ شریف معری۔ نون حدیث کی قبول  
اور مستند کتاب جو نے کی وجہ سے آج اس کا دنیا

برجہ ہوا ہے۔ مطبعہ مجتبیٰ لاہور۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
مشکوٰۃ شریف غزنوی۔ اردو ترجمہ  
میں السطور ہے۔ حاشیہ پر بہتر مضامین جو

اہل سنت و الجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں  
درج ہیں۔ چار جلدوں میں۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔  
برج اول مشکوٰۃ مع تخریج منفعی الروا  
عربی۔ اس میں احادیث مشکوٰۃ شریف کی تقدیر

## میشانی

مستند علماء اہل حدیث و فضلاء عربیہ  
میں درمیانہ تازہ جان شہادت آتی رہتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی  
میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

میں صلیح پیدا کرتی اور قوت ہلکے بڑھاتی

۴۴ مکمل قرآن ۱۰۰ دفعہ قرآن کی فہرست ۱۰۰ قسط ۱۲ مع حصوں ۱۲

رجز ذیل مستند ہے۔ اجار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امر سر سے شائع ہوتا ہے۔

**شرح قیمت اخبار**

وایان ریاست سے سالانہ  
رؤسدا جگرواران سے  
عام خریداران سے  
ممالک غیر سے سالانہ، اشک  
اجوت اشتہارات کا فیصلہ  
بلند رہے  
خط و کتابت ہو سکتا ہے  
جلد خط و کتابت و ارسال در بشانم  
مولانا ابوالوفاء شاد اللہ دہلوی ناسل  
مالک اخبار الجہت "امرت" امرتسر  
ہوئی چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ نمبر ۱

دفعہ اجلیٹ  
امرت سر  
چوک کردو بجائی

تاریخ اجراء ۲۳ شعبان ۱۳۴۱  
۱۳ - نومبر ۱۹۲۲

مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
شاد اللہ

**امرت**

۱۳۶۱ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء

یوم جمعہ المبارک

**ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر**

(دراختیار صاحب القلم دہلوی)

ہدا کے خدا نہ کے نایاب گوہر  
خلائق میں برتر زمانہ سے بہتر  
تجلی انوار اللہ اکبر  
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر  
جینیں ہیں نقش و نقاسے منور  
دور جمال عقیدت ہے رہبر  
کہیں گے جو ہم تشنہ لب پاس جا کر  
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

(راغز و لای)

**فہرست مضامین**

نظم و ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر ص ۱  
انتخاب الاخبار ص ۲  
دین بھائی اور دین الہی ص ۳  
مباحثہ سے فراہم ص ۴  
کس کی طرف ہے ص ۵  
میراجنا منیل ص ۶  
فلوس اے فلوس!! ص ۷  
نماز ص ۸  
متفرقات ص ۹  
ملکی مطلع ص ۱۰  
اشتہارات ص ۱۱

**اعلان تعطیل** - سالانہ تعطیل کی وجہ سے ۲۵ دسمبر شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔ (مدیر الجہت امرت سر)

## انتخاب الاخبار

(۱۴ دسمبر ۱۳۰۱ء تک)

روس کے اجلاس پر دادا نے لکھا ہے کہ جب سے روس اور جرمنی کی جنگ شروع ہوئی ہے روسیوں نے ۸۰ لاکھ جرمن سپاہیوں کو ہلاک اور زخمی کیا ہے یا قیدی بنایا ہے۔

شمالی گراڈ کے شمال مغرب میں روسیوں نے اپنی مورچہ بندی مضبوط کر لی ہے۔

جسٹس کالج میں ضلع کی انجمن کے ملازم نے ایک ریزرو پولیس پاس کے ذریعہ علم بنگالی تجویز پیش کی ہے کہ جاپانی ہوائی تلوں کے خطہ کے پیش نظر شہر میں غارتگوں اور سکوٹوں کو بند کر کے انہیں ضلع کے اندر منتقل کر دینا چاہئے۔

لندن ۱۳ دسمبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں نے مجوز الباب کے رقبہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں روک دیا گیا۔

کراچی میں سوداگران کاغذ کو قانون دفاع ہند کے ماتحت حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ تک کاغذ فروخت نہ کریں۔ نیز ۱۴ دسمبر سے پہلے اپنے اپنے شاک کے متعلق اطلاع دیں۔

دکاندار کی دھولی میں مزید تنگی ہو گئی ہے۔

طهران میں اتحادیوں کے خلاف کچھ فساد ہو گئی تھی۔ طہران کی اطلاع ہے کہ اب امن بحال ہو گیا ہے۔

شری پندوں نے ملت گندم کے بھانڈے سے شور مچایا تھا لیکن گندم باقاعدہ پہنچ رہی ہے۔

لندن ۱۲ دسمبر - کل رات شمالی اٹلی کے مشہور صنعتی شہر ٹورن اور دن کے وقت جنوبی اٹلی کی اہم بندرگاہ نیپلز پر شدید بارش کی واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جاپانیوں کی طرف سے ہونامی میں مصور جاپانی فوجوں کو ملک پہنچانے کی کوشش جاری ہے مگر اتحادی اس کام میں سخت رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔

نئی دہلی میں حکومت کے ممبرایات نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ فوجی ٹھیکیداروں کی ناجائز نفع اندوزی کے سدباب کیلئے مناسب تجاویز سوچی جا رہی ہیں۔

واشنگٹن کی سرکاری اطلاع ہے کہ طولوں کے ۵۰ فرانسیسی جہازوں میں سے ۲۰ طریق ہو چکے ہیں ۴ بجائے گئے ہیں اور ۲۰ ابھی نچھ سلامتی ہیں۔

ہندوستان میں مقیم امریکن فورسز نے حکومت کو نوٹس دیا ہے کہ وہ ہیر کی رقم کے طور پر حاصل ہوئی۔

چین کے کوئی بحری فوجی اطلاع کے مطابق جاپانی چین کے جنوبی صوبہ یونین کے شہروں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

## ضروری اعلان

۲۵ دسمبر شائع نہیں ہوگا۔ اس کے بعد یکم جنوری تک کوئی ہفتہ کا ہفتہ شائع ہوگا انشاء اللہ (۱۳ دسمبر)

لندن کی اطلاع ہے کہ شمالی افریقہ کے غور و خروار نے اتحادیوں سے معاہدہ کیا ہے کہ اس جنگ میں فرانسیسی افریقہ اتحادیوں کا ساتھ دینگے۔

مغربی افریقہ کی مشہور بندرگاہ ڈاکر میں مقیم فرانسیسی بیڑہ اتحادیوں کے قبضہ میں آ گیا ہے۔

پنجاب میں فرقہ وارانہ اتحاد بڑھانے کیلئے ایک بورڈ مقرر ہوا ہے۔ اسکی تجویز ہے کہ پنجاب میں یکم مارچ کو ہر سال یوم اتحاد منایا جائے۔ اس دن سکولوں، کالجوں اور سرکاری دفاتر میں تعطیل ہونا کرے۔

عید اضحیٰ اور مسلمانوں کا فرض جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ عید کی سنت کو نادرہ کرنے کی سعی کریں گے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس مبارک سنت کی اصلی روح کو سمجھیں اور قربانی کا حق ادا کریں۔ عید اضحیٰ کے موقع پر خاص چندہ جمع کر کے اور قربانی کی کھالیں فروخت کر کے ان کی قیمت جمعیت مرکزی تبلیغ الاسلام کو بھیجیں۔

دستہ غلام بیک نیرنگ مسٹر علی جمعیت مرکزی تبلیغ الاسلام انبالہ شہر پنجاب مرکزی حکومت کے مشورہ پر پرائس کنٹرول

پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ سوائے اس صورت کے کہ کھانا کی ضرورت ہو، سرکاری سفارش کرے پنجاب کی حدود سے دھولے ہوئے ہوئے اور سیاہ کو چاول۔ مکی۔ باجرہ یا جو اتنی برآمد کے لئے کوئی پرمٹ جاری نہ کئے جائیں۔ اس طرح ان رقبوں کو جہاں ان اشیاء کی کمیت ہوتی ہے اور جو اس صوبہ سے یہ اجناس حاصل کرتے ہیں۔ ان پرمٹوں کے متعلق اطلاعات ملتی رہیں گی جو ان کے حق میں جاری کئے جائیں گے۔ نیز رقبوں میں جو ذخائر لائے جائیں گے وہ جیسے جیسے چھین جائیں گے۔ اسلئے پرمٹوں کے لئے درخواست کنندگان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ذرا دیر کر کے والے رقبوں میں پرمٹ کنٹرولروں سے بات چیت کریں اور اپنی درخواست کے متعلق سفارش کرائیں۔ (دھمکے اطلاق پنجاب)

مشر جناب اس مہینہ ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان میں ہونا کرنے کا خوف دن بدن بڑھ رہا ہے۔ کنٹرول شدہ نرخ پر غور رک حاصل کرنا سخت دشوار ہے۔ کپڑے کی قیمت میں اضافہ سے صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔

آسام کے جنگوں میں دو جاپانی جہاز گرا گئے۔ انہیں ملکتہ لایا گیا ہے جہاں ایک سفارش

مشر جناب اس مہینہ ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان میں ہونا کرنے کا خوف دن بدن بڑھ رہا ہے۔ کنٹرول شدہ نرخ پر غور رک حاصل کرنا سخت دشوار ہے۔ کپڑے کی قیمت میں اضافہ سے صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

# اہل بیت

۹ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ

## دین بہائی اور دین الہی

(۲)

اس مضمون کی قسط اول میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے آجتلع قرآن مجید سے بڑی جیسے وردی کا بڑا ذکر کرتے ہیں جسکی مثال بھی ہم قسط اول میں بتا چکے ہیں کہ یوم الدین کا لفظ جو قرآن مجید میں بار بار آیا ہے یہ لوگ اس سے ہر نبی کی بعثت کا زمانہ مراد لیتے ہیں چنانچہ ان کے واضح تر الفاظ اس بارے میں ہیں

یوم الدین | حکومت الہیہ کا وہ زمانہ جب خدائی احکام نازل ہوتے ہیں اطاعت الہی کے سوا انسان کے لئے کچھ مفید نہیں ہوتا کوئی انسان کسی انسان کے لئے بھلائی کا اختیار نہیں رکھتا۔ کوئی کسی کو ہدایت نہیں کر سکتا۔ ہر پیغمبر کے ظہور کا زمانہ خدائی حکومت کا خاص وقت ظہور ہوتا، دین حق نئی شکل میں جلوہ دکھاتا ہے۔ بندوں کو نئی قوت روحانی کے ساتھ اٹھا الہی کی طرف بلایا جاتا ہے۔ مذاہب و اقوام کے جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ نیکیوں کو ترقی و عروج اور بدوں کو نیچا دکھا کر جزا و سزا دی جاتی ہے۔ در سالہ پیا پیا ہر وہی بابت نو مبر سیکھ سکتے ہیں

اہل بیت | مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ

یوم الدین سے مراد انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا زمانہ ہے۔ اسی قسم میں شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا زمانہ بھی داخل ہے۔ چنانچہ پیا پیا کے منظر پر یوم محمدی لکھا ہے اور صلا پر یوم بہائی لکھا ہے۔ بہت خوب! مگر قدرتی تصرف دیکھئے کہ مضمون نگار صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ ہمارے اس بیان پر سخت نقص وارد ہوگا۔ جس کا جواب ساری جماعت بہائے مل کر بھی نہیں دے سکیگی پس مضمون نگار صاحب غور سے سنیں۔

بقول ان کے یوم الدین بہائی سے مراد وہ وقت تھا جب شیخ بہاء اللہ مبعوث ہوئے اور وہی زمانہ بڑے بھلوں کی جزا و سزا کا تھا۔ اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ شیخ بہاء اللہ اپنے یوم بعثت کی ساری مدت میں تکالیف شاد بردا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی امیری کے زمانہ میں عکہ (فلسطین) کے جبل خانے میں جان دیدی۔ اور آپ کے اتباع بھی یوم الدین کے سارے زمانہ میں تکالیف میں مبتلا رہے لیکن ان کے مخالفوں دارکان سلطنت (ایران) کو کوئی ایسی تکلیف نہیں پہنچی جس کو سزا کہا جاسکے پھر یہ فقرہ کیونکر صادق آیا کہ

یوم الدین میں نیکیوں کو ترقی و عروج اور

بدوں کو نیچا دکھا کر جزا و سزا دی جاتی ہے؟ بتلائیے کہ شیخ بہاء اللہ کے دعویٰ رسالت سے ان کے یوم وفات تک کی مدت میں جو یوم الدین بہائی ہے کیا فیصلہ ہوا۔ بلکہ ہیں تو آج تک بھی باوجود سو سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے فیصلہ حق کا ظہور نظر نہیں آتا۔

ناظرین! یہ عجیب یوم الدین ہے کہ نیک لوگ دا جبار بہاء اللہ) بیدردی سے قتل کئے جائیں اور ظالم ایرانی مرے اڑائیں۔ اگر یہی انصاف اور یہی یوم الدین ہے تو یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ اندھیر نگری چوٹ راجہ کے سیر بجائی کے سیر کھا جا حیرت افرا جرات | یہ دونوں گروہ بہائی اور قادیانی ایسے دلیر اور جری ہیں کتنی ہی صریح کوئی نص ان کے عقیدہ کے تلاف پیش کی جائے تو فوراً اسکی تلویل ہی نہیں بلکہ تحریف کر ڈالتے ہیں۔ قادیانیوں سے جب کہا جائے کہ مسیح موعود کا مقام نزول صریح حدیث میں دمشق آیا ہے۔ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے کیوں؟ اس لئے کہ دمشق سے سید صاحب خط لکھنے جائے تو قادیان آسکتا ہے۔ جواب دینے والے بھی غضب کے پر کالے ہوتے ہیں۔ کیا مرے کا جواب دیا ہے کہ قادیان سے سید صاحب لکھنے جائے تو جگم آئیں جس جہنم تک بھی جاسکتا ہے۔ لہذا قادیان سے مراد جہنم ہے (بہت خوب!) ناظرین کرام! بہائی مضمون نگار کی اسی قسم کی جرات ملاحظہ کیجئے۔ پہلے آیت صریح سنئے!

ارشاد ہے۔

وَقَالُوا لَإِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ط  
وَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا فَعَلَيْكُمُ الشَّاءُ إِنَّا كُنَّا لَمُبْعُوثُونَ ط  
میں کا ذکر کجے میں یہ وحش کا وعدہ لکھلکھ جادو کا اثر ہے میں بموتانہ کلام ہے مبعلا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم اور ہمارے پہلے باپ دادا دشمنے جائیں گے۔

بہاء اللہ اور شیخ بہاء اللہ کے درمیان اختلافات اور دعویٰ کا خلاصہ۔ بیت

اس مضمون کے متعلق کہ مرکز ہڈیاں اور مٹی ہونے کے بعد ہٹ (حشر نشر) ہوگا۔ یہ آیت کیسی صاف اور صریح ہے۔ کفار اسی کو جادو کا اثر کہتے تھے۔ اس ترجمہ کو ملحوظ رکھ کر بنائی صاحب کا ترجمہ اور تشریح سنئے! لکھتے ہیں کہ:-

انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے کیا جبکہ ہم مر چکے اور صرف مٹی اور ہڈیاں ہو گئے درود انسانیت مفقود اور صرف ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے۔ تو کیا اب ہم مبعوث کئے گئے ہیں اور کیا ہمارے بزرگ سردار و علماء بھی مبعوث ہونے میں یا ہونگے؟

ناظرین! اس ترجمہ میں بنائی مضمون نگار نے متعدد کمال دکھائے ہیں۔ ایک کمال تو یہ کیا کہ اس آیت کو ماضی کے معنی میں لیا ہے جیسے انفا مر چکے اور ہڈیاں ہونگے وغیرہ بتا رہے ہیں یہ ترجمہ بالکل غلط ہے بلکہ اس کے معنی مستقبل کے ہیں۔ جیسے آیت اذا جاء نصر اللہ وغیرہ مستقبل کے لئے ہے۔ وہ سرا کمال یہ کیا کہ مرکز مٹی اور ہڈیاں ہونے سے مراد مجازی معنی لئے ہیں۔ تیسرا کمال یہ کیا کہ مبعوثیت کا وقوع بھی زمانہ ماضی میں بتایا ہے۔ چوتھا کمال یہ کیا کہ ابادنا الاقولون سے مراد سردار اور علماء بتائے ہیں۔

اچھا صاحب! پھر آیت کا مضمون کیا ہوا؟ یہی ناکہ کفار کہتے ہیں کہ ہم اخلاقی طور پر مر چکے ہیں۔ کیا اخلاقی موت کے بعد ہم پھر ایسا نثار ہو گئے ہیں۔ گویا ان کو اپنی بعثت معنی ایماندار کا علم ہی نہیں۔ اسی لئے استفہام انکار کے طور پر پوچھتے ہیں کہ کیا ہم ایماندار بن گئے ہیں؟ یہ ہے ان صاحبوں کی تحریف قرآن۔ حق یہ ہے کہ کسی مفکر قرآن نے بھی ایسی تحریف نہ کی ہوگی۔ سچ ہے ہونے تم دوست جیسے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

## قادیانی مہمشن۔ مباحثہ سے فرار کس کی طرف سے ہے؟ نیچے دیکھئے!

الہدیث، نوبرین! میں ہم نے اتباع مرزا کو چیلنج دیا تھا کہ ہمارے تبار سے درمیان ہر قسم کے مباحثے ہو چکے ہیں۔ مرزا صاحب کی جہودیت، جہودیت اور مسیحیت موعودہ ان کے تینوں مذاہب خوب جانچے گئے ہیں۔ ان کا ایک منصب باقی رہ گیا ہے۔ جس پر تم لوگوں کو بڑا فخر ہے کہ مرزا صاحب سلطان الفہم تھے۔ ان کا دعویٰ بھی یہی تھا کہ میرے تلم کو روح القدس چلتا ہے۔ آؤ اس پر بھی بحث کر لیں کہ مرزا صاحب کوئی قابل مصنف ہی تھے؟

ہمارا دعویٰ ہوگا کہ وہ قابل مصنف نہ تھے۔ اس کا ثبوت ہم ان کی تصنیفات سے دینگے کسی بیرونی شہادت سے نہیں۔ یہ مباحثہ اسی طریق پر ہوگا جس طریق پر مرزا صاحب اور ڈپٹی آف فم کا ہٹا تھا۔ جن اصحاب کو اس کا علم نہ ہو انکی اطلاع کے لئے ہم بتائے دیتے ہیں کہ ہم خود شریک نظر تھے۔ اسکے علاوہ اس مناظرہ کی مطبوعہ روڈاد موسومہ بہ جنگ مقدس موجود ہے۔ اس مناظرہ کا طریق یہ تھا کہ مجلس میں ہر مناظرہ دہائی بولتا تھا اور ہر فریق کے دو دو محرم لکھتے جلتے تھے۔ مقررہ وقت ختم ہونے پر چوں کا مقابلہ کیا جاتا تھا اور دونوں مناظرہ اور دونوں صدروں کے دستخط کے بعد دونوں فریقوں کے پرچے مجلس عام میں پڑھنے والا پڑھ دیتا تھا۔ اسکے بعد ایک ایک پرچہ فریقین کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ ایکے بعد دوسرا فریق جواب دیتا تھا۔ اس قسم کا مناظرہ نظام برقی بری مگر وہ اصل تحریری ہوتا ہے۔ ہم نے ہمارا لکھا ہے کہ یہ طریق مناظرہ تھا۔

پیشوا ادرانی فرخند مرزا صاحب کا مستند اور معمول ہے۔ اس لئے تبار سے لئے انکار کی کوئی صورت نہیں ہے راہدیت ۲۰ نومبر ۱۸۸۱ء یہ تجویز کیسی صاف اور سیدھی ہے۔ لیکن اسکے باوجود قادیانی مسلم رہیو کا فاضل ڈویژنر برٹس طعن آمیز اور دھڑلے لہجہ میں لکھتا ہے کہ

مولوی شہاد اللہ تحریری مناظرہ کی طرف نہیں آئے ۵ دہائیو بابت (نومبر ۱۸۸۱ء) اس غلط فہم سے کہ اس پرچہ میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب مرزا صاحب کے مذکورہ مناظرہ کے بعد پیدا ہوئے ہونگے اس لئے انہوں نے یہ مناظرہ نہیں دیکھا ہوگا۔ بلکہ اس مناظرہ کی مطبوعہ روڈاد جنگ مقدس بھی نہیں پڑھی ہوگی۔ ورنہ وہ ایسا نہ کہتے۔ اگر یہ مناظرہ تحریری نہ تھا تو روڈاد مذکورہ کیسے چھپ گئی اور مناظروں اور صدروں کے دستخط کیونکر ہو سکتے حقیقت یہ ہے کہ اس مناظرہ کے پرچے روزنامہ چھپ جاتے تھے۔

ناظرین! مری پیکر وہ تجویز اور قادیانیوں کا کو دیکھ کر قیصلہ کیجئے کہ فرار کس کی طرف سے ہے؟ قادیانی مہمرو! اس لئے ہو جا وہ الزام مجھ کو دیتا تھا تصور اس کا نکل آیا یہ ہے سنت مرزا جس سے اعراض کرنا امرائیں کو کسی طرح چاٹ نہیں رہیں باقی شروط مثلاً پرچوں کی تعداد اور وقت کی کمی بیشی وغیرہ۔ سو ان باتوں کو آسانی سے طے کیا جاسکتا ہے۔ برٹس مرزا صاحب کا مناظرہ پندرہ روز تک جاری رہا تھا۔ اور ہر فریق غالباً ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ پرچہ لکھتا تھا۔ باقی رہا مقام مباحثہ۔ اس کے متعلق مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ذمہ لیا تھا کہ میں سیالکوٹی میں مباحثے کا انتظام کروں گا۔ اگر فرقہ ثانی لاہور میں مباحثہ کرنا پسند کرے تو مجھے وہاں پہنچنے میں بھی انکا۔ نہیں بشرطیکہ فرقہ ثانی مباحثے کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔

شہادۃ القرآن۔ میں امریکا کا دوبارہ منظرہ اور مرزائی شہادت کا مذاق کھو جواب۔ بیت برہم صدق و صبر و جہد و شہادت

مرزا صاحب کے مناظرے میں داخلہ بذریعہ  
دکٹ تھا اور فریقین کے پچاس پچاس آدمی شریک  
ہوتے تھے۔ ہم باہمی رضامندی سے اس میں بھی  
تبدیلی کر سکتے ہیں۔ چونکہ یہ مناظرہ بڑا اہم ہے  
اور اس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہونگے  
اس لئے یہ ایسے طریق پر ہونا چاہئے کہ کسی حد  
تک فیصلہ کن ثابت ہو۔

پس جماعت احمدیہ میں سے جو فریق مناظرہ  
کو ناپسند کرے اس کا سرگرمہ پیش ہونا چاہئے  
اگر سرگرمہ کی نیابت میں بھی کوئی شخص پیش  
ہو جائے تو مجھے منظور ہوگا۔ بشرطیکہ سرگرمہ  
کی طرف سے نیابت نامہ مناظرہ سے پہلے شائع  
ہو جائے۔ جیسا کہ خلیفہ مرزا ثانیہ میاں محمود احمد  
نے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ساتھ مناظرہ  
کرنے کے لئے مولوی اللہ دتہ جالندھری کی  
نیابت شائع کر دی تھی۔

پس میں جو کہ لکھنا چاہتا تھا لکھ چکا۔ اس  
صاف اور سیدھی تحریر کے جواب میں اگر ان کے  
سوا کچھ اور جواب آیا تو ہلک میں یہ شعر شائع  
کر دیا جائے گا۔

بہانہ کرتا ہے سائیکہ نہیں ہے شیشے میں سے کا قطرہ  
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سو بھی نہیں رہے گا  
میرے چلیخ کے جواب میں قادیانی پر پس عجیب  
ویج و تاب کھار رہے۔ اخبار الفضل اس بارے  
کو فصول کہہ کر ٹالتا ہے۔

اسکے باوجود وہ میری ایک پرانی تحریر (اصلی  
یا مصنوعی) اخبار ریاض ہند مورخہ ۲۸ مئی ۱۳۵۲ء  
سے نقل کر کے مجھے الزام دیتا ہے کہ

تم نے خود مرزا صاحب کو فر پنجاب وغیرہ لکھا۔ تمہارا  
پیر اس سے یہ قیوہ نکالتا ہے کہ تم نے مرزا صاحب  
کو قابل مصنف مانا ہوا ہے۔

اس پر میں نے اپنی قبلی ڈائری کو دیکھا تو  
معلوم ہوا کہ میں اس زمانے میں ہدایت الخویا  
کا ہیہ پڑھتا تھا۔ اخبار ریاض ہند امرتسر سے

نکلتا تھا۔ میں اسکے دفتر میں کہیں کہیں جا بیٹھا تھا  
ریاض ہند پر میں کا ایک بڑا کٹر مردائی تھا۔  
چونکہ براہین احمدیہ کے سر پر مرزا صاحب کو  
فر پنجاب لکھا ہوا ہے۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا  
کہ میرے مراسلہ میں اس نے ان خود یہ الفاظ  
برہا لئے۔ بہت ممکن ہے کہ میرے نام سے مرسلہ  
ہی ان خود بنالیا ہو۔ اس لئے جب تک اخبار

ریاض ہند میں مندرجہ مراسلے کا اصل مسودہ پیش  
نہ ہو میں تصدیق نہیں کر سکتا۔ ہاں مسودہ دیکھنے  
کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت علمی طبع  
کو نہیں پہنچا تھا۔ اس لئے ایسے دقیق معاملہ میں  
میرا رائے دینا جوئے تیز کا معدن ہے۔  
تجربہ ہے کہ مرزا صاحب مجددیت کے  
منصب پر پہنچنے کے باوجود براہین احمدیہ کے  
مؤلفین پر حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ تسلیم کریں  
اس کے بعد اسی کو شرک قرار دیں۔ لیکن پھر بھی

مرزا ابھو کے نزدیک ان پر کوئی الزام نہ آئے  
کہ پہلے آپ کیا لکھ چکے ہیں۔ مگر میری زاننا بائی  
کی ایک تحریر سے بزدلاست بنا ط کیا جائے کہ  
تم مرزا صاحب کو قابل مصنف مان چکے ہو اب  
اس سے انکار کرنے کا حق نہیں ہے چرخوش!  
اڈیٹر صاحب نے بحوالہ اخبار الفضل جلد  
لائل پور میں میری تقریر کا ذکر کیا ہے کہ میں نے  
اس بارے میں بڑی شیخی جھگڑائی وغیرہ وغیرہ  
اس کے جواب میں اتنا ہی کہتا ہوں کہ آپ کو کسی  
جابر جعفری کی روایت پہنچی ہے۔ جس کا میں جواب  
نہیں ہوں۔ اور قادیانی راوی روایت کے  
فن میں عموماً جابر جعفری ہوتے ہیں۔ اس لئے  
ان کا کوئی گم نہیں ہے۔

عجب پر عجب! ناظرین کرام! اس قدر تعجب کا  
مقام ہے کہ میں تو سنت مرزا پیش کرتا ہوں  
اڈیٹر صاحب ریو یو لکھتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ داس مباحثہ کو اکھاڑہ بازی  
لے مشہور کا ڈب راوی کا نام ہے۔ (الحمدیہ)

کا رنگ دینا چاہتے ہیں مگر ہم ایسے ہم او  
علی مناظرہ کو اکھاڑہ بازی سے پاک رکھنا  
چاہتے ہیں۔ (رفٹ)

اللہ اکبر! کس قدر اپنے نبی کی توہین کی ہے  
ہم بار بار لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے طریق سے  
مناظرہ ہو۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ طریق اکھاڑہ بازی  
ہے۔ سچ ہے ایسے امتیوں کے ہوتے ہوئے  
جو اپنے نبی کے طریق عمل کو اکھاڑہ بازی قرار  
دیکر انکار نفرت کریں پھر مشکوک کی کیا ضرورت  
ہے۔ تم دو دست جکے دشمن اسکا آسمان کیوں  
مختصر یہ ہے کہ میں اپنے چلیخ پر سخت ہوں اور  
بطریق مرزا صاحب مناظرہ کرنے پر آمادہ ہوں  
اگر اجاع مرزا کچھ دم خم رکھتے ہیں تو سامنے آئیں  
ادھر آہ پیار سے ہنر آزمائیں  
تو تیرا نام جگر آزمائیں

## سراجا منیرا

(از مولانا محمد براہیم صاحب میر سیالکوٹی)  
ہر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھانہ  
التبتین ہیں۔ اور اللہ اور اسکے فرشتوں کی  
طرف سے آپ کے قدا یاد اقبول پر صلوات و  
برکات نازل ہوتے رہتے کی خبر پہنچے

جس سے واضح ہے کہ آپ کے اقبول میں احوال  
ملاحت اور اسباب میں دربرکت ہمیشہ قائم رہیں گے  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار قدس  
سے حسب استعداد بہرہ افروز ہوتے رہیں گے  
پس آپ کا فیض شل چشمہ جاری کے تا قیام قیامت  
جاری رہیگا۔ اور اس پر انقطاع و بندش وارد

نہ سراجا منیرا والی آیت جو اس وقت زیر تفسیر ہے  
اس سے پہلے تھانہ البتین والی آیت ادا کچھ خدا  
امتیوں پر خدا کی طرف سے اور اسکے فرشتوں کی طرف  
سے صلوات و برکات کی بارش ہوتے رہنے کی آیت  
ذکر ہے۔ درآن شریف کو لکھ دیکھ لو میں یہ ناڈہ  
انکے باہمی ربط و ربط سے مستفاد ہے ۱۷۱۲

## عیدِ اضحیٰ

(مرقومہ مولانا احمد اللہ صاحب از دہلی)

عشرہ ذی الحجہ میں عبادتیں اللہ پاک کو بہت محبوب ہیں۔ یہاں تک کہ اور زمانے میں جہاد کرے اُس کی بھی اس قدر نفیلت نہیں جتنی عشرہ ذی الحجہ میں ثواب عمل کا ہے۔ مگر وہ جہاد کہ اور زمانے میں جہاد کے لئے نکلا خود ہی شہید ہوا اور سواری بھی قتل ہو گئی مال بھی لٹ گیا۔ کوئی چیز نہ بچی اس جہاد اور جہاد کی نفیلت تو بیک زیادہ ہے۔

طہرائی میں ہے کہ ان دنوں میں تسبیح و تحمید تیل و بکیر میں کثرت کرو۔ **بُشَعَالَتِ اللّٰہِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ - کَلَامُ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کی ذکر اللہ میں کثرت جو نمازوں کے وقت اور غیر وقت نماز تکبیریں پڑھتے رہیں۔ برابر دس روز تک اور غیاہوں میں۔ بارہویں۔ تیرہویں تک مگر میں بازار میں چلتے پھرتے ہر وقت ذکر اللہ کی کثرت ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ کا روزہ رکھتے تھے اور عہد کے دن بھی روزہ رکھتے تھے۔ بعض وقت عشرہ میں غدر کی وجہ سے روزہ رکھنے کا موقع نہیں ملتا۔ عن حفصۃ قالت اربع لیل ینزل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر وثلاث ایام من کل شعبان والوکعتین قبل الغداۃ رواہ احمد والنسائی۔ یعنی چار باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ترک نہیں کرتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ اور روزہ عشرہ کا۔ اور تین روزے ہر ماہ میں اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے یعنی سنت فجر کی عشرہ سے

مراد ذی الحجہ کی روزائیں ہیں۔ ہر ایک روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات میں عشرہ کی تہجد پڑھنا قیام کرنا جہاد کہنے کا ثواب شب قدر کے ثواب کے برابر ہے۔ (ترمذی) ابن عباس کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن افضل اللہ کے نزدیک

نہیں ہوگی۔ اور چونکہ انبیاء کے سابقین کی امتوں میں جو ان کے کفر و شرک اور بدعت و ضلالت اور رسوم جاہلیت و قہرات کی ظلمتوں میں پھنس جانے کے ان انبیاء کے افکار حاصل کرنے کی صلاحیت و قابلیت نہیں رہی۔ نیز انکی شہریتیں ایک مدت میں تو منسوخ اور ایک مدت میں محرف و مبدل اور ایک مدت میں غلط و مشتبہ ہو کر اصل حالت پر قائم نہیں رہیں۔ اور ان کی حالت مثل چشمہ غیر صافی و مکدر کے ہو گئی ہے۔ اور وہ لوگ اپنے طریق زندگی میں سُننِ انبیاء سے محروف ہو کر مثل ان لوگوں کے ہو گئے ہیں۔ جن کے پاس کوئی کتاب الہی یا شریعت نہیں ہے۔ اسلئے ان پر ان انبیاء کے افکار شکس نہیں ہو سکتے۔ اسی امر کے ایک پہلو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے آپ کے سامنے توبہ کا مطالبہ کرنے پر فرمایا تھا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ مَحْتَمِلٌ اَقَمْ ہِیَ اس ذات کی بیدار کو بنی الکفر بجکے دست قدرت) مومنوں کا تبتغی مومنوں میں ہر کسی کی جگہ ہے اگر قوت کفر و تبتغی تبتغی تمہارے سامنے ہوئے عن سوار السبیل ظاہر ہو جائیں اور تم بھی وَلَا کَانَ حَتْمًا وَ جھوڑ کر اسے پیچھے چلاؤ اَذْرَکَ مُبَوِّقًا سَکَا تو تم دغا کی سیدھی راہ سے بیک جاؤ گے، اور تبتغی رواہ الداری وہ زندہ ہوں اور میری (مشکوۃ ص ۲۷)

نہوت پالیں تو ضرور ضرور میرے پیچھے چلیں۔ حائل کلام یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض تو جاری ہے لیکن اس سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے استعداد و قابلیت شرط ہے۔ یا وہی سمجھو کہ سبب تو موجود ہے۔ لیکن اسکی تاثیر کے لئے جن اسباب و وسائل کی ضرورت ہے۔ ان کو حاصل کرنا چاہئے۔ اور جو امر اس سے مانع و مزاحم ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔ واللہ الموفق (باقی)

اور نہ عمل صالح کرنا اور دنوں میں زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک ان دنوں سے۔ یعنی عشرہ ذی الحجہ سے اللہ کے ذکر کی کثرت کرو ان دنوں میں۔ ہر ایک دن روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور عمل صالح ان دنوں میں ہر ایک عمل کا ثواب سات گنا تک ہے یعنی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں معاہدہ میں کہا جاتا تھا کہ عشرہ کا ہر دن ہزاروں کے برابر ہے یعنی ثواب اور درجہ میں یہ روایت بھی یہی ہے کہ عہد کے دن روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ۔ اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال گزشتہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس مغفرت کی حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

جب ذی الحجہ کا چاند ہو جائے جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے بال سر کے ہلکیا لیں ہوں یا زبیرانی کے ہوں نہ مؤذعے نہ تراشے بال نہ باغ پر کے ناخن تراشے۔ اور ایک روایت میں ہے اپنے بال و ناخن نہ چھوئے۔

جس جاذب کا سینک آدمی سے زیادہ ڈھانسا ہو یا کان کٹا ہوا ہو یا اندھا ہو یا مریض ہو۔ لاغر یا لنگڑا ہو۔ ان عیب دار جانوروں کی قربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ حدیث ترمذی، ابو داؤد وغیرہ میں موجود ہے۔

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دیکھیں ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان اور نہ قربانی کریں ہم اس جانور کی کہ سامنے سے کان کٹا ہوا ہے یا پیچھے سے کان کٹا ہوا یا کان پھٹا ہوا یا کان میں یا چوڑان میں یا گول سوراخ ہو گیا ہو درندہ کی جب قربانی کا جانور کسی نے خرید لیا اور توہین کی نیت کر لی۔ اسکے بعد کوئی نقصان ہو گیا۔ یعنی لنگڑا ہو گیا۔ سینک ٹوٹ گیا یا کان کٹ پھٹ گیا اُس کی قربانی درست ہے۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں میں نے خرید کیا ایک دنبہ بھڑیا حملہ کر کے اسکی چکی

شہادۃ القرآن۔ از مولانا محمد امجد علی صاحب سیالکوٹی۔ ج ۱۰ صفحہ ۱۰۰

کاٹ کر لے گیا۔ پس سوال کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے قربانی کرنا کی جگہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی محل نبی آدم کا زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک یوم النحر یعنی عید کے دن میں خون بہانے سے۔ اور بیشک قربانی کا جانور لایا جاوے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور کھروں اور بالوں کے ساتھ۔ اور بے شک خون اللہ کے نزدیک قبول ہو جاتا ہے زمین پر گرنے سے پہلے۔ پس خوش کرو اپنے نفسوں کو قربانیوں سے۔

روایت ہے زید بن ارقم سے میں نے کہا یا صہبائہ رضی اللہ عنہم یا رسول اللہ یہ قربانی کیا چیز ہے فرمایا آپ نے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام سے سنت ہے۔ کہا لوگوں نے اس میں ہم کو کیا ثواب ہے۔ فرمایا حضورؐ نے ہر مال کے بدلے میں ایک ایک نیکی۔ کہا لوگوں نے اون کے متعلق فرمایا آپ نے ہر ایک مال اون سے ایک ایک نیکی ہے۔ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا حضورؐ نے نہیں زیادہ محبوب دو پیہ چاندی نزع کرنا اللہ کے نزدیک قربانی کرنے سے عید کے دن (طبرانی)

قربانی کا دن اصل دسویں تاریخ ہے۔ جس قدر فضائل قربانی کے آئے ہیں دسویں تاریخ کو آئے ہیں۔ اگرچہ قربانی تیرہ تاریخ تک درست ہے۔

ایک سال کا دنبہ۔ ہینڈھا قربانی کرنا نہ ہے۔ بکری دو برس کی۔ ایک سال کے بکری۔ بکری کی قربانی درست نہیں۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ذبح کرو مگر منہ۔ مگر یہ کہ دشوار ہو تم پر پھر ذبح کرو جزعہ و دبہ سے۔

قربانی کا چہرہ فروخت کرنا درست نہیں۔ چہرہ صدقہ کرنا چاہئے یا اپنے صرف میں لائے۔

ویزہ بنا کر۔ قربانی کے چہرے و گوشت سے اجتناب کو نہ دی جائے۔ اپنے پاس سے اجرت دیوے۔ گوشت خود بھی کھاوے اور مسلمانوں کو بھی کھلائے۔ خنزیر و ماکین کو بھی دے اور گوشت قربانی کا خشک کر کے جبینوں رکھ سکتا ہے یہ کل مسائل احادیث میر سے ثابت ہیں۔ جز الاولاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا وراثت قربانی کئے گئے سب میں سے ایک ایک نیکو اکاٹ کر پکایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہرہ پیا۔ اور کچھ کھایا۔ اپنی قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔ روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں کچھ کھا کر جاتے تھے اور عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھاتے۔ نماز کے بعد اپنی قربانی کرتے اور اس میں سے گوشت کھاتے۔ (رحمہ اللہ) احمد اور ابن ماجہ

عورت اپنی قربانی خود بھی کر سکتی ہے۔ عید کی نماز اشراق کے وقت پڑھنی سنت ہے (ابوداؤد)

جو کچھ کھڑا اچھا میسر ہو اس کو پہنے اور خوشبو تیل لگا دے۔ غسل کرنا بہتر ہے۔ غلا شہر زینت نہ کرے۔ ریشم و ماریون نہ پہنے۔

ایک راستہ سے عید کے ملے جاوے دو سرے راستہ سے آوے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ بخاری میں موجود ہے۔ قربانی نماز عید کے بعد کرنی چاہئے۔ پہلے قربانی دے نہیں۔ اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی درست نہ ہوگی۔ اسے دوسری قربانی کرنی ہوگی۔ روایت ہے ام عطیہ سے کہتی ہیں کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ لجاویں ہم عورتوں کو پردے والیاں ہوں، جوان ہوں یا کنواری یہاں تک کہ خنجر والی عورتوں کو بھی نماز عید الفطر اور عید الفطر میں۔ حیض والی کتاب

رہیں نماز اور غسل سے اور حاضر ہوں مسلمانوں کی دعاؤں میں میں نے کہا یا رسول اللہ بعض عورتیں

ہم میں ہیں کہ ان کے پاس چادریں نہیں ہیں۔ کہ اور کھڑک جایش۔ آپ نے فرمایا چاہئے کہ دیوے اپنا چادرہ پہن اسکی۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد۔

اور ایک روایت مسلم میں ہے عائشہ عورتیں لوگوں سے بچنے رہیں۔ لوگوں کے ساتھ تکبیریں کہیں۔ عورتیں جب عید گاہ میں جاویں تو خوشبو کا استعمال کریں۔ سادگی کے ساتھ جاویں۔ چادر اوٹھا اور کھوکھلے کے جائیں پردہ کے ساتھ۔ پردہ کا بہت خیال رکھیں۔

بارہ تکبیروں سے نماز عید پڑھنی سنت ہے سات تکبیریں پہلی رکعت میں فاتحہ کے پہلے دعا کے بعد دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں فاتحہ کے پہلے۔ پھر قرآن فاتحہ سورہ شروع کی جائے۔ پھر تین تکبیروں کی آواز دینا بلند ہوں نماز عید کے پہلے اور نماز کے بعد حضرت عبداللہ اور حضرت ابو ہریرہؓ ہا زار میں نکلے عشرہ تکبیریں کہتے لوگ ان کی تکبیروں کو سن کر تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی وہی ۲۳ ذیقعد ۱۱۱ھ)

**فلوس! فلس! فلس!** جگ کے اثرات

ہو رہے ہیں۔ پیسہ جو اثر پہنچا ہے اس کا۔ ان گناہ جس نہ تھا۔ باز اریں پیسہ نہیں تھا۔

بہت سے روزگار ایسے ہیں جن میں سارا کام پیسہ ہی سے چلتا ہے۔ مثلاً پان فروش، گندیراں فروش، سبزی فروش وغیرہ۔ سب سے خستہ حال گداگروں کا ہے۔ دکان دار کہتا ہے ہاتھی پیسے دیدو آن لے لو، ملاک منہ کھتا ہوا آگے چلا جاتا ہے۔ غرض عجیب عجیب کی پیدا ہو گئی ہے معلوم نہیں حکومت تک خبر نہیں پہنچی یا حکومت کس اہم کام میں مشغول ہے۔ تکلیف حد سے متجاوز ہو رہی ہے حکومت کو چاہئے کہ اس طرف جلد توجہ فرمائے۔ (ابوالوفاء)

شہر کا اہل حدیث انجیلسی ۱۱۔ آری کہنی لاہور ۶۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ مولوی عبدالحمید لاہور ۱۰۔ ۸۔ ۷۔



## فتاویٰ

س ۱۹۷۷ { مرے ہوئے بچے جو پندہ ہوئے ہوں ان کی بھی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے ؟ اسی طرح چار ماہ سے زائد جو بچہ استیصال سے مردہ پیدا ہو یا زندہ اس کی نماز پڑھنی بھی جائز ہے ؟ حدیث کا حوالہ ضرور دیجئے ( شیخ محمد الیاس ضلع بالسرگاہ الیہ )

ج ۱۹۷۷ { مردہ بچے کی نماز جنازہ نہیں ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : لا یصلی علیہ ولا یؤث ولا یؤث حتی یتعمل رواہ الترمذی مشکوٰۃ باب الجنائز فی المص بالجنائزہ ) مردہ بچے پر نہ نماز پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ کوئی اس کا وارث ہوتا ہے یہاں تک کہ پیدا ہونے کی وقت آجائے۔

س ۱۹۷۸ { بیعت اللہ محمد فیروز محمد کمالیہ جو اب طلب امر ہے کہ آیا زید عبدالرحمن زید ہے ۔ دلیل کا حوالہ دیں محمد عاتقون مسائل مذکور

ج ۱۹۷۸ { جبکہ چاک لڑکی سے نکاح جائز ہے تو بوقت سے بطریق اولیٰ جائز ہوگا ۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کا یہی رشتہ تھا ۔

س ۱۹۷۹ { ایک شخص کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ۔ اس کا شوہر اپنی زندگی میں اس سے دین پر معاف کرنا نہ سکا ۔ زن متوفی کی ایک لڑکی ہے اب دین ہر کس طرح ادا کیا جائے ؟ ( مسائل مذکور )

ج ۱۹۷۹ { متوفی عورت کے ہر میں خاوند اور لڑکی دونوں وارث ہونگے ۔ ہر کو عورت متوفی کا ترکہ شمار کیا جائے گا ۔

س ۱۹۸۰ { ایک آدمی اپنے کنبہ اور اپنے والد مرحوم کی طرف سے ایک ہی گائے قربانی کرنا چاہتا ہے کیا ایسا ہو سکتا ہے ؟ ( مسائل مذکور )

ج ۱۹۸۰ { ایک گھر کی طرف سے ایک گائے کی قربانی جائز ہے ۔

س ۱۹۸۱ { مرنے کے حق میں ایصال ثواب کا بہترین طریقہ کیا ہے ؟

ج ۱۹۸۱ { صدقہ جاریہ جیسا مسجد بنوانا اور کنواں لگانا وغیرہ ہے ۔ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام مسجد کے لئے کنواں لگوایا تھا

ہذا الام سعد ۔

س ۱۹۸۲ { زید گائے یا بکری بچا کر لے آیا ہے ۔ اس کے اہل بیت یا احباب کو در صورت علم یا عدم علم ۔ اس کا گوشت کھانا یا دودھ پینا یا اس کی قربانی کرنا کیسا ہے ؟ ( ابو عبد الغنی ولی محمد فیض پوری )

ج ۱۹۸۲ { مسروقہ گائے بکری کی قربانی جائز نہیں ہے ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : انما یقبل اللہ من المتقین ( پ ) ( حدیث شریف میں آیا ہے )

## متفرقات

ریویوز { ( شہاب ثاقب ) شیطان ۔ فرشتے اور خدا کی گفتگو بصورت نظم ربی کلّ قرآن اذا قیلون کانونہ ۔ قیت ہر پتہ حکیم عبداللہ رشید خلیف جامع مسجد رنگون ۔ ( اجڑا دیار )

تصنیفات المہدی { اظہار المہدی ۔ جماعت احمدیہ سے خطاب ۔

مذہب عالم ۔ یہ تین رسالے سید بشیر احمد المہدی ایم ۔ بی ۔ ٹی نے شائع کئے ہیں ۔ آپ مرزا صاحب قادیانی کے معتقد ہیں ۔ اس لئے جماعت کو اپنی ہدایت کی دعوت دیتے ہیں ۔ پتہ منگوال تحصیل کجہاہ ۔ ضلع گجرات ( پنجاب )

والٹی لائٹ عمل { اسلام کی حمایت کے پردہ میں اہل اسلام کی تردید ۔

قیمت مرقوم نہیں ۔ پتہ : شعاع مشرق گوجر ضلع جلم ۔

پتہ تبدیل ہو گیا { مسلمان کمپنی لاہور کا دفتر اب سوہدرہ ضلع گوجر اؤالہ میں منتقل ہو گیا ہے اور مولوی عبدالحمید صاحب خادم ایڈیٹر مسلمان میاں اب مستقل طور پر سوہدرہ تشریف لے آئے ہیں لہذا آئندہ تمام خط و کتابت سوہدرہ ضلع گوجر اؤالہ کے پتہ پر ہونی چاہئے ۔ ( منیجر )

در سگاہ نو مسلمین { سوہدرہ ضلع گوجر اؤالہ میں مولوی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر مسلمان کے زیر اہتمام ایک درس گاہ کھولی گئی ہے ۔ جن میں صرف

نومسلمین ہی کی تعلیم و تربیت کا کام ہوگا اور مقررہ نصاب کے ماتحت انہیں

سال دو سال کے اندر اس قابل کر دیا جائیگا کہ وہ معاشی حیثیت سے

اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہونے کے علاوہ اسلامی اور تبلیغی خدمات بھی

سرا انجام دیتے رہیں ۔ پس جلد اجاب کرام اپنے اپنے علاقے سے نو مسلمین

کو یہاں بھیج دیا کریں مگر پہلے بذریعہ خط ہمیں اطلاع ضرور دیدیں ۔ پتہ

ناظم درس گاہ نو مسلمین سوہدرہ براستہ وزیر آباد ضلع گوجر اؤالہ

ضرورت رشتہ { ایک چودہ سالہ نوجوان خوبصورت سلیقہ مند تعلیم یافتہ

امور خانہ داری سے واقف مودعہ لڑکی کے واسطے رشتہ کی ضرورت

ہے ۔ حاجت مند حضرات پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں ۔ ( دھڑ ) منو محمد

میں اس کو ترجیح دی جائے گی جو عقیدہ ثانی اہل حدیث ہو ۔

م ی میرفت فنی عبدالحمید مکتبہ اسلامیہ عربیہ ثانی منڈی لگوئی اگر ۔

ضروری نصیحت { الحدیث ۲۷ نومبر ۲۸ دسمبر دونوں کا مسلسل نمبر ہلکا

جیسا ہے ۔ ۳۰ دسمبر کے پرچے کا بھی نمبر ۲۸ سمجھنا چاہئے ۔ ( ادب کے پرچے )

ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اس کا وعدہ پینا بھی حرام ہے ۔ یہ حکم

در صورت علم کے ہے ۔ عدم علم میں گناہ نہیں ہے اور قربانی کرنے میں ثواب

بھی نہیں ہے ۔ بلکہ حدیث مذکور ۔ اللہ اعلم !

ایک سالہ ۔ مولانا محمد الحسن دیوبند کی سرگزشت امیری ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۳۰ روپے

اعلان تعطیل { سالانہ تعطیل کی وجہ سے الحدیث مورخہ ۲۵ دسمبر شائع نہیں ہوگا ۔ ( منیجر الحدیث )

# ملکی مطلع

## جاپانی و اتحادی جنگ کی سالگرہ

(پرجائے اتحادت العلم عند اللہ)

۹ دسمبر سالگرہ کو جبکہ جاپانی نمایندے امریکہ میں بیٹھے امور متنازعہ کے متعلق باہم مصالحتانہ گفتگو کر رہے تھے جاپان نے بحر الکاہل میں واقع امریکن بندر گاہ پرل ہاربر پر اچانک حملہ کر دیا یہ حملہ ایک گھنٹہ پہلے منٹ تک جاری رہا۔ اس میں ایک سو پانچ جاپانی جہازوں نے حصہ لیا۔ لیکن اس قلیل مدت میں امریکہ کے ۱۴۱ ہوائی جہاز تباہ ہو گئے اور جنگی جہاز ڈوب گئے یا انہیں نقصان پہنچا۔ چار ہزار سے زیادہ افراد اور سپاہی مقتول یا مجروح ہوئے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے دو بڑے بحری جہاز بھی اس جنگ کے ابتدائی ایام میں جاپانی حملے کی وجہ سے غرق ہو گئے تھے۔ امریکہ کو اس حملہ سے جو سخت کاری ضرب لگی اگر کوئی اور حکومت ہوتی تو اس نقصان کی تلافی نہ کر سکتی مگر امریکہ کو اس کاری ضرب نے بیدار کر دیا۔ آج یہ حالت ہے کہ ایک جنگی جہاز کے سوا تمام غرق شدہ یا نقصان رسیدہ جہاز مرمت کے بعد قابل استعمال بنائے گئے ہیں۔ بہت سے نئے جنگی جہاز مکمل ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار حیرت انگیز ہے۔ ایک سال پیش جنگی کارخانوں میں ستر لاکھ آدمی کام کرتے تھے اب ان کی تعداد پونے دو کروڑ ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ سال ۱۹۴۱ء کے آخر تک امریکہ ۹۴ ہزار ہوائی جہاز، تیس ہزار ٹینک ستر ہزار طیارہ شکن توپیں اور بیسی لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز بنالیا گیا۔ سترہ سال میں اسلحہ سازی کا پروگرام اس سے زیادہ

وسیع ہے۔

جاپانی حملہ کے وقت اتحادیوں کی طاقتیں بحر الکاہل میں کافی نہیں تھی۔ برطانیہ کی زیادہ طاقت وسط مشرق میں جمع ہو رہی تھی مشرق بعید میں امریکن طاقت بھی کچھ زیادہ نہ تھی کیونکہ اس وقت تک جاپان کے ساتھ مصالحتانہ گفتگو جاری تھی۔ اور تازہ ملک اور رسد کا امریکہ اور برطانیہ سے مشرق بعید میں جلد پہنچ جانا بھی آسان نہ تھا اس کے علاوہ کچھ اور مواقع بھی تھے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوا کہ ابتدائی ۹ ماہ کے عرصہ میں جاپان کو کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ امریکن جزائر فیلیپائن ولندیزی جزائر جاوا سائبرا اور بورنیو وغیرہ برطانوی مقبوضات ملایا سنگاپور اور برما وغیرہ یکے بعد دیگرے سب جاپان کے قبضہ میں آئے۔ ان ملک کا رقبہ ۵۵ لاکھ ۵۴ ہزار مربع میل کے قریب ہے۔ لیکن اس عرصہ میں اتحادی منہج گئے۔ ہندوستان میں کافی سامان جنگ اور فوج پہنچ گئی۔ سقوط براکے بعد عام خیال تھا کہ ہندوستان پر غرق جہازوں کا حملہ ہو گیا ہے۔ مگر جاپانی فوج کا رخ ہندوستان کی بجائے چین کی طرف ہو گیا۔ جس سے اتحادیوں کو مزید تیاری کا موقع مل گیا۔

اس اثنا میں جاپانی بحری بیڑے کی امریکن بیڑے سے دو تین دفعہ زبردست ٹکرائیں ہوئی جس سے جاپانی بیڑے کو سخت نقصان پہنچا۔ اخباری بیانات کے مطابق جاپان کے ۱۴ جنگی جہاز تباہ یا ناکارہ ہو چکے ہیں۔ جزائر سلیمان اور نیوگنی کی لڑائیوں میں پچاس ہزار جاپانی ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے چار سو ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ یہ نقصان کچھ معمولی نہیں ہے۔ سلیمان جزائر سے جاپان مکمل چکا ہے۔ جزیرہ نیوگنی میں جاپانی فوج محصور ہو گئی ہے۔ گاہے گاہے جاپانی جہاز چٹاگانگ وغیرہ پر بمباری کر جاتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ بمباری کسی بڑے بری یا بحری

حملے کا پیش خیر نہیں ہے۔ کیونکہ جاپان چین میں بھی الجھا ہوا ہے اور مقبوضہ ملک میں بھی اس کی طاقت منتشر ہو چکی ہے۔ ادھر اتحادی بھی پہلے سے بہت زیادہ تیار ہو گئے ہیں۔ اندر میں حال ہندوستان پر کوئی بڑا بری یا بحری حملہ جاپان کے لئے بہت سی مشکلات کا باعث ہو گا۔

## مخاض شمالی افریقہ

فوج کی مزید پیش قدمی کچھ عرصہ سے رکی ہوئی ہے فریقین کے فوجی دستوں کی معمولی جھڑپیں اڈ ہوائی سرگرمیاں جاری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مستقبل قریب میں یہاں بھی فریقین کے درمیان زبردست تصادم ہو گا۔ ٹیونس کے متعلق لندن کی تازہ اطلاع یہ ہے کہ تیرہ سے ۱۸ میل دور معجز البابہ پر محوریوں کے دو طرفہ حملوں کو ناکام بنا دیا گیا۔ دشمن نے یہ حملہ اتحادیوں کے میسرہ پر کیا تھا دشمن بے پناہ نقصان اٹھا کر ہچا ہو گیا۔ مزید کہا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں زبردست طاقت فراہم کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی راہ میں اگلے پورے پانچ فضاؤں اڈوں کی کمی حائل ہے۔ دشمن کو کافی رسد درمک پہنچ چکی ہے۔ وقت آنے پر اتحادی ایک وسیع اور فیصلہ کن حملہ کریں گے۔

## روسی مخاض

۱۷ دسمبر باغیظ انقلاب لاہور کے متعلق ماسکو کی اطلاع مورخہ ۱۷ دسمبر ذیل ہے۔ روس کے دونوں محاذوں پر جرمینوں کا حال جان کا بھاری نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور ان کے مقبوضہ علاقے دھڑا دھڑا نکل رہے ہیں۔ کل سالن گراڈ کے شمال مغرب میں ایک جگہ روسی فوجیں جرمینوں کے دفاعی خطوط کو توڑ کر اندر گھس گئیں اور بہت سا مالی غنیمت حاصل کرنے کے علاوہ سو جرمینوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ روسیوں کو دشمن کی بکھائی ہوئی بارودی میٹروں اور غار دار تاروں کے باڑ کو عبور کرنا پڑا۔ اس علاقہ میں محصور

الغادر - از مصلحتی اخباری ترجمہ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ان کی عظمت کی طرف اشارہ ہے۔

جرمنوں کے گرد روسیوں کا حلقہ تنگ ہوتا جا رہا ہے  
مثالیں گراؤ کے جنوب مغرب میں جرمنوں نے دو  
شدید چوکیاں چلے گئے۔ مگر دونوں ناکام بنا دیے  
گئے۔ ایک جرمن گھوڑ سوار دستے کا بھی صفایا  
کر دیا گیا۔ ماسکو کا ایک بیان منظر ہے کہ توہم  
کی خوشگواہی سے نالامہ اٹھاتے ہوئے جرمنوں  
نے لفسنائی ملک پہنچانے کا سلسلہ تیز کر دیا ہے۔

جہرات کے روز روسیوں نے جرمنوں کے ساتھ  
فوج بردار طیارے گرائے۔ خود ریانے ڈان  
اور وانگا کے علاقوں میں محصور جرمن افواج کی  
امداد کے لئے کمک لارہ ہے۔ مثالیں گراؤ کے  
شمال و جنوب میں روسیوں نے اپنی حالت پہلے  
کچھ زیادہ بہتر بنالی ہے۔ کارخانہ کے علاقہ میں  
مزید مقامات پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔ کوئل  
نیکو کو جانے والی ریلوے کے ساتھ ساتھ  
مثالیں گراؤ سے ۱۰۰ میل کے فاصلے پر جرمنوں کی  
مراحت سخت سے سخت رہتی جا رہی ہے۔  
مرکزی محاذ پر روسی اپنے قدم مضبوط کر رہے  
ہیں۔ اور آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہاتھوں سے  
نکلے ہوئے مقامات پر از سر نو قبضہ کے لئے ڈنوں  
کی زبردست کوششیں ضائع ہو گئیں۔ ایک جگہ  
مشرق فوج نے نادی خطہ دفاع میں شکاف پیدا کر دیا  
روسیوں نے ۱۵۰ چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور  
میلیوں توپیں برباد کر دیں۔ دیگی لوکی کے مقام  
پر مشرق فوجیں توپوں کی زبردست گولہ باری  
کے باوجود اپنی جگہ پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ جرمنوں  
کا بیان ہے کہ رشتیف اور دیگی لوکی کے درمیان  
روسیوں نے ایک مقام پر زبردست حملہ شروع  
کر رکھا ہے۔

تفنازیں تو آپس کے پاس جرمنوں نے روسی  
موجوں پر دراڑ ڈالنے کے لئے پیش قدمی کرنا  
چاہی۔ مگر روسیوں نے یہ کوشش سخت نقصان  
سینچا کر ناکام بنا دی۔ (انقلاب ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء)  
آج کی رات | اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

### مرثیہ کاغذ

گرائی کاغذ کی شکایت اب کچھ ایسی  
عام ہو گئی ہے کہ اس کا ذکر ضروری  
نہیں رہا۔ یہاں تک کہ لاہور کے بڑے بڑے  
روزانہ اخباروں میں سے بعض نے قیمت بڑھا دی  
ہے، بعض نے سخامت کم کر دی ہے۔ معاصر  
پیغام لاہور لکھتا ہے :-  
**کاغذ نایاب ہے**

کاغذ پہلے ہی سے بہت گراں تھا اور اس  
گرائی کی وجہ سے اخبارات کے لئے جو مشکلات  
پیدا ہو چکی تھیں انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن  
اب حکومت نے ہندوستانی کارخانوں کی کل پیداوار  
کا نوے فیصد سی سرکاری ضروریات کے لئے  
خود نے کاغذ کیا ہے۔ جس سے کاغذ کی گرائی  
حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اس گرائی کے  
علاوہ کاغذ نایاب ہو رہا ہے۔ اگر یہی صورت رہی  
تو اخبارات پر بہت ہی بُرا اثر پڑے گا اور بعد میں  
کہ متعدد اخبارات بند ہو جائیں۔ اخبارات کے  
بند ہونے سے حکومت کو بھی نقصان رہے گا اور  
جنگی حالات و کوائف کی اشاعت نہ ہو سکے گی۔  
ایسے حالات کے پیش نظر حکومت کو چاہئے کہ  
کاغذ کی درآمد کا خاطر خواہ بندوبست کرے  
تاکہ ملکی پریس اس خطہ سے بچ جائے۔  
پیغام صلح لاہور ۱۰ دسمبر ۱۹۱۷ء

### افراد اہل حدیث سے گزند و راپیل

برادران ملت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ضلع الہ آباد یوپی  
میں ایک چھوٹا سا مقام قصبہ مٹواٹھ ہے جہاں  
کچھ غریب اہل حدیث رہتے ہیں۔ اصلی مالی حالت  
مجموعی حیثیت سے بہت کمزور ہے لیکن دینی شوق  
مذہبی جوش ابھی تک کسی قدر باقی ہے۔ اس  
غریب جماعت نے عرصہ تقریباً سات آٹھ سال  
سے ایک انجمن محمدیہ قائم کر رکھی ہے۔ یہ انجمن  
بہر سال سالانہ جلسہ کیا کرتی ہے۔ اب انجمن مذکور  
نے ایسی ہوشربا گرائی کے زمانہ میں آل انڈیا

اہل حدیث کا نفرنس کو دعوت دی ہے جس کو  
اراکین کا نفرنس نے قبول فرمایا ہے۔ امید ہے  
کہ انشاء اللہ اوائل اپریل ملک میں کا نفرنس کا  
اجلاس ہوگا۔ یہ امر اظہار من الشس ہے کہ یہاں کی  
یہ چھوٹی سی جماعت اس بار گراں کی کسی طرح  
متحمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اعیان اہل حدیث  
کی کافی امداد اسکے شامل حال نہ ہو۔ اس لئے آپ  
حضرات کی خدمت میں ایک وفد حاضر ہوگا۔ امید  
ہے کہ اصحاب خیر اس کے ساتھ ہدایت و ہدایت  
سے پیش آئیں گے۔

نوٹ :- اراکین وفد کے پاس انجمن محمدیہ مٹواٹھ  
کی رسید یک ہوگی۔ امداد کرنے والے حضرات رسید  
ضرور حاصل کریں۔ چرم قربانی سے بھی امداد  
دی جاسکتی ہے۔

رحمانی عبدالرؤف صدر انجمن محمدیہ محلہ کوٹ  
قصبہ مٹواٹھ ضلع الہ آباد - یوپی

جاپانیوں نے چین میں پھر پلیگ کے جراثیم پھیلنے  
لندن ۸ دسمبر چین کے وزیر اطلاعات کے بیان  
کے مطابق جاپانیوں نے ہوائی جہازوں سے پھر پلیگ  
پھیلانے والے جراثیم کے ہم گرائے ہیں۔ جنگی وجہ  
موجب ہونے میں شہر جنگ تانہ میں پلیگ ہیپوٹریسی  
چینی وزیر اطلاعات نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ  
جاپانی ہوائی جہازوں نے ۱۱ نومبر کو حملہ کیا تھا۔ اس کے  
ایک ہفتہ کے بعد اس شہر میں یہ وبا پھوٹ پڑی ہے  
اور عام طور پر وبا پھیلنے میں اتنی مدت ہی درکار ہوتی  
ہے۔ جنگ تانہ کے اندر دو اور کسی شہر یا قصبے میں  
پلیگ کی وبا نہیں۔ کہ یہ شک کیا جاسکے۔ کسی اور  
شہر سے اس کے جراثیم آئے ہوں۔

اس سے قبل چند مرتبہ جاپانی پلیگ کے جراثیم  
پھیل چکے ہیں۔ اس تازہ حملے سے پہلے ۲۰ اگست  
کو تین جاپانی ہوائی جہازوں نے نائینگ پر  
بقدر کثرت اسے پھینکے۔ تحقیقات پر معلوم ہوا  
کہ یہ پلیگ کے جراثیم والے دانے تھے۔

(مرکزی اخبار)

اسلام اور کیمیت - پادری بکیت اللہ کی تین عروق اسلام کتب کا جواب از مولانا ثناء اللہ صاحب قیامت پیر دہلی (الحدیث)







یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ لاٹری نمبر ۳۵۵۳

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ملنے  
رؤساد جاگیرداران سے ۱۰  
عام خسریداران سے ۵  
۵ ششماہی  
اہل برما سے سالانہ ۱۰  
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰  
قیمت فی پرچہ - - - ۲  
اہریت اشتہارات کا فیصلہ  
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال ذریعہ نام  
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فضل  
مالک اخبار) احمدیہ امرتسر ہونی چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳۹

نمبر

امرتسر

پس حدیث مسطوفے بجاں سکھ

دفتر المحدث  
امرتسر  
چوک کٹرہ بھائی

۳۲ شعبان ۱۳۴۱ھ  
۱۳ نومبر ۱۹۲۲ء

مدیر مسئول  
ابوالوفاء  
ثناء اللہ

## اعراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام  
کی اشاعت کرنا۔  
(۲) مسلمانوں کی فکری اور مذہبی جماعت اہل حدیث  
کو متعارف کرانا۔  
(۳) مسلمانوں کی دینی و دنیاوی خدمات کرنا۔  
(۴) اور سنت اور مسلمانوں کے باہمی  
تعلقات کی گہداشت کرنا۔  
(۵) قواعد و ضوابط  
کی تشریح بہر حال پیشگی آئی چاہئے۔  
(۶) جواب کیلئے جوابی کارڈ کی تکمیل آنا چاہئے۔  
(۷) مضامین و رسائل بشرط پسند مفت درج  
ہو سکتے۔  
(۸) جن مضامین سے فوٹ لیا جائے گا  
وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔  
(۹) ہر مکتوب اک اور خطوط واپس ہونگے

ایوم جمعہ المبارک

۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۲۲ء

امرتسر

## نعت شریف

امولوی مصطفیٰ خان صاحب ناظم از اجیر راجو تانہ

تو رحمت روح بنکر آگئی مخلوق ہر داں میں  
بہار آئی جہاں بھر میں شمیم آئی گلستاں میں  
کہ بھردی جان تازہ ایک کلمہ سحرگ جاں میں  
علیٰ ہذا کبھی کچھ بن گیا آخر سے بیاباں میں  
یہ سارے فیصلے ناظر ہیں لکھے ہیں قلم میں  
یہ سب بات ہے یہ بات ہی داخل ہوا میاں میں

جو محبوب خدا تشریف لائے ہرزم امکاں میں  
زمین مردہ میں جاں آگئی روحیں پھر گناہیں  
رسول اللہ نے ایسا دیا پیغام جاں افزا  
یہ طیارے، یہ موٹر، ریل گاڑی اور یہ کبھی  
یہ اس دنیا میں جو کچھ ہو چکا اور ہو رہا ہے اب  
محمد والے ہی اللہ والے ہیں حقیقت میں

تجھے مطلب ہی کیا ہر قصہ باطل سے لے نا دم  
بصیرت سے نظر کر دیکھ جو نکاح ہے فرقاں میں

## فہرست مضامین

نظم (نعت شریف) - - - - - مل  
انتخاب الاخبار - - - - - مل  
خطبہ استقبالیہ کانفرنس جمعیت العلماء امرتسر - مل  
ڈاکٹر اقبال اور ان کا مزار - - - - - مل  
قامیانی مشن (حضرت عیسیٰ مسیح کی توہین) - مل  
کیا تصانیف شائستہ مرثیت کیلئے لکھا ہیں؟ - مل  
بطش قادیان پر معاصر ہریان دہلی کا تبصرہ - مل  
حقائبہ ہمشہد مجاہدات عیدین - - - - - مل  
سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم - - - - - مل  
سیرت المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر - مل  
حق پرستی - مل - ملکی مطلع - - - - - مل  
نوع - مل - شذرات - مل - اشتہارات - مل